



یہ کتاب برقی شکل میں نشر ہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسینین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

تفسير راہنما (جلد ہفتم)

مؤلف: آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی

آیت ۱

﴿بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ﴾

مسلمانوں جن مشرکین سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا اب ان سے خدا و رسول کی طرف سے مکمل بیزاری کا اعلان ہے۔
۱۔ مشرکین کی عہد شکنی کے بعد خدا اور رسول کی طرف سے صلح و آشتی کے اس عہد و پیمان کے خاتمے کا اعلان جو صدر اسلام کے مسلمانوں نے ان سے کیا تھا۔ براءة من الله و رسوله الى الذين عاهدتم من المشركين

برائت کا معنی ہے جدا ہونا اور دور ہونا "الذين عاهدتم" اس بات کا شاہد ہے کہ اس کا تعلق ان معاہدوں سے ہے جو صدر اسلام کے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان طے پائے تھے۔ عہد و پیمان سے دور ہونا اور اس سے جدا ہونے کا اعلان ان کے غیر معتبر اور قابل عمل نہ رہنے سے کنایہ ہے۔

۲۔ ایک طرف کی عہد شکنی کے بعد، ایک دوسرے کے درپے نہ ہونے کے معاہدوں کے ختم کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ براءة من الله و رسوله الى الذين عاهدتم

۳۔ خدا تعالیٰ کا پیغمبر (ص) کو حکم کہ مشرکین کو امن کے معاہدوں کے خاتمے سے مطلع کر دیں۔

برائة من الله و رسوله الى الذين عاهدتم

۳۔ عہد شکنی کرنے والے فریق کو پیمان صلح کے ختم ہو جانے کے متعلق مطلع کرنا ضروری ہے۔ براءة... الى الذين عاهدتم

۵۔ صلح و امن کے پیمان کو کالعدم قرار دے دینا اسلامی معاشرہ کے رہبر کے اختیار میں ہے۔

برائة من الله و رسوله الى الذين عاهدتم

۶۔ صدر اسلام کے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان صلح و امن کے معاہدوں کا پایا جانا۔

الذين عاهدتم من المشركين

آیت نمبر ۳ کو مد نظر رکھتے ہوئے "عاهدتم" میں معاہدے سے مراد صلح و امن کا معاہدہ ہے۔

۷۔ غیر مسلم معاشروں کے ساتھ امن کا معاہدہ کرنا جائز ہے۔ الذين عاهدتم من المشركين

۸۔ صدر اسلام کے اکثر مشرکین کی طرف سے معاہدہ امن کی خلاف ورزی۔ الذين عاهدتم من المشركين

آیت نمبر ۳ اور ۷ کو دیکھتے ہوئے "الذین عاہدتم" سے مراد معاہدہ کرنے والے وہ مشرکین ہیں جو اپنے معاہدوں پر کاربند نہ رہے تھے۔

۹۔ حضرت علی (ع) سے روایت ہے: "انہ لم یُنزل بسم اللہ الرحمن الرحیم علی رأس سورة براءة لا ن بسم اللہ لالا مان والرحمة ونزلت براءة لرفع الا مان بالسیف؛ سورہ برأت کے شروع میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" نہیں ہے کیونکہ بسم اللہ امان اور رحمت کیلئے ہے جبکہ سورہ برأت تلوار کے ذریعے امن سے ہاتھ کھینچ لینے کیلئے نازل ہوا ہے۔^(۱)

۱۰۔ امام صادق (ع) سے روایت ہے: "نزلت هذه الآية بعد ما رجع رسول الله (ص) من غزوة تبوك في سنة تسع من الهجرة؛ یہ آیت ۹ ہجری کو پیغمبر اکرم (ص) کے غزوہ تبوک سے پلٹنے کے بعد نازل ہوئی۔^(۲)

آنحضرت (ص): آپکی ذمہ درای ۳

احکام: ۲، ۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۶، ۸

خدا: خدا کے اوامر ۳

دینی راہنما: ان کے اختیارات کی حدود

روایت ۹، ۱۰

سورہ توبہ: اس میں بسم اللہ ۹

قانون: بین الاقوامی قوانین ۲، ۷

قرآن: آیت برأت کا نزول ۱۰

مسلمان: ان کے معاہدے ۶

مشرکین: ان کے ساتھ معاہدے کے خاتمے کا اعلان ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کی اکثریت ۸؛ مشرکین کے ساتھ معاہدہ ۶؛ مشرکین کے ساتھ معاہدوں کے ختم کرنے کے عوامل ۱؛ مشرکین معاہدہ کو توڑنے والا فریق ۸

(۱) مجمع البیان، ج ۵، ص ۴؛ نور الثقلین، ج ۲، ص ۱۷۶ ح ۵۵۶

(۲) تفسیر قمی، ج ۱ ص ۲۸۱؛ نور الثقلین، ج ۲، ص ۱۸۱ ح ۲۰ نسخہ تفسیر قمی میں "تسع" کے جگہ پر "سبع" ذکر ہوا ہے۔

معاہدہ: جائز معاہدہ ۴؛ غیر مسلموں کے ساتھ معاہدہ ۴؛ معاہدہ امن ۳، ۸، ۴؛ معاہدہ امن کا ختم کرنا ۵، ۲؛ معاہدہ توڑنے کے اثرات ۱؛ معاہدہ ختم کرنے کا اعلان ۳؛ معاہدہ ختم کرنے کے عوائل ۲؛ معاہدہ صلح کا ختم کرنا ۳، ۵؛ معاہدہ صلح کی خلاف ورزی ۱؛ معاہدہ کے احکام ۴، ۲

آیت ۲

﴿فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَأَنَّ اللَّهَ مُحْزِي الْكَافِرِينَ﴾

لہذا کافر دچار مہینے تک آزادی سے زمین میں سیر کرو اور یہ یاد رکھو کہ خدا سے بچ کر نہیں جاسکتے ہو اور خدا کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے۔ (۲)

۱۔ مسلمانوں کے مشرکین کے ساتھ کئے گئے معاہدہ امن کے ٹوٹ جانے کے بعد صدر اسلام کے پیمان شکن مشرکین کو چار ماہ کی مہلت۔ براءة من الله و رسوله ... فسبحوا في الارض اربعة اشهر

۲۔ پیمان شکن دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے سے پہلے انہیں توبہ اور اسلام کی طرف پلٹ آنے کیلئے مناسب موقع فراہم کرنا ضروری ہے۔ براءة من الله و رسوله ... فسبحوا في الارض اربعة اشهر

۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مہلت کے چار ماہ میں مسلمانوں کو پیمان شکن مشرکین کے درپے نہ ہونے کا حکم۔ فسبحوا في الارض اربعة اشهر

مشرکین کو مہلت دینا اور انہیں ہر جگہ آنے جانے کی اجازت دینا درحقیقت مسلمانوں کیلئے حکم ہے کہ وہ اس مقررہ مدت میں ان کے درپے نہ ہوں۔

۳۔ مہلت کے چار ماہ میں صدر اسلام کے مشرکین کیلئے رفت و آمد اور سیر و سیاحت کی آزادی۔ فسبحوا في الارض اربعة اشهر

(سیحوا) کا مصدر "سیح و سیاحت"، سیر کرنے کے معنی میں ہے اور "سیحوا" کا امر سیر و سیاحت کی آزادی دینے اور اسے بلامانع قرار دینے کیلئے ہے۔

۵۔ عہد شکن مشرکین کیلئے عزت والے چار ماہ (ذیقعد، ذی الحج، محرم اور رجب) میں سیر و سیاحت کی آزادی۔ فسبحوا في الارض اربعة اشهر آیت نمبر (۵) میں "اربعة اشهر" کی "الاشهر الحرم" کے ساتھ توصیف کرنا اس بات کا قریب بن سکتا ہے کہ اربعة اشهر سے مراد وہی حرمت والے مشہور چار مہینے (ذیقعد، ذی الحج، محرم اور رجب) ہیں یعنی پیمان

صلح کے ٹوٹ جانے اور مشرکین سے امان کے اٹھ جانے کے بعد انہیں صرف حرمت والے مہینوں میں رفت و آمد اور سیروسیاحت کی اجازت ہوگی۔

۶۔ حرمت والے مہینوں میں پیمان شکن دشمن سے امان اٹھا لینا ممنوع ہے۔ *فسیحوا فی الارض اربعۃ اشھر
حرف "فا" کے ذریعے "فسیحوا فی الارض" کی "برآءة من اللہ ورسولہ" پر تفریع ہو سکتا ہے اس نکتے کی طرف اشارہ ہو کہ
سال کے چار مہینوں میں دشمن کے درپے ہونا ممنوع ہے اور خدا تعالیٰ نے اسی قانون کی بنیاد پر مشرکین کو ان چار ماہ میں
آزادی دی ہے۔

۷۔ صدر اسلام کے مشرکین کیلئے خدا تعالیٰ کی بے پایان قدرت کا اعلان اور نصیحت کہ خدا کے مقابلے میں ڈٹے رہنا
فضول ہے۔ و اعلموا انکم غیر معجزی اللہ

عجز قدرت کی ضد ہے اور "معجزیں" کے مصدر "اعجاز" جس کا معنی ہے کمزور کرنا اور گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنا، کا مقصد مشرکین
کو متنبہ کرنا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقابلے میں ناتوان ہیں اور یہ خدا کی بے انتہا قدرت کا اعلان ہے اور یہ کہ اسکے مقابلے
میں ڈٹے رہنا بے سود ہے۔

۸۔ پورا عالم خدا تعالیٰ کی حکمرانی میں اور اسکے زیر تسلط ہے۔ فسیحوا فی الارض ... و اعلموا انکم غیر معجزی اللہ
۹۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے صدر اسلام کے پیمان شکن مشرکین کو سر تسلیم خم نہ کرنے اور کفر و شرک پر ڈٹے رہنے کی
صورت میں خفت آمیز اور ذلیل و خوار کر دینے والی شکست سے دوچار ہونے کی دھمکی۔
و اعلموا انکم غیر معجزی اللہ و ان اللہ مخزی الکافرین

مخزی کے مصدر "اغزا" کا معنی ہے ذلیل و خوار کرنا اور اس جملے "و ان اللہ مخزی الکافرین" میں فعل کی جگہ اسم فاعل کا
استعمال کفر و کفار کی شکست کے بارے میں خدا تعالیٰ کی قطعی روش کا بیان اور پیمان شکن مشرکین کیلئے دھمکی ہے۔
۱۰۔ خدا تعالیٰ نے مشرکین کو چار ماہ کی مہلت دے کر انہیں شرک کو چھوڑنے اور آئین توحید کو اپنانے پر
آمادہ کیا ہے۔ فسیحوا فی الارض اربعۃ اشھر و اعلموا انکم غیر معجزی اللہ و ان اللہ مخزی الکافرین

آیت ۳

﴿وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِنْ
تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾

عہد شکن مشرکین کو خدا تعالیٰ کی وسیع و عریض حاکمیت سے آگاہ کرنا اور اس کا مقابلہ کرنے اور اسکی حاکمیت سے فرار ہونے کو غیر ممکن قرار دینا (اعلموا انکم غیر معجزی اللہ) اور کفر پیشہ استکباری طاقتوں کو ذلت آمیز شکست کی تنبیہ کرنا (و ان اللہ مخزی الکافرین) درحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے نصیحت ہے کہ دی گئی فرصت سے استفادہ کرتے ہوئے توحید و اسلام کے دامن کی طرف پلٹ آئیں اور اپنے آپ کو ذلت آمیز شکست اور برے انجام سے دوچار نہ کریں۔

۱۱۔ انسانی معاشروں میں سنت الہی: دین خدا کو غلبہ، مؤمنین کو عزت عطا کرنے، کفر کو شکست دینے اور کفار کو ذلیل و خوار کرنے پر جاری ہے۔ و ان اللہ مخزی الکافرین

۱۲۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے صدر اسلام کے مسلمانوں کو غیبی امداد اور پیمان شکن مشرکین کی ذلت آمیز شکست کی نوید۔
و اعلموا... ان اللہ مخزی الکافرین - صدر اسلام کے پیمان شکن مشرکین کو ذلت آمیز شکست کی دھمکی درحقیقت مسلمانوں کیلئے نوید تھی کہ جنگ کی صورت میں غیبی امداد کے ذریعے خدا تعالیٰ انہیں کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔

۱۳۔ اسلام و مسلمین کے خلاف جنگ خدا تعالیٰ کے خلاف جنگ ہے۔ و اعلموا انکم غیر معجزی اللہ و ان اللہ مخزی الکافرین - مشرکین کو خدا کے مقابل قرار دینا جبکہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرتے رہے ہیں اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جنگ خدا تعالیٰ کے ساتھ جنگ ہے۔

۱۴۔ امیر المؤمنین (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "فسیحو فی الارض اربعة اشهر" کے بارے میں روایت کی گئی ہے "ہی عشرون من ذی الحجہ والمحرم وصفر وشہر ربیع الاول وعشر من ربیع الآخر..."، "اس سے مراد ہے" ذی الحجہ کے آخری بیس دن، پورا محرم، صفر، ربیع الاول اور ربیع الثانی کے پہلے دس دن" (۱)۔

۱۵۔ امام باقر (ع) سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی (ع) نے (برائت کا اعلان کرتے ہوئے) لوگوں کو خطاب کیا اور فرمایا: "...من كانت له مدة فهو الى مدته ومن لم يكن له مدة فمدته اربعة اشهر وكان خطب يوم النحر..." جس کیلئے مدت معین کی گئی ہے اس کیلئے اسی مدت تک مہلت ہے اور جس کے لئے مدت معین نہیں کی گئی اسے چار ماہ کی مہلت ہے اور امیر المؤمنین (ع) کا یہ خطاب عید قربان کے دن تھا۔ (۲)

(۱) کافی ج ۴ ص ۲۹۰ ح ۳ - تفسیر بہان ج ۲ ص ۱۰۱ ح ۴۔

(۲) مجمع البیان ج ۵ ص ۶ - نور الثقلین ج ۲ ص ۱۸۲ ح ۲۳۔

احکام، ۶

اسلام: اسلام کی اہمیت ۱۳؛ صدر اسلام کی تاریخ ۵

امیر المومنین (ع): آپ کا اعلان برائت ۵

ایمان: توحید پر ایمان ۰

توبہ: توبہ کا پیش خیمہ ۲

جنگ: اسلام کے ساتھ جنگ ۱۳؛ جنگ کی شرائط ۲؛ جنگ کے احکام ۲؛ خدا کے ساتھ جنگ ۱۳؛ مسلمانوں کے ساتھ جنگ ۳

حرمت والے مہینے: ان کے احکام ۵، ۶؛ ان میں امن ۶

خدا تعالیٰ: خدا کی بشارتیں ۱۲؛ خدا کی حاکمیت ۸؛ خدا کی دھمکیاں ۹؛ خدا کی سنت ۱۱؛ خدا کی غیبی امداد ۱۲؛ خدا کی نصیحتیں

۱۰؛ خدا کے اوامر ۳؛ خدا کے مختصات ۸

خلقت: اس کا حاکم ۸

دشمن: دشمن کو امن دینا ۶؛ دشمن کو مہلت ۲؛ عہد شکن دشمن ۶، ۲

دین: دین کی کامیابی

روایت: ۱۳؛ ۵

شرک: ترک شرک ۱۰؛ شرک کے آثار ۹

عدد: چار کا عدد: ۱، ۳، ۳، ۰

کفار: کفار کی ذلت ۱۱؛ کفار کی شکست

کفر: کفر کے آثار ۹

ماہ ذی الحج: ۵؛ ۳/۳ ماہ ذیقعد: ۵

ماہ ربیع الاول: ۳/۳ ماہ ربیع الثانی: ۳

ماہ رجب: ۵

ماہ صفر: ۳

ماہ محرم: ۵؛ ۳

مسلمان: انکا مقام ۱۳؛ انکی امداد ۱۲؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کو بشارت ۱۲

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کو آزادی ۳؛ صدر اسلام

کے مشرکین کو مہلت ۱، ۳، ۱۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کی ذلت ۲، ۱۹؛ عہد شکن مشرکین ۳، ۱، ۵، ۹، ۱۲؛ مشرکین حرمت والے مہینوں میں ۵؛ مشرکین کو آزادی ۵؛ مشرکین کو تنبیہ ۹، ۷؛ مشرکین کی استقامت ۷؛ مشرکین کے درپے ہونے کی

ممانعت ۳

مشرکین مکہ: ان کیلئے مہلت کی مدت ۱۵؛ ان کیلئے مہلت کے مہینے ۳

معاهدہ: معاهدہ امن کا خاتمہ ۱؛ معاهدہ امن کے اثرات ۳، ۳

مومنین: انکی عزت

یاد دہانی: خدا کی قدرت کی یاد دہانی ۷

آیت ۲

﴿إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ﴾

علاوہ ان افراد کے جن سے تم مسلمانوں نے معاہدہ کر رکھا ہے اور انھوں نے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے اور تمہارے خلاف ایک دوسرے کی مدد نہیں کی ہے تو چار مہینے کے بجائے جو مدت طے کی ہے اس وقت تک عہد کو پورا کرو کہ خدا تقویٰ اختیار کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

۱۔ صدر اسلام کے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان امن معاہدوں کا وجود۔ الا الذین عاہدتم من المشرکین

۲۔ غیر مسلم معاشرہ کے ساتھ معاہدہ امن کرنا جائز ہے۔ الذین عاہدتم من المشرکین

۳۔ مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے معاہدہ کی تمام شرائط پر صدر اسلام کے بعض مشرکین کا کاربند رہنا۔

ثم لم ينقصوكم شیئ

(ینقصون) کے مصدر نقص اور نقصان کا معنی ہے کم کرنا اور کسی چیز میں کمی کرنا اور مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے معاہدہ

میں بعض مشرکین کی طرف سے کمی نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے

معاہدہ کی تمام شرائط اور اسکے تمام حصوں پر عمل کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

۳۔ معاہدہ کرنے والوں کی طرف سے مسلمانوں کو کسی قسم کا جانی یا مالی نقصان پہنچانا انکی طرف سے معاہدہ کو توڑنا شمار

کیا جائیگا اور پھر معاہدہ کو ختم کرنا جائز ہو جائیگا۔ الا الذین عاہدتم من المشرکین ثم لم ينقصوكم شیئ

۵۔ معاہدہ امن کے حصوں اور شرائط پر عمل کرنے میں معاہدہ کرنے والوں کی چھوٹی سی کوتاہی بھی معاہدے کو توڑنا شمار

کی جائیگی۔ الا الذین عاہدتم من المشرکین ثم لم

ینقصوکم شیئ

۶۔ معاہدہ امن پر عمل کرنے کے سلسلے میں معمولی سی کوتاہی اور اسلام دشمن عناصر کی کسی قسم کی مدد کرنے کی صورت میں صدر اسلام کے مشرکین کے ساتھ کئے گئے معاہدہ امن کو کالعدم قرار دینے کی دھمکی۔

ثم لم ینقصوکم شیئا و لم یظہروا علیکم احد

۷۔ مسلمانوں کے مقابلے میں اسلام دشمن عناصر کی مدد صدر اسلام کے معاہدہ کرنے والے مشرکین کی طرف سے قطع معاہدہ شمار ہوتی تھی۔ الا الذین عاہدتم من المشرکین ... و لم یظہروا علیکم احد

۸۔ معاہدہ کرنے والوں کی طرف سے مسلمانوں کے مقابلے میں ان کے دشمنوں کی کمک اور حمایت معاہدہ امن کو توڑنے کے مترادف ہے۔ الا الذین عاہدتم من المشرکین ... و لم یظہروا علیکم احد

۹۔ صدر اسلام کے مسلمانوں کو معاہدہ امن کی پابندی کرنے والے مشرکین کے ساتھ اسکی آخری مدت تک وفا کرنے کی نصیحت۔ الا الذین عاہدتم ... فاتموا الیہم عہدہم الی مدتہم

۱۰۔ صدر اسلام کے مسلمانوں کے بعض مشرکین کے ساتھ کئے گئے معاہدہ کا قابل احترام ہونا ان مشرکین کے اس معاہدہ کو نہ توڑنے اور اسکے پابند رہنے کی وجہ سے تھا۔ الا الذین عاہدتم ... فاتموا الیہم عہدہم الی مدتہم

۱۱۔ اس وقت تک معاہدہ امن کی پابندی کرنا ضروری ہے جب تک دوسرا فریق اس کا پابند رہے۔

الا الذین عاہدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئا ... فاتموا الیہم عہدہم

۱۲۔ معاہدہ کرنے والوں کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں اسے کالعدم قرار دے دینا درست ہے۔ الا الذین عاہدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئا ... فاتموا الیہم عہدہم

۱۳۔ پیمان کی وفاداری متقی ہونے کی علامت ہے۔ فاتموا الیہم عہدہم الی مدتہم ان اللہ یحب المتقین

۱۴۔ تقوا انسان کو پیمان شکنی سے روکتا ہے اگرچہ پیمان کرنے والے بدترین دشمن حق ہوں۔

الا الذین عاہدتم من المشرکین ... فاتموا الیہم عہدہم الی مدتہم ان اللہ یحب المتقین

۱۵۔ تقوا خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ان اللہ یحب المتقین

۱۶۔ متقی لوگ، خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ ان اللہ یحب المتقین

احکام: ۲، ۱۱، ۳

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۱، ۳؛ دشمنان اسلام کی ادا د۱

تقوا: تقویٰ کی اہمیت ۱۶؛ تقویٰ کی علامات ۱۳؛ تقوا کے آثار ۱۳، ۱۵

خدا تعالیٰ: خدا کی محبت کا پیش خیمہ ۱۵؛ خدا کی نصحتیں ۹؛

خدا تعالیٰ کے محبوب: ۶

دشمن: دشمن کی ادا د کے اثرات ۶، ۸؛ دشمن کے ساتھ معاہدہ ۳

متقین: انکی محبوبیت ۶

مسلمان: انکو جانی نقصان پہنچانا ۳؛ انکو مالی نقصان پہنچانا ۳؛ انکی ذمہ داری ۹؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کے معاہدے ۱، ۱۰

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کو دھمکی ۶؛ صدر اسلام کے مشرکین کے ساتھ معاہدہ ۱؛ صدر اسلام کے معاہدہ کرنے

والے مشرکین ۴، ۳؛ مشرکین کے ساتھ معاہدہ ۱۸، ۹، ۱۰؛ معاہدہ کرنے والے مشرکین ۱۹، ۱۰؛ معاہدہ کرنے والے مشرکین کو

دھمکی ۶؛ معاہدہ کرنے والے مشرکین کی ادا د کے اثرات ۸

معاہدہ: اسکو ختم کر دینے کے عوامل ۶، ۳؛ اسکی خلاف ورزی کے اثرات ۵، ۶؛ اسکی وفاداری کی اہمیت ۹؛ اسکی وفاداری

کی شرائط ۱۱؛ اس کے احکام ۲، ۳، ۱۱، ۱۲؛ اس کے توڑنے کے اثرات ۱۲؛ جائز معاہدہ ۲؛ غیر مسلموں کے ساتھ معاہدہ ۲؛ معاہدہ امن

۱، ۲، ۵، ۸، ۶، ۹، ۱۰، ۱۱؛ معاہدہ توڑنے کے موارد ۵، ۴، ۸؛ معاہدہ توڑنے کے موانع ۱۳؛ معاہدہ ختم کرنے کے جواز کے

موارد ۳، ۱۲؛ معاہدہ کی وفاداری ۱۰، ۳

آیت ۵

﴿ فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُواهُمْ وَأَخْصِرُواهُمْ أَوْ قَتَلُوا كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾

پھر جب یہ محترم مہینے گزر جائیں تو کفار کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور گرفت ہیں لے لو اور قید کر دو اور ہر راستہ اور گذرگاہ پر ان کے لئے بیٹھ جاؤ اور راستہ تنگ کر دو۔ پھر اگر توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو کہ خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

۱۔ ۱۰ ہجری، ماہ صفر کا چاند، مشرکین کو قتل کرنے، انکی رفت و آمد پر پابندی عائد کرنے اور ان سے سیر و سیاحت کی آزادی چھین لینے کے فیصلے کے اجرا کا آغاز۔ فاذا انسلخ الاشهر الحرم فاقتلوا المشركين

"الاشهر" کی "الحرم" کے ساتھ تو صیف بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آیہ دوم (فسيحوا في الارض اربعة اشهر) میں بھی "اربعة اشهر" سے مراد سال کے حرمت والے ماہ یعنی رجب، ذیقعد، ذی الحج اور محرم ہیں۔ اس بنا پر الا شہر پر "ال" عہد حضوری کا ہے یعنی جب یہ تین ماہ کہ جو اس وقت حج اکبر والے دن پیام برائت کے اعلان کے ساتھ ہم آہنگ ہیں گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کرنا شروع کر دو۔ قابل ذکر ہے کہ ان تین ماہ کا اختتام ۱۰ ہجری کے ماہ صفر کے آغاز کے ساتھ تھا۔ ۲۔ سال کے چار مہینے (رجب، ذیقعد، ذی الحج اور محرم) حرمت والے مہینے ہیں۔

فسيحوا في الارض اربعة اشهر ... فاذا انسلخ الاشهر الحرم

۳۔ حرمت والے مہینوں میں دشمن سے جنگ کرنا اس سے امن کو چھین لینا اور اسکی سیر و سیاحت پر پابندی لگا دینا ممنوع ہے۔ فاذا انسلخ الاشهر الحرم فاقتلوا

۳۔ صدر اسلام کے مشرکین پر دباؤ بڑھانے کیلئے سب

ممکنہ سخت طریقوں (بالترتیب قتل کرنا، قیدی بنانا، محاصرہ کرنا اور کمین گاہ میں بیٹھنا) کے استعمال کا حکم۔

فاذا انسلخ الا شهر الحرم فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم و خذوهم و احصروهم واقعدوا لهم كل مرصد

۵۔ قتل کرنا، اسیر بنانا، محاصرہ کرنا اور کمین لگانا یہ وہ طریقے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے پورے جزیرۃ العرب میں صدر اسلام کے مشرکین پر دباؤ بڑھانے کیلئے بیان کئے گئے ہیں۔ فاذا انسلخ الا شهر الحرم فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم ... و اقعدوا لهم كل مرصد

۶۔ صدر اسلام کے رفت و آمد کرنے والے مشرکین کو نقصان پہنچانے کیلئے سب کمین گاہوں میں کمین لگانے کا حکم۔ و اقعدوا لهم كل مرصد

۷۔ توحید کو قبول کر لینے اور اسلام کو اپنالینے کی صورت میں ان مشرکین کی آزادی کا حکم (کہ جو حرمت والے مہینوں کے علاوہ سیر و سیاحت کی ممانعت والے حکم کی مخالفت کرتے ہوئے اسیر ہو جاتے تھے)۔ و خذوهم ... فان تابوا و اقاموا الصلاة ... فخلّوا سبيلهم

۸۔ شرک کو ترک کر کے اسلام قبول کر لینے والے ان مشرکین کا محاصرہ ختم کرنے کا حکم (کہ جو حرمت والے مہینوں کے علاوہ رفت و آمد پر پابندی کے حکم کی مخالفت کرتے ہوئے محاصرہ میں آ جاتے تھے)۔ و احصروهم ... فان تابوا ... فخلّوا سبيلهم

۹۔ نماز قائم کرنا اور زکات ادا کرنا، مشرکین و کفار کے اسلام کے قبول ہونے کی شرط۔ فان تابوا و اقاموا الصلاة و آتوا الزكاة فخلّوا سبيلهم

۱۰۔ کفار و مشرکین کے ساتھ جنگ کا ہدف اور اصلی فلسفہ انہیں اسلام کی طرف مائل کرنا ہے نہ کہ انہیں نابود کرنا۔ فاقتلوا المشركين ... فان تابوا ... فخلّوا سبيلهم

۱۱۔ غیر مسلم معاشروں کو مناسب فرصت دینے اور ان پر اتمام حجت کے بعد انہیں اسلام کو قبول کرنے پر مجبور کرنے کیلئے سب ممکنہ طریقوں (قتل کرنا، اسیر بنانا، محاصرہ کرنا، کمین لگانا) سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ فاذا انسلخ الا شهر الحرم فاقتلوا المشركين ... فان تابوا ... فخلّوا سبيلهم

۱۲۔ توبہ کر کے اسلام قبول کر لینے کی صورت میں اسیر کو آزاد کرنا واجب ہے۔ و خذوهم ... فان تابوا ... فخلّوا سبيلهم

۱۳۔ اسلام قبول کر لینے کی صورت میں اسلامی افواج کے محاصرہ میں پھنسے ہوئے لوگوں کا محاصرہ ختم کرنا واجب ہے۔
و احصروہم ... فان تابوا ... فخلّوا سبیلہم

۱۴۔ اسرا کی رہائی اور اسلامی افواج کے ذریعے محاصرہ شدگان کا محاصرہ ختم کرنے کیلئے اسلام قبول کرنے کی شرط کے علاوہ کسی قسم کی کوئی اور شرط لگانا ممنوع ہے۔ فان تابوا ... فخلّوا سبیلہم

چونکہ آیہ شریفہ نے اسراء کی آزادی اور محاصرہ شدگان کا محاصرہ ختم کرنے کی شرائط بیان کرتے ہوئے توبہ، نماز قائم کرنا اور زکات ادا کرنے (عملی توبہ) کے علاوہ کوئی اور شرط بیان نہیں فرمائی لہذا کہا جاسکتا ہے کہ آیہ شریفہ اور کسی بھی شرط کو ممنوع قرار دے رہی ہے۔

۱۵۔ نماز قائم کرنا اور زکات ادا کرنا مسلمان ہونے کی ضروری اور اصلی نشانیوں میں سے ہے۔
فاقتلوا المشرکین ... فان تابوا و اقاموا الصلاة و اتوا الزکاة فخلّوا سبیلہم

مندرجہ بالا مطلب کا اس بات سے استفادہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مشرکین کی توبہ اور اسلام لانے کو قبول کرنے کیلئے صرف انہیں دو کاموں (نماز اور زکات) کا ان سے مطالبہ فرمایا ہے۔

۱۶۔ الہی فریضوں اور ذمہ داریوں کے درمیان نماز اور زکات کا بلند مقام اور انکی اہمیت۔
فان تابوا و اقاموا الصلاة و اتوا الزکاة

۱۷۔ مشرکین کی توبہ کو قبول کر لینا خدا تعالیٰ کی رحمت و اسعہ اور بخشش کا نتیجہ ہے۔
فان تابوا ... فخلّوا سبیلہم ان الله غفور رحیم

۱۸۔ خدا تعالیٰ غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے۔ ان الله غفور رحیم

۱۹۔ خدا تعالیٰ کی بخشش اسکی رحمت اور مہربانی کے ساتھ آمیختہ ہے۔ ان الله غفور رحیم
مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "رحیم"، "غفور" کی صفت ہو۔

۲۰۔ امام محمد باقر (ع) سے خدا تعالیٰ کے اس فرمان (فاذا انسלخ الا شهر الحرم فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم) کے بارے میں روایت ہے: ہی یوم النحر الی عشر مضین من شهر ربیع الآخر "حرمت والے مہینے عید قربان کے دن سے دس ربیع الثانی تک ہیں۔" (۱)

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۷۷ ح ۲۲۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۸۷ ح ۵۱۔

۲۱۔ امام محمد باقر (ع) سے روایت ہے کہ: "... فان تابوا ... " یعنی آمنوا ...; آیت شریفہ میں مشرکین کی توبہ سے مراد یہ ہے کہ وہ ایمان لے آئیں۔^(۱)

اتمام حجت: غیر مسلموں پر اتمام حجت

احکام، ۲، ۱۳، ۱۳، ۱۳ احکام کا فلسفہ ۰

اسارت: جائز اسارت،

اسلام: اسلام پھیلانے کی اہمیت ۱۱؛ صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۵، ۶، ۸،

اسماء اور صفات: رحیم ۱۸؛ غفور ۸

اسیر: اسیر کا اسلام ۱۲؛ اسیر کی آزادی ۱۳؛ اسیر کی آزادی کے شرائط ۱۲، ۱۳؛ اسیر کی توبہ ۱۲؛ اسیر کے احکام ۱۲، ۳

اقرار: اسلام کے اقرار کی اہمیت ۱۳؛ اسلام کے اقرار کے اثرات ۲، ۴، ۸، ۳

توبہ: اسکے اثرات ۲

جنگ: اسکے احکام ۱۳؛ حرام جنگ ۳؛ حرمت والے مہینوں میں جنگ ۳

جہاد: فلسفہ جہاد ۰

حرمت والے مہینے ۲۰، ۲۱؛ ان کے احکام ۳

خدا تعالیٰ: خدا کی بخشش کی خصوصیات ۱۹؛ خدا کی بخشش کی نشانیاں ۱۷؛ خدا کی رحمت ۱۹؛ خدا کی رحمت کی نشانیاں ۱۷؛ خدا

کی مہربانی ۱۹؛ خدا کے اوامر، ۸، ۷، ۶، ۳

دشمن: دشمن سے امن چھین لینا ۳؛ دشمن کا محاصرہ ختم کرنے کی شرائط ۱۳، ۳

رجحان: اسلام کی طرف رجحانات کی اہمیت ۰

روایت ۲۰، ۲۱

(۱) کافی ج ۵ ص ۱۰ ح ۲۔ تفسیر بہان ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۲۔

زکات: اسکی اہمیت ۱۵، ۱۶؛ اسکے اثرات ۹؛

سیاحت: سیاحت پر پابندی ۳؛ ممنوع سیاحت ۷، ۸

شرک: اسکے ترک کرنے کے اثرات ۸

عید قربان ۲۰

قتل: جائز قتل ۱۱؛ قتل کے احکام

کفار: انکے اسلام کے قبول ہونے کی شرائط ۹؛ انکے ساتھ جنگ کا فلسفہ ۱۰

ماہ ذی الحج: اسکی حرمت ۲

ماہ ذیقعد: اسکی حرمت ۲

ماہ ربیع الثانی: اسکی حرمت ۲۰

ماہ رجب: اسکی حرمت ۲

ماہ صفر: یکم صفر ۱۰ ہجری

ماہ محرم: اسکی حرمت ۲؛

مبارزت: غیر مسلموں کے ساتھ مبارزت کی روش

محرمات ۳، ۳

مسلمان: مسلمان کی نشانیاں ۵

مشرکین: ان پر پابندی ۱، ۳؛ ان کا ایمان ۲۱؛ انکا قتل ۱؛ انکی آزادی ۷؛ انکی آزادی کے عوامل ۸؛ انکی توبہ ۲۱؛ ان کی توبہ قبول

کمرنے کا سرچشمہ ۷؛ ان کے اسراء ۷؛ ان کے اسلام لانے کی شرائط ۹؛ ان کے خلاف جنگ کا فلسفہ ۱۰؛ ان کے ساتھ

معادہ ختم کمرنے کے اثرات ۱، ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین ۷، ۸؛ صدر اسلام کے مشرکین کا قتل ۵؛ صدر اسلام کے

مشرکین کا محاصرہ ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کی اسارت ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کے ساتھ سخت رویہ ۵

نماز: نماز قائم کرنے کی اہمیت ۱۵؛ نماز قائم کرنے کے اثرات ۹؛ نماز کی اہمیت ۶

واجبات ۱۲، ۳

آیت ۶

﴿وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ﴾

اور اگر مشرکین میں کوئی تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو تاکہ وہ کتاب خدا اپنے اس کے بعد اسے آزاد کر کے جہاں اس کی پناہ گاہ ہو وہاں تک پہنچا دو اور یہ مراعات اس لئے ہے کہ یہ جاہل قوم حقائق سے آشنا نہیں ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو حکم کہ اگر مشرکین چار ماہ کی مہلت گزر جانے کے بعد پیغام وحی کو سننے کیلئے آپ سے ملنے کی درخواست کریں تو اسے قبول کر لیا جائے۔

فاذا انسلخ الا شهر الحرم فاقتلوا المشركين ... و ان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله

"استجارک" کا معنی ہے ہمسائیگی کی درخواست کرنا، "حتى يسمع كلام الله" کو مد نظر رکھتے ہوئے چار ماہ کی مہلت گزر جانے کے بعد مشرکین کی طرف سے ہمسائیگی کی درخواست پیغمبر اکرم (ص) کی دعوت کو سننے اور وحی کے بارے میں تحقیق کرنے کیلئے آپ کی (ص) خدمت میں حاضر ہونے کی درخواست ہے۔

۲۔ ان حربی کفار کی پناہ کی درخواست قبول کرنا ضروری ہے جو معارف اسلامی سے آشنا ہونے کیلئے پناہ کی درخواست کریں۔ و ان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله

۳۔ قرآن کریم خدا کا کلام ہے۔ حتى يسمع كلام الله

۳۔ کفار کو قرآن کریم کے الہی معارف دکھانے اور ان پر حجت تمام کرنے سے پہلے، اسلام کی مخالفت کے جرم میں ان کا مواخذہ کرنا ممنوع ہے۔ و خذوهم و احصوهم ... و ان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله

۵۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو یہ حکم کہ جب مشرکین ان (ص) کے پیغام وحی کو دریافت کر لیں اور اسے غور سے سن لیں تو انہیں ان کے امن کے مقامات تک پہنچایا جائے۔ فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغه ما منه

۶۔ کفار کو ان کی سکونت کے مقامات میں تنگ کرنا اور امن کو چھین لینا جائز نہیں ہے۔

فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغه ما منه

۷۔ ان حربی کفار کو امن کی ضمانت دینا کہ جو اسلام اور اس کے معارف سے آشنائی کی خاطر پناہ حاصل کریں اور پھر معارف کو دریافت کر لینے کے بعد انہیں ان کے امن کے مراکز تک پہنچانا ضروری ہے۔

و ان احد من المشركين استجارك ... ثم ابلغه ما منه

۸۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے صدر اسلام کے پیمان شکنی کرنے والے مشرکین کیلئے صرف ان کے رہائشی علاقوں (شہر، دیہات وغیرہ) کو امن کے مراکز قرار دیا گیا ہے۔ فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم ... ثم ابلغه ما منه

۹۔ کفار اور مشرکین کے خلاف جنگ اور ان کا مقابلہ کرنے کا اصلی فلسفہ اور ہدف انہیں اسلام کے دامن میں لانا ہے نہ کہ نابود کرنا۔ فاقتلوا المشركين ... و ان احد من المشركين استجارك ... حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغه ما منه

۱۰۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو، مشرکین کو اپنے حضور قبول کرنے اور ان تک پیغام وحی کے پہنچانے کا فلسفہ مشرکین کی جہالت اور بے بصیرتی ہے۔ و ان احد من المشركين استجارك فاجرہ ... ذلك بانهم قوم لا يعلمون

۱۱۔ صدر اسلام کے مشرکین نادان اور جہالت کا شکار تھے۔ ذلك بانهم قوم لا يعلمون

اتمام حجت: اسکی اہمیت ۳

احکام: ۲، ۶، ۷

ان کا فلسفہ ۹، ۱۰

اسلام:

اسلام پھیلانے کی اہمیت ۹؛ اسلام کی مخالفت کا جرم ۳؛ اسلامی تعلیم کی اہمیت ۲، ۷؛ صدر اسلام کی تاریخ
پناہ حاصل کرنے والے: ان کے امن کی حفاظت ۷

پناہ لینا: اسکے احکام ۲، ۷

جنگ: کفار کے ساتھ جنگ کا فلسفہ ۹؛ مشرکین کے ساتھ جنگ کا فلسفہ ۹

جہاد: اس کا فلسفہ ۹

خدا تعالیٰ: خدا کا کلام ۳؛ خدا کے اوامر ۱، ۵

دین: دین سیکھنے کی اہمیت ۰

فقہی قواعد: قاعدہ قبح عقاب بلا بیان ۳

قرآن کریم: قرآن کریم کا وحی ہونا ۳؛ قرآن کریم کی خصوصیات ۳

کفار: ان سے امن چھین لینے کی حرمت ۶؛ ان کے احکام ۶؛ ان کے امن کے مراکز ۶؛ پناہ حاصل کرنے والے کفار کیلئے

امن ۷؛ پناہ لینے والے حربی کفار ۷؛ حربی کفار کی پناہ کی درخواست کو قبول کرنا ۲؛ کفار کا مواخذہ ۳

محرمات ۶

محمد: (ص) آپ (ص) اور مشرکین ۱، ۵؛ آپ (ص) کی ذمہ داری ۰

مشرکین: ان کو مہلت دینا؛ انکی جہالت کے اثرات ۱۰؛ ان کی ملاقات کی درخواست کو قبول کرنا؛ ان کے امن کی

حفاظت ۵؛ ان کے مقامات امن ۸؛ صدر اسلام کے مشرکین کی جہالت ۱۱؛ عہد شکنی کرنے والے مشرکین ۸

مواخذہ: حجت تمام کرنے سے پہلے مواخذہ ۳؛ ممنوع مواخذہ ۳

وحی: وحی کی تعلیمات پر کان دھرنا ۱، ۵

آیت ۷

﴿كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ﴾

اللہ و رسول کے نزدیک عہد شکن مشرکین کا کوئی عہد و پیمان کس طرح قائم رہ سکتا ہے ہاں اگر تم لوگوں نے کسی سے مسجد الحرام کے نزدیک عہد کر لیا ہے تو جب تک وہ لوگ اپنے عہد پر قائم رہو کہ اللہ متقی اور پرہیزگار افراد کو دوست رکھتا ہے۔

۱۔ صدر اسلام کے مشرکین کی اکثریت کی طرف سے معاہدہ امن کی خلاف ورزی۔ کیف یكون للمشرکین عہد "ان الذین عہدتم عند المسجد الحرام" قرینہ ہے کہ "کیف یكون للمشرکین عہد" میں مشرکین سے مراد وہ مشرکین ہیں جو مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے اپنے معاہدے پر قائم نہ رہے اور پھر بعد والی آیت کا ذیل "واکثرہم فاسقون" ان کی اکثریت کی طرف سے معاہدہ توڑ دینے کو بیان کر رہا ہے۔

۲۔ معاہدہ کرنے والوں کی طرف سے عہد شکنی کے بعد معاہدہ امن کو کالعدم قرار دے دینا جائز ہے۔
کیف یكون للمشرکین عہد

۳۔ خدا و پیغمبر (ص) کی طرف سے معاہدہ امن کو کالعدم قرار دیتے جانے کے بعد مسلمانوں کی، اسکی نسبت عدم رضامندی، اور مشرکین کے ساتھ جنگ کرنے میں ان کا شک و تردید۔ کیف یكون للمشرکین عہد عند اللہ و عند رسولہ "کیف یكون للمشرکین عہد" میں کلمہ "کیف" کہ جو استفہام انکاری کیلئے ہے مندرجہ بالا نکتے پر دلالت کر رہا ہے۔
۳۔ مسلمانوں کے معاہدہ امن کو کالعدم قرار دے دینا اسلامی معاشرہ کے رہبر کے اختیار میں ہے۔
کیف یكون للمشرکین عہد عند اللہ و عند رسولہ

۵۔ صدر اسلام کے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان مسجد الحرام کے نزدیک معاہدہ امن کا طے پانا۔

الا الذین عاہدتم عند المسجد الحرام

۶۔ صدر اسلام کے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان صلح کے معاہدوں کا پایا جانا۔ الا الذین عاہد تم عند المسجد الحرام

۷۔ مسجد الحرام کے نزدیک مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ امن کرنے والے مشرکین بالعموم اپنے عہد کے پابند رہے۔
الا الذین عاہدتم عند المسجد الحرام

۸۔ معاہدہ کی وفاداری جب تک دوسری طرف اسکی پابند ہے واجب ہے۔
الا الذین عاہد تم عند المسجد الحرام فما استقاموا لكم فاستقيموا لهم

۹۔ خدا تعالیٰ نے صدر اسلام کے مسلمانوں کو مشرکین کے ساتھ اپنے معاہدہ امن پر اس وقت تک پابند رہنے کی نصیحت فرمائی جب تک وہ پابند ہیں۔ فما استقاموا لكم فاستقيموا لهم

۱۰۔ غیر مسلم معاشروں کے ساتھ امن معاہدہ کرنا جائز ہے۔ کیف یكون للمشرکین عہد ... الا الذین عاہدتم عند المسجد الحرام

۱۱۔ پیمان کی وفاداری تقویٰ کی علامت ہے۔ فما استقاموا لكم فاستقيموا لهم ان الله يحب المتقين

۱۲۔ تقویٰ، انسان کو عہد و پیمان کے توڑنے سے روکتا ہے۔ فما استقاموا لكم فاستقيموا لهم ان الله يحب المتقين

۱۳۔ تقویٰ کی رعایت خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ان الله يحب المتقين

۱۴۔ متقین، خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ ان الله يحب المتقين

احکام: ۸، ۱۰

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶

تقوا: تقویٰ کی نشانیاں ۱۱؛ تقویٰ کے اثرات ۱۲، ۱۳

خدا تعالیٰ: خدا کی محبت کے عوادل ۱۳؛ خدا کی نصیحتیں ۹

خدا کے محبوب لوگ ۳

دینی راہنما: ان کے اختیارات کا دائرہ ۳

متقین: ان کی محبوبیت ۱۳؛ ان کے فضائل ۳

مسجد الحرام: صدر اسلام میں اسکی اہمیت ۵

مسلمان لوگ: ان کے معاہدے ۶؛ ان کے معاہدے کی جگہ ۵؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کا تذکرہ ۳؛ صدر اسلام کے

مسلمانوں کی ذمہ داری ۹؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کی عدم رضامندی ۳

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین ۷؛ صدر اسلام کے مشرکین کی اکثریت ۱؛ عہد شکنی کرنے والے مشرکین ۱؛ مشرکین کے

ساتھ معاہدہ ۹، ۶، ۵؛ معاہدہ کے وفادار مشرکین ۷

معاہدہ: اسکی وفاداری کے شرائط ۹، ۸؛ اس کی وفا کی اہمیت ۱۱؛ اسکی وفا کے اثرات ۸؛ اسکی احکام ۱۰، ۱۲؛ اسکی توڑنے

کے اثرات ۳، ۲؛ اسکی ختم کرنے کے جواز کے موارد ۲؛ اسکی ختم کرنے کے شرائط ۲؛ اسکی ختم کرنے کے عوامل ۲؛ جائز

معاہدہ ۱۰؛ غیر مسلموں کے ساتھ معاہدہ ۱۰؛ معاہدہ امن ۱، ۹، ۳، ۱۲؛ معاہدہ امن کا توڑنا ۱؛ معاہدہ امن کو ختم کرنا ۳؛ معاہدہ

ختم کرنے کے موانع ۱۲؛ معاہدہ صلح ۵؛ معاہدہ صلح صدر اسلام میں ۶

واجبات: ۸

آیت ۸

﴿كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلَّا وَلَا ذِمَّةً يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَهِهِمْ وَتَأْتِي قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ﴾

ان کے ساتھ کس طرح رعایت کی جائے جب کہ یہ تم پر غالب آجائیں تو نہ کسی ہمسائیگی اور قرابت کی نگرانی کریں گے اور نہ کوئی عہد و پیمان دیکھیں گے۔ یہ تو صرف زبانی تم کو خوش کر رہے ہیں ورنہ ان کا دل قطعی منکر ہے اور ان کی اکثریت فاسق اور بد عہد ہے۔

۱۔ صدر اسلام کے مسلمانوں کا معاہدہ امن کو کالعدم قرار دینے پر ناخوش ہونا اور پیمان شکن مشرکین کے ساتھ جنگ

کرنے میں ان کا شک و تردید میں مبتلا ہونا۔ ﴿كَيْفَ و ان يظهروا عليكم﴾

کلمہ "کیف" جو استفہام انکاری کیلئے ہے مندرجہ بالا نکتہ پر دلالت کر رہا ہے۔

۲۔ مسلمانوں کو دشمنان اسلام کی ظاہر سازی اور ملمع کاری سے ہوشیار اور بیدار رہنے کی ضرورت۔
کیف و ان یظہروا علیکم لا یرقبوا فیکم الا و لا ذمۃ

۳۔ مسلمانوں کے ساتھ دوستی کے عہد و پیمان کے سلسلے میں کفار و مشرکین کا غیر قابل اعتماد ہونا۔
کیف و ان یظہروا علیکم لا یرقبوا فیکم الا و لا ذمۃ

لغت میں "ال" کا معنی ہے عہد، قسم اور قرابتداری (قاموس المحيط) لیکن اس آیت شریفہ میں چونکہ ذمہ، کہ جس کا معنی ہے عہد، آیا ہے لہذا "ال" کا معنی قرابتداری ہے۔

۴۔ حق دشمن کفار و مشرکین کو قتل کرنے، انہیں اسیر کرنے، انکا محاصرہ کرنے اور ان کیلئے کمین لگانے کیلئے فرمان الہی کا فلسفہ، انہیں مسلمانوں پر مسلط ہونے سے روکنا ہے۔ فاذا انسلخ ... فاقتلوا المشرکین ... کیف و ان یظہروا علیکم لا یرقبوا فیکم ال

۵۔ مسلمانوں کے ساتھ صدر اسلام کے مشرکین کی شدید دشمنی اور کینہ توزی۔ و ان یظہروا علیکم لا یرقبوا فیکم الا و لا ذمۃ

۶۔ مخالف حق کفار اور دشمنان اسلام اگر مسلمانوں پر مسلط ہو جائیں تو ہرگز اپنے دوستی اور قرابتداری کے عہد و پیمان کے پابند نہیں رہیں گے۔ کیف و ان یظہروا علیکم لا یرقبوا فیکم الا و لا ذمۃ

۷۔ صدر اسلام کے مشرکین کو مسلمانوں پر غالب آنے کی صورت میں قرابتداری کے حقوق کو پاؤں تلے روندنے اور پیمان شکنی سے کوئی باک نہیں تھی۔ و ان یظہروا علیکم لا یرقبوا فیکم الا و لا ذمۃ

۸۔ صدر اسلام کے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان قرابتداری کے پیمانوں کا پایا جانا۔
و ان یظہروا علیکم لا یرقبوا فیکم الا و لا ذمۃ

۹۔ قرابتداروں کے حقوق کا خیال رکھنا۔ اگرچہ وہ دشمن ہی ہوں۔ ضروری ہے۔ و ان یظہروا علیکم لا یرقبوا فیکم ال
خدا تعالیٰ نے اسلئے مشرکین کی مذمت کی اور انہیں تجاوز کرنے والے قرار دیا (ہم المعتدون) کہ انہوں نے ان مسلمانوں کے ساتھ اپنی قرابتداری کا خیال نہ رکھا جنکے ساتھ وہ دشمنی کر رہے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ قرابتداری کے حق کی ہر حالت میں (جنگ، دشمنی وغیرہ) رعایت کرنا ضروری ہے۔

۱۰۔ عہد و پیمان کی وفاداری اور اس کا پابند رہنا واجب

ہے۔ و ان یرقہوا علیکم لا یرقہوا فیکم الا و لا ذمۃ

۱۱۔ صدر اسلام کے مشرکین کی کوشش ہوتی تھی کہ ظاہر سازی اور خوش زبانی (منافقانہ چال) کے ذریعے عام مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اپنی نسبت انکی رضامندی اور اچھی رائے کو حاصل کریں۔ یرضونکم با فواہم و تا بی قلوبہم

۱۲۔ صدر اسلام کے مشرکین کی فریب کارانہ چالوں (ظاہر سازی اور خوش گفتاری) کی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان انکی نسبت اچھی رائے وجود میں آگئی تھی۔ کیف یکون للمشرکین عہد ... کیف ... یرضونکم با فواہم و تا بی قلوبہم

۱۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے صدر اسلام کے مشرکین کے مسلمانوں کی نسبت کیے اور فریب آور چالوں کا افشا۔
و ان یرقہوا علیکم لا یرقہوا فیکم الا و لا ذمۃ ... و تأبی قلوبہم

"یظہروا، یرقبوا، تأبی" کا استعمال کہ جو فعل مضارع ہیں اور حال و استقبال پر دلالت کرتے ہیں ہو سکتا ہے اس حقیقت کا بیان ہو کہ آیہ شریفہ منافقین کے مسلمانوں کے خلاف رازوں کو افشاء کر رہی ہے۔

۱۴۔ خدا تعالیٰ انسانوں کے دلوں، نیتوں اور مقاصد سے باخبر ہے۔ کیف و ان یرقہوا علیکم ... یرضونکم با فواہم و تأبی قلوبہم

۱۵۔ صدر اسلام کے اکثر مشرکین، مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے اپنے امن معاہدہ کے پابند نہ رہے اور ان کو توڑنے کے مرتکب ہوئے۔ و اکثر ہم فاسقون

۱۶۔ صدر اسلام کے اکثر مشرکین فاسق و فاجر اور راہ حق سے دور تھے۔ و اکثر ہم فاسقون

۱۷۔ پیمان شکنی ایسا کردار ہے جس کا سرچشمہ فسق و فجور اور حق سے دوری ہے۔ لا یرقہوا فیکم الا و لا ذمۃ ... و اکثر ہم فاسقون

۱۸۔ عہد و پیمان توڑنے والے فاسق اور راہ حق سے منحرف ہیں۔ لا یرقہوا فیکم ... ذمۃ ... و اکثر ہم فاسقون

۱۹۔ قرابتداری کے حقوق کا خیال نہ رکھنا فسق و فجور اور حق سے دوری کے حامل نفس کا شاخسانہ ہے۔

لا یرقہوا فیکم الا ... و اکثر ہم فاسقون

احکام:

اسلام: دشمنان اسلام ۶; صدر اسلام کی تاریخ: ۱، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۶

انسان: انکی نیتیں ۳

جنگ: جنگ میں سستی کے عوائل

حق: حق کو قبول نہ کرنے کے اثرات ۱۷، ۱۹; حق کو قبول نہ کرنے والے ۸

خدا تعالیٰ: خدا کا افشا کرنا ۱۳; خدا کا علم غیب ۱۳

دشمن: دشمن کے تسلط کے اثرات ۶; دشمنوں کی دوستی کا قابل اعتماد نہ ہونا ۶

فاسق لوگ: ۱۶، ۸

فسق: اسکے اثرات ۱۷، ۹

فلسفہ احکام: ۳

قرابتدار: ان کے حقوق کی اہمیت ۹

قرابتداری: اسکے حقوق سے بے اعتنائی برتنا ۱۹; اسکے حقوق کا ضائع کرنا ۷

کفار: انکو اسیر بنانے کا فلسفہ ۳; انکو قتل کرنے کا فلسفہ ۳; انکی دوستی کا غیر قابل اعتماد ہونا ۶، ۳; انکی قرابتداری کا بے اعتبار ہونا ۶; ان کے تسلط سے ممانعت ۳; ان کے تسلط کے اثرات ۶; انکے عہد کا غیر قابل اعتماد ہونا ۳; ان کے لئے کمین لگانے کا فلسفہ ۳; انکے محاصرہ کا فلسفہ ۳; عہد شکن کفار ۶; مخالف حق کفار ۶

مسلمان لوگ: صدر اسلام کے مسلمان اور مشرکین ۸; صدر اسلام کے مسلمانوں کا تزلزل ۱; صدر اسلام کے مسلمانوں کا حسن ظن رکھنا ۱۲; صدر اسلام کے مسلمانوں کی ناخوشی ۱; مسلمانوں کی ذمہ داری ۲; مسلمانوں کے دشمن ۵

مشرکین: انکو اسیر بنانے کا فلسفہ ۳; انکو قتل کرنے کا فلسفہ ۳; انکی دوستی کا قابل اعتبار نہ ہونا ۳; انکی کامیابی کے اثرات ۷; انکے عہد کا قابل اعتماد نہ ہونا ۷، ۳; ان کیلئے کمین لگانے کا فلسفہ ۳; انکے محاصرہ کا فلسفہ ۳; صدر اسلام کے اکثر مشرکین کا فاسق ہونا ۱۶; صدر اسلام کے مشرکین کا سلوک ۱۱، ۱۲; صدر اسلام کے مشرکین کا کینہ ۱۳; صدر اسلام کے مشرکین کا مکہ ۱۱; صدر اسلام کے مشرکین کو

افشا کرنا ۱۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کی اکثریت ۱۵؛ صدر اسلام کے مشرکین کی دشمنی ۵؛ صدر اسلام کے مشرکین کی ظاہر سازی ۱۱، ۱۲؛ صدر اسلام کے مشرکین کی قرابتداری ۸؛ عہد شکنی کرنے والے مشرکین ۱۵؛ مشرکین اور صدر اسلام کے مسلمان ۱۵، ۲؛ مشرکین اور مسلمان ۱۱؛ مشرکین کے تسلط سے ممانعت ۳

معاهدہ: اسکو توڑنے والوں کا انحراف ۱۸؛ اسکو توڑنے والوں کا فسق ۱۸؛ اسکو ختم کرنے کے اثرات ۱؛ اسکی وفاداری کا لازمی ہونا ۱۰؛ اسکی احکام ۱۰؛ معاهدہ امن ۱؛ معاهدہ توڑنے کا سرچشمہ ۷

منحرفین: ۶

اسکی اہمیت ۳

آیت ۹

﴿ اشْتَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾

انھوں نے آیات الہیہ کے بدلے بہت تھوڑی منفعت کو لے لیا ہے اور اب راہ خدات سے روک رہے ہیں یہ صرف زیادتی کرنے والے لوگ ہیں۔

۱۔ قرآن خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانیوں کا مجموعہ ہے۔ اشتروا بآیات اللہ

۲۔ دنیا پرستی، دین الہی کی مخالفت اور لوگوں کو راہ خدا سے دور رکھنے کا سرچشمہ ہے۔

اشتروا بآیات اللہ ثمننا قلیلا فصدوا عن سبیلہ

۳۔ مال دنیا، دین خدا اور اسکی کتاب (قرآن) کے مقابلے میں معمولی مال ہے۔ اشتروا بآیات اللہ ثمننا قلیل

خدا تعالیٰ نے دین پر سودا بازی کو معمولی اور بہت کم قیمت شمار کیا ہے (ثمننا قلیلا) یہ حقیقت اس چیز کو بیان کر رہی ہے کہ مال دنیا، دین کے مقابلے میں بہت معمولی ہے۔

۴۔ صدر اسلام کے مشرکین دنیا پرست لوگ تھے۔

اشتروا بآيات الله ثنا قليل

۵۔ صدر اسلام کے مشرکین کی دنیا طلبی، ان کے اسلام و قرآن کے ساتھ مبارزت کرنے کا عامل تھا۔

اشتروا بآيات الله ثنا قليل

۶۔ صدر اسلام کے مشرکین اپنے مادی مفادات کے تحفظ کیلئے لوگوں کو اسلام کی طرف مائل ہونے اور راہ خدا پر چلنے سے باز رکھتے تھے۔ اشتروا بآيات الله ثنا قليلا فصدوا عن سبيله

سابقہ آیات کو دیکھتے ہوئے مندرجہ بالا آیت مشرکین کے بارے میں ہے۔

۷۔ صدر اسلام کے مشرکین، دھوکہ باز اور بدکردار لوگ۔ انهم ساء ما كانوا يعملون

۸۔ آیات الہی اور دین حق پر سودا بازی انسان کی بدکرداریوں میں سے ہے۔

اشتروا بآيات الله ثنا قليلا ... انهم ساء ما كانوا يعملون

اسلام: اسکی مخالفت کے عوامل ۵

خدا تعالیٰ کی نشانیاں: دنیا طلب لوگ ۳

دنیا طلبی: اسکے اثرات ۵، ۶

دین: اسکی قدر و قیمت ۳؛ اسکی مخالفت کا سرچشمہ ۲؛ دین فروشی کا ناپسندیدہ ہونا ۸

راہ خدا: اس سے باز رہنے کا سرچشمہ ۲؛ اس سے باز رہنا ۶

عمل: ناپسندیدہ عمل ۸

قرآن کریم: اسکی خصوصیات ۱؛ اس کی قدر و قیمت ۳؛ اسکی مخالفت کے عوامل ۵

مادی وسائل: انکا بے اہمیت ہونا ۳

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کا مفاد پرست ہونا ۶؛ صدر اسلام کے مشرکین کا ناپسندیدہ عمل ۷؛ صدر اسلام کے

مشرکین کی دنیا طلبی ۵، ۶، ۳

آیت ۱۰

﴿ لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَا ذِمَّةً وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ﴾

یہ کسی مومن کے بارے میں کسی قرابت یا قول و قرار کی پرواہ نہیں کرتے ہیں یہ صرف زیادتی کرنے والے لوگ ہیں (۱۰)
۱۔ صدر اسلام کے مشرکین کسی بھی مومن کے ساتھ قرابتداری کے حق کے پابند نہ تھے۔ لا یرقبون فی مومن ال (یرقبون کے مصدر) رقبۃ اور رقبان کا معنی ہے حفاظت اور نگہداری کرنا اور "الّا" کا معنی ہے قرابتداری۔ یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ "الّا" اور لفظ "مومن" دونوں نکرہ ہیں اور نفی کے بعد ہیں لہذا یہ دونوں عموم کا فائدہ دے رہے ہیں یعنی مشرکین کسی مومن کے ساتھ قرابتداری کی حرمت کا خیال نہیں کرتے۔

۲۔ صدر اسلام کے مشرکین کسی بھی مومن کے ساتھ عہد و پیمان کے پابند نہ تھے۔ لا یرقبون فی مومن الا و لا ذمۃ ذمہ کا معنی ہے عہد و پیمان۔ اور قابل ذکر ہے کہ مومن اور ذمہ دونوں کلمے نکرہ ہیں اور نفی کے بعد ہیں لہذا عموم کا فائدہ دے رہے ہیں۔

۳۔ صدر اسلام کے مشرکین کی مسلمانوں کے ساتھ شدید دشمنی اور کینہ پروری۔ لا یرقبون فی مومن الا و لا ذمۃ "الّا" کا معنی ہے قرابتداری اور "ذمۃ" کا معنی ہے عہد و پیمان یعنی مشرکین کسی بھی مومن کے ساتھ نہ تو قرابتداری کے حق کی رعایت کرتے ہیں اور نہ ہی انکے ساتھ کئے گئے عہد کی پابندی کرتے ہیں، اس سے مشرکین کی مومنین کے ساتھ شدید دشمنی اور کینے کا پتا چلتا ہے۔

۳۔ رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھنا واجب ہے۔ لا یرقبون فی مومن ال
مذکورہ آیت جو مشرکین کے بارے میں ہے، نے قرابتداری کے حق کی پرواہ کرنے کو مشرکین کی خصوصیات میں سے شمار کیا ہے اور اسی وجہ سے ان کو حد سے تجاوز کرنے والے (ہم المعتدون) قرار دیا ہے یہ صفت بتا رہی ہے کہ قرابتداروں کے حقوق کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

۵۔ عہد و پیمان کی وفاداری اور پابندی ضروری ہے۔ لا یرقبون فی مومن الا و لا ذمۃ

۶۔ صدر اسلام کے مشرکین تجاوز کرنے والے لوگ تھے۔

و اولئك هم المعتدون

۷۔ قرابتداری کے حقوق کو پاؤں تلے روندنے کا سرچشمہ تجاوز کرنے والی فطرت ہے۔

لا یرقبون فی مومن الا و لا ذمة و اولئك هم المعتدون

"اولئك" کا اشارہ مشرکین کی طرف ہے ان کے ذکر کردہ اوصاف سمیت، اور انکا ایک وصف تھا (لا یرقبون...) یعنی یہ مشرکین جو نہ قرابتداری کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں اور نہ ہی عہد و پیمان کے پابند ہیں، یہ تجاوز کرنے والے لوگ ہیں۔

۸۔ پیمان شکنی اور عہد کی پابندی نہ کرنا حد سے تجاوز کرنے والی فطرت کا شاخسانہ ہے۔

لا یرقبون فی مومن الا و لا ذمة و اولئك هم الم/اعتدون

۹۔ پیمان شکنی کرنے والے حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہیں۔

لا یرقبون فی مومن الا و لا ذمة و اولئك هم المعتدون

۱۰۔ قرابتداری کے حقوق کو پائمال کرنے والے تجاوز کرنے والے لوگ ہیں۔

لا یرقبون فی مومن الا و لا ذمة و اولئك هم المعتدون

۱۱۔ صدر اسلام کے مشرکین مسلمانوں کے خلاف جنگ کا آغاز کرنے والے تھے۔ اولئك هم المعتدون

(اولئك هم المعتدون) میں ہم ضمیر کی وجہ سے جو قصر ہے وہ قصر قلب ہے یعنی مشرکین ہیں کہ جنہوں نے مسلمانوں کے حقوق سے تجاوز کیا ہے اور ان کے ساتھ جنگ کا آغاز کیا ہے نہ مسلمان۔ قابل ذکر ہے کہ آیت نمبر ۱۳ میں یہ چیز صراحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

۱۲۔ صدر اسلام کے مشرکین کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ صرف دفاعی جنگ تھی۔ و اولئك هم المعتدون

اس آیہ شریفہ اور گزشتہ آیات سے پتا چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے حقوق کا دفاع کرنے اور دشمن کو ان سے دور رکھنے کیلئے مشرکین کے ساتھ صلح کے معاہدہ کو کالعدم قرار دیا اور مسلمانوں کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کی دعوت دی۔

احکام ۳، ۵

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳، ۱۱، ۲

تجاوز: اسکے اثرات ۸، ۷، ۶، ۹، ۱۰

جنگ:

دفاعی جنگ ۱۲؛ مشرکین کے ساتھ جنگ ۲۱

قرابتدار: ان کے حقوق کی اہمیت ۳؛ ان کے حقوق کے سلسلے میں تجاوز کرنے والے ۱۰؛ ان کے حقوق کے سلسلے میں تجاوز کے عوامل ۷

قرابتداری: اسکے حقوق سے بے اعتنائی ۱

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کی دفاعی جنگ ۲

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین ۱؛ صدر اسلام کے مشرکین اور مسلمان ۱۱؛ صدر اسلام کے مشرکین اور مومنین ۲؛ صدر اسلام کے مشرکین کا تجاوز ۶؛ صدر اسلام کے مشرکین کا جنگ بھڑکانا ۱۱؛ صدر اسلام کے مشرکین کی دشمنی ۱، ۳؛ عہد شکنی

کرنے والے مشرکین ۲، ۱۲؛ مشرکین اور مومن قرابتدار ۱؛ مشرکین اور مومنین ۳

معاهدہ: اسکی وفاداری کا لازم ہونا ۵؛ اسکے احکام ۵؛ اسکے توڑنے کے عوامل ۸؛ اس کے توڑنے والوں کا تجاوز گر ہونا ۹
مومنین: ان کے دشمن ۳

واجبات ۵، ۲

آیت ۱۱

﴿ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴾

پھر بھی اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو دیں میں تمہارے بھائی ہیں اور ہم صاحبان علم کے لئے اپنے آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے رہتے ہیں۔

۱۔ مسلمانوں کی صدر اسلام کے عہد شکنی کرنے والے مشرکین کے ساتھ جنگ کا مقصد انہیں شرک سے نجات دینا اور

اسلام اور توحید کی طرف واپس لانا تھا۔ فان تابوا و اقاموا الصلاة و آتوا الزكاة

مندرجہ بالا مطلب (ان تابوا...) کے جملے کو صلح نامے کے کالعدم قرار دینے اور عہد شکن مشرکین کے خلاف اعلان جنگ (کیف یکون للمشرکین عہد...) پر متفرع کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ (تابوا کے مصدر) توبہ کا معنی ہے واپس پلٹنا یعنی اگر مشرکین اسلام اور توحید کی طرف واپس آجائیں اور

۲۔ نماز قائم کرنا اور زکات ادا کرنا مسلمان ہونے کی لازمی نشانیاں ہیں۔ فان تابوا و اقاموا الصلاة و اتوا الزكاة

۳۔ مسلمان ایک دوسرے کے دینی بھائی ہیں اور اجتماعی حقوق اور مفادات میں برابر کے شریک ہیں۔

فان تابوا ... فاخوانکم فی الدین

۳۔ جنگ کرنے والے کفار کے ساتھ ان کے اسلام کی طرف پلٹ آنے کے بعد جنگ کرنا ممنوع ہے۔

فان تابوا ... فاخوانکم فی الدین

(فاخوانکم فی الدین) کا جملہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جنگ کرنے والے کفار اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمانوں کے دینی بھائی شمار ہوں گے اور اس کے بعد ان کے ساتھ جنگ کرنا حرام ہے۔

۵۔ جنگ کرنے والے کفار اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمانوں کے دینی بھائی شمار ہوں گے اور اجتماعی حقوق اور مفادات میں برابر کے شریک ہوں گے۔ فان تابوا ... فاخوانکم فی الدین

۶۔ کفار کے اسلام کا قبول ہونا نماز قائم کرنے اور زکات ادا کرنے کے ساتھ مشروط ہے۔

فان تابوا و اقاموا الصلاة و اتوا الزكاة فاخوانکم فی الدین

۷۔ علم و دانش، معارف قرآن کو سمجھنے کا ذریعہ ہیں۔ و نفصل الآيات لقوم يعلمون

۸۔ معارف قرآن، واضح، ممتاز اور بغیر ابہام کے ہیں۔ و نفصل الآيات لقوم يعلمون

(نفصل کے مصدر) تفصیل کا مادہ فصل ہے کہ جس کا معنی ہے دو چیزوں میں سے ایک کو دوسری سے اس طرح دور کرنا کہ ہر ایک مکمل طور پر ممتاز ہو جائے۔ مقصود یہ ہے کہ قسم قسم کے معارف قرآنی میں سے ہر ایک جدا طور پر اور مشخص و ممتاز صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

۹۔ خدا تعالیٰ، علما اور دانشوروں کو قرآن میں تحقیق و تدبر اور اس کے معارف سے استفادہ کرنے کی دعوت دیتا ہے اور انہیں اسکی تشویق دلاتا ہے۔ و نفصل الآيات لقوم يعلمون

معارف قرآن کی تبیین و تفصیل کو بیان کرنے کے بعد "لقوم يعلمون" کا ذکر کرنا خدا تعالیٰ کی طرف سے اہل علم و دانش کو کتاب الہی سے استفادہ کرنے کی تشویق ہے۔

۱۰۔ معارف قرآن، خدا کی آیات اور نشانیاں ہیں۔

و نفصل الآيات

ہو سکتا ہے آیات سے مراد قرآن میں مذکور سب معارف ہوں، لہذا ان معارف کو آیات سے تعبیر کرنا مندرجہ بالا نکتے پر دلالت کرتا ہے۔

احکام: ۳ فلسفہ احکام،

اسلام: اسکی اہمیت

اقرار: اسلام کے اقرار کے اثرات ۳، ۵

توحید: اسکی اہمیت

جنگ: اسکے احکام ۳؛ حرام جنگ ۳؛ کفار کے ساتھ جنگ ۳؛ محاربین کے ساتھ جنگ ۳؛ مشرکین کے ساتھ جنگ

جہاد: اس کا فلسفہ

حقوق: حقوق میں مساوات ۳، ۵

دین: ضروریات دین ۲

زکات: اسکی اہمیت ۲، ۶

شرک: اس سے نجات کی اہمیت

علم: اسکے اثرات ۷

علماء: انکو تشویق دلانا ۹

قرآن کریم: اس سے استفادہ ۹؛ اس کا واضح ہونا ۸؛ اسکو سمجھنے کے عوامل ۷؛ اسکی تئیں ۸؛ اس کی خصوصیات ۸، ۱۰؛ اس

میں تدبر کرنے کی اہمیت ۹؛ قرآن کریم خدا کی نشانیوں میں سے ۱۰

کفار: ان کے اسلام کے قبول ہونے کے شرائط ۶

محرمات: ۳

مسلمان: انکی اخوت ۳، ۵؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کی جنگ ۱؛ مسلمانوں کی نشانیاں ۲؛ مسلمانوں کے اجتماعی حقوق

۵؛ نئے مسلمانوں کے اجتماعی حقوق ۳

نماز: نماز قائم کرنے کی اہمیت ۲، ۶

آیت ۱۲

﴿وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَتِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ﴾

اور اگر یہ عہد کے بعد بھی اپنی قسموں کو توڑ دیں اور دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سربراہوں سے کھل کر جہاد کرو ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں ہے شاید یہ اسی طرح اپنی حرکتوں سے باز آجائیں۔

۱۔ صدر اسلام کے مسلمانوں اور زمانہ بعثت کے مشرکین کے درمیان پیمانہ صلح کا انعقاد و ان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم

۲۔ زمانہ بعثت کے مشرکین نے مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے اپنے عہد و پیمان کی پابندی اور وفاداری کی قسم کھائی تھی۔
و ان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم

۳۔ صدر اسلام کے مشرکین عہد شکنی کرنے والے تھے۔ و ان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم ... انہم لا ایمان لہم

۴۔ غیر مسلم معاشروں کے ساتھ پیمانہ صلح کا انعقاد جائز ہے۔ و ان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم

۵۔ جب تک معاہدہ کرنے والی دوسری طرف وفادار ہے معاہدہ کی پابندی کرنا ضروری ہے۔
و ان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم

۶۔ کفار کی طرف سے پیمانہ شکنی کے بعد ان کے خلاف اعلان جنگ اور ان کے ساتھ کئے گئے معاہدہ امن کو کالعدم قرار دے دینا جائز ہے۔ و ان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم ... فقاتلو

۷۔ اسلام کی توہین اور اس پر طعن کی سزا، موت ہے۔ و طعنوا فی دینکم فقاتلو

۸۔ خدا تعالیٰ نے مشرکین و کفار کے رؤسا کی طرف

سے عہد شکنی کے بعد صدر اسلام کے مسلمانوں کو ان کے خلاف جنگ کرنے کی دعوت دی۔
و ان نكثوا ايمانهم ... فقاتلوا ائمة الكفر

۹۔ صدر اسلام کے مسلمانوں کی ذمہ داری تھی کہ اگر وہ معاہدہ کرنے والے مشرکین کی طرف سے دین الہی کی توہین اور اس پر طعن کا مشاہدہ کریں تو ان کے خلاف برسرِ پیکار ہو جائیں۔ و ان نكثوا ايمانهم ... و طعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمة الكفر

۱۰۔ معاہدہ کرنے والے مشرکین کا اسلام پر طعن کرنا اور اسکی توہین کرنا، ان کے ساتھ کئے گئے پیمانہ صلح کو کالعدم قرار دینے اور ان کے خلاف اعلان جنگ کو جائز کر دیتا ہے۔ و ان نكثوا ايمانهم من بعد عہدہم و طعنوا فی دینکم فقاتلوا
۱۱۔ کفار و مشرکین کے خلاف برسرِ پیکار ہونے کا بنیادی ہدف، کفر و شرک کے بنیادی عوامل کو نابود کرنا ہے۔
فقاتلوا ائمة الكفر

۱۲۔ کفار و مشرکین کے سرکردہ افراد کے خلاف برسرِ پیکار ہونے کا مقصد انہیں عہد و پیمانہ کا خیال رکھنے پر مجبور کرنا اور اسلام و مسلمین کو زک پہنچانے سے روکنا ہے۔ و ان نكثوا ايمانهم ... فقاتلوا ائمة الكفر ... لعلہم ینتہون
احکام: ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲

فلسفہ احکام: ۲، ۱۱، ۱۲
اسلام: اسکی اہانت کا بدلہ ۷؛ اسکی اہانت کی سزا ۷، ۹؛ اسکی پاسداری کی اہمیت ۱۲؛ اسکی توہین کرنے والوں کو موت کے گھاٹ اتارنا ۷؛ اسکی توہین کے اثرات ۱۰؛ صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲
جرائم: ۷

جنگ: دین کی اہانت کرنے والوں کے خلاف جنگ ۹؛ کفار کے خلاف جنگ ۱۱؛ مشرکین کے راہنماؤں کے خلاف جنگ
۱۸، ۲؛ معاہدہ کرنے والے کفار کے خلاف جنگ ۶، ۷
جہاد: کفار کے راہنماؤں کے ساتھ جہاد ۸، ۱۱، ۱۲

حدود: اسکے احکام ۷

خدا: خدا کے اوامر ۸

صلح:

غیر مسلموں کے ساتھ صلح ۳

کفر: اس کے راہنماؤں کی نابودی کا پیش خیمہ

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کی ذمہ داری ۸، ۹؛ مسلمان اور معاہدہ کرنے والے مشرکین ۹؛ مسلمانوں کے معاہدے

۲، ۱

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کی قسم ۲؛ مشرکین کے ساتھ معاہدہ ۲، ۱؛ معاہدہ توڑنے والے مشرکین ۳

معاہدہ: اسکی وفاداری کی اہمیت ۱۲؛ اسکی وفاداری کے اثرات ۵؛ اسکی وفاداری کے شرائط ۵؛ اس کے احکام

۱، ۵، ۶، ۱۳؛ اسکے توڑنے کے اثرات ۶، ۸؛ اسے ختم کرنے کے شرائط ۶؛ اسے ختم کرنے کے عوائل ۱۰؛ صلح کا معاہدہ

۱، ۸، ۱۲؛ غیر مسلموں کے ساتھ معاہدہ ۳؛ غیر مسلموں کے ساتھ معاہدہ کا جائز ہونا ۳؛ معاہدہ امن ۶

آیت ۱۳

﴿أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهُمُوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَّوْكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾

کیا تم اس قوم سے جہاد نہ کرو گے جس نے اپنے عہد و پیمان کو توڑ دیا ہے اور رسول کو وطن سے نکال دینے کا ارادہ بھی کر لیا ہے اور تمہارے مقابلہ میں مظالم پہل بھی کی ہے۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو تو خدا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا خوف پیدا کرو اگر تم صاحب ایمان ہو۔

۱۔ صدر اسلام کے مسلمانوں کو پیمان شکنی کرنے والے اور پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف سازش کرنے والے مشرکین

کے خلاف جنگ کرنے کی ترغیب دلانا اور انکا حوصلہ بڑھانا۔ الا تقاتلون قوما نكثوا ايمانهم و هموا باخراج الرسول

۲۔ مسلمانوں کو رہبران کفر و شرک کے خلاف برسرِ پیکار ہونے کی ترغیب دلانا اور ان کا حوصلہ بڑھانا۔

فقاتلوا ائمة الكفر ... الاتقاتلون قوماً نكثوا ايمانهم و هموا باخراج الرسول

۳۔ صدر اسلام کے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان پیمانہ صلح کا پایا جانا۔ قوماً نكثوا ايمانهم

۳۔ صدر اسلام کے معاہدہ کرنے والے مشرکین کی طرف سے پیمانہ صلح کا ٹوٹنا۔ الاتقاتلون قوماً نكثوا ايمانهم

۵۔ صدر اسلام کے مشرکین نے مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے اپنے معاہدہ کی پابندی اور وفاداری کی قسم کھائی تھی۔ قوماً نكثوا ايمانهم

۶۔ صدائے توحید کو خاموش کرنے کیلئے مشرکین، پیغمبر اکرم (ص) کو مکہ سے نکال باہر کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

و هموا باخراج الرسول

۷۔ جنگ کرنے والی افواج اگر دشمن کے ساتھ جنگ کرنے میں خوف و ہراس اور شک و تردید میں مبتلا ہوں تو انہیں جنگ

کی وجوہات بتانا اچھی چیز ہے۔ الاتقاتلون قوماً نكثوا ايمانهم و هموا باخراج الرسول

۸۔ صدر اسلام کے مشرکین نے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کا آغاز کیا۔ و ہم بدء و کم اول مرة

۹۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کا آغاز کرنے والوں کو نابود کرنا ضروری ہے۔

الاتقاتلون قوماً ... ہم بدء و کم اول مرة

۱۰۔ صدر اسلام کے مشرکین بڑی جنگی طاقت رکھتے تھے۔ اتخشوهم

۱۱۔ اسلامی معاشرے کے رہبر کے خلاف سازش کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنا اور انہیں نابود کر دینا ضروری ہے۔

الاتقاتلون قوماً ... و هموا باخراج الرسول

۱۲۔ صدر اسلام کے مسلمان پیمانہ شکنی کرنے والے مشرکین کے ساتھ جنگ کرنے سے ڈرتے تھے۔ اتخشوهم

۱۳۔ خدا تعالیٰ نے صدر اسلام کے مسلمانوں کی، دشمن کی قوت سے خوف زدہ ہونے اور اس کے ساتھ جنگ کرنے سے

پرہیز کرنے کی وجہ سے مذمت کی ہے۔ اتخشوهم

۱۴۔ صحیح ایمان کا تقاضا ہے خدا سے ڈرنا اور اس کے غیر

کی قوت و طاقت سے نہ ڈرنا۔ اتخشونھم فاللہ احق ان تخشوه ان کنتم مؤمنین

۱۵۔ وہ ہستی کہ جو سب سے زیادہ حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے خدا تعالیٰ ہے۔ فاللہ احق ان تخشوه ان کنتم مؤمنین

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۶، ۳، ۳

ایمان: اس کے شرائط ۳

جنگ: جنگ سے روگردانی ۱۳؛ جنگ کا آغاز کرنے والوں کو تباہ کرنے کی اہمیت ۹؛ حضرت محمد (ص) کے دشمن کے ساتھ

جنگ ۱؛ دشمن رہبر کے ساتھ جنگ ۱۱؛ دشمن کے ساتھ جنگ ۴؛ رہبران کفر کے ساتھ جنگ ۲؛ فلسفہ جنگ بیان کرنا

۴؛ مسلمانوں کے ساتھ جنگ ۸؛ مشرکین کے ساتھ جنگ ۱، ۱۲؛ معاہدہ توڑنے والوں کے ساتھ جنگ

جہاد: اسکی تشویق دلانا ۱، ۲

حضرت محمد (ص): انہیں مکہ سے نکالنا ۶

خدا تعالیٰ: اسکی طرف سے مذمت ۱۳؛ اسکی مختصات ۵

خوف: خوف، جنگ سے ۱۲؛ خوف خدا کی اہمیت ۱۳، ۱۵؛ خوف، دشمن سے ۱۳؛ خوف، غیر خدا سے ۳

دشمن: اسے نابود کرنے کی اہمیت ۹

دشمنی: توحید کے ساتھ دشمنی ۶؛ حضرت محمد (ص) کے ساتھ دشمنی ۶

رہبری: اسکی اہمیت

عمل: پسندیدہ عمل ۴

مجاہدین: انکی حوصلہ افزائی کی اہمیت ۴

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان اور مشرکین ۱۲؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کا خوف زدہ ہونا ۱۲، ۱۳؛ صدر اسلام کے

مسلمانوں کو تشویق دلانا؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کی سرزنش ۱۳؛ مسلمانوں کو تشویق دلانا ۲؛ مسلمانوں کے معاہدے ۳، ۵

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کا جنگ بھڑکانا ۸؛ صدر اسلام کے مشرکین کی دشمنی ۶؛ صدر اسلام کے مشرکین کی سازشیں ۶؛ صدر اسلام کے مشرکین کی فوجی طاقت ۱۰؛ صدر اسلام کے مشرکین کی قسم ۵؛ مشرکین کا معاہدہ ۵؛ مشرکین کے ساتھ

معاہدہ ۳؛ معاہدہ توڑنے والے مشرکین ۳؛ معاہدہ کرنے والے مشرکین ۵
معاہدہ: صدر اسلام میں صلح کا معاہدہ ۳؛ معاہدہ امن ۳

آیت ۱۳

﴿ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِيهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ﴾

ان سے جنگ کرو اسلئے انھیں تمھارے ہاتھوں سے سزا دے گا اور رسول کمرے گا اور تمھیں ان پر فتح عطا کمرے گا اور صاحب ایمان قوم کے دلوں کو ٹھنڈا کر دے گا۔

۱۔ پیمان شکنی کرنے والے اور جنگ چاہنے والے دشمن کے ساتھ جنگ کی ضرورت۔
الا تقاتلون قوماً نكثوا أيمانهم ... قتلوهم

"قاتلوہم" میں ضمیر "ہم" سابقہ آیت (قوماً نكثوا أيمانهم ... وہم بدء وکم اول مرة) میں پیمان شکنی کرنے والے اور جنگ کا آغاز کرنے والے مشرکین کی طرف لوٹ رہی ہے۔

۲۔ خدا تعالیٰ دشمنان دین کی شکست و ذلت اور مومنین کی کامیابی اور عزت چاہتا ہے۔
قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم و يخزهم و ينصرهم عليهم

۳۔ دشمنان دین کی نابودی و ذلت اور اپنی کامیابی، ان کے ساتھ جنگ میں پوشیدہ ہے۔
قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم و يخزهم و ينصرهم عليهم

۳۔ جنگ کرنے والے مومنین میدان جنگ میں ارادہ خدا (اسلامی افواج کی کامیابی اور دشمن کی ذلت اور نابودی) کے وقوع پذیر ہونے کا مظہر ہیں۔ يعذبهم الله بايديكم و يخزهم و ينصرهم عليهم

خدا تعالیٰ نے دشمن کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دینے کے بعد انکی نابودی و شکست اور مومنین کی کامیابی کو اپنی طرف نسبت دی ہے حالانکہ یہ سب انھیں کی جنگ کا نتیجہ تھا اس کا مطلب یہ ہے

کہ انسانوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا ارادہ خود انہیں کے افعال کے ذریعے وقوع پذیر ہوتا ہے۔

۵۔ جنگ کا زمانہ، خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنین کی غیبی امداد کے ظہور کا زمانہ ہے۔

قاتلوہم یعذبہم اللہ با یدیکم ... و ینصرکم علیہم

۶۔ مومنین کی اپنے مکتب کی اقدار تک رسائی خود انہیں کے جہاد اور کوشش میں مضمر ہے۔ قاتلوہم یعذبہم اللہ با یدیکم

۷۔ خدا تعالیٰ نے صدر اسلام کے مومنین کو مشرکین کے ساتھ نبرد آزما ہونے کی صورت میں انہیں یقینی کامیابی کی نوید

سنائی۔ قاتلوہم یعذبہم اللہ با یدیکم ... و ینصرکم علیہم

۸۔ صدر اسلام کے پیمان شکنی کرنے والے مشرکین کی ذلت و نابودی اور سپاہ اسلام کی کامیابی، ستم دیدہ مومنین کے

سینوں کی دوا تھی۔ یعذبہم اللہ با یدیکم و یخزہم و ینصرکم علیہم و یشف صدور قوم مؤمنین

۹۔ صدر اسلام کے مومنین کے دل مشرکین کے رنج و آزار پہنچانے کی وجہ سے زخمی ہو چکے تھے۔

و یشف صدور قوم مؤمنین

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۹، ۷

جنگ: جنگ چاہنے والوں کے ساتھ جنگ کی اہمیت ۱؛ جنگ میں خدا تعالیٰ کی امداد ۵؛ دشمنان دین کے ساتھ جنگ ۳؛ دشمن

کے ساتھ جنگ کی اہمیت

جہاد: اسکے اثرات ۶

خدا تعالیٰ: ارادہ خدا کے مظاہر ۲؛ خدا تعالیٰ کی بشارتیں ۷

خدا تعالیٰ کا کام کرنے والے: ۳

دشمن: دشمن کی ذلت کا سرچشمہ ۳؛ دشمن کی ذلت کی شرائط ۳؛ دشمن کی ذلت کے عوامل ۳؛ دشمن کی موت کا سرچشمہ ۳؛

دشمن کی نابودی کے شرائط ۳؛ دشمن کی ہلاکت کے عوامل ۳؛ معاہدہ توڑنے والے دشمن

دین: دشمنان دین کی ذلت ۲؛ دشمنان دین کی شکست ۲؛ دین کے اہداف کا وقوع پذیر ہونا ۶

کامیابی: اسکا پیش خیمہ ۳؛ اسکی بشارت ۷؛ اسکے شرائط ۳؛ اسکے عوامل ۳

مجاہدین: انکی کارکردگی ۳; انکی کامیابی ۸

مشرکین: انکی ذلت کے اثرات ۸; صدر اسلام کے مشرکین کی اذیتیں ۹; مشرکین، معاہدہ کو توڑنے والے ۸
مومنین: انکی امداد ۵; انکی کامیابی ۴، ۲; صدر اسلام کے مومنین کو بشارت ۴; صدر اسلام کے مومنین کے رنج و الم ۹;
مومنین کی ذمہ داری ۶; مومنین کی عزت ۲; مومنین کے دلوں کی شفا ۸; مومنین کے دلوں کی شفا کے عوامل ۸

آیت ۱۵

﴿وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾

اور ان کے دلوں کا غصہ دور کر دے گا اور اللہ جس کی توبہ کو چاہتا ہے قبول کر لیتا ہے کہ وہ صاحب علم بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔

۱۔ صدر اسلام کے مومنین کے دل، پیمان شکنی کرنے والے مشرکین کی نسبت غیظ و غضب سے بھرے ہوئے تھے۔
الا تقتلون قوما نكثوا ايمانهم ... و يشف صدور قوم مؤمنين و يذهب غيظ قلوبهم

۲۔ صدر اسلام کے مومنین کے دلوں میں موجود آتش غضب کی ٹھنڈک کا ذریعہ، تجاوز کرنے والے مشرکین کی ذلت و نابودی۔ قاتلوهم يعذبهم الله ... و يذهب غيظ قلوبهم

۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیمان شکنی کرنے والے مشرکین کو توبہ کا راستہ کھلا ہونے کی یاد دہانی۔
الا تقتلون قوما نكثوا ايمانهم ... و يتوب الله على من يشاء

۳۔ خدا تعالیٰ کفار و مشرکین کو توبہ (شرک کو ترک کر کے اسلام کو قبول کر لینا) کی دعوت دیتا ہے۔
الا تقتلون قوما نكثوا ايمانهم ... و يتوب الله على من يشاء

۵۔ خدا تعالیٰ کا توبہ قبول کرنا اسکی مشیت اور مرضی پر منحصر ہے نہ توبہ کرنے والوں کے استحقاق کی بنا پر۔
و يتوب الله على من يشاء

۶۔ خدا تعالیٰ کے مشرکین و کفار کی توبہ اور ان کے اسلام

کو قبول کرنے کا سرچشمہ اسکا علم و حکمت ہے۔ و یتوب اللہ علی من یشاء و اللہ علیم حکیم

۷۔ پیمان شکنی کرنے والے دشمن کے ساتھ جنگ کا حکم اور انہیں توبہ کرنے اور دامن اسلام میں پلٹ آنے کی دعوت دینے کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کا علم و حکمت ہے۔ قاتلوہم ... و یتوب اللہ علی من یشاء و اللہ علیم حکیم

۸۔ خدا تعالیٰ علیم (بہت جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے۔ و اللہ علیم حکیم

اسلام: اسلام کی طرف دعوت ۷، ۳، ۳؛ دشمنان اسلام کو دعوت ۷؛ صدر اسلام کی تاریخ اسماء اور صفات: حکیم ۸؛ علیم ۸

توبہ: اسکی دعوت ۷، ۳؛ اسکے قبول ہونے کے شرائط ۵

جنگ: دشمن کے ساتھ جنگ ۷؛ معاہدہ توڑنے والوں کے ساتھ جنگ ۷

خدا تعالیٰ: اس کا علم ۷، ۶؛ اسکی حکمت ۷، ۶؛ اسکی دعوت ۳؛ اسکی دعوت کی خصوصیات ۷؛ اسکی مشیت ۵؛ اسکے احکام کی خصوصیات ۷

شرک: اسکو ترک کرنے کی دعوت ۳

کفار: ان کا اسلام قبول کرنا ۶؛ انکو دعوت ۳؛ انکی توبہ قبول ہونا ۶

مشرکین: انکا اسلام قبول کرنا ۶؛ انکو دعوت ۳؛ انکی توبہ ۳؛ انکی توبہ کا قبول ہونا ۶؛ انکی ذلت کے اثرات ۲؛ انکی مرگ کے اثرات ۲؛ مشرکین، عہد شکنی کرنے والے

مومنین: انکا غصہ ٹھنڈا کرنے کے عوامل ۲؛ انکی خوشی کے عوامل ۲؛ صدر اسلام کے مومنین کا غیظ و غضب

یاد دہانی: معاہدہ توڑنے والے مشرکین کو یاد دہانی ۳

آیت ۱۶

﴿ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴾

اور ان کے دلوں کا غصہ دور کر دے گا اور اللہ جس کی یہ ہے کہ تم کو اسی طرح چھوڑ دیا جائے گا جب کہ اللہ نے ابھی یہ بھی نہیں دیکھا ہے کہ تم میں جہاد کرنے والے کون لوگ ہیں جنہوں نے خدا۔ رسول اور صاحبان ایمان کو چھوڑ کر کسی کو دوست نہیں بنایا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

۱۔ لوگوں کو صرف ایمان لے آنے کی وجہ سے اپنے آپ سے امتحان الہی کو معاف نہیں سمجھنا چاہیے۔
ام حسبتم ان تتركوا و لما يعلم الله الذين جاهدوا منكم

۲۔ اہل ایمان کا امتحان خدا تعالیٰ کی قطعی سنت ہے۔ ام حسبتم ان تتركوا و لما يعلم الله الذين جاهدوا منكم
۳۔ خدا تعالیٰ کے امتحان کا مقصد حقیقی مومنوں کو دوسروں سے جدا اور ممتاز کرنا ہے۔
ام حسبتم ان تتركوا و لما يعلم الله الذين جاهدوا منكم

۳۔ زمانہ جنگ و کارزار، خدا تعالیٰ کے امتحان اور صحیح مومنوں کے ممتاز ہونے کا زمانہ ہے۔
ام حسبتم ان تتركوا و لما يعلم الله الذين جاهدوا منكم

۵۔ مومنین کے ساتھ دوستی یا دشمنیوں اور بیگانوں کے ساتھ خفیہ روابط کا استوار کرنا، امتحان الہی اور حقیقی مومنوں کے ممتاز ہونے کا میدان ہے۔

ام حسبتم ان تتركوا و لما يعلم الله الذين... لم يتخذوا من دون الله و لا رسوله و لا المؤمنين و ليجة

۶۔ خدا، پیغمبر اور مومنین کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں

سے بیزاری حقیقی ایمان کی نشانیوں میں سے ہے۔ و لم يتخذوا من دون الله و لا رسوله و لا المؤمنین و لیجة

۷۔ صدر اسلام کے مسلمانوں کے درمیان بعض کمزور ایمان اور اغیار کے ساتھ مرتبط لوگوں کا موجود ہونا۔

و لم يتخذوا من دون الله و لا رسوله و لا المؤمنین و لیجة

۸۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے کمزور ایمان لوگوں کو اغیار کا ہم راز ہونے اور ان تک مسلمانوں کے اسرار پہنچانے کے

بارے میں دھمکی آمیز تنبیہ۔ ام حسبتم ان تتركوا و لما يعلم الله الذین ... و لم يتخذوا من دون الله و لا رسوله و لا

المؤمنین و لیجة

۹۔ اغیار کے ساتھ خفیہ روابط استوار کرنے اور ان تک مسلمانوں کے اسرار پہنچانے کی حرمت۔

ام حسبتم ان تتركوا و لما يعلم الله الذین ... لم يتخذوا من دون الله و لا رسوله و لا المؤمنین و لیجة

۱۰۔ میدان جنگ میں شرکت سے روگردانی، دشمنوں کے ساتھ خفیہ روابط کا استوار کرنا اور ان تک مسلمانوں کے راز

منتقل کرنا کمزور ایمان کی نشانیاں ہیں۔

ام حسبتم ان تتركوا و لما يعلم الله الذین جاهدوا منکم و لم يتخذوا من دون الله و لا رسوله و لا المؤمنین و لیجة

۱۱۔ لوگوں کے ظاہر اور پہنان کاموں کے بارے میں خدا تعالیٰ کی مکمل آگاہی۔ و الله خبیر بما تعملون

احکام: ۹

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۷

اغیار: ان تک راز کا پہنچانا ۸، ۹؛ ان کے ساتھ ارتباط کا حرام ہونا ۹؛ ان کے ساتھ رابطہ ۷

امتحان: جنگ کے ذریعے امتحان ۳؛ فلسفہ امتحان ۳؛ موارد امتحان ۵

انسان: اس کا عمل

ایمان: اسکی نشانیاں ۶؛ اسکے آثار ۱؛ اسکے کمزور ہونے کی نشانیاں ۸

بیزاری: بیزاری، پیغمبر (ص) کے دشمنوں سے ۶؛ بیزاری،

دشمنان خدا سے ۶؛ بیزاری، مومنین کے دشمنوں سے ۶

جنگ: اس کا فلسفہ ۳

جہاد: اس میں شرکت سے گریز کرنا ۰

خدا تعالیٰ: اس کا امتحان ۳، ۴، ۵؛ اس کا علم غیب ۱۱؛ اسکی دھمکیاں ۸؛ اسکی سنت ۲؛ اسکے امتحان کا سبب کیلئے ہونا
خدا تعالیٰ کی سنتیں:

امتحان کی سنت ۲

دشمن: ان کے ساتھ رابطہ ۵، ۰

دوستی: دوستی پیغمبر (ص) کے ساتھ ۶؛ دوستی خدا کے ساتھ ۶؛ دوستی دشمن کے ساتھ ۵؛ دوستی مومنین کے ساتھ ۵، ۶
راز افشا کرنا: اسکی حرمت ۹

محرمات: ۹

مسلمان: ان کے راز افشاء کرنا ۱۹، ۰؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کو تنبیہ ۸؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کی کمزوری ۷
مومنین: انکا امتحان ۱، ۲؛ انکی تشخیص ۳، ۴، ۵

آیت ۱۷

﴿ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِم بِالْكَفْرِ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ﴾

یہ کام مشرکین کا نہیں ہے کہ وہ مساجد خدا کو آباد کریں جبکہ وہ خود اپنے نفس کے کفر کے گواہ ہیں۔ ان کے اعمال برباد ہیں
اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۱۔ مشرکین مساجد کو آباد کرنے اور ان کی رسیدگی کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

ما كان للمشركين ان يعمروا مساجد الله

۲۔ مساجد کے امور مشرکین کے حوالے کر دینا جائز نہیں ہے۔ ما كان للمشركين ان يعمروا مساجد الله

۳۔ مساجد بنانے کا فلسفہ خدا کے حضور، خضوع و خشوع کا اظہار ہے۔ ما كان للمشركين ان يعمروا مساجد الله

عبادت گاہوں کو "مسجد" سے تعبیر کرنے سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ مساجد: مقدس مقامات، خدا کے متعلقہ اور اسکی ملکیت ہیں۔ مساجد الله

مساجد کا اللہ کی طرف اضافہ، اضافہ تشریفہ ہے جو مساجد کے تقدس کو نمایاں کر رہا ہے۔

۵۔ مشرکین، نجس اور کفر سے آلودہ ہیں۔ شاہدین علی انفسہم بالكفر

۶۔ صدر اسلام میں فتح مکہ سے پہلے مسجد الحرام کی تولیت (اسکی آباد کاری اور اسکے امور کی رسیدگی) کفر پیشہ مشرکین کے

ہاتھوں میں تھی۔ ما كان للمشركين ان يعمروا مساجد الله شاہدین علی انفسہم بالكفر

۷۔ مشرکین کے نیک اعمال، خدا تعالیٰ کے ہاں بے قدر و قیمت اور فاسد ہیں۔

ما كان للمشركين ان يعمروا مساجد الله ... اولئك حبطت اعمالهم

۸۔ کفار کے نیک اعمال کے جبط و فاسد اور بے قدر و قیمت ہونے کی وجہ انکا خدا کے ساتھ کفر ہے۔

ما كان للمشركين ان يعمروا مساجد الله شاہدین علی انفسہم بالكفر اولئك حبطت اعمالهم

۹۔ شرک ناقابل بخشش گناہ ہے۔ ما كان للمشركين ... اولئك حبطت اعمالهم و في النار هم خلدون

۱۰۔ مشرکین جہنمی ہیں اور ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہیں گے۔ ما كان للمشركين ... و في النار هم خلدون

احکام، ۲:

پلید لوگ ۵

جہنم: جہنم میں ہمیشہ رہنے والے .

خدا تعالیٰ: خدا کی ملکیت ۳

خضوع: اسکی اہمیت ۳

شرک: اسکی بخشش ۹; اسکا گناہ ۹

عمل: اسکے بے کار ہونے کے عوامل ۸

کفار: ان کے عمل کا جبط ہونا ۸

کفر: خدا تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے کے اثرات ۸، محرمات ۲،

مسجد: اسکا تقدس ۳; اسکا مالک ۳; اسکی آبادکاری ۱; اسکی تولیت ۱، ۲; اس کے احکام ۲; اسکے بنانے کا فلسفہ ۳

مسجد الحرام: اسکی تاریخ ۶; صدر اسلام میں اسکی تولیت ۶

مشرکین: انکا پسندیدہ عمل ۷; انکا کفر ۵; انکی پلیدی ۵; انکی نالائقی ۱، ۲; ان کے عمل کا بے کار ہونا ۷; مشرکین اور مسجد

الحرم ۶; مشرکین جہنم میں ۰

مقدس مقامات: ۳

آیت ۱۸

﴿ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَحْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴾

اللہ کی مسجدوں کو صرف وہ لوگ آباد کرتے ہیں جن کا ایمان اللہ اور روز آخرت پر ہے اور جنہوں نے نماز قائم کی ہے زکوٰۃ ادا کی ہے اور سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرے یہی وہ لوگ ہیں جو عنقریب ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں گے۔

۱۔ مساجد کی آبادکاری اور ان کے امور کے سنبھالنے کی صلاحیت صرف سچے مومنین کے پاس ہے۔

انما يعمر مساجد الله من آمن بالله و اليوم الآخر ... و لم يحش الا الله

۲۔ صالح مومنین، مساجد کے امور کے ذمہ دار ہیں۔ انما يعمر مساجد الله من آمن بالله ... و لم يخش الا الله

۳۔ مساجد بنانے کا فلسفہ خدا تعالیٰ کے حضور خضوع و خشوع کا اظہار ہے۔ انما يعمر مساجد الله

۳۔ مساجد مقدس مقامات، خدا تعالیٰ سے متعلقہ اور اسکی ملکیت ہیں۔ مساجد الله

مساجد کا اللہ کی طرف اضافہ "اضافہ تشریفہ" ہے جو مساجد کے تقدس کو بیان کر رہا ہے۔

۵۔ کفار، مشرکین اور لاابالی اور نماز و زکات کی پابندی نہ کرنے والے مسلمان مساجد کی آباد کاری اور انکے امور کو

سنجھانے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ انما يعمر مساجد الله من آمن بالله و اليوم الآخر و اقام الصلوة و آتی الزكاة

۶۔ دین کے بنیادی اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہونے والے دو رکن ایمان (خدا اور قیامت کا اعتقاد) اور عمل (نماز قائم

کرنا اور زکات ادا کرنا) ہیں۔ انما يعمر مساجد الله من آمن بالله و اليوم الآخر و اقام الصلاة و آتی الزكاة

۷۔ نماز قائم کرنا اور زکات ادا کرنا شریعت الہی کی اہم ترین ذمہ داریاں ہیں۔ و اقام الصلاة و آتی الزكاة

مندرجہ بالا نکتے پر یہ چیز دلالت کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایمان کی شرط ذکر کرنے کے بعد شرعی ذمہ داریوں میں سے صرف نماز اور زکات کا تذکرہ کیا ہے۔

۸۔ نماز قائم کرنا، زکات ادا کرنا، خدا تعالیٰ سے ڈرنا اور غیر خدا سے نہ ڈرنا سچے ایمان کی نشانیاں ہیں۔

من آمن بالله و اليوم الآخر و اقام الصلاة و آتی الزكاة و لم يخش الا الله

۹۔ خدا اور روز قیامت پر ایمان، نماز قائم کرنا اور زکات ادا کرنا اور غیر خدا سے نہ ڈرنا صراط مستقیم تک پہنچنے اور ہدایت

پالنے والوں میں شمار ہونے کا پیش خیمہ ہیں۔ من آمن بالله و اليوم الآخر ... فعسى اولئك ان يكونوا من المهتدين۔

۱۰۔ سچے مومنین کو ایمان اور نیک اعمال کا حامل ہونے کے باوجود صرف اپنی ہدایت کی امید کرنی چاہیے اور اس

پر مطمئن اور مغرور نہیں ہونا چاہیے۔ من آمن بالله ... فعسى اولئك ان يكونوا من المهتدين

۱۱۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: "اذا را یتم الرجل يعتاد المسجد فاشهدوا له بالا یمان

قال الله : انما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم

الآخر"جب کسی کو مسجد کا عادی دیکھو تو اسکے ایمان کی گواہی دو کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔^(۱)

امید: ہدایت کی امید رکھنے کی اہمیت ۰

ایمان: آخرت پر ایمان کی اہمیت ۶; ایمان کی نشانیاں ۸; خدا پر ایمان کی اہمیت ۶; قیامت پر ایمان ۹

خدا تعالیٰ: اسکی مالکیت ۳

خضوع: اسکی اہمیت ۳

خوف: خوف خدا کی اہمیت ۸، ۹; غیر خدا کا خوف ۹

دین: اسکے ارکان ۶

روایت: زکات: اسکی اہمیت ۸، ۷، ۶; اسکے اثرات ۹; زکات ترک کرنے والوں کی نالائقی ۵

عُجْب: اس سے اجتناب ۰

کفار: انکی نالائقی ۵

مسجد: اس کا مالک ۳; اس کا مقدس ہونا ۳; اسکو آباد کرنا: اسکی آباد کاری ۱۱; اسکی آباد کاری کی اہمیت ۵; اسکی تعمیر کا فلسفہ

۳; اسکی تولیت ۱، ۲; اسکی تولیت کی اہمیت ۵

مشرکین: انکی بے لیاقتی ۵

مقدس مقامات ۳

مومنین: انکی ذمہ داری ۱۰; ان کے فضائل ۱، ۱۱; صالح مومنین کی ذمہ داری ۲

نماز: اسکو قائم کرنے کی اہمیت ۸، ۷، ۶; اسکو قائم کرنے کے اثرات ۹; تارکین نماز کی بے لیاقتی ۵

ہدایت: اسکے عوامل ۹

ہدایت یافتہ لوگ: ۹

آیت ۱۹

﴿ أَجْعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴾

کیا تم نے حاجیوں کے پانی پلانے اور مسجد الحرام کی آبادی کو اس کا جیسا سمجھ لیا ہے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور خدا میں جہاد کرتا ہے۔ ہر گز یہ دونوں اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔
۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان مسلمانوں کی مذمت جو حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی سرپرستی کو راہ خدا میں جہاد کے برابر قرار دیتے تھے اور خود کو راہ خدا میں جہاد کرنے والے مومنین کے ہم پلہ سمجھتے تھے۔

اجعلتم سقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام كمن آمن بالله و اليوم الآخر و جاهد في سبيل الله

۲۔ نیک کردار کافر اور مشرک کو مومن مجاہد کے برابر قرار دینا نادرست کام اور قابل ملامت عمل ہے۔

اجعلتم سقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام كمن آمن بالله و اليوم الآخر و جاهد في سبيل الله

۳۔ مسجد الحرام کی سرپرستی اور زائرین کعبہ کو پانی پلانا جاہلیت کے عربوں کے درمیان اہم اور قابل فخر کام تھا۔

اجعلتم سقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام

کمن آمن بالله ... و جاهد في سبيل الله

۳_ کافرو مشرک کانیک ترین عمل، خدا تعالیٰ کے نزدیک کمترین قیمت بھی نہیں رکھتا۔

اجعلتم سقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام کمن آمن بالله ... و الله لا يهدى القوم الظالمين

مندرجہ بالا مطلب اس آیہ شریفہ میں دو اہم نکات سے حاصل ہوتا ہے۔

۱_ حاجیوں کو سیراب کرنا اور مسجد الحرام کو آباد کرنا مشرکین کا بہترین عمل تھا۔

۲_ خدا تعالیٰ نے بظاہر انہیں نیک عمل مشرکین کو ستمگر متعارف کرایا ہے۔

۵_ انسانوں کے نیک اعمال کی قیمت صرف خدا تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان کی صورت میں ہے۔

اجعلتم سقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام کمن آمن بالله و اليوم الآخر

۶_ راہ خدا میں جہاد مومنین کا بہترین اور سب سے زیادہ قیمتی عمل ہے۔

اجعلتم سقاية الحاج ... کمن آمن بالله و اليوم الآخر و جاهد في سبيل الله

۷_ جہاد کی قدر و قیمت تب ہے جب وہ راہ خدا میں ہو۔ و جاهد في سبيل الله

۸_ کفار و مشرکین ستمگر لوگ ہیں۔ و الله لا يهدى القوم الظالمين

۹_ ستمگر لوگ ہدایت الہی سے محروم ہیں۔ و الله لا يهدى القوم الظالمين

۱۰_ ابو بصیر نے امام محمد باقر (امام جعفر صادق علیہما السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (اجعلتم سقاية الحاج و

عمارة المسجد الحرام کمن آمن بالله و اليوم الآخر) کے بارے میں روایت کی ہے "نزلت في حمزة و علي و جعفر

والعباس وشيبة... وكان علي (ع) و حمزة و جعفر الذين آمنوا بالله و اليوم الآخر و جاهدوا في سبيل الله لا يستوون

عند الله" یہ آیت شریفہ حمزہ، علی، جعفر، عباس اور شیبہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ یہ (عباس اور شیبہ) حاجیوں کو سیراب

کمرنے اور کعبہ کی سرپرستی کے منصب پر افتخار کر رہے تھے تو خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: کیا حاجیوں کو سیراب

کمرنے اور کعبہ کو آباد کرنے کو اس شخص کے عمل جیسا قرار دیتے ہو جس کا خدا و روز قیامت پر ایمان ہے اور راہ خدا کا

مجاہد ہے؟ یہ خدا کے یہاں مساوی نہیں ہیں۔^(۱)

اقدار: ان کا معیار ۲، ۵، ۷

امام علی (ع): آپ (ع) کے فضائل ۰

ایمان: آخرت پر ایمان کی اہمیت ۵؛ خدا پر ایمان کی اہمیت ۵

جاہلیت: زمانہ جاہلیت میں اقدار کا معیار ۳

جعفر ابن ابی طالب: ان کے فضائل ۰ / جہاد: اسکی قیمت ۱، ۷، ۶

حاجی لوگ: حاجیوں کو سیراب کرنے کی فضیلت ۱۰؛ زمانہ جاہلیت میں حاجیوں کو سیراب کرنا ۳

حمزہ: آپ کے فضائل ۰

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کی طرف سے سرزنش

راہ خدا: اسکی قدر و قیمت ۷

شیبہ: اسکے فضائل ۰

ظالم لوگ: ۸ انکی محرومیت ۹

عباس ابن عبدالمطلب:

ان کے فضائل ۰

عمل: ناپسندیدہ عمل ۲

عمل صالح: بہترین عمل صالح ۶؛ عمل صالح کی اہمیت ۵

قیاس: تولیت مسجد کا قیاس جہاد کے ساتھ ۱؛ حاجیوں کو سیراب کرنے کا قیاس جہاد کے ساتھ ۱؛ مشرک کا قیاس مومن

کے ساتھ ۲؛ مومن کا قیاس کافر کے ساتھ ۲؛ ناپسندیدہ قیاس ۱، ۲

کفار: انکا ظلم ۸؛ ان کے عمل صالح کا بے قیمت ہونا ۳

مجاہدین: ان کے فضائل ۱، ۲

مسجد الحرام: اسکی تولیت ۱؛ زمانہ جاہلیت میں مسجد الحرام کی تولیت ۳؛

مسلمان: ان کی مذمت / مشرکین:

انکا ظلم ۸؛ ان کے عمل صالح کا بے قیمت ہونا ۳؛ نیکوکار مشرکین ۲

مومنین: ان کے فضائل ۱، ۲

ہدایت: اس سے محروم لوگ ۹

آیت ۲۰

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَكْثَرُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾

بیشک جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے ہجرت کی اور راہ خدا میں جان اور مال سے جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک عظیم درجہ کے مالک ہیں اور درحقیقت وہی کامیاب بھی ہیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے صدر اسلام کے ہجرت اور جہاد کرنے والے مومنین کی تقدیر و تعریف۔

الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا ... اعظم درجۃ عند اللہ

۲۔ ایمان، ہجرت اور جان و مال کے ساتھ جہاد کا خدا تعالیٰ کے نزدیک برترین درجہ اور قدر و قیمت ہے۔

الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا ... باموالہم و انفسہم اعظم درجۃ

۳۔ خدا تعالیٰ کے یہاں ایمان باعمل کی اہمیت ہے۔ الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا ... اعظم درجۃ عند اللہ

۳۔ ہجرت اور جہاد کی بڑی قیمت اس صورت میں ہے جب یہ راہ خدا میں ہوں۔

الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا فی سبیل اللہ

۵۔ مال کے ساتھ جہاد اسی طرح ضروری ہے جس طرح جان کے ساتھ جہاد۔ و جاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم و انفسہم

۶۔ راہ خدا میں ہجرت اور جہاد کرنے والے مومنین کا خدا تعالیٰ کے یہاں برترین مرتبہ اور سب سے بڑا درجہ ہے۔

الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا ... اعظم درجۃ عند اللہ

۷۔ حقیقی سعادت اور کامیابی، راہ خدا میں جہاد اور ہجرت کرنے والے مومنین کیلئے ہے۔

الذین آمنوا و ہاجروا و جاهدوا ... اولئک ہم الفائزون

۸۔ ایمان، ہجرت اور راہ خدا میں جان و مال کے ساتھ جہاد، انسان کے سعادت حاصل کرنے کے اصلی عوامل ہیں۔

الذین آمنوا و ہاجروا و جاهدوا ... اولئک ہم الفائزون

اقدار: ۲؛ انکا معیار ۳، ۳

انسان: ممتاز انسان ۶

ایمان: اسکی قدر و قیمت ۲، ۳؛ اسکے اثرات ۸؛ ایمان اور عمل ۳

جہاد: جہاد کی اہمیت ۵؛ جہاد کی قدر و قیمت ۲، ۳؛ جہاد کے اثرات ۸؛ جہاد مالی کی اہمیت ۵؛ جہاد مالی کی

قدر و قیمت ۲؛ جہاد مالی کے اثرات ۸

راہ خدا: اسکی قدر و قیمت ۳

سعادت: اسکے عوامل ۸

عمل: اسکی قدر و قیمت ۳

کامیاب لوگ: ۷

مجاہدین: انکا مقام ۶؛ انکی سعادت ۷؛ انکی کامیابی ۷؛ صدر اسلام کے مجاہدین کے فضائل

مومنین: ان کا مقام ۶؛ انکی سعادت ۷؛ انکی کامیابی ۷؛ ان کے فضائل

مہاجرین: انکا مقام ۶؛ انکی سعادت ۷؛ انکی کامیابی ۷؛ صدر اسلام کے مہاجرین کے فضائل

ہجرت: اس کی قدر و قیمت ۲، ۳؛ اسکے اثرات ۸

آیت ۲۱

﴿يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ﴾

اسے ان کو اپنی رحمت، رضامندی اور باغات کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہوں گی۔

۱۔ راہ خدا میں ہجرت و جہاد کا نتیجہ خدا تعالیٰ کی بشارتوں کا حصول ہوتا ہے۔

الذین آمنوا و ہاجروا و جاهدوا فی سبیل اللہ ... یشرہم ربہم

۲۔ راہ خدا میں ہجرت اور جہاد کرنے والوں پر خدا کی خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

ہاجروا و جاهدوا فی سبیل اللہ ... یشرہم ربہم برحمة منہ

کلمہ "رحمۃ" کو نکرہ لانا اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ راہ خدا میں ہجرت اور جہاد کرنے والے مومنین پر خدا تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوگی۔

۳۔ مقام رضوان (خدا تعالیٰ کا انسان سے مکمل راضی ہونا) کا مل جانا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہجرت اور جہاد کرنے والے

مومنین کیلئے خاص عطیہ ہے۔ ہاجروا و جہدوا فی سبیل اللہ ... یشرہم ربہم ... و رضوان

۳۔ رضوان الہی (خدا کا راضی ہونا) سے بہرہ مند ہونا؛ ایمان، ہجرت اور جہاد کی راہ پر چلنے کا نتیجہ ہے۔

الذین آمنوا و ہاجروا و جاهدوا ... یشرہم ربہم برحمة ... و رضوان

۵۔ ایمان اور راہ خدا میں ہجرت اور جہاد کرنے کے ثمرات میں سے بہشت کے متعدد باغات کا حصول ہے۔

الذین آمنوا و ہاجروا و جاهدوا فی سبیل اللہ ... یشرہم ربہم ... و جنت

۶۔ ہجرت اور جہاد کرنے والے مومنین کیلئے بہشت کے باغات کی نسبت خدا تعالیٰ کی خاص رحمت اور رضوان بہت عظیم نعمت ہے۔

هاجروا و جاھدوا فی سبیل اللہ ... یشرھم ربھم برحمة منہ و رضوان و جنات

رحمت و رضوان کو جنات سے پہلے ذکر کرنا مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۷۔ بہشت کے باغات، خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے سرشار ہیں۔ جنات لھم فیہا نعیم

نعیم کا معنی ہے کثیر اور فراوان نعمت (مفردات راغب)

۸۔ بہشت کے باغات کی یہ نعمتیں دائمی اور ناقابل زوال ہیں۔ جنات لھم فیہا نعیم مقیم

۹۔ رحمت، رضوان الہی اور دائمی نعمتوں سے سرشار بہشت کے باغات کا حصول انسان کی کامیابی کا ایک نمونہ ہے۔

و اولئک ہم الفائزون ۰ یشرھم ربھم برحمة منہ و رضوان و جنات لھم فیہا نعیم مقیم

ایمان: اسکی جزا ۵؛ اسکے اثرات ۳

بہشت: اسکے باغات ۸؛ اسکے باغوں کی قدر و قیمت ۶؛ بہشت جاودان ۹؛ بہشت حاصل کرنے کے اسباب ۵؛ بہشت کی

نعمتوں کا دائمی ہونا ۸؛ بہشت کی نعمتوں کی خصوصیات ۸؛ بہشت کی نعمتیں ۷؛ بہشت کے باغوں کی خصوصیات ۷

جہاد: اسکی جزا ۵؛ اسکے اثرات ۱، ۳

خدا تعالیٰ: خدا کی بشارتیں ۱؛ خدا کی خاص رحمت ۶، ۳، ۲؛ خدا کی رحمت ۹؛ خدا کی رضا ۹، ۳؛ خدا کی نعمتیں ۷؛ رضائے الہی

کے عوامل ۳

رحمت: اسکے مستحقین ۶، ۲

کامیابی: اسکی نشانیاں ۹

مجاہدین: ان کا مقام ۶، ۳؛ ان کے فضائل ۲

مقام رضوان، ۳، ۳؛ اسکی قدر و قیمت ۶

مومنین: ان کا مقام ۶، ۳

مجاہرین: ان کا مقام ۳، ۳؛ ان کے فضائل ۲

ہجرت: اسکی جزا ۵؛ اسکے اثرات ۱، ۳

آیت ۲۲

﴿ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴾

وہ انہی باغات میں ہمیشہ رہیں گے کہ اللہ کے پاس عظیم ترین اجر ہے۔

۱۔ عالم آخرت، جاوداں اور فنا نہ ہونے والا ہے۔ و جنات لہم فیہا نعیم مقیم خالدین فیہا ابد

۲۔ ہجرت اور جہاد کرنے والے مومنین کیلئے بہشت کی نعمتوں سے سرشار باغات میں دائمی زندگی ہے۔

الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا ... و جنات لہم فیہا نعیم مقیم۔ خالدين فیہا ابد

۳۔ آخرت کی دائمی نعمتیں، ہجرت اور جہاد کرنے والے مومنین کے عمل کا اجر اور بدلہ ہیں۔

الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا ... جنات لہم ... خالدین فیہا ابد ان اللہ عندہ اجر عظیم

اجر کا معنی ہے "کام کی اجرت"

۳۔ ہجرت اور جہاد کرنے والے مومنین کیلئے خدا کی جزا عظیم جزا ہے۔ الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا ... ان اللہ

عندہ اجر عظیم

۵۔ عظیم اجر اور پاداش صرف خدا تعالیٰ کے یہاں ہے۔ ان اللہ عندہ اجر عظیم

ہو سکتا ہے "عندہ" کا "اجر عظیم" پر مقدم کرنا حصر کیلئے ہو۔

۶۔ ہجرت اور جہاد کرنے والے مومنین کیلئے خدا تعالیٰ کی رحمت و رضوان اور بہشت کے علاوہ اسکے یہاں ایک اور

خاص اور عظیم اجر ہے۔ الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا ... و جنات ... ان اللہ عندہ اجر عظیم

(ان اللہ عندہ اجر عظیم) کے جملہ کا، کہ جس کا معنی عام اور کلی ہے؛ ہجرت اور جہاد کرنے والے مومنین کی گوناگون

پاداش کے بعد ذکر کئے جانے سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

آخرت: اس کا جاوداں ہونا؛ اسکی خصوصیات

بہشتی لوگ ۶، ۲

پاداش: پاداش کے مراتب ۶، ۵، ۳؛ عظیم پاداش ۶، ۵، ۳

حیات: حیاتِ اخروی کا جاودان ہونا ۲؛ حیاتِ جاودان کو پانے والے ۲

خدا تعالیٰ: خدا کی پاداش ۶، ۵، ۳؛ خدا کی رضا ۶

رحمت: رحمت پانے والے ۶

عمل: اسکی پاداش ۳

مجاہدین: انکی پاداش ۶، ۳، ۳؛ ان کے فضائل ۲

مقامِ رضوان: ۶

مومنین: انکی پاداش ۶، ۳، ۳؛ ان کے فضائل ۲

مہاجرین: انکی پاداش ۶، ۳، ۳؛ ان کے فضائل ۲

نعمت: اخروی نعمتوں کا جاودان ہونا ۳؛ نعمت حاصل کرنے والے ۲

آیت ۲۳

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾

ایمان والو خبردار اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر کو دوست رکھتے ہوں اور جو شخص بھی ایسے لوگوں کو اپنا دوست بنائے گا وہ ظالموں میں شمار ہوگا۔

۱۔ کفار اور دشمنانِ دین کے ساتھ دوستی حرام ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا ... اولیاء ان

استحبوا الكفر على الايمان

۲_ کفر، مسلمانوں اور کفار کے درمیان قطع دوستی کا سبب ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا ... اولیاء ان استحبوا
الكفر على الايمان

۳_ کافر رشتہ داروں کے ساتھ دوستی اگرچہ وہ باپ یا بھائی ہی ہوں حرام ہے۔
یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا آباء کم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الكفر على الايمان
۳_ کفار اور دشمنان اسلام کے ساتھ دوستی اور محبت قائم کرنا ستمگر سرشت کی نشانی ہے۔
ان استحبوا الكفر على الايمان و من يتولهم منکم فاولئک هم الظالمون

۵_ کفار اور دشمنان اسلام کے ساتھ دوستی اور محبت کے رشتے قائم کرنے والے مسلمان ظالم ہیں۔
ان استحبوا الكفر على الايمان و من يتولهم منکم فاولئک هم الظالمون

۶_ امام باقر (ع) سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (اے ایمان والو اگر تمہارے باپ اور بھائی کفر کو ایمان پر ترجیح دیں تو
انہیں اپنا دوست نہ بناؤ) کے بارے میں روایت کی گئی ہے: "فان الايمان ولاية علی بن ابی طالب (ع)" بیشک
ایمان، علی ابن ابی طالب (ع) کی ولایت ہے۔^(۱)

احکام، ۱، ۳

امام علی (ع): انکی ولایت ۶

ایمان: اسکی حقیقت ۶

دوستی: حرام دوستی ۳؛ دشمنان اسلام کے ساتھ دوستی ۳؛ دشمنان دین کے ساتھ دوستی ۱؛ دشمنان دین کے ساتھ دوستی
کے احکام ۱؛ کافر باپ کے ساتھ دوستی ۳؛ کافر بھائی کے ساتھ دوستی ۳؛ کافر رشتہ داروں کے ساتھ دوستی ۳؛ کفار کے ساتھ
دوستی ۲، ۳؛ کفار کے ساتھ دوستی کی حرمت ۱، ۳ کفار کے ساتھ دوستی کے اثرات ۵؛ کفار کے ساتھ دوستی کے احکام ۱، ۳
روایت ۶:

ظالم لوگ: ۵ ظلم: اسکی نشانیاں ۳

کفار: ان کے ساتھ قطع تعلقی ۲/کفر:

آیت ۲۳

﴿قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ﴾

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ دادا، اولاد، برادران، ازواج، عشیرہ و قبیلہ اور وہ اموال جنہیں تم نے جمع کی ہے اور وہ تجارت جس کے خسارہ کی طرف سے فکر مند رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں پسند کرتے ہو تمہاری نگاہ میں اللہ، اس کے رسول اور راہ خدا میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو وقت کا انتظاری کرو یہاں تک کہ امر الہی آجائے اور اسے فاسق قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔

اسکے اثرات ۲

محرمات: ۱، ۳

مسلمان: ظالم مسلمان ۵

۱۔ خاندانی جذبات (باپ، بیٹے، بھائی، بیوی اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ محبت) اور مادی وسائل (مال، کام اور گھر) انسان کے خدا و رسول کے فرمان سے انحراف اور جہاد سے روگردانی کرنے کا پیش خیمہ ہیں۔

قل ان كان آباءكم ... و اموال اقترفتموها ... احب اليكم من الله و رسوله و جهاد في سبيله

۲۔ باپ، بیٹے، بیوی، اور دیگر رشتہ داروں کی محبت، خدا و رسول کی محبت اور راہ خدا میں جہاد پر غالب نہ آئے۔

قل ان كان آباءكم و ابناءكم ... احب اليكم من الله و رسوله و جهاد في سبيله

۳_ خدا تعالیٰ کی طرف سے رشتہ داروں اور مال و متاع کی محبت اور تجارت و گھر کے ساتھ دل لگانے کی مذمت، اگر یہ خدا و رسول اور راہ خدا میں جہاد سے غفلت کا سبب بنیں۔

قل ان كان آباؤكم ... و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون كسادها و مسكن ... احب اليكم من الله رسوله و جهاد في سبيله

۳_ قلبی و جذباتی تعلقات (باپ، بیٹا، بھائی، بیوی اور دیگر رشتہ داروں کی محبت) اور مادی وسائل (مال، کام اور گھر) کے ساتھ دل لگانے کی وجہ سے جہاد سے روگردانی کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کی دھمکی۔

قل ان كان آباؤكم ... و اموال اقترفتموها و ... احب اليكم ... و جهاد في سبيله فتربصوا حتى يأتي الله بامرہ

۵_ رشتہ داروں اور مادی وسائل کی محبت کو خدا و رسول کی محبت اور جہاد پر ترجیح دینا فسق و فجور اور انحراف ہے۔

قل ان كان آباؤكم ... احب اليكم ... و الله لا يهدي القوم الفاسقين

۶_ خدا و رسول کی گہری محبت انسان کو انکی اطاعت پر برا نگینہ کرتی ہے۔ قل ان كان آباؤكم ... احب اليكم من الله و رسوله

۷_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کو کفار کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے ممنوع ہونے کی صورت میں خاندانی تعلقات کے منقطع ہونے، تجارت میں نقصان اور اپنے دلپسند گھروں کے ہاتھ سے نکل جانے کی پریشانی۔

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا ... قل ان كان آباؤكم و ابناءكم

۸_ خدا و رسول اور جہاد کی محبت کو خاندانی اور مادی تعلقات پر ترجیح دینا سچے مومنوں کی علامت ہے۔

يا ايها الذين آمنوا ... قل ان كان آباؤكم ... و جهاد في سبيله

۹_ جہاد کی قدر و قیمت اس وقت ہے جب راہ خدا میں ہو۔ و جهاد في سبيله

۱۰_ فسق، انسان کے ہدایت الہی سے محروم ہونے کا سبب ہے۔ و الله لا يهدي القوم الفاسقين

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۷

اطاعت: پیغمبر (ص) کی اطاعت کے عوامل ۶؛ خدا کی اطاعت کے عوامل ۶

اقدار: انکا معیار ۹

انحراف: اس کا سبب ۱؛ اسکے موارد ۵

تحریک: اسکے عوامل ۶

جذبات: خاندانی جذبات ۲؛ خاندانی جذبات کے آثار ۱، ۳

جہاد: اس سے روگردانی کا پیش خیمہ ۱؛ اس سے روگردانی کرنے والوں کو دھمکی ۳؛ اسکی اہمیت ۸، ۵، ۲؛ اسکی قدر و قیمت ۹؛ اسے ترک کرنے کی مذمت ۳

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کی دھمکیاں ۳؛ خدا تعالیٰ کی طرف سے مذمت ۳؛ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ۰
دنیا طلب لوگ: انکو دھمکی ۳

دنیا طلبی: اس کا فسق ہونا ۵؛ اسکی مذمت ۳؛ اسکے آثار ۵، ۳

راہ خدا: اسکی قدر و قیمت ۹

رشتہ دار: کافر رشتہ داروں کے ساتھ رابطہ ۴

غفلت: حضرت محمد (ص) سے غفلت کی مذمت ۳؛ خدا سے غفلت کی مذمت ۳

فسق: اسکے آثار ۱۰؛ اسکے موارد ۵

کفار: ان کے ساتھ قطع تعلقی ۴

مادی وسائل: ان کا کردار

مال سے دوستی: اسکی مذمت ۳؛ اسکے آثار ۱، ۳

محبت: باپ کی محبت ۲، ۳؛ باپ کی محبت کے آثار ۱؛ بھائی کی محبت ۳؛ بھائی کی محبت کے آثار ۱؛ بیٹے کی محبت ۲، ۳؛ بیٹے کی

محبت کے آثار ۱؛ بیوی کی محبت ۲، ۳؛ تجارت کی محبت کی مذمت ۳؛ حضرت محمد (ص) کی محبت کی اہمیت ۲، ۵،

۸؛ حضرت محمد (ص) کی محبت کے آثار ۶؛ خاندان کی محبت ۵، ۸؛ خدا کی محبت کی اہمیت ۲؛ خدا کی محبت کے آثار ۶؛ رشتہ

داروں کی محبت ۳، ۳، ۲؛ کام اور کاروبار کی محبت ۳؛ کام اور کاروبار کی محبت کے آثار ۱؛ گھر کی محبت ۳؛ گھر کی محبت کی

مذمت ۳؛ گھر کی محبت کے آثار ۱، ۵، ۸

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کی پریشانی ۴

مومنین: انکی نشانیاں ۸

نافرمانی: حضرت محمد (ص) کی نافرمانی کا پیش خیمہ ۱؛ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا پیش خیمہ
ہدایت: اس سے محروم رہنے کے عوامل: ۱۰

آیت ۲۵

﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ﴾

بیشک اللہ نے کثیر مقامات پر تمہاری مدد کی ہے اور حنین کے دن بھی جب تمہیں اپنی کثرت پر ناز تھا لیکن اس نے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اور تمہارے لئے زمین اپنی وسعتوں سمیت تنگ ہو گئی اور اس کے بعد تم پتھ پھیر کر بھاگ نکلے۔
۱۔ بہت سارے معرکوں میں صدر اسلام کے مسلمانوں کی کامیابی کا اصلی راز خدا تعالیٰ کی غیبی امداد تھی۔
لقد نصرکم اللہ فی موابن کثیرۃ

۲۔ جنگ حنین ان مواقع میں سے ہے کہ جن میں سپاہ اسلام کی تقویت اور دشمن کی استقامت توڑنے کیلئے خدا تعالیٰ کی نصرت اور غیبی امداد ہمیشہ یاد رہے گی۔ لقد نصرکم اللہ فی موابن کثیرۃ و یوم حنین
باوجود اس کے کہ "موابن کثیرۃ" میں جنگ حنین بھی شامل ہے پھر اسے "یوم حنین" کی تعبیر کے ساتھ دوبارہ ذکر کرنا مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ خدا تعالیٰ کا مومنین کو اس خاطر احسان جتلا نا کہ اس نے جنگ حنین سمیت بہت سارے موارد میں ان کی نصرت کی۔
لقد نصرکم اللہ فی موابن کثیرۃ و یوم حنین

۳۔ جنگ حنین میں مسلمان بڑی تعداد میں شریک تھے۔ و یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم

۵۔ جنگ حنین میں مسلمان اپنی کثرت کی وجہ سے غرور کا شکار ہو گئے تھے۔ و یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم

۶۔ جنگ حنین میں مسلمانوں کی کثرت کا ساز نہ تھی۔ و یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئ

۷۔ مسلمانوں کے غرور اور کثرت کے باوجود جنگ حنین میں ان کیلئے عرصہ حیات کا تنگ ہونا۔

اذ اعجبتکم کثرتکم... و ضاقت علیکم الارض بما رحبت

۸۔ جنگجو افواج کی کثرت، خدا کی مدد کے بغیر کامیابی کی ضمانت نہیں دے سکتی۔

اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئ

۹۔ غرور، جنگی افواج پر اعتماد اور الہی امداد سے غفلت شکست کا موجب ہے۔ اذ اعجبتکم کثرتکم... ثم ولیتم مدبرین

۱۰۔ غرور اور کثرت کے باوجود جنگ حنین میں مسلمانوں کا مشکل میں پھنسنے کے بعد میدان سے فرار۔

و ضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین

۱۱۔ امام ہادی (ع) سے روایت ہے: "... ان الله عزوجل يقول : "لقد نصرکم الله فی مواطن كثيرة" فعددنا تلك

المواطن فكانت ثمانین " الله تعالیٰ کا ارشاد ہے "بیشک اللہ تعالیٰ نے بہت سارے مقامات پر تمہاری مدد کی" ہم نے شمار

کئے تو وہ اسی مقامات ہیں۔^(۱)

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۶، ۷، ۱۰

جنگ: جنگ سے فرار ۱۰؛ جنگ میں کثرت کا کردار ۸، ۶

خدا تعالیٰ: اس کا احسان جتلا نا ۳؛ اسکی امداد ۱۱؛ اسکی امداد کے آثار ۸؛ اسکی غیبی امداد ۲؛ اسکی غیبی امداد کے آثار ۱؛ اسکی

نصرت کی اہمیت ۳؛ اسکی نصرت کے آثار ۱

خود پسندی: اسکے آثار ۹؛ اسکے عوامل ۵

ذکر بتاریخ کا ذکر ۲؛ غزوہ حنین کا ذکر ۲

روایت: ۱۱

شکست:

(۱) کافی جلد ۷ ص ۴۶۴ ح ۲۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۱۹۷ ح ۹۰

اسکے عوادل ۹

غزوہ حنین: اس سے فرار ۱۰، اس کی سختی ۷؛ اس میں خدا کی امداد ۳؛ اس میں غیبی امداد ۲؛ اس میں مجاہدین کی کثرت ۷، ۵، ۳؛ اس میں مسلمان ۷، ۱۰؛ قصہ حنین ۳، ۲، ۶، ۷

غفلت: خدا کی امداد سے غفلت ۹

کامیابی: اسکے عوادل ۸، ۱

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کا غرور ۵؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کی کامیابی کا سرچشمہ ۱

مومنین: انکو احسان جتلا نا ۳

آیت ۲۶

﴿ثُمَّ أَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ﴾

پھر اس کے بعد خدا نے اپنے رسول اور صاحبان ایمان پر سکون نازل کیا اور وہ لشکر بھیجے جنھیں تم نے نہیں دیکھا اور کفر اختیار کرنے والوں پر عذاب نازل کیا کہ یہی کافرین کی جزا اور ان کا انجام ہے۔

۱۔ جنگ حنین میں مسلمانوں کے فرار کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) اور مومنین پر قلبی سکون کا نزول۔

ثم وليتم مدبرين ثم انزل الله سكينته على رسوله و على المؤمنين

۲۔ جنگ حنین میں مسلمانوں کے فرار اور لشکر اسلام کی شکست کی وجہ سے پیغمبر اکرم (ص) کو پریشانی کا سامنا۔

ثم وليتم مدبرين۔ ثم انزل الله سكينته على رسوله

۳۔ قلبی آرام و سکون جنگ میں کامیابی کے اہم عوامل میں سے ہے۔ ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المؤمنین
 ۴۔ جنگ حنین میں خدا تعالیٰ کی جانب سے مومنین پر قلبی سکون کا نزول اور منافقین کی اس سے محرومی۔
 ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المؤمنین

چونکہ گذشتہ آیت میں ضمیر "کم" کے ذریعے مومنین کو مخاطب کیا گیا ہے اور اس آیت میں ضمیر کی جگہ کلمہ مومنین آیا ہے اس سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ جنگ حنین میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی گروہوں کے ذریعے مومنین کی امداد و انزل جنوداً لم تر وہ

۶۔ میدان جنگ میں جہاد کرنے والے مومنین کی لغزش ان کے الہی امداد سے محروم ہونے کا موجب نہیں ہوگی۔
 و یوم حنین ... ثم ولیتم مدبرین ثم انزل اللہ سکینتہ ... و انزل جنوداً لم تر وہ

۷۔ سپاہ اسلام کی پشت پر ہمیشہ خدا تعالیٰ کی نصرت و مدد لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرة ... و انزل جنوداً لم تر وہ

۸۔ جنگ حنین میں مسلمانوں کی کامیابی کا اصلی عامل خدا تعالیٰ کی امداد۔

ثم ولیتم مدبرین۔ ثم انزل اللہ سکینتہ ... و انزل جنوداً لم تر وہا و عذب الذین کفرو

۹۔ جنگ حنین میں غیبی طاقتوں کے آنے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنین پر قلبی سکون کے نزول کے بعد لشکر کفر کو

سخت اور عذاب آور شکست کا سامنا۔ ثم انزل اللہ سکینتہ ... و انزل جنوداً لم تر وہا و عذب الذین کفرو

۱۰۔ ہزیمت و شکست، دین الہی کا مقابلہ کرنے والے تمام کفار اور دشمنوں کا برا انجام اور قطعی سزا۔

و عذب الذین کفروا و ذلك جزاء الکفرین

۱۱۔ علی ابن اسباط کہتے ہیں: "سئلت الرضا (ع) فقلت: جعلت فداک ما السکينة؟ قال: ریح من الجنة لها وجه کوجه

الانسان اطیب رائحة من المسک وهی التي انزلها اللہ علی رسول اللہ (ص) بحنین فهزم المشرکین" میں نے امام رضا

(ع) سے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں "سکینتہ" سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا یہ ایک نسیم بہشت ہے جس کی

صورت انسان جیسی ہے اور یہ کستوری سے زیادہ خوشبو رکھتی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے جنگ حنین والے دن پیغمبر

(ص) پر نازل فرمایا اور مشرکین کو شکست دی^(۱)

آنحضرت: آپ (ص) پر سکون کا نزول ۱

اسلام: سپاہ اسلام ۴; صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۵، ۹

انجام: برا انجام ۱۰

جنگ: اس میں قلبی سکون ۳; اس میں لغزش کے آثار ۶

خدا تعالیٰ: اسکی امداد ۴; اسکی امداد سے محرومیت کے عوامل ۶; اسکی امداد کے آثار ۸; اسکی غیبی امداد ۵; اسکی نصرت ۴; اسکی عطایا ۹

دین: دشمنان دین کا انجام ۱۰; دشمنان دین کی سزا ۱۰; دشمنان دین کی شکست ۱۰

روایت ۱۱، ۱۲

سپاہ: غیبی سپاہ ۵، ۹

سکون: قلبی سکون سے محروم لوگ ۳; قلبی سکون کا نزول ۱، ۳، ۹; قلبی سکون کے آثار ۳

سکینہ: اس سے مراد ۱۱

غزوہ حنین: اس سے فرار ۲، ۱; اس کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۵، ۸; اس میں پیغمبر (ص) اکرم کی پریشانی ۲; اس میں خدا کی امداد

۱; اس میں سکون کا نزول ۱، ۳; اس میں شکست ۲; اس میں غیبی امداد ۵، ۹; اس میں کافروں کا عذاب ۹; اس میں کافروں

کی شکست ۹; اس میں کامیابی کے عوامل ۸; اس میں مسلمان ۸; اس میں منافقین ۳; اس میں مومنوں کا سکون ۳، ۹

کامیابی: اسکے عوامل ۳

کفار: انکا انجام ۱۰; انکی سزا ۱۰; انکی شکست ۱۰

مجاہدین: ان پر سکون کا نزول ۱

مومنین: ان پر سکون کا نزول ۱; انکی امداد ۵; انکی لغزش کے آثار ۶

آیت ۲۷

﴿ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

اس کے بعد خدا جس کی چاہے گا توبہ قبول کر لے گا کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ جنگِ حنین میں میدان سے فرار کرنے والوں کو توبہ اور استغفار کی دعوت دیتا ہے۔

ثم و لیتم مدبرین ... ثم یتوب اللہ من بعد ذلك علی من یشاء

"من بعد ذلک" میں "ذلک" میدانِ حنین سے مسلمانوں کے فرار کی طرف اشارہ ہے پھر یہ اعلان کہ خدا تعالیٰ فرار کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے انہیں توبہ اور خطا سے استغفار کی دعوت ہے۔

۲۔ میدانِ جنگ سے فرار گناہ ہے اور اس کیلئے بارگاہِ خداوندی میں توبہ و استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔

ثم و لیتم مدبرین — ثم یتوب اللہ من بعد ذلك علی من یشاء

۳۔ جنگِ حنین میں باقی بچ جانے والے کفار کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے توبہ کا دروازہ کھلا ہونے کا اعلان۔

و ذلك جزاء الکفرین — ثم یتوب اللہ من بعد ذلك علی من یشاء

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "علی من یشاء" میں "من" گزشتہ آیت میں مذکور کفار کی طرف بھی ناظر ہو۔

۳۔ توبہ کا قبول ہونا خدا تعالیٰ کی مشیت پر منحصر ہے نہ کہ توبہ کرنے والوں کے استحقاق پر۔

ثم یتوب اللہ من بعد ذلك علی من یشاء

۵۔ خدا تعالیٰ کی جانب سے خطا کار مومنین اور کفار کے اندر توبہ اور حق کی طرف پلٹنے کیلئے محرک اور امید کا پیدا کرنا۔

ثم یتوب اللہ ... و اللہ غفور رحیم

۶۔ گناہ کاروں کی توبہ کا قبول کر لینا خدا تعالیٰ کی مہربانی

اور خطا پوشی کا جلوہ ہے۔ ثم یتوب اللہ ... و اللہ غفور رحیم

۱۔ خدا تعالیٰ غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (بہت مہربان) ہے۔ و اللہ غفور رحیم

اسما و صفات : غفور ۱؛ رحیم ۲

برائی نیک کرنا : اس کے عوامل ۵

توبہ : اس کی اہمیت ۵؛ اس کی تشویق ۵؛ اس کی دعوت ۱؛ اس کے قبول ہونے کے شرائط ۳

جنگ : جنگ سے فرار کرنے کا جرم ۲؛ جنگ سے فرار کرنے کا گناہ ۲؛ جنگ سے فرار کی توبہ ۲

خدا تعالیٰ : اس کی مشیت ۳؛ اس کی مہربانی کی نشانیاں ۶؛ اس کے افعال ۵؛ اس کے بخشنے کی علامات ۶

غزوہ حنین : اس سے فرار کرنے والوں کو دعوت ۱؛ غزوہ حنین کے کفار ۳

کفار : انکو تشویق ۵؛ انکی توبہ ۳

گناہ کار لوگ : انکی توبہ کا قبول ہونا ۶

مومنین : انکی تشویق ۵

آیت ۲۸

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴾

ایمان والو مشرکین صرف نجاست ہیں لہذا خبردار اس کے بعد مسجد الحرام میں داخل نہ ہونے پائیں اور اگر تمہیں غربت کا خوف ہے تو عنقریب خدا چاہے گا تو اپنے فضل و کرم سے تمہیں غنی بنا دے گا کہ وہ صاحب علم بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔

۱۔ شرک پلیدی کا سبب ہے اور مشرکین نجس ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا اما المشرکون نجس

۲۔ مسجد الحرام مقدس جگہ ہے اور اس سے ہر قسم کی پلیدی کا دور رکھنا ضروری ہے۔

اما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام

۳۔ مشرکین کو مسجد الحرام کے نزدیک جانے سے روکنا اہل ایمان پر واجب ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا اما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام

۳۔ مشرکین پر مسجد الحرام میں داخل ہونے کی پابندی کا اعلان ۹ھ میں ہوا۔ فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا

مفسرین کے قول کے مطابق سورہ برائت کی آیات ۹ھ میں حج کے موقع پر مشرکین کے سامنے پڑھی گئیں۔

۵۔ ۹ ہجری مسلمانوں کے مسجد الحرام کے امور چلانے اور ان پر مسلط ہونے کا سال۔

فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا

باوجود اس کے کہ مشرکین کی پلیدی گزشتہ زمانے میں بھی تھی لیکن مسلمانوں کو یہ حکم ۹ ہجری میں دیا گیا ہے، اس سے پتا

چلتا ہے کہ گزشتہ زمانے میں اس کا اجرا ممکن نہ تھا۔

۶۔ احکام و قوانین کے بیان کرنے میں ان کے اجرا کی ضمانت اور حالات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا

باوجود اس کے کہ مشرکین پہلے بھی نجس تھے اور انہیں مسجد الحرام میں داخل ہونے کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیے تھی

لیکن خدا تعالیٰ نے مشرکین پر مسجد الحرام میں وارد ہونے کی پابندی کا حکم اس وقت صادر فرمایا جب مسلمان اس حکم

کے اجرا پر قدرت رکھتے تھے۔

- ۷۔ مشرکین کے مسجد الحرام میں آنے کا سالانہ موسم تھا۔ فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا
 "عامہم" کی تعبیر کہ جس میں "عام" کو مشرکین کی طرف نسبت دی گئی ہے مندرجہ بالا نکتہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔
- ۸۔ بعض مسلمانوں کو مشرکین کی مکہ میں آمد و رفت ختم ہو جانے کی صورت میں اپنے اقتصادی نظام کے تباہ ہو جانے کی پریشانی۔ فلا یقربوا المسجد الحرام ... و ان خفتم عیلة فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ
- ۹۔ ہر سال حج کے موقع پر مشرکین کا مکہ آنا اہل مکہ (جن میں مسلمان بھی شامل ہیں) کیلئے اقتصادی ثمرات رکھتا تھا۔
 و ان خفتم عیلة فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ
- ۱۰۔ دینی اقدار کو معرض وجود میں لانے کیلئے مادی مفادات کو قربان کرنا ضروری ہے۔
 یا ایہا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام ... و ان خفتم عیلة فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ
- ۱۱۔ فقر و تنگدستی کا خطرہ انسان کے خدا کی نافرمانی میں مبتلا ہونے کا پیش خیمہ ہے۔
 یا ایہا الذین آمنوا ... و ان خفتم عیلة فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ
- ۱۲۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے صدر اسلام کے مومنین کو ان کے مشرکین کے ساتھ رابطہ منقطع کر لینے کی صورت میں پہنچنے والے مادی نقصانات کی تلافی کا وعدہ۔ انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام ... و ان خفتم عیلة فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ
- ۱۳۔ دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے کی صورت میں مومنین کو پہنچنے والے نقصانات کی تلافی کرنا خدا تعالیٰ کا ان کے ساتھ وعدہ۔ انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام ... و ان خفتم عیلة فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ
- ۱۴۔ اسلامی معاشرے کی اقتصادی مشکلات کی طرف توجہ کرنا اہمیت کا حامل ہے۔ و ان خفتم عیلة فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ

۱۵۔ کسی حکم کے نتائج کی طرف توجہ اور اسکی اجتماعی اور اقتصادی مشکلات کا تدارک ضروری ہے۔

انما المشركون نجس فلا يقربوا المسجد الحرام ... و ان خفتهم عيلة فسوف يغنيكم الله من فضله

خدا تعالیٰ نے مشرکین پر مسجد الحرام میں داخل ہونے کی پابندی کا حکم بیان کرنے کے بعد بلافاصلہ مسلمانوں کیلئے اسکے اقتصادی رد عمل کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور پھر اس نقصان کے تدارک کا وعدہ دے کر اس مشکل کو حل فرمادیا ہے۔

۱۶۔ مومنین کی غنا اور بے نیازی ان پر خدا تعالیٰ کے فضل کا ایک پرتو ہے۔ فسوف يغنيكم الله من فضله

۱۷۔ خدا تعالیٰ کا مومنین پر فضل کرنا اسکی مشیت اور ارادے پر منحصر ہے۔

فسوف يغنيكم الله من فضله ان شاء

۱۸۔ مومنین کیلئے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ امید لگانا اور غیر خدا سے قلبی لگاؤ کو ختم کر لینا ضروری ہے۔

فسوف يغنيكم الله من فضله ان شاء

۱۹۔ مشرکین کے مسجد الحرام کے نزدیک ہونے کی ممانعت کے حکم کی بنیاد خدا تعالیٰ کا وسیع علم و حکمت ہے۔

يا ايها الذين آمنوا انما المشركون نجس فلا يقربوا المسجد الحرام ... ان الله عليم حكيم

۲۰۔ خدا تعالیٰ کے احکام، عالمانہ اور حکیمانہ فلسفہ کے حامل ہیں۔ فلا يقربوا المسجد الحرام ... ان الله عليم حكيم

۲۱۔ خدا تعالیٰ کا وسیع علم و حکمت، اسکی مشیت اور ارادے کی بنیاد ہے۔ ان شاء ان الله عليم حكيم

۲۲۔ خدا تعالیٰ علیم (جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے ان الله عليم حكيم

۲۳۔ پیغمبر اکرم - (ص) سے روایت کی گئی ہے: "لا يدخل المسجد الحرام مشرك بعد عامي هذا ابداً الا اهل العهد و خدامكم" اس

سال کے بعد کوئی مشرک مسجد الحرام میں داخل نہیں ہو سکتا مگر جنکا مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ ہے یا مسلمانوں کے خدام

ہیں۔^(۱)

احکام: ۱۹، ۳

انکا فلسفہ ۲۰؛ انکی تشریع کا سرچشمہ ۱۹؛ ان کے صادر کرنے کی شرائط ۱۵، ۶

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳، ۲۳، ۱۲، ۹، ۸، ۵

اسما و صفات: علیم ۲۲؛ حکیم ۲۲

اقتصاد: اقتصادی نظام کی اہمیت ۱۵

امیدواری: فضل الہی کی امیدواری ۱۸

پلید لوگ: ۱ پلیدی: اسکے عوائل ۱

تاریخ: ۹ ہجری کے واقعات ۳

حج: اسکے اقتصادی آثار ۹

خدا تعالیٰ: اس کا علم ۱۹، ۲۱؛ اس کا فضل ۱۴؛ اس کا وعدہ ۱۲، ۱۳؛ اسکی حکمت ۱۹، ۲۱؛ اسکی صفات ۲۱؛ اسکی مشیت

۱۴؛ اسکی مشیت کا سرچشمہ ۲۱؛ اس کے فضل کی نشانیاں ۱۶

خوف: فقر سے خوف کے اثرات ۱۱

دشمن: ان سے مقابلے کے اثرات ۱۳

دین: اسکی اہمیت ۱۰

ذکر: اقتصادی مشکلات کو ذکر کرنے کی اہمیت ۱۳

روایت ۲۳

شرک: اسکے آثار ۱

مسجد الحرام: اس کا تقدس ۲؛ اسکی اہمیت ۲؛ اسکی تولیت ۵؛ اسکی طہارت ۲؛ اس کے احکام ۲، ۳، ۱۹؛ اس میں

مشرکین کے داخلے پر پابندی ۲۳، ۱۹، ۳، ۳

مسلمان: انکی قدرت ۵؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کی پریشانی ۸؛ مسلمان ۹ ہجری میں ۵

مشرکین: ان سے قطع رابطہ ۸؛ ان سے قطع رابطہ کے آثار ۱۲؛ انکی پلیدی ۱؛ صدر اسلام کے مشرکین کی رسوم ۴؛ مشرکین

اور مسجد الحرام ۴؛ معاہدہ کرنے والے مشرکین ۲۳؛ مکہ میں مشرکین کے وجود کے اقتصادی فوائد ۹

معاشرہ:

اسکے اجتماعی نظام کی حفاظت کی اہمیت ۱۵

مقدس مقامات ۲

مومنین: ان پر فضل ۱۴، ۱۶؛ ان سے وعدہ ۱۳؛ انکی بے نیازی ۱۶؛ انکی ذمہ داری ۱۸؛ انکی شرعی ذمہ داری ۳؛ ان کے مادی نقصانات کا تدارک ۱۲، ۱۳؛ صدر اسلام میں ان سے وعدہ ۱۲

نافرمانی: خدا کی نافرمانی کا پیش خیمہ ۱۱

واجبات، ۳

آیت ۲۹

﴿ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴾

ان لوگوں سے جہاد کرو جو خدا اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور جس چیز کو خدا و رسول نے حرام قرار دیا ہے اسے حرام نہیں سمجھتے اور اہل کتاب ہوتے ہوئے بھی دین حق کا التزام نہیں کرنے۔ یہاں تک کہ اپنے ہاتھوں سے ذلت کے ساتھ تمہارے سامنے جزیہ پیش کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اہل کتاب کے ساتھ نبرد آزما ہونے کا حکم اس لئے کہ وہ خدا اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، محرمات الہی سے پرہیز نہیں کرتے اور دین حق کے پابند نہیں ہیں۔ قاتلوا الذین لا یؤمنون... من الذین اوتوا الکتاب

۲۔ اہل کتاب کا خدا اور قیامت پر ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک غیر واقعی اور بے قدر و قیمت ہے۔

الذین لا یؤمنون باللہ و لا بالیوم الآخر... من الذین اوتوا الکتاب

باوجود اس کے کہ اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) شرائع الہی کے پیروکار ہیں اور خدا و قیامت

پرایمان رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کا انہیں بے ایمان کہنا مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ (حکومت اسلامی میں) اہل کتاب کیلئے جزیہ دینا ضروری ہے۔ الذین اوتوا الكتاب حتى يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون

۳۔ اگر اہل کتاب جزیہ ادا کریں اور حکومت اسلامی کے سامنے سر تسلیم خم کریں تو ان کے ساتھ جنگ نہ کرنا ضروری ہے۔ قاتلوا الذین لا یؤمنون ... من الذین اوتوا الكتاب حتى يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون

۵۔ اہل کتاب کا حکومت اسلامی کو جزیہ دینا انکی جان کے محفوظ ہونے کے بدلے ایک ٹیکس ہے۔ قاتلوا الذین لا یؤمنون ... من الذین اوتوا الكتاب حتى يعطوا الجزية

۶۔ صرف شریعت اسلام ہی دین حق ہے اور اللہ تعالیٰ کو قابل قبول ہے۔ و لا یدینون دین الحق (لا یدینون دین الحق) میں "دین حق" سے مراد دین اسلام ہے۔

۷۔ ضروری ہے کہ اہل کتاب کا حکومت اسلامی کو جزیہ ادا کرنا خود انہیں کے تواضع اور سر تسلیم خم کرنے کے ساتھ انجام پائے نہ یہ کہ اسے وصول کرنے کیلئے حکومت سختی کے استعمال پر مجبور ہو۔ من الذین اوتوا الكتاب حتى يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون

۸۔ زرارہ کہتے ہیں: میں نے امام صادق (ع) سے عرض کیا: "ما حد الجزیة علی اهل الكتاب ...؟ فقال: ذاك الى الامام ان ياخذ من كل انسان منهم ماشاء تؤخذ منهم علی قدر ما يطيقون ... فان الله تبارك و تعالی قال: "حتى يعطوا الجزية عن يدوهم صاغرون" و کیف یكون صاغراً و هؤلاء یكثر لما یؤخذ منه ... "اہل کتاب پر جو جزیہ عائد کیا جائیگا اسکی مقدار کتنی ہے تو آپ نے فرمایا یہ امام کی مرضی ہے کہ وہ ہر ایک سے جتنا چاہے وصول کرے ... جزیہ انکی طاقت کے مطابق ان سے لیا جائیگا ... کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے "یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں اور ذلت و خواری کے ساتھ جزیہ ادا کریں" اور وہ شخص کس طرح خوار ہوگا کہ جسے اسکی کوئی پروا نہیں جو اس سے لیا جا رہا ہے۔^(۱)

۹۔ پیغمبر (ص) سے جزیہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: "جزية الارض والرقبة ... "جزیہ زمین کے حساب سے بھی لیا جاسکتا ہے اور ہر فرد کے حساب سے بھی لیا جاسکتا ہے۔^(۲)

(۱) کافی ج ۳ ص ۵۶۶ ح ۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۰۳ ح ۱۰۱۔

(۲) الدر المنثور ج ۴ ص ۱۶۷۔

۱۰۔ پیغمبر (ص) سے روایت کی گئی ہے: "... انی لست آخذ الجزی الا من اهل الكتاب ... انّ المجوس کان لهم نبی فقتلوه و کتاب احرقوه ... " میں صرف اہل کتاب سے جزیہ لیتا ہوں ... مجوسیوں کا نبی بھی تھا اور کتاب بھی لیکن انہوں نے اپنے نبی کو قتل کر دیا اور اپنی کتاب کو جلا ڈالا^(۱)

احکام: ۳، ۴، ۵، ۸

اسلام: اسکی حقانیت ۶؛ اسکی خصوصیات ۶

اہل کتاب: ان کی نافرمانی ۱؛ اہل کتاب حکومت اسلامی میں ۳؛ اہل کتاب سے جزیہ لینا ۱۰، ۸، ۳؛ اہل کتاب کا کفر ۱؛ اہل کتاب کی ذمہ داریاں ۳؛ اہل کتاب کے ایمان کا بے قدر و قیمت ہونا ۲

جزیہ: اسکا فلسفہ ۵؛ اسکی مقدار ۸؛ اسکی آثار ۳؛ اسکی احکام ۴، ۳، ۹، ۸؛ اس کے ادا کرنے کے شرائط ۷؛ اس کے موارد ۹

جہاد: اہل کتاب کے ساتھ جہاد، ۱؛ اہل کتاب کے ساتھ جہاد کا ترک کرنا، ۳؛ اہل کتاب کے ساتھ جہاد کی وجوہات ۱

خدا تعالیٰ: خدا کے اوامر، ۱

دین: دین حق ۶

روایت: ۱۰، ۹، ۸

رہبر: اس کے اختیارات ۸

فلسفہ احکام: ۵

کفر: آخرت کے بارے میں کفر ۱؛ خدا تعالیٰ کے بارے میں کفر ۱

مجوسی: انکا جزیہ ۱۰؛ اہل کتاب کا جزیہ ۱۰

(۱) کافی ج ۳ ص ۵۶۷ ح ۴ - نور الثقلین ج ۲ ص ۲۰۲ ح ۹۸ -

آیت ۳۰

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ﴾

اور یہودیوں کا کہنا ہے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاری کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں یہ سب ان کی زبانی باتیں ہیں۔ ان باتوں میں یہ بالکل ان کے مثل ہیں جو ان کے پہلے کفار کہا کرتے تھے، اللہ ان سب کو قتل کرے یہ کہاں بہکے چلے جا رہے ہیں۔

۱۔ یہودیوں نے حضرت عزیر کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہا۔ و قالت اليهود عزیر ابن اللہ

۲۔ عیسائیوں نے حضرت مسیح (ع) کو خدا کا بیٹا کہا۔ و قالت النصارى المسيح ابن اللہ

۳۔ حضرت عزیر اور مسیح کو خدا کا بیٹا کہنا ایک غیر سنجیدہ اور بیہودہ بات تھی کہ جسے یہودی اور نصرانی اپنی زبان پر لائے۔ و قالت ... ذلك قولهم بافواههم

۳۔ حضرت عزیر اور مسیح کو خدا کا بیٹا سمجھنا یہود و نصاریٰ کی پرانی تاریخ ہے۔ يضاهئون قول الذين كفروا من قبل

۵۔ یہود و نصاریٰ کی دینی ثقافت کا گزشتہ کفار کے عقائد سے متاثر ہونا۔ *يضاهئون قول الذين كفروا من قبل

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "الذين كفروا من قبل" سے مراد دین یہود و نصاریٰ کے وجود میں آنے سے پہلے کا کافر معاشرہ ہو۔

۶۔ خدا کا فرزند قرار دینے والی فکر یہود و نصاریٰ کے

دین کے وجود میں آنے سے پہلے کی ہے۔ یضاهئون قول الذین کفروا من قبل

۷۔ خدا کا بیٹا قرار دینے والی فکر کفر آمیز اور اس کا عقیدہ رکھنے والے کافر ہیں۔ یضاهئون قول الذین کفروا من قبل

۸۔ یہود و نصاریٰ، حضرت عزیر اور مسیح کو خدا کا بیٹا کہنے کی وجہ سے کافر ہیں۔ یضاهئون قول الذین کفروا من قبل

۹۔ یہود و نصاریٰ کی کفر آمیز بات کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی ان پر نفرین۔ قتلہم اللہ انی یؤفکون

۱۰۔ یہود و نصاریٰ کے حضرت عزیر اور مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دینے کا جھوٹا دعویٰ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی انکو توبیخ۔

و قالت الیہود عزیر ابن اللہ ... انی یؤفکون

۱۱۔ خدا تعالیٰ کے صاحب فرزند ہونے والی فکر راہ حق سے انحراف اور اس کا عقیدہ رکھنے والے خدا کی لعنت و نفرین کا

شکار ہوں گے۔ و لا یدینون دین الحق ... و قالت الیہود عزیر ابن اللہ ... قتلہم اللہ انی یؤفکون

۱۲۔ یہود و نصاریٰ اپنے مشرکانہ عقیدے (حضرت عزیر و مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دینا) کی وجہ سے سزائے موت کئے

مستحق ہیں۔ و قالت الیہود عزیر ابن اللہ ... قتلہم اللہ انی یؤفکون

انحراف: اسکے موارد ۱۱

بہتان: خدا پر بہتان ۱۰

جن پر نفرین ہوئی: ۱۱

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کی طرف بیٹے کی نسبت دینا ۲، ۱، ۳، ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۲، ۱۱، ۱۰؛ خدا تعالیٰ کی طرف بیٹے کی نسبت دینے کی

تاریخ ۱۶؛ خدا تعالیٰ کی طرف سے مذمت ۱۰؛ خدا تعالیٰ کی نفرین ۹

سزا: سزا کے مستحق ۱۲؛ سزائے موت ۱۲

شرک: شرک کی تاریخ ۶

عقیدہ: باطل عقیدہ ۳، ۲، ۱؛ باطل عقیدہ کی سزا ۱۲

عیسائی: ان پر نفرین ۹؛ انکا عقیدہ ۲، ۳، ۳؛ انکا کفر ۸؛

انکی مذمت ۱۰؛ ان کے بہتان ۱۰؛ انکے شرک کی سزا ۱۲؛ ان کے عقیدہ کا سرچشمہ ۵؛ عیسائی اور حضرت عیسیٰ (ع) ۲، ۳، ۳
کفار: ۷، ۸

کفر: اسکے اسباب ۷، ۸
لعنت: لعنت کے مستحقین ۱۱
منحرف ہونے والے: ۱۱

یہود: ان پر نفرین ۹؛ ان کا افترا ۱۰؛ ان کا عقیدہ ۱، ۳، ۳؛ ان کا کفر ۸؛ ان کی سرزنش ۱۰؛ ان کے شرک کی سزا ۱۲؛ ان کے
عقیدہ کا سرچشمہ ۵؛ یہود اور حضرت عزیر ۱، ۳، ۳

آیت ۳۱

﴿ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴾

ان لوگوں نے اپنے عالموں اور راہبوں اور مسیح بن مریم کو خدا کو چھوڑ کر اپنا رب بنالیا ہے حالانکہ انھیں صرف خدا
نے یکتا کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے وہ واحد و بے نیاز ہے اور ان کے مشرکانہ خیالات
سے پاک و پاکیزہ ہے۔

۱۔ یہود و نصاریٰ کی اپنے اجبار و رہبان (دینی راہنما) کی بے چون و چرا اطاعت۔ اتخذوا احبارهم و رهبانهم ارباب
"رب بنانا" بے چون و چرا اطاعت سے کنایہ ہے۔

۲۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہود و نصاریٰ کو اپنے دینی پیشواؤں (اجبار و رہبان) کو رب کی حد تک ماننے کی وجہ سے توبیخ۔
اتخذوا احبارهم و رهبانهم ارباباً من دون الله

۳۔ دینی راہنماؤں کی ایسی اطاعت ممنوع ہے جو فرمان الہی اور اسکی رضا کے مطابق نہ ہو۔
اتخذوا احبارهم و رهبانهم ارباباً من دون الله

۳۔ عیسائیوں کی غلط فکر کہ حضرت مسیح (ع) ربوبیت و پروردگاری کے حامل ہیں۔ اتخذوا ... ارباباً من دون الله و
المسیح ابن مریم

۵۔ سب انسانوں کو یہ حکم ہے کہ وہ خدائے یکتا کی بے چون و چرا عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں۔
و ما امروا الا ليعبدوا الهاً واحداً لا اله الا هو

۶۔ توحید، سب آسمانی ادیان کا مشترکہ عقیدہ ہے۔ اتخذوا احبارهم و رهبانهم ارباباً ... و ما امروا الا ليعبدوا الهاً واحداً
۷۔ کسی انسان کی بے چون و چرا اطاعت اسکی پرستش کے مترادف ہے۔ اتخذوا احبارهم و رهبانهم ارباباً ... و ما امروا
الا ليعبدوا الهاً واحداً

مندرجہ بالا مطلب اس بات سے سمجھ میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے دینی پیشواؤں کو اپنا
رب مان رکھا ہے انکی پرستش کرتے ہیں حالانکہ وہ باقاعدہ طور پر انکی پرستش نہیں کرتے تھے بلکہ صرف بے چون و چرا انکی
اطاعت کرتے تھے۔

۸۔ اللہ صرف خدا تعالیٰ ہے۔ لا اله الا هو

۹۔ اللہ سبحانہ ہر قسم کے شرک سے منزہ ہے۔ سبحنہ عما یشرکون

۱۰۔ یہود و نصاریٰ مشرک ہیں۔ اتخذوا احبارهم و رهبانهم ارباباً من دون اللہ ... سبحنہ عما یشرکون

۱۱۔ دینی راہنماؤں کی ایسی اطاعت جو فرمان الہی اور اسکی خوشنودی کے دائرے سے باہر ہو شرک ہے۔

اتخذوا احبارهم و رهبانهم ارباباً من دون اللہ ... سبحنہ عما یشرکون

خدا تعالیٰ نے اہل کتاب کی اسلئے مذمت کی ہے اور انہیں مشرک قرار دیا ہے کہ وہ اپنے دینی راہنماؤں کو خدا (رب) کی جگہ
پر قرار دیتے تھے لہذا دینی راہنماؤں کو رب قرار دینا اور فرامین الہی کی اطاعت کی بجائے انکی اطاعت کرنا شرک ہوگا۔

۱۲۔ امام صادق (ع) سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (اتخذوا احبارهم و رهبانهم ارباباً من دون اللہ) کے بارے میں

روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: "واللہ ما صلّوا لهم ولا صاموا ولكنهم احلّوا لهم حراماً و حرّموا علیہم حلالاً
فاتبعوہم" قسم بخدا انہوں نے اپنے احبار اور رهبان کیلئے نہ نماز پڑھی اور نہ روزہ رکھا لیکن ان کے علماء نے لوگوں کیلئے
حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا اور لوگوں نے انکی پیروی کی۔^(۱)

۱۳۔ امام محمد باقر (ع) سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان۔ اتخذوا احبارہم و رہبانہم ارباباً من دون اللہ و المسیح ابن مریم کے بارے میں روایت کی گئی ہے: اما المسیح فعصوه و عظموه فی انفسہم حتی زعموا انہ الہ ابن اللہ و طائفۃ منہم قالوا ثالث ثلاثہ و طائفۃ منہ قالوا ہو اللہ... انہوں عیسیٰ کی نافرمانی کی اور اپنی دانست میں انہیں عظمت کی اس حد تک لے گئے کہ ان کے اپنا معبود اور خدا کا بیٹا ہونے کا گمان کرنے لگے اور ایک گروہ کہنے لگا یہ تین معبودوں میں سے ایک ہیں اور ایک گروہ کہنے لگا یہ خدا ہیں۔^(۱)

ادیان: انکی مشترک چیزیں ۶

اطاعت: دینی راہنماؤں کی اطاعت کا دائرہ ۱۱، ۳؛ غیر خدا کی اطاعت ۷؛ مسیحی علماء کی اطاعت ۱؛ ممنوع اطاعت ۱۱، ۳؛ یہودی علماء کی اطاعت ۱

انسان: اس کی ذمہ داری ۵/ توحید: اسکی اہمیت ۶؛ توحید ذاتی ۹، ۸؛ توحید عبادی ۵

حقانیت: اسکے معیار ۱۱، ۳

حلال: اسکو حرام کرنا ۱۲

خدا تعالیٰ: اسکا بے مثال ہونا ۹؛ اس کا منزہ ہونا ۹؛ اسکی طرف سے مذمت ۲؛ اس کے مختصات ۸

روایت: ۱۳، ۱۲

شرک: اس کا ترک کرنا ۵؛ اس کے موارد ۱۱

عبادت: اسکے موارد ۷؛ خدا کی عبادت ۵

عقیدہ: باطل عقیدہ ۳

علمائے یہود: انکی بدعت ۱۲؛ ان کے احترام کی مذمت ۲

عیسیٰ (ع): انکی الوہیت ۱۳

عیسائی: عیسائی اور حضرت عیسیٰ (ع) کا رب ہونا ۳؛ عیسائیوں کا اپنے علماء کی اتباع کرنا ۱؛ عیسائیوں کا شرک ۱۰؛ عیسائیوں

کا عقیدہ ۱۳، ۳؛ عیسائیوں کی مذمت ۲

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۲۸۹، نور الثقلین ج ۲ ص ۲۱۰ ح ۱۱۶۔

عیسائیت: اس میں تثلیث ۱۳

محرمات: انکو حلال کرنا ۱۲

مسیحی علماء: انکی بدعت ۱۲; انکے احترام کی مذمت ۲

مشرکین: ۱۰

نافرمانی: عیسیٰ (ع) کی نافرمانی ۱۳

یہودی: انکا اپنے علما کی اتباع کرنا ۱; انکی مذمت ۲; ان کا شرک ۱۰

آیت ۳۲

﴿يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّأ أَن يُنِيرَهُ نُوْرُهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنے منھ سے پھونک مار کر بجھا دیں حالانکہ خدا اس کے علاوہ کچھ ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کہ وہ اپنے نور کو تمام کر دے چاہے کافروں کو یہ کتنا ہی برا کیوں نہ لگے۔

۱۔ یہود و نصاریٰ کی پوری کوشش کہ نور الہی (قرآن) کو اپنی باتوں اور پروپیگنڈے سے خاموش کر دیں۔

یریدون ان یطفئوا نور اللہ با فواہہم

"یریدون" "یطفئوا" اور "افواہہم" میں جمع کی ضمیریں یہود و نصاریٰ (الذین اتوا الكتاب) کی طرف پلٹتی ہیں "افواہہم" (اپنی باتوں کے ساتھ) کی قید بتاتی ہے کہ اہل کتاب عام لوگوں کو قرآن و اسلام سے منحرف کرنے کیلئے غلط پروپیگنڈا کرتے تھے۔

۲۔ اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کا موقف اور غلط پروپیگنڈا خدا تعالیٰ کے دائمی نور کے مقابلے میں کھوکھلا اور ناچیز

ہے۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ با فواہہم

۳۔ اجبار (یہودی علما) اور رہبان (عیسائی علما) قرآن و اسلام کی مخالفت میں پیش پیش۔

اتخذوا احبارہم و رہبانہم ارباباً ... یریدون ان یطفئوا نور اللہ با فواہہم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "یریدون" "یطفئوا" اور "افواہہم" کی ضمیر کا مرجع

اجبار اور رہبان ہوں یوں آیہ شریفہ (اتخذوا اجبارہم و رہبانہم ارباباً) کا ایک مصداق بیان کر رہی ہے یعنی اجبار اور رہبان قرآن و اسلام کے خلاف غلط باتیں کرتے تھے اور یہود و نصاریٰ انکی اندھی تقلید کرتے تھے۔

۳۔ قرآن و اسلام کا مقابلہ کرنے میں یہود و نصاریٰ کی اپنے علما کی اندھی تقلید اور بے چون و چرا اطاعت۔
اتخذوا احبارہم و رہبانہم ارباباً ... یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواہم

۵۔ قرآن کریم، خدا تعالیٰ کا نور ہے۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ

۶۔ یہود و نصاریٰ کی اپنے بے انتہا پروپیگنڈے کے باوجود اسلام کو نابود کرنے اور اس پر غلبہ حاصل کرنے سے ناتوانی۔
یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواہم و یأبی اللہ الا ان یتم نورہ

۷۔ اسلام ہمیشہ سے یہود و نصاریٰ کے کینے اور دشمنی کا شکار رہا۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواہم
مندرجہ بالا نکتہ اس چیز سے حاصل ہوتا ہے کہ جملہ "یریدون..." "استمرار کا فائدہ دیتا ہے۔

۸۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے اسلام اور تعلیمات قرآن کو پورے عالم میں پھیلانا۔ و یأبی اللہ الا ان یتم نورہ

۹۔ قرآن اور اسلام دائمی کتاب اور آئین جاوید ہیں۔ و یأبی اللہ الا ان یتم نورہ

۱۰۔ اسلام کی مخالفت میں ہر کوشش اور تدبیر خدا تعالیٰ کے ارادہ کے مقابلے میں مغلوب اور شکست سے دوچار ہے۔
یریدون ان یطفئوا نور اللہ ... و یأبی اللہ ... و لو کرہ الکافرون

۱۱۔ قرآن و اسلام کی مخالفت کفر ہے۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ ... و یأبی اللہ الا ان یتم نورہ و لو کرہ الکافرون

۱۲۔ یہود و نصاریٰ کافر ہیں۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ ... و یأبی اللہ ... و لو کرہ الکافرون

۱۳۔ یہود و نصاریٰ اسلام کے پھیلنے سے ناخوش ہیں۔ و یأبی اللہ الا ان یتم نورہ و لو کرہ الکافرون

۱۴۔ امام علی (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "صعد رسول اللہ (ص) المنبر فقال: ان اللہ نظر الی اهل الارض
... فاخترنی منهم ثم نظر ثانیۃ فاختر علیا ... وهو نور الارض بعدی ... ثم تلا رسول اللہ (ص) : یریدون

ليطفنوا نور الله بافواهمم... پیغمبر (ص) نبر پر گئے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف توجہ کی اور ان میں سے مجھے انتخاب فرمایا پھر دوسری مرتبہ توجہ فرمائی اور علی (ع) کو انتخاب فرمایا اور وہ میرے بعد زمین کا نور ہیں۔ اس وقت پیغمبر (ص) نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "چاہتے ہیں نور خدا کو اپنی پھونکوں کے ساتھ بجھا دیں" ^(۱)

اسلام: اس کا پھیلنا ۸؛ اس کا دائمی ہونا ۹؛ اسکی کامیابی ۶؛ اسکی مخالفت ۱۱؛ اسکی مخالفت کی شکست ۱۰؛ اسکی خلاف پروپیگنڈا ۲؛ اسکی دشمن ۲، ۳، ۴؛ اسکی ساتھ مقابلہ ۳

اطاعت: عیسائی علما کی اطاعت ۳؛ یہودی علما کی اطاعت ۲

امام علی (ع): آپ کا انتخاب ۱۲

خدا تعالیٰ: خدا کا ارادہ ۸، ۱۰؛ نور خدا ۱۳، ۵؛ نور خدا کا دائمی ہونا ۲؛ نور خدا کو بجھانا ۱

دین: دین جاوید ۹

روایت: ۱۳

عیسائی: انکا اپنے علما کی اطاعت کرنا ۳؛ انکا پروپیگنڈا ۱، ۲؛ انکا عاجز ہونا ۶؛ انکا کفر ۱۲؛ انکی دشمنی ۱، ۲، ۳، ۴؛ انکی

ناخوشنودی ۱۳؛ عیسائی اور اسلام ۱۳، ۲، ۳؛ عیسائی اور اسلام کا پھیلنا ۱۳

عیسائی علما: انکی دشمنی ۳

کفار: ۱۲

کفر: اسکی موارد ۱۱

قرآن کریم: اسکا دائمی ہونا ۹؛ اس کا مقابلہ ۳؛ اسکا نور ہونا ۵؛ اسکی تعلیمات کا پھیلنا ۸؛ اسکی خصوصیات ۵؛ اسکی فضیلت

۵؛ اسکی مخالفت ۱۱؛ اسکی خلاف پروپیگنڈا ۱؛ اسکی دشمن ۱، ۳، ۴

یہودی: انکا اپنے علما کا اتباع کرنا ۳؛ انکا پروپیگنڈا ۱، ۲؛ انکا عاجز ہونا ۶؛ انکا کفر ۱۲؛ انکی دشمنی ۱، ۲، ۳، ۴؛ انکی ناخوشنودی

۱۳؛ یہودی اور اسلام ۱۳، ۲، ۳؛ یہودی اور اسلام کا پھیلنا ۱۳؛ یہودی اور قرآن ۱

یہودی علما: انکی دشمنی ۳

آیت ۳۳

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾

وہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے چاہے مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

۱۔ حضرت محمد (ص) خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ہو الذی ارسل رسولہ

۲۔ انسان کی راہنمائی اور ہدایت خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کی ذمہ داری۔ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی

۳۔ قرآن کریم کتاب ہدایت ہے۔ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی

عام طور پر مفسرین کا خیال یہ ہے کہ اس سے مراد قرآن کریم ہے کیونکہ قرآن کتاب ہدایت ہے اور ہدایت ہی اسکے فزول کا فلسفہ ہے۔

۴۔ صرف اسلام ہی دین حق اور خدا تعالیٰ کو قابل قبول ہے۔ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق

۵۔ پیغمبر اکرم (ص) کا ہدایت (قرآن) اور دین حق (اسلام) کے ہمراہ آنا نور الہی کی تکمیل اور ارادہ الہی کا وقوع پذیر ہونا ہے۔ و یأبى الله الا انی يتم نوره ... ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق

۶۔ حق، دین اسلام کے احکام و قوانین کی اساس اور محور ہے۔ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق

۷۔ تاریخ انسانی مستقبل میں ادیان کی شکست اور دین اسلام کی کامیابی اور حاکمیت کا مشاہدہ کرے گی۔

ہو الذی ارسل رسولہ ... لیظہرہ علی الدین کلہ

خدا تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت شریفہ میں اسلام کی دنیا کے تمام ادیان پر قطعی کامیابی کی خبر دی ہے اور پیشین گوئی فرمائی ہے اور چونکہ پیغمبر (ص) اکرم کے زمانے میں ایسا نہیں ہوا لہذا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کامیابی تاریخ بشریت کے مستقبل میں حاصل ہوگی۔

۸۔ مشرکین کی ناپسندیدگی کے باوجود خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ دین حق (اسلام) کو دنیا کے دیگر ادیان پر غلبہ عطا کریگا۔

و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکون

۹۔ یہود و نصاریٰ اسلام کے مخالف اور اسکے پھیلنے سے ناخوش ہیں۔

اتخذوا احبارهم و رهبانهم ارباباً... ليظهره على الدين كله و لو كرہ المشركون

۱۰۔ یہود و نصاریٰ مشرک ہیں۔ اتخذوا احبارهم و رهبانهم ارباباً... و لو كرہ المشركون

۱۱۔ محمد بن فضیل کہتے ہیں میں نے امام کاظم (ع) سے "ہو الذی ارسل رسولہ" کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے

فرمایا:...الولاية هي دين الحق قلت: "ليظهره على الدين كله" قال: يظهره على جميع الاديان عند قيام القائم...;

ولایت ہی دین حق ہے اور "ليظهره على الدين كله" کے بارے میں فرمایا خدا تعالیٰ امام زمانہ (ع) کے قیام کے وقت

دین حق کو دنیا کے تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمائے گا۔^(۱)

۱۲۔ امام محمد باقر (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "ليظهره على الدين كله" کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ: "یکوں

ان لا یتقی احد الا اقر بمحمد (ص) (ایک وقت) آئینا جب کوئی باقی نہیں رہیگا مگر یہ کہ حضرت محمد (ص) کا اقرار کرتا ہوگا۔^(۲)

احکام: انکا معیار ۶

ادیان: انکا مستقبل ۷؛ انکی شکست ۸، ۷

اسلام: اسکی حاکمیت ۷؛ اسکی حقانیت ۶، ۵، ۴؛ اسکی خصوصیات ۳؛ اسکی کامیابی ۸، ۷؛ اسکی مخالفین ۹

اقرار: حضرت محمد (ص) کی حقانیت کا اقرار ۱۲

امام مہدی (ع): انکا قیام ۱۱

حق: اسکی اہمیت ۶

حقانیت: اسکی معیار ۶

خدا تعالیٰ:

(۱) کافی ج ۱ ص ۴۳۲ ح ۱۹ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۱۲ ح ۱۲۵۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۸۷ ح ۵۰ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۱۲ ح ۱۲۷۔

اسکا ارادہ ۸؛ اسکے ارادہ کے وقوع پذیر ہونے کا پیش خیمہ ۵؛ اسکے نور کے مکمل کرنے کا پیش خیمہ ۵
خدا کے رسول: ۱

دین: دین حق ۸، ۵، ۳؛ دین حق سے مراد ۱۱؛ دین حق کی کامیابی ۱۱

روایت، ۱۱، ۱۲

عیسائی: انکا شرک ۱۰؛ انکی مخالفت ۹؛ انکی ناخوشنودی ۹؛ یہ اور اسلام کا پھیلنا ۹

قرآن کریم: اس کا کردار ۵، ۳؛ اس کا ہدایت کرنا ۳

محمد (ص): آپکا مقام ۱؛ آپکا ہدایت کرنا ۵، ۲؛ آپکی ذمہ داری ۲؛ آپکی رسالت ۱؛ آپکی رسالت کے آثار ۵

مشرکین ۱۰

انکی ناخوشنودی ۸

ولایت: اسکی اہمیت ۱۱

یہودی: انکا شرک ۱۰؛ انکی مخالفت ۹؛ انکی ناخوشنودی ۹؛ یہودی اور اسلام کا پھیلنا ۹

آیت ۳۳

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُوهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾

ایمان والوں نصاریٰ کے بہت سے علماء اور راہب، لوگوں کے اموال کو ناجائز طریقہ سے کھا جاتے ہیں اور لوگوں کو راہ خدا سے روکتے ہیں۔ اور جو لوگ سونے چاندی کا ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے پیغمبر، آپ انھیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے بہت سارے اجبار اور راہبوں (یہود و نصاریٰ کے دینی پیشوا) کے مالی انحراف سے پردہ اٹھا دی

اور مومنین کو ان کے خطرے سے آگاہ کر دیا۔ یا ایہا الذین آمنوا ان كثيرا من الاحبار و الرهبان لیأکلون اموال الناس بالباطل

۲۔ یہود و نصاریٰ کے بہت سارے علما لوگوں کے اموال کے ناجائز اور ناحق طریقے سے مالک بن جاتے تھے۔
ان كثيرا من الاحبار و الرهبان لیأکلون اموال الناس بالباطل

۳۔ صدر اسلام کے مسلمانوں کی یہود و نصاریٰ کے دینی راہنماؤں کے بارے میں اچھی رائے۔
یا ایہا الذین آمنوا ان كثيرا من الاحبار و الرهبان لیأکلون اموال الناس بالباطل

مسلمانوں کیلئے یہود و نصاریٰ کے دینی علما کا چہرہ افشاء کرنا (یا ایہا الذین آمنوا) کہ جسکے ذریعے ضمناً مسلمانوں کو خبردار بھی کیا گیا ہے، اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ مسلمان اہل کتاب کے دینی پیشواؤں کے خطرات سے آگاہ نہیں تھے بلکہ اس کے برعکس ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔

۳۔ دنیا پرست دینی علما، ناقابل اعتماد اور غیر قابل اطمینان لوگ ہیں۔ ان كثيرا من الاحبار ... لیأکلون اموال الناس بالباطل

۵۔ لوگوں کا، اموال کا مالک ہونا اسلام نے قبول کیا ہے۔ لیأکلون اموال الناس

۶۔ ناجائز طریقوں سے لوگوں کے اموال ہتھیا لینا حرام ہے۔
ان كثيرا من الاحبار و الرهبان لیأکلون اموال الناس بالباطل

۷۔ بہت سارے اجار اور رہبان (یہود و نصاریٰ کے دینی پیشوا) لوگوں کے انحراف اور انہیں راہ خدا سے دور رکھنے کے موجب ہیں۔ ان كثيرا من الاحبار و الرهبان ... و یصدون عن سبیل اللہ

۸۔ اپنے دنیاوی مفادات تک پہنچنے کیلئے اجار اور راہبوں کی لوگوں کو راہ خدا سے دور رکھنے کی کوشش۔
لیأکلون اموال الناس بالباطل و یصدون عن سبیل اللہ

"یصدون" کے "یأکلون" کے ساتھ ارتباط سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۹۔ دولت و ثروت جمع کرنے اور اسے راہ خدا میں خرچ نہ کرنے کی حرمت۔

و الذین یکنزون الذهب و الفضة ... فبشرهم بعذاب الیم

۱۰۔ جو لوگ سونے چاندی کے انبار لگاتے ہیں اور انہیں

راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے وہ دردناک عذاب کے مستحق ہیں۔

و الذين يكتزون الذهب و الفضة و لا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب الیم

۱۱۔ جنگ و جہاد کیلئے اموال کا خرچ کرنا واجب ہے اور اس سے روگردانی دوزخ کے دردناک عذاب کا موجب ہے۔

و الذين يكتزون الذهب و الفضة و لا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب الیم

مندرجہ بالا نکتہ اس چیز سے حاصل ہوتا ہے کہ یہ آیہ شریفہ جنگ و جہاد کی آیات کے بعد ہے۔

۱۲۔ دولت و ثروت کی ذخیرہ اندوزی کرنا اور معاشرے کو اس کے منافع سے محروم کر دینا حرام اور دردناک عذاب کا

موجب ہے۔ و الذين يكتزون الذهب و الفضة و لا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب الیم

۱۳۔ اموال خرچ کرنے کی قدر و قیمت تب ہے جب راہ خدا میں ہو۔ و لا ينفقونها في سبيل الله

۱۳۔ ذخیرہ اندوزی کرنے والے جہنمی ہیں۔ فبشرهم بعذاب الیم

۱۵۔ "لما نزلت هذه الآية" و الذين يكتزون الذهب و الفضة و لا ينفقونها في سبيل الله ... " قال رسول الله (ص)

کل مال لا تودی زکاتہ فهو کنز و ان کان فوق الارض۔ جب یہ آیت "والدین..." نازل ہوئی تو پیغمبر (ص) نے فرمایا ہر

وہ مال جسکی زکات ادا نہ کی جائے کنز ہے اگرچہ زمین کے اوپر ہی ہو۔^(۱)

۱۶۔ معاذ بن کثیر کہتے ہیں میں نے امام صادق (ع) سے سنا کہ آپ (ع) فرما رہے تھے: "اذا قام قائمنا حرّم علی کلّ ذی

کنز کنزہ حتّٰی یا تیہ بہ فیستعین بہ علی عدوہ وهو قول الله عزوجل فی کتابہ: "والذين يكتزون الذهب و الفضة ولا

ینفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم"; جب قائم آل محمد قیام کریگا تو ہر ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر اسکے ذخیرے

کو ممنوع قرار دے دے گا یہاں تک کہ اسے لے آئے اور یوں حضرت اسکے ذریعہ اپنے دشمن کے خلاف استفادہ کریں

گے۔ اور یہی خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ "جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ

نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی بشارت دیں۔^(۲)

۱۷۔ پیغمبر اکرم (ص) سے روایت کی گئی ہے: "من رفع دیناراً او درهماً او تبراً او فضة لا یعدہ لغریمہ ولا ینفق-ھ فی

سبیل الله فهو کنز

(۱) امالی شیخ طوسی ج ۲ ص ۱۳۳۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۱۳ ح ۱۳۰۔

(۲) کافی ج ۴ ص ۶۱ ح ۴۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۱۳ ح ۱۲۹۔

یکوی به يوم القيامة"; جو شخص درہم و دینار (موجودہ کرنسی) یا سونے چاندی کو ذخیرہ کرے نہ اسلئے کہ اس سے اپنا قرض ادا کرے اور اسے راہ خدا میں خرچ نہ کرے یہ مال کنز ہے اور روز قیامت اسکے ذریعے اسے داغا جائیگا۔^(۱)

احکام: ۵، ۶، ۹، ۱۱، ۱۲

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳/ اقدار: انکا معیار ۱۳

امام مہدی (ع): امام مہدی (ع) اور دولت کی ذخیرہ اندوزی کرنے والے ۱۶

انحراف: اسکے عوامل ۷

انسان: اسکے حقوق ۵

انفاق: اسکی قدر و قیمت ۱۳; اسکے احکام ۹، ۱۱; اسکے ترک کرنے کی حرمت ۹; اسکے ترک کرنے کی سزا ۱۱; اسکے ترک

کرنے والوں کا عذاب ۱۰; انفاق راہ جہاد میں ۱۱; واجب انفاق ۱۱

تصرفات: حرام تصرفات ۶

ثروت: اسکی ذخیرہ اندوزی کی حرمت ۹، ۲۲; اسکی ذخیرہ اندوزی کی سزا ۱۲; اسکی ذخیرہ اندوزی کے احکام ۱۲

ثروت جمع کرنے والے: انکا انجام ۱۳; انکا عذاب ۱۰، ۱۶

جہنمی لوگ ۱۳

چاندی کی ذخیرہ اندوزی: اسکی سزا ۱۰

حرام چیزیں، ۶، ۹، ۱۲

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کی تنبیہ ۱

ذخیرہ اندوزی: اس سے مراد ۷; اسکی سزا ۱۰; اسکی مقدار ۱۵

راہ خدا: اس سے روکنا ۸، ۷; اسکی قدر و قیمت ۱۳

روایت ۱۵، ۱۶، ۱۷ // سونے کی ذخیرہ اندوزی: اسکی سزا ۱۰

عذاب:

اسکے اسباب ۱۱؛ اس کے مراتب ۱۰، ۱۱، ۱۲؛ اسکے مستحق ۱۰؛ دروناک عذاب ۱۰، ۱۱، ۱۲؛ گرم چاندی کے ساتھ عذاب ۱۲

علماء: دنیا پرست علماء کا غیر قابل اعتبار ہونا ۳

عیسائی علماء: انکا انحراف ۱؛ انکا خطرہ ۱؛ انکا غصب ۲؛ انکا گمراہ کرنا ۴؛ انکا مالی فساد ۱؛ انکی اکثریت ۲؛ انکی حرام خوری ۲؛ ان کے جرائم ۲؛ انکی دنیا پرستی ۸

مالکیت: اسکے احکام ۵، ۶؛ ذاتی مالکیت ۵

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان اور عیسائی علماء ۳؛ صدر اسلام کے مسلمان اور یہودی علماء ۳

مومنین: انکو تنبیہ ۱

یہودی علماء: انکا انحراف ۱؛ انکا خطرہ ۱؛ انکا غصب ۲؛ انکا گمراہ کرنا ۴؛ انکا مالی فساد ۱؛ انکی اکثریت ۲؛ انکی حرام خوری ۲؛ انکی دنیا پرستی ۸؛ ان کے جرائم ۲

واجبات: ۱۱

آیت ۳۵

﴿يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فُتُكُوىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ لَأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنُزُونَ﴾

جس دن وہ سونا جاندی آتش جہنم میں پیا جائے گا اور اس سے ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور پشت کو داغا جائے گا کہ یہی وہ ذخیرہ ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا اب اپنے خزانوں اور ذخیروں کا مزہ چکھو۔

۱۔ دولت کی ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے خزانے قیامت والے دن ان کیلئے وبال اور عذاب کا سبب بنیں گے۔
و الذین یکنزون الذهب و الفضة ... یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکویٰ بها جباہہم

۲۔ ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کو داغنے کیلئے ان کے

خزانوں کو آتش جہنم میں انتہائی گرم کیا جائیگا۔ یوم یحییٰ علیہا فی نار جہنم فتکویٰ بها جباہم
 "یحییٰ" کا مصدر "احمائی" یعنی کسی چیز کو بہت گرم کرنا اور "علیہا" کی ضمیر مونث کا مرجع ہے "الذهب" اور "الفضة" البتہ
 دراہم و دنانیر کے لحاظ سے۔ اور "تکویٰ" کا مادہ ہے "کی" یعنی گرم چیز کو بدن کے کسی حصے کے ساتھ چمٹانا۔
 ۳۔ ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کی پیشانی، پہلو اور پشت کو دوزخ میں پگھلائے گئے سونے اور چاندی کے ساتھ داغا جائیگا۔
 فی نار جہنم فتکویٰ بها جباہم و جنوبہم و ظہورہم

۴۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے دولت کی ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کی جہنم میں سرزنش کے ساتھ ساتھ انہیں کے خزانوں
 کے ذریعے انہیں عذاب دینا۔ هذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون

۵۔ آتش دوزخ میں پگھلائے گئے سونا چاندی، دنیا میں ان کے ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے ذریعے ذخیرہ ہونے کی
 ٹھوس صورت۔ الذین یکنزون الذهب و الفضة ... یوم یحییٰ علیہا ... هذا ما کنزتم لانفسکم

۶۔ اخروی عذاب، دنیا میں انسان کے اعمال کی جسمانی صورت۔ هذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون

۷۔ پگھلائے گئے سونے چاندی کے ذریعے جہنمیوں کا عذاب، جہنم کا ایک دردناک عذاب ہے۔

و الذین یکنزون الذهب ... فبشرہم بعذاب الیم یوم یحییٰ علیہا فی نار جہنم

۸۔ امام صادق (ع) سے گناہان کبیرہ کی وضاحت میں حدیث کے ضمن میں (روایت کی گئی ہے): "منع الزکاة المفروضة لا

ن اللہ عزوجل یقول : یوم یحییٰ علیہا فی نار جہنم فتکویٰ بها جباہم و جنوبہم و ظہورہم ... : گناہان کبیرہ میں سے

ایک واجب زکات کا ادا نہ کرنا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس دن اس (سونے چاندی) کو آتش جہنم میں ڈالا جائیگا اور

ان کے ذریعے انکی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائیگا اور کہیں گے یہ ہے وہ جسے تم نے ذخیرہ کیا تھا۔^(۱)

جہنم: اسکا عذاب ۷

جہنمی: انکو اذیت دینا ۷

(۱) اصول کافی ج ۲ ص ۲۸۷ ح ۲۴۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۱۴ ح ۱۳۵۔

خدا تعالیٰ: اس کی طرف سے سرزنش ۳

دولت کے ذخیرہ اندوز: انکی پشت کو جلانا ۳; انکی پیشانی کو جلانا ۳; انکی سرزنش ۳; انکے پہلو کو جلانا ۳; انکے خزانے ۱، ۲، ۳; انکے عذاب کا آلہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵; یہ لوگ جہنم میں ۲، ۳، ۴، ۵; یہ لوگ قیامت میں ۱

ذخیرہ اندوزی کرنا: اسکی اخروی سزا ۱

روایت: ۸

زکات: زکات نہ دینے کا گناہ ۸; زکات نہ دینے والوں کا عذاب ۸

عذاب: اسکا آلہ ۴; دردناک عذاب ۴; عذاب اخروی ۶; عذاب کے درجے ۴; عذاب، گرم چاندی کے ذریعے ۲، ۳، ۵، ۷

عمل: اسکا جسم کی صورت اختیار کرنا ۵، ۶

گناہان کبیرہ: ۸

آیت ۳۶

﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾

بیشک مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک کتبہ خدا میں اس دن سے بارہ ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ ان میں سے چار مہینے محرم ہیں اور یہی سیدھا اور مستحکم دین ہے لہذا خبردار ان مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرنا اور تمام مشرکین سے اسی طرح جہاد کرنا جس طرح وہ تم سے جنگ کرتے ہیں اور یہ یاد رکھنا کہ خدا صرف متقی اور پرہیز گار لوگوں کے ساتھ ہے۔

۱۔ آسمانوں اور زمین کی خلقت کے آغاز ہی سے مہینوں کی تعداد بارہ تھی۔

ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا ... يوم خلق السماوات و الارض

۲۔ آسمان وزمین حادث ہیں نہ قدیم۔ یوم خلق السماوات و الارض

۳۔ جہان خلقت میں کئی آسمان ہیں۔ یوم خلق السماوات

۴۔ سال میں بارہ مہینوں کا وجود آسمان وزمین کی خلقت کے آغاز ہی سے ایک غیر متغیر چیز ہے نہ یہ کہ اس نظم نے تدریجاً

یہ صورت اختیار کی ہو۔ ان عدة الشهور ... یوم خلق السماوات و الارض

۵۔ بارہ مہینوں (سال قمری کے) کے درمیان چار ماہ، حرمت و عزت والے ہیں۔

ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهراً ... منها اربعة حرم

۶۔ سال کے مہینوں کے درمیان حرمت والے چار مہینوں کا وجود سابقہ ادیان میں بھی تھا اور یہ حکم الہی ہے۔

منها اربعة حرم ذلك الدين القيم

"قیم"۔ کہ جس کا معنی ہے محکم و پائیدار۔ ہو سکتا ہے اس حکم کے سابقہ ادیان میں موجود ہونے کی طرف اشارہ ہو۔

۷۔ چار مہینوں کی حرمت و عزت، معاشرہ کے فائدہ اور اسکی مضبوطی اور پائنداری کیلئے ہے۔

منها اربعة حرم ذلك الدين القيم فلا تظلموا فيهن انفسكم

۸۔ ان مہینوں کی حرمت و عزت پائمال کرنے سے خدا تعالیٰ کی ممانعت۔ منها اربعة حرم ... فلا تظلموا فيهن انفسكم

۹۔ ان مہینوں کی حرمت کو پائمال کرنا (اس میں جنگ کرنا) خود پر اور انسانی معاشرہ پر ظلم ہے۔

فلا تظلموا فيهن انفسكم

۱۰۔ حرمت والے مہینوں میں جنگ کا آغاز حرام ہے اور مشرکین کے حملے کا مقابلہ کرنا اور دفاع کرنا جائز ہے۔

منها اربعة حرم ... فلا تظلموا فيهن انفسكم و قاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم

ان مہینوں کی حرمت کا تقاضا یہ ہے کہ ان میں جنگ نہ کی جائے لیکن چونکہ ممکن ہے دشمن اس حرمت کا لحاظ نہ کرے

لذا خدا تعالیٰ نے اس صورت میں مسلمانوں کو بھی اجازت دی ہے اور فرمایا ہے انکی طرح تم بھی جنگ کرو۔

۱۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے سب و محارب مشرکین کے خلاف نبرد آزما ہونے اور روئے زمین کو ان کے وجود سے پاک

کر دینے کا حکم۔ و قاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة

۱۲۔ مشرکین اسلام کو مٹانے اور سب مسلمانوں کو نابود کرنے کے درپے تھے۔ كما يقاتلونكم كافة

۱۳۔ ان مہینوں کی حرمت کی حفاظت کرنے اور جنگ

طلب دشمنوں کو ترکی بہ ترکی جواب دینے میں تقوا کا خیال رکھنے پر خدا تعالیٰ کی تاکید اور اہتمام۔
فلا تظلموا فیہن انفسکم ... و اعلموا ان اللہ مع المتقین

۱۳۔ متقین کو خدا تعالیٰ کی نصرت و امداد حاصل ہے۔ و اعلموا ان اللہ مع المتقین

۱۵۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مشرکین کے خلاف جنگ کمر نے اور انہیں ترکی بہ ترکی جواب دینے کیلئے متقین کی حوصلہ افزائی۔ و اعلموا ان اللہ مع المتقین

۱۶۔ تقوا انسان کے ان مہینوں کی حرمت کا خیال رکھنے اور گناہ اور قانون شکنی سے بچنے کا ذریعہ ہے۔
منہا اربعة حرم ... فلا تظلموا فیہن انفسکم ... و اعلموا ان اللہ مع المتقین

۱۷۔ امام صادق (ع) سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهراً) کے بارے میں روایت کی گئی ہے: "المحرم و صفر و ربيع الاول و ربيع الاخر و جمادی الاولى و جمادی الآخرة و رجب و شعبان و شهر رمضان و شوال و ذوالقعدة و ذوالحجة منها اربعة حرم، عشرون من ذی الحجۃ و المحرم و صفر و شهر ربيع الاول و عشر من شهر ربيع الآخر": یہ مہینے محرم، صفر، ربيع الاول، ربيع الثاني جمادی الاول، جمادی الثاني، رجب، شعبان، ماہ رمضان، شوال، ذیقعد اور ذی الحجہ ہیں۔ ان میں سے حرمت والے چار مہینے یہ ہیں۔ ذی الحجہ کے آخری بیس دن، محرم، صفر، ربيع الاول اور ربيع الثاني کے پہلے دس دن۔^(۱)

۱۸۔ امام باقر (ع) سے روایت کی گئی ہے: "ما خلق الله بقعة في الارض احب اليه منها۔ ثم اومىء بيده نحو الكعبة۔ ... لها حرم الله الاشهر الحرم في كتابه ... ثلاثة متواليه للحج: شوال و ذوالقعدة و ذوالحجة و شهر مفرد للعمرة و هو رجب: خدا تعالیٰ نے زمین کا کوئی ٹکڑا ایسا پیدا نہیں کیا کہ جو اسے اس سے زیادہ محبوب ہو۔ اور اپنے ہاتھ کے ساتھ کعبہ کی طرف اشارہ کیا اور مزید فرمایا اس کعبہ کے احترام کی خاطر خدا تعالیٰ نے قرآن میں حرمت والے مہینوں کو محترم شمار کیا ہے۔ حج کیلئے تین مسلسل ماہ شوال، ذیقعد، ذی الحجہ اور عمرہ (مفردہ) کیلئے الگ ماہ، رجب۔^(۲)

۱۹۔ پیغمبر (ص) سے منقول ہے کہ آپ (ص) نے حرمت والے چار مہینوں کے بارے میں فرمایا: رجب ... و ذوالقعدة و ذوالحجة و المحرم وہ یہ ہیں رجب ...

(۱) خصال صدوق ص ۴۸۷ ح ۶۴۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۱۶ ح ۱۴۲۔

(۲) کافی جلد ۴ ص ۲۴۰ ح ۱۔ نور الثقلین ج ۳ ص ۲۱۵ ح ۳۱۹۔

ذیقعد، ذی الحج اور محرم... (۱)

آسمان: انکا حادث ہونا ۲؛ انکا متعدد ہونا ۳

احکام ۱۰/اسلام: اسکے دشمن ۱۲

تقوا: اسکے آثار ۱۶

جرائم: انکے ارتکاب کے موانع ۱۶

جنگ: حرمت والے مہینوں میں جنگ ۹؛ حرمت والے مہینوں میں جنگ کا حرام ہونا ۱۰؛ دفاعی جنگ ۱۰

جہاد: محاربین کے خلاف جہاد ۱۱؛ مشرکین کے خلاف جہاد ۱۵، ۱۱

حرمت والے مہینے ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۵

انکا ادیان میں وجود ۱۶؛ انکا فلسفہ ۱۸، ۷؛ انکا ہمیشہ سے ہونا ۶؛ انکی حرمت کی حفاظت کرنا ۸، ۱۳، ۱۶؛ انکی ہتک حرمت

کے آثار، ۹؛ ان کے احکام ۱۰

خدا تعالیٰ: اسکے افعال ۱۵؛ اسکے اوامر ۱۱؛ اسکے نواہی ۸

خدا تعالیٰ کی امداد: جنگویہ حاصل ہے ۱۳

خود: خود پر ظلم ۹

دفاع: اسکی اہمیت ۱۰؛ دفاع، حرمت والے مہینوں میں ۱۰

روایت: ۱۹، ۱۸، ۱۷

زمین: اسکا حادث ہونا ۲

سال اور مہینہ: سال کے مہینوں کی تعداد ۱۷، ۳، ۱؛ بارہ مہینوں کا ہمیشہ سے ہونا ۳، ۱

ظلم: اسکے موارد ۹

عدد: چار کا عدد ۶، ۵؛ بارہ کا عدد ۳، ۱

قانون: قانون شکنی کے موانع ۱۶

کعبہ: اسکی فضیلت ۱۸

گناہ: اسکے موانع ۱۶

متقین: انکی ادا ۱۳; انکی حوصلہ افزائی ۱۵; ان کے فضائل ۱۳

مسلمان: ان کے دشمن ۱۲

مشرکین: انکی دشمنی ۱۲

معاشرہ: اس پر ظلم، ۹; اسکی مصلحتوں کی اہمیت ۷

مقابلہ: اس میں تقوا ۱۳; یہ حرمت والے مہینوں میں ۱۰; یہ مشرکین کے ساتھ ۱۵

مہینے: جمادی الاول ۱۷; جمادی الثانی ۱۷; ذی الحج ۱۷، ۱۸، ۱۹; ذیقعد ۱۸، ۱۹، ۲۰; ربیع الاول ۱۷، ۱۸; ربیع الثانی ۱۷، ۱۸; رجب

۱۸، ۱۹، ۲۰; شعبان ۱۷; شوال ۱۷، ۱۸، ۱۹; صفر ۱۷; محرم ۱۹

آیت ۳۷

﴿إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحْلِلُونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ زُبْنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾

محترم مہینوں میں تقدیم و تاخیر کفر میں ایک قسم کی زیادتی ہے جس کے ذریعہ کفار کو گمراہ کیا جاتا ہے کہ وہ ایک سال اسے حلال بنا لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام کر دیتے ہیں تاکہ اتنی تعداد برابر ہو جائے جتنی خدا نے حرام کی ہے اور حرام خدا حلال بھی ہو جائے۔ ان کے بدترین اعمال کو ان کی نگاہ میں آراستہ کر دیا گیا ہے اور اس کا فرق قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔

۱۔ ماہ حرام اور ماہ حلال کو ایک دوسرے کی جگہ پر منتقل کرنا (محرم کی حرمت صفر کو اور صفر کی حلیت محرم کو دے

دینا) جاہلیت کے عربوں کا ایک غلط کام۔ انما النسيء زیادة فی الکفر

جاہلیت کے عربوں کیلئے اپنی جنگی اور غارتگری والی فطرت کی وجہ سے مسلسل تین ماہ (ذیقعد، ذی الحج، محرم) تک جنگ سے پرہیز کرنا بہت شاق اور دشوار تھا لہذا اپنے خیال میں محرم اور صفر کو آگے پیچھے کر دیتے یعنی محرم میں جنگ کرتے اور صفر میں جنگ سے پرہیز کرتے اور اگلے سال محرم کو اپنی جگہ پر لے آتے اور اس کام کو "نسی" (متاخر کرنا) کہا کرتے۔

۲۔ حرمت والے مہینوں کو بدل کرنا کفار کے کفر کے درجہ میں اضافہ کا باعث ہے۔ انما النسيء زیادة فی الکفر

۳۔ کفر کے مختلف درجے ہیں۔ زیادة فی الکفر

۴۔ خدا تعالیٰ کے پائیدار احکام میں مداخلت اور تصرف کرنا کفر کی علامت ہے۔

منہا اربعة حرم ... انما النسيء زیادة فی الکفر

۵۔ حرمت والے مہینوں کو تبدیل کرنا کفار کی گمراہی کا عامل ہے۔ انما النسيء ... یضل بہ الذین کفرو

۶۔ "النسیء" یعنی حرمت والے کسی مہینے کو ایک سال حلال شمار کرنا اور دوسرے سال حرام شمار کرنا۔

انما النسيء ... یحلونہ عاماً و یحرمونہ عام

۷۔ جاہلیت کے عربوں کا حرمت والے مہینوں کو تبدیل کرنے کے باوجود انکی تعداد کا پابند ہونا۔

لیوا طئوا عدة ما حرم الله

۸۔ جاہلیت کے عربوں کی طرف سے حرمت والے مہینوں کو تبدیل کرنے کا حتمی نتیجہ حرام الہی کو حلال شمار کرنا تھا۔

فیحلوا ما حرم الله

۹۔ کفار کے برے کردار کو ان کے سامنے خوبصورت کر کے پیش کرنا۔ زین لهم سوء اعمالهم

۱۰۔ کفار، ہدایت الہی سے محروم ہیں۔ و الله لا یهدی القوم الکافرين

۱۱۔ نسیء (حلال اور حرام مہینوں کو تبدیل کرنا) جاہلیت کے عربوں کا وہ برا کام ہے کہ جسے وہ خود پسند کرتے تھے اور

اچھا سمجھتے تھے۔ انما النسيء زیادة فی الکفر ... زین لهم سوء اعمالهم

۱۲۔ "عن رسول الله فی قوله تعالى "یحلونہ عاماً و یحرمونہ عاماً" کانوا یحرمون المحرم عاماً و یستحلون صفر و یحرمون

صفر عاماً ويستحلّون المحرّم..."; پیغمبر اکرم (ص) سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (تخلونہ عاماً و یحرّمونہ عاماً) کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ کفار ایک سال محرم کو ماہ حرام اور صفر کو ماہ حلال شمار کرتے اور دوسرے سال صفر کو ماہ حرام اور محرم کو ماہ حلال شمار کرتے۔^(۱)

احکام: ان کے تبدیل کرنے کے آثار ۳

جاہلیت: اسکی رسوم ۱، ۴، ۸، ۱۱

حرام چیزیں: انکو حلال کرنا ۸

حرمت والے مہینے: انکو تبدیل کرنا ۱، ۶، ۷، ۱۱، ۱۲؛ انکو تبدیل کرنے کے آثار ۲، ۵، ۸؛ انکی حرمت کو حلال کرنا ۶؛ یہ زمانہ جاہلیت میں ۷

روایت: ۱۲

عمل: ناپسندیدہ عمل ۱، ۱۱؛ ناپسندیدہ عمل کو خوبصورت بنا کر پیش کرنا ۹، ۱۱؛

کفار: انکی سوچ ۹؛ انکی گمراہی کے عوامل ۵؛ انکے عمل کو خوبصورت بنا کر پیش کرنا ۹، ۱۱؛ کفار اور حرمت والے مہینے ۱۲؛ کفار کی محرومیت ۱۰

کفر: اسکی نشانیاں ۳؛ اسکے درجے ۲، ۳؛ اسکے زیادہ ہونے کے عوامل ۲

نسبی: اس سے مراد، ۶؛ اسکا ناپسندیدہ ہونا ۱، ۱۱؛ اسکے آثار ۲، ۵

ہدایت: اس سے محروم لوگ ۱۰

(۱) خصال صدوق ص ۴۸۷ ح ۶۳ باب نمبر ۱۲۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۱۷ ح ۱۴۷۔

آیت ۳۸

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴾

ایمان والو تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا گیا کہ راہ خدا میں جہاد کے لئے نکلو تو تم زمین سے چپک کر رہ گئے کیا تم آخرت کے بدلے زندگانی دنیا سے راضی ہو گئے ہو تو یاد رکھو کہ آخرت میں اس متاع زندگانی دنیا کی حقیقت بہت قلیل ہے۔

۱۔ جب جنگ کا حکم آجائے تو سب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ راہ خدا میں جنگ کیلئے نکل کھڑے ہوں۔

یا ایہا الذین آمنوا ما لکم اذا قيل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم

۲۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کی مذمت جو جنگ کا حکم آجانے کے بعد اس میں شرکت سے روگردانی کرتے ہیں۔

ما لکم اذا قيل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض

۳۔ صدر اسلام کے مسلمانوں کا ایک گروہ جنگ تبوک میں شرکت کیلئے جانے سے سستی دکھا رہا تھا۔

یا ایہا الذین آمنوا ما لکم اذا قيل لکم انفروا ... اثاقلتم الی الارض

یہ آیات بعض مفسرین کے بقول جنگ تبوک کے بارے میں ہیں۔

۳۔ جہاد کی قدر و قیمت تب ہے جب راہ خدا میں ہو۔ ما لکم اذا قيل لکم انفروا فی سبیل اللہ

۵۔ دنیاوی زندگی کے ساتھ دل لگا لینا اور اسے اخروی زندگی پر ترجیح دینا انسان کے راہ خدا میں جہاد کرنے سے روگردانی

اور سستی کا سبب ہے۔ ما لکم اذا قيل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیاة الدنیا من الآخرة

۶۔ راہ خدا میں جہاد، اخروی زندگی میں مومنین کی خوشنختی اور سعادت کا ذریعہ ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا مالکم اذا قيل لکم

انفروا فی سبیل اللہ ... ارضیتم بالحیاة الدنیا من الآخرة

۷۔ دنیوی مفادات، اخروی نعمتوں کے مقابلے میں بہت معمولی اور کم قیمت ہیں۔ فما متاع الحیوة الدنیا فی الآخرة الا قلیل

۸۔ دنیاوی زندگی کے ساتھ دل لگا لینا اور اسے اخروی زندگی پر ترجیح دینا، خدا تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ اور قابل مذمت چیز ہے۔ ارضیتُم بالحیة الدنیا من الآخرة فما متاع الحیوة الدنیا فی الآخرة الا قلیل

۹۔ کاموں کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے اور انکا عزم اور انتخاب کرنے سے پہلے اخروی زندگی کی قدر و قیمت کی طرف توجہ کرنا اور اسے دنیاوی زندگی پر ترجیح دینا ضروری ہے۔ ارضیتُم بالحیة الدنیا من الآخرة فما متاع الحیوة الدنیا فی الآخرة الا قلیل

۱۰۔ دنیا کے پیچھے دوڑنے والے کم ہمت لوگ ہیں۔ ارضیتُم بالحیة الدنیا من الآخرة فما متاع الحیوة الدنیا فی الآخرة الا قلیل

۱۱۔ دشمنان دین کے خلاف برسرِ پیکار ہونے میں سستی کا مظاہرہ کرنا اور جہاد نہ کرنا دنیا طلبی اور دنیاوی زندگی کے ساتھ دل لگانے کی علامت ہے۔

ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ ... ارضیتُم بالحیة الدنیا من الآخرة

آخرت: اسکو دنیا پر ترجیح دینا ۱۰

اسلام: اسکی پاسداری کی اہمیت ۲؛ صدر اسلام کی تاریخ ۳

اقدار: انکا معیار ۵

جہاد: اسکی قدر و قیمت ۵؛ اسکے آثار ۷؛ اسکے وجوب کے معیار ۲؛ اس میں سستی کے عوامل ۶؛ جہاد کیلئے رضا کار بننے کی

اہمیت ۱؛ جہاد میں شرکت نہ کرنا ۱۲؛ جہاد میں شرکت نہ کرنے والوں کی مذمت ۳؛ دشمنوں کے ساتھ جہاد ۲

خدا تعالیٰ: اسکی طرف سے مذمت ۳، ۹

دنیا: اسکو آخرت پر ترجیح دینا ۹

دنیا طلب لوگ: ان کے اہداف ۱۱

دنیا طلبی:

اسکی سرزنش ۹؛ اسکی علامتیں ۱۲؛ اسکی آثار ۶

راہ خدا: اسکی قدر و قیمت ۵

زندگی: اخروی زندگی کی برتری ۱۰؛ دنیاوی زندگی کی قدر و قیمت ۱۰

سرزمین: اسلامی سرزمین کے دفاع کی اہمیت ۲

سعادت: اخروی سعادت کے عوامل ۷

عمل: ناپسندیدہ عمل ۹

غزوہ تبوک: اس کا قصہ ۳

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا:

اس کا معیار ۱۰

مادی وسائل: انکی قدر و قیمت ۸

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کی سستی اور کمزوری ۳

مومنین: انکی اخروی سعادت ۷؛ انکی ذمہ داری ۱

نعمت: اخروی نعمتوں کی قدر و قیمت ۸

یاد رکھنا: اخروی زندگی کو یاد رکھنے کی اہمیت ۱۰

آیت ۳۹

﴿إِلَّا تَنْفَرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

اگر تم راہ خدا میں نہ نکلو گے تو خدا تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا اور تمہارے بدلے دوسرے قوم کو لے آئے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو کہ وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے صدر اسلام کے مسلمانوں کو جنگ و جہاد میں شرکت نہ کرنے کی صورت میں دردناک عذاب کی دھمکی۔ **الانفروا یعذبکم عذاباً الیم**

۲۔ جہاد سے روگردانی کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سخت اور دردناک عذاب کی دھمکی۔

الا تنفروا يعذبكم عذابا الیما

۳۔ اسلام اور اسلامی معاشرہ کے دشمنوں کے ساتھ جنگ نہ کرنا اسلامی معاشرہ کی نابودی اور تباہی کا سبب ہے۔*

الا تنفروا يعذبكم ... و يستبدل قوما غیر کم

"نفر" کا معنی ہے برا نگیختہ کرنے والے اور تحریک آمیز کام کی خاطر نکلنا اور عام طور پر جنگ کیلئے نکلنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اور فعل مجزوم "يعذب" اور "يستبدل"، "الاتنفرو" کا جواب ہے لہذا آیہ شریفہ کا پیغام یہ ہوگا: اگر مسلمان جنگ کیلئے نہ نکلیں تو عذاب میں مبتلا ہوں گے اور نابود ہو جائیں گے اور انکی جگہ اور لوگ آجائیں گے۔

۳۔ جہاد کا حکم اور اس میں سب کی شرکت خود مومنین کے فائدہ کیلئے ہے اور اس سے روگردانی کا نقصان بھی خود انہیں کو ہے نہ خدا تعالیٰ کو۔ الا تنفروا يعذبكم عذابا الیما ... و لاتضره شیء

۵۔ جہاد کا ترک کرنا اور دشمن کے ساتھ برسر پیکار ہونے میں کمزوری دکھانا معاشرہ کی نابودی اور دوسرے معاشرے کے اسکی جگہ لے لینے کا سبب ہے۔ الا تنفروا يعذبكم عذابا الیما و يستبدل قوما غیر کم

۶۔ خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرت دلیل ہے کہ وہ لوگوں کو عذاب دینے اور ایک امت کی جگہ دوسری امت کو لانے کی طاقت رکھتا ہے۔ يعذبكم عذابا الیما و يستبدل قوما غیر کم ... و الله على كل شیء قدير

۷۔ خدا تعالیٰ لامتناہی اور غیر محدود قدرت کا مالک ہے۔ و الله على كل شیء قدير

۸۔ خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرت: اسکی مومنین کے جہاد سے بے نیازی اور انکے ترک جہاد کے اس پر کوئی اثر نہ کرنے کی علامت ہے۔ الاتنفروا ... ولا تضره شیئا و الله على كل شیء قدير

۹۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ سب امور کی قطعی تقدیر پر قدرت رکھتا ہے لیکن اسکی سنت اور روش یہ ہے کہ وہ انسانوں کا مقدر انہیں کی کارکردگی کی روشنی میں بناتا ہے۔ الا تنفروا يعذبكم ... و لا تضره شیئا و الله على كل شیء قدير

خدا تعالیٰ ایک طرف سے مومنین کو جہاد کیلئے برا نگیختہ کرتا ہے اور دوسری طرف سے انکی کارکردگی سے اپنی بے نیازی کا اظہار کرتا ہے یہ اس چیز کی علامت ہے کہ خدا تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ اس نے انسان کو اپنا مقدر خود بنانے کا اختیار دیا ہے۔

اسلامی معاشرہ: اسکے ختم ہونے کا پیش خیمہ ۳

اسما و صفات: قدیر ۷

امتیں: انکا ایک دوسرے کی جگہ پر آنا ۶؛ انکے ایک دوسرے کی جگہ پر آنے کا سبب ۵

انسان: اس کا مقدر ۹

جہاد: اس سے روگردانی کرنے والوں کو دھمکی ۲؛ اس سے روگردانی کئے آثار ۵، ۳، ۳؛ اس کا فلسفہ ۳؛ اسکے آثار ۸؛ اسکے ترک

کا نقصان ۳؛ اس میں سستی کے آثار ۵؛ اسکے ترک کرنے کی مذمت ۱

خدا تعالیٰ: اس کا عذاب ۶؛ اس کا نقصان پہنچانا ۸؛ اسکی

بے نیازی کی نشانیاں ۸؛ اسکی دھمکیاں ۱، ۲؛ اسکی سنتیں ۹؛ اسکی قدرت ۶، ۹، ۸؛ اسکی قدرت کی خصوصیات ۷

عذاب: اسکی دھمکی ۱، ۲؛ اسکے درجے ۱، ۲؛ دردناک عذاب ۱، ۲

عمل: اسکے آثار ۹

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کو دھمکی ۱

معاشرہ: اسکے ختم ہونے کا سبب ۵

مقدر بنانا: اس میں مؤثر عوامل ۹

مومنین: ان کے مفادات کی اہمیت ۳

آیت ۳۰

﴿إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾

اگر تم پیغمبر (ص) کی مدد نہ کر دے تو ان کی مدد خدا نے کی ہے اس وقت جب کفار نے انہیں وطن سے باہر نکال دیا اور وہ ایک شخص کے ساتھ نکلے اور دنوں غار میں تھے تو وہ اپنے ساتھی سے تھے کہ رنج نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے پھر خدا نے اپنی طرف سے اپنے پیغمبر پر سکون نازل کر دیا اور ان کی تائید ان لشکروں سے کر دی جنہیں تم نہ دیکھ سکے اور اللہ ہی نے کفار کے کلمہ کو پست بنا دیا ہے اور اللہ کا کلمہ در حقیقت بہت بلند ہے کہ وہ صاحب عزت و غلبہ بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ کا ہجرت کے سخت ترین حالات میں پیغمبر اکرم (ص) کی مدد کرنا اسکی قدرت اور اپنے ارادہ کو عملی کرنے کیلئے دوسروں کی مدد سے بے نیاز ہونے کی علامت ہے۔ و اللہ علی کل شیء قدير۔ الا تنصروه فقد نصره اللہ اذ اخرجہ الذین کفرو

۲۔ خدا تعالیٰ کا مسلمانوں کو جہاد اور پیغمبر اکرم (ص) کی مدد کیلئے برا نگیختہ کرنا۔ الا تنصروه فقد نصره اللہ

۳۔ پیغمبر (ص) کا مکہ سے ہجرت کیلئے نکلنا انکی اپنی مرضی کے خلاف اور کفار کے دباؤ کی وجہ سے تھا۔ اذ اخرجہ الذین کفرو

واضح ہے کہ پیغمبر (ص) اپنے ارادہ سے مکہ سے نکلے لیکن چونکہ یہ دباؤ اور خوفناک ماحول کی وجہ سے تھا اسلئے خدا تعالیٰ نے نکالنے کو کفار کی طرف نسبت دی ہے۔

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کی مدد کرنے میں دوسروں کی کوتاہی کے احتمال کے باوجود خدا تعالیٰ کی طرف سے (جنگ تبوک میں) پیغمبر (ص) کو کامیابی کی ضمانت۔ *الا تنصروه فقد نصره الله*

۵۔ پیغمبر اکرم (ص) کا مکہ سے نکلنے میں کامیاب ہو جانا اور کافروں کی سازش کو ناکام بنا دینا خدا تعالیٰ کی خاص نصرت کا نتیجہ تھا۔ *فقد نصره الله اذ اخرجہ الذین کفرو*

۶۔ مکہ سے غار حرا کی طرف جاتے وقت صرف ایک شخص کا پیغمبر (ص) کا ہمسفر ہونا۔ *اذا خرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذہما فی الغار*

"الغار" کا "ال" عہد کیلئے ہے اور اس کا اشارہ غار ثور کی طرف ہے۔

۷۔ ہجرت سے پہلے کے زمانے میں پیغمبر اکرم (ص) کے مددگار کم تھے۔ *اذا خرجہ الذین کفروا ثانی اثنین*

۸۔ پیغمبر اکرم (ص) کی ہجرت کے وقت مکہ کی سرزمین پر کفار کا تسلط اور مسلمانوں کی کمزوری اور قلت۔ *اذا خرجہ الذین کفروا ثانی اثنین*

۹۔ مکہ سے مدینہ ہجرت کرتے وقت پیغمبر اکرم (ص) کی ہمراہی کرنے والے شخص (ابوبکر) کی پریشانی اور پیغمبر (ص) کا اسے حوصلہ دینا۔ *اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معن*

۱۰۔ پیغمبر اکرم (ص) کو اپنے اور اپنے ساتھی (ابوبکر) کے خدا تعالیٰ کی نصرت کے نتیجے میں کفار مکہ کی سازش سے بچ نکلنے کا اطمینان اور اعتماد۔ *لا تحزن ان اللہ معن*

۱۱۔ خدا تعالیٰ جہاد اور ہجرت کرنے والے مومنین کا ہمیشہ یا اور مددگار ہے۔ *لا تحزن ان اللہ معن*

۱۲۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو (غار میں) سکون پہنچا کر انکی مدد کرنا اور سپاہ غیبی (فرشتوں) کے ذریعہ انکی تائید کرنا۔ *فقد نصرہ اللہ ... فانزل اللہ سکینتہ علیہ و ایدہ بجنود لم تر وہ*

۱۳۔ مشکلات میں قلبی سکون، نعمت الہی اور کامیابی کا راز ہے۔ *فقد نصرہ اللہ ... فانزل اللہ سکینتہ علیہ*

۱۴۔ اسباب اور واسطے، خدا تعالیٰ کے ارادوں کی تجلی گاہ ہیں۔ *و ایدہ بجنود لم تر وہ*

۱۵۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کی خاص نصرت، کفار کے نعروں اور طاقت کو توڑنے اور کلمۃ اللہ (نعرہ توحید) کے بلند ہونے کا عامل۔

فقد نصره الله ... و جعل كلمة الذين كفروا السفلى و كلمة الله هي العلي

۱۶۔ اسلام کی کفر کے خلاف مسلسل کامیابی، خدا تعالیٰ کے اپنے ارادہ کو عملی کرنے کی قدرت اور پیغمبر کی نصرت کا ایک

نمونہ ہے۔ و الله على كل شيء قدير ... فقد نصره الله ... و جعل كلمة الذين كفروا السفلى و كلمة الله هي العلي

۱۷۔ کفر کی آواز کو خاموش کرنے، اسکی طاقت کو نابود کرنے اور کلمۃ اللہ کو بلند کرنے میں پیغمبر (ص) کی ہجرت کا اہم

کردار۔ فقد نصره الله اذ اخرجہ ... و جعل كلمة الذين كفروا السفلى و كلمة الله هي العلي

۱۸۔ "کلمۃ اللہ" (نعرہ توحید) کو نعرہ کفر پر ہر قسم کی برتری حاصل ہے۔ و جعل كلمة الذين كفروا السفلى و كلمة الله هي

العلي

۱۹۔ پیغمبر (ص) کا کفار مکہ کی سازش سے بچ نکلنا اور کلمۃ اللہ کا بلند ہونا خدا تعالیٰ کی عزت (ناقابل شکست ہونا) اور حکمت

کی ایک تجلی۔ فقد نصره الله اذ اخرجہ ... كلمة الله هي العليا و الله عزيز حكيم

۲۰۔ خدا تعالیٰ عزیز (ایسا کامیاب جو ناقابل شکست ہو) اور حکیم (حکمت والا) ہے۔ و الله عزيز حكيم

۲۱۔ امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ میں نے امام باقر (ع) کو فرماتے ہوئے سنا: ان رسول الله (ص) اقبل يقول

لا بی یکر فی الغار: اسکن فان الله معنا... پیغمبر (ص) نے غار میں ابو بکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا سکون میں رہ خدا

تعالیٰ یقیناً ہمارے ساتھ ہے۔^(۱)

ابوبکر: ابوبکر غار ثور میں ۲۱؛ ابوبکر کو تسلی دینا ۹، ۲۱؛ ابوبکر کی پریشانی ۹

اسلام: اسکی کامیابی ۱۶؛ صدر اسلام کی تاریخ ۶، ۳، ۹، ۸، ۱۲، ۲۱

اسما و صفات: حکیم ۲۰؛ عزیز ۲۰// توحید: اسکے بلند ہونے کے عوامل ۱۵؛ نعرہ توحید ۱۸

جہاد: اسکی تشویق ۲

خدا تعالیٰ: اسکی امداد ۱۱؛ اسکی بے نیازی کی نشانیاں ۱؛ اسکی حکمت کی نشانیاں ۱۹؛ اسکی خاص نصرت ۱۵؛ اسکی عزت کی

نشانیاں

(۱) کافی ج ۸ ص ۲۶۲ ح ۳۷۷۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۱۹ ح ۱۵۷۔

۱۹؛ اسکی قدرت کی نشانیاں ۱، ۱۶؛ اسکی نصرت ۱، ۳، ۱۰، ۱۲؛ اسکی نصرت کے آثار ۵، ۱۵؛ اسکی نعمتیں ۱۳؛ اس کے ارادہ کا عملی ہونا، اس کے ارادے کی تجلی گاہ ۱۳؛ اس کے افعال ۲

روایت ۲۱/سپاہ غیبی ۱۲

سختی: سختی میں مطمئن رہنا ۱۳

غزوہ تبوک: اسکی کامیابی کی ضمانت ۳

فرشتے: انکی امداد ۱۲

قدرتی عوامل: انکا کردار ۱۳

کامیابی: اس کے عوامل ۱۳

کفار: انکا مکہ پر تسلط ۸؛ انکی سازش ۵؛ انکی شکست کا پیش خیمہ ۱۴؛ انکی شکست کے عوامل ۱۵

کفار مکہ: انکی سازش ۱۹؛ انکی سازش سے نجات ۱۰؛ یہ اور حضرت محمد (ص) ۵، ۳

کفر: اسکی شکست کا سبب ۱۴؛ اس کا نعرہ ۱۸

کلمۃ اللہ: اس کا بلند ہونا ۱۸، ۱۹؛ اس کے بلند ہونے کی وجہ ۱۴؛ اس کے بلند ہونے کے عوامل ۱۵

مجاہدین: انکی امداد ۱۱

محمد (ص): آپ اور ابو بکر ۹، ۲۱؛ آپ غار ثور میں ۶، ۲۱؛ آپکا اطمینان ۱۰؛ آپکی امداد ۱، ۲، ۳، ۱۵؛ آپکی امداد کی نشانیاں

۱۶؛ آپکی تاریخ ۳، ۵، ۶، ۷، ۹؛ آپکی تائید ۱۲؛ آپکی غیبی امداد ۱۲؛ آپکی نجات ۵، ۱۰، ۱۹؛ آپکی ہجرت ۳، ۱، ۹؛ آپکی

ہجرت کے آثار ۱۴؛ آپکی ہجرت کے عوامل ۳؛ آپ کی ہجرت میں کامیابی ۵؛ آپ ہجرت سے پہلے ۱۴؛ غار ثور میں آپکا

اطمینان ۱۲؛ ہجرت میں آپکا ہم سفر ۱۰، ۹، ۶

مسلمان: انکی تشویق ۲؛ مکہ میں انکی قلت ۸

مومنین: انکی امداد ۱۱

مہاجرین: انکی امداد ۱۱

نعمت: نعمت سکون و آرام ۱۳

آیت ۳۱

﴿ اَنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾

مسلمانو تم ہلکے ہو یا بھاری گھر سے نکل پڑو اور راہ خدا میں اپنے اموال اور نفوس سے جہاد کرو کہ یہی تمہارے حق میں خیر ہے اگر تم کچھ جانتے ہو۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا صدر اسلام کے سب مسلمانوں کو راہ خدا میں جہاد کیلئے نکل کھڑے ہونے کا حکم، اگرچہ انکے پاس جنگی وسائل کی کمی ہی ہو۔ انفروا خففا و ثقال

۲۔ جہاد میں شرکت اور دشمنان اسلام کے خلاف برسرِ پیکار ہونا سب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اگرچہ انکے پاس کافی جنگی وسائل نہ ہوں۔ انفروا خففا و ثقال

۳۔ زندگی کی مشکلات اور دشواریاں جس قدر بھی زیادہ ہوں جہاد سے روگردانی کی وجہ نہیں بن سکتیں۔
انفروا خففا و ثقال

۴۔ جہاد بانفس کے ساتھ ساتھ مال کے ساتھ جہاد (لشکر اسلام کی اقتصادی کمک اور اپنے مادی مفادات سے چشم پوشی کرنا) بھی مومنین کی ذمہ داری ہے۔ جاہدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل اللہ

۵۔ جان و مال کے ساتھ جہاد اس وقت قدر و قیمت رکھتا ہے جب راہ خدا میں ہو۔ جاہدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل اللہ

۶۔ راہ خدا اور دین الہی انسانوں کی جان و مال سے زیادہ قیمتی ہیں۔ و جاہدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل اللہ

۷۔ اللہ تعالیٰ کا جان و مال کے ساتھ جہاد پر زور دینا (باوجود اس کے کہ وہ انسانوں کے جہاد سے بے نیاز ہے) خود انسانوں کے فائدہ کیلئے ہے۔

مالکم اذا قیل لکم انفروا ... الاتنفروا یعذبکم ... انفروا خفافاً و ثقلاً و جاهدوا ... ذلکم خیر لکم

۸۔ ظاہر پر نظر اور کوتاہ فکری، انسان کے مظاہر زندگی کے ساتھ دل لگانے اور جہاد اور اسکے فوائد سے بے توجہی کا سبب

ہیں۔ و جاهدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

۹۔ خدا تعالیٰ کے احکام و قوانین، انسان کے حقیقی اور واقعی فوائد کیلئے ہیں۔

انفروا ... و جاهدوا ... ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

۱۰۔ انسان کی اپنے بعض واقعی مفادات سے بے خبری۔ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

۱۱۔ واقعی اقدار تک پہنچنا علم و شناخت کے ذریعے ممکن ہے۔ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

۱۲۔ "عن جعفر بن محمد (ع) انه قال فی قوله تعالیٰ: 'انفروا خفافاً و ثقلاً' قال: شباباً و شیوخاً" امام صادق (ع) سے

اللہ تعالیٰ کے فرمان (انفروا خفافاً و ثقلاً) کے بارے میں روایت کی گئی ہے: "شباباً و شیوخاً"; (مقصود یہ ہے کہ جہاد پر جاؤ)

چاہے جوان ہوں یا بوڑھے۔^(۱)

احکام: ۳

فلسفہ احکام: ۹

اقدار: انکا معیار ۵; ان کے حاصل کرنے کا پیش خیمہ ۱۱

انسان: اسکی جہالت ۱۰; اسکے مفادات کی اہمیت ۹، ۷

جہاد: اس کا سبب کیلئے ہونا ۱۲; اس کا فلسفہ ۷; اس کی اہمیت ۳، ۳، ۲; اسکی قدر و قیمت ۵; اسکے احکام ۱۲، ۳; جہاد مالی ۷;

جہاد مالی کی اہمیت ۳; جہاد مالی کی قدر و قیمت ۵; جہاد میں سب کی شمولیت ۱; جہاد میں شرکت نہ کرنا ۳; جہاد میں کمزوری کے

عوامل ۸

خدا تعالیٰ: اسکی بے نیازی ۷; اس کے اوامر ۱

دنیا طلبی: اسکے عوامل ۸

دین: اسکی قدر و قیمت ۶

(۱) دعاتم الاسلام ج ۱ ص ۳۴۱۔ بحار الانوار ج ۹۷ ص ۴۸ ح ۱۲۔

راہ خدا: اسکی قدر و قیمت ۵، ۶

روایت: ۱۲

ظاہر پر نظر رکھنا: اسکے آثار ۸

علم: اسکے آثار ۱۱

قانون: قانون الہی کے آثار ۹

مومنین: انکی ذمہ داری ۳; انکی شرعی ذمہ داری ۲

مسلمان: ان کی شرعی ذمہ داری ۲; صدر اسلام کے مسلمانوں کی ذمہ داری ۱

مفادات: ان سے بے خبری ۱۰

واجبات: ۲

آیت ۳۲

﴿لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَلَكِنْ بَعَدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ﴾

پیغمبر اگر کوئی قریبی فائدہ یا آسان سفر ہوتا تو یہ ضرور تمہارا اتباع کرتے لیکن ان کے لئے دور کا سفر مشکل بن گیا ہے اور عنقریب یہ خدا کی قسم کھائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو ہم ضرور آپ کے ساتھ نکل پڑتے۔ یہ اپنے نقص کو ہلاک کر رہے ہیں اور خدا خوب جانتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کا جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کی مادی فطرت اور آرام طلبی سے پردہ اٹھانا۔

لو كان عرضا قريبا و سفراً قاصداً لا تتبعوك

۲۔ جنگ تبوک کے مشقت آمیز اور مادی مفادات سے خالی ہونے کا احساس صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کی نظر میں

انکے جنگ میں شرکت نہ کرنے کی وجہ۔ لو كان عرضا قريبا و سفراً قاصداً لا تتبعوك لكن بعدت عليهم الشقة

۳۔ مدینہ سے تبوک تک کا طویل سفر طے کرنا بعض افراد (منافقین) کو دشوار نظر آ رہا تھا۔ و لکن بعدت علیہم الشقة
"شقة" کا معنی ہے سختی اور مشقت اور یہ مسافت سے کنایہ ہے یعنی انکی (منافقین) نظر میں مدینہ اور تبوک کے درمیان
کی مسافت طولانی اور اس کا طے کرنا دشوار تھا۔

۴۔ انسان کا باطن اور اس کے ایمان کی حقیقت، دشوار مراحل اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے (جنگ اور جہاد جیسی) مشکل
ذمہ داریوں کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ لو کان عرضاً قریباً و سفرأً قاصداً لا تبعوک و لکن بعدت علیہم الشقة
۵۔ سخت اور پر مشقت جنگوں میں سچے مومنین کا پتا چلتا ہے۔

لو کان عرضاً قریباً و سفرأً قاصداً لا تبعوک و لکن بعدت علیہم الشقة
۶۔ مادی مفادات اور وسائل اللہ تعالیٰ کے نزدیک عارضی اور ناپائیدار ہیں۔ لو کان عرضاً قریب
"عرض" ان چیزوں کو کہا جاتا ہے جو زوال پذیر اور نابود ہونی والی ہوں اور اسکے غنائم جنگی کے بارے میں استعمال سے
مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۷۔ کفار کے خلاف جہاد میں بعض افراد (منافقین) کی مادی مفادات کی خاطر شرکت۔
لو کان عرضاً قریباً و سفرأً قاصداً لا تبعوک

۸۔ اللہ تعالیٰ کا خبر دینا کہ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے اپنی عدم شرکت کو صحیح ثابت کرنے اور شرکت کیلئے
طاقت نہ رکھنے پر جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ و سیحلفون باللہ لو استطعنا لخرجنا معکم

۹۔ اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کی جنگ تبوک سے کامیاب واپسی کی خبر دینا۔ و سیحلفون باللہ لو استطعنا لخرجنا معکم
مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ یہ آیہ شریفہ مسلمانوں کے سر زمین تبوک پر پہنچنے سے پہلے نازل ہوئی ہو کیونکہ اس صورت
میں اللہ تعالیٰ کا یہ خبر دینا کہ شرکت نہ کرنے والے بہانے تراشیں گے مسلمانوں کی کامیاب واپسی کو بیان کر رہا ہے۔
۱۰۔ راہ خدا میں جہاد میں شرکت نہ کرنے کے مہلک اثرات خود شرکت نہ کرنے والوں کے دامنگیر ہوں گے۔
لو استطعنا لخرجنا معکم یہلکون انفسہم

۱۱۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں (منافقین) نے عدم شرکت اور جھوٹی قسموں کے ذریعے اپنی ہلاکت کی طرف
قدم اٹھایا۔ سیحلفون باللہ ... یہلکون انفسہم

۱۲۔ خدا تعالیٰ کو جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کی قسموں کے جھوٹ ہونے کا علم اور خدا کا انکی شرکت نہ کرنے کے صحیح نہ ہونے کی گواہی دینا۔ سیحلفون باللہ ... و اللہ یعلم انہم لکاذبون

۱۳۔ عن ابی جعفر (ع) فی قولہ "لو کان عرضاً قریباً یقول غنیمۃ قریبۃ:" امام محمد باقر (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (لو کان عرضاً قریباً) کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا اس سے مراد ہے قریبی غنیمت ^(۱)

۱۳۔ امام صادق (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (سیحلفون باللہ لو استطعنا لخرجنا معکم ... واللہ یعلم انہم لکاذبون) قال: اکذبہم اللہ عزوجل فی قولہم "لو استطعنا لخرجنا معکم" وقد کانوا مستطیعین للخروج؛ کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انہیں انکی اس بات میں جھٹلایا ہے کہ "اگر ہم طاقت رکھتے ہوتے تو تمہارے ساتھ جاتے" کیونکہ وہ اس وقت جانے کی طاقت رکھتے تھے۔ ^(۲)

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲، ۳، ۱۱

انسان: اسکے باطن کے ظہور کے عوامل ۳

جنگ: اسکی شدت کے آثار ۵؛ اسکے آثار ۳

جہاد: اسکے آثار ۳؛ اس میں حصہ نہ لینے والوں کا جھوٹ بولنا ۱۳؛ اس میں شرکت نہ کرنے کی سزا ۱۰؛ اس میں شرکت نہ

کرنے کے آثار ۱۱؛ اس میں شرکت نہ کرنے کے عوامل ۲؛ اس میں شرکت نہ کرنے والوں کی ہلاکت ۱۰

حقائق: ان کے ظہور کے عوامل ۳

خدا تعالیٰ: اس کا افشا کرنا ۱؛ اس کا علم ۱۲؛ اسکی گواہی ۱۲

روایت: ۱۳، ۱۳

سختی: اسکے آثار ۳، ۳ / غزوہ تبوک: اس سے روگردانی کرنے کے عوامل ۲؛ اس سے روگردانی کرنے والوں کا بہانہ ۸؛ اس

سے روگردانی کرنے والوں کا جھوٹ بولنا ۱۲؛ اس سے روگردانی کرنے والوں کی دنیا طلبی ۲؛ اس سے روگردانی کرنے

والوں کی قسم ۱۲، ۱۱، ۸؛ اس

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۲۹۰۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۲۲ ح ۱۶۸۔

(۲) توحید صدوق ص ۳۵۱ ح ۱۶ باب ۵۶۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۲۲ ح ۱۶۶۔

سے روگردانی کرنے والوں کی ہلاکت ۱۱؛ اس کا قصہ ۸، ۹، ۳؛ اسکی سختی کے آثار ۲؛ اسکی شدت ۳؛ اس میں شرکت نہ کرنے والوں کی آرام طلبی ۱؛ اس میں مسلمانوں کی کامیابی ۹

غنیمت: قریب غنیمت ۱۳

قرآن کریم: اسکی پیشگوئیاں ۸، ۹

قسم: جھوٹی قسم ۸، ۱۲؛ جھوٹی قسم کے آثار ۱۱

مادی وسائل: انکی ناپائنداری ۶

مدینہ: مدینہ سے تبوک تک کی مسافت ۳

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کی سوچ ۲

منافقین: انکی جھوٹی قسم ۱۱؛ انکی دنیا طلبی ۴؛ جہاد سے انکے مقاصد ۴؛ یہ اور غزوہ تبوک ۳

مومنین: انکی تشخیص کا ذریعہ ۵

نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات ۶

ہلاکت: اسکے عوامل ۱۱

آیت ۳۳

﴿عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لَمْ أَذْنَتْ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ﴾

پیغمبر خدا نے آپ سے درگزر کیا کہ آپ نے کیوں انھیں پیچھے رہ جانے کی اجازت دیندی بغیر بہ معلوم کئے کہ ان میں کون سچا ہے اور کون چھوٹا ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم (ص) کی طرف سے بعض مسلمانوں کو صرف ناتوانی کے اظہار کی بنا پر جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی اجازت دینے پر خدا تعالیٰ کی آپ (ص) سے محبت آمیز باز پرس۔ عفا الله عنك لم اذنت لهم

۲۔ بہانہ تلاش کرنے والوں (منافقین) کا پیغمبر (ص) سے اپنے عجز و ناتوانی کے اظہار میں جھوٹ بول کر جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی اجازت لینا۔

لم اذنت لهم حتى يتبين لك

اس آیت میں اذن سے مقصود ان لوگوں کو جہاد میں شرکت نہ کرنے کی اجازت دینا ہے جو اپنے آپ کو معذور سمجھتے تھے اور اس بات کا شاہد اس سے پہلے والی آیت (لو استطعنا ...) اور اس کا شان نزول ہے۔

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کو اللہ تعالیٰ کی خاص مہر و محبت کا حصول۔ عفا اللہ عنک

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کے بہانہ طلب (منافقین) کو جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی اجازت پر اللہ تعالیٰ کا آپ (ص) کو معاف کر دینا۔ عفا اللہ عنک لم اذنت

۵۔ اللہ تعالیٰ کا خبر دینا کہ بعض افراد (منافقین) جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے کا قطعی ارادہ رکھتے ہیں (حتیٰ کہ اگر پیغمبر (ص) اجازت نہ بھی دیں)۔ و سیحلفون باللہ لو استطعنا لخر جنا ... لم اذنت لهم حتی یتبین لك الذین صدقوا و تعلم الکاذبین

منافقین کا جہاد کیلئے اظہار ناتوانی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اسکے جھوٹ ہونے کی یاد دہانی سے پتا چلتا ہے کہ یہ لوگ جنگ میں شرکت نہ کرنے کا پکا ارادہ رکھتے تھے۔

۶۔ جنگ میں شرکت کرنے سے ناتوانی کا دعویٰ کرنے والوں کے سچ اور جھوٹ کی تشخیص رہبر کے ذمے ہے۔ لم اذنت لهم حتی یتبین لك الذین صدقوا و تعلم الکاذبین

مندرجہ بالا نکتہ اس چیز سے حاصل ہوتا ہے کہ جنگ میں شرکت نہ کرنے والوں نے قرک جہاد کی اجازت پیغمبر (ص) سے حاصل کی اور خدا تعالیٰ نے بھی آپ (ص) ہی کو مخاطب قرار دیا ہے۔

۷۔ جہاد میں حصہ نہ لینے والوں کے عذر کو اسکی درست یا نادرستی کی تحقیق کرنے سے پہلے قبول کرنا ممنوع ہے۔ لم اذنت لهم حتی یتبین لك الذین صدقوا و تعلم الکاذبین

اس آیت میں اذن دینے سے مقصود ان لوگوں کو ترک جہاد کا اذن دینا ہے جو اپنے آپ کو معذور سمجھتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کے معذور ہونے یا نہ ہونے کی تحقیق کے بغیر انہیں اذن دینے کی سرزنش کی ہے۔

۸۔ جہاد والا حکم سچے مومنین اور ایمان کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کے درمیان امتیاز کا ذریعہ ہے۔ و جاهدوا ... لم اذنت لهم حتی یتبین لك الذین صدقوا و تعلم الکاذبین

۹۔ جنگ میں شرکت نہ کرنے کیلئے رہبر کی اجازت کی ضرورت ہے۔ لم اذنت لهم حتی یتبین لك الذین صدقوا

۱۰۔ رہبر کی خطا و لغزش قابل چشم پوشی و بخشش ہے۔ عفا اللہ عنک لم اذنت لهم حتی یتبین لك الذین صدقوا

۱۱۔ "عن ابی جعفر (ع) (فی قوله تعالى : "عفی الله عنک لم اذنت لهم حتى يتبين لك الذين صدقوا وتعلم الكاذبین " يقول : تعرف اهل العذر و الذين جلسوا بغیر عذر؛ امام محمد باقر (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (عفی اللہ...) کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (کیوں انہیں اذن دیا) پہلے آپ یہ معلوم کیجئے کہ کون لوگ معذور ہیں اور کون معذور نہیں ہیں^(۱)

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲
 جنگ: اس سے معذور لوگوں کی تشخیص ۶؛ جنگی کمان کی خطاؤں سے درگزر ۱۰
 جہاد: اس سے روگردانی کرنے والوں سے سلوک ۷؛ اس سے روگردانی کرنے والوں کا عذر قبول نہ کرنا ۸؛ اسکے آثار ۸؛ اسکے احکام ۹؛ اسکے ترک کرنے کا اذن ۱، ۲، ۳، ۹
 جھوٹے لوگ: انکی تشخیص ۸
 خدا تعالیٰ: اس کا درگزر ۳؛ اس کا لطف خاص ۳؛ اسکی طرف سے سرزنش ۱ خدا تعالیٰ کی مہربانی: یہ جن لوگوں کو حاصل ہے ۳ خدا تعالیٰ کے محبوب لوگ: ۳
 خطا: قابل بخش خطائیں ۱۰
 روایت: ۱۱

رہبر: اسکے اختیارات ۹، ۶؛ اسکی خطاؤں کا معاف کرنا ۱۰
 غزوہ تبوک: اس سے روگردانی کرنے والے ۱، ۳، ۵؛ اس سے منافقین کی روگردانی ۶
 قرآن کریم: اسکی پیشین گوئیاں ۵
 محمد (ص): آپ (ص) اور جہاد سے معذور لوگ ۱۱؛ آپ (ص) اور غزوہ تبوک کے منافقین ۱؛ آپ (ص) سے درگزر ۳؛
 آپ (ص) کی محبوبیت ۳؛ آپ (ص) کے فضائل ۳؛ آپ (ص) اور منافقین ۳
 منافقین: ان کا اظہار عاجزی ۱، ۲؛ صدر اسلام کے منافقین کا بہانے تلاش کرنا ۲؛ یہ اور پیغمبر (ص) ۲؛ یہ اور غزوہ تبوک ۲
 مومنین انکی تشخیص ۸

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۲۹۴۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۲۴ ح ۱۷۱۔

آیت ۳۳

﴿ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴾

جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ ہرگز اپنے جان و مال سے جہاد کرنے کے خلاف اجازت نہ طلب کریں گے کہ خدا صاحبان تقویٰ کو خوب جانتا ہے۔

۱۔ خدا و آخرت پر ایمان رکھنے والوں نے جان و مال کے ساتھ جہاد سے بچنے کیلئے یہاں نہیں بنائے تھے اور پیغمبر (ص) سے ترک جہاد کی اجازت طلب نہیں کی تھی۔ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا

۲۔ جنگ تبوک سے روگردانی کرنے والے بے ایمان تھے۔ عفا الله عنك لم اذنت لهم ... لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

۳۔ خدا تعالیٰ پر ایمان اور اضروری زندگی کا اعتقاد جان و مال کے ساتھ جہاد کی اعتقادی بنیاد ہے۔ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

۳۔ جان و مال کے ساتھ جہاد سچے ایمان اور تقویٰ کی علامت ہے۔ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ... ان يجاهدوا باموالهم و انفسهم و الله عليم بالمتقين

۵۔ اللہ تعالیٰ متقین کے حالات اور نفسیات سے خوب واقف ہے۔ و الله عليم بالمتقين

۶۔ اہل تقویٰ کی اس بات کی طرف توجہ کہ خدا تعالیٰ ان کی حالت سے باخبر ہے ان کے جہاد میں متحرک رہنے کا سبب ہے۔ ان يجاهدوا ... و الله عليم بالمتقين

۷۔ تقویٰ جانی و مالی جہاد سے پیچھے رہنے سے روکتا ہے۔ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ ... ان يجاهدوا ... و الله عليم بالمتقين

اسلام:

صدر اسلام کی تاریخ ۲

اسما و صفات: علیم ۵

ایمان: آخرت پر ایمان ۳; آخرت پر ایمان کے اثرات ۱; ایمان کی علامتیں ۳; خدا تعالیٰ پر ایمان ۳; خدا تعالیٰ پر ایمان کے اثرات ۱

تقوا: اسکی نشانیاں ۳; اسکے آثار ۴

جہاد: اس سے روگردانی کے موانع ۴; اسکی اہمیت ۳; اسکے عوامل ۳ اس میں حوصلہ ۶; ترک جہاد کی اجازت ۱; جہاد مالی ۱، ۳، ۴

خدا تعالیٰ: اس کا علم ۶; اس کا علم غیب ۵

علم: اسکے آثار ۶

غزوہ تبوک: اس سے روگردانی کرنے والے ۲; اس کا قصہ ۲

مستقین: انکی نفسیات سے آگاہی ۵

مومنین: مومنین اور جہاد ۱

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۶، ۳

آیت ۳۵

﴿إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ﴾

یہ اجازت صرف وہ لوگ طلب کرتے ہیں جن کا ایمان اللہ اور روز آخرت پر نہیں ہے اور ان کے دلوں میں شبہ ہے اور وہ اسی شبہ میں چکر کاٹ کر رہے ہیں۔

۱۔ صرف بے ایمان لوگ (منافقین) پیغمبر اکرم (ص) سے ترک جہاد کی اجازت مانگتے تھے۔

انما يستأذنك الذين لا يؤمنون بالله و اليوم الآخر

۲۔ جنگ و جہاد کا زمانہ انسان کے سچے ایمان اور بے ایمانی کے ظاہر ہونے کا زمانہ ہے۔

لا يستأذنك الذين لا يؤمنون ... ان يجهدوا ... انما يستأذنك الذين لا يؤمنون

۳۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے بے ایمان، سرگردان اور شک و تردید میں گرفتار تھے۔
و ارتابت قلوبهم فہم فی ربہم یترددون

۳۔ بے ایمانی، زندگی میں سرگردانی اور اضطراب و پریشانی کا سبب ہے۔
انما یستأذنک الذین لا یؤمنون ... فہم فی ربہم یترددون

۵۔ شرعی ذمہ داریوں؛ جیسے جان و مال کے ساتھ جہاد کی انجام دہی میں شک، بے ایمانی اور نفاق کی علامت ہے۔
انما یستأذنک الذین لا یؤمنون باللہ ... و ارتابت قلوبهم

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱

اضطراب: اس کے عوامل ۲

ایمان: اسکے ظہور کا پیش خیمہ ۲؛ بے ایمانی کی علامتیں ۵ بے ایمانی کے آثار ۱، ۳؛ بے ایمانی کے ظہور کا ذریعہ ۲
جہاد: اسکے آثار ۲؛ اسکے ترک کرنے کی اجازت ۱؛ اس میں شک ۵
سردردانی: اسکے عوامل ۳

شرعی ذمہ داری: اس پر عمل کرنے میں شک ۵

غزوہ تبوک: اس میں شرکت نہ کرنے والوں کی سرگردانی ۳؛ اس میں شرکت نہ کرنے والے ۳

منافقین: ان کا اضطراب ۳؛ انکی جہاد میں عدم شرکت ۱؛ انکی خصوصیات ۱؛ انکی سرگردانی ۳

نفاق: اسکی علامتیں ۵

آیت ۳۶

﴿وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ﴾

یہ اگر نکلنا چاہتے تو اس کے لئے سامان تیار کرتے لیکن خدا ہی کو ان کا نکلنا پسند نہیں ہے اس لئے اس نے ان کے ارادوں کو کمزور رہنے دیا اور ان سے کہا گیا کہ اب تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

۱۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے (منافقین) اس میں شرکت کیلئے ضروری وسائل رکھتے تھے۔
و لو اردوا الخروج لاعدوا له عدة

۲۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کا ترک جہاد کا پکا عزم۔ و لو اردوا الخروج لاعدوا له عدة

۳۔ جہاد کی تیاری نہ کرنا، جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کے جھوٹ اور ان کے عدم شرکت کے پکے ارادے کی دلیل ہے۔ و لو اردوا الخروج لاعدوا له عدة

۳۔ اللہ تعالیٰ کیلئے، جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں (منافقین) کو اس میں شرکت کیلئے برا نگہتہ کرنا اور انہیں اسکی توفیق دینا نا پسند ہے۔ و لكن كره الله انبعاثهم فثبطهم و قيل اقعدوا مع القاعدین

۵۔ بے ایمانی اور کمزور اعتقاد جہاد میں شرکت کیلئے توفیق الہی سے محروم ہونے کا سبب ہے۔
و لكن كره الله انبعاثهم فثبطهم و قيل اقعدوا مع القاعدین

۶۔ جہاد الہی اقدار میں سے ہے اور بے ایمان اور کمزور اعتقاد والے لوگ اسکے اہل نہیں ہیں۔
و لكن كره الله انبعاثهم فثبطهم و قيل اقعدوا مع القاعدین

اسلام:

صدر اسلام کی تاریخ ۱

ایمان: بے ایمانی کے آثار ۵

توفیق: اس سے محرومی ۵

جہاد: اس سے محرومیت کے عوامل ۵؛ اسکی قدر و قیمت ۶

خدا تعالیٰ: اس کی توفیقات ۵؛ اسکی ناپسندیدگی ۳

غزوہ تبوک: اس کا قصہ ۳، ۲، ۱؛ اس میں شرکت نہ کرنے والوں کا جھوٹ بولنا ۳؛ اس میں شرکت نہ کرنے والے

۱، ۲، ۳

منافقین: منافقین اور غزوہ تبوک ۳

آیت ۳۷

﴿لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَا أُضْعَفُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ﴾
اگر یہ تمہارے درمیان نکل بھی پڑتے تو تمہاری وحشت میں اضافہ ہی کر دیتے اور تمہارے درمیان فتنہ کی تلاش میں گھوڑے دوڑاتے پھرتے اور تم میں ایسے لوگ بھی تھے جو ان کی سننے والے بھی تھے اور اللہ تو ظالمین کو خوب جاننے والا ہے۔

۱۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے (منافقین) اگر شرکت کرتے تو صرف تباہی اور خرابی کا باعث بنتے۔
لو خرجوا فيكم ما زادوكم الا خبال

"خبال" کا معنی ہے فساد اور تباہی یعنی اگر منافقین جنگ کیلئے نکلتے تو صرف تمہاری تباہی اور بربادی کا سبب بنتے۔
۲۔ بے ایمان اور کمزور ایمان لوگوں (منافقین) کے جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے میں مومنین کی بھلائی اور فائدہ تھا نہ

نقصان۔ لو خرجوا فيكم ما زادوكم الا خبال

۳۔ فوجی قوت کی صرف کمیت کو نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ اسکی کیفیت کی طرف توجہ کرنا بھی ضروری ہے۔

لو خرجوا فيكم ما زادوكم الا خبال

۳۔ بے ایمان اور کمزور ایمان لوگوں کی جنگ و جہاد میں شرکت کا نتیجہ صرف فتنہ و فساد اور دوسروں پر منفی اثر ڈالنا ہے۔

لو خرجوا فيكم ما زادوكم الا خبالا و لأوضعوا خلالكم يبغونكم الفتنة

جملہ "یبغونکم الفتنة"، "اوضعوا" کی ضمیر فاعل سے حال ہے یعنی اگر منافقین جنگ کیلئے نکلتے تو یقیناً تمہارے درمیان فتنہ انگیزی کرتے۔

۵۔ جنگ میں کمزور پہلوؤں اور بد نظمی سے استفادہ کرنا بے ایمان منافقین کا شیوہ ہے۔

و لأوضعوا خلالكم يبغونكم الفتنة

۶۔ جنگ تبوک سے پیچھے رہنے والے اگر اس میں شرکت کرتے تو ان کا کام صرف یہ لشکر اسلام کی صفوں میں

گھس کر فتنہ انگیزی کرتے۔ لوخرجوا فيكم ما زادوكم الا خبالا و لأوضعوا خلالكم يبغونكم الفتنة

۷۔ صدر اسلام کے بعض مومنین کا فتنہ انگیز منافقین سے متاثر ہونا۔ يبغونكم الفتنة و فيكم سماعون لهم

"سماع" اسے کہتے ہیں جو دوسرے کے زیر اثر ہو اور اسکی بات پر بہت کان دھرتا ہو۔

قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "سماعون" سے مراد وہ لوگ ہوں جو خود منافق نہیں تھے لیکن ان کے زیر

اثر تھے اور ان کی باتوں پر بہت کان دھرتے تھے۔

۸۔ جنگ تبوک کے مجاہدین کے درمیان منافقین کے جاسوسوں کا وجود۔ وفيكم سماعون لهم

ہو سکتا ہے "سماع" جاسوس سے کنایہ ہو یعنی تمہارے درمیان ایسے لوگ موجود ہیں جو منافقین کیلئے جاسوسی کرتے ہیں

۹۔ مجاہدین اسلام کے درمیان جاسوسی اور فتنہ انگیزی کی خاطر نفوذ، منافقین کا ایک ہتھکنڈا ہے۔

لوخرجوا فيكم ما زادوكم الا خبالا... و فيكم سماعون لهم

۱۰۔ خدا تعالیٰ نے منافقین کی نفسیات اور ان کے حال سے اپنے مکمل طور پر عالم ہونے کو بیان کر کے انہیں تنبیہ کی ہے

ولا وضعوا خلالكم يبغونكم الفتنة... والله عليم بالظالمين

۱۱۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے ستم پیشہ لوگ ہیں۔ لو خرجوا... والله عليم بالظالمين

۱۲۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کی فتنہ انگیز اور مفسدانہ فطرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو انکی شرکت پسند نہیں

تھی۔ ولكن كره الله انبعاثهم... لو خرجوا فيكم

مازادوكم الا خبالاً... ييغونكم الفتنة

۱۳۔ سپاہ اسلام کے درمیان رخنے اندازی اور فتنہ انگیزی ظلم پیشہ ہونے کی نشانی ہے۔

لو خرجوا فيكم مازادوكم الا خبالاً ... ييغونكم الفتنة و الله عليم بالظلمين

۱۴۔ جنگ تبوک میں بعض لوگوں کے شرکت نہ کرنے کی وجہ سے مومنین کو لاحق ہونے والی پریشانی کو دور کرنے کیلئے اللہ

تعالیٰ کا انہیں تسلی دینا۔ انما يستأذنك الذين لا يؤمنون ... لو خرجوا فيكم مازادوكم الا خبالاً ... و الله عليم بالظالمين

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۷، ۸

اسما و صفات: علیم ۱۰

جنگ: جنگ میں اچھی افواج ۳؛ جنگی حالات ۳

جہاد: اس میں حوصلہ افزائی ۱۴؛ اس میں شکست کے عوامل ۴؛ اس میں کمزور ایمان لوگ ۴

خدا تعالیٰ: اس کا تہیہ کرنا ۱۰؛ اس کا علم غیب ۱۰؛ اس کا ناپسند کرنا ۱۲

رخنہ اندازی: اسکے آثار ۱۳

ظلم: اسکی نشانیاں ۱۳

ظالم لوگ: ۱۱

غزوہ تبوک: اس کا قصہ ۶، ۱۳، ۱۲، ۸؛ اس میں شرکت نہ کرنے والوں کا ظلم ۱۱؛ اس میں شرکت نہ کرنے والوں کا فساد

پھیلانا ۱۲، ۶، ۱؛ اس میں شرکت نہ کرنے والوں کا کردار ۶؛ اس میں شرکت نہ کرنے والے ۱۳، ۲؛ اس میں منافقین کے

جاسوس ۸

کفار: کفار جہاد میں ۳

کمزوری: اس سے سوء استفادہ ۵

مجاہدین: انکی صفوں میں گھسنا ۹، ۶؛ ان میں رخنہ اندازی ۱۳

منافقین: انکا جہاد میں شرکت نہ کرنا ۲؛ انکا سوء استفادہ کرنا ۵؛ انکا فساد پھیلانا ۱؛ انکو تہیہ ۱۰؛ انکی سازش ۹، ۱۰؛ ان کے

جاسوس ۹؛ ان کے ساتھ نمٹنا ۵؛ صدر اسلام کے منافقین اور مومنین ۷؛ منافقین اور غزوہ تبوک ۲، ۱

مومنین: انکو تسلی دینا ۱۴؛ انکے مفادات ۲؛ صدر اسلام کے مومنین کا اثر قبول کرنا ۷

آیت ۳۸

﴿لَقَدْ ابْتَغُوا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ﴾

بیشک انھوں نے اس سے پہلے بھی فتنہ کوشش کی تھی اور تمھارے امور کو الٹ پلٹ دینا چاہا تھا یہاں تک کہ حق آگیا اور امر خدا واضح ہو گیا اگرچہ یہ لوگ اسے ناپسند کر رہے تھے۔

۱۔ جنگوں میں منافقین کی ہمیشہ پیغمبر اکرم (ص) اور اسلام کے خلاف فتنہ انگیزی اور بد رفتاری۔
لقد ابتغوا الفتنة من قبل

۲۔ منافقین کی یہ کوشش کہ امور کو پیغمبر (ص) کے سامنے مسخ کر کے پیش کیا جائے۔ و قلبوا لك الامور

۳۔ اسلامی راہنماؤں کی منافقین کے ہتھکنڈوں اور فتنہ انگیزیوں (امور کو برعکس کر کے پیش کرنا) کے مقابلے میں ہوشیاری کی ضرورت۔ و قلبوا لك الامور

۳۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں (منافقین) کی، لشکر اسلام کو شکست سے دوچار کرنے سے ناتوانی۔
لقد ابتغوا الفتنة من قبل... حتى جاء الحق و ظهر امر الله و هم كارهون

۵۔ منافقین اس وقت تک تخریب کاری جاری رکھیں گے جب تک حق کا غلبہ نہیں ہو جاتا اور لشکر اسلام کو یقینی کامیابی حاصل نہیں ہو جاتی۔ لقد ابتغوا الفتنة من قبل... حتى جاء الحق و ظهر امر الله

۶۔ اسلام اور مسلمانوں کی کامیابی، ارادہ الہی کا مظہر اور حق کی کامیابی ہے۔ حتى جاء الحق و ظهر امر الله

۷۔ معاشرتی حقائق کو مسخ کر کے پیش کرنا فتنہ انگیزی کی علامت ہے۔ لقد ابتغوا الفتنة من قبل و قلبوا لك الامور

۸۔ اسلام اور مسلمانوں کی کامیابی منافقین کیلئے ناقابل قبول اور ناقابل برداشت ہے۔
حتی جاء الحق و ظهر امر الله و هم کارهون

۹۔ منافقین کی خواہش کے برخلاف حق کامیابی کی راہ پر گامزن ہے۔ حتی جاء الحق و ظهر امر الله و هم کارهون
اسلام: دشمنان اسلام ۵؛ صدر اسلام کی تاریخ ۸، ۵، ۱
حق: اسکی کامیابی ۹، ۶، ۵

حقائق: حقائق کو مسخ کر کے پیش کرنا ۷

خدا تعالیٰ: اسکے ارادہ کے عملی ہونے کی نشانیاں ۶

رہبر: اس کی ذمہ داری ۳؛ اس کی ہوشیاری کی اہمیت ۳

غزوہ تبوک: اس کا قصد ۳؛ اس میں شرکت نہ کرنے والے ۳

فساد پھیلانا: اسکے موارد ۷

مسلمان: انکی کامیابی ۶

منافقین: ان کا غلط اطلاعات پہنچانا ۳، ۲؛ انکی خصوصیات ۱؛ انکی خواہشات ۹؛ انکی رخنہ اندازی ۵، ۱؛ انکی سازش
۵، ۳، ۱؛ انکی عاجزی ۳؛ انکی کار شکنی ۱؛ ان کے جرائم ۵، ۱؛ صدر اسلام کے منافقین کی سازش ۲؛ یہ اور اسلام ۵، ۱؛ یہ اور
حضرت محمد (ص) ۱، ۲؛ یہ اور غزوہ تبوک ۳؛ یہ اور مسلمانوں کی کامیابی ۸

آیت ۳۹

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ اٰذْنٰی وَلَا تَفْتِنِّیْ اِلَّا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌ بِالْكَافِرِیْنَ﴾

ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم کو اجازت دیجئے اور فتنہ تمہیں نہ ڈالئے تو آگاہ ہو جاؤ کہ یہ واقعاً فتنہ میں گر چکے ہیں
اور جہنم تو کافرین کو ہر طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔

۱۔ بعض منافقین آزمائش اور گناہ میں مبتلا ہونے کا بہانہ بنا کر جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی اجازت طلب

کرتے ہیں۔ و منهم من يقول ائذن لي ولا تفتني

اس آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ ایک منافق نے پیغمبر (ص) سے کہا یا رسول اللہ مجھے اجازت دے دیجئے کہ جنگ میں شرکت نہ کروں... کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ رومی لڑکیوں کے فتنے میں مبتلا ہو کر گناہ میں پڑ جاؤں (مجمع البیان اس آیت کے ذیل میں)۔

۲۔ منافقین کی پیغمبر اکرم (ص) کے ساتھ بات کرنے میں بے ادبی اور بے باکی۔ و منهم من يقول ائذن لي ولا تفتني

منافقین کا پیغمبر (ص) کو اپنے گناہ کا سبب قرار دینا (ولا تفتني) انکی پیغمبر (ص) کے سامنے انتہائی بے ادبی کا مظہر ہے۔

۳۔ بھاری ذمہ داریوں سے فرار کرنے کیلئے بعض منافقین کا فریب آور اور ظاہراً شرعی حیلوں کا سہارا لینا۔

و منهم من يقول ائذن لي ولا تفتني

شان نزول بتاتا ہے کہ بعض منافقین نے رومی عورتوں کے فتنے میں مبتلا ہو جانے کو جنگ میں شرکت نہ کرنے کا بہانہ بنایا۔ اس سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ جنگ اور لڑنے والی افواج کی کمان پیغمبر اکرم (ص) کی ذمہ داری ہے۔ و منهم من يقول ائذن لي

۵۔ منافقین کی یہ سوچ کہ راہ خدا میں جہاد بلا اور مصیبت ہے۔ ائذن لي و لا تفتني

لغت میں "فتنہ" کا ایک معنی بلا اور مصیبت ہے یعنی مجھے ٹھہرنے کی اجازت دے دیجئے اور جنگ کی مصیبتوں میں مبتلا نہ کیجئے۔

۶۔ سب قوی اور طاقتوں کی کمان اسلامی معاشرے کے رہبر کی ذمہ داری ہے۔ و منهم من يقول ائذن لي

۷۔ گناہ اور آزمائش سے محفوظ رہنے کا بہانہ بنا کر جنگ میں شرکت نہ کرنے والے خود فتنہ اور گناہ میں گھرے ہوئے تھے۔

ائذن لي ولا تفتني الا في الفتنة سقطو

۸۔ جہاد میں شرکت نہ کرنے کا نقصان، شرکت کرنے کی صورت میں لاحق ہونے والے خطرات سے کہیں زیادہ ہے۔

و منهم من يقول ائذن لي ولا تفتني الا في الفتنة سقطو

۹۔ آتش دوزخ کا ہر طرف سے کفار کا گھیراؤ کرنا۔ و ان جہنم لمحيطۃ بالكافرين

۱۰۔ کفار اس دنیا میں ایک طرح سے آتش جہنم کے گھیرے میں ہیں۔

و ان جہنم لمحیطة بالكفرین

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "محیطة" میں احاطہ سے مراد احاطہ فعلی ہو۔

۱۱۔ دوزخ اس وقت بھی موجود ہے۔ و ان جہنم لمحیطة بالكفرین

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ گھیراؤ سے مراد فعلی گھیراؤ ہو اور اس کا لازمہ جہنم کا وجود فعلی ہے۔

۱۲۔ منافقین کافروں کا ٹولہ ہے۔ و منهم من يقول ائذن لی... الا فی الفتنة سقطوا و ان جہنم لمحیطة بالكفرین

۱۳۔ منافقین دوزخی ہیں۔ الا فی الفتنة سقطوا و ان جہنم لمحیطة بالكفرین

آنحضرت (ص): آپ (ص) کی کمان ۳; آپ (ص) کے اختیارات ۳

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱

جنگ: اسکی کمان ۶

جہاد: اس کو ترک کرنے والوں کا گناہ ۷; اس میں شرکت نہ کرنے والوں کا بہانہ تلاش کرنا ۷; ترک جہاد کا نقصان ۸; ترک

جہاد کی اجازت ۱

جہنم: آتش جہنم کا گھیراؤ ۹; جہنم کا اس وقت ہونا ۱۱، ۱۰

جہنمی لوگ: ۱۳، ۹

دینی راہنما: ان کے اختیارات ۶

ذمہ داری: اس سے فرار ۳

غزوہ تبوک: اس کا قصہ ۱

کفار: ۱۲ کفار جہنم میں ۱۰، ۹

منافقین: انکا بہانہ تلاش کرنا ۱; انکا تظاہر ۳; ان کا حضرت محمد (ص) سے اجازت طلب کرنا ۱; انکا سلوک ۲; انکا کفر

۱۲; انکی بے ادبی ۲; انکی سوچ ۵; انکے شرعی بہانے ۳; یہ اور جہاد ۵; یہ اور حضرت محمد (ص) ۲; یہ اور غزوہ تبوک ۱; یہ

جہنم میں ۱۳

آیت ۵۰

﴿إِنْ تُصِيبَكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِيبَكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ﴾

ان کا حال یہ ہے کہ آپ تک نیکی آتی ہے تو انھیں بری لگتی ہے اور کوئی مصیبت آجاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا اور خوش و خرم واپس چلے جاتے ہیں۔

۱۔ پیغمبر (ص) اور اسلام کی کامیابی، جنگ میں شرکت نہ کرنے والوں (منافقین) کیلئے تکلیف دہ تھی۔
ان تصيبك حسنة تسؤهم

۲۔ بہانہ بنا کر جنگ میں شرکت نہ کرنے والے، سپاہ اسلام کی ناکامی کے خواہشمند اور انکی کامیابی سے پریشان۔
ان تصيبك حسنة تسؤهم

۳۔ پیغمبر (ص) اور مسلمانوں کو کفر کے خلاف جنگوں میں فراز و نشیب اور کامیابی و ناکامی کا سامنا۔
ان تصيبك مصيبة

۴۔ مسلمانوں کے جنگ میں شکست اور مشکلات سے دوچار ہونے کی صورت میں منافقین کا اس میں شرکت نہ کرنے پر فخر و مباہات کرنا اور خوشی و مسرت کا اظہار کرنا۔ ان تصيبك مصيبة يقولوا قد اخذنا امرنا من قبل و يتولوا و هم فرحون

۵۔ منافقین، فرصت طلب گروہ ہیں۔ ان تصيبك حسنة تسؤهم وان تصيبك مصيبة يقولوا قد اخذنا امرنا من قبل و يتولوا و هم فرحون

۶۔ معاشرتی ذمہ داریوں اور مشکلات سے اپنے آپ کو دور رکھنا منافقین کی نظر میں ہوشیاری اور چالاکي ہے۔
و ان تصيبك مصيبة يقولوا قد اخذنا امرنا من قبل و يتولوا و هم فرحون

۷۔ مسلمانوں کی کامیابی اور ناکامی کے بارے میں منافقین کا غلط فیصلہ کرنا۔

و ان تصبک مصیبة یقولوا قد اخذنا امرنا من قبل و یتولوا و ہم فرحون

۸۔ امام محمد باقر سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (ان تصبک حسنة...) کے بارے میں روایت کی گئی ہے: اما الحسنة فالغنیمة و

العافیة واما المصیبة فالبلاء و الشدة حسنة سے مراد غنیمت اور سلامتی ہے اور مصیبت سے مراد بلا اور سختی ہے۔^(۱)

آنحضرت (ص): آپ کی کامیابی کے آثار ۱؛ آپ کے غزوات ۳

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۳

جہاد: اسکو ترک کرنے والوں کا بہانہ تلاش کرنا ۲؛ اسکو ترک کرنے والوں کی آرزو ۲؛ اسکو ترک کرنے والوں کے غم و

اندوہ کے عوامل ۱؛ اسکو ترک کرنے والے ۳؛ جہاد و اسلام سے پشت پھیرنے والے ۲

حسنة: اس سے مراد ۸

روایت: ۸

موقع تلاش کرنے والے لوگ: ۵

مصیبت: اس سے مراد ۸

منافقین: انکا جہاد سے منہ پھیرنا ۳؛ انکا فیصلہ ۴؛ ان کا موقع تلاش کرنا ۵؛ انکی سوچ ۶؛ انکی صفات ۵؛ ان کے غم و اندوہ کے

عوامل ۱؛ یہ اور چالاکی ۶؛ یہ اور مسلمانوں کی شکست ۴، ۳؛ یہ اور مسلمانوں کی کامیابی ۴؛ یہ اور مشکلات ۶

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۲۹۲۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۲۵ ح ۱۷۷۔

آیت ۵۱

﴿قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾

آپ کہہ دیجئے کہ ہم تک دی حالات آتے ہیں جو خدا نے ہمارے حق میں لکھ دئے ہیں وہی ہمارا مولا ہے اور صاحبان ایمان اسی پر توکل اور اعتماد رکھتے ہیں۔

۱۔ سچے مومنین کا یہ عقیدہ کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کے بغیر انہیں کوئی خوشی اور غم نہیں پہنچ سکتا۔

قل لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا

۲۔ اللہ تعالیٰ پہلے سے ہی انسان کی ہر قسم کی تقدیر لکھ چکا ہے۔ قل لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا

۳۔ سپاہ اسلام کی کامیابی اور ناکامی کی بنیاد صرف خدا تعالیٰ کی مشیت اور اسکی تقدیر ہے۔

قل لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا

۳۔ جہاد اور شرعی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں سچے مومنین کا خدا تعالیٰ کی حمایت اور سرپرستی پر بھروسہ۔

قل لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا هو مولانا

۵۔ خدا تعالیٰ انسانوں کا سرپرست اور انکی قسمت کا مالک ہے۔ هو مولانا

۶۔ سچے مومنین خدا تعالیٰ کی ہر قسم کی تقدیر کو، حتیٰ کہ سختیوں کو بھی، اپنے فائدے میں سمجھتے ہیں۔

قل لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا هو مولانا

پیش آنے والی سب (خوشیوں اور غموں) کیلئے لام انتفاع (لنا) کا استعمال کرنا مندرجہ بالا نکتے پر دلالت کرتا ہے۔

۷۔ سچے مومنین اپنے فریضے کو انجام دینے، مشیت الہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور اسکی راہ میں ہر قسم کی کامیابی

اور شکست کو قبول کرنے کی فکر میں۔ ان تصبك حسنة تسؤهم قل لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا هو مولانا

۸۔ مومنین کا صرف خدا پر توکل ہونا چاہئے۔ ہو مولانا و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون

۹۔ خدا تعالیٰ اور انسانوں پر اسکی ولایت اور سرپرستی پر ایمان، اس پر توکل اور اس کے غیر سے روگردانی کا تقاضا کرتا

ہے۔ ہو مولانا و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون

۱۰۔ اس بات پر ایمان کہ ہر قسم کی خوشی و غم اور کامیابی و ناکامی کی بنیاد خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے، کا تقاضا یہ ہے کہ توکل

صرف اس پر ہو اور اس کے غیر سے روگردانی ہو۔ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ... و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون

اسما و صفات: مولیٰ ۵

اللہ تعالیٰ: اسکی تقدیر ۳; اسکی مشیت ۳; اسکی ولایت ۵، ۳; اسکی افعال ۲

انسان: اس کی تقدیر ۲; اس کا مولیٰ ۵

ایمان: تقدیر پر ایمان کے اثرات ۱۰; خدا تعالیٰ پر ایمان کے آثار ۹; خدا تعالیٰ کی ولایت پر ایمان ۹

توحید: توحید افعالیٰ ۱

توکل: خدا پر توکل ۸; خدا پر توکل کا پیش خیمہ ۱۰، ۹

جہاد: اس میں توکل ۳

سر تسلیم خم کرنا: خدا تعالیٰ کی مشیت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۷

شکست: اس کا سرچشمہ ۱۰، ۳

عقیدہ: تقدیر کا عقیدہ ۱

کامیابی: اس کا سرچشمہ ۱۰، ۳

مومنین: ان کا توکل ۸، ۳; ان کا جہاد ۳; ان کا عقیدہ ۶، ۱; ان کا مطیع ہونا ۷; انکی ذمہ داری ۸; انکے مفادات ۶; یہ اور تقدیر الہی

۷، ۶; یہ اور سختی ۶; یہ اور شرعی ذمہ داری ادا کرنا ۷

نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات ۵; نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۱۰، ۹

آیت ۵۲

﴿قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُونَ﴾

آپ کہہ دیجئے کہ تم ہمارے بارے میں جس بات کا بھی انتظار کر رہے ہو وہ دو میں سے ایک نیکی ہے اور ہم بتلا بارے میں اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ خدا اپنی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں سے تمہیں عذاب میں مبتلا کر دے لہذا اب عذاب کا انتظار کو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔

۱۔ سچے مومنین کا میابی یا شہادت جو بھی انہیں جنگ میں نصیب ہو اسے خیر اور بھلائی شمار کرتے ہیں۔
قل هل تربصون بنا الا احدى الحسينين

۲۔ اقدار اور ان کے معیار مومنین اور منافقین کی نظر میں مختلف ہیں۔

ان تصبك مصيبة يقولوا قد اخذنا امرنا من قبل ... قل لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا ... قل هل تربصون بنا الا احدى الحسينين

۳۔ صدر اسلام کے مومنین، خدا تعالیٰ کے ذریعے یا خود اہل ایمان کے ہاتھوں منافقین کی ہلاکت کے منتظر تھے۔
و نحن نترصد بكم ان يصيبكم الله بعذاب من عنده او بايدنا

۳۔ صدر اسلام کے مومنین، منافقین کے ساتھ جنگ کرنے اور اپنے درمیان سے نفاق کو اکھاڑ پھینکنے کیلئے حکم الہی کے انتظار میں۔ و نحن نترصد بكم ... بعذاب من عنده او بايدنا

۵۔ مومنین کی قدرت و طاقت، منافقین کی نابودی اور انہیں عذاب دینے کیلئے خدا تعالیٰ کے ارادے کے عملی ہونے کا ذریعہ۔ ان يصيبكم الله بعذاب من عنده او بايدنا

۶۔ منافقین عذاب الہی میں گرفتار ہونے کے قریب۔ و نحن نترصد بكم ان يصيبكم الله بعذاب من عنده

۷۔ مومنین کی سوچ یہ ہے کہ تمام امور خدا تعالیٰ کی مشیت اور ارادے کے تابع ہیں۔

نحن نترصد بكم ان يصيبكم الله بعذاب من عنده او بايدنا

۸۔ جنگ سے روگردانی کرنے والے منافقین موت کے مستحق ہیں۔ نحن نتربص بكم ... بعذاب من عنده او بأيدينا

۹۔ صدر اسلام کے مومنین اپنے نیک انجام اور منافقین کی تباہی اور بردباری کے بارے میں مطمئن۔

نحن نتربص بكم ... بعذاب من عنده او بأيدينا فتر بَصُوا انا معكم متربصون

۱۰۔ "عن ابی جعفر ع" (فی قوله عزوجل): "هل تربصون بنا الا احدى الحسنین" قال : اما موت فی طاعة الله او

ادراك ظهور امام ...; امام محمد باقر (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان (احدی الحسنین) کے متعلق

فرمایا: یا راہ خدا میں موت یا ظہور امام کا درک کرنا۔^(۱)

احدی الحسنین: اس سے مراد ۱۰

اقدار: انکا معیار ۲

توحید: توحید افعالی ۷

جنگ: منافقین کے ساتھ جنگ ۳

جہاد: اس سے روگردانی کرنے والوں کی سزا ۸

خدا تعالیٰ: اس کا ارادہ ۷; اس کا عذاب ۶، ۳; اسکی مشیت ۷; اس کے ارادہ کے عملی ہونے کا پیش خیمہ ۵

روایت: ۱۰

شہادت: اسکی اہمیت ۱۰

خدا کے کارندے: ۵

قیمت گزاری: اس کا معیار ۲

کامیابی: اسکی اہمیت ۱۰

منافقین:

(۱) کافی ج ۸ ص ۲۸۶ ح ۴۳۱۔ نور الثقلین ج ۳ ص ۲۲۵ ح ۱۷۸۔

انکا انجام ۹؛ ان کا عذاب ۶؛ انکی سوچ ۲؛ انکی ہلاکت ۹، ۳؛ انکی ہلاکت کا ذریعہ ۵؛ انکے عذاب کا پیش خیمہ ۵؛ تخلف کرنے والے منافقین کی سزا ۸؛ قدر و قیمت لگانے میں انکا معیار ۲
موت: اسکے مستحقین ۸

مومنین: انکا عقیدہ ۱، ۲، ۴؛ انکی طاقت ۵؛ صدر اسلام کے مومنین کا اطمینان ۹؛ صدر اسلام کے مومنین کا انتظار ۳، ۴؛ صدر اسلام کے مومنین کا انجام ۹؛ یہ اور ارادہ خدا ۴؛ یہ اور شہادت ۱؛ یہ اور صدر اسلام کے منافقین ۳؛ یہ اور کامیابی ۱؛ یہ اور مشیت خدا ۴؛ یہ اور منافقین ۳
نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات ۴

آیت ۵۳

﴿قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَلَ مِنْكُمْ إِنْكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ﴾

کہہ دیجئے کہ م بخشہ خرچ کرو یا جبراً تمہارا عمل قبول ہونے والا نہیں ہے کہ تم ایک قاسق قوم ہو۔
۱۔ جنگ تبوک میں بعض شرکت نہ کرنے والوں کا جہاد میں جانے کی بجائے راہ خدا میں مال خرچ کرنے کا ارادہ۔
قل انفقوا طوعاً

اس آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ ایک منافق نے جہاد پر جانے کی بجائے پیسے دینے کی پیشکش کی تھی۔
۲۔ منافقین کا اتفاق چاہے ان کی پسندیدگی اور رغبت کے ساتھ ہو یا ناپسندیدگی اور بے رغبتی کے ساتھ بارگاہ خدا میں اسکی کوئی قدر و قیمت نہیں اور خدا تعالیٰ کے یہاں قابل قبول نہیں ہے۔ قل انفقوا طوعاً او کرہاً لن یتقبل منکم
۳۔ جنگ میں شرکت کی بجائے مال خرچ کرنا قابل قبول نہیں ہے اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں اسکی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔
ہے۔ و منهم من يقول ائذن و لا تفتنى ... قل انفقوا طوعاً او کرہاً لن یتقبل منکم
۳۔ جنگ سے روگردانی کرنے والے قاسق ہیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ان کے اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

انکم کنتم قوما فاسقین

آیات کے اس حصے میں بات ان منافقین سے ہو رہی ہے جنہوں نے جنگ تبوک میں شرکت کرنے سے گریز کیا تھا۔

۵۔ منافقین، فاسق اور تجاوز کرنے والے لوگ ہیں۔ انکم کنتم قوما فاسقین

۶۔ فسق اور حق سے انحراف، اعمال کے بارگاہ الہی میں بے قدر و قیمت ہونے کا سبب ہے۔

انفقوا ... لن یتقبل منکم انکم کنتم قوما فاسقین

۷۔ وہ نیک اعمال جن کی بنیاد اور محرک خدائی نہ ہو بارگاہ الہی میں قبول نہیں ہیں۔

انفقوا ... لن یتقبل منکم انکم کنتم قوما فاسقین

۸۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر (ص) کو منافقین کا انفاق قبول نہ کرنے کی ہدایت۔ لن یتقبل منکم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ جملہ (لن یتقبل) خبر ہو لیکن انشاء کے معنی میں۔ یعنی پیغمبر منافقین کا انفاق قبول نہ کریں

آنحضرت (ص): آپکی ذمہ داری ۸

انفاق: اس کا بے قیمت ہونا ۲، ۳

جہاد: اس سے روگردانی کرنے والوں کا فسق ۳؛ اسکی اہمیت ۳؛ اس میں شرکت نہ کرنے والوں کا عمل ۳

خدا تعالیٰ: اسکی نصیحتیں ۸

عمل: اس کا بے قیمت ہو جانا ۳؛ اسکے بے قیمت ہونے کے عوامل ۶؛ اس کے قبول ہونے کے معیار ۷

غزوہ تبوک: اس کا قصہ ۱؛ اس میں شرکت نہ کرنے والوں کا انفاق ۱

فاسق لوگ ۳، ۵

فسق: اس کے اثرات ۶

قدر و قیمت: انکا معیار ۷

منافقین: انکا فسق ۵؛ ان کے انفاق کا بے قیمت ہونا ۲، ۸

آیت ۵۳

﴿وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَى وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ﴾

اور ان کے نفقات کو قبول ہونے سے صرف اس بات نے روک دیا ہے کہ انھوں نے خدا اور رسول کا انکار کیا ہے اور یہ نماز بھی سستی اور کسلندی کے ساتھ بجالاتے ہیں اور راہ خدا میں کراہت اور ناگواری کے ساتھ خرچ کرتے ہیں

۱۔ منافقین کا خدا کے بارے میں کفر اور پیغمبر (ص) کی رسالت کا انکار ان کے انفاق کے بے قدر و قیمت ہونے اور اسکے بارگاہ الہی میں قبول نہ ہونے کا عامل ہے۔ و ما منعهم ان تقبل منهم نفقاتهم الا انهم كفروا بالله و برسوله
۲۔ منافقین، کافر اور پیغمبر (ص) کی رسالت کے منکر تھے۔ و ما منعهم ان تقبل منهم نفقاتهم الا انهم كفروا بالله و برسوله

۳۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے بظاہر مسلمان تھے لیکن باطناً خدا و رسول کے منکر تھے۔
و ما منعهم ان تقبل منهم نفقاتهم الا انهم كفروا بالله و برسوله

آیات کے اس حصے میں بات ان لوگوں سے ہو رہی ہے جنہوں نے جنگ تبوک میں شرکت کرنے سے گریز کیا تھا۔
۳۔ بارگاہ خدا تعالیٰ میں اعمال کی قدر و قیمت کی شرط خدا اور اسکے پیغمبر (ص) کی رسالت پر ایمان لانا ہے۔
و ما منعهم ان تقبل منهم نفقاتهم الا انهم كفروا بالله و برسوله

۵۔ نماز میں کاہلی اور سستی، منافقت اور خدا و رسول پر واقعی ایمان نہ ہونے کی نشانی ہے۔
كفروا بالله و برسوله و لا يأتون الصلوة الا و هم كسالى

۶۔ دیگر عبادات کی نسبت نماز کی اہمیت اور ان کے قبول

ہونے میں نماز کا کردار و ما منعہم ان تقبل منهم نفقتهم الا ... لا یأتون الصلوۃ الا و ہم کسالی
۷۔ ناپسندیدگی اور بے رغبتی کے ساتھ انفاق، منافقت اور خدا و رسول پر واقعی ایمان نہ ہونے کی نشانی ہے۔
کفروا باللہ و برسولہ ... و لا ینفقون الا و ہم کارہون

۸۔ رغبت و میلان، قبول انفاق کی شرط ہے اور بے رغبتی اور ناپسندیدگی اسکے بارگاہ الہی میں بے قدر و قیمت ہو جانے کا
سبب ہے۔ و ما منعہم ان تقبل منهم نفقاتہم الا ... و لا ینفقون الا و ہم کارہون

۹۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے نماز میں سستی اور میلان و رغبت کے بغیر انفاق کرنے کی مذمت۔
لا یأتون الصلوۃ الا و ہم کسالی و لا ینفقون الا و ہم کارہون

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کو جھٹلانے کے آثار ۱، آنحضرت (ص) (ص) کو جھٹلانے والے ۲
اقدار: انکا معیار ۳

انفاق: اس کے قبول ہونے کے شرائط ۸؛ اس میں بے رغبتی ۷؛ اس میں بے رغبتی کی مذمت ۹؛ اس میں بے رغبتی کے
آثار ۸

ایمان: بے ایمان کی علامتیں ۷، ۵؛ خدا تعالیٰ پر ایمان کے اثرات ۳؛ محمد (ص) پر ایمان کے اثرات ۲
خدا تعالیٰ: اسکی طرف سے مذمت ۹

عبادت: اہم ترین عبادت ۶
عمل: اسکی قدر و قیمت ۳؛ اسکے بے قدر و قیمت ہونے کے عوامل ۸؛ اس کے قبول ہونے کا معیار ۶
غزوہ تبوک: اس سے روگردانی کرنے والوں کا نفاق ۳؛ اس میں شرکت نہ کرنے والوں کا کفر ۳
کفار: ۲

کفر: خدا کے بارے میں کفر ۳؛ حضرت محمد (ص) کے بارے میں کفر ۳
منافقین:

انکا کفر ۲؛ انکے انفاق کا بے قدر و قیمت ہونا ۱؛ ان کے عمل کے بے قدر و قیمت ہونے کے عوامل ۱؛ ان کے کفر کے آثار ۱

نفاق: اسکی نشانیاں ۵، ۷

نماز: اسکی اہمیت ۶؛ اسکے آثار ۶؛ اس میں سستی ۵؛ اس میں سستی کی مذمت ۹

آیت ۵۵

﴿فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ﴾

تمہیں ان کے اموال اور اولاد حیرت میں نہ ڈال دیں بس اس کا ارادہ یہی ہے کہ انہیں کے ذریعہ ان پر زندگانی دنیا میں عذاب کرے اور حالت کفر ہی میں انکی جان نکل جائے۔

۱۔ انسان کے پاس کثیر مال و اولاد کا ہونا اسکے خدا کا محبوب اور سعادت مند ہونے کی علامت نہیں ہے۔
فلا تعجبك اموالهم و لا اولادهم

۲۔ منافقین کی پست حقیقت اور برے انجام کی طرف توجہ، ان کے کثیر اموال اور اولاد کے اہل ایمان کی نظروں کو نہ بھانے کا اہم سبب ہے۔ فلا تعجبك اموالهم و لا اولادهم

"فلا تعجبك" میں فاء تفریع، اعجاب سے نہیں کو ان مطالب پر متفرع کر رہی ہے جو گذشتہ آیات میں منافقین کی منفی حقیقت اور ان کے برے انجام کے بارے میں بیان کئے گئے ہیں۔

۳۔ پیغمبر (ص) کے زمانے کے منافقین کے پاس فراوان مال و اولاد اور مادی وسائل تھے۔
فلا تعجبك اموالهم و لا اولادهم

۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین کی دنیوی آسائش کے بارے میں رشک کرنے سے ممانعت۔
فلا تعجبك اموالهم و لا اولادهم

۵۔ دوسروں کے فراوان مادی وسائل کے سامنے انسانوں بلکہ مومنین کے جذب ہونے کا امکان۔
فلا تعجبك اموالهم و لا اولادهم

۶۔ مال و اولاد دنیاوی زندگی کے دو پرکشش عنصر۔ فلا تعجبك اموالهم و لا اولادهم

چونکہ مادی آسائش کے سامان میں سے صرف مال و اولاد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۷۔ پیغمبر اکرم (ص) کو منافقین کے پاس مادی وسائل کی موجودگی پر تعجب۔ فلا تعجبك اموالهم و لا اولادهم ممکن ہے آیت میں نہی کا خطاب صرف پیغمبر اکرم (ص) کو ہو یا ان سب لوگوں کو جو خدا تعالیٰ کے مخاطب بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مندرجہ بالا نکتہ پہلے احتمال کی بنا پر ہے۔

۸۔ عصر پیغمبر اکرم (ص) کے مومنین کے پاس منافقین کی نسبت مالی اور اجتماعی وسائل کی کمی۔ فلا تعجبك اموالهم و لا اولادهم

منافقین کے مادی وسائل اور سامان آسائش کا رشک آور ہونا، ان کے مقابلے میں صدر اسلام کے مومنین کی اقتصادی کمزوری اور مادی محرومیت کا پتا دیتا ہے۔

۹۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین کو فراوان دنیاوی وسائل کی فراہمی کا تنہا مقصد انہیں اس دنیا میں عذاب اور پریشانی میں مبتلا کرنا ہے۔ انما يريد الله ليعذبهم بها في الحياة الدنيا

۱۰۔ دنیاوی عذاب دینے کے سلسلے میں ارادہ الہی کا ظاہری نعمتوں اور طبعی وسائل کی فراہمی کے ذریعے عملی ہونا۔ انما يريد الله ليعذبهم بها في الحياة الدنيا

۱۱۔ مال و اولاد کی کثرت بے ایمانوں کیلئے پریشانی اور رنج و الم کا باعث ہے۔ فلا تعجبك اموالهم و لا اولادهم... ليعذبهم بها في الحياة الدنيا

۱۲۔ مرتے وقت منافقین کی جانوں کا سختی کے ساتھ نکلنا۔ و تزهق انفسهم

"تزهق" کے مصدر "زہوق" کا معنی ہے سختی کے ساتھ نکلنا (مجمع البیان ذیل آیہ)۔

۱۳۔ موت کے وقت اپنے اموال اور اولاد کھونے پر منافقین کی حسرت۔ فلا تعجبك اموالهم و لا اولادهم... ليعذبهم... و تزهق انفسهم

"زہوق نفس" کا مطلب ہے تأسف اور حسرت کے نتیجے میں جان کا نکلنا (مفردات راغب)۔

۱۴۔ منافقین ایمان کے دعویٰ کے باوجود کفر کی حالت میں مرتے ہیں۔ و تزهق انفسهم و هم كافرون

۱۵۔ منافقین کی کثیر اولاد اور فراوان مال موت کے وقت ان کے کفر کی طرف مائل ہونے کا پیش خیمہ۔

فلا تعجبك اموالهم ... و تزهدك انفسهم و هم كفرون

۱۶۔ منافقین کی حسرت اور سختی کے ساتھ جان کنی اور ان کا کفر پر خاتمہ، ان کے کثیر مال و اولاد کا نتیجہ اور عذاب الہی کا

نمونہ ہے۔ فلا تعجبك اموالهم ... یرید اللہ لیعذبهم بها ... و تزهدك انفسهم و هم كفرون

۱۷۔ زندگی کے آخری لمحات تک ایمان اور حسن انجام کا محفوظ رہنا اہم چیز اور قابل توجہ نعمت ہے۔

و تزهدك انفسهم و هم كفرون

حالت کفر میں مرنے کو منافقین کیلئے عذاب شمار کیا گیا ہے اس سے ایمان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے کہ مومنین کو اموال و اولاد کی طرف توجہ کی بجائے اسکی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

۱۸۔ موت، روح کے بدن سے جدا ہونے کا نام ہے نہ فنا ہونے کا۔ و تزهدك انفسهم

"زہوق نفس" کا معنی ہے روح کا بدن سے نکل جانا نہ اس کا فنا ہو جانا۔

۱۹۔ امور کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے میں ان کے انجام کی طرف توجہ ضروری ہے۔

فلا تعجبك اموالهم ... و تزهدك انفسهم و هم كفرون

خدا تعالیٰ کا نبی (لا تعجبك) کی علت کے طور پر منافقین کے انجام کی طرف اشارہ کرنا مندرجہ بالا نکتے پر دلالت کرتا ہے۔

۲۰۔ امام صادق سے روایت کی گئی ہے: "ایک ان تطمح نفسك الى من فوقك وكفى بما قال الله عزوجل لرسوله

(ص) "فلا تعجبك اموالهم و لا اولادهم" ... کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیاوی لحاظ سے اپنے سے برتر پر نظریں لگالے اور اسکے

مال و متاع کی آرزو کرنے لگے۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا اپنے پیغمبر (ص) کیلئے یہی فرمان کافی ہے تجھے ان کے اموال

اور اولاد اپنی طرف جذب نہ کر لیں۔^(۱)

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۸

انجام: نیک انجام کی اہمیت ۱۷

اولاد: اسکی کشش ۶؛ اس کا کردار ۱؛ کثرت اولاد کے آثار ۱۱، ۱۵

ایمان: اسکی اہمیت ۱۷

(۱) کافی ج ۸ ص ۱۶۸ ح ۱۸۹ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۲۷ ح ۱۸۵۔

ثروت: اسکے آثار ۱

خدا تعالیٰ: اس کا ارادہ ۱۰؛ اس کا عذاب ۱۶؛ اسکی نصیحت ۲۰؛ اس کے عطیے ۹؛ اسکے نواہی ۳

خدا تعالیٰ کی سنتیں: اسکی بالتدریج والی سنت ۹، ۱۰

روایت ۳

روح: اسکا باقی رہنا ۱۸

زہد: اسکی اہمیت ۲۰

سعادت: اس کے عوامل ۱

عاقبت اندیشی: اسکی اہمیت ۱۹

عذاب: دنیوی عذاب کا ذریعہ ۱۰

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا:

اسکا معیار ۱۹

کفار: ان کے عذاب کا ذریعہ ۱۱

کفر: اس کا پیش خیمہ ۱۵

مادی وسائل: انکی کشش ۵

مال: اسکی کشش ۶؛ کثرت مال کے آثار ۱۱، ۱۵

منافقین: انکا انجام ۲؛ انکا دنیوی عذاب ۹؛ انکا عذاب ۱۶؛ انکا کفر ۱۵، ۱۶، ۱۳؛ انکی آسائش پر تعجب ۳؛ انکی اولاد ۱۵؛ انکی

اولاد کا بے قدر و قیمت ہونا ۲؛ انکی اولاد کی کثرت ۱۵، ۱۶؛ انکی پلیدی ۴؛ انکی ثروت ۱۵، ۱۶؛ انکی جان کنی کا سخت ہونا

۱۲، ۱۶؛ انکی حالت جان کنی ۱۳؛ انکی حسرت ۱۶، ۱۳؛ انکی روح قبض کرنا ۱۲؛ انکی موت ۱۳؛ ان کے اموال کا بے قدر و

قیمت ہونا ۲؛ ان کے دعوے ۱۳؛ ان کے مادی وسائل کا فلسفہ ۹؛ صدر اسلام کے منافقین کے مادی وسائل ۸، ۳

موت: اس کی حقیقت ۱۸؛ کفر پر مرنا ۱۳؛ کفر پر مرنے کا سبب ۱۵

مومنین: انکا عقیدہ ۲؛ انکے تمایلات ۵؛ صدر اسلام کے مومنین کے مادی وسائل ۴

آیت ۵۶

﴿وَيَخْلِفُونَ بِاللّٰهِ اِثْمَهُمْ لِمَنْكُمۡ وَمَا هُمْ بِمِنْكُمْ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرُقُونَ﴾

اور یہ اس کی قسم کھاتے ہیں کہ یہ تمہیں میں سے ہیں حالانکہ یہ تم میں سے نہیں ہیں یہ لوگ بزدل لوگ ہیں۔

۱۔ صدر اسلام کے منافقین کا اپنے ایمان اور مومنین کے ساتھ ہونے کو ثابت کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھانا۔
و یخلفون باللہ اثمہم لمنکم

۲۔ مومنین کا صدر اسلام کے منافقین کی زندگی میں، کفر و نفاق کی بعض نشانیوں کا مشاہدہ کرنا۔ و یخلفون باللہ اثمہم لمنکم
واضح ہے کہ سچے مومنین کو قسم کھانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان کے بارے میں بدگمانی نہیں ہے اور منافقین کو جس چیز نے قسم کھانے پر مجبور کیا وہ ایسی نشانیاں ہیں جو ان کے بارے میں بدگمانی کا سبب بنیں۔

۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین کے ایمان کی واضح نفی۔ و ما ہم منکم

۳۔ منافقین کو ملت مسلمہ سے الگ شمار کرنا ضروری ہے۔ و ما ہم منکم

۵۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنین کیلئے صدر اسلام کے منافقین کے چہروں سے پردہ اٹھانا اور انکی پلید فطرت کو افشاء کرنا۔ و یخلفون باللہ اثمہم لمنکم و ما ہم منکم

۶۔ منافقین کی حقیقت کی طرف توجہ اور ان کے مکرو فریب کی شناخت ضروری ہے۔ و یخلفون باللہ اثمہم لمنکم و ما ہم منکم

۷۔ منافقین اندرونی خوف و اضطراب میں گرفتار۔ و لکنہم قوم یفرقون

(یفرقون) کے مصدر "فرق" کا معنی ہے شدید خوف اور پریشانی یعنی منافقین شدید خوف اور اضطراب کی حالت سے گزر رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ بعد والی آیت اسی مطلب کا مفصل بیان ہے۔

۸۔ منافقین کا مومنین سے خوفزدہ ہونا انکے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرنے کا سبب ہے۔
و یحلفون باللہ انہم لمنکم ... و لکنہم قوم یفرقون

۹۔ مدینہ کے مومنین، منافقین کے مقابلے میں زیادہ قدرت اور شوکت رکھتے تھے۔
و یحلفون باللہ انہم لمنکم ... و لکنہم قوم یفرقون

منافقین کا خوفزدہ ہونا اور انکا اپنے آپ کو مومن ظاہر کرنے کی کوشش کرنا مومنین کی قدرت و شوکت کی علامت ہے۔
اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۹، ۲

ایمان: اپنے کو مومن ظاہر کرنے کے عوامل ۸

خدا تعالیٰ: اسکا افشاء کرنا ۵

خوف: اسکے آثار ۸

قسم: خدا کی قسم ۱

منافقین: انکا اضطراب ۷؛ انکا بیگانہ ہونا ۳؛ انکا پلید ہونا ۵؛ انکا خوف ۸، ۷؛ انکا کفر ۳؛ انکا مکر ۶؛ انکی تشخیص کی اہمیت ۶؛ ان کے ساتھ سلوک کرنے کی روش ۳؛ صدر اسلام کے منافقین کا جھوٹ بولنا ۱؛ صدر اسلام کے منافقین کا کفر ۲؛ صدر اسلام کے منافقین کو افشاء کرنا ۵؛ صدر اسلام کے منافقین کی علامتیں ۲؛ صدر اسلام کے منافقین کی قسم ۱؛ یہ اور مسلمان ۳؛ یہ اور مومنین ۱؛ یہ مدینہ میں ۹

مومنین: مدینے کے مومنین کی قدرت ۹

آیت ۵۷

﴿لَوْ يَجِدُونَ مَلَجًا أَوْ مَعَارَظًا أَوْ مَدْخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ﴾

ان کو کوئی پناہ گاہ یا غار یا گھس بیٹھنے کی جگہ مل جائے تو اس کی طرف بے تحاشہ بھاگ جائیں گے۔

۱۔ (جنگ تبوک کے بعد) اگر منافقین کو کوئی پناہ گاہ، غار یا چھپنے کیلئے سوراخ مل جائے تو یہ اسلامی معاشرے سے فوری طور پر نکل جانے کیلئے تیار ہیں۔ لو یجدون ملجا او مغرت او مدخلا لو لوا الیہ

"ملجا" کا معنی ہے پناہ گاہ اور مغارات جمع ہے مغارہ کی یعنی غار اور مدخل اس گڑھے یا سوراخ کو کہا جاتا ہے جس میں چھپا جاسکے۔

۲۔ صدر اسلام کے منافقین کیلئے معاشرہ سے فرار کا ممکن نہ ہونا ان کے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرنے کیلئے قسمیں کھانے کا عامل بنا۔ و یحلفون باللہ انہم لمنکم ... لو یجدون ملجاً ... لو لواء الیہ

۳۔ منافقین کی اسلام کے ساتھ سخت دشمنی اور انہیں اسلامی معاشرے سے شدید نفرت۔
لو یجدون ملجاً او مغرات او مدخلا لو لواء الیہ

۳۔ صدر اسلام کے منافقین اغیار کے یہاں پناہ لینے، دور افتادہ جگہوں کی طرف فرار کر جانے اور خفیہ مقامات میں زندگی گزارنے کے درپے تھے۔ لو یجدون ملجاً او مغرات او مدخلا لو لواء الیہ
یہ کلمات "ملجاً، مغرت اور مدخل" ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہوں۔

۵۔ اسلامی معاشرے کا ماحول بہت سخت، دشوار اور منافقین کیلئے ناقابل تحمل۔ لو یجدون ملجاً ... لو لواء الیہ و ہم یجمحون

(تجمحون) کے مصدر "جموح" کا معنی ہے سرعت سے بھاگنا اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھنا۔ اور یہ کہ اگر منافقین کو کوئی پناہ گاہ ملتی تو وہ بے خطر اور بغیر اسکے کہ پیچھے مڑ کے دیکھیں اس میں پناہ لے لیتے بتاتا ہے کہ ان کیلئے اسلامی معاشرے میں زندگی گزارنا بہت دشوار اور پریشان کن تھا۔

۶۔ مال و اولاد کی فراوانی کے باوجود اسلامی معاشرے میں منافقین کا رنج و اضطراب انکے دنیاوی عذاب کا ایک نمونہ۔*
فلا تعجبک امواہم و لا اولادہم انما یرید اللہ لیعذبہم بها فی الحی وۃ الدنیا ... لو یجدون ملجاً ... و ہم یجمحون
مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ منافقین کی دشوار زندگی کا بیان ان کے اس دنیاوی عذاب کا ایک نمونہ ہو جس کا ذکر سابقہ آیات میں ہو چکا ہے۔

۷۔ منافقین کا (اسلامی ماحول سے باہر) پناہ گاہ اور زندگی گزارنے کیلئے مناسب مقام تلاش کرنے کیلئے شدید کوشش کرنا انکی بے ایمانی اور مومنین کے ساتھ ہم آہنگ نہ ہونے کی دلیل ہے۔
و ما ہم منکم ... لو یجدون ملجاً ... لو لواء الیہ و ہم یجمحون

جملہ "لو یجدون ... ہو سکتا ہے" و ما ہم منکم "کہ جو سابقہ آیت میں تھا، کی دلیل اور شاہد کے طور پر ہو۔

اسلام: اسلام کے دشمن ۳؛ صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۳

عذاب: دنیوی عذاب ۶

غزوہ تبوک: اسکے بعد منافقین

منافقین: انکا اسلامی معاشرے سے فرار ۴؛ انکا اضطراب ۶؛ انکا پناہگاہ تلاش کرنا ۴، ۵؛ انکا دنیوی عذاب ۶؛ انکی بے ایمانی کے دلائل ۴؛ انکی جھوٹی قسم ۲؛ انکی دشمنی ۳؛ انکی کوشش ۴؛ انکے مادی وسائل ۶؛ صدر اسلام کے منافقین کا پناہ تلاش کرنا ۳؛ صدر اسلام کے منافقین کا نفاق ۲؛ صدر اسلام کے منافقین کے جھوٹ بولنے کے عوامل ۲؛ یہ اور اسلامی معاشرہ ۵، ۶؛ یہ اور مسلمان ۳؛ یہ اور مومنین ۴

منافقین مدینہ: ۱

آیت ۵۸

﴿وَمِنْهُمْ مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطُوا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْتَخْطُونَ﴾

اور انھیں میں سے وہ بھی ہیں جو خیرات کے بارے میں الزام لگاتے ہیں کہ انھیں کچھ مل جائے تو راضی ہو جائیں گے اور نہ دیا جائے وہ تو ناراض ہو جائیں گے۔

۱۔ صدقات تقسیم کرنے کے سلسلے میں بعض منافقین کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) پر طعن اور نکتہ چینی و منهم من يلمزك في الصدقات

"یلز" کے مصدر "لز" کا معنی ہے نکتہ چینی کرنا اور عیب لگانا۔

۲۔ منافقین کا پیغمبر اکرم (ص) کی عدالت کے بارے میں شکوک پیدا کرنا و منهم من يلمزك في الصدقات صدقات کے سلسلے میں منافقین کا پیغمبر (ص) کی عیب جوئی کرنے اور آپ (ص) پر تنقید کرنے کا مطلب ہے آپکی (ص) عدالت کے بارے میں شکوک پیدا کرنا۔

۳۔ بعض منافقین کا پیغمبر اکرم (ص) کے ساتھ گستاخانہ اور غیر مؤدب رویہ و منهم من يلمزك في الصدقات

۳۔ اسلامی معاشرے کے راہنما عادل ہونے کے باوجود منافقین کی عیب جوئی کا نشانہ ہیں و منهم من يلمزك في الصدقات

جب پیغمبر اکرم (ص) اپنی اس عدالت اور پاکیزگی کے باوجود منافقین کے طعن اور اعتراض کا نشانہ بنے تو دوسرے بھی بلا شک ان کی عیب جوئی سے محفوظ نہیں رہیں گے۔

۵۔ اسلامی معاشرے کا اقتصادی اور مالی نظام (صدقات کی تقسیم، اس پر نظارت وغیرہ) پیغمبر اکرم (ص) کے اختیاریں ہے۔ و منهم من یلمزک فی الصدقات

۶۔ اسلامی معاشرے کا مالی اور اقتصادی نظام رہبر کے اختیاریں ہے۔ و منهم من یلمزک فی الصدقات

۷۔ منافقین صرف صدقات (بیت المال کے اموال) مل جانے کی صورت میں خوش تھے چاہے وہ ناحق ہی ہوں ورنہ وہ ناخوش تھے۔ فان اعطوا منها رضوا و ان لم یعطوا منها اذا هم یسخطون

۸۔ منافقین کے پیغمبر اکرم (ص) کے بارے میں فیصلہ کرنے کا معیار اور آنحضرت (ص) پر طعن و تشنیع کرنے کا عامل ان کے ذاتی مفادات تھے۔ و منهم من یلمزک فی الصدقات فان اعطوا منها رضوا

۹۔ منافقین مفادپرست، بے انصاف اور خود پسند لوگ۔ و منهم من یلمزک فی الصدقات ... و ان لم یعطوا منها اذا هم یسخطون

۱۰۔ منافقین کی باتوں اور نظریات کے تجزیہ و تحلیل کرنے کیلئے ان کے اندرونی ارادوں اور ذاتی ترجیحات کو واضح کرنا ضروری ہے۔ و منهم من یلمزک فی الصدقات ... اذا هم یسخطون

مندرجہ بالا مطلب کا استفادہ اس بات سے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے منافقین کے فیصلہ کے نادرست ہونے کو بیان کرنے کیلئے ان کے مادی اہداف کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۔ اسحاق بن غالب کہتے ہیں امام صادق (ع) نے فرمایا: "کم تری اهل هذه الآیة" "ان اعطوا منها رضوا و ان لم یعطوا منها اذا هم یسخطون" قال: ثم قال: هم اکثر من ثلثی الناس؛ اے اسحاق تیری نظر میں کتنے لوگ اس آیت (اگر انہیں صدقات دیئے جائیں تو خوش ہیں اور اگر نہ دیئے جائیں تو ناراض ہیں) کے مصداق ہیں؟ اسحاق کہتے ہیں پھر امام (ع) نے فرمایا: ایسے لوگ دو تہائی سے زیادہ ہیں۔^(۱)

(۱) کافی ج ۲ ص ۴۱۲ ح ۴۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۲۸ ح ۱۸۸۔

آنحضرت (ص): آپ (ص) کے اختیارات ۵: آپکی (ص) عیب جوئی ۸، ۱

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳، ۱

اقتصاد: اقتصادی نظام کا ذمہ دار ۶، ۵

دینی راہنما: ان کے اختیارات ۶

روایت ۱۱

صدقات: انکی تقسیم ۵

لوگ: انکی اکثریت ۱۱

منافقین: انکا راضی ہونا ۴؛ انکا ناخوش ہونا ۴؛ انکی بے ادبی ۳؛ انکی بے انصافی ۹؛ انکی پسند ۴؛ انکی خود پسندی ۹؛ انکی عیب جوئی ۳، ۱؛ انکی عیب جوئی کے عوامل ۸؛ انکی فکر کی تحلیل ۱۰؛ انکی مفاد پرستی ۹؛ انکی مال دوستی ۴؛ ان کے اہداف ۱۰؛ ان کے ذاتی مفادات ۸؛ ان کے رذائل ۹؛ ان کے سلوک کی روش ۳، ۳؛ ان کے فیصلہ کا معیار ۸؛ یہ اور حضرت محمد (ص) ۸، ۳، ۱؛ یہ اور حضرت محمد (ص) کی عدالت ۲؛ یہ اور دینی راہنما ۳

آیت ۵۹

﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ﴾

حالانکہ اے کاش یہ خدا و رسول کے دئے ہوئے پر راضی ہو جاتے اور یہ کہتے کہ ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے عنقریب وہ اور اس کا رسول اپنے فضل و احسان سے عطا کر دیں گے اور ہم تو صرف اللہ کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔
۱۔ خدا و رسول کی عطا پر راضی ہونا اور اپنے حق سے زیادہ کی طمع نہ کرنا ضروری ہے۔

و لو انهم رضوا ما آتاهم الله و رسوله

۲۔ بعض مسلمانوں (منافقین) کا بیت المال سے اپنے حصے پر راضی نہ ہونا۔ و لو انهم رضوا ما آتاهم الله و رسوله

۳_ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کے درمیان صدقات تقسیم کرنے کے سلسلے میں پیغمبر اکرم (ص) کی واضح حمایت۔
و لو انهم رضوا ما آتاهم الله و رسوله

۳_ بیت المال کو تقسیم کرنے کے سلسلے میں فیصلے کرنے کا حق پیغمبر اکرم (ص) کو تھا۔ ما آتاهم الله و رسوله

۵_ مالی اور اقتصادی امور میں فیصلے کرنے کا اختیار اسلامی معاشرے کے رہبر کو ہے۔ ما آتاهم الله و رسوله

۶_ انسان کے لئے خدا تعالیٰ پر توکل کرنے اور اپنی ضروریات کے پورا ہونے میں اسے کافی سمجھنے کی ضرورت۔
و لو انهم ... و قالوا حسبنا الله

۷_ سچے مومنین خدا و پیغمبر اکرم (ص) کے فضل و عطا کے امیدوار ہیں۔ سیو تینا الله من فضله و رسوله

۸_ انسان کا خدا تعالیٰ پر توکل کرنا اور اپنی ضروریات کے پورا ہونے میں اسے کافی سمجھنا خدا تعالیٰ کے فضل و عطا کے ملنے کا پیش خیمہ ہے۔ و قالوا حسبنا الله سیو تینا الله من فضله

خدا تعالیٰ کا اپنے فضل کی امیدواری کو بیان کرنے سے پہلے توکل (حسبنا الله) کو ذکر کرنا مندرجہ بالا نکتہ پر دلالت کرتا ہے۔

۹_ خدا تعالیٰ کا وعدہ کہ توکل کرنے والے اس کا فضل و عطا پالیں گے۔ و قالوا حسبنا الله سیو تینا الله من فضله

خدا تعالیٰ انسان کو تعلیم دے رہا ہے اور بلا شک خدا تعالیٰ انسان کو جو تعلیم دے وہ واقع کے مطابق اور سچ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جملہ "سیو تینا" توکل کرنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی عطا کو بیان کر رہا ہے

۱۰_ سچے مومنین کا شوق و رغبت صرف خدا تعالیٰ کی طرف ہے۔ انا الی الله راغبون

"الی الله" کا تعلق "راغبون" کے ساتھ ہے اور اس کا "راغبون" پر مقدم کرنا آیات کے فاصلے کو محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ ہو سکتا ہے حصر کو بیان کرنے کیلئے ہو۔

۱۱_ خدا تعالیٰ کی عطا پر راضی ہونا اور اس کے فضل کی امید رکھنے کا سرچشمہ انسان کا واقعا خدا تعالیٰ کی طرف راغب اور

مائل ہونا ہے۔ و لو انهم رضوا ما آتاهم الله ... انا الی الله راغبون

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ جملہ "انا الی الله راغبون" سابقہ جملے کی علت ہو۔

۲_ انسان کا خدا تعالیٰ کی عطا پر راضی نہ ہونا اسکے

خدا تعالیٰ کی طرف راغب نہ ہونے کی علامت ہے۔ و لو انهم رضوا ماء آتاهم اللہ ... انا الی اللہ راغبون

اقتصاد: اقتصادی فیصلوں کا ذمہ دار ۵، ۳

امیدواری: پیغمبر (ص) کے فضل کی امیدواری ۷؛ خدا تعالیٰ کی عطا کی امیدواری ۷؛ خدا تعالیٰ کے فضل کی امیدواری

۷، ۱۱

انسان: اس کے تمایلات ۱۱

بیت المال: اسکی تقسیم ۳

توحید: توحید افعالی کے آثار ۸

توکل: خدا پر توکل کی اہمیت ۶؛ خدا پر توکل کے آثار ۸

توکل کرنے والے: ان پر فضل ۹؛ ان کے ساتھ وعدہ ۹

خدا تعالیٰ: اس کا کافی ہونا ۸، ۶؛ اسکی رضا ۳؛ اس کی طرف بے رغبتی کی علامتیں ۱۲؛ اسکی عطا پر راضی نہ ہونا ۱۲؛ اسکی عطا

پر راضی ہونا ۱۱، ۱؛ اسکی عطا کا پیش خیمہ ۸؛ اس کے فضل کا پیش خیمہ ۸؛ اس کے وعدے ۹

خدا تعالیٰ کی عطائیں: اس کے مستحقین ۹

دینی راہنما: ان کے اختیارات ۵

رغبت: خدا تعالیٰ کی طرف رغبت کے آثار ۱۱

ضروریات: ان کے پورا ہونے کا سرچشمہ ۸

طمع: اس سے اجتناب ۱

فضل خدا: اس کے مستحقین ۹

محمد (ص): آپ (ص) اور بیت المال ۳؛ آپ (ص) اور صدقات کی تقسیم ۳؛ آپ (ص) کی حمایت ۳؛ آپ (ص) کی عطا پر

راضی ہونا ۱؛ آپ (ص) کے اختیارات ۳

منافقین: ان کا راضی نہ ہونا ۲؛ یہ اور بیت المال ۲

مومنین: انکی امیدواری ۷؛ انکی توحید ۱۰؛ انکی رغبت ۱۰

آیت ۶۰

﴿ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴾

صدقات و خیرات بس فقراء، مساکین اور ان کے کام کرنے والے اور جن کی تالیف قلب کی جاتی ہے اور غلاموں کی گردن کی آزادی میں اور قرضداروں کے لئے اور راہ خدا میں اور غربت زدہ مسافروں کے لئے ہیں یہ اللہ کی رف سے فریضہ ہے اور اللہ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

۱۔ صدقات و زکات، فقرا (حاجتمند لوگ) مساکین (تہی دست لوگ) اور صدقات کے امور کو انجام دینے والوں کو دینا ضروری ہیں۔ انما الصدقات للفقراء و المساکین و العاملین علیہ

۲۔ صدقات کو، تالیف قلوب، غلاموں کی آزادی، مقروضوں کا قرض ادا کرنے، راہ خدا میں اور سفر میں پھنسے ہوؤں کیلئے خرچ کرنا واجب ہے۔ انما الصدقات ... و المؤلفة قلوبهم و فی الرقاب و الغارمین و فی سبیل اللہ و ابن السبیل

۳۔ اسلام کی طرف سے معاشرہ کی اقتصادی ضروریات اور انکو پورا کرنے کی طرف توجہ۔
انما الصدقات للفقراء ... و ابن السبیل

۳۔ صدقات (زکات) کو آٹھ موارد (فقرا و...) کے علاوہ خرچ کرنا ممنوع ہے۔ انما الصدقات للفقراء ... و ابن السبیل
آیت شریفہ صدقات خرچ کرنے کے موارد بیان کر رہی ہے اور اس میں کلمہ "انما" جو حصر کا فائدہ دیتا ہے، کا استعمال دلالت کرتا ہے کہ آیت شریفہ میں بیان کئے گئے آٹھ موارد کے علاوہ صدقات خرچ کرنا ممنوع ہے۔

۵۔ صدر اسلام کے منافقین کا مستحق نہ ہونے کے باوجود صدقات پر نظریں لگانا۔

و منهم من يلمزك في الصدقات فان اعطوا منها رضوا ... انما الصدقات للفقراء ... و ابن السبیل

۶۔ منافقین کا غلط تصور کہ صدقات کی تقسیم کا کوئی معیار نہیں ہے اور اس کا دار و مدار پیغمبر اکرم (ص) کی پسند پر ہے۔

و منهم من يلمزك في الصدقات ... انما الصدقات للفقراء و المساکین ... و ابن السبیل

عیب جوئی کرنے والے منافقین کو مسترد کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا زکات خرچ کرنے کے موارد کو معین کرنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ منافقین کا خیال یہ تھا کہ پیغمبر اکرم (ص) اس کام کو بغیر کسی معیار کے اپنی مرضی کے مطابق انجام دیتے ہیں۔

۷۔ فقرا، مساکین، صدقات کے امور انجام دینے والے اور مؤلفۃ القلوب، صدقات میں سے اپنے حصے کے مالک ہیں۔
انما الصدقات للفقراء ... و المؤلفة قلوبہم

مندرجہ بالا نکتہ "للفقراء" کے لام کی وجہ سے ہے جو ملکیت کا فائدہ دیتا ہے۔

۸۔ پیغمبر اکرم (ص) کے زمانے میں صدقات اکٹھے کرنے والے کارندوں کا وجود۔ انما الصدقات للفقراء ... و العاملين علیہ

۹۔ صدقات اکٹھا کرنا، انہیں تقسیم کرنا اور اس کیلئے کارندوں کو معین کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داریوں میں سے ہے۔
انما الصدقات للفقراء ... والعاملین علیہ

مندرجہ بالا نکتہ اس چیز سے حاصل ہوتا ہے کہ زکات جمع کرنے والے پیغمبر اکرم (ص) کی اجازت اور آپ کے معین کرنے پر یہ کام کرتے تھے۔

۱۰۔ حکومتی کارندے اور اسلامی معاشرے کی خدمت کرنے والے لوگ اپنے کام کی اجرت لینے کے حقدار ہیں۔
انما الصدقات للفقراء ... و العاملين علیہ

مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ کام کی اجرت کا مستحق ہونا صرف صدقات جمع کرنے والوں کیلئے نہ ہو بلکہ سب حکومتی کارندے اس کے مستحق ہوں۔

۱۱۔ کام کی قدر و قیمت ہے اور کام کرنے والے اپنے کام کے مقابلے میں مزدوری کے مستحق ہیں۔ و العاملين علیہ
مندرجہ بالا نکتہ اس چیز سے حاصل ہوتا ہے کہ صدقات کا ایک حصہ اسکے امور انجام دینے والوں کیلئے قرار دیا گیا ہے اور یہ حصہ ان کے کام کے مقابلے میں ہے، چاہے وہ اسکے ضرور تمند ہوں یا نہ۔

۱۲۔ اسلام کی بنا زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جذب کرنے اور ان کے دلوں کو دین حق کی طرف مائل کرنے پر ہے۔
انما الصدقات للفقراء ... و المؤلفة قلوبہم

۱۳۔ قلوب کو جذب کرنے اور ان کو اسلام کی طرف مائل کرنے کیلئے اقتصادی وسائل سے استفادہ کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انما الصدقات للفقراء ... و المؤلفة قلوبہم

صدقات کا حکومت کے اختیار میں ہونا اور خدا تعالیٰ کا تالیف قلوب کو زکات کا ایک مصرف قرار دینا مندرجہ بالا نکتہ پر دلالت کرتا ہے۔

۱۳۔ بعض انسانوں کے اجتماعی اور فکری موقف اپنانے میں اقتصادی کمک کی تاثیر و المؤلفة قلوبهم

مادی کمک کے ذریعے کمزور ایمان یا مخالفین کی دلجوئی کا مقصد ہو سکتا ہے انہیں اعتقادی لحاظ سے حق کی طرف مائل کرنا ہو یا کم از کم یہ کہ اجتماعی موقف اپناتے وقت اسلام کی حمایت کریں۔

۱۵۔ زیادہ سے زیادہ غلاموں کو آزاد کرانے کیلئے اسلام کی مسلسل اور سخت کوشش۔ انما الصدقات للفقراء ... و فی الرقاب

صدقات کے ایک حصے کو غلاموں کی آزادی کیلئے مختص کرنا مندرجہ بالا نکتہ پر دلالت کرتا ہے۔

۱۶۔ غلاموں، مقروض لوگوں، راہ خدا میں اور مجبور مسافروں کیلئے صدقات کا خرچ کرنا صرف انکی حاجت روائی کیلئے ہے نہ انکی ملکیت میں دینے کیلئے۔ و فی الرقاب ... و ابن السبیل

آخری چار موارد میں لام ملکیت کی بجائے "فی" کا استعمال کہ جو صدقات خرچ کرنے کے مقامات کو بیان کر رہا ہے، مندرجہ بالا نکتہ پر دلالت کرتا ہے۔

۱۷۔ خدا تعالیٰ علیم (بہت جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے۔ و اللہ علیم حکیم

۱۸۔ خدا کا علم، حکمت کے ساتھ آمیختہ ہے۔ و اللہ علیم حکیم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ حکیم، علیم کی صفت ہونہ دوسری خبر۔

۱۹۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے زکات کے مصارف کے آٹھ موارد (فقر و غیرہ) میں منحصر ہونے کا سرچشمہ اس کا علم و حکمت ہے۔ انما الصدقات للفقراء ... و اللہ علیم حکیم

۲۰۔ امام صادق (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "انما الصدقات..." کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: "ان جعلتها فيهم جميعاً وان جعلتها لواحد اجزاء عنك؛ صدقات کو چاہے آٹھ مقامات میں خرچ کریں یا ایک میں ہی خرچ کر دیں کافی ہے۔" (۱)

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۹۰ ح ۶۷۔ تفسیر بہان ج ۲ ص ۱۳۶ ح ۸۔

۲۱۔ امام صادق سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: "الفقراء هم الذين لا يسألون و عليهم مؤنات من عيالهم... والمساکین هم اهل الزمانة من العميان والعرجان والمجذومين وجميع الا صناف الزمنى...؛ فقرا وہ لوگ ہیں جو کمک کی درخواست نہیں کرتے باوجود اس کے کہ اہل خانہ کا خرچ ان کے ذمہ ہے اور مساکین معذور لوگ ہیں جیسے نابینے، لنگڑے، جذام زدہ اور دیگر آفت زدہ لوگ۔" (۱)

۲۲۔ زراۃ کہتے ہیں میں نے امام باقر (ع) سے مؤلفۃ القلوب کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "هم قوم وّحدوا الله عزوجل وخلعوا عبادة من يعبد من دون الله و شهدوا ان لا اله الا الله وان محمداً (ص) رسول الله وهم في ذلك شكاك في بعض ما جاء به محمد (ص) فامر الله عزوجل نبيه ان يتالفهم بالمال و العطاء لكي يحسن اسلامهم ويشبتوا على دينهم الذي دخلوا فيه واقربوا به...؛ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو قبول کر چکے ہیں اور غیر خدا کی عبادت نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد (ص) کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود پیغمبر (ص) کی لائی ہوئی بعض چیزوں میں شک کرتے ہیں۔ لہذا خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر (ص) کی ڈیوٹی لگائی کہ مال و عطا کے ذریعے ان کے دلوں کو الفت بخشیں تاکہ انکا عقیدہ اسلام بہتر ہو جائے اور جس دین میں یہ وارد ہو چکے ہیں اور جسے یہ لوگ قبول کر چکے ہیں اس پر ثابت قدم رہیں۔" (۲)

۲۳۔ زراۃ کہتے ہیں میں نے امام صادق سے عرض کیا اگر غلام زنا کرے؟ تو آپ نے فرمایا: "يُجْلَد نصف الحد... قلت: فهل يجب عليه الرجم في شيء من فعله فقال نعم يقتل في الثامنة... ثم قال: على امام المسلمين ان يدفع ثمنه الى مولاه من سهم الرقاب؛ اس پر آدھی حد جاری کی جائیگی۔ میں نے کہا کیا اسکے کسی گناہ کی وجہ سے اسے سنگسار کرنا واجب ہے؟ تو فرمایا ہاں آٹھویں مرتبہ زنا کرنے پر قتل کیا جائیگا پھر فرمایا: مسلمانوں کے امام کی ذمہ داری ہے کہ غلاموں والے حصے سے اسکی قیمت اسکے مالک کو ادا کرے۔" (۳)

۲۴۔ امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ پیغمبر (ص) نے فرمایا: "ایما مؤمن او مسلم مات وترك ديناً لم یکن فی فساد ولا اسراف فعلى الامام ان يقضيه... هو من الغارمین وله سهم عند الامام...؛ اگر کوئی مومن یا مسلمان

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۲۹۸۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۳۰ ح ۱۹۵۔

(۲) کافی ج ۲ ص ۴۱۱ ح ۲۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۳۱ ح ۱۹۸۔

(۳) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۹۴ ح ۷۷۔ تفسیر بہان ج ۲ ص ۱۳۸ ح ۱۹۔

فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو کہ جسے اس نے بری جگہ پر خرچ نہ کیا ہو اور فضول خرچی بھی نہ کی ہو تو امام کی ذمہ داری ہے کہ اسے ادا کرے یہ مقروض "غارین" میں سے ہے اور امام کے یہاں اس کا ایک حصہ ہے۔^(۱)

۲۵۔ عبد الرحمن بن حجاج کہتے ہیں: "ان محمد بن خالد سال ابا عبد الله عن الصدقات قال: اقسامها فيمن قال الله: ولا يعطى من سهم الغارمين الذين ينادون نداء الجاهلية قلت: وما نداء الجاهلية؟ قال: الرجل يقول: يا آل بني فلان فيقع فيهم القتل والدماء فلا يؤدي ذلك من سهم الغارمين و الذين يغرمون مهور النساء... و لا الذين لا يباليون بما صنعوا من اموال الناس؛ محمد بن خالد نے امام صادق (ع) سے صدقات کے خرچ کرنے کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا اسے ان لوگوں کے درمیان تقسیم کرو جنکے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لیکن مقروض لوگوں کے حصے سے ان لوگوں کو کچھ نہیں دیا جائیگا جو زمانہ جاہلیت والی آوازیں لگاتے ہیں۔ میں نے پوچھا جاہلیت والی آوازیں کیا تھیں تو فرمایا ایک شخص آواز دیتا اے فلان قبیلے والو (اور اپنے قبیلے کو مدد کیلئے پکارتا) اور انکے درمیان کشت و کشتار اور خونی جنگ شروع ہو جاتی یہ نقصانات، مقروض لوگوں کے حصے سے ادا نہیں کئے جائیں گے نیز عورتوں کے مہر کی بابت لوگوں کا قرض اور ان لوگوں کا قرض کہ جو لوگوں کے اموال خرچ کرنے میں بے باک ہیں (اس حصے سے ادا نہیں کئے جائیں گے)^(۲)

۲۶۔ امام صادق (ع) سے روایت ہے: "ان ا ناساً من بنی ہاشم اتوا رسول اللہ (ص) فسا لوه ا ن يستعملهم علی صدقات المواشی وقالوا: یكون لنا هذا السهم الذی جعله اللہ للعاملین علیہا فنحن ا ولی به فقال رسول اللہ (ص) یا بنی عبد المطلب ان الصدقة لا تحل لی ولا لکم... کہ بنی ہاشم کے کچھ لوگ پیغمبر اکرم (ص) کی خدمت میں آئے اور عرض کیا ہمیں چوپایوں کی زکات جمع کرنے کی ذمہ داری سونپ دیجئے تاکہ یوں خدا تعالیٰ نے صدقات جمع کرنے والوں کیلئے جو ایک حصہ مختص کیا ہے ہمیں مل سکے اور ہم اسکے زیادہ حقدار ہیں تو پیغمبر (ص) نے فرمایا: اے فرزند ان عبد المطلب میرے اور تمہارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔^(۳)

۲۷۔ ابن عباس سے روایت ہے: "فرض رسول اللہ (ص) الصدقة ... فی الذهب والورق والابل والبقر والغنم والزرع والکرم

(۱) کافی ج ۱ ص ۴۰۷ ح ۷۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۲۸ ح ۱۸۹۔ تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۹۴ ح ۷۹۔ تفسیر برہان ج ۲ ص ۱۳۸ ح ۲۱۔

(۳) کافی ج ۴ ص ۵۸ ح ۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۳۵ ح ۲۱۳۔

والنخل ...؛ پیغمبر (ص) نے سونا، چاندی (موجودہ کرنسی) اونٹ، گائے، بھیڑ بکری، زراعت، انگور اور کھجور پر زکات واجب فرمائی۔^(۱)

آنحضرت (ص): آپ (ص) کو صدقہ دینا ۲۶

احكام: ١، ٢، ٣، ٤، ٢٠، ٢٣، ٢٥، ٢٦، ٢٧

اسلام: اس کا اقتصادی پہلو ۳؛ اسکی خصوصیات ۳؛ صدر اسلام کی تاریخ ۸

اسلامی حکومت: اسکی ذمہ داری ۹، ۱۳

اسلامی معاشرہ: اسکے کارندوں کی اجرت ۱۰

اسما و صفات : حکیم ۱۷ ; علیم ۱۷

اقتصاد: اقتصاد اور فکر ۱۳: اقتصادی امداد کے آثار ۱۳

بنی ہاشم: انکو صدقہ دینا ۳۶

تالیف قلوب: اسکی اہمیت ۲، ۱۳، ۱۲؛ اس کا پیش خیمہ ۱۳

حاجتمند لوگ: انکی ضروریات پوری کرنا ۱۶

خدا تعالیٰ: اسکی حکمت ۱۸؛ اسکی حکمت کی نشانیاں ۱۹؛ اسکے علم کی خصوصیات ۱۸؛ اسکے علم کی نشانیاں ۱۹

دینی راہنما: انکی ذمہ داری ۲۳، ۲۳

راہ خدا: اسکی تقویت کی اہمیت ۲، ۱۶

روایت: ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶

زکات: اسکے احکام: ۱، ۲، ۳؛ اسکے مصارف ۱، ۲، ۳

صدقات: اس سے فقرا کا حصہ ۷؛ اس سے مساکین کا حصہ ۷؛ انکا فلسفہ ۱۶؛ انکا کن چیزوں کے ساتھ تعلق ہے ۲۷؛ انکی تقسیم کا ذمہ دار ۹؛ انکی تملیک ۱۶؛ ان کے احکام ۱، ۲، ۳، ۷، ۲۰، ۱۶، ۲۷، ۲۵؛ ان کے مصارف ۱، ۲، ۳، ۱۶، ۱۹،

۲۰، ۲۵، ۲۶؛ صدر اسلام میں عالمین صدقات ۸؛ صدقات راہ خدا میں ۲؛ عالمین صدقات کا حصہ ۱، ۷؛ صدقات ۹

ضروریات: اقتصادی ضروریات پوری کرنا ۳

غلام: اس کو سنگسار کرنا ۲۳؛ اسی کی آزادی کی اہمیت ۱۵، ۲؛ اسکے احکام ۲۳؛ اس کے زنا کی حد ۲۳

فقر: ان سے مراد ۲۱؛ انکی ضروریات پوری کرنا ۱؛ انکی مالکیت ۷؛ انہیں صدقہ دینا ۱

قانون: اسلامی قوانین کا فلسفہ ۱۲

کام: اسکی اجرت ۱۰، ۱۱؛ اسکی قدر و قیمت ۱۱

کام کرنے والے: انکی اجرت ۱۱

مادی وسائل: ان سے استفادہ کرنا ۱۳

مسافر: اسکو صدقہ دینا ۲؛ اسکی حاجت روائی کی اہمیت ۱۶

مساکین: ان سے مراد ۲۱؛ انکی ضروریات پوری کرنا ۱؛ انکی مالکیت ۷؛ انہیں صدقہ دینا ۱

مقروض لوگ: انکا قرض ادا کرنا ۲۵، ۲۳؛ انکو صدقہ دینا ۲؛ انکی حاجات روائی کی اہمیت ۲، ۱۶

منافقین: صدر اسلام کے منافقین اور صدقات ۵؛ صدر اسلام کے منافقین کی طمع ۵؛ منافقین اور حضرت محمد (ص) ۶؛

منافقین اور صدقات کی تقسیم ۶

موقف اپنانا: اسکا پیش خیمہ ۱۳

مؤلفۃ القلوب: ان سے مراد ۲۲؛ انکو صدقہ دینا ۷

واجبات: ۱، ۲

آیت ۶۱

﴿وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنٌ خَيْرٌ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

ان میں سے وہ بھی ہیں جو پیغمبر (ص) کو اذیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تو صرف کان ہیں۔ اکہہ دیجئے کہ تمہارے حق میں بہتری کے کان ہیں کہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنین کی تصدیق کرتے ہیں اور صاحبان ایمان کے لئے رحمت ہیں اور جو لوگ رسول خدا کو اذیت دیتے ہیں ان کے واسطے دردناک عذاب ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم (ص) بعض منافقین کی طرف سے مسلسل اذیت اور تکلیف میں۔ و منهم الذين يؤذون النبي "منہم" میں "من" تبعیض کیلئے اور "یؤذون" مضارع استمرار کیلئے ہے یعنی بعض منافقین مسلسل پیغمبر اکرم (ص) کو اذیت دیتے اور آپ (ص) کو رنجیدہ خاطر کرتے ہیں۔

۲۔ منافقین کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف پروپیگنڈا اور ماحول کو آپ (ص) کے خلاف تیار کرنا۔
و منهم الذين يؤذون النبي و يقولون هو اذن

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کو ایک سادہ اور جلدی باور کر جانے والے شخص کے طور پر متعارف کرانا منافقین کی اذیتوں کا ایک نمونہ ہے۔ الذين يؤذون النبي و يقولون هو اذن

"اذن" اسے کہا جاتا ہے جو ہر شخص کی بات پر کان دھرے اور جلدی قبول کر لے یعنی سادہ اور جلدی باور کرنے والا شخص۔ قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ جملہ "يقولون هو اذن" منافقین کے پیغمبر (ص) کو مستہم کرنے اور آپکو (ص) رنجیدہ خاطر کرنے کے ایک نمونہ کو بیان کر رہا ہو۔

۳۔ منافقین کا پیغمبر اکرم (ص) کی مہر و محبت اور وسعت ظرفی (آنحضرت (ص) کا لوگوں کی باتوں پر کان دھرنا) سے سوء استفادہ کرنا۔ الذین يؤذون النبی و یقولون هو اذن

۵۔ لوگوں کی مختلف قسم کی باتوں پر پورے حوصلے اور وسعت ظرفی کے ساتھ کان دھرنا پیغمبر اکرم (ص) کی ایک خصلت و یقولون هو اذن قل اذن خیر لکم

۶۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص)، کے لوگوں کی سب باتیں سننے اور وسعت ظرفی کا ثبوت دینے پر آپ (ص) کی تعریف و یقولون هو اذن قل اذن خیر لکم

۷۔ پیغمبر اکرم (ص) اچھی اور قابل قدر باتوں کو سنتے تھے نہ باطل اور بیہودہ باتوں کو۔ و یقولون هو اذن قل اذن خیر لکم مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "اذن" کی خیر کی طرف اضافت حقیقی ہو نہ موصوف کی صفت کی طرف اضافت کے باب سے یعنی پیغمبر (ص) اچھی باتوں کو سننے والے ہیں نہ ہر بات کو چاہے وہ بیہودہ ہی ہو۔
۸۔ پیغمبر اکرم (ص) کا سب لوگوں کی باتوں کو سننا ان کے مفاد اور معاشرے کی بھلائی اور بہتری کیلئے تھا۔
و یقولون هو اذن قل اذن خیر لکم

مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "اذن" کی اضافت خیر کی طرف موصوف کی صفت کی طرف اضافت کے باب سے ہو یعنی پیغمبر (ص) تم لوگوں کیلئے اچھے سننے والے ہیں اور یہ صفت ایمانی معاشرے کے فائدہ میں ہے۔
۹۔ معاشرے کے سب طبقوں کی باتوں کو سننا اور ان کے مقابلے میں وسعت قلبی کا مظاہرہ کرنا، ایک اچھی اور اسلامی معاشرے کے راہنماؤں کیلئے ضروری خصلت ہے۔ و یقولون هو اذن قل اذن خیر لکم

۱۰۔ پیغمبر اکرم (ص) اگرچہ سب لوگوں کی باتیں سنتے تھے لیکن قبول کرنے کے مرحلے میں صرف خدا تعالیٰ اور مومنین کی باتوں کو قبول کرتے تھے۔ و یقولون هو اذن قل اذن خیر لکم یو من باللہ و یؤمن للمومنین

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "اذن" کی خیر کی طرف اضافت، حقیقی ہو یعنی پیغمبر (ص) صرف اچھی بات سننے ہیں اور ہر بات کو قبول نہیں کرتے بلکہ صرف خدا تعالیٰ اور مومنین کی باتوں کو باور کرتے ہیں۔

۱۱۔ پیغمبر اکرم (ص) صرف ان باتوں کو قبول کرتے تھے جن میں مومنین کا مفاد ہو۔
و یقولون هو اذن قل اذن خیر لکم ... و یؤمن للمومنین

"للمومنین" کا لام جو منفعت کیلئے ہے مندرجہ بالا نکتہ پر دلالت کرتا ہے۔

۱۲۔ مومنین کا احترام ان پر اعتماد اور انکی باتوں کی

تصدیق ضروری ہے۔ قل اذن خیر لکم ... و یؤمن للمؤمنین

۱۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کا لوگوں کی باتیں سننے میں بڑے حوصلے کا مظاہرہ کرنا مومنین کیلئے باعث رحمت تھا۔
ویقولون هو اذن قل اذن خیر لکم ... و رحمة للذین ء امنوا منکم

۱۴۔ حضرت محمد (ص) خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ و الذین یؤذون رسول اللہ

۱۵۔ پیغمبر اکرم (ص) کو اذیت پہنچانے والے دردناک عذاب کے مستحق ہیں۔ و الذین یؤذون رسول اللہ لهم عذاب الیم

۱۶۔ امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے۔ "... ان اللہ عزوجل یقول فی کتابہ: یؤمن باللہ ویؤمن للمؤمنین" یقول

: یصدق اللہ و یدصدق للمؤمنین ... "خدا تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے (یو من باللہ و یو من للمؤمنین) اور اس سے

مراد یہ ہے کہ (پیغمبر) خدا تعالیٰ اور مومنین کی (باتوں) کی تصدیق کرتے ہیں۔^(۱)

۱۷۔ پیغمبر اکرم (ص) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے ایک طویل خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "سمونی اذنا و زعموا انی

کذالک لکثرة ملا زمته علی (ع) ایای و اقبالی علیہ حتی انزل اللہ عزوجل فی ذلک قرآنا "ومنهم الذین یؤذون النبی

ویقولون هو اذن ... " (منافقین) مجھے اذن (سراپاکان) کہتے ہیں اور علی کے میرے ہمراہ زیادہ رہنے اور انکی طرف میرے

زیادہ توجہ کرنے کی وجہ سے مجھے واقعا ایسا سمجھتے تھے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے اس بارے میں (یہ) آیت نازل فرمائی

بعض منافقین پیغمبر کو اذیت پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ سراپاکان (جلدی باور کرنے والے) ہیں۔^(۲)

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱

پیغمبران خدا: ۱۳

دینی راہنما: انکی ذمہ داری ۹؛ انکی صفات ۹؛ یہ اور لوگوں کی باتوں کو سننا ۹

روایت: ۱۶، ۱۷

شرح صدر: اسکی اہمیت ۹

(۱) کافی ج ۵ ص ۲۹۹ ج ۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۳۶ ح ۲۱۸۔

(۲) احتجاج طبرسی ج ۱ ص ۷۳۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۳۶ ح ۲۱۶۔

عذاب: اس کے مراتب ۱۵؛ اس کے مستحقین ۱۵؛ دردناک عذاب ۱۵

محمد (ص): آپ (ص) اور انسانوں کے مفادات ۸؛ آپ (ص) اور بیہودہ باتیں ۷؛ آپ (ص) اور لوگوں کی باتوں کو غور سے سننا ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۱۱، ۱۳؛ آپ (ص) اور معاشرے کے مفادات ۸؛ آپ (ص) اور مومنین ۱۰؛ آپ (ص) اور مومنین کے مفادات ۱۱؛ آپ (ص) پر قبول کرنے میں جلد باز ہونے کی تہمت ۱۷، ۳؛ آپ (ص) کا ایمان ۱۰؛ آپ (ص) کا سلوک ۱۰؛ آپکا (ص) شرح صدر ۶، ۵، ۳؛ آپکا (ص) مقام ۱۳؛ آپکو (ص) اذیت پہنچانا ۱، ۳، ۱۷؛ آپکو (ص) اذیت دینے والوں کا عذاب ۱۵

آپکی تاریخ ۱؛ آپکی خیر خواہی ۱۱، ۸؛ آپکی رسالت ۱۳؛ آپکی صفات ۷، ۵؛ آپ کی مدح ۶؛ آپکی مہربانی سے سوء استفادہ ۳؛ آپکے ایمان سے مراد ۱۶؛ آپ کے خلاف ماحول بنانا ۲؛ آپکے (ص) شرح صدر کے اثرات ۱۳؛ آپکے فضائل ۶؛ منافقین: انکا سلوک ۳؛ انکا سوء استفادہ ۳؛ انکی اذیتیں ۱۷، ۳، ۱؛ انکی پرویگنڈا مہم ۲؛ انکے جرائم ۳، ۲، ۱؛ یہ اور حضرت محمد (ص) ۱۷، ۳، ۲، ۱

مومنین: ان پر اعتماد کی اہمیت ۱۲؛ ان پر رحمت کے عوامل ۱۳؛ انکی باتوں کی تصدیق کرنا ۱۶، ۱۲

آیت ۶۲

﴿يَخْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيَرْضَوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضَوْهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ﴾

یہ لوگ تم لوگوں کو راضی کرنے کے لئے خدا کی قسم کھاتے ہیں حالانکہ خدا و رسول اس بات کے زیادہ حقدار تھے کہ اگر یہ صاحبان ایمان تھے تو واقعاً انھیں اپنے اعمال و کردار سے راضی کرتے۔

۱۔ مومنین کی خشنودی حاصل کرنے کیلئے منافقین کا ان کے سامنے خدا تعالیٰ کی جھوٹی قسمیں کھانا۔

و یخلفون باللہ لکم لیرضوکم

۲۔ مومنین کے اندر منافقین کی نسبت ناخوشی اور غصے کا وجود۔ یخلفون باللہ لکم لیرضوکم

۳۔ منافقین کا مومنین کے اعتقادات و نظریات اور اسلامی مکتب کی اقدار سے سوء استفادہ کرنا۔

یخلفون باللہ لکم لیرضوکم

منافقین کا مومنین کے سامنے خدا تعالیٰ کی قسم کھانا (یخلفون باللہ) کہ جسکی مومنین کے یہاں خاص اہمیت ہے مندرجہ بالا نکتے پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ خدا تعالیٰ کا مومنین کو منافقین کی جھوٹی قسموں کے بارے میں خبردار کرنا۔ یخلفون باللہ لکم لیرضوکم

۵۔ منافقین اپنے افکار اور اہداف کے مومنین کے سامنے واضح ہو جانے سے پریشان تھے۔ * یخلفون باللہ لکم لیرضوکم

منافقین کے قسم اٹھانے سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین کو ان کے خدا و رسول کی خوشنودی پر لوگوں کی خوشنودی کو ترجیح دینے پر توجیح۔ یخلفون باللہ لکم لیرضوکم و اللہ و رسولہ احق ان یرضوہ

۷۔ رسول خدا کی خوشنودی حاصل کرنا خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے مترادف ہے۔ و اللہ و رسولہ احق ان یرضوہ

"یرضوہ" میں ضمیر مفرد کا استعمال بتاتا ہے کہ رسول خدا کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۸۔ خدا و رسول کی خوشنودی حاصل کرنا اور اسے دوسروں کی خوشنودی پر ترجیح دینا ضروری ہے۔ و اللہ و رسولہ احق ان یرضوہ

کلمہ "احق" سے ضروری ہونا سمجھ میں آتا ہے۔

۹۔ منافقین مشرکانہ مزاج رکھتے تھے۔ یخلفون باللہ لکم لیرضوکم و اللہ و رسولہ احق ان یرضوہ

منافقین کا لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرنا (لیرضوکم) اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی سے غفلت کرنا (واللہ و رسولہ احق ان یرضوہ) ان کے شرک آلود مزاج کا پتا دیتا ہے۔

۱۰۔ پیغمبر اکرم (ص) کا عظیم مرتبہ اور خدا تعالیٰ کے یہاں آپکا (ص) خاص مقام۔ و اللہ و رسولہ احق ان یرضوہ

۱۱۔ کوئی شخص حتیٰ کہ پیغمبر اکرم (ص) بھی خدا تعالیٰ کے ہمتا اور برابر نہیں ہیں۔ و اللہ و رسولہ احق ان یرضوہ

تنبیہ کی ضمیر (یرضوہما) کی بجائے ضمیر مفرد (یرضوہ) کا استعمال ممکن ہے مندرجہ بالا نکتے کی طرف اشارہ ہو۔

۱۲۔ سچے مومنین کا اصلی ہدف خدا و رسول کی رضا حاصل کرنا ہے نہ دوسروں کی۔ و اللہ و رسولہ احق ان یرضوہ

۱۳۔ واقعی ایمان کا تقاضا ہے، خدا و رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔
واللہ و رسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین

۱۳۔ خدا و رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کی بجائے لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرنا منافقت اور بے ایمانی کی علامت ہے۔ یحلفون باللہ لکم لیرضوکم و اللہ و رسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین
آنحضرت (ص): آپکا (ص) مقام ۱۰؛ آپکی (ص) خوشنودی ۱۳، ۴؛ آپکی (ص) خوشنودی کی اہمیت ۸
اقدار: ان سے سوء استفادہ کرنا ۳
ایمان: اسکے آثار ۱۳؛ بے ایمانی کی نشانیاں ۱۳
توحید: توحید ذاتی ۱۱

خدا تعالیٰ: اس کا بے مثال ہونا ۱۱؛ اس کا خبردار کرنا ۳؛ اسکی خصوصیات ۱۱؛ اس کی خوشنودی ۱۳؛ اسکی خوشنودی کا برتر ہونا ۶؛ اسکی خوشنودی کی اہمیت ۶، ۱۳، ۸؛ اسکی خوشنودی کے عوامل ۴؛ اسکی طرف سے مذمت ۶
لوگ: انکی خوشنودی کو ترجیح دینا ۱۳؛ انکی خوشنودی کو ترجیح دینے کی مذمت ۶
مومنین: انکو خبردار کرنا ۳؛ انکی منافقین سے نارضاہتی ۲؛ ان کے اہداف ۱۲؛ یہ اور پیغمبر اکرم (ص) کی خوشنودی ۱۲؛ یہ اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی ۱۲؛ یہ اور لوگوں کی خوشنودی ۱۲
منافقین: انکا سوء استفادہ کرنا ۳؛ انکا شرک ۹؛ انکو افشا کرنا ۵؛ انکی پریشانی ۵؛ انکی جھوٹی قسم ۱، ۳؛ انکی خصوصیات ۹؛ انکی مذمت ۶؛ یہ اور مومنین ۵، ۳؛ یہ اور مومنین کی خوشنودی ۱
منافقت: اسکی علامتیں ۱۳

آیت ۶۳

﴿ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذَلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴾

کیا یہ نہیں جانتے ہیں کہ جو خدا و رسول سے مخالفت کرے گا اس کے لئے آتش جہنم ہے اور اسی میں ہمیشہ رہنا ہے اور یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔

۱۔ خدا و رسول کے مقابلے میں مورچہ بندی کرنے اور ان کے ساتھ دشمنی کرنے کا لازمہ ہمیشہ کیلئے آتش جہنم میں رہنا ہے۔
من یحادد اللہ و رسولہ فان لہ نار جہنم خالداً فیہ

۲۔ خدا و رسول کے خلاف خصمانہ موقف اختیار کرنے پر خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین کو سخت تنبیہ۔
الم یعلموا... ذلک الخزی العظیم

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کو اذیت پہنچانا اور آپکی (ص) عیب جوئی کرنا خدا تعالیٰ کے مقابلے میں مورچہ بند ہونے کے مترادف ہے۔
ہے۔ و منهم الذین یؤذون النبی... من یحادد اللہ و رسولہ

مندرجہ بالا نکتہ اس وجہ سے ہے کہ خدا تعالیٰ نے منافقین کے غلط کاموں کو بیان کرنے کے بعد ان کے سارے کاموں کو (من یحادد اللہ و رسولہ) سے تعبیر کیا ہے۔

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کو خدا تعالیٰ کے یہاں بڑی عزت اور بلند مقام حاصل ہے۔ من یحادد اللہ و رسولہ
مندرجہ بالا نکتہ اس بات سے حاصل ہوتا ہے کہ پیغمبر (ص) کے ساتھ دشمنی کو خدا کے ساتھ دشمنی شمار کیا گیا ہے۔

۵۔ منافقین ہمیشہ آتش جہنم میں رہیں گے۔ من یحادد اللہ و رسولہ فان لہ نار جہنم خالداً فیہ

گذشتہ آیات اور بعد والی آیت چونکہ منافقین کے کردار کے بارے میں ہے اس سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ منافقین کا خدا و پیغمبر (ص) کے مقابلے میں مورچہ بند ہونا باوجود اس کے کہ وہ اسکے درناک انجام سے واقف ہیں،
تعجب آور ہے۔ الم یعلموا انہ من یحادد اللہ و رسولہ فان لہ

مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ "الم يعلم" تو بیخ ہے اور ایسی تو بیخ اس وقت کی جاتی ہے جب مخاطبین آگاہ ہوں اور آگاہی کے بعد انہیں غلط کام انجام نہیں دینا چاہئے تھا۔

۷۔ آخرت کی سخت سزائیں انسان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہیں۔ من یحادث اللہ و رسولہ فان لہ نار جہنم

۸۔ جہان آخرت میں انسان حتیٰ کہ جہنمیوں کی دائمی زندگی۔ نار جہنم خالداً فیہ

۹۔ آتش جہنم میں انسان کا ہمیشہ رہنا بڑی رسوائی اور واقعی ذلت ہے۔ فان لہ نار جہنم خالداً فیہا ذلک الخزی العظیم

۱۰۔ جھوٹی قسم اور خدا و رسول کی خوشنودی سے توجہ ہٹا کر لوگوں کے سامنے اپنی آبرو محفوظ کرنا آخرت میں ذلت و

رسوائی کا موجب ہے۔ یحلفون باللہ لکم ... فان لہ نار جہنم ... ذلک الخزی العظیم

۱۱۔ انسانوں کی ہدایت میں، امور کے انجام کی یاد دہانی کا اثر۔ الم یعلموا انہ من یحادث اللہ ... نار جہنم ... ذلک الخزی

العظیم

آبرو: جھوٹی آبرو ۱۰

آنحضرت (ص): آپ (ص) کا مقام ۲; آپ (ص) کو اذیت دینا ۳; آپ (ص) کی عیب جوئی کرنا ۳

امور: تعجب اور امور ۶

جہنم: اس میں ذلت ۹; اس میں ہمیشہ رہنا ۹; اس میں ہمیشہ رہنے کے اسباب ۱; اس میں ہمیشہ رہنے والے ۵

جہنمی لوگ ۵: انکا ہمیشہ رہنا ۸

خدا تعالیٰ: اسکی تنبیہ ۲; اسکی خوشنودی سے بے توجہ ہونے کے اثرات ۱۰

دشمنی: حضرت محمد (ص) کے ساتھ دشمنی ۶، ۲; حضرت محمد (ص) کے ساتھ دشمنی کے اثرات ۱; خدا تعالیٰ کے ساتھ

دشمنی ۲، ۶، ۳; خدا تعالیٰ کے ساتھ دشمنی کے آثار ۱

ذلت: اخروی ذلت کے عوامل ۱۰; اسکی عوامل ۹

زندگی: اخروی زندگی کا دائمی ہونا ۸

سزا: اخروی سزا کے اسباب ۷؛ سزا کا نظام ۷

عمل: اسکے آثار ۷؛ اسکی سزا ۷

قسم: جھوٹی قسم کے آثار ۱۰

منافقین: انکا آگاہ ہونا ۶؛ انکا انجام ۶؛ انکو تنبیہ ۲؛ انکی دشمنی ۶، ۲؛ یہ جہنم میں ۵

ہدایت: اس کا ذریعہ ۱۱

یاد دہانی: اسکے آثار ۱۱؛ امور کے انجام کی یاد دہانی ۱۱

آیت ۶۳

﴿يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ قُلِ اسْتَغْزُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ﴾

منافقین کو یہ خوف بھی ہے کہ کہیں کوئی سورہ نازل ہو کر مسلمانوں کو ان کے دل کے حالات سے ابختر نہ کر دے تو آپ کہہ دیجئے کہ تم اور مذاق اڑاؤ اللہ بہر حال اس چیز کو منظر عام پر لے آئے گا جس کا تمہیں خطرہ ہے۔

۱۔ صدر اسلام کے منافقین کو وحی کے ذریعہ اپنے رازوں کے افشا ہو جانے کا خطرہ۔

يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ

۲۔ منافقین کا اس بات سے آگاہ ہونا کہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں کے راز جانتا ہے۔

يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ منافقین کے خوف کی اساس کئی امور ہیں ان میں سے ایک انکا اس بات سے آگاہ ہونا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں کے راز جانتا ہے۔

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کی حقانیت اور آپ (ص) کا وحی کے ساتھ

رابطہ منافقین کیلئے ثابت تھا۔ *یحذر المنافقون ان تنزل علیہم سورة تنبئہم بما فی قلوبہم منافقین کو قرآن کے ذریعے رازوں کے افشا ہونے کا خوف اشارہ بتاتا ہے کہ وہ لوگ پیغمبر (ص) کے وحی کے ساتھ رابطے کو مسلم سمجھتے تھے۔

۳۔ وحی و قرآن کے ذریعے منافقین کے دلوں کی نیتوں کا فاش ہونا۔ یحذر المنافقون ان تنزل علیہم سورة تنبئہم بما فی قلوبہم

ہو سکتا ہے منافقین کا خوف اس بات کی علامت ہو کہ قرآن کریم پہلے بھی ان کے راز افشا کر چکا ہے۔

۵۔ قرآن کریم کا معاشرہ کی ضروریات و واقعات کے ساتھ ہم آہنگ اور بالترتیب نزول۔

یحذر المنافقون ان تنزل علیہم سورة تنبئہم بما فی قلوبہم

۶۔ منافقین کی، اپنے اعتقادات اور باتوں کو عوام سے مخفی رکھنے کی کوشش۔

یحذر المنافقون ان تنزل علیہم سورة تنبئہم بما فی قلوبہم

۷۔ لفظ "سورة" اور قرآن کی بعض آیات میں اس کا استعمال اس بات کی دلیل ہے کہ عصر وحی میں یہ اصطلاح رائج اور

متعارف تھی۔ یحذر المنافقون ان تنزل علیہم سورة

۸۔ پیغمبر اکرم (ص) کو منافقین کے مقابلے میں موقف اختیار کرنے اور انہیں انکے رازوں کے افشا کرنے کی دھمکی دینے

کا حکم۔ یحذر المنافقون ... قل استہزءوا ان اللہ مخرج ما تحذرون

۹۔ منافقین کا اسلام اور پیغمبر اکرم (ص) کا مذاق اڑانا۔ یحذر المنافقون ... قل استہزءوا

۱۰۔ نفاق اور دین کے بارے میں دودلی دین سے مذاق ہے۔ یحذر المنافقون ... قل استہزءوا

"استہزءوا" سے پہلے منافقین کی کوئی ایسی خاص بات ذکر نہیں ہوئی جو ان کے مذاق اڑانے کا پتہ دیتی ہو اس بنا پر احتمال ہے کہ خود منافقت ہی استہزا اور مذاق اڑانا ہو۔

۱۱۔ منافقین کے چھپانے کی خواہش کے باوجود خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے خیانت کا راز اسرار کے حتمی طور پر افشاء

کرنے پر زور۔ یحذر المنافقون ... ان اللہ مخرج ما تحذرون

۱۲۔ ارادہ خدا کا لوگوں کی خواہشات پر غالب آنا۔ یحذر المنافقون ... ان اللہ مخرج ما تحذرون

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور منافقین ۸؛ آپکا (ص) مذاق اڑانے والے ۹؛ آپ (ص) کمی دھمکیاں ۸؛ آپکی (ص) ذمہ داری ۸

اسلام: اس کا مذاق اڑانے والے ۹

خدا تعالیٰ: اس کی طرف سے راز افشا کرنا ۱۱؛ اسکے ارادہ کی حاکمیت ۱۲

دین: دین کا مذاق اڑانا ۱۰

دینداری: اس میں منافقت ۱۰

سورہ: سورہ ایک اصطلاح ۷؛ سورہ صدر اسلام میں ۷

قرآن کریم: صدر اسلام میں اسکی سورتیں ۷؛ قرآن کریم کا کردار ۳؛ قرآن کریم کے بالتدریج نازل ہونے کا فلسفہ ۵
منافقین: انکا مذاق اڑانا ۹؛ انکو دھمکی ۸؛ انکی آگاہی ۲؛ انکی رازداری ۶؛ انکے راز کا افشا کرنا ۱۱، ۸، ۳، ۱؛ صدر اسلام کے منافقین کی پریشانی ۱؛ یہ اور اسلام ۹؛ یہ اور حضرت محمد (ص) ۸، ۹؛ یہ اور حضرت محمد (ص) پر وحی ۳؛ یہ اور حضرت محمد (ص) کی حقانیت ۳؛ یہ اور خدا تعالیٰ کا علم غیب ۲؛ یہ اور عقیدہ کو چھپانا ۶
وحی: اسکا کردار ۳، ۱

آیت ۶۵

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ﴾ (۶۵)

اور اگر آپ ان سے باز پرس کریں گے تو کہیں گے کہ ہم تو صرف بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے تو آپ کہہ دیجئے کہ کیا اللہ اور اس کی آیات اور رسول کے بارے میں مذاق اڑا رہے تھے۔

۱۔ اگر منافقین سے انکے عمل، کردار اور ناروا باتوں کے بارے میں باز پرس کی جاتی تو جھوٹ بولتے ہوئے

اسکے ہنسی مذاق اور کھیل تماشا ہونے کا اظہار کرتے۔ یقولون ہو اذن... و لئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض و نلعب

۲۔ اپنے نظریات اور ناروا باتوں کی تاویل کرنا منافقین کا شیوہ ہے۔ ليقولن انما كنا نخوض و نلعب

۳۔ صدر اسلام کے سازش کرنے والے منافقین کا مسلمانوں کی قدرت کے مقابلے میں کمزور ہونا۔

و لئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض و نلعب

منافقین کا تاویلیں کرنا، جو ایک قسم کا پیچھے ہٹنا ہے، مسلمانوں کے مقابلے میں ان کی کمزوری کی علامت ہے۔

۳۔ خدا تعالیٰ نے منافقین کی طرف سے مستقبل میں اپنی خیانتوں کی تاویلیں کرنے کا پردہ چاک کر دیا۔

و لئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض و نلعب

۵۔ پیغمبر اکرم (ص) کو، منافقین کو اس وجہ سے توبیخ کرنے کا حکم کہ وہ دین کو بازیچہ اطفال شمار کرتے ہیں اور الہی اقدار

کا مذاق اڑاتے ہیں۔ قل ابالله و آیاتہ و رسولہ کنتم تستہزؤن

۶۔ دینی اقدار کو بازیچہ اطفال قرار دینا حرام ہے۔ ليقولن انما كنا نخوض و نلعب قل ابالله و آیاتہ و رسولہ کنتم تستہزؤن

ون

۷۔ دینی اقدار کو کھیل تماشا بنانا، نفاق کی علامت اور منافقوں کی روش ہے۔ لیحذر المنافقون... ليقولن انما كنا نخوض

ونلعب... کنتم تستہزؤن

۸۔ منافقین کی بے شرمی اور جھوٹ بولنے اور دھوکہ دہی پر انکا اصرار حتیٰ کہ ان کے اسرار اور سازشوں کے افشا کئے

جانے کے بعد بھی۔ ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض و نلعب قل ابالله و آیاتہ و رسولہ کنتم تستہزؤن

ہو سکتا ہے جملہ "قل ابالله... " منافقین کی طرف سے "نخوض و نلعب" کے دعوے کا مسترد کرنا ہو یعنی وہ اب بھی

اس بات کے ذریعے دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔

آنحضرت (ص): آپ (ص) کی ذمہ داری ۵

احکام: ۶

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳

خدا تعالیٰ: اسکی طرف سے راز افشا کرنا ۳

دین: اسکی اہانت کا جرم ۶؛ اسکے ساتھ کھیلنا ۷؛ اسکے ساتھ کھیلنے کا حرام ہونا ۶
قرآن کریم: اسکی پیشگوئیاں ۳

محرمات: ۶

منافقین: انکا تاویل کرنا ۱، ۲، ۳؛ انکا جھوٹ بولنا ۸، ۱؛ انکا دین کے ساتھ کھیلنا ۵؛ انکا سلوک ۷، ۲؛ انکا مکر ۸؛ انکا مواخذہ ۱؛
انکا ناپسندیدہ عمل ۱؛ انکا نفاق ۸؛ انکی بے حیائی ۸؛ انکی صفات ۸؛ انکی مذمت ۵؛ انکی ناپسندیدہ باتیں ۱، ۲؛ انکے راز کا افشا
کرنا ۸، ۳؛ صدر اسلام کے منافقین کا کمزور ہونا ۳؛ یہ اور اقدار کا مذاق اڑانا ۵
نفاق: اسکی علامتیں ۷

آیت ۶۶

﴿لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنَّ نَعْفَ عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ يُعَذِّبُ طَائِفَةٌ بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ﴾

تو اب معذرت نہ کرو۔ تم نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا ہے۔ ہم اگر تم میں کی ایک جماعت کو معاف بھی کر دیں تو
دوسری جماعت پر ضرور عذاب کریں گے کہ یہ لوگ مجرم ہیں۔

۱۔ صدر اسلام کے منافقین کی طرف سے اپنے خیانتکارانہ اسرار کے افشا ہو جانے کے بعد اپنے غلط کردار سے عذر خواہی۔
لا تعذروا قد کفرتم بعد ایمانکم

۲۔ اسلام اور پیغمبر (ص) کا مذاق اڑانے والے منافقین کے عذر کا قبول نہ کیا جانا۔
کنتم تستهزءون۔ لا تعذروا قد کفرتم بعد ایمانکم

۳۔ اسلام اور پیغمبر (ص) کے خلاف سازشیں کرنے سے صدر اسلام کے منافقین کا کفر بر ملا ہو گیا۔
لا تعذروا قد کفرتم بعد ایمانکم

۳۔ صدر اسلام کے منافقین وہ لوگ تھے جنہوں نے آغاز میں اسلام کو قبول کیا لیکن بعد میں کفر کے گرویدہ ہو کر مرتد ہو گئے۔
لا تعذروا قد کفرتم بعد ایمانکم

۵۔ ظاہری ایمان کے بعد منافقین کا کفر ان کی توبہ کے

قبول ہونے سے رکاوٹ بنا۔ لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم

۶۔ منافقین کا عذر، عذر گناہ بدتر از گناہ تھا اور انکے اندرونی کفر کے بر ملا ہونے کا باعث بنا۔

انما كنا نخوض و نلعب ... لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم

۷۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بعض منافقین کے بخشے جانے کے امکان کا اعلان اور بعض دوسروں کو حتمی عذاب کا وعدہ۔

ان نفع عن طائفة منكم نعتب طائفة

۸۔ منافقین کے سرغنہ افراد اور معاشرے کی تباہی کے اصلی مجرم قابل بخشش نہیں ہیں اور سزا کے مستحق ہیں۔

ان نفع عن طائفة منكم نعتب طائفة باهم كانوا مجرمين

بعض منافقین کے عذاب کی وجہیوں بیان کرنا کہ یہ لوگ مجرم اور تباہی پھیلانے والے ہیں اور اسکے مقابلے میں دوسروں کی بخشش ہو سکتا ہے اس حقیقت کی غماز ہو کہ منافقین کے سرغنہ افراد اور اصلی مجرم قابل بخشش نہیں ہیں اور انہیں سزا دینا ضروری ہے۔

۹۔ بعض منافقین کی سزا کا اس لئے ناقابل بخشش ہونا کہ وہ اپنے جرم پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

ان نفع عن طائفة منكم نعتب طائفة باهم كانوا مجرمين

مندرجہ بالا نکتہ اس چیز سے حاصل ہوتا ہے کہ "باہم..." "نعتب" کی علت ہے اور "ہم كانوا مجرمين" استمرار پر دلالت کرتا ہے۔

۱۰۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بعض منافقین کے مسلسل جرم کا ارتکاب نہ کرنے کی وجہ سے بخشے جانے کے امکان کا

اعلان۔ ان نفع عن طائفة منكم نعتب طائفة باهم كانوا مجرمين

چونکہ خدا تعالیٰ نے بعض منافقین کے ناقابل بخشش ہونے کی علت یہ قرار دی ہے کہ وہ جرم کا مسلسل ارتکاب کر رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے بخشے جانے کی وجہ انکا جرم پر اصرار نہ کرنا ہے۔

۱۱۔ جرم کا مسلسل ارتکاب درگاہ الہی میں انسان کی توبہ کے قبول ہونے میں رکاوٹ ہے۔

لا تعتذروا ... نعتب طائفة باهم كانوا مجرمين

۱۲۔ منافقین، خیانت اور جرائم کے ارتکاب کے لحاظ سے مختلف درجات کے حامل تھے۔

ان نفع عن طائفة منكم نعتب طائفة باهم كانوا مجرمين

۱۳۔ انسان کے جرائم، اسکی سزا اور عذاب الہی کا اصلی سرچشمہ ہیں۔ نَعَذِب طَائِفَةً مِنْهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ

۱۴۔ سازش کرنے والے منافقین دنیا میں بھی سزا اور عذاب کے مستحق ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ان میں سے بعض کو دنیا میں سزا نہ دینا کسی مصلحت اور حکمت کی وجہ سے ہے۔ *

ان نَعَف عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نَعَذِب طَائِفَةً مِنْهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ

ہو سکتا ہے عفو اور عذاب سے مراد دنیاوی عفو و عذاب ہوں نہ اضروی، اس صورت میں عقلی طور پر ایک گروہ کو بخش دینا کسی مصلحت کی وجہ سے ہے۔

۱۵۔ خدا تعالیٰ کے کام حکمت اور مصلحت کے تابع ہیں۔ نَعَذِب طَائِفَةً مِنْهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ

۱۶۔ منافقین کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف پلٹنے کا راستہ کھلا ہے۔ ان نَعَف عَنْ طَائِفَةٍ

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "عفو" سے مراد منافقین کے گناہوں کی بخشش ہو، دنیوی بھی اور اضروی بھی، کہ اس صورت میں آیت مبارکہ نے بخشش کے امکان کو بیان کر کے ان کے پلٹنے کیلئے راستہ کھلا رکھا ہے۔

۱۷۔ بعض منافقین کو مصلحت کی بنا پر بخشنے اور بعض کو سزا دینے میں پیغمبر اکرم (ص) اور معاشرے کے رہبر کا کردار۔ ان نَعَف ... نَعَذِب

یہ دیکھتے ہوئے کہ ہو سکتا ہے عفو اور عذاب سے مراد دنیاوی ہوں نیز الغاء خصوصیت اور عفو و سزا کا حکم دینے کو اسلامی معاشرے کے رہبر تک تعمیم دینے سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۱۸۔ امام محمد باقر (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ) کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ

آپ نے فرمایا: هُوَ لَا قَوْمَ كَانُوا مُؤْمِنِينَ صَادِقِينَ ارْتَابُوا وَ شَكُّوا وَ نَافَقُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ... "یہ سچے مومنین تھے جو شک و تردید کا شکار ہو کر ایمان کے بعد منافق ہو گئے۔" (۱)

اسلام: اس کا مذاق اڑانے والے ۲؛ صدر اسلام کی تاریخ ۳

توبہ: اسکے قبول ہونے کے موانع ۱۱

جرائم: ان پر اصرار کے اثرات ۹، ۱۱؛ ان کے اثرات ۱۳؛ ناقابل بخشش جرائم ۸

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۰۰۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۳۸ ح ۲۵۵۔

خدا تعالیٰ: خدا کا عذاب ۱۳; خدا کی دھمکی ۴; خدا کی بخشش ۱۰، ۴; خدا کے کاموں کی حکمت ۱۵
دینی راہنما: ان کے اختیار ۱۴; یہ اور منافقین ۱۴

روایت: ۱۸

سزا: اسکے مستحقین ۸; دنیاوی سزا کے مستحقین ۱۳; سزا دینے میں مصلحت ۱۳

عذاب: اسکے اسباب ۱۳

عذر: اسکے قبول ہونے کے موانع ۱۱; عذر گناہ بدتر از گناہ ۶

کفر: اسکے آثار ۵

گناہ: اس پر اصرار کے اثرات ۱۱، ۹

مجرمین: انکی سزا ۸۱

محمد (ص): آپ (ص) اور منافقین ۱۴; آپکا (ص) مذاق اڑانے والے ۲; آپ (ص) کے اختیارات ۱۴

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں میں منافقت ۱۸

منافقت: منافقین کے سرغنہ افراد کی سزا ۸۱

منافقین: ان سے درگزر کرنا ۱۴; انکا عذر پیش کرنا ۶; انکا ناپسندیدہ عمل ۱; انکو افشا کرنا ۳; انکی بخشش ۴، ۱۰; انکی دنیاوی

سزا ۱۳; انکی سازش ۳; انکی سزا ۱۴، ۹; ان کے افشا ہونے کا پیش خیمہ ۶; ان کے راز کا افشا کرنا ۱; ان کے عذاب کا حتمی

ہونا ۴; ان کے عذر کا رد کرنا ۲; ان کے عذر کے قبول ہونے کے موانع ۵; ان کے گمروہ ۱۲; سازش کرنے والے منافقین

کی سزا ۱۳; صدر اسلام کے منافقین کا اسلام ۳; صدر اسلام کے منافقین کا عذر پیش کرنا ۱; صدر اسلام کے منافقین کا مرتد

ہو جانا ۳; مجرم منافقین ۱۲; یہ اور اسلام ۳; یہ اور توبہ ۱۶; یہ اور حضرت محمد (ص) ۳

سزا کا نظام: ۱۴

آیت ۶۷

﴿ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴾

منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں سب ایک دوسرے سے ہیں۔ سب برائیوں کا حکم دیتے ہیں اور نیکیوں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو راہ خدا میں خرچ کرنے سے روکے رہتے ہیں۔ انھوں نے اللہ کو بھلا دیا ہے تو اللہ نے انھیں بھی نظر انداز کر دیا ہے کہ منافقین ہی اصل میں فاسق ہیں۔

۱۔ عصر پیغمبر (ص) کے منافقین کے درمیان، منافق عورتوں کا وجود۔ و المنافقون و المنافقات

۲۔ اسلام و مسلمین کے خلاف صدر اسلام کے منافق مردوں اور عورتوں کی ہم آہنگی۔

والمنافقون والمنافقات بعضهم من بعض يأمرون بالمنكر

۳۔ جرم نفاق کی سزا میں منافق مردوں اور عورتوں کا برابر ہونا۔ نعذب طائفة بانهم مجرمين — المنافقون و المنافقات بعضهم من بعض

۳۔ منافق عورتوں کے سیاسی، اجتماعی اور دینی کردار اور موقف کی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی منافق مردوں کے کردار اور موقف کی ہے۔ المنافقون و المنافقات بعضهم من بعض يأمرون بالمنكر

منافق عورتوں کا منافق مردوں کے ساتھ ذکر کیا جانا اور انکا مردوں کے ہم پلہ شمار ہونا مندرجہ بالا نکتے پر دلالت کرتا ہے۔

۵۔ منافقین کے درمیان گہرے تعلق اور مضبوط رابطے کا وجود۔ المنافقون والمنافقات بعضهم من بعض

۶۔ بعض منافقین کا اپنی رفتار و کردار میں مستقل نہ ہونا اور انکا نفاق کے سرغنہ افراد سے متاثر ہونا۔ بعضہم من بعض مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ من "نشویہ" ہو کہ اس صورت میں آیت دلالت کرتی ہے کہ بعض منافقین اپنا نفاق دوسروں سے لیتے تھے۔

۷۔ منافقین کے دو گروہ تھے تاثیر گزار اور لائن دینے والے اور اثر پذیر اور لائن لینے والے۔ المنافقون والمنافقات بعضہم من بعض

مندرجہ بالا نکتہ "من" سے استفادہ ہوتا ہے کہ جو ابتدائیت (نشویہ) کیلئے ہے۔

۸۔ غیر اصلی اور تاثیر پذیر منافقین کے بخشے جانے کا امکان اور اصلی اور لائن دینے والے منافقین کا غیر قابل بخشش ہونا۔ *ان نفع عن طائفة... نغذب طائفة... بعضہم من بعض

"بعضہم من بعض" بعض منافقین کے دوسرے بعض کے تحت تاثیر ہونے پر دلالت کرتا ہے نیز یہ آیت سابقہ آیت کی تفسیر ہے اور ایک گروہ کی بخشش اور دوسرے گروہ کی سزا کو بیان کر رہی ہے۔

۹۔ منافقین کا شیوہ ہے غلط اور برے کاموں کو ترویج دینا اور معروف (اقدار اور نیکیاں) کے معرض وجود میں آنے کو روکنا۔ المنافقون والمنافقات... یا مرون بالمنکر و ینھون عن المعروف

۱۰۔ بخل اور راہ خدا میں خرچ نہ کرنا منافقین کی خصلت ہے۔ المنافقون و المنافقات... و یقبضون ایدیہم

۱۱۔ منافقین نہ صرف خود معاشرے کیلئے بھلائی کے کام انجام نہیں دیتے بلکہ دوسروں کو بھی نیک کاموں سے روکتے ہیں۔ وینھون عن المعروف و یقبضون ایدیہم

۱۲۔ اسلام کا معاشرے کی معاشی ضروریات پوری کرنے اور اموال خرچ کرنے کو اہمیت دینا۔ و یقبضون ایدیہم

۱۳۔ منافقین کا خدا تعالیٰ سے غافل ہونے اور اس کو بھلا دینے کی وجہ سے اس کی توجہ اور عنایت سے محروم ہونا۔ المنافقون والمنافقات... نسواللہ فنیہم

۱۴۔ خدا تعالیٰ اور اس کے فرامین سے غفلت انسان سے خدا تعالیٰ کی عنایات سلب ہو جانے کا سبب ہے۔ نسواللہ فنیہم

۱۵۔ انسان کے خدا کے لطف و کرم سے محروم ہونے کا اصلی سبب خود انسان ہے۔

۱۶۔ برائی اور فساد (منکر) کی ترویج اور نیکیوں اور اقدار کو پھیلنے سے روکنا نیز انفاق نہ کرنا خدا سے غافل ہونے کی نشانیاں ہیں۔ یأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَ يَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ

۱۷۔ برائی اور فساد (منکر) کی ترویج اور نیکیوں اور اقدار کو پھیلنے سے روکنا اور خدا اور اسکے فرامین کو فراموش کر دینا منافقین کے کام اور انکی صفات ہیں۔ الْمُنَافِقُونَ... يَا مَرْوَنَ بِالْمُنْكَرِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَ يَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ

۱۸۔ خدا تعالیٰ کی سزاؤں کا انسان کے اعمال کے ساتھ مناسب ہونا۔ نسوا اللہ فَنَسِيهِمْ

۱۹۔ انسان کا خدا اور اسکے فرامین کی طرف متوجہ ہونا خدا تعالیٰ کے لطف و کرم کے حصول کا پیش خیمہ ہے۔ نسوا اللہ فَنَسِيهِمْ

جملہ (نسوا اللہ...) کے مفہوم سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل کیا گیا ہے۔

۲۰۔ منافقین، فاسقون کا سب سے واضح نمونہ۔ ان المنافقین هم الفاسقون

۲۱۔ برائی (منکر) کی ترویج، نیکیوں کو پھیلنے سے روکنا، انفاق نہ کرنا اور یاد خدا سے غافل ہو جانا واقعی فسق ہے۔

يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَ يَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ... ان المنافقین هم الفاسقون

۲۲۔ برائیوں کی ترویج، نیکیوں کو پھیلنے سے روکنا اور انفاق نہ کرنا جرم اور حتمی عذاب کا سبب ہے۔

نَعَذِبُ... مجرمین... يَا مَرْوَنَ بِالْمُنْكَرِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَ يَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ

آیت شریفہ سابقہ آیت میں مذکور مجرمین کی خصوصیات بیان کر رہی ہے۔

۲۳۔ عبدالعزیز بن مسلم کہتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (نسوا اللہ فَنَسِيهِمْ) کے بارے میں امام رضا (ع) سے

سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "ان الله تعالى لا ينسى ولا يسهو... وانما يجازي من نسيه ونسى لقاء يومه بان ينسيهم انفسهم"

خدا تعالیٰ نہ بھولتا ہے اور نہ سہو کا شکار ہوتا ہے بلکہ جو لوگ اسے اور روز قیامت کو بھلا دیتے ہیں انہیں اس طرح سزا دیتا

ہے کہ خود انہیں اپنے آپ سے بھلا دیتا ہے۔^(۱)

(۱) عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۱۲۵ ح ۱۸۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۳۹ ح ۲۲۷۔

۲۳۔ حضرت علی (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان (انہوں نے خدا کو فراموش کر دیا تو خدا نے انہیں فراموش کر دیا) کے بارے میں فرمایا: فانما یعنی انہم نسوا اللہ فی دار الدنیا فلم یعملوا له بالطاعة و لم یؤمنوا به و برسولہ فنسہم فی الآخرة ای لم یجعل فی ثوابہ نصیباً فصارو منسیین من الخیر "سوائے اس کے نہیں اس سے خدا تعالیٰ کا مقصود یہ ہے کہ انہوں نے دنیا میں خدا کو فراموش کر دیا اور اسکی اطاعت نہ کی اور اس پر اور اسکی رسول پر ایمان نہ لائے، تو خدا نے بھی قیامت میں انہیں بھلا دیا یعنی اپنے ثواب سے ان کیلئے کوئی حصہ قرار نہ دیا پس وہ خیر سے فراموش کر دیئے گئے۔^(۱)

اپنے آپ کو فراموش کرنا: اس کا پیش خیمہ ۲۳

اسلام: اسلام اور اقتصاد ۱۲؛ اسلام کی خصوصیات ۱۲؛ صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲

انفاق: اسکی اہمیت ۱۲؛ اسکی ترک کرنے کے اثرات ۱۶، ۲۲، ۲۱

بخیل لوگ: ۱۰

برائی: اسکی حکم دینے کا جرم ۹؛ اسکی حکم دینے کا فسق ہونا ۲۱؛ اسکی حکم دینے کے آثار ۱۶، ۲۲

جرائم: انکے موارد ۲۲؛ ان میں تعاون کرنے والوں کو معاف کرنا ۸؛ ناقابل معافی جرائم ۸

خدا تعالیٰ: اس کو فراموش کرنے سے مراد ۲۳؛ اس کو فراموش کرنے کی سزا ۲۳؛ اس کو فراموش کرنے کی علامتیں ۱۶؛ اس

کی سزا ۱۸؛ اس کو فراموش کرنے کے آثار ۲۱، ۱۳، ۱۳؛ اسکی کرم سے محرومیت کے عوامل ۱۵، ۱۳؛ اسکی لطف و کرم کا

پیش خیمہ ۱۹

خیر: اس سے محروم لوگ ۲۳

ذکر: ذکر خدا کے آثار ۱۹

روایت، ۲۳، ۲۳

سزا: اس کا گناہ کے ساتھ مناسب ہونا ۱۸؛ اس میں برابری ۳؛ سزا کا نظام ۱۸، ۳

ضروریات: اقتصادی ضروریات پوری کرنا ۱۲

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۹۶ ح ۸۶۔ تفسیر بہان ج ۲ ص ۱۴۴ ح ۴۔

عذاب: اسکے اسباب ۲۲

عمل: اسکے آثار ۱۵

عورت: صدر اسلام میں منافق عورتیں ۱، ۲؛ عورت و مرد کا برابر ہونا ۳؛ منافق عورتوں کا موقف اپنانا ۳؛ منافق عورتوں کی

سزا ۳۱

غفلت: خدا سے غفلت کے آثار ۱۳، ۱۳

فاسقین: ۲۰

فساد: فساد پھیلانے کا جرم ۲۲؛ فساد پھیلانے کی سزا ۲۲

فسق: اسکے موارد ۱۲

قیامت: اسے فراموش کرنے کی سزا ۲۳

لطف خدا: اس سے محروم لوگ ۱۳

منافقت: اسکا جرم ۸

منافقین: ان کا اثر قبول کرنا ۶؛ ان کا اجتماعی موقف ۳؛ انکا بخل ۱۰؛ ان کا سلوک ۹؛ انکا فسق ۲۰؛ انکی خصوصیات ۱۱؛ انکی سزا ۳۱؛ انکی صفات ۱۰، ۱۱؛ انکی گھٹیا عادتیں ۱۰؛ انکی محرومیت ۱۳؛ ان کے جرائم ۹؛ ان کے روابط ۵؛ ان کے رہبر ۷؛ ان کے سرغنہ افراد کی سزا ۸؛ ان کے گروہ ۷؛ ان کے لیڈروں کا کردار ۶؛ دوسروں کی پیروی کرنے والے منافقین ۷؛ دوسروں کی پیروی کرنے والے منافقین کی بخشش ۸؛ صدر اسلام کے منافقین ۱؛ صدر اسلام کے منافقین کی اسلام دشمنی ۲؛ یہ اور انفاق ۱۰؛ یہ اور برائی کا حکم دینا ۹، ۱۱؛ یہ اور خدا کو فراموش کرنا ۱۷؛ یہ اور نیکی سے منع کرنا ۹، ۱۱، ۱۷؛ نیکی:

اس سے منع کرنے کا جرم ۹؛ اس سے منع کرنے کا فسق ہونا ۲۱؛ اس سے منع کرنے کے آثار ۱۶، ۲۲

آیت ۶۸

﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ﴾

اور اللہ نے منافق مردوں اور عورتوں سے اور تمام کافروں سے آتش جہنم کا وعدہ کیا ہے جس میں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہی ان کے واسطے کافی ہے اور ان کے لئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔

۱۔ آتش جہنم میں ہمیشہ رہنا، خدا تعالیٰ کا منافق مردوں، عورتوں اور سب کافروں کو وعدہ۔
وعدا اللہ المنافقین و المنافقات و الکفار نار جہنم خالدین فیہ

۲۔ منافق مرد اور عورتیں خدا تعالیٰ کی سزا کے مستحق ہونے میں برابر ہیں۔
وعدا اللہ المنافقین و المنافقات ... نار جہنم خالدین فیہ

۳۔ شرعی ذمہ داریوں کے لحاظ سے مرد و زن برابر ہیں۔ وعدا اللہ المنافقین و المنافقات ... نار جہنم خالدین فیہ
۳۔ کفار اور منافقین کا روز قیامت خدا تعالیٰ کی سخت اور دائمی سزائیں مساوی ہونا۔
وعدا اللہ المنافقین و المنافقات و الکفار نار جہنم خالدین فیہا ہی حسبہم

۵۔ عصر پیغمبر (ص) کے منافقین کے درمیان منافق عورتوں کا وجود و عدا اللہ المنافقین و المنافقات

۶۔ آخرت میں انسان حتیٰ کہ دوزخیوں کی زندگی بھی دائمی ہوگی۔ نار جہنم خالدین فیہا ہی حسبہم

۷۔ جہنم کا دائمی عذاب انتہائی سخت سزا اور کفار و منافقین کیلئے کافی ہے۔ نار جہنم خالدین فیہا ہی حسبہم

۸۔ جہنم کا دائمی عذاب ہی منافقین کیلئے کافی سزا ہے اور

یہی کفر و نفاق کے گناہ کے برابر ہے۔ و عداللہ المنافقین ... و الکفار نار جہنم خالدین فیہا ہی حسبہم

۹۔ جو منافقین، خدا، پیغمبر (ص) اور آیات الہی کا مذاق اڑاتے ہیں خدا تعالیٰ بھی ان کا مذاق اڑاتا ہے۔

قل اباللہ و آیاتہ و رسولہ کنتم تستہزؤن ... و عداللہ المنافقین ... نار جہنم خالدین فیہا ہی حسبہم

(وعید) کی جگہ لفظ (وعد) کا استعمال نیز (ہی حسبہم) کی تعبیر ایک قسم کے مذاق اڑانے پر دلالت کرتی ہے اور ہو سکتا ہے یہ منافقین کے خدا و ... کے مذاق اڑانے کا مناسب جواب ہو۔

۱۰۔ منافقین و کفار پر خدا تعالیٰ کی نفرین اور لعنت ہے اور وہ اسکی رحمت سے ہمیشہ کیلئے محروم ہیں۔

المنافقین ... و الکفار ... لعنہم اللہ

۱۱۔ منافقین و کفار پر لعن و نفرین کا جائز ہونا۔ المنافقین ... و الکفار ... لعنہم اللہ

۱۲۔ منافقین و کفار کا رحمت الہی سے محروم ہونا ان کیلئے ہمیشگی عذاب و رنج و الم کا سبب ہے۔

و لعنہم اللہ و لہم عذاب مقیم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ (عذاب مقیم) نفرین الہی کے نتیجے میں انکے رحمت سے دور ہونے کی صورت میں ہو۔

۱۳۔ آتش جہنم میں ہمیشہ رہنا دوزخیوں کے عادی ہو جانے یا رنج و عذاب کے کم ہو جانے کا سبب نہیں بنے گا۔ *

نار جہنم خلدین فیہا ہی حسبہم ... و لہم عذاب مقیم

(نار جہنم) کے بعد (و لہم عذاب مقیم) کا تکرار ہو سکتا ہے اس وہم کو دور کرنے کیلئے ہو کہ دوزخی لوگ اس میں ہمیشہ رہ

کر اسکے ساتھ مانوس ہو جائیں گے۔

آیات خدا: ان کا مذاق اڑانے والے ۹

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۵

جہنم: اس کا ہمیشہ رہنا ۸، ۷؛ اس میں ہمیشہ رہنا ۱۳، ۱؛ اس میں ہمیشہ رہنے والے ۱؛ عذاب جہنم کی خصوصیات ۱۳

جہنمی لوگ: ۱

ان کا ہمیشہ رہنا ۶؛ انکا عذاب ۱۳

خدا تعالیٰ: اسکی دھمکیاں ۱؛ اسکی سزائیں ۳؛ اس کی طرف سے مذاق اڑانا ۹؛ اسکی طرف سے لعنت ۱۰

رحمت: اس سے محروم لوگ ۱۰، ۱۲؛ اس سے محرومیت کے آثار ۱۲

زندگی: اخروی زندگی کا ہمیشہ رہنا ۶

سزا: اخروی سزا کے مستحق ۳؛ اس کا گناہ کے ساتھ مناسب ہونا ۸؛ اس کا نظام ۲؛ اسکے درجے ۳؛ اس میں برابر ہونا ۲؛

شرعی ذمہ داری: اس میں برابر ہونا ۳؛ شرعی ذمہ داریوں کا نظام ۳

عذاب: اسکے درجے ۷؛ اس میں ہمیشہ رہنے کے عوادل ۱۲

عورت: اسکی شرعی ذمہ داریاں ۳؛ منافق عورتیں جہنم میں ۱؛ منافق عورتیں صدر اسلام میں ۵

کفار: ان پر لعنت ۱۰، ۱۱؛ انکی اخروی سزا ۳؛ انکی سزا ۱۲، ۸، ۷؛ انکی محرومیت ۱۰، ۱۲؛ ان کے رنج کے اسباب ۱۲؛ کفار

جہنم میں ۱

کفر: اسکا گناہ ۸

لعنت: جائز لعنت ۱۱؛ جن لوگوں پر لعنت ہے ۱۰، ۱۱

محمد (ص): آپکا (ص) مذاق اڑانے والے ۹

منافقین: ان پر لعنت ۱۰، ۱۱؛ انکا مذاق اڑانا ۹؛ انکی اخروی سزا ۳؛ انکی سزا ۱۲، ۸، ۷، ۲؛ انکی محرومیت ۱۰، ۱۲؛ ان کے

رنج کے اسباب ۱۲؛ انکے مذاق ۹؛ یہ جہنم میں ۱

نفاق: اس کا گناہ ۸

آیت ۶۹

﴿كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالاً وَأَوْلَاداً فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلْقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلْقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلْقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾

تمہاری مثال تم سے پہلے والوں کی ہے جو تم سے زیادہ طاقتور تھے اور تم سے زیادہ مالدار اور صاحب اولاد بھی تھے۔ انھوں نے اپنے حصہ سے خوب فائدہ اٹھایا اور تم نے بھی اسی طرح اپنے نصیب سے فائدہ اٹھایا جس طرح تم سے پہلے والوں نے اٹھایا اور اسی طرح لغویات میں داخل ہوئے جس طرح وہ لوگ داخل ہوئے تھے حالانکہ وہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہو گئے اور وہی وہ لوگ ہیں جو حقیقتاً خسارہ والے ہیں۔

۱۔ کفر و نفاق سابقہ امتوں میں بھی تھا۔ وعدہ اللہ المنافقین و المنافقات ... کالذین من قبلکم

۲۔ گزشتہ تاریخ کے منافقین اور کفار کا برا انجام، باوجود اسکے کہ ان کے پاس قدرت و طاقت اور وافر مال و اولاد تھی، ہر زمانے کے منافقین کو تنبیہ ہے۔ وعدہ اللہ المنافقین ... کالذین من قبلکم کانوا اشد منکم قوۃ و اکثر اموال

۳۔ گزشتہ امتوں کے درمیان عصر پیغمبر (ص) کے کفار و منافقین کی نسبت زیادہ طاقتور کفار و منافقین موجود تھے۔ کانوا اشد منکم قوۃ و اکثر اموالا و اولاد

۳۔ منافقین و کفار کا اپنی قدرت و طاقت اور زیادہ مال و اولاد پر بھروسہ اور اعتماد۔ کانوا اشد منکم قوۃ و اکثر اموالا و اولاد

۵۔ کوئی چیز حتیٰ کہ برترین فوجی اور اقتصادی طاقت اور بڑی انسانی قوت بھی کفار و منافقین کو عذاب الہی سے بچا نہیں سکتی۔ وعدہ اللہ المنافقین ... و لهم عذاب مقيم۔ کالذین من قبلکم کانوا اشد منکم قوۃ و اکثر اموالا و اولاد

فوجی قوت پر "قوۃ" اقتصادی قوت پر "اموالاً" اور انسانی طاقت پر "اولاداً" دلالت کرتا ہے۔

۶۔ ہر امت چاہے وہ مومن ہو یا کافر و منافق، دنیاوی زندگی میں اس کا حصہ اور نصیب ہے۔
وعد الله المنافقين ... كالذين من قبلکم ... فاستمتعوا بخلاقهم فاستمتعتم بخلاقکم

۷۔ کفار کی زیادہ بہرہ مندی: ان کے خلق و خو، مادیات کے حصول کیلئے کوشش اور قدرتی تحریکات کی بدولت ہے نہ خدا تعالیٰ کے ان پر لطف و کرم کا نتیجہ۔ *فاستمتعوا بخلاقهم فاستمتعتم بخلاقهم
مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ ہو سکتا ہے "خلاق" سے مراد وہ آمدنیاں ہوں جو انسان کو اسکی اپنے خلق و خو کی بدولت حاصل ہوتی ہیں۔

۸۔ منافقین و کفار کا مادی آسائشوں میں غرق ہونا انکی پرانی اور ہمیشہ کی روش ہے۔
فاستمتعوا بخلاقهم ... و خضتم كالذی خاضو

مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "خوض" (غرق ہونا) سے مراد مادیات سے بہری مندی اور ان کے گرداب میں غرق ہونا ہو اور "استمتعوا" اسی کا قرینہ ہے۔

۹۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مادی لذتوں اور آسائشوں میں غرق ہونے کی مذمت۔ فاستمتعوا بخلاقهم ... و خضتم
كالذی خاضو

یہ نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "خوض" سے مراد مادی آسائشوں میں غرق ہونا ہو۔

۱۰۔ منافقین و کفار کی یاواگوئی اور الہی اقدار کا مذاق اڑانا تاریخ میں ہمیشہ انکی عادت رہی ہے۔
كالذين من قبلکم ... و خضتم كالذی خاضو

آیت نمبر ۶۵ میں منافقین کی یہ بات نقل ہوئی ہے کہ (انما کنا نخوض و نلعب) اور خدا تعالیٰ اس آیت میں فرما رہا ہے (خضتم كالذی خاضوا) یعنی تمہاری یہ روش تم سے پہلوں میں بھی موجود تھی۔

۱۱۔ دنیا و آخرت میں کفار و منافقین کے اعمال کا بے ثمر اور بے قدر و قیمت ہونا۔
و عد الله المنافقين ... اولئک حبطت اعمالهم فی الدنيا والآخرة

۱۲۔ سابقہ کفار و منافقین اپنی مادی آمدنی پر پورے

بھروسے کے باوجود آخر کار ان سب کو چھوڑ کر کسی توشے کے بغیر چلے گئے۔

كالذین من قبلکم كانوا اشدمنکم ... اولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا و الآخرة

آیت مبارکہ منافقین کو ڈراتے ہوئے ان کیلئے گزشتگان کا انجام بیان کر رہی ہے کہ کس طرح وہ اس سب قدرت کے باوجود چلے گئے اور انکی دنیاوی کوششیں بار آور ثابت نہ ہوئیں۔

۱۳۔ الہی اقدار کو ختم کرنے کیلئے پوری تاریخ میں منافقین و کفار کی سب دسیسہ کاریوں کا ناکام ہو جانا، انکی راہ پر چلنے والوں کیلئے عبرت ہے۔ * كالذین من قبلکم ... اولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا و الآخرة

کیوں کہ ہو سکتا ہے (اعمالہم) میں اعمال سے مقصود انکی ادیان الہی کے مقابلے میں خیانتکارانہ روشیں ہوں۔

۱۴۔ تاریخ میں درحقیقت نقصان منافقین و کفار کو ہوا۔ و عدالله المنافقین ... اولئک هم الخاسرون

۱۵۔ دنیاوی لذتوں اور آسائشوں کا اخروی ثواب اور اقدار کے مقابلے میں ناچیز ہونا۔

فاستمتعوا بخلقهم ... اولئک حبطت اعمالهم ... و اولئک هم الخاسرون

باوجود اس کے کہ کفار و منافقین دنیا میں بہرہ مند تھے خدا تعالیٰ نے انہیں واقعا گھاٹا اٹھانے والے متعارف کرایا ہے کیونکہ انکی دنیاوی لذتیں محدود تھیں اور یہ لوگ اخروی ثواب سے بے بہرہ رہے۔

اقدار: انکا مذاق اڑانا ۱۰

امتیں: سابقہ امتوں کے کفار ۳؛ سابقہ امتوں کے منافقین ۳

پاداش: اخروی پاداش کی قدر و قیمت ۱۵

تاریخ: اس سے عبرت ۱۳

ثروت: اس پر بھروسہ کرنا ۳

خدا تعالیٰ: اسکی رحمت کی علامتیں ۷؛ اسکی سنہیں ۷؛ اسکی طرف سے مذمت ۹؛ اسکے عذاب کا حتمی ہونا ۵

دنیا پرستی: اسکی سرزنش ۹

عبرت: اسکے عوائل ۲، ۱۳

قدرت: اس پر بھروسہ کرنا ۳

کفار: انکا انجام ۱۲؛ انکا مذاق اڑانا ۱۰؛ انکا نقصان اٹھانا ۱۳؛ انکی اولاد ۲، ۳؛ انکی دنیا پرستی ۸؛ انکی سازش کا بے اثر ہونا ۱۳؛
انکی سیرت ۱۰؛ انکی صفات ۳؛ انکی قدرت ۳؛ انکے اموال ۱۲، ۳، ۲؛ ان کے انجام سے عبرت ۲؛ انکے عذاب کا حتمی ہونا
۵؛ انکے عمل کا ضائع ہونا ۱۱، ۱۳؛ ان کے مادی وسائل ۶، ۷؛ صدر اسلام کے کفار ۳

کفر: اسکی تاریخ ۱

کوشش: اس کے آثار ۷

لذتیں: دنیاوی لذتوں کا بے قدر و قیمت ہونا ۱۵

مادی وسائل: ان سے استفادہ ۶؛ ان کا بے قیمت ہونا ۱۵

منافقت: اسکی تاریخ ۱

منافقین: انکا انجام ۱۲؛ انکا مذاق اڑانا ۱۰؛ انکا نقصان اٹھانا ۱۳؛ انکو تنبیہ ۲؛ انکی اولاد کی کثرت ۲، ۳؛ انکی ثروت ۲؛ انکی دنیا
پرستی ۸؛ انکی سازش کا بے اثر ہونا ۱۳؛ انکی سیرت ۱۰؛ انکی صفات ۳؛ انکی قدرت ۳؛ انکے انجام سے عبرت ۲؛ انکے
عذاب کا حتمی ہونا ۵؛ انکے عمل کا ضائع ہونا ۱۱؛ انکے مادی وسائل ۳، ۱۲، ۶؛ منافقین صدر اسلام میں ۳

مومنین: ان کے مادی وسائل ۶

نقصان اٹھانے والے ۱۳

آیت ۷۰

﴿ أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَإِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴾

کیا ان لوگوں کے پاس ان سے پہلے والے افراد قوم نوح، عاد، ثمود، قوم ابراہیم۔ اصحاب مدین اور الٹ دی جانے والی بستیوں کی خبر نہیں آئی جن کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے اور انھوں نے انکار کر دیا۔ خدا کسی پر ظلم کرنے والا نہیں ہے لوگ خود اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین کے گزشتہ کفار کے برے انجام سے عبرت حاصل نہ کرنے پر انکی مذمت۔
و عدالله المنافقين ... ألم یأتهم نبأ الذین من قبلهم

۲۔ عصر پیغمبر (ص) کے لوگوں کا قوم نوح، عاد، ثمود، ابراہیم، اصحاب مدین اور گزشتگان کے انجام اور ان کے (قوم لوط وغیرہ) تباہ شدہ شہروں سے مطلع ہونا۔ ألم یأتهم نبأ الذین من قبلهم قوم نوح ... و المؤتفکت

(آلم یأتهم) میں استفہام توبیخ کیلئے ہے اور کفار و منافقین کی اس بنا پر سرزنش کرنا کہ انہوں نے اپنی پیشرو اقوام کے انجام سے عبرت حاصل نہیں کی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ لوگ ان کے انجام سے مطلع تھے۔

۳۔ نوح، عاد، ثمود، ابراہیم، اصحاب مدین اور لوط کی ہلاک شدہ اقوام کی تاریخ انسانوں کیلئے باعث عبرت ہے۔
ألم یأتهم نبأ الذین من قبلهم قوم نوح ... و المؤتفکت

۳۔ انسانوں کی ہدایت کیلئے سابقہ امتوں کی تاریخ اور

انجام سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔ اَلَمْ يَأْتِهِم نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ ... وَ الْمُؤْتَفَكِتْ
مندرجہ بالا نکتہ اس چیز سے حاصل ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کیلئے امتوں کی داستانیں ذکر کی ہیں۔

۵۔ تاریخ کی کافراقوام کی ہلاکت، تربیت کرنے والے اہم اور فائدہ سے بھرپور مواقع میں سے ہیں۔
اَلَمْ يَأْتِهِم نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ ... وَ الْمُؤْتَفَكِتْ

"نبا" سے مراد ہے اہم اور بہت مفید خبر

۶۔ منافقین، عذاب الہی اور اقوام نوح و عاد و ثمود و ابراہیم اور اصحاب مدین جیسے انجام میں مبتلا ہونے کی زد میں۔
وَ عَدَالِلُ الْمُنَافِقِيْنَ ... اَلَمْ يَأْتِهِم نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ ... وَ اصْحَابِ مَدِيْنٍ

۷۔ تاریخ کی کافراقوام کی ہلاکت خدا تعالیٰ کے ہر زمانے کے کفار و منافقین کو دنیاوی سزا دینے پر قادر ہونے کا ایک نمونہ۔
اَلَمْ يَأْتِهِم نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ ... وَ الْمُؤْتَفَكِتْ

۸۔ بہت سارے شہروں کا عذاب الہی کے نزول کے نتیجے میں تباہ و برباد ہو جانا۔ وَ الْمُؤْتَفَكِتْ
(استفاک) کا معنی ہے منقلب ہونا اور الٹ پلٹ جانا بنا براین قرینہ مقام بتاتا ہے کہ "مؤتفکت" سے مراد وہ شہر ہیں جو
عذاب و قہر الہی کے نتیجے میں الٹ پلٹ گئے۔

۹۔ کفار و منافقین کو دنیاوی اور اخروی سزا دینا، خدا تعالیٰ کی ناقابل تغیر سنت ہے۔
اَوَلَيْكَ حَبَطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ ... اَلَمْ يَأْتِهِم نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ ... وَ الْمُؤْتَفَكِتْ

۱۰۔ علم و آگاہی سے ذمہ داری آجاتی ہے۔ اَلَمْ يَأْتِهِم نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ ... وَ الْمُؤْتَفَكِتْ
کیوں کہ منافقین و کفار کو اس بنا پر ڈانٹ پڑی کہ انہوں نے کفر کے برے انجام سے آگاہ ہونے کے باوجود غلط راہ پر سفر
جاری رکھا۔

۱۱۔ عصر پیغمبر (ص) کے منافقین کے مقابلے میں نوح، عاد، ثمود اور ابراہیم (ع) کی اقوام اور اصحاب مدین کی زیادہ
قوت و طاقت، بہتر وسائل اور زیادہ آبادی۔

کَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً ... اَلَمْ يَأْتِهِم نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ ... وَ اصْحَابِ مَدِيْنٍ
۱۲۔ سابقہ کافراقوام کی ہلاکت ان پر پیغمبران الہی کی اتمام حجت کے بعد ہوئی۔

اَلَمْ يَأْتِهِم نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ... اَتْتَهُمْ رَسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

۱۳۔ ہلاک ہو جانے والی سابقہ اقوام کا پیغمبر ان الہی کے ذریعہ واضح دلائل دیکھنے کے باوجود کفر اختیار کرنا۔
اتتھم رسلھم بالبینات

۱۴۔ ادیان الہی اور خدا کے پیغمبروں کے پیغام کی بنیاد واضح دلائل اور براہین ہیں۔
اتتھم رسلھم بالبینات

۱۵۔ انسانوں کی تربیت اور ہدایت میں واضح بیان اور قابل فہم مطالب سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔
اتتھم رسلھم بالبینات

۱۶۔ کافر اقوام کی ہلاکت خود ان کے اپنے اعمال کا رد عمل ہے نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر ظلم۔
فما کان اللہ لیظلمھم و لکن کانوا انفسھم یظلمون

۱۷۔ انسانوں کیلئے حق و باطل کو واضح کر دینے سے پہلے انہیں سزا دینا ظلم اور خدا تعالیٰ سے بعید ہے۔
اتتھم رسلھم بالبینات فما کان اللہ لیظلمھم

خدا تعالیٰ سے ظلم کی نفی کرنا اور پھر اسے واضح بیانات پر متفرع کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انسانوں کو واضح دلائل دکھائے بغیر ہلاک کر دینا ان پر ظلم ہے۔

۱۸۔ کفر اختیار کرنا اور انبیاء کے واضح دلائل کا انکار کرنا انسان کا خود اپنے اوپر ظلم ہے اور اسکے نتائج خود اسی کو بھگتنا ہوں گے۔ اتتھم رسلھم بالبینات فما کان اللہ لیظلمھم و لکن کانوا انفسھم یظلمون

۱۹۔ انسان کا اپنی تقدیر رقم کرنے میں اختیار اور کردار۔ فما کان اللہ لیظلمھم و لکن کانوا انفسھم یظلمون

۲۰۔ خدا تعالیٰ کی سزاؤں کے نظام میں ظلم کی گنجائش نہیں ہے۔ فما کان اللہ لیظلمھم

۲۱۔ سابقہ کافر اقوام پر عذاب کا نزول ان کے مسلسل ظلم اور حق کو قبول نہ کرنے پر اصرار کے بعد ہوا۔
ولکن کانوا انفسھم یظلمون

”یظلمون“ کے ساتھ فعل ”کانوا“ استمرار پر دلالت کرتا ہے۔

۲۲۔ ظلم و گناہ پر اصرار عذاب الہی کے نزول کا سبب ہے۔ و لکن کانوا انفسھم یظلمون

اتمام حجت: ۱۲، ۱۷

ادیان:

انکی خصوصیات ۱۳؛ ان میں برہان ۱۳

اقوام: انکی ہلاکت کے عوامل ۱۶؛ ان کے انجام سے عبرت حاصل کرنا ۳؛ سابقہ اقوام کا انجام ۲؛ سابقہ اقوام کو عذاب ۲۱؛ سابقہ اقوام کی ہلاکت ۴؛ سابقہ کافر اقوام ۱۳؛ کافر اقوام کا حق کو قبول نہ کرنا ۲۱؛ کافر اقوام کا ظلم ۲۱؛ کافر اقوام کو عذاب ۲۱؛ کافر اقوام کی ہلاکت ۱۶، ۱۲، ۵، ۷

انبیاء (ع): انکی تعلیمات کی خصوصیات ۱۳؛ ان کے واضح دلائل ۱۳؛ ان کے واضح دلائل کو جھٹلانا ۱۸؛ انہیں جھٹلانے کا ظلم ہونا ۱۸؛ انہیں جھٹلانے کے آثار ۱۸

انسان: اس کا اختیار ۱۹؛ اسکی تقدیر ۱۹

اہل مدین: ان سے عبرت حاصل کرنا ۳؛ انکا انجام ۶، ۲؛ انکی تعداد کی کثرت ۱۱؛ ان کے مادی وسائل ۱۱

باطل: اسے واضح کرنے کی اہمیت ۱۷

تاریخ: اس سے عبرت حاصل کرنا ۵، ۳، ۱؛ اس سے عبرت حاصل کرنے کی اہمیت ۳؛ اسے نقل کرنے کے فوائد ۵

تربیت: اسکی روش ۱۵

تقدیر: اس میں موثر عوامل ۱۹

حق: اسے قبول نہ کرنے کے آثار ۲۱؛ اسے واضح کرنے کی اہمیت ۱۷

خدا تعالیٰ: اس کا عذاب ۸، ۶؛ اسکی تنزیہ ۱۷؛ اسکی سزاؤں کی خصوصیات ۲۰؛ اس کی سزاؤں کی نشانیاں ۷؛ اسکی سننیں ۹؛ اسکی طرف سے مذمت ۱؛ اسکی قدرت کی نشانیاں ۷؛ خدا اور ظلم ۱۷، ۱۶

خود: خود پر ظلم ۱۸

ذمہ داری: اس کا سرچشمہ ۱۰

سزا: بتائے بغیر سزا دینا ظلم ہے ۱۷؛ سزا کا نظام ۱۷، ۱۲، ۲۰

شرعی ذمہ داری: اسکے شرائط ۱۰

شہر: انکی ویرانی ۸

ظلم: اس پر اصرار کے آثار ۲۱، ۲۲

عبرت: اسکے عوامل ۳، ۴

عذاب: دنیوی عذاب کے اسباب ۲۱، ۲۲

علم: اسکے آثار ۱۰

عمل: اسکے آثار ۱۶

قوم ابراہیم: اس سے عبرت حاصل کرنا ۳؛ اس کا انجام ۶، ۲؛ اسکی تعداد کی کثرت ۱۱؛ اسکے مادی وسائل ۱۱؛

قوم ثمود: اس سے عبرت حاصل کرنا ۳؛ اس کا انجام ۶، ۲؛ اسکی تعداد کی کثرت ۱۱؛ اسکے مادی وسائل ۱۱

قوم عاد: اس سے عبرت حاصل کرنا ۳؛ اس کا انجام ۶، ۲؛ اسکی تعداد کی کثرت ۱۱؛ اسکے مادی وسائل ۱۱

قوم لوط: اس سے عبرت حاصل کرنا ۳؛ اس کا انجام ۲

قوم نوح: اس سے عبرت حاصل کرنا ۳؛ اس کا انجام ۶، ۲؛ اسکی تعداد کی کثرت ۱۱؛ اسکے مادی وسائل ۱۱

کفار: انکا انجام ۱؛ انکی اخروی سزا ۹؛ انکی دنیوی سزا ۹، ۷

کفر: اس کے آثار ۱۸؛ اس کا ظلم ۱۸

گناہ: اس پر اصرار کے اثرات ۲۲

لوگ: صدر اسلام کے لوگوں کی گواہی ۲

بتلا ہونا: دنیاوی عذاب میں مبتلا ہونا ۶

منافقین: انکا انجام ۶؛ انکا عذاب ۶؛ انکو تنبیہ ۶؛ انکی اخروی سزا ۹؛ انکی دنیوی سزا ۹، ۷؛ انکی مذمت ۱؛ صدر اسلام کے

منافقین کی تعداد ۱۱؛ صدر اسلام کے منافقین کے مادی وسائل ۱۱

ہدایت: اسکی روش ۱۵؛ اسکے عوامل ۳

آیت ۷۱

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾

مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں سب ایک دوسرے کے ولی اور مددگار ہیں کہ یہ سب ایک دوسرے کو نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر عنقریب خدا رحمت نازل کرے گا کہ وہ ہر شے پر غلب اور صاحب حکمت ہے۔

۱۔ مومن معاشرے پر دوستی اور ولایت کے ماحول کا راجح۔ و المؤمنون و المؤمنات بعضهم اولياء بعض

۲۔ سب مومنین (مرد اور عورتیں) کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک دوسرے پر ایک قسم کی سرپرستی حاصل ہے۔ و المؤمنون و المؤمنات بعضهم اولياء بعض

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "یأمرن وینہون" کے قرینے سے ولی کا معنی ہو سرپرست۔

۳۔ ایمان، مومنین کے درمیان روح دوستی کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔ و المؤمنون و المؤمنات بعضهم اولياء بعض

۴۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایسا حق ہے کہ جس کا سرچشمہ سب مومنین کی ایک دوسرے پر ولایت اور سرپرستی ہے۔ و المؤمنون و المؤمنات بعضهم اولياء بعض يأمرن بالمعروف و ینہون عن المنکر

۵۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایمانی معاشرے کی ایک دوسرے پر سرپرستی اور محبت کا جلوہ ہے۔ و المؤمنون و المؤمنات بعضهم اولياء بعض يأمرن بالمعروف و ینہون عن المنکر

۶۔ مومنین کیلئے ایک دوسرے کے انجام اور اعمال کی نسبت خاموش نہ رہنا ضروری ہے۔ و المؤمنون و المؤمنات بعضهم اولياء بعض یا مرون بالمعروف و ینہون عن المنکر

۷۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مومنین کی سب سے اہم ذمہ داری اور اسلامی معاشرہ کا سب سے بڑا اور واضح امتیاز ہے۔ و المؤمنون و المؤمنات ... یا مرون بالمعروف و ینہون عن المنکر

چونکہ سب امور اور اقدار سے پہلے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ذکر کیا گیا ہے اس سے انکی بڑی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔

۸۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سب کا اجتماعی فریضہ اور مردوں اور عورتوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔
و المؤمنون و المؤمنات بعضهم اولياء بعض يأمرون بالمعروف و ينہون عن المنکر

۹۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک دائمی ذمہ داری ہے نہ محدود وقت کیلئے۔
یأمرون بالمعروف و ينہون عن المنکر

مندرجہ بالا نکتہ پر فعل مضارع (یأمرون و ينہون) جو مفید استمرار ہوتا ہے دلالت کرتا ہے۔

۱۰۔ نماز قائم کرنا، زکات ادا کرنا اور خدا و رسول کی اطاعت کرنا مومنین کی واضح نشانیاں ہیں۔
و المؤمنون و المؤمنات ... و یقیمون الصلاة و يؤتون الزکاة

۱۱۔ شرعی ذمہ داریوں میں سے نماز قائم کرنے اور زکات ادا کرنے کی خاص اہمیت۔
و المؤمنون و المؤمنات ... و یقیمون الصلاة و يؤتون الزکاة

باوجود اس کلمے کہ (یطیعون اللہ و رسولہ) میں سب عبادی اور غیر عبادی ذمہ داریاں آجاتی ہیں پھر نماز قائم کرنے اور زکات ادا کرنے کو الگ طور پر ذکر کرنا، انکی دیگر شرعی ذمہ داریوں کی نسبت بڑی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

۱۲۔ پابندی اور استمرار سے نماز قائم کرنا، زکات ادا کرنا اور خدا و رسول کی اطاعت کرنا سچے مومنین کی خصوصیات ہیں۔
و یقیمون الصلاة و يؤتون الزکاة و یطیعون اللہ و رسولہ

فعل مضارع (یقیمون، يؤتون اور یطیعون) کا استعمال دوام اور استمرار پر دلالت کرتا ہے۔

۱۳۔ مومنین کیلئے عبادی اور انفرادی ذمہ داریوں کو اہمیت دینے کے ساتھ ساتھ معاشرے کی اصلاح اور اسکی معاشی ضروریات کو بھی اہمیت دینا ضروری ہے۔

و المؤمنون ... يأمرون بالمعروف ... و یقیمون الصلاة و يؤتون الزکاة

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر معاشرے کی اصلاح کیلئے، زکات ادا کرنا مومنین کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اور نماز قائم کرنا انسان کی انفرادی عبادات میں سے ہے۔

۱۳۔ اسلام؛ عبادی، اجتماعی اور اقتصادی سب ذمہ داریوں کو اہمیت دیتا ہے اور کسی ایک حصے میں محدود نہیں ہے۔
و المؤمنون ... يأمرون بالمعروف ... و یقیمون الصلاة و یؤتون الزکاة

۱۵۔ مومنین اور منافقین کی اجتماعی کارکردگی اور عادات بالکل مختلف اور متضاد ہیں۔
المنافقون و المنافقات ... يأمرون بالمنکر ... و المو منون و المو منات ... يأمرون بالمعروف
اس آیت کو آیت ۶۷؛ کہ جو منافقین کی عادات کو بیان کر رہی ہے، کے مقابلہ میں لانے سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۱۶۔ ایمان کا فرد اور معاشرے کی اصلاح اور اس سے فقر و فساد کو دور کرنے میں تعمیری کردار۔
المؤمنون ... یا مروون بالمعروف ... و یؤتون الزکاة

۱۷۔ سچے مومنین اپنی خوشی اور رغبت کے ساتھ خدا و رسول کی اطاعت کرتے ہیں نہ بے رغبتی کے ساتھ اور مجبور ہو کر۔
و یطیعون الله و رسوله

(یطیعون) کے مصدر "اطاعة" کا معنی ہے رغبت اور میلان کے ساتھ پیروی کرنا۔
۱۸۔ رسول (ص) خدا کی ان کے حکومتی و دیگر احکام میں اطاعت خدا تعالیٰ کی اطاعت کی طرح ضروری ہے۔
و یطیعون الله و رسوله

اطاعت رسول کا اطاعت خدا سے علیحدہ ذکر ہونا ان کے حکم کے موضوعات اور دائرہ کار کے مختلف ہونے کا اشارہ دیتا ہے۔

۱۹۔ رسول خدا (ص) کی مومنین پر ولایت کا سرچشمہ آنحضرت کا مقام رسالت ہے۔ و یطیعون الله و رسوله

۲۰۔ خدا تعالیٰ کا روز قیامت مومنین کو اپنی خاص رحمت سے بہرہ مند کرنے کا وعدہ۔

و المؤمنون و المؤمنات ... اولئک سیرحمهم الله

"یرحم" کی بجائے "سیرحم" کی تعبیر کہ جو مستقبل کے ساتھ مختص ہے ہو سکتا ہے قیامت کی طرف اشارہ ہو۔

۲۱۔ امر بالمعروف، نہی عن المنکر، نماز قائم کرنا، زکات ادا کرنا اور خدا و رسول کی اطاعت خدا تعالیٰ کی

خاص رحمت کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یامرون بالمعروف ... اولئک سیرحمہم اللہ

۲۲۔ بارگاہ الہی میں مومن مرد و عورت کے اعمال کی پاداش اور قدر و قیمت برابر ہے۔

المؤمنون و المؤمنات ... اولئک سیرحمہم اللہ

۲۳۔ خدا تعالیٰ عزیز (کامیاب اور شکست ناپذیر) اور حکیم (دانا) ہے۔ ان اللہ عزیز حکیم

۲۴۔ خدا تعالیٰ کا عزیز و حکیم ہونا اسکے مومنین کے ساتھ کئے گئے وعدوں اور بشارتوں کو عملی کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔

اولئک سیرحمہم اللہ ان اللہ عزیز حکیم

۲۵۔ خدا تعالیٰ کے مومنین کے ساتھ اپنی رحمت کے وعدے کا سرچشمہ اسکی حکمت ہے نہ اس وقت رحمت نازل کرنے

سے اس کا عاجز ہونا۔ اولئک سیرحمہم اللہ ان اللہ عزیز حکیم

ہو سکتا ہے جملہ (ان اللہ...) اس مقدر سوال کی علت کا بیان ہو کہ کیوں خدا تعالیٰ نے مومنین پر رحمت کے نزول کو آئندہ پر موقوف کیا ہے۔

۲۶۔ امام حسین علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے... اور امیر المومنین علیہ السلام کی طرف بھی اسکی نسبت دی گئی ہے

کہ آپ نے فرمایا... خدا تعالیٰ فرماتا ہے: المؤمنون و المؤمنات بعضهم اولیاء بعض یا مرون بالمعروف و ینہون عن المنکر

"فبدء اللہ بالامر بالمعروف والنہی عن المنکر فریضة منه لعلہ بانھا اذا ادیت و اقیمت استقامت الفرائض کلہ ہیئہا

وصعبہا ... "مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے ولی (یار و مددگار) ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع

کرتے ہیں" خدا تعالیٰ نے (نماز و زکات سے پہلے) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے آغاز فرمایا کیونکہ اسے علم تھا کہ اگر

ان دو فریضوں پر عمل ہونا شروع ہو جائے تو دیگر سب فرائض آسان ہوں یا مشکل پابرجا ہو جائیں گے^(۱)

احکام: ۱۸

اسلام: اس کا اجتماعی پہلو ۱۳؛ اس کا اقتصادی پہلو ۱۳؛ اس کا عبادی پہلو ۱۳؛ اسکی جامعیت ۱۳؛ اسکی خصوصیات ۱۳

اسلامی معاشرہ: اسکی نشانیاں ۷

اسما و صفات: حکیم ۲۳؛ عزیز ۲۳

(۱) تحف العقول ص ۲۳۷۔ بحار الانوار ج ۹۷ ص ۷۹ ح ۳۷۔

اصلاح: اسکے عوائل ۱۶

اطاعت: اطاعت خدا کے آثار ۲۱؛ حضرت محمد (ص) کی اطاعت ۱۲؛ حضرت محمد (ص) کی اطاعت کا دائمی ہونا
۱۲؛ حضرت محمد (ص) کی اطاعت کی اہمیت ۱۸؛ حضرت محمد (ص) کی اطاعت کے آثار ۲۱؛ خدا کی اطاعت ۸، ۱۰، ۱۴، ۱۸
۱؛ خدا کی اطاعت کا دائمی ہونا ۱۲

امر بالمعروف: اسکی اہمیت ۲۴، ۸، ۹، ۴؛ اسکی عمومیت ۸؛ اسکے آثار ۲۱
ایمان: اسکے آثار ۳؛ اسکے اجتماعی آثار ۱۶؛ اسکے انفرادی آثار ۱۶؛ ایمان اور فقر کو ختم کرنا ۱۶
بدلہ دینے کا نظام: ۲۲

پاداش: اس میں برابری ۲۲

حقوق: امر بالمعروف کا حق ۵، ۳؛ حق ولایت ۳؛ نہی از منکر کا حق ۵، ۳؛
خدا تعالیٰ: اسکی اضروی رحمت ۲۰؛ اسکی بشارتوں کے عملی ہونے کے عوائل ۲۳؛ اسکی پاداش ۲۲؛ اسکی حکمت ۲۳، ۲۵؛
اسکی خاص رحمت ۲۰؛ اسکی خاص رحمت کے عوائل ۲۱؛ اسکی عزت ۲۳؛ اسکے وعدوں کا سرچشمہ ۲۵؛ اسکے وعدوں کے
عملی ہونے کے عوائل ۲۳؛ اسکے وعدے ۲۰؛ خدا اور عجز ۲۵

ذمہ داری: اجتماعی ذمہ داریاں ۸

رحمت: جن پر یہ نازل ہوگی ۲۵، ۲۰

روایت: ۲۴، ۲۶

زکات: اس کا پابندی سے ادا کرنا ۱۲؛ اسکی اہمیت ۱۰، ۱۱؛ اسکے آثار ۲۱

عورت: عورت و مرد کا برابر ہونا ۲۲؛ عورتوں کی ذمہ داری ۸؛ مومن عورتوں کے عمل کی پاداش ۲۲؛ مومن عورتوں کے
عمل کی قدر و قیمت ۲۲

فساد: اسکے موانع ۱۶

محمد (ص): آپ (ص) اور مومنین ۱۹؛ آپ (ص) کا مقام ۱۹؛ آپ (ص) کی رسالت ۱۹؛ آپ (ص) کی ولایت کا
سرچشمہ ۱۹؛ آپ (ص) کے حکومتی احکام ۱۸

معاشرہ: اسکی اصلاح کی اہمیت ۱۳؛ اسکی اصلاح کے عوامل ۱۶؛ اسکی ضروریات پوری کرنے کی اہمیت ۱۳
منافقین: انکا اجتماعی موقف ۱۵؛ انکا عمل ۱۵؛ انکی صفات ۱۵

مومنین: ان پر ولایت ۱۹؛ انکا اجتماعی موقف ۱۵؛ انکا اضروی مقام ۲۰؛ انکا عمل ۲۲، ۱۵؛ انکا مطیع ہونا ۱۷؛ ان کو
بشارت ۲۳؛ انکی اجتماعی ذمہ داریاں ۱۳؛ انکی انفرادی ذمہ داری ۱۳؛ انکی پاداش ۲۲؛ انکی خصوصیات ۱۷، ۱۲؛ انکی دوستی
۱؛ ان کی ذمہ داری ۶، ۷؛ انکی صفات ۱۵؛ انکی نشانیاں ۱۰؛ انکی ولایت ۱، ۲۴، ۲۶، ۵، ۳، ۲؛ ان کے ساتھ وعدہ ۲۵؛ ان کے
عمل کی قدر و قیمت ۲۲؛ ان کے فضائل ۲۰؛ ان میں دوستی کا سرچشمہ ۳؛ ان میں محبت کے آثار ۵؛

یہ اور معاشرہ کی اصلاح ۱۳؛ یہ اور معاشرہ کی ضروریات پوری کرنا ۱۳؛ یہ اور منافقین ۱۵
نماز: اسے پابندی سے قائم کرنا ۱۲؛ اسے قائم کرنے کی اہمیت ۱۱، ۱۰؛ اسے قائم کرنے کے آثار ۲۱
نہی از منکر: اسکی اہمیت ۲۷، ۸، ۷، ۶؛ اسکی عمومیت ۸؛ اس کے آثار ۲۱
واجبات: ۱۸

آیت ۷۲

﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِينَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ
مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

اللہ نے مومن مرد اور مومن عورتوں سے ان باغات کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ یہ ان میں ہمیشہ
رہنے والے ہیں۔ ان جنات عدن میں پاکیزہ مکانات ہیں اور اللہ کے مرضی تو سب سے بڑی چیز ہے اور یہی ایک عظیم
کامیابی ہے۔

۱۔ بہشت کے باغوں میں کہ جن میں نہریں جاری ہوں گی حیات جاودان، خدا تعالیٰ کا مومن مردوں اور عورتوں کے ساتھ
وعدہ۔ و عد اللہ المؤمنین ... تحتہا الانهار

۲۔ بہشت کے باغات "جنات تجری" درختوں سے ڈھکے ہوئے۔ جنات تجری
(جنات کے مفرد) "جنۃ" کا معنی ہے وہ باغ کہ جسکی زمین درختوں سے ڈھکی ہوئی ہو۔

۳۔ اخروی پاداش کے لحاظ سے مرد و زن کا برابر ہونا۔ و عداللہ المؤمنین و المؤمنات جنات تجری من تحتها الانهار
۴۔ انسان کا باغات، پانی اور دلکش اور دائمی گھروں کی طرف طبعی اور فطری میلان اسے معنوی اقدار کی طرف مائل
کرنے کا ذریعہ ہے۔ و عداللہ المؤمنین و المؤمنات جنات تجری

مندرجہ بالا نکتہ اس بات سے حاصل ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں طبعی میلانات کو انسان کی ہدایت اور اسے اقدار
حاصل کرنے کی طرف مائل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

۵۔ آخرت میں انسان کی زندگی مادی اور جسمانی ہے نہ صرف معنوی اور روحانی۔
و عداللہ المؤمنین ... جنات تجری ... مسکن طیبہ

آخرت میں دلکش گھروں اور درختوں سے ڈھکے باغات جیسی مادی لذتوں سے استفادہ کا لازمہ انسان کا مادی اور جسمانی
وجود ہے۔

۶۔ "جنات عدن" میں نیک کردار مومنین کیلئے عالی شان اور پاکیزہ گھر۔ و مسکن طیبہ فی جنات عدن
مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ جنات عدن ایک خاص نام ہو اور یہ "جنات تجری ..." کے علاوہ ہو۔
۷۔ بہشت کے مختلف مراتب ہیں اور اخروی پاداش تکامل کے لحاظ سے مختلف ہے۔
جنات تجری ... جنات عدن و رضوان من اللہ اکبر

مندرجہ بالا نکتہ میں "جنات تجری" اور "جنات عدن" کے مختلف ہونے سے بہشت کے مراتب کا استفادہ ہوتا ہے اور "
رضوان من اللہ اکبر" سے اسکی نعمتوں کے کمال کے لحاظ سے مختلف ہونے کا پتا چلتا ہے۔
۸۔ بہشت میں مومنین کیلئے سب لذتوں سے برتر خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کا ایک پرتو ہے۔*
و رضوان من اللہ اکبر

رضوان کا نکرہ ہونا ہو سکتا ہے تقلیل کیلئے ہو یعنی حتیٰ کہ رضوان الہی کی تھوڑی سی نسیم بھی سب لذتوں سے بڑھ
کر ہے۔

۹۔ خدا تعالیٰ کی رضوان اور اسکی بہشتیوں سے خوشنودی ان کیلئے سب سے بڑی نعمت اور لذت ہے۔
و رضوان من اللہ اکبر

۱۰۔ بہشت میں مادی اور معنوی لذتوں اور نعمتوں کا وجود۔

جنات ... مساكن ... و رضوان من الله

۱۱۔ نیک عمل کے ہمراہ ایمان، انسان کے بہشت کی دائمی نعمتوں اور عظیم کامیابی تک پہنچنے کی شرط۔
و عدالله المؤمنین و المؤمنات ... الفوز العظيم

سابقہ آیت کو مد نظر رکھتے ہوئے "المؤمنین و المؤمنات" سے مراد وہ مومن مرد اور عورتیں ہیں کہ جو صاحبان عمل صالح ہیں۔
۱۲۔ انسان کی حقیقی سعادت اور کامیابی صرف خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حاصل کرنے میں مضمر ہے۔
و رضوان من الله ... ذلک هو الفوز العظيم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "ذلک" صرف "رضوان من الله" کی طرف اشارہ ہو۔
۱۳۔ انسان کا بہشت کی دائمی اور مادی و معنوی نعمتوں سے بہرہ مند ہونا ہی عظیم اور بے بدیل سعادت اور کامیابی ہے۔
جنات ... مساكن طيبة... و رضوان من الله ... ذلک هو الفوز العظيم
مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "ذلک" ان سب (جنات تجری... خالدين فيها... مساكن طيبة... جنات عدن و رضوان من الله) چیزوں کی طرف اشارہ ہو۔

۱۴۔ اہل بہشت کیلئے سب سے بڑی لذت معنوی اور روحانی ہے۔ و رضوان من الله اکبر
۱۵۔ بہشت جاوید، درختوں سے ڈھکے باغات، دلکش گھر اور رضاء الہی خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنین کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے، نماز قائم کرنے، زکات ادا کرنے اور خدا و رسول کی اطاعت کرنے کی پاداش ہے
و المؤمنون و المؤمنات ... یا مرون بالمعروف ... و یطیعون الله و رسوله ... وعد الله المؤمنین ... ذلک هو الفوز العظيم
۱۶۔ پیغمبر اکرم (ص) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا: "عدن دار الله التي لم ترها عين ولم تخطر على قلب بشر لا يسكنها غير ثلاثة النبیین و الصديقين والشهداء" "عدن" خدا تعالیٰ کا وہ (مخصوص) گھر ہے کہ جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا تصور آیا ہے اس میں صرف تین گروہوں کی رہائش ہوگی انبیاء، صدیقین اور شہدا۔^(۱)

۱۷۔ امام سجاد (ع) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: "اذا صار اهل الجنة في الجنة ... فيقول لهم تبارك وتعالى: رضای عنکم

و محبتی لکم خیر و اعظم مما انتم فیہ ... ثم قرء علی بن الحسین هذه الآية "وعد الله المؤمنين والمؤمنات جنات تجري من تحتها الانهار... ورضوان من الله اكبر..." جب اہل بہشت، بہشت میں ٹھہر جائیں گے... تو خدا تعالیٰ انہیں فرمائے گا میرا تم سے راضی ہونا اور میری تم سے محبت بہشت کی ان سب نعمتوں سے برتر ہے جن میں تم غرق ہو پھر امام (ع) نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "خدا تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں کو بہشت کے ان باغات کا وعدہ دیا ہے کہ جن کے درختوں کے نیچے سے نہریں جاری ہیں... اور خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی (ان سب سے) بڑھ کر ہے۔^(۱)

اطاعت: اطاعت خدا کی پاداش ۱۵؛ حضرت محمد (ص) کی اطاعت کی پاداش ۱۵

امر بالمعروف: اسکی پاداش ۱۵

انسان: اسکی اخروی حیات ۵؛ اسکے تمایلات ۳

ایمان: اسکے آثار ۱۱؛ ایمان اور عمل صالح ۱۱

بدلہ دینے کا نظام: ۳

بہشت: اس کا دائمی ہونا ۱۵؛ اسکی مادی لذتیں ۱۰؛ اسکی مادی نعمتیں ۶، ۱۳، ۱۰؛ اسکی معنوی لذتیں ۱۳، ۱۰؛ اسکی معنوی نعمتیں ۱۳، ۱۰؛ اسکی نعمتوں کی خصوصیات ۷؛ اسکے اسباب ۱۱، ۱۵؛ اسکے باغات ۲، ۱۵؛ اسکے درخت ۱۵، ۲؛ اسکے گھر ۶؛ اسکے مراتب ۷؛ بہشت عدن ۶؛ بہشت عدن سے مراد ۱۶؛ بہشت عدن کی فضیلت ۱۶؛ وعدہ بہشت ۱ بہشتی لوگ: ان سے راضی ہونا ۱۷؛ انکی بہترین لذتیں ۱۳، ۹، ۸؛ انکی بہترین نعمتیں ۹

پاداش: اخروی پاداش کے مراتب ۷؛ اس میں برابر ہونا ۳

تمایلات: پانی کی طرف تمایل ۳؛ فطرت کی طرف تمایل ۳؛ مادی وسائل کی طرف تمایل ۳؛ معنوی اقدار کی طرف مائل

ہونے کا پیش خیمہ ۳؛ ہمیشہ رہنے کی طرف تمایل ۳

حیات: حیات اخروی کا دائمی ہونا ۱؛ آخرت کی جسمانی

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۹۶ ح ۸۸ - تفسیر بہان ج ۲ ص ۱۴۵ ح ۱ -

حیات و زندگی ۵؛ آخرت کی معنوی حیات و زندگی ۵

خدا تعالیٰ: اسکی پاداش ۱۵؛ اسکے راضی ہونے کی اہمیت ۱۷؛ اسکے راضی ہونے کی برتری ۸، ۹؛ اسکے راضی ہونے کے آثار ۱۲؛ اسکے وعدے ۱۷، ۱۸

خدا تعالیٰ کی رضا: جن کو یہ حاصل ہوگی ۱۷

روایت ۱۷، ۱۸

زکات: اسکی پاداش ۱۵

سعادت: اسکے عوائل ۱۲، ۱۳

صالحین: انکی اخروی پاداش ۶

عمل صالح: اسکے آثار ۱۱

عورت: اسکی اخروی پاداش ۳؛ زن و مرد کا برابر ہونا ۳؛ مومن عورتوں کا انجام ۱

کامیابی: اسکے عوائل ۱۱، ۱۲، ۱۳

مرد: اسکی اخروی پاداش ۳

مومنین: انکا بہشت میں ہمیشہ رہنا ۱؛ انکی اخروی پاداش ۶؛ انکی بہترین لذتیں ۸؛ انکی پاداش ۱۵؛ ان کے فضائل ۱؛ مومنین

اور خدا کی رضا ۸؛ مومنین صالح بہشت میں ۶؛ مومنین کے ساتھ وعدہ ۱؛ یہ بہشت میں ۱۵

نماز: اسے برپا کرنے کی پاداش ۱۵

نہی از منکر: اسکی پاداش ۱۵

آیت ۷۳

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَنَفْسَ الْمَصِيرُ ﴾

پیغمبر کفار اور منافقین سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے کہ ان کا انجام جہنم ہے جو بدترین ٹھکانا ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے کافروں اور منافقوں کے ساتھ بے امان جنگ کرنے، ان کے ساتھ سختی سے نمٹنے اور ان پر

رحم نہ کرنے کا پیغمبر اکرم (ص) کو حکم۔ یا ایہا النبی جاهد الکفار و المنافقین و اغلظ علیہم

۲۔ کفار و منافقین کے ساتھ جہاد کرنا اور ان کے ساتھ مصالحت نہ کرنا ضروری ہے۔

جاہد الکفار ... و اغلظ علیہم

۳۔ کفار و منافقین کے ساتھ جہاد کا فیصلہ کرنا اسلامی معاشرہ کے رہبر کے اختیار میں سے ہے۔

یا ایہا النبی جاهد الکفار

"یا ایہا الذین آمنوا" کی بجائے "یا ایہا النبی" کی تعبیر بتاتی ہے کہ کفار و منافقین کے ساتھ جنگ کا فیصلہ کرنا مومن معاشرہ

کے رہبر کے اختیارات میں سے ہے۔

۳۔ حق دشمن کفار و منافقین کے ساتھ شدید اور بے رحمانہ رویہ اپنانا ضروری ہے۔ و اغلظ علیہم

۵۔ جہنم کفار و منافقین کا ٹھکانہ اور ان کیلئے سخت اور دردناک انجام ہے۔ و مأواہم جہنم و نفس المصیر

۶۔ کفر و نفاق انسان کے جہنمی ہونے کا سبب ہے۔ جاهد الکفار و المنافقین ... مأواہم جہنم

۷۔ امام محمد باقر (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "کفار و منافقین کے ساتھ جہاد کرو" (کی وضاحت میں) روایت کی گئی ہے:

جاہد الکفار و المنافقین "بالزام الفرائض؛ اس سے مقصود انہیں فرائض کی انجام

وہی پر مجبور کرنا ہے۔^(۱)

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور کفار ۱; آپ (ص) اور منافقین ۱; آپ کی ذمہ داری ۱

انجام: برا انجام ۵

جہاد: جہاد کفار کے ساتھ ۱، ۲، ۳، ۴; جہاد منافقین کے ساتھ ۱، ۲، ۳، ۴

جہنم: اسکے اسباب ۶

جہنمی لوگ ۵

خدا تعالیٰ: اس کے اوامر ۱

دینی راہنما: انکی ذمہ داری ۳

روایت: ۴

کفار: ان پر سختی کرنا ۱، ۲، ۳; انکا انجام ۵; ان کے ساتھ رویہ ۳; یہ جہنم میں ۵

کفر: اسکے آثار ۶

منافقت: اسکے آثار ۶

منافقین: ان پر سختی کرنا ۱، ۲، ۳; انکا انجام ۵; ان کے ساتھ کیسا رویہ ہو ۳; یہ جہنم میں ۵

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۰۱ - نور الثقلین ج ۲ ص ۲۴۲ ح ۲۴۰ -

آیت ۷۳

﴿يَخْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهُمْ بِمَا لَمْ يَنَالُوا وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ﴾

یہ اپنی باتوں پر اس کی قسم کھاتے ہیں کہ ایسا نہیں کہا حالانکہ انھوں نے کلمہ کفر کہا ہے اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور وہ ارادہ کیا تھا جو حاصل نہیں کر سکے اور ان کا غصہ صرف اس بات پر ہے کہ اللہ اور رسول نے اپنے فضل و کرم سے مسلمانوں کو نوازا دیا ہے۔ بہر حال یہ اب بھی توبہ کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہے اور منہ پھیر لیں تو اللہ ان پر دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب کرے گا اور روئے زمین پر کوئی ان کا سرپرست اور مددگار نہ ہوگا۔

۱۔ منافقین کا اپنی کفر آمیز مخفی باتوں سے انکار کرنے کیلئے جھوٹی قسمیں کھانا۔

يَخْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ

۲۔ منافقین کا مکتب اسلامی کی اقدار اور اسلامی معاشرہ کے اعتقادات سے سوء استفادہ کرنا۔ يَخْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا

۳۔ اسلامی معاشرہ میں کسی شخص کی زبانی باتوں اور اقرار سے اس کا باقاعدہ کافر سمجھا جانا۔

يَخْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ منافقین اپنی کفر آمیز باتوں کی نفی کر کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ان کے اقرار کو بے بنیاد ظاہر کرنے کیلئے ان سے ان

کافرانہ باتوں کے صادر ہونے پر تاکید فرمائی ہے۔

۳۔ صدر اسلام کے منافقین کا انکی کفر آمیز باتوں کے اظہار کے ساتھ کفر ثابت ہو گیا۔
و لقد قالوا كلمة الكفر و كفروا بعد اسلامهم

۵۔ کفر آمیز کلمات کو زبان پر جاری کرنا ممنوع ہے۔ و لقد قالوا كلمة الكفر و كفروا

۶۔ زبان پر کفر آمیز باتیں جاری کرنا کفر کا سبب ہے۔ يحلفون بالله ما قالوا و لقد قالوا كلمة الكفر و كفروا

۷۔ پیغمبر (ص) اور اسلام کے خلاف منافقین کی خفیہ کوششیں اور سازشیں۔

و هموا بمالم ينالوا

۸۔ اسلام و پیغمبر (ص) کے خلاف سازشوں میں منافقین کو شکست اور جرے اہداف تک پہنچنے کیلئے انہیں ناکامی کا

سامنا۔ و هموا بمالم ينالوا

۹۔ منافقین پر خدا و رسول کے فضل و کرم کے باوجود ان کی اسلام و پیغمبر (ص) کے خلاف خیانتکارانہ سرگرمیوں پر

انہیں توبیخ۔ و مانقموا الا ان اغناهم الله و رسوله من فضله

۱۰۔ صدر اسلام کے منافقین کے پاس مادی وسائل اور آسائش۔ و ما نقموا الا ان اغناهم الله و رسوله

۱۱۔ اسلامی حکومت کی برکات سب لوگوں پر ہوتی ہیں حتیٰ کہ اسے قبول نہ کرنے والوں پر بھی۔

و مانقموا الا ان اغناهم الله و رسوله من فضله

۱۲۔ خدمت کے مقابلے میں خیانت منافقین کی خصلت ہے۔ و ما نقموا الا ان اغناهم الله و رسوله

۱۳۔ منافقین کی اسلام و پیغمبر (ص) کے خلاف سازشیں انکا مسلمانوں سے اس بات کا انتقام تھا کہ خدا و رسول کے

فضل و کرم کے نتیجے میں مسلمانوں کو مادی وسائل حاصل ہو گئے ہیں۔

و مانقموا الا ان اغناهم الله و رسوله من فضله

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "اغناہم" کی ضمیر کا مرجع مسلمان ہوں۔

۱۴۔ مسلمانوں کے مادی وسائل و آسائش صدر اسلام کے منافقین کیلئے ناقابل برداشت تھے اور انکی وجہ سے ان کے

سینوں میں کینے اور ظلم کی آگ بھڑک اٹھی۔ و مانقموا الا ان اغناهم الله و رسوله من فضله

۱۵۔ آسائش اور بے نیازی سرکشی اور حق کے ساتھ دشمنی کا پیش خیمہ ہے۔

و ما نقموا الا ان اغناهم الله و رسوله من فضله

۱۶۔ پیغمبر (ص) فیض الہی کے اسلامی معاشرے تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔ ان اغنیہم اللہ و رسوله من فضله
"اللہ" کے بعد "رسولہ" کا ذکر کرنا اور پھر "من فضلہ" کی ضمیر کا صرف خدا تعالیٰ کی طرف پلٹنا ہو سکتا ہے اس بات کی
طرف اشارہ ہو کہ فیض خدا تعالیٰ کا ہے اور پیغمبر (ص) خدا کے فیض کے مخلوق تک پہنچنے میں واسطہ ہیں۔
۱۷۔ صرف خدا تعالیٰ ہی فیض و رحمت اور غنا و بے نیازی کا منبع اور سرچشمہ ہے۔

ان اغناهم الله و رسوله من فضله

اگرچہ خدا تعالیٰ نے اپنے نام کے ہمراہ پیغمبر (ص) کا بھی ذکر فرمایا ہے لیکن فضل کو صرف اپنی طرف نسبت دی ہے۔
۱۸۔ توبہ اور پلٹنے کا راستہ حتیٰ سازشی منافقین کیلئے بھی کھلا ہے۔ فان یتوبوا یک خیراً لہم
۱۹۔ خدا تعالیٰ مرتد اور سازشیں کرنے والے منافقین کو توبہ کرنے اور دامن اسلام میں پلٹ آنے کی دعوت دیتا ہے۔
فان یتوبوا یک خیراً لہم

۲۰۔ اسلام کا زیادہ سے زیادہ انسانوں کو حق کی طرف ہدایت کرنے اور انکی راہنمائی کرنے کا اہتمام کرنا۔
فان یتوبوا یک خیراً لہم

۲۱۔ مرتد لوگوں کی توبہ بھی خدا تعالیٰ قبول کر لیتا ہے۔ و کفروا بعد اسلامہم ... فان یتوبوا یک خیراً لہم
۲۲۔ توبہ کی دعوت دینا اور خدا تعالیٰ کا انسان کی راہنمائی کرنا خود انسان کے فائدہ کیلئے ہے۔
فان یتوبوا یک خیراً لہم

۲۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے صدر اسلام کے منافقین کو توبہ سے امتناع کرنے اور اپنی کفر آمیز سازشوں پر اصرار کرنے کی
صورت میں شدید دنیوی اور اخروی سزا کی دھمکی۔ فان یتوبوا ... و ان یتولوا یعذبہم اللہ عذاباً الیمّاً فی الدنیا و الآخرة
۲۴۔ مرتد اور الہی اقدار کی توہین کرنے والے کی توبہ اس سے خدا تعالیٰ کے عذاب کے اٹھ جانے کا سبب ہے۔
فان یتوبوا یک خیراً لہم و ان یتولوا یعذبہم اللہ

۲۵۔ حق سے روگردانی کرنا اور کفر و ارتداد پر اصرار کرنا شدید دنیوی اور اخروی عذاب کا سبب ہے۔
و ان یتولوا یعذبہم اللہ عذاباً الیمّاً فی الدنیا و الآخرة

۲۶۔ مرتد اور کفر آمیز باتیں کرنے والوں کے ساتھ سخت رویہ ضروری ہے۔
و ان يتولوا يعذبهم الله عذاباً اليماً في الدنيا

۲۷۔ رحمت الہی کا اسکے غضب اور عذاب سے پہلے ہونا۔ فان يتوبوا يك خيراً لهم و ان يتولوا يعذبهم الله

۲۸۔ جب منافقین دنیوی اور اخروی عذاب میں مبتلا ہوں گے تو کسی میں انکی امداد کرنے کی ہمت نہیں ہوگی۔
يعذبهم الله ... و ما لهم في الارض من ولي ولا نصير

۲۹۔ اسلام و مسلمین کے خلاف سازشیں کرنے اور کافرانہ موقف اپنانے میں منافقین کا اپنے حامیوں پر بھروسہ اور ان کے ساتھ دل لگانا۔ و ما لهم في الارض من ولي ولا نصير

خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ دھمکی کہ منافقین کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہوگا انکی اپنے حامیوں پر بھروسہ کرنے والی غلط فکر کو بیان کر رہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس فکر کو رد کیا ہے۔

۳۰۔ خدا تعالیٰ کا خبر دینا کہ صدر اسلام کے منافقین آخر کار الگ تھلگ اور معاشرے میں ذلت و رسوائی کا شکار ہو جائیں گے۔ و ما لهم في الارض من ولي ولا نصير

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ آیت شریفہ مستقبل کی خبر دے رہی ہے نیز ہو سکتا ہے "فی الارض" اسی دنیاوی زندگی کی طرف اشارہ ہو، مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۳۱۔ کوئی بھی چیز ارادہ الہی کے عملی ہونے کو نہیں روک سکتی۔
يعذبهم الله ... و ما لهم في الارض من ولي ولا نصير

آسانش: اسکے آثار ۱۵

آنحضرت (ص): آپکا (ص) فضل و کرم ۱۳؛ آپکا (ص) مقام ۱۶؛ آپکا (ص) نقش ۱۶؛ آپکے (ص) خلاف سازشیں کرنا ۴، ۸، ۱۳؛ آپکے (ص) دشمن ۴؛ آپکے (ص) ساتھ خیانت کرنے والے ۹

احکام ۵، ۲۱

اسلام: اسکی برکات ۱۱؛ اسکی حاکمیت کے آثار ۱۱؛ اس کے خلاف سازشیں کرنا ۴، ۸، ۱۳؛ اسکے دشمن ۴؛ اس کے ساتھ خیانت کرنے والے ۹؛ صدر اسلام کی تاریخ ۴، ۸، ۱۳

اقدار:

ان سے سوء استفادہ کرنا ۲

اقرار: کفر کا اقرار ۳; کفر کے اقرار کے آثار ۳

انسان: اسکی ہدایت کی اہمیت ۲۰; اسکے مصلح کی اہمیت ۲۲

برانگیختہ کرنا: اسکے عوامل ۱۳

بے نیازی: اس کا سرچشمہ ۱۴; اسکے آثار ۱۵

توبہ: اس کا فلسفہ ۲۲; اسکی طرف دعوت ۱۹; اسکے ترک کرنے کی سزا ۲۳

توحید: توحید افعالی ۱۴

حق: اس سے روگردانی کرنے کے آثار ۲۵; حق دشمنی کا سرچشمہ ۱۵

خدا تعالیٰ: اس کا علم غیب ۳۰; اس کا غضب ۲۴; اس کا فضل ۱۳، ۹; اسکی خصوصیات ۴; اسکی دعوت ۱۹; اسکی

دھمکیاں ۲۳; اس کی رحمت کا مقدم ہونا ۲۴; اسکے ارادہ کا حتمی ہونا ۳۱; اسکے فیض کا واسطہ ۱۶

دین: اس سے سوء استفادہ کرنا ۲; اسکی اہانت کرنے والوں کی توبہ ۲۳

رحمت: اس کا سرچشمہ ۱۴

سرکشی کرنا: اس کا پیش خیمہ ۱۵

سزا: اسکی شدت کے عوامل ۲۵، ۲۳

عذاب: اسکے اٹھنے کے عوامل ۲۳

فیض: اس کا سرچشمہ ۱۴

قرآن کریم: اسکی پیشین گوئیاں ۳۰

کفار: ان پر سختی کرنا ۲۶

کفر: اس پر اصرار کی آخرت میں سزا ۲۳۱; اس پر اصرار کی دنیوی سزا ۲۳۱; اس پر اصرار کے آثار ۲۵; زبانی کفر ۶، ۳; زبانی کفر کا

ممنوع ہونا ۵; کفر

کے اسباب ۶

کیفر: اخروی سزا کے اسباب ۲۵؛ اسکے درجے ۲۳، ۲۵؛ اسکے عوائل ۲۳؛ دنیوی سزا کے اسباب ۲۵
مرتد: اسکی توبہ کا قبول ہونا ۳۱؛ اسکی توبہ کے آثار ۲۳؛ اسکے احکام ۲۱؛ اسکے ساتھ سختی سے نمٹنا ۲۶

مرتد ہونا: اس کا جرم ۲۵؛ اسکے آثار ۲۵

مسلمان: ان پر فضل و کرم ۱۳؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کی آسائش ۱۳؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کے مادی وسائل ۱۳
منافقین: ان پر فضل و کرم ۹؛ انکا اخروی عذاب ۲۸؛ انکا بھروسہ ۲۹؛ انکا پناہ کئے بغیر ہونا ۲۸؛ انکا حسد ۱۳؛ انکا دنیوی
عذاب ۲۸؛ انکا سازشیں کرنا ۱۳، ۴؛ انکا سوء استفادہ کرنا ۲؛ انکا کفر ۱؛ انکی انتقام جوئی ۱۳؛ انکی توبہ ۱۸؛ انکی جھوٹی قسم ۱؛
انکی خیانت ۹، ۱۲؛ انکی سازش کی ناکامی ۸؛ انکی صفات ۱۲؛ ان کے جھوٹ کا فلسفہ ۱؛ ان کے حامی ۲۹؛ سازشیں کرنے
والے منافقین کو دعوت ۱۹؛ صدر اسلام کے منافقین ۴، ۸؛ صدر اسلام کے منافقین کا انجام ۳۰؛ صدر اسلام کے منافقین
کا کفر ۳؛ صدر اسلام کے منافقین کا معاشرے میں تنہا رہ جانا ۳۰؛ صدر اسلام کے منافقین کو دھمکی ۲۳؛ صدر اسلام کے
منافقین کی آسائش ۱۰؛ صدر اسلام کے منافقین کی رسوائی ۳۰؛ صدر اسلام کے منافقین کی سرزنش ۹؛ صدر اسلام کے
منافقین کے کینے کا سرچشمہ ۱۳؛ صدر اسلام کے منافقین کے مادی وسائل ۱۰؛ مرتد ہو جانے والے منافقین کو دعوت ۱۹؛
منافقین اور مسلمان ۱۳، ۱۳

آیت ۷۵

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ﴾

ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے خدا سے عہد کیا کہ اگر نہ اپنے فضل و کرم سے عطا کر دیگا تو اس کی راہ میں صدقہ دیں گے انور
نیک بندوں میں شامل ہو جائیں گے۔

۱۔ صدر اسلام کے بعض منافقین کا خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد و پیمان باندھنا کہ اگر انہیں مال اور فضل الہی

حاصل ہو جائے تو زکات و صدقات ادا کریں گے اور صالحین کی صف میں شامل ہو جائیں گے۔
و منهم من عاهد الله ... و لنكونن من الصالحين

۲۔ مال و دولت اور مادی وسائل، فضل الہی ہیں۔ لئن اتانا من فضله لنصدقن

۳۔ زکات و صدقات ادا کرنا نیک لوگوں کی نشانی اور کام ہیں۔ لنصدقن و لنكونن من الصالحين
۳۔ فرائض کی انجام دہی اور نیک ہونے کو مال و دولت کے ساتھ مشروط کرنا منافقانہ خصلت ہے۔
و منهم من عاهد الله ... لنكونن من الصالحين

۵۔ منافقین مادی مزاج کے لوگ۔ و منهم من عاهد الله لئن آتانا ... لنكونن من الصالحين
کیوں کہ منافقین نے اپنے صلح ہونے کو مال و دولت کے ساتھ مشروط کیا تھا۔

۶۔ صدر اسلام کے منافقین کا اپنے خالص اور صلح نہ ہونے کا اقرار۔ و منهم من عاهد الله ... لنكونن من الصالحين
۷۔ انسان کا ضرورت کے وقت بارگاہ خداوندی کی طرف متوجہ ہونا اور اس کے ساتھ عہد و پیمان باندھنا۔
و منهم من عاهد الله لئن آتانا من فضله

اخلاق: اخلاقی رذائل ۳

انسان: اس کی خصوصیات ۷

خدا تعالیٰ: اس کے ساتھ عہد باندھنا ۱؛ اس کے ساتھ عہد کرنے کا پیش خیمہ ۷؛ اس کے فضل کا پیش خیمہ ۱؛ اس کے فضل و کرم کے
موارد ۲

خود: اپنے خلاف اقرار ۶

ذکر: ذکر خدا کا پیش خیمہ ۷

شرعی ذمہ داری: اس پر عمل کرنے میں بہانہ بنانا ۳

مادی وسائل ۲

مال: اس کا فضل ہونا ۲

منافقین: انکا مزاج ۵؛ انکی دنیا پرستی ۵؛ انکی صفات ۶، ۳؛ انکی مادہ پرستی ۵؛ صدر اسلام کے منافقین کا اقرار ۶؛ صدر اسلام کے منافقین کا عہد ۱؛ یہ اور اخلاص ۶؛ یہ اور زکات ۱؛ یہ اور صدقات ۱؛ یہ اور نیک لوگ ۱
نیاز مندی: اسکے آثار ۷

صالحین: انکا عمل ۳؛ ان کی نشانیاں ۳؛ یہ اور زکات ۳؛ یہ اور صدقہ ۳

آیت ۷۶

﴿فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُّعْرِضُونَ﴾

- اس کے بعد جب خدا نے اپنے فضل سے عطا کر دیا تو بخل سے کام لیا اور کنارہ کش ہو کر پلٹ گئے۔
- ۱۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد و پیمان باندھنے کے باوجود منافقین کا مال و فضل الہی کو پالینے کے بعد صدقات ادا کرنے سے بخل کرنا۔ و منهم من عاهد الله ... فلما آتی هم من فضله بخلوا به
 - ۲۔ خدا تعالیٰ کا منافقین کی مال و دولت کی درخواست کو قبول کر لینا۔ فلما آتاهم من فضله
 - ۳۔ مال و ثروت فضل الہی ہے۔ فلما آتاهم من فضله
 - ۳۔ منافقین کا خدا تعالیٰ کے ساتھ مضبوط عہد کرنے کے باوجود عہد شکنی کرنا۔
و منهم من عاهد الله ... فلما آتاهم من فضله بخلوا به
 - ۵۔ عہد شکنی کرنا منافقت کی نشانی ہے۔ و منهم من عاهد الله ... فلما آتاهم من فضله بخلوا به
 - ۶۔ مال و فضل الہی کو پالینے کے بعد صدقات ادا کرنے سے بخل کرنا ایک منفی اور منافقانہ خصلت ہے۔
فلما آتاهم من فضله بخلوا به
 - ۷۔ صدر اسلام کے منافقین کا صدقات ادا کرنے سے بخل کرنا ان کی طرف سے صالحین کی صف میں

شامل ہونے والے معاہدے سے روگردانی تھی۔ و منهم من عاہد اللہ ... و تولوا و ہم معرضون

۸۔ منافقین کا مزاج ہی نیکی اور انجام فرائض سے روگردانی کرنا ہے۔ لنکوننّ من الصالحین ... و تولوا و ہم معرضون

۹۔ امام محمد باقر (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (و منهم من عاہد اللہ) کے بارے میں روایت کی گئی ہے: "ہو ثعلبہ بن خطاب بن عمرو بن عوف کاں محتاجاً فعاہد اللہ فلما آتاه اللہ بخل بہ"؛ کہ جس نے محتاجی کی حالت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد کیا (کہ اگر مجھے فضل خدا حاصل ہو گیا تو صدقہ دوں گا) اور جب خدا تعالیٰ نے اسے عطا کر دیا تو بخل کرنے لگا یہ ثعلبہ بن خطاب بن عمرو بن عوف تھا۔^(۱)

اخلاق: اخلاقی رذائل ۶

ثعلبہ بن خطاب: اس کا بخل ۹؛ اس کی عہد شکنی ۹

خدا تعالیٰ: اس کی عطا ۲؛ اس کے ساتھ عہد ۱، ۳؛ اس کے فضل کے موارد ۳

ذمہ داری: اس سے فرار کرنا ۸

روایت: ۹

صدقات: ان میں بخل کرنے کی سرزنش ۶

عہد شکنی: اس کے آثار ۵

مال: اس کی اہمیت ۳

منافقت: اس کی نشانیاں ۵

منافقین: ان کا بخل ۱؛ ان کا مزاج ۸؛ ان کی دعا کا قبول ہونا ۲؛ ان کی دنیا پرستی ۱؛ ان کی صالحین سے روگردانی ۴؛ ان کی عہد شکنی ۱، ۳؛

ان کے رذائل ۱؛ انہیں مال عطا کرنا ۲؛ صدر اسلام کے منافقین اور صدقات ۴؛ صدر اسلام کے منافقین کی عہد شکنی ۴؛ صدر

اسلام کے منافقین کے بخل کے آثار ۴؛ منافقین اور ذمہ داری ۸؛ منافقین اور صلح ہونا ۸؛ منافقین اور صدقات ۱

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۰۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۴۵ ح ۲۴۸۔

آیت ۷۷

﴿فَاعْقِبْهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَقُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ﴾

تو ان کے بخل نے ان کے دلوں میں نفاق راسخ کر دیا اس دن تک کے لئے جب یہ خدا سے ملاقات کریں گے اس لئے کہ انھوں نے خدا سے کئے ہوئے وعدہ کی مخالفت کی ہے اور جھوٹ بولے ہیں۔

۱۔ منافقین کے صدقات ادا کرنے سے بخل کرنے کا رد عمل انکا تادم مرگ نفاق کے دیرینہ مرض کا شکار ہو جانا۔
فاعقبهم نفاقاً فی قلوبهم الی یوم یلقونہ

"فاعقبهم" سابقہ جملے پر تفریع ہے یعنی منافقین خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد و پیمان باندھنے کے باوجود صدقات ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسے نفاق میں مبتلا ہو گئے کہ جو انہیں مرتے دم تک نہیں چھوڑے گا۔

۲۔ کنجوس اور عہد شکنی کرنے والے منافقین کا دیرینہ نفاق میں مبتلا ہو جانا خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کیلئے سزا۔
فاعقبهم نفاقاً فی قلوبهم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "اعقب" کی ضمیر کا مرجع سابقہ جملے میں موجود لفظ "اللہ" ہو یعنی خدا تعالیٰ نے منافقین کو ان کے خدا تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے معاہدے کی خلاف ورزی کرنے اور زکات ادا نہ کرنے کی وجہ سے دائمی نفاق میں مبتلا کر دیا کہ جس سے قیامت تک چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔

۳۔ نفاق کے مختلف درجے۔ و منهم من عاهد اللہ ... فاعقبهم نفاقاً

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ "و منهم من عاهد اللہ" میں "منہم" کی ضمیر کا مرجع منافقین ہیں ہو سکتا ہے جملہ "فاعقبهم نفاقاً" کا مطلب یہ ہو کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ کرنے سے پہلے بھی منافق تھے لیکن پیمان شکنی کے بعد دائمی نفاق میں مبتلا ہو گئے۔

۳۔ انسان کے خدا تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے اپنے معاہدوں کو توڑ دینے کی صورت میں منافقت میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ۔
فاعقبهم نفاقاً

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ جملہ "فاعقبهم نفاقاً" خود نفاق کے پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہو یعنی پہلے منافق نہ تھے اور اپنے عمل کے نتیجے میں منافق ہو گئے۔

۵۔ موت کا لمحہ انسان کے خدا تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کرنے اور اس کیلئے حق کے آشکار ہونے کا وقت ہے۔
یوم یلقونہ

ہو سکتا ہے "یوم یلقونہ" سے مراد موت ہو اور ہو سکتا ہے قیامت ہو۔ مندرجہ بالا نکتہ پہلے احتمال کی بنا پر ہے۔

۶۔ قیامت، انسان کے خدا تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کرنے کا دن۔ یوم یلقونہ

۷۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد شکنی کرنا اور جھوٹ بولنے کی عادت انسان کے دائمی نفاق میں مبتلا ہو جانے کا سبب ہے۔

بما اخلفوا اللہ ما وعدوه و بما کانوا یکذبون

"کانوا یکذبون" استمرار پر دلالت کرتا ہے کیونکہ فعل مضارع جب "کان" اور اسکی مثل کے ہمراہ ہو تو استمرار پر دلالت کرتا ہے۔

۸۔ جھوٹ بولنا منافقین کا دائمی شیوہ۔ و بما کانوا یکذبون

۹۔ انسان کے اعمال کا اسکی فطرت اور روح پر اثر۔ فاعقبہم نفاقاً ... بما اخلفوا اللہ

۱۰۔ پیمان شکنی جھوٹ بولنے کا مصداق ہے۔ بما اخلفوا اللہ ما وعدوه و بما کانوا یکذبون

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "بما کانوا یکذبون" "بما اخلفوا اللہ ما وعدوه" کا بیان اور اس کا عطف تفسیری ہونہ اس سے الگ کوئی چیز۔

۱۱۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ پیمان شکنی کرنا اور مسلسل جھوٹ بولنا منافقین کی نشانی ہے۔

بما اخلفوا اللہ ما وعدوه و بما کانوا یکذبون

۱۲۔ کنجوسی، حق سے روگردانی کرنا، پیمان شکنی اور جھوٹ بولنا یہ سب گناہ اور موجب سزا ہیں۔

فلما آتاهم ... بخلوا به و تولوا ... بما اخلفوا اللہ ... و بما کانوا یکذبون

۱۳۔ امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے "المنافق اذا حدّث عن اللہ و عن رسولہ کذب و اذا وعد اللہ و رسولہ

اخلف ... و ذلك قول اللہ عزوجل "فاعقبہم نفاقاً فی قلوبہم ... بما اخلفوا اللہ ما وعدوه و بما کانوا یکذبون ..."

منافق جب بھی خدا و رسول کے

بارے میں بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور خدا و رسول کے ساتھ وعدہ کمرے تو خلاف ورزی کرتا ہے... خدا تعالیٰ فرماتا ہے "پس خدا تعالیٰ نے اپنی ملاقات کے دن تک ان کے دلوں میں نفاق قرار دے دیا ہے اس وجہ سے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد شکنی کی اور مسلسل جھوٹ بولتے تھے..."^(۱)

۱۳۔ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے: "واما قوله تعالى: ... الى يوم يلقونه بما اخلفوا الله ما وعدوه... یعنی البعث فسماه الله عزوجل لقائه" آیت شریفہ میں "یوم یلقونہ" سے مراد قیامت کا دن ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے اپنی ملاقات کا دن قرار دیا ہے^(۲)

بخل: اس کا گناہ ہونا ۱۲؛ اس کی سزا ۱۲؛ اس کے آثار ۱

جھوٹ: اس کا گناہ ۱۲؛ اس کی سزا ۱۲؛ اس کے آثار ۴؛ اس کے موارد ۱۰

حق: اس سے روگردانی کرنے کا گناہ ہونا ۱۲؛ اس سے روگردانی کرنے کی سزا ۱۲

خدا تعالیٰ: اس کی سزائیں ۲

خدا تعالیٰ کی ملاقات: اس کا وقت ۱۳، ۶، ۵

روایت: ۱۳، ۱۳

صدقات: صدقات نہ دینے کے آثار ۱

عمل: اس کے نفسیاتی اور روحانی آثار ۹

عہد شکنی: اس کا گناہ ہونا ۱۲؛ اس کی سزا ۱۲؛ اس کے آثار ۱۰، ۴، ۳؛ خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد شکنی کرنا ۱۱، ۳، ۱۱

قیامت: اس کی خصوصیات ۶؛ اس کے نام ۱۳

منافقین: ان کا بخل ۱؛ ان کا جھوٹ بولنا ۱۳، ۱۱، ۸؛ ان کا دائمی نفاق ۱۳؛ ان کا بتلنا ہونا ۲؛ ان کی صفات ۸؛ ان کی عہد شکنی

۱۱، ۱۳؛ ان کی نشانیاں ۱۱؛ بخیل منافقین کی سزا ۲؛ عہد شکن منافقین کی سزا ۲

موت:

(۱) تحف العقول ص ۳۶۸۔ بحار الانوار ج ۷۵ ص ۲۵۲۔

(۲) توحید صدوق ص ۲۶۷ ح ۵۔ بحار الانوار ج ۹۰ ص ۱۳۹ ح ۲۔

اسکے آثار ۵؛ اسکے بعد حقائق کا ظاہر ہونا ۵

نفاق: اس کا سبب ۳؛ اسکے دائمی ہونے کے عوامل ۱، ۲، ۴؛ اسکے مراتب ۱، ۲، ۳، ۴

آیت ۷۸

﴿أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ﴾

کیا یہ نہیں جانتے کہ خدا ان کے راز دل اور ان کی سرگوشیوں کو بھی جانتا ہے اور وہ سارے غیب کا جاننے والا ہے۔
۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیمان شکنی کرنے والے منافقین کی خدا تعالیٰ کے انسانوں کے اعمال اور نیتوں سے مکمل آگاہی کے بارے میں غلط فکر پر توجیح۔ الم يعلموا ان الله يعلم

۲۔ خدا تعالیٰ کا انسان کی مخفی گفتار و کردار سے آگاہ ہونا۔ يعلم سرهم و نجواهم
۳۔ منافقین کا خدا تعالیٰ کے انکی خفیہ گفتار اور پنهان اسرار سے مکمل آگاہ ہونے اور عالم الغیب ہونے سے غافل ہونا
انکے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے فرائض کی عدم ادائیگی کا سبب ہے۔

بما اخلفوا الله ما وعدوه ... الم يعلموا ان الله يعلم ... و ان الله علام الغيوب

۳۔ خدا تعالیٰ کے بارے میں ناقص اور غلط شناخت غلط اعمال کا موجب ہے۔

اخلفوا الله ما وعدوه ... الم يعلموا ان الله يعلم

"الم يعلموا" بتا رہا ہے کہ اگر منافقین خدا تعالیٰ کے وسیع علم سے آگاہ ہوتے تو اپنے فرائض سے کوتاہی نہیں کرتے۔

۵۔ صدر اسلام کے منافقین کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنی خائنانہ سازشوں کو چھپانے کی کوشش۔

الم يعلموا ان الله يعلم سرهم

۶۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین کو ان کے اسرار اور پنہان گفتار کے افشا کرنے کی دھمکی۔ الم يعلموا ان الله يعلم اس نکتے کی وضاحت میں کہا جاسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا منافقین کو یہ یاد دہانی کرنا کہ اسے انکے اسرار اور پنہان گفتار سے آگاہی ہے، انکے افشاء کے امکان کی دھمکی ہے۔

۷۔ خدا تعالیٰ علام الغیوب (سب پوشیدہ چیزوں کا گہرا اور وسیع علم رکھنے والا) ہے۔ ان الله علام الغیوب

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۵

اسما و صفات: علام الغیوب ۷

انسان: اسکی نیتیں ۱؛ اسکے راز ۲

خدا تعالیٰ: اس کا علم غیب ۷، ۳، ۲، ۱؛ اسکی دھمکیاں ۶؛ اسکی طرف سے مذمتیں ۱؛ اسکی ناقص شناخت کے آثار ۳؛ ۱؛ اسکے علم کی خصوصیات ۷

عمل: پنہان عمل ۲؛ ناپسندیدہ عمل کے عوامل ۳

غفلت: خدا تعالیٰ کے علم غیب سے غفلت ۳

منافقین: انکا سازشیں تیار کرنا ۵؛ انکو تنبیہ ۶؛ انکی غفلت کے آثار ۳؛ انکی فکر ۱؛ انکی نافرمانی کے عوامل ۳؛ انکے راز کا افشاء

کرنا ۶؛ صدر اسلام کے منافقین اور اسلام ۵؛ صدر اسلام کے منافقین اور مسلمان ۵؛ صدر اسلام کے منافقین کی کوشش

۵؛ عہد شکنی کرنے والے منافقین کی سرزنش ۱؛

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۳، ۲

آیت ۷۹

﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

جو لوگ صدقات میں فراخ دلی سے حصہ لینے والے مومنین اور ان غریبوں پر جن کے پاس ان کی محنت کے علاوہ کچھ نہیں ہے الزام لگاتے ہیں اور پھر ان کا مذاق اراتے ہیں خدا ان کا بھی مذاق بنادے گا اور اس کے پاس بڑا دردناک عذاب ہے۔

۱۔ صدر اسلام کے منافقین کا ان مومنین پر طعن و تشنیع کرنا جو اپنی خوشی اور رغبت کے ساتھ اور واجب مقدار سے زیادہ انفاق کرتے تھے۔ الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین ... فیسخرون منهم (یلمزون) کے مصدر "لمز" کا معنی ہے عیب جوئی اور طعن و تشنیع کرنا اور (یسخرون) کے مصدر "سخرة" اور "سخریة" کا معنی ہے مذاق اڑانا اور مسخرہ کرنا۔

۲۔ خوشی اور رغبت کے ساتھ انفاق کرنا سچے مومنین کی خصلت ہے۔ یلمزون المطوعین من المؤمنین (مطوعین) کے مصدر تطوع کا معنی ہے اپنی خوشی اور رغبت کے ساتھ کچھ دینا۔ (المطوعین فی الصدقات) یعنی جو لوگ اپنی خوشی اور رغبت کے ساتھ صدقات ادا کرتے ہیں۔

۳۔ تہی دست ہونے کی حالت میں انفاق کرنا غنا اور توںگری کی حالت میں انفاق کرنے سے زیادہ قدر و قیمت رکھتا ہے۔ الذین یلمزون المطوعین ... و الذین لا یجدون الا جھدھم

(مطوع) کا عنوان توانگر اور تہی دست دونوں کو شامل ہے لہذا تہی دست لوگوں کا دوبارہ ذکر کرن

ہو سکتا ہے انکے انفاق کی برتر اہمیت کی طرف اشارہ ہو۔

۳۔ مالی وسائل نہ ہونے کی صورت میں معاشرہ کے حاجت مندوں کی ضروریات پوری کرنے کی عملی کوشش اور اپنی پوری توانائیوں کو خرچ کر دینا سچے مومنین کی ایک صفت ہے۔ و الذین لا یجدون الا جہدہم

۵۔ صدر اسلام کے منافقین کا ایثار کرنے والے تہی دست مومنین کا مذاق اڑانا اور انکا تمسخر کرنا۔
و الذین لا یجدون الا جہدہم فیسخرہم منہم

۶۔ منافقین خود بخیل ہیں اور دوسروں کے انفاق کا بھی مذاق اڑاتے ہیں۔ فلما آتاہم من فضلہ بخلوا بہ ... الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین

۷۔ انفاق کرنے والے مومنین پر طعن و تشنیع کرنا اور انکا مذاق اڑانا منافقین کی خصلت ہے۔ الذین یلمزون المطوعین
۸۔ خدا تعالیٰ کا ان منافقین کا مذاق اڑانا جو انفاق اور ایثار کرنے والے مومنین پر طعن و تشنیع کرتے تھے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ سخر اللہ منہم

۹۔ خدا تعالیٰ کا دردناک عذاب، مذاق اڑانے والے منافقین کی سزا۔ و لہم عذاب الیم

۱۰۔ منافقین کی تو انگر مومنین اور تہی دست مومنین کی عیب جوئی میں دوغلی پالیسی۔

الذین یلمزون المطوعین ... فیسخرہم منہم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "یلز" تو انگر مومنین کے بارے میں ہو اور "یسخرہم" تہی دستوں کے بارے میں ہو اور "منہم" کی ضمیر کا مرجع "الذین لا یجدون" ہو یعنی منافقین، انفاق کرنے والے تو انگر مومنین پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اور انفاق کرنے والے تہی دست مومنین کا مذاق اڑاتے ہیں اور انکا تمسخر کرتے ہیں۔

۱۱۔ منافقین کے تمسخر کے مقابلے میں خدا تعالیٰ کا انفاق کرنے والے مومنین کی حمایت اور دلجوئی کرنا۔
سخر اللہ منہم و لہم عذاب الیم

۱۲۔ مومن کی خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑی عزت ہے۔ فیسخرہم منہم سخر اللہ منہم و لہم عذاب الیم

۱۳۔ مومن کا تمسخر کرنا اور اس پر طعن و تشنیع کرنا عظیم گناہ اور اس کا انجام خدا تعالیٰ کا سخت عذاب ہے۔
فیسخرہم منہم سخر اللہ منہم و لہم عذاب الیم

۱۴۔ انفاق کی قدر و قیمت کا معیار اسکی مقدار نہیں ہے۔ و الذین لا یجدون الا جہدہم ... و لہم عذاب الیم

تہی دستوں کے تھوڑے سے انفاق کو خاص طور پر ذکر کرنے اور خدا تعالیٰ کے اسے خصوصی اہمیت دینے کا مطلب یہ ہے کہ انفاق کی قدر و قیمت کا معیار اس کا کم یا زیادہ ہونا نہیں ہے۔

۱۵۔ خدا تعالیٰ گناہگاروں کو ان کے گناہ کی مناسب سزا دیتا ہے۔ فیسخرون منہم سخر اللہ

۱۶۔ "عن الرضا (ع) فی قوله تعالیٰ: "سخر اللہ منہم" قال: ان اللہ تعالیٰ لا یسخر ... و لکنہ تعالیٰ یجازیہم جزاء السخریۃ ... " امام رضا (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (خدا انکا تمسخر کرتا ہے) کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کا تمسخر نہیں کرتا... لیکن منافقین کے مذاق اڑانے کے مقابلے میں انہیں سزا دیتا ہے۔^(۱)

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۵

اقدار: انکا معیار ۱۳

انفاق: اسکی قدر و قیمت ۳؛ اسکی قدر و قیمت کا معیار ۱۳؛ اسکے مراتب ۳؛ انفاق بے نیازی میں ۳؛ انفاق رغبت کے ساتھ ۲؛ انفاق فقر میں ۳

انفاق کرنے والے: ان پر طعن کرنا ۷؛ انکا مذاق اڑانا ۸، ۶؛ انکی حمایت ۱۱

ایثار کرنے والے لوگ: انکا مذاق اڑانا ۵؛ انکی دلجوئی ۱۱

بخیل لوگ: ۶

حاجتمند لوگ: انکی حاجت روائی ۳

خدا تعالیٰ: اس کا عذاب ۱۳، ۹؛ اس کا مذاق اڑانا ۱۶، ۸؛ اسکی سزائیں ۱۵

روایت: ۱۶

سزا: اس کا جرم کے ساتھ تناسب ۱۵

صالحین: ان کا مذاق اڑانا ۷

عذاب: اس کے اسباب ۱۳؛ اس کے درجے ۱۳، ۹؛ دردناک عذاب ۹

عیب جوئی: اس کا گناہ ہونا ۱۳؛ اسکی سزا ۱۳

(۱) عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۱۲۶ ح ۱۹۔ بحار الانوار ج ۳ ص ۳۱۹ ح ۱۵۔

فقرا: انکی حاجت روائی ۳; انکی عیب جوئی ۱۰
کیفر: اس کا گناہ کے ساتھ تناسب ۱۵; اس کا نظام ۱۵
گناہان کبیرہ: ۱۳

مذاق اڑانا: اس کا گناہ ہونا ۱۳; اسکی سزا ۱۳
مذاق اڑانے والے: خدا کا مذاق اڑانے والوں کی سزا ۱۶
مومنین: ان پر طعن کرنا ۸، ۷; انکا احترام ۱۲; انکا انفاق

۱، ۲; انکا حامی ۱۱; انکا مذاق اڑانا ۱۳، ۱۱، ۵۸; انکا مقام ۱۲; انکی دلجوئی ۱۱; انکی صفات ۲، ۳; انکی عیب جوئی ۱۰، ۱۳
منافقین: انکا بخل ۶; ان کا سلوک ۱۰; ان کا طعن کرنا ۸; انکا عیب جوئی کرنا ۱۰; انکا مذاق اڑانا ۷، ۶، ۵، ۸، ۱۱; انکا انفاق
۱۰; انکو مذاق کا نشانہ بنانا ۸; انکی صفات ۷; صدر اسلام کے منافقین اور مومنین ۱، ۵; صدر اسلام کے منافقین کا عیب
جوئی کرنا ۱; صدر اسلام کے منافقین کا مذاق اڑانا ۱; مذاق کرنے والے منافقین کی سزا ۹; منافقین اور ثروتمند مومنین ۱۰;
منافقین اور فقیر مومنین ۱۰; منافقین اور مومنین ۱۱

آیت ۸۰

﴿ اَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴾

آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں۔ اگر ستر مرتبہ بھی استغفار کریں گے تو خدا انھیں بخشنے والا نہیں ہے اس لئے کہ انھوں نے اللہ اور رسول کا انکار کیا اور خدا فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔

۱۔ مذاق کرنے والے منافقین کیلئے عذاب الہی حتمی ہے اور ان کیلئے پیغمبر (ص) کا مکرر استغفار (ستر مرتبہ) بھی مؤثر نہیں ہے۔ و لہم عذاب الیم۔ استغفر لہم اولاً تستغفر لہم

۲۔ مسلمانوں کیلئے پیغمبر (ص) کے استغفار کا مؤثر ہونا۔ استغفر لہم اولاً تستغفر لہم

خدا تعالیٰ کا صرف منافقین کے بارے میں پیغمبر (ص) کے استغفار کے مؤثر ہونے کی نفی کرنا بتاتا ہے کہ دیگر موارد میں یہ مؤثر ہے۔

۳۔ تمسخر کرنے والے اور عہد شکنی کرنے والے منافقین، مغفرت الہی سے محروم ہیں۔
ان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر الله لهم

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کی سب لوگوں کیلئے رافت و رحمت اور سب کی ہدایت کیلئے کوششیں۔
ان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر الله لهم

خدا تعالیٰ کی سخن کا لحن بتاتا ہے کہ پیغمبر (ص)، منافقین کیلئے استغفار کرنے کی طرف تمایل رکھتے تھے اور پیغمبر (ص) کا منافقین کیلئے استغفار کرنا آپکی (ص) سب لوگوں کیلئے رحمت و رافت اور سب کی ہدایت کیلئے کوشش کرنے کی علامت ہے۔

۵۔ خدا و پیغمبر (ص) کے بارے میں کفر کرنے والے بخشش الہی سے محروم ہیں۔
فلن یغفر الله لهم ذلك بائهم كفروا بالله و رسوله

۶۔ منافقین، خدا و رسول کے بارے میں کفر کرنے والے لوگ ہیں۔ ذلك بائهم كفروا بالله و رسوله

۷۔ منافقین کا خدا و پیغمبر (ص) کے ساتھ کفر انکی بخشش سے مانع ہے۔
فلن یغفر الله لهم ذلك بائهم كفروا بالله و رسوله

۸۔ خدا و رسول کے ساتھ کفر فسق ہے اور کفار فاسق ہیں۔ ذلك بائهم كفروا بالله و رسوله و الله لا یهدی القوم الفاسقین

۹۔ منافقین، فاسق لوگ ہیں۔ ذلك بائهم كفروا... والله لا یهدی القوم الفاسقین

۱۰۔ فسق (اطاعت الہی کے دائرے سے خروج) انسان کے ہدایت الہی تک پہنچنے سے مانع ہے۔
و الله لا یهدی القوم الفاسقین

۱۱۔ فاسقین، ہدایت الہی سے محروم ہیں۔ والله لا یهدی القوم الفاسقین

بخشش: اس سے محروم لوگ ۵، ۳

خدا تعالیٰ: اس کا عذاب ۱؛ اسکی ہدایت ۱۱

عدد: ستر کا عدد ۱

فاسق لوگ، ۸، ۹

انکا محروم ہونا ۱۱

فسق: اس کے آثار ۱۰؛ اسکے موارد ۸

کفار: ۶، ۸

انکا فسق ۸؛ انکی محرومیت ۵

کفر: خدا کے بارے میں کفر ۶؛ خدا کے بارے میں کفر کے آثار ۵، ۷، ۸؛ حضرت محمد (ص) کے بارے میں کفر ۶؛ حضرت

محمد (ص) کے بارے میں کفر کے آثار ۵، ۷، ۸

محمد (ص): آپ (ص) اور منافقین ۱؛ آپکا (ص) استغفار ۱؛ آپ (ص) کا ہدایت کرنا ۳؛ آپکی (ص) سیرت ۳؛ آپ (ص) کی

صفات ۳؛ آپ (ص) کی مہربانی ۳؛ آپکے (ص) استغفار کے آثار ۲

مسلمان: ان کیلئے استغفار ۲

منافقین: انکا فسق ۹؛ انکی بخشش کے موانع ۷؛ انکے عذاب کا حتمی ہونا ۱؛ ان کے کفر کے آثار ۷؛ ان کیلئے استغفار ۱؛ تمسخر

کرنے والے منافقین کا محروم ہونا ۳؛ عہد شکنی کرنے والے منافقین کا محروم ہونا ۳

نافرمانی: خدا کی نافرمانی کے آثار ۱۰

ہدایت: اس سے محروم لوگ ۱۱؛ اسکے موانع ۱۰

آیت ۸۱

﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ﴾

جو لوگ جنگ تبوک میں نہیں گئے وہ رسول اللہ کے پیچھے بیٹھے رہ جانے پر خوش ہیں اور انھیں اپنے جان و مال سے راہ خدا میں جہاد ناگوار معلوم ہوتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ تم لوگ گرمی میں نہ نکلو۔ تو پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ آتش جہنم اس سے زیادہ گرم ہے اگر یہ لوگ کچھ سمجھنے والے ہیں۔

۱۔ منافقین کا جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنا۔ فرح المخلفون بمقعدہم خلاف رسول اللہ

یہ آیات جنگ تبوک اور منافقین کے اس میں شرکت نہ کرنے کے بارے میں ہیں۔

۲۔ منافقین کی جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے سے خوشحالی اور احساس کامیابی۔

فرح المخلفون بمقعدہم خلاف رسول اللہ

۳۔ رسول خدا (ص) اور دین کے دستورات کی مخالفت کر کے خوش ہونا منافقین کی خصلت ہے اور اس کا سرچشمہ نفاق

ہے۔ فرح المخلفون بمقعدہم خلاف رسول اللہ

۴۔ پیغمبر اکرم (ص) کے خدا کا رسول ہونے کا لازمہ آپ کی بے چون و چرا اطاعت ہے۔

فرح المخلفون بمقعدہم خلاف رسول اللہ

"رسول اللہ" کے عنوان کا استعمال کرنا بتاتا ہے کہ اس حیثیت (خدا کا رسول ہونا) کا لازمہ آپ (ص) کی اطاعت ہے

اور اس سے روگردانی کا انجام آتش جہنم ہے۔

۵۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین اور ان لوگوں کی سرزنش جو اپنی خلاف کاریوں اور گناہوں پر نادم

ہونے کی بجائے خوش ہوتے تھے۔ فرح المخلفون بمقعدہم خلاف رسول اللہ

۶۔ منافقین کی راہ خدا میں جان و مال کے ساتھ جہاد کرنے سے ناپسندیدگی اور عدم رضایت۔

و کرہوا ان یجاہدوا باموالہم و انفسہم فی سبیل اللہ

۷۔ جہاد کی قدر و قیمت کا معیار اس کا خدا کیلئے اور راہ خدا میں ہونا ہے۔ ان یجاہدوا باموالہم و انفسہم فی سبیل اللہ

۸۔ راہ خدا میں جان و مال کی قربانی دینے کو ناپسند کرنا نفاق کی علامت ہے۔

و کرہوا ان یجاہدوا باموالہم و انفسہم فی سبیل اللہ

۹۔ صدر اسلام کے منافقین کا جنگ تبوک کیلئے فوج تشکیل دینے میں گڑبڑ پھیلانا۔ قالوا لا تنفروا فی الحر

۱۰۔ جنگ تبوک کا شدید گرمی میں واقع ہونا۔ لا تنفروا فی الحر

۱۱۔ گرم موسم صدر اسلام کے منافقین کیلئے جنگ میں شرکت نہ کرنے کا بہانہ اور پروپیگنڈا کرنے اور دوسروں کو جہاد میں

شرکت سے روکنے کیلئے ایک ہتھکنڈا۔ و قالوا لا تنفروا فی الحر

۱۲۔ منافقین کا مزاج ہی آسائش پرستی ہے۔ و قالوا لا تنفروا فی الحر

۱۳۔ سچے مومنین راہ خدا میں ہر قسم کی دشواری اور سختی کو قبول کرتے ہیں۔ و قالوا لا تنفروا فی الحر

چونکہ خدا تعالیٰ نے منافقین کی۔ سختی اور دشواری کا بہانہ بنا کر گرمی میں جہاد میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے مذمت کی ہے

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سچے مومنین ایسی خصلت سے دور تھے۔

۱۴۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جنگ سے گریز کرنے والے منافقین کو دوزخ کی سخت ترین آتش کی دھمکی۔

قل نار جہنم اشد حراً لو کانوا یفقهون

۱۵۔ دنیاوی گرم موسم کی نسبت آتش جہنم کی زیادہ تپش، گرم موسم کا بہانہ بنا کر جہاد میں شرکت نہ کرنے والوں کیلئے

سخت ترین دھمکی۔ قل نار جہنم اشد حراً

۱۶۔ منافقین کا قیامت کا عقیدہ نہ رکھنا اور اسکے حقائق و واقعات سے آگاہ نہ ہونا ان کے جہاد میں شرکت نہ کرنے کا سبب

ہے۔

لو کانوا یفقہون

۱۷۔ اخروی عذاب کی شدت کی طرف توجہ، گناہ اور پیغمبر اکرم (ص) کی مخالفت سے رکنے کا عامل۔

قل نار جہنم اشد حرّاً لو کانوا یفقہون

۱۸۔ خدا تعالیٰ، اخروی حقائق کے بارے میں انسان کے گہرے ادراک کا خواہاں ہے۔ لو کانوا یفقہون مندرجہ بالا نکتہ "لو" سے مستفاد ہے کہ جو تمہنی کیلئے ہے۔

۱۹۔ منافقین اخروی حقائق کے ادراک سے محروم ہیں۔ لو کانوا یفقہون

کلمہ "لو" کہ جو تمہنی کیلئے ہے، بتاتا ہے کہ منافقین اخروی حقائق کے ادراک سے عاجز ہیں۔

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۹، ۲، ۱

اطاعت: حضر محمد (ص) کی اطاعت کا فلسفہ ۳

اقدار: انکار معیار ۷

جرائم: انہیں روکنے کے عوامل ۱۷

جہاد: اس سے گریز کرنے کے عوامل ۱۶؛ اس سے گریز کرنے والوں کو خبردار کرنا ۱۵؛ اس سے گریز کرنے والوں کو دھمکی

۱۳؛ اس سے گریز کرنے والے ۱۱؛ اسکی قدر و قیمت ۷؛ اسکے موانع ۱۱؛ اس میں بہانہ بنانے والوں کو دھمکی ۱۵؛

جہنم: اسکی آگ کی تمازت ۱۵، ۱۳؛ اسکی دھمکی ۱۳

حقائق: اخروی حقائق کے ادراک سے محروم لوگ ۱۹؛ اخروی حقائق کے درک کرنے کی اہمیت ۱۸

خدا تعالیٰ: اسکی دھمکیاں ۱۳؛ اسکی طرف سے مذمت ۵

دین: اسکی مخالفت پر خوش ہونا ۳

ذکر: اخروی سزاؤں کے ذکر کے آثار ۱۷

راہ خدا: اسکی قدر و قیمت ۷

غزوہ تبوک: اس سے گریز کرنے والوں کا خوش ہونا ۲؛ اس

سے گریز کرنے والے ۱؛ اس کا قصہ ۲، ۱، ۹، ۱۰؛ اسکی موسمی موقعیت ۱۰؛ غزوہ تبوک موسم گرما میں ۱۰؛ منافقین کا اس سے گریز کرنا ۱، ۲

قربانی دینا: جان کی قربانی دینے کا ناپسند کرنا ۸؛ مال کی قربانی دینے کا ناپسند کرنا ۸
کفر: قیامت کے بارے میں کفر ۱۶
گناہ: اسکے موانع ۱۷

گناہگار لوگ: خوش ہونے والے گناہگاروں کی سرزنش ۵

محمد (ص): آپ (ص) کی رسالت کے آثار ۳؛ آپکی (ص) مخالفت کر کے خوش ہونا ۳؛ آپکی (ص) مخالفت کے موانع ۱۷
منافقین: انکا جہاد سے گریز کرنا ۱۱؛ انکا کفر ۱۶؛ انکو دھمکی ۱۳؛

انکی آسائش پرستی ۱۲؛ انکی جہالت ۱۹؛ انکی جہالت کے آثار ۱۶؛ انکی صفات ۱۲، ۳؛ انکی محرومیت ۱۹؛ انکی مذمت ۵؛ انکی ناخوشی ۶؛ انکے جرائم ۹، ۱؛ صدر اسلام کے منافقین کا بہانہ بنانا ۱۱؛ صدر اسلام کے منافقین کا خوش ہونا ۲؛ صدر اسلام کے منافقین کا گریز کرنا ۹؛ یہ اور جہاد ۶؛ یہ اور غزوہ تبوک ۹؛ یہ اور مالی جہاد ۶؛ یہ اور موسم کی گرمی ۱۱؛

مومنین: انکا مطیع ہونا ۱۳؛ انکی صفات ۱۳

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۱۶

نفاق: اسکی نشانیاں ۸؛ اسکے آثار ۳

آیت ۸۲

﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾

اب یہ لوگ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ کہ یہی ان کے کئے کی جزا ہے۔

۱۔ جنگ میں شرکت نہ کرنے والے منافقین کی خوشحالی اور سرور آخرت میں ان کے عذاب اور گریہ وزاری کے مقابلے میں بہت معمولی اور زود گزر ہے۔ فلیضحکوا قلیلاً و لیبکوا کثیر

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "فلیضحکوا" دنیا کے مورد میں اور "ولیکوا" آخرت کے موارد میں ہو۔

۲۔ دنیا میں منافقین کی معمولی خوشی اور طویل رنج، ان کے اعمال کا نتیجہ اور ان کیلئے خدا تعالیٰ کی سزا۔
فلیضحکوا قليلاً و لیکوا کثیراً جزاء بما کانوا یکسبون

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "فلیضحکوا قليلاً و لیکوا کثیراً" میں رونا اور ہنسنا دونوں دنیا کے ساتھ مربوط ہوں۔

۳۔ دوزخ کی جلادینے والی آگ میں منافقین کا طویل گریہ۔ قل نار جہنم اشد ... و لیکوا کثیر

مندرجہ بالا نکتہ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے کہ "فلیضحکوا قليلاً و لیکوا کثیراً" گزشتہ آیت کے جملے "قل نار جہنم اشد حراً" پر متفرع ہو۔

۴۔ جہاد سے گریز کرنے والوں کو اپنی اس خلاف ورزی پر خوش نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس فریضے کے ترک کے تکلیف دہ رد عمل سے حزم اور غمگین ہونا چاہیے۔ فرح المخلفون ... فلیضحکوا قليلاً و لیکوا کثیر

۵۔ گناہکاروں کیلئے اخروی رنج و الم کے مقابلے میں دنیا کی خوشی بالکل معمولی ہے۔ فلیضحکوا قليلاً و لیکوا کثیر

۶۔ جہاد اور فرمان پیغمبر (ص) سے روگردانی اور سپاہ اسلام کی تشکیل میں رخنہ اندازی کرنا عظیم جرم ہے۔

خلاف رسول اللہ ... قالوا لا تنفروا ... قل نار جہنم ... جزاء بما کانوا یکسبون

۷۔ آتش جہنم کی شدید حرارت کی طرف توجہ انسان کے دنیا میں زیادہ رونے تھوڑا ہنسنے اور اپنے انجام سے خوفزدہ ہونے کا باعث بنتی ہے۔ قل نار جہنم اشد ... فلیضحکوا قليلاً و لیکوا کثیر

۸۔ گناہ پر اصرار کا لازمہ دوزخ کا عذاب اور طویل رنج و الم ہے۔ قل نار جہنم اشد ... جزاء بما کانوا یکسبون

"کانوا یکسبون" استمرار کا فائدہ دیتا ہے کیونکہ جب فعل مضارع کان اور اسکے نظائر کے ہمراہ ہو تو استمرار پر دلالت کرتا ہے۔

۹۔ قیامت میں کیفر الہی، خود انسان کے ناشائستہ اعمال کا نتیجہ ہے۔ ولیکوا کثیراً جزاء بما کانوا یکسبون

مندرجہ بالا نکتہ اس چیز سے حاصل ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے طویل گریہ اور رنج و الم کو منافقین و کفار کے طویل اور مسلسل گناہوں کی سزا قرار دیا ہے۔

انجام کی فکر: اسکے عوادل ۷

تزکیہ: اسکے عوادل ۷

جرائم: ان کے درجے ۶

جہاد: اس سے گریز کا جرم ۶؛ اس سے گریز کرنے والے اور خوشی و سرور ۳؛ اس سے گریز کرنے والے اور غم و اندوہ ۳؛

اس میں رخنہ اندازی کا جرم ۶

جہنم: اسکے اسباب ۸

خدا تعالیٰ: اسکی سزائیں ۲، ۹

خوشی و سرور: دنیوی سرور کا کم ہونا ۵ دنیوی سرور کو اعتدال پر لانے والے عوادل ۷

ذکر: آتش جہنم کے ذکر کے آثار ۷

رفتار و کردار: اسکے پائے ۷

رنج و الم: طویل رنج و الم کے اسباب ۸

عمل: اسکے آثار ۲؛ ناپسندیدہ عمل کے آثار ۹

کیفر: کیفر اخروی کے اسباب ۹

گریہ: پسندیدہ گریے کے عوادل ۷

گناہ: اس پر اصرار کے آثار ۸

گناہ گار لوگ: انکا اخروی رنج و الم ۵؛ انکی خوشی کا کم ہونا ۵

منافقین: انکا اخروی گریہ ۳، ۱؛ انکا طویل رنج و الم ۲؛ انکا طویل گریہ ۳؛ انکا ہنسنا ۱؛ انکی دنیوی سزا ۲؛ ان کے سرور کا کم ہونا

۱، ۲؛ منافقین جہاد سے گریز کرنے والے ۱؛ منافقین جہنم میں ۳

نافرمانی: حضرت محمد (ص) کی نافرمانی کا جرم ۶

آیت ۸۳

﴿ فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا إِنَّكُمْ رَضِيتُمْ بِالْمُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَافْعَلُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ﴾

اس کے بعد اگر خدا آپ کو ان کے کسی گروہ تک میدان سے واپس لائے اور یہ دوبارہ خروج کی اجازت طلب کریں تو آپ کہہ دیجئے تم لوگ کبھی میرے ساتھ نہیں نکل سکتے اور کسی دشمن سے جہاد نہیں کر سکتے تم نے پہلے ہی بیٹھے رہنا پسند کیا تھا تو اب بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

۱۔ خدا تعالیٰ کا خبر دینا کہ جنگ میں شرکت نہ کرنے والے منافقین آئندہ ہونے والی جنگوں میں شرکت کیلئے اجازت طلب کر سکتے ہیں۔ فان رجعتك الله الى طائفة منهم فاستئذنوك للخروج

۲۔ پیغمبر اکرم (ص) کا جنگ تبوک میں شرکت کرنا اور مجاہدین کے ہمراہ آپکا (ص) مدینہ سے نکلنا۔ فان رجعتك الله

۳۔ جنگ کی دشواریوں کے ختم ہو جانے کے بعد جہاد اور قربانی دینے کیلئے آمادگی کا اظہار کرنا منافقانہ خصلت ہے۔

فان رجعتك الله الى طائفة منهم فاستئذنوك للخروج

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کو منافقین کے چہرے کو افشا کر دینے اور جنگ تبوک کے بعد ان کے آپ (ص) کے ہمراہ کسی جنگ

میں قطعی شرکت نہ کرنے کا اعلان کرنے کا حکم۔ فقل لن تخرجوا معي ابداً ولن تقاتلوا معي

۵۔ خدا و پیغمبر اکرم (ص) کا جنگ سے گریز کرنے والے منافقین کو ہمیشہ کیلئے مسترد کر دینا۔ فقل لن تخرجوا معي ابد

۶۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے بعض منافقین کی بڑی ریاکاری کے ساتھ ترک جہاد کے خسارے اور اپنی سابقہ

رسوائی کے تدارک کی کوشش۔ فان رجعتك الله الى طائفة منهم فاستئذنوك

۷۔ دشمنان دین کا مقابلہ کرنے کیلئے منافقین کے، پیغمبر اکرم (ص) کی ہمراہی کرنے کی صلاحیت نہ رکھنے کا اعلان۔

فقل لن تخرجوا معي ابداً و لن تقاتلوا معي عدوا

۸۔ منافقت انسان کو راہ خدا میں جہاد کرنے اور الہی راہبر کا ساتھ دینے سے روکتی ہے۔

فقل لن تخرجوا معي ابداً و لن تقاتلوا معي عدوا

۹۔ پیغمبر اکرم (ص) اور راہبر الہی کی ہمراہی میں جنگ کرنے کی بڑی قدر و قیمت ہے۔

لن تخرجوا معي ابداً و لن تقاتلوا معي عدوا

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آیت شریفہ منافقین کی مذمت اور انہیں مسترد کرنے کے مقام میں ہے اور پھر اس مذمت اور مسترد کرنے کو ان کے رکاب پیغمبر (ص) میں جہاد کرنے سے محروم ہونے کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۱۰۔ پہلی مرتبہ جنگ میں شرکت نہ کر کے منافقین کا خوش ہونا اور احساس خوشحالی کرنا ان کے خدا و رسول کی طرف سے ہمیشہ کیلئے مسترد ہو جانے اور ہمیشہ کیلئے جہاد میں شرکت سے محروم ہو جانے کا سبب بنا۔

لن تخرجوا ... و لن تقاتلوا معي عدواً انکم رضیتم بالقعود اول مرة

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "لن تخرجوا" اور "لن تقاتلوا" مقام انشاء میں اور منافقین کو مسترد کرنے کیلئے ہوں اور یہ جملہ "انکم رضیتم..." انکی علت ہو۔

۱۱۔ انسان کے بعض پہلے اعمال و مواقف کا اس کے آئندہ کے اعمال و مواقف میں بنیادی کردار۔

لن تخرجوا معي ... انکم رضیتم بالقعود اول مرة

"اول مرة" کی تصریح انسان کے پہلے اعمال کے اس کے آئندہ کے اعمال میں نقش و کردار کو واضح کرتی ہے۔

۱۲۔ مسلمانوں کا جنگ میں شرکت کرنا اور نہ کرنا پیغمبر اکرم (ص) کی اجازت پر موقوف ہے۔ فاستئذ نوك

منافقین کا اجازت طلب کرنا بتاتا ہے کہ وہ لوگ اپنے آپ کو اسلامی معاشرے کے افراد ہونے کی حیثیت سے آئندہ کی جنگوں میں شرکت کو پیغمبر (ص) کی اجازت پر موقوف سمجھتے تھے۔

۱۳۔ جنگ میں شرکت کرنا اور نہ کرنا اسلامی معاشرے کے راہبر کی اجازت پر موقوف ہے۔

فاستئذ نوك

۱۳۔ جنگ تبوک میں منافقین کا پہلی دفعہ جہاد سے گریز کرنا۔* رضیتم بالقعود اول مرة

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ جنگ تبوک سے گریز منافقین کا پہلا گریز ہو اور "اول مرة" اسی پر دلالت کر رہا ہے۔

۱۵۔ خدا و پیغمبر اکرم (ص) کی طرف سے جنگ سے گریز کرنے والے منافقین کی تحقیر۔ فاقعدوا مع الخالفین
ہو سکتا ہے "خالفین" سے مراد وہ لوگ ہوں جو عجز و ناتوانی کی وجہ سے جنگ میں شرکت نہیں کر سکتے تھے۔

۱۶۔ بعض لوگوں (عورتیں، بوڑھے، معذور اور...) کا جنگ میں شرکت کرنے سے معاف ہونا۔

فاقعدوا مع الخالفین

ہو سکتا ہے "خالفین" سے مراد وہ لوگ ہوں جو جائز طریقے سے اور عاجز ہونے کی وجہ سے جنگ میں شرکت سے معاف
ہیں۔

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱۳، ۶، ۲

اقدار: ۹

انسان: اسکی عاقبت ۱۱

ایثار: اس کا دعویٰ ۳

بوڑھے: بوڑھے اور جہاد ۱۶

جنگ: اسکی اجازت ۱۳؛ اسکے احکام ۱۳؛ اسے ترک کرنا ۱۳

جہاد: اس سے گریز کرنے کے عوامل ۸؛ اس سے گریز کرنے والوں کو مسترد کرنا ۵؛ اس سے گریز کرنے والوں کی تحقیر

۱۵؛ اس سے محروم لوگ ۱۰؛ اس سے معذور لوگ ۱۶؛ اسکی اجازت ۱۲؛ اسکے احکام ۱۶، ۱۲؛ اسے ترک کرنے کی

اجازت ۱۲

خدا تعالیٰ: اسکی طرف سے مذمت ۱۵

دینی راہنما: انکا کردار ۱۳، ۱۲؛ انکی ہمراہی کرنے کے موانع ۸؛ ان کے اختیارات ۱۳؛ انکے ہمراہ جنگ کرنے کی قدر و قیمت

۹

عاقبت: اس میں مؤثر عوامل ۱۱

عمل:

اسکے آثار ۱۱

عورت: عورت اور جہاد ۱۶

غزوہ تبوک: اس سے گریز کرنے والوں کا پہلا گریز ۱۳; اس سے گریز کرنے والوں کی کوشش ۶; اس کا قصہ ۱۳، ۲; اس میں حضرت محمد (ص) ۲; منافقین اس کے بعد ۳

فوجی تیاری: اس کا دعویٰ ۳

قرآن کریم: اسکی پیشین گوئیاں ۱

محمد (ص): آپ (ص) اور منافقین ۵; آپ (ص) اور منافقین کو افشا کرنا ۳; آپکی (ص) ذمہ داری ۳; آپکی (ص) طرف سے مذمت ۱۵; آپکے (ص) اختیارات ۱۲; آپکے (ص) ہمراہ جنگ لڑنے کی قدر و قیمت ۹

معذور لوگ: یہ اور جہاد ۱۶

منافقت: اسکے آثار ۸

منافقین: انکا حضرت محمد (ص) سے اجازت طلب کرنا ۱; انکا گریز کرنا ۱۳; انکی کوشش ۶; انکی صفات ۳; انکی محرومیت کے اسباب ۱۰; ان کے بے صلاحیت ہونے کا اعلان ۴; ان کے دعوے ۳; انہیں مسترد کرنا ۵; انہیں مسترد کرنے کے اسباب ۱۰; جنگ سے گریز کرنے والے منافقین کی خوشی کے آثار ۱۰; صدر اسلام کے منافقین اور جہاد ۳; صدر اسلام کے منافقین کی ریاکاری ۶; گریز کرنے والے منافقین اور جنگ ۱; گریز کرنے والے منافقین اور دشمنان دین کا مقابلہ ۴

موقف اپنانا: ۱۵، ۱۳، ۱۶ اسکے آثار ۱۱

آیت ۸۳

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّتَّ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَآ ثُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ﴾

اور خبردار ان میں سے کوئی مر بھی جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھئے گا اور اس کی قبر پر کھڑے بھی نہ ہوئے کہ ان لوگوں نے خدا اور رسول کا انکار کیا ہے اور حالت فسق میں دنیا سے گذر گئے ہیں۔

۱۔ جنگ تبوک کے بعد پیغمبر اکرم (ص) کو ہمیشہ کیلئے منافقین کیلئے دعا کرنے اور ان پر نماز جنازہ پڑھنے سے

ممانعت_ولا تصل علی احد منهم مات ابدًا

۲_ جنگ تبوک سے پہلے تک پیغمبر اکرم (ص) کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے اور انکی قبر پر جانے سے ممانعت نہ ہونا۔

ولا تصل علی احد منهم مات

آیات کے سیاق کو دیکھتے ہوئے کہ یہ جنگ تبوک کے بعد نازل ہوئیں مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۳_ خدا تعالیٰ اسلامی معاشرے میں منافقین کی رسوائی اور ذلت و خواری چاہتا ہے حتیٰ کہ ان کے مرنے کے بعد بھی۔

ولا تصل علی احد منهم مات ابدًا ولا تقم علی قبره

۳_ پیغمبر اکرم (ص) کو منافقین کی قبروں پر حاضر ہونے اور ان کیلئے دعا و استغفار کرنے کی ممانعت_ولا تقم علی قبره

۵_ پیغمبر اکرم (ص) کے زمانے میں مسلمان میت کیلئے نماز و دعا کرنے اور اسکی قبر پر حاضر ہونے کی سنت کا وجود۔

ولا تصل... ولا تقم علی قبره

۶_ پیغمبر (ص) کا مومنین کی قبروں پر حاضر ہونا اور ان کیلئے دعا و استغفار کرنا۔ ولا تصل... ولا تقم علی قبره

خدا تعالیٰ کا پیغمبر (ص) کو منافقین کی قبروں پر جانے سے منع کرنا بتاتا ہے کہ پیغمبر (ص) مسلمانوں کی قبروں پر جایا کرتے تھے۔

۷_ مومنین کی قبروں پر جانے اور ان کیلئے دعا و استغفار کرنے کا جائز اور پسندیدہ ہونا۔ ولا تصل... ولا تقم علی قبره

آیت میں نہی صرف منافقین کے بارے میں ہے اور اس سے پتا چلتا ہے کہ مومنین کے مزاروں پر جانا اور ان کیلئے دعا کرنا جائز بلکہ پسندیدہ ہے۔

۸_ پیغمبر اکرم (ص) اور اسلامی معاشرے کے رہبر کو منافقین اور معاشرے کے غلط عناصر کے مقابلے میں واضح اور

قطعی موقف اختیار کرنے کا حکم۔ ولا تصل علی احد منهم مات ابدًا ولا تقم علی قبره

۹_ منافقین پر نماز جنازہ پڑھنا اور انکی قبروں پر جانا حرام ہے۔ ولا تصل علی احد منهم

۱۰_ منافقین کے چہروں کا افشاء کرنا اور انکے خلاف سخت موقف اختیار کرنا ان کے جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے کا

نتیجہ تھا۔ ولا تصل علی احد منهم

۱۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے منافقین کے کفر کا واضح حکم۔
انہم کفروا باللہ و رسولہ

۱۲۔ منافقت اور فرمان پیغمبر (ص) کی خلاف ورزی کرنا خدا و رسول کے ساتھ کفر کے مترادف ہے۔
فرج المخلفون ... انہم کفروا باللہ و رسولہ

۱۳۔ منافقت، کفر اور حالت فسق میں مرجانا، نماز اور مومنین کی دعاؤں کے فیض سے محروم ہو جانے کا سبب ہے۔
و لا تصل ... انہم کفروا باللہ و رسولہ و ماتوا و ہم فاسقون

۱۳۔ منافقین، فاسق اور حق سے منحرف ہیں۔ انہم کفروا ... فاسقون

۱۵۔ راہ حق سے منحرف ہونا اور حالت فسق میں مرجانا، منافقین کا برا انجام ہے۔ و ماتوا و ہم فاسقون

۱۶۔ نفاق و فسق اور کفر کے درمیان گہرا تعلق۔ انہم کفروا ... فاسقون

۱۷۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین کو مکمل طور پر مسترد کرنے کا حکم، انکے اپنے اعمال اور نظریات کا نتیجہ ہے۔
لا تصل ... انہم کفروا ... و ماتوا و ہم فاسقون

۱۸۔ امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے: "کان رسول اللہ (ص) اذا صلی علی میّت ... کبّر الرّابعة ودعا للمیّت ... فلما نھاہ اللہ عزوجل عن الصلاة علی المنافقین ... کبّر الرّابعة وانصرف ولم یدع للمیّت؛ پیغمبر (ص) جب بھی کسی میت پر نماز پڑھتے تو چوتھی تکبیر کے بعد میت کیلئے دعا کرتے ... اور خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین پر نماز پڑھنے کی ممانعت کے بعد ... چوتھی تکبیر کے بعد نماز ختم کر دیتے اور میت کیلئے دعا نہ فرماتے۔^(۱)

احکام: ۹

اہل قبور: انکی زیارت کا جائز ہونا؛ صدر اسلام میں اہل قبور کی زیارت ۵

حرام کام: ۹

خدا تعالیٰ: اسکی خواہش ۳؛ اسکی نہی ۱؛ لس کے احکام ۱۱؛ اسکے اوامر ۱۷

دینی راہنما: انکی ذمہ داری ۸؛ یہ اور منافقین ۸

(۱) کافی ج ۳ ص ۱۸۱ ح ۳۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۵۰ ح ۲۶۲۔

روایت: ۱۸

سننیں: اچھی سننیں ۷؛ صدر اسلام کی سننیں ۵

غزوہ تبوک: اس سے پہلے منافقین کے احکام ۲؛ اس سے گریز کرنے والوں کا کفر ۱۱؛ اس سے گریز کرنے والے ۱۰؛ اسکے بعد منافقین کے احکام ۱

فاسق لوگ: ۱۳

فسق: اسکے آثار ۱۳

کفر: اسکے آثار ۱۳؛ حضرت محمد (ص) کے ساتھ کفر ۱۲؛ خدا کے ساتھ کفر ۱۲؛ کفر کے اسباب ۱۲؛ کفر و فسق ۱۶؛ کفر و نفاق ۱۶

محمد (ص): آپ اور اہل قبور کی زیارت ۶؛ آپ اور منافقین ۸؛ آپ اور منافقین پر دعا ۳؛ آپ اور منافقین پر نماز ۱۸، ۲، ۱؛ آپ اور منافقین کیلئے استغفار ۳؛ آپ کا استغفار ۶؛ آپ کی دعا ۶؛ آپ کی ذمہ داری ۸؛ آپ کی سیرت ۶؛ آپ کی شرعی ذمہ داری ۱، ۳، ۲؛ مردہ: اس کیلئے استغفار ۷؛ اس کیلئے دعا ۷

منافقین: ان پر دعا کی ممانعت ۱؛ ان پر نماز کی ممانعت ۱؛ انکا انحراف ۱۳، ۱۵؛ انکا برا انجام ۱۵؛ انکا فسق ۱۳؛ انکی ذلت ۳؛ انکی رسوائی ۳؛ انکی قبور کی زیارت ۳، ۲، ۹؛ ان کی موت ۱۵؛ انکے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے ۱۰، ۸؛ ان کے عقیدہ کے آثار ۱۷؛ ان کے عمل کے آثار ۱۷؛ ان کے گریز کے آثار ۱۰؛ انہیں افشاء کرنا ۱۰؛ انہیں مسترد کرنا ۱۷؛ صدر اسلام کے منافقین ۱۱

موت: فسق کی حالت میں موت ۱۵، ۱۳

منحرف لوگ: ۱۳

مومنین: انکی دعا سے محرومیت کے عوامل ۱۳؛ ان کیلئے استغفار ۶؛ ان کیلئے دعا ۶

نفاق: اسکے آثار ۱۳، ۱۲؛ نفاق و فسق ۱۶

نافرمانی: حضرت محمد (ص) کی نافرمانی کے اثرات ۱۲

نماز: اس سے محرومیت کے عوامل ۱۳؛ نماز میت صدر اسلام میں ۵؛ نماز میت کے احکام ۹

آیت ۸۵

﴿وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ﴾

اور ان کے اموال و اولاد آپ کو بھلے نہ معلوم ہوں خدا ان کے ذریعہ ان پر دنیا میں عذاب کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ کفر کی حالت میں ان کا دم نکل جائے۔

۱۔ عصر پیغمبر اکرم (ص) کے منافقین کے پاس فراوان مال و اولاد، مادی وسائل اور اجتماعی آسائش تھیں۔
و لا تعجبك اموالهم و اولادهم

۲۔ انسان کے پاس فراوان مال و اولاد کا ہونا اس کے خدا تعالیٰ کے نزدیک سعادت مند اور محبوب ہونے کی علامت نہیں ہے۔
و لا تعجبك اموالهم و اولادهم

۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین کی دنیاوی آسائشوں سے تعجب کرنے سے نہیں۔ و لا تعجبك اموالهم و اولادهم

۳۔ مومنین کے دوسروں کے کثیر مادی وسائل میں جذب ہونے کا خطرہ۔ و لا تعجبك اموالهم و اولادهم
"لا تعجبك" کا خطاب ہو سکتا ہے پیغمبر (ص) کو ہو اور ہو سکتا ہے ایک ایک مومن کو ہو مندرجہ بالا نکتہ دوسرے احتمال کی بنیاد پر ہے۔

۵۔ مال و اولاد، دنیاوی زندگی کے دو پرکشش عنصر ہیں۔ اموالهم و اولادهم

خدا تعالیٰ نے مادی وسائل میں سے صرف مال و اولاد کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ پیغمبر اکرم (ص) کو منافقین کے مادی وسائل اور اجتماعی آسائشوں سے تعجب۔
و لا تصل ... و لا تعجبك اموالهم و اولادهم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "لا تعجبك"

کا خطاب پیغمبر (ص) کو ہو۔

۷۔ عصر پیغمبر (ص) کے مومنین کے پاس منافقین کے مقابلے میں مالی اور معاشرتی وسائل کی کمی۔
و لا تعجبك اموالهم و اولادهم

منافقین کے اجتماعی وسائل اور آسائشوں پر تعجب اس بات کی علامت ہے کہ ان کے مقابلے میں مومنین کے پاس یہ وسائل کم تھے۔

۸۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین کو فراوان دنیاوی وسائل کا فراہم کرنا دنیا میں صرف ان کے عذاب اور مشکلات کا سبب ہے۔ انما یرید اللہ ان یعذبہم بھا فی الدنیا

۹۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین کو دنیا میں عذاب دینے کا ارادہ، انہیں فراوان مال و اولاد اور ظاہری نعمتیں عطا کرنے کی صورت میں عملی ہوتا ہے۔ انما یرید اللہ ان یعذبہم بہ

۱۰۔ مال و اولاد کی کثرت، بے ایمان لوگوں کیلئے رنج و الم کا سبب ہے۔ ان یعذبہم بہ

۱۱۔ موت کے وقت منافقین کی سختی کے ساتھ جان کنی۔ و تزہق انفسہم

"زہوق" کا معنی ہے سختی کے ساتھ خارج ہونا۔

۱۲۔ موت کے وقت مال و اولاد کے چھوڑنے پر منافقین کی حسرت۔ ان یعذبہم ... و تزہق انفسہم

"زہوق" کا معنی ہے کسی چیز سے ایسی جدائی کہ جسکے ہمراہ حسرت اور تأسف ہو (مفردات راغب)

۱۳۔ منافقین، ایمان کے اظہار کے باوجود حالت کفر میں مرتے ہیں۔ و تزہق انفسہم و ہم کافرون

۱۴۔ منافقین کا کثیر مال و اولاد، موت کے وقت انکے کفر کی طرف مائل ہونے کا سبب بنتا ہے۔

و تزہق انفسہم و ہم کافرون

۱۵۔ منافقین کے مال و اولاد کی کثرت، عذاب الہی کا ایک پرتو اور دشواری و حسرت کے ساتھ انکی جان کنی کا سبب بنتا

ہے۔ ان یعذبہم ... و تزہق انفسہم و ہم کافرون

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ہو سکتا ہے "تزہق انفسہم" کا "ان یعذبہم" پر عطف تفسیری ہو، مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۱۶۔ اچھا انجام اور زندگی کے آخری لمحات تک ایمان کا محفوظ رہنا بہت اہم اور قابل توجہ چیز ہے۔

و تزہق انفسہم و ہم کافرون

اس بات سے کہ کفر کی حالت میں مرنا منافقین کے عذاب کے طور پر ذکر کیا گیا ہے، موت کے

وقت ایمان کی اہمیت اور قدر و قیمت ظاہر ہوتی ہے۔

۱۷۔ موت، روح کے بدن سے جدا ہونے کا نام ہے نہ فنا ہو جانے کا۔ و تزہق انفسہم

"زہوق" کا معنی ہے خارج ہونا اور باہر نکلنا نہ فنا ہو جانا۔

۱۸۔ امور کی قدر و قیمت کا اندازہ کرتے وقت انکے انجام کی طرف توجہ ضروری ہے۔

و لا تعجبك ... و تزہق انفسہم و ہم کافرون

مندرجہ بالا نکتہ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے حاصل ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہی "لا تعجبك" کی علت بیان کرتے وقت

منافقین کے انجام کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

انجام: نیک انجام کی اہمیت ۱۶

اولاد: اس کا نقش و کردار ۱۰؛ اسکی کثرت کے آثار ۲

ایمان: اسکے حفظ کی اہمیت ۱۶؛ بے ایمان لوگوں کے رنج کا پیش خیمہ ۱۰

تمایلات: اولاد کی طرف تمایل ۵؛ دنیاوی تمایلات کا پیش خیمہ ۵؛ مال کی طرف تمایل ۵

ثروت: اس کا کردار ۲؛ اسکے آثار ۱۰، ۸

خدا تعالیٰ: اسکی نہی ۳؛ اسکے ارادہ کا عملی ہونا ۹؛ اسکے عذاب ۸ خدا تعالیٰ کے محبوب لوگ ۲

ذکر: امور کے انجام کا ذکر کرنا ۱۸

روح: اسکی بقاء ۱۷؛ اسکی جدائی ۱۷

سعادت: اسکی علامتیں ۲

عذاب: دنیوی عذاب کا ذریعہ ۱۵، ۹، ۸؛ عذاب، اولاد کے ذریعہ ۹؛ عذاب، ثروت کے ذریعہ ۹؛ عذاب، نعمتوں کے ذریعہ ۹

قیمت گزاری: اس کا معیار ۱۸

کفر: اسکے عوادل ۱۳

مادی وسائل: انکا پرکشش ہونا ۳

مجبوریت: اسکی علامتیں ۲

محمد (ص): آپ (ص) اور منافقین ۶; آپکا (ص) تعجب ۶

منافقین: انکا انجام ۱۵; انکا دعویٰ ۱۳; انکا دنیاوی عذاب ۸، ۹; انکا کفر ۱۳، ۱۵; انکی آسائش سے تعجب ۶، ۳; انکی اولاد کی کثرت ۱۵، ۱۳، ۱۰; انکی حسرت ۱۲، ۱۵; انکی دولت کے آثار ۱۳، ۱۵; انکی سختی کے ساتھ جان کنی ۱۱، ۱۵; انکی موت ۱۳; ان کے مادی وسائل ۸; ان کے مادی وسائل کے آثار ۱۳، ۱۵;

صدر اسلام کے منافقین کی آسائش ۷; صدر اسلام کے منافقین کی اجتماعی حیثیت ۷، ۶، ۱; صدر اسلام کے منافقین کی اولاد ۱; صدر اسلام کے منافقین کی ثروت ۱; صدر اسلام کے منافقین کے مادی وسائل ۱; منافقین موت کے وقت ۱۱، ۱۲، ۱۳; یہ اور ایمان ۱۳

مؤمنین: ان کے تمایلات ۳; صدر اسلام کے مؤمنین کی اجتماعی حیثیت ۷; صدر اسلام کے مؤمنین کی مالی کمزوری ۷
موت: اسکی حقیقت ۱۷; کفر کے ساتھ موت ۱۳; کفر کے ساتھ موت کا پیش خیمہ ۱۳
نعمت: دھوکہ دینے والی نعمت ۹

آیت ۸۶

﴿وَإِذَا أَنْزَلْتُ سُورَةً أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذِنَكَ أُولُؤ الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُنْ مَعَ الْقَاعِدِينَ﴾

اور جب کوئی سورہ نازل ہوتا ہے کہ اللہ پر ایمان لے آؤ اور رسول کے ساتھ جہاد کرو تو انھیں کے صاحبان حیثیت آپ سے اجازت طلب کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسمیں انھیں بیٹھنے والوں کے ساتھ چھوڑ دیجئے۔
۱۔ "سورت" خدا تعالیٰ کا منتخب کردہ اور عصر پیغمبر (ص) میں معروف عنوان۔

و اذا انزلت سورة

۲۔ ایمان کا لازمہ ہے جہاد اور اقدار الہی کے عملی ہونے کیلئے مبارزت۔ ء امنوا باللہ و جاهدو

۳۔ امور جنگ کی باگ ڈور اور اس میں شرکت و عدم شرکت کی اجازت پیغمبر اکرم (ص) کے اختیار میں ہے۔
جاہدوا مع رسولہ استئذنک

۳۔ جنگی امور کی باگ ڈور اور اس میں شرکت و عدم شرکت اسلامی معاشرہ کے رہبر کے اختیار میں ہے۔
جاہدوا مع رسولہ استئذنک

۵۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جہاد کا حکم آتے ہی تو انگریز منافقین کا جنگ میں شرکت نہ کرنے کیلئے پیغمبر اکرم (ص) سے رخصت طلب کرنا۔ ان آمنوا باللہ و جاهدوا مع رسولہ استئذنک

۶۔ پیغمبر اکرم (ص) کا جنگوں میں مومنین کے ہمراہ اور ان سے آگے بڑھ کے شرکت کرنا۔ جاهدوا مع رسولہ

۷۔ عصر پیغمبر (ص) کے منافقین کے درمیان ثروت مند اور قدرتمند افراد کا وجود۔ استئذنک اولو الطول منہم

۸۔ قدرت و ثروت، منافقین کی آسائش طلبی اور جہاد سے گریز کا پیش خیمہ بنے۔ استئذنک اولو الطول منہم

۹۔ فراوان ثروت؛ انسان کے عافیت طلب کرنے، ذلت و خواری کے قبول کرنے اور فریضہ جہاد کے ترک کا پیش خیمہ ہے۔ و اذا انزلت سورة ... و جاهدوا مع رسولہ استئذنک اولو الطول منہم

۱۰۔ قدرت و طاقت کے باوجود جہاد سے گریز کرنا منافقت کی علامت ہے۔ استئذنک اولو الطول منہم

۱۱۔ تو انگریز و ثروت مند منافقین کی نظر میں جہاد اور پیغمبر (ص) کی ہمراہی والے افتخار پر ترک جنگ (عاجز و ناتوان افراد کی ہمنشینی) کا ترجیح رکھنا۔ و قالوا ذرنا نحن مع القاعدین

۱۲۔ ثروت مند منافقین کا جہاد میں شرکت نہ کرنے کیلئے ذلت و خواری کو برداشت کرنا۔ و قالوا ذرنا نحن مع القاعدین

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۵

ایمان: خدا پر ایمان کے آثار ۲

ثروت: اسکے آثار ۸، ۹

جنگ: اسکی اجازت ۳؛ اسکے احکام ۳، اسکے ترک کی اجازت ۳

جہاد: اس سے گریز کرنا ۱۰؛ اس سے گریز کرنے کا پیش خیمہ ۸؛ اس سے گریز کے عوائل ۹؛ اس کا پیش خیمہ ۲؛ اسکی اجازت

۳؛ اسے ترک کرنے کی اجازت ۳، ۵

دینی رہبر: اس کا دائرہ اختیارات ۳

ذلت: اس کے عوائل ۹

رہبر: اسکے اختیارات ۳

سورہ: اس کے عنوان کا انتخاب ۱؛ اصطلاح سورہ ۱؛ سورہ صدر اسلام میں ۱

شرعی ذمہ داری: اسکے ترک کے عوائل ۹

عافیت طلبی: اس کا پیش خیمہ ۸، ۹

محمد (ص): آپ (ص) اور مومنین ۶؛ آپکا (ص) پیش قدم ہونا ۶؛ آپکا (ص) جہاد ۶؛ آپکا (ص) دائرہ اختیار ۳؛ آپکی (ص)

جہاد میں شرکت ۶؛ آپ کے (ص) اختیارات ۳

منافقت: اسکی نشانیاں ۱۰

منافقین: انکا پیغمبر (ص) سے اجازت طلب کرنا ۵؛ ان کی ثروت ۸؛ انکی ذلت ۱۲؛ انکی عافیت طلبی ۸؛ ثروتمند منافقین

۵، ۷، ۱۱؛ صدر اسلام کے منافقین ۷؛ صدر اسلام کے منافقین کی سوچ ۱۱؛ یہ اور جہاد ۱۱، ۱۲، ۸؛ یہ اور حضرت محمد (ص)

آیت ۸۷

﴿رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ﴾

یہ اس بات پر راضی ہیں کہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہ جائیں۔ ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے اب یہ کچھ سمجھنے والے نہیں ہیں۔

۱۔ منافقین کا جہاد میں شرکت نہ کر کے اور ناتوان اور خانہ نشینوں کے ساتھ رہ کے خوش اور شادمان ہونا۔
رضوا بان یكونوا مع الخوالف

۲۔ جہاد سے گریز کرنے والے منافقوں کی خدا کی جانب سے سرزنش اور تحقیر۔ رضوا بان یكونوا مع الخوالف

۳۔ جہاد سے گریز اور فرار کرنا بزدلی کی علامت اور مردانگی سے دور ہے۔ رضوا بان یكونوا مع الخوالف

آیت شریفہ ڈانٹ ڈپٹ پر مشتمل ہے اور خدا تعالیٰ نے منافقین کی اسلئے مذمت فرمائی ہے کہ انہوں نے عورتوں اور گھروں میں بیٹھنے والوں کی ہمنشینی کو قبول کیا۔

۳۔ جہاد سے ذلت پذیر طریقے سے گریز کرنے والے منافقین کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہیں۔
رضوا بان یكونوا مع الخوالف وطبع علی قلوبہم

۵۔ غلط کام کرنے اور فرامین الہی سے روگردانی کرنے کے نتیجے میں انسان کے دل پر مہر لگ جاتی ہے اور وہ دقیق حقائق کے درک کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔ رضوا بان یكونوا مع الخوالف و طبع علی قلوبہم

۶۔ منافقین دقیق معارف الہی کے ادراک سے محروم ہیں۔ و طبع علی قلوبہم فہم لا یفقیہون

۷۔ منافقین کا اپنے قبیح نظریات و اعمال نیز راہ خدا میں جہاد کی قدر و قیمت کے ادراک سے عاجز ہونا۔
و طبع ... فہم لایفقہون

۸۔ منافق، حق کو قبول نہ کرنے کی خصلت رکھتا ہے۔ و طبع علی قلوبہم فہم لایفقہون
جہاد: اس سے گریز کرنا ۳؛ اس سے گریز کرنے والوں کی مذمت ۲؛ اس سے گریز کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگنا ۳؛ اسکی
قدر و قیمت ۷؛ اسے ترک کر کے خوش ہونا ۱؛

حقائق: ان سے محروم ہونا ۵
خدا تعالیٰ: اسکی طرف سے مذمت ۲
دل: اس پر مہر لگ جانے کا سبب ۵
دین: اس کے ادراک سے محروم لوگ ۶
عمل: ناپسندیدہ عمل کے آثار ۵
کم حوصلہ ہونا: اسکی نشانیاں ۳
منافقین: انکا حق کو قبول نہ کرنا ۸؛ انکا خوش ہونا ۱؛ انکا راضی ہونا ۱؛ انکا عاجز ہونا ۷؛ انکا موقف اپنا نا ۷؛ انکا ناپسندیدہ
عمل ۷؛ انکی ذلت ۳؛ انکی صفات ۸؛ ان کی محرومیت ۶؛ ان کی مذمت ۲؛ انکے دلوں پر مہر کا لگنا ۳؛ منافقین اور جہاد ۷، ۱؛
منافقین اور درک حقائق ۷؛
نافرمانی: خدا تعالیٰ کی نافرمانی کے آثار ۵
ناجوانمردی: اسکی علامات ۳

﴿لَكِنَّ الرِّسُولَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

لیکن رسول اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں نے راہ خدا میں اپنے جان و مال سے جہاد کیا ہے اور انہیں کے لئے نیکیاں ہیں اور وہی فلاح یافتہ اور کامیاب ہیں۔

۱۔ پیغمبر اکرم (ص) اور سچے مومنین (منافقین کے ذلت کو قبول کرنے اور جہاد سے گریز کرنے کے باوجود) اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرتے ہیں۔ لکن الرسول و الذین آمنوا معہ جاهدوا باموالہم و انفسہم

۲۔ پیغمبر اکرم (ص) کا جان و مال کے ساتھ جہاد میں پیش پیش ہونا۔ لکن الرسول ... جاهدوا باموالہم و انفسہم

۳۔ اقدار کی پابندی اور ان پر عمل کے سلسلے میں اسلامی معاشرے کے رہبر کا پیش پیش ہونا ضروری ہے۔
لکن الرسول و الذین آمنوا معہ

۴۔ جہاد کے معاملے میں منافقین کی سستی اور ان کے اس سے گریز کرنے کا پیغمبر (ص) اور سچے مومنین کے مضبوط اور محکم ارادے پر کوئی اثر نہ ہونا۔ رضوا ... لکن الرسول ... جاهدوا

۵۔ پیغمبر اکرم (ص) اور سچے مومنین کے جہاد کا سرچشمہ انکا اسکی قدر و قیمت کا صحیح ادراک اور گہری سوچ ہے۔
فہم لایفقہون۔ لکن الرسول و الذین آمنوا معہ جاهدوا

(رضوا ... فہم لایفقہون) کو مد نظر رکھتے ہوئے مقصود یہ ہے کہ منافقین چونکہ نہیں سمجھتے لہذا جنگ سے گریز کرتے ہیں اور مومنین اپنے گہرے ادراک کی بناء پر میدان کارزار کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں۔

۶۔ جنگ تبوک، مجاہدین اور سچے مومنین کے منافقین سے ممتاز ہونے کا ایک عامل۔

رضوا بان یکونوا مع الخوالف ... لکن الرسول ... جاهدوا

(جاہدوا) فعل ماضی اس جنگ کی روداد بیان کر رہا ہے جسے مسلمان گزار چکے ہیں اور مفسرین

نے اسے جنگ تبوک قرار دیا ہے اور خدا تعالیٰ اس جنگ کے بعد منافقین کو افشا کر رہا ہے۔

۷۔ جان و مال کے ساتھ جہاد، سچے ایمان کا لازمہ ہے۔ لکن الرسول و الذین آمنوا معہ جاهدوا باموالہم و انفسہم مندرجہ بالا مطلب اس چیز سے حاصل ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مومنین کی جہاد کرنے کی وجہ سے ستائش کی ہے اور منافقین کی جہاد سے گریز کرنے کی وجہ سے مذمت کی ہے۔

۸۔ مال کے ساتھ جہاد کی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی جان کے ساتھ جہاد کی ہے۔ جاهدوا باموالہم و انفسہم

۹۔ سچے مومنین اور مجاہدین دنیا و آخرت کی سب اچھائیوں اور خیرات سے بہرہ مند ہیں۔ واولئک لہم الخیرات کلمہ "الخیرات" جمع معرف باللام اور مفید استغراق ہے۔

۱۰۔ ایمان اور جہاد انسان کو سب اچھائیوں و خیرات اور اقدار کی ضمانت دیتا ہے۔

آمنوا معہ جاهدوا... واولئک لہم الخیرات

۱۱۔ خیرات اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں تک رسائی کیلئے ایمان اور عمل ضروری ہے۔ آمنوا معہ جاهدوا... و اولئک لہم الخیرات

۱۲۔ واقعی کامیابی صرف پیغمبر (ص) اور سچے اور مجاہد مومنین کے شایان شان ہے۔ واولئک ہم المفلحون

۱۳۔ منافقین کا خیر اور واقعی کامیابی سے محروم ہونا۔

رضوا بان یكونوا... لکن الرسول... جاهدوا... و اولئک لہم الخیرات و اولئک ہم المفلحون

۱۳۔ واقعی کامیابی و کامرانی، ایمان و جہاد کے سائے میں ہے نہ ترک جہاد اور آرام طلبی میں۔

رضوا بان یكونوا مع الخوالف... لکن الرسول... جاهدوا... و اولئک ہم المفلحون

"فلاح" کا معنی ہے "کمال مطلوب" کا حاصل کر لینا (مفردات راغب)

۱۵۔ بہشت کی حوریں مجاہد اور ایثار کرنے والے مومنین کے شایان شان ہیں۔ و اولئک لہم الخیرات

سورہ رحمان کی آیت نمبر ۷۰ (فیہن خیرات حسان) کو دیکھتے ہوئے ہو سکتا ہے "الخیرات" سے مراد بہشت کی حوریں ہوں۔

آنحضرت (ص): آپ (ص) کا جہاد ۱، ۲؛ آپ (ص) کا قوی حوصلہ ۳؛ آپ (ص) کا مالی جہاد ۱، ۲؛ آپ (ص) کی بینش ۵؛ آپ

(ص) کی پیش قدمی ۲؛ آپ (ص) کی کامیابی ۱۲؛ آپ (ص) کے جہاد کا سرچشمہ ۵

ایمان: اسکے آثار ۱۳، ۱۰، ۷؛ ایمان اور عمل ۱۱

بہشت: اسکی حوریں ۱۵؛ اسکی نعمتیں ۱۵

جہاد: اسکا پیش خیمہ ۷؛ اسکی قدر و قیمت ۵؛ اسکے آثار ۱۰، ۱۳؛ مالی جہاد کا سرچشمہ ۷؛ مالی جہاد کی اہمیت ۸

خیر: اس سے محروم لوگ ۱۳؛ اسکا حاصل کرنا ۱۱؛ اس کا پیش خیمہ ۱۰

دینی راہنما: ان کے پیش قدم ہونے کی اہمیت ۳

غزوہ تبوک: اس کا قصہ ۶؛ اسکے آثار ۶

کامیاب لوگ: ۱۲ کامیابی: اس سے محروم لوگ ۱۳؛ اس کا پیش خیمہ ۱۳

مجاہدین: ۱۱ انکی اخروی بھلائی ۹؛ انکی اخروی پاداش ۱۵؛ انکی دنیوی بھلائی ۹؛ انکی کامیابی ۱۲

منافقین: انکا جہاد سے گریز کرنا ۳؛ انکی ذلت ۱؛ انکی سستی ۳؛ انکی محرومیت ۱۳؛ صدر اسلام کے منافقین کی تشخیص کا ذریعہ ۶

مومنین: انکا جہاد ۱؛ انکا قوی حوصلہ ۳؛ انکا مالی جہاد ۱؛ انکی اخروی بھلائی ۹؛ انکی اخروی پاداش ۱۵؛ انکی دنیوی بھلائی ۹؛ انکی

سوچ ۵؛ انکی کامیابی ۱۲؛ انکے جہاد کا سرچشمہ ۵؛ صدر اسلام کے مومنین کی تشخیص کا ذریعہ ۶

نعمت: اس کا حاصل کرنا ۱۱

آیت ۸۹

﴿أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

اللہ نے ان کے لئے وہ باغات مہیا کئے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ انھیں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

۱۔ باغات، جاری نہریں اور دائمی زندگی، خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) اور جہاد کرنے والے مومنین

کیلئے آمادہ۔ اعدا للہ ہم جنت تجری من تحتها الانهار خالدین فیہ

۲۔ بہشت اور اس میں ہمیشہ رہنا، جان و مال کے ساتھ جہاد کرنے کی پاداش ہے۔

اعدا للہ ہم جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیہ

۳۔ بہشت کے باغات متعدد ہیں اور ان میں فراوان نہریں ہیں۔ ہم جنات تجری من تحتها الانهار

۳۔ خیر اور واقعی کامیابی، بہشت اور اسکی دائمی زندگی کو پالینا ہے۔ اولئک ہم الخیرات و اولئک ہم المفلحون۔ اعدا للہ ہم جنات

۵۔ انسان کو ایمان اور جہاد کی طرف ہدایت کرنے کیلئے اسکے حسن اور دائمی زندگی کی طرف تمایل سے استفادہ کرنا لازمی

اور شائستہ امر ہے۔ جاہدوا باموالہم ... اعدا للہ ہم جنات تجری من تحتها الانهار

۶۔ انسان کی ہدایت اور اسے اقدار کی طرف راہنمائی کرنے کیلئے اسکے فطری تمایلات سے استفادہ کرنا اچھا ہے۔

اعدا للہ ہم جنات تجری من تحتها الانهار

۷۔ ہمیشہ رہنے والی بہشت اور اسکی نعمتوں کی دستیابی، عظیم کامیابی ہے۔ ذلک الفوز العظیم

آنحضرت (ص): آپ بہشت میں ۱

انسان: اسکے تمایلات سے استفادہ کرنا ۵، ۶

بہشت: اس کا خیر ہونا ۴؛ اسکی نعمتیں ۱، ۳، ۵؛ اسکی نہریں ۳، ۱؛ اسکے اسباب ۲؛ اسکے باغات ۳؛ اس میں ہمیشہ رہنا ۱، ۲

بہشتی لوگ: ۱

تمایلات: حسن کی طرف تمایل ۵؛ ہمیشہ رہنے کی طرف تمایل ۵

جہاد: اسکی پاداش ۲؛ جہاد مالی کی پاداش ۲

خیر: اسکے موارد ۴

زندگی: دائمی زندگی ۱؛ دائمی زندگی کا خیر ہونا ۴؛ دائمی زندگی کے اسباب ۲

کامیابی: اسکے موارد ۳؛ عظیم کامیابی ۴

مجاہدین: مجاہدین بہشت میں ۱

مومنین: مومنین بہشت میں ۱

ہدایت: اسکی روش ۵، ۶

آیت ۹۰

﴿وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

اور آپ کے پامی دیہاتی معذرت کرنے والے بھی آگئے کہ انھیں بھی گھر بیٹھنے کی اجازت دے دی جائے اور وہ بھی بیٹھ رہی جنھوں نے خدا و رسول سے غلط بیانی کی تھی تو عنقریب ان میں کے کافروں پر بھی دردناک عذاب نازل ہوگا۔

۱۔ بعض معذور بادیہ نشینوں کا جنگ میں شرکت نہ کرنے کیلئے اجازت طلب کرنا۔

و جاء المعذرون من الاعراب ليؤذن لهم

"اعراب" اسم جمع ہے کہ جس کا معنی ہے بادیہ نشین لوگ۔ "معذرون" ہو سکتا ہے باب تفعیل کا اسم فاعل ہو یعنی وہ لوگ جو کوتاہی کرتے ہوئے جہاد میں شرکت نہیں کرتے اور پھر جھوٹے عذر پیش کرتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے باب افتعال کا اسم فاعل ہو کہ جو اصل میں "معذرون" تھا اور تاء افتعال اور "ذ" کے قریب المخرج ہونے کی وجہ سے تاء ذال ہو کر ذال میں ادغام ہو گئی یعنی وہ لوگ جو صحیح عذر رکھتے ہیں۔

مندرجہ بالا نکتہ دوسرے احتمال کی بنا پر ہے۔

۲۔ جنگ تبوک میں شرکت کرنے کیلئے سب مسلمانوں کو آمادہ ہونے کا حکم۔ و جاء المعذرون من الاعراب

بادیہ نشینوں کا بھی عذر پیش کرنے کیلئے پیغمبر (ص) کے پاس آنا جہاد کے سب پر واجب ہونے اور سب کے اس کیلئے آمادہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ یہ آیات مفسرین کے بقول، جنگ تبوک کے بارے میں ہیں۔

۳۔ بعض بادیہ نشینوں کا جنگ میں شرکت نہ کرنے کیلئے بہانے بنانا۔ و جاء المعذرون من الاعراب

مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "معذرون" باب تفعیل کا اسم فاعل ہو۔

۳۔ حقیقی مومنین، پیغمبر (ص) اور اسلامی معاشرے کے رہبر کی طرف سے صادر ہونے والے دینی اور اجتماعی احکام کی حرمت کے محافظ ہوتے ہیں۔ وجاء المعذرون ... لیؤذن لهم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "معذرون" سے مراد وہ لوگ ہوں جو صحیح عذر رکھتے ہیں اس کے باوجود انہوں نے خود سے جہاد کو ترک نہیں کیا بلکہ پیغمبر (ص) کے پاس آکر اپنا عذر پیش کرتے ہیں تاکہ آپ (ص) سے باقاعدہ اجازت لے سکیں۔

۵۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کی توبیخ جنہوں نے جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے کیلئے اجازت بھی طلب نہیں کی۔ و جاء المعذرون ... وقعد الذین کذبو

"قعد" اور "جاء المعذرون" کے ایک دوسرے کے مقابلے میں آنے سے پتا چلتا ہے کہ دوسرے گروہ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے بغیر کسی عذر اور وجہ کے اور اجازت لئے بغیر جنگ میں شرکت نہیں کی۔

۶۔ صحیح عذر کے بغیر مسلمانوں کا جنگ میں شرکت نہ کرنا ان کے خدا و رسول پر ایمان کے جھوٹے ہونے کی علامت ہے۔ و قعد الذین کذبوا اللہ و رسولہ

۷۔ انسان کی عملی کارکردگی اسکے خدا و رسول پر ایمان لانے اور نہ لانے کی علامت ہے۔ و قعد الذین کذبوا اللہ و رسولہ خدا تعالیٰ کا جنگ سے گریز کرنے والوں کے عمل کو انکے جھوٹے ایمان کا نتیجہ قرار دینا مندرجہ بالا نکتے پر دلالت کرتا ہے۔

۸۔ میدان جہاد میں سچے مومنین اور بے ایمان منافقین ممتاز ہوتے ہیں۔ و قعد الذین کذبوا اللہ و رسولہ

۹۔ دردناک عذاب، جنگ سے گریز کرنے والوں کی سزا۔ سیصیب الذین ... عذاب الیم

۱۰۔ کفار اور جنگ سے گریز کرنے والوں کا عذاب اور سزا نزدیک ہے نہ زیادہ دور۔

سیصیب الذین کفروا منهم عذاب الیم

سوف کی جگہ "سین" کا استعمال ہو سکتا ہے مندرجہ بالا نکتے کی طرف اشارہ ہو۔

آنحضرت (ص): آپ کے اوامر ۳

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲

ایمان:

اسکی نشانیاں ۷؛ جھوٹے ایمان کی نشانیاں ۶؛

بادیہ نشین لوگ: ان کا اجازت طلب کرنا ۱؛ ان کے بہانے ۳؛ یہ اور جہاد ۳، ۱

جہاد: اس سے گریز کرنے والوں کی سزا کا نزدیک ہونا ۱۰؛ اس سے گریز کے آثار ۶؛ اس سے معذور لوگ ۱؛ اس کے آثار ۸

خدا تعالیٰ: اسکی طرف سے مذمت ۵

دین: اس کے محافظ ۳

عذاب: دردناک عذاب ۹؛ عذاب کے درجے ۹

عمل: اس کے آثار ۷

غزوہ تبوک: اس سے گریز کرنے والوں کی سزا ۹؛ اس سے گریز کرنے والوں کی مذمت ۵؛ اس کا قصہ ۲؛ اس کیلئے سب کو

تیار کرنا ۲؛

کفار: انکی تشخیص کا پیش خیمہ ۸؛ انکی سزا کا نزدیک ہونا ۱۰

مومنین: انکی تشخیص کا پیش خیمہ ۸؛ ان کی خصوصیات ۳

آیت ۹۱

﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

جو لوگ کمزور ہیں یا بیمار ہیں یا انکے پاس راہ خدا میں اخلاص رکھتے ہوں کہ نیک کردار لوگوں پر کوئی الزام نہیں ہوتا اور اسہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۔ کمزور، بیمار اور جنگی وسائل و اخراجات سے محروم لوگ جنگ میں شرکت کرنے سے معاف ہیں، انہیں اس کا گناہ

نہیں ہوگا۔ لیس علی الضعفاء ... حرج

۲۔ قدرت، شرعی ذمہ داری کی شرط ہے۔

لیس علی الضعفاء ... حرج

۳۔ جہاد پر جانے کی صورت میں گھر کے ضروری اخراجات ادا نہ کر سکتا، جنگ سے معاف ہونے کا سبب ہے۔
و لا علی الذین لا یجدون ما ینفقون حرج

"ینفقون" میں انفاق سے مراد ہو سکتا ہے ان زیر کفالت افراد پر انفاق ہو کہ جن کا نفقہ واجب ہے۔

۳۔ اسلامی احکام میں حرجی حکم (مشقت آور) کا وجود نہیں ہے۔ لیس علی الضعفاء ... حرج

۵۔ تہی دست لوگ، مالی جہاد سے معاف ہیں۔ و لا علی الذین لا یجدون ما ینفقون حرج

سابقہ آیات میں جان و مال کے ساتھ جہاد کی بات ہوئی تھی لہذا اس آیت میں ہو سکتا ہے مریضوں اور کمزور لوگوں کو جانی جہاد سے معافی دی گئی ہو اور تہی دستوں کو مالی جہاد سے۔

۶۔ اسلام، ناتوانی، دشواری اور زندگی کی مختلف مشکلات کے مقابلے میں آسان اور نرم ہو جانے والا دین ہے۔
لیس علی الضعفاء و لا علی المرضى و لا علی الذین لا یجدون ما ینفقون حرج

۷۔ جنگ سے معاف لوگوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ محاذ جنگ سے پیچھے رہتے ہوئے مجاہدین کے حامی اور خدا و رسول کے خیر خواہ ہوں۔ لیس علی الضعفاء ... اذا نصحوا للہ و رسولہ

۸۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کے عذر کا قبول کیا جانا اسکے خلوص اور حسن نیت کے ساتھ مشروط ہے۔
لیس علی ... حرج اذا نصحوا للہ و رسولہ

۹۔ مومنین کیلئے ضروری ہے کہ وہ دین، پیغمبر (ص) اور رہبر الہی کیلئے خیر خواہ ہوں۔ اذا نصحوا للہ و رسولہ

۱۰۔ دین اور رہبر الہی کیلئے خیر خواہ ہونا، ساقط نہ ہونے والی اور سب کی ذمہ داری ہے۔

لیس علی الضعفاء ... اذا نصحوا للہ و رسولہ

مندرجہ بالا نکتہ اس بات سے حاصل ہوتا ہے کہ کمزور، بیمار اور تہی دست لوگوں سے جہاد ساقط ہے لیکن نصح (خیر خواہی) ساقط نہیں ہے۔

۱۱۔ خدا و رسول کے خیر خواہ محسنین میں سے ہیں۔ اذا نصحوا للہ و رسولہ ما علی المحسنین من سبیل

۱۲۔ معذور اور جہاد سے معاف لوگ اگر خیر خواہ ہوں اور حسن نیت رکھتے ہوں تو محسنین میں سے ہیں۔

لیس علی الضعفاء ... اذا نصحو الله و رسوله ما علی المحسنین من سبیل

۱۳۔ جہاد سے معذور لوگ، دین اور اسلامی معاشرہ کے رہبر کے خیر خواہ ہونے کی صورت میں عذاب اور جنگ سے گریز کرنے کی سزا سے محفوظ ہیں۔ الذین کفروا منهم عذاب الیم ... ما علی المحسنین من سبیل

۱۴۔ جہاد سے معاف لوگ اگر حسن نیت رکھتے ہوں اور خیر خواہ ہوں تو انہیں معاشرہ میں کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہیے۔

لیس علی الضعفاء ... اذا نصحو الله و رسوله ما علی المحسنین من سبیل

۱۵۔ انسان کے اعمال کے حسن و قبح اور انکی قدر و قیمت میں اسکے ہدف اور نیت کا کردار۔

اذا نصحو ... ما علی المحسنین من سبیل

۱۶۔ جہاد سے معاف ہونے کیلئے مومنین کے عذر کا قبول ہو جانا رحمت الہی اور اسکی بخشش کا جلوہ ہے۔

لیس علی الضعفاء ... و الله غفور رحیم

۱۷۔ تکلیف صرچی (مشقت آور حکم) کا اٹھالینا اور قاعدہ احسان کا وضع کرنا بندوں کیلئے خدا تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کا

جلوہ ہے۔ ما علی المحسنین من سبیل و الله غفور رحیم

۱۸۔ جہاد سے معاف لوگ معذور ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کے محتاج ہیں۔

لیس علی الضعفاء ... و الله غفور رحیم

۱۹۔ خدا تعالیٰ غفور (بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے۔ و الله غفور رحیم

۲۰۔ امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے: "شفا عتتا لاهل الكبائر من شيعتنا واما التائبون فان الله عزوجل يقول

"ما علی المحسنین من سبیل" ہماری شفاعت ان شیعوں کیلئے ہے جو گناہان کبیرہ کے مرتکب ہوئے ہوں لیکن جنہوں

نے توبہ کر لی ہو تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے محسنین کے خلاف (کاروائی کی) کوئی گنجائش نہیں ہے۔^(۱)

۲۱۔ امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: "ان الله یحتج علی العباد بما آتا هم و عرّفهم

... و ما امروا الا بدون سعتهم ... وکل شیئی لا یسعون له فهو موضوع عنهم ... ثم تلا "لیس علی الضعفاء ولا علی

المرضى ولا علی الذین

(۱) من لا یحضره الفقیہ ج ۳ ص ۳۷۶ باب ۱۷۹ ح ۳۴ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۵۲ ح ۲۷۱۔

لا یجدون ما ینفقون حرج".... بیشک خدا تعالیٰ بندوں کے خلاف اس چیز کو حجت بنائے گا جو اس نے انہیں عطا فرمائی ہے اور اس معرفت کے ذریعے جو اس نے انہیں دے رکھی ہے... اور انہیں صرف وہ ذمہ داری سونپی گئی ہے جو انکی طاقت اور توان سے کمتر ہو... اور جو ذمہ داری انکی توان میں نہ ہو وہ اٹھالی گئی ہے... پھر امام علیہ السلام نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی "کمزور، بیمار اور ان لوگوں کیلئے جو (جہاد کیلئے) کچھ نہیں رکھتے کوئی حرج نہیں ہے..."^(۱)

آنحضرت (ص): آپ (ص) کے خیر خواہ لوگ ۱۱: آپ (ص) کیلئے خیر خواہ ہونا ۴، ۹

احکام، ۵، ۳، ۱

اخلاص: اسکے آثار ۸

اسلام: اس کا آسان ہونا ۶؛ اس کا نرم ہونا ۶؛ اسکی خصوصیات ۶، ۳

اسما و صفات: رحیم ۱۹؛ غفور ۱۹

ائمہ (ع): انکی شفاعت ۲۰

بیمار لوگ: انکا معذور ہونا ۱

جہاد: اس سے گریز کی سزا ۱۳؛ اس سے معذور لوگ ۱، ۲۱؛ اس سے معذور لوگوں کا خیر خواہ ہونا ۱۳، ۱۲؛ اس سے معذور

لوگوں کا محفوظ ہونا ۱۳؛ اس سے معذور لوگوں کی بخشش ۱۸؛ اس سے معذور لوگوں کی حسن نیت ۱۲؛ اس سے معذور

لوگوں کی ذمہ داری ۴؛ اس سے معذور ہونے کے عوامل ۳؛ اسکے احکام ۱، ۲۱، ۵، ۳؛ جہاد مالی سے معذور لوگ ۵

حسن نیت: اسکے آثار ۱۳، ۱۲

خدا تعالیٰ: اسکی بخشش ۱۸؛ اسکی بخشش کی نشانیاں ۱۶، ۱۷؛ اسکی رحمت کی نشانیاں ۱۶، ۱۷

خیر خواہ لوگ: خدا کیلئے خیر خواہ لوگ ۱۱

خیر خواہی:

(۱) کافی ج ۱ ص ۱۶۵ ح ۴_ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۵۲ ح ۲۷۰_

اسکے آثار ۱۳، ۱۲، ۱۱؛ خدا کیلئے خیر خواہی ۷

دین: اس کیلئے خیر خواہی ۹، ۱۰، ۱۳

دینی راہنما: ان کیلئے خیر خواہی ۱۳، ۱۰، ۹

روایت: ۲۱، ۲۰

سزا: اس سے معاف ہونے کے موارد ۱۳

شرعی ذمہ داری: اس کا سبب کیلئے ہونا ۱۰؛ اسکے اٹھنے کے عوامل ۳؛ اس کے شرائط ۲؛ اس میں قدرت ۱۲، ۲ صرح والی

شرعی ذمہ داری کا اٹھایا جانا ۱۷

شفاعت: اسکی شرائط ۲۰

ضروریات: بخشش کی ضرورت ۱۸؛ رحمت کی ضرورت ۱۸

عمل: پسندیدہ عمل کا معیار ۱۵؛ ناپسندیدہ عمل کا معیار ۱۵

فقر: اسکے آثار ۵

فقر: انکا معذور ہونا ۱

فقہی قواعد: قاعدہ احسان ۱۷؛ قاعدہ نفی عسر و حرج ۲۱، ۱۷، ۳

فیملی: اس کے اخراجات سے عاجز ہونا ۳

قیمت گذاری: اس کا معیار ۱۵

کمزور لوگ: انکا معذور ہونا ۱

مجاہدین: انکی حمایت ۷

محرک: اسکے آثار ۱۵ محسنین ۱۱، ۱۲ انکی بخشش ۲۰

مکلف لوگ: ان کے عذر کے قبول ہونے کے شرائط ۸

مومنین: ان کی ذمہ داری ۹؛ ان کے عذر کا قبول ہونا ۱۶

نیت: اسکے آثار ۱۵

آیت ۹۲

﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ﴾

اور ان پر بھی کوئی المزام نہیں ہے جو آپ کے پاس آئے کہ انھیں بھی سواری پر لے لیجئے اور آپ ہی نے کہہ دیا کہ ہمارے پاس سواری کا انتظام نہیں ہے اور وہ آپ کے پاس سے اس عالم میں پلٹے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور انھیں اس بات کا رنج تھا کہ ان کے پاس راہ خدا میں خرچ کرنے لئے کچھ نہیں ہے۔

۱۔ تہی دست اور جنگی ساز و سامان سے محروم مومنین جنگ سے معذور اور معاف ہیں۔ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم

۲۔ صدر اسلام میں جنگی ساز و سامان کا تیار کرنا خود مجاہدین کے ذمے ہوتا تھا۔ قلت لا اجد ما احملکم علیہ

۳۔ بعض تہی دست مومنین کا جنگی ساز و سامان دریافت کرنے اور جہاد میں شرکت کیلئے پیغمبر (ص) کے پاس آنا۔ الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیہ

۳۔ جنگ تبوک میں رضا کارانہ شرکت کرنے والوں کو جنگی ساز و سامان فراہم کرنے کیلئے پیغمبر اکرم (ص) کے پاس وسائل کی محدودیت۔ قلت لا اجد ما احملکم علیہ

۵۔ صدر اسلام میں مسلمانوں کی بہت کمزور مالی قوت۔ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیہ

۶۔ جنگ کیلئے آمادہ مجاہدین میں سے بعض کا، جہاد کا انتہائی شوق رکھنے کے باوجود جنگی وسائل (سواری وغیرہ) کم نہ ہونے کی وجہ سے جنگ تبوک میں شرکت سے محروم ہونا۔ تولوا و اعینہم تفیض من الدمع حزناً الا یجدوا ما ینفقون

۷۔ تہی دست مومنین کا جنگ تبوک میں شرکت سے ناتوان ہونے اور جہاد کے فیض سے محروم ہونے کی وجہ سے شدید غم اور گریہ وزاری۔ و اعینہم تفیض من الدمع حزناً

۸۔ مدینہ اور تبوک کے میدان جنگ کے درمیان لمبی مسافت۔ *قلت لا اجد ما احملکم علیہ

ہو سکتا ہے "ا حملکم" سے مراد ہر قسم کا جنگی ساز و سامان نہ ہو بلکہ صرف سواری ہو کہ اس صورت میں جنگ میں پیدل جانے کا ممکن نہ ہونا لمبی مسافت کی وجہ سے ہوگا۔

۹۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان تہی دست اور جہاد کا شوق رکھنے والوں کی دلجوئی جو اسکے وسائل آمادہ کرنے سے عاجز ہیں۔ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم

اس گروہ کو الگ طور پر ذکر کرنا، جبکہ گذشتہ آیت میں بصورت کلی اسکی طرف اشارہ ہو چکا ہے، اسکی خصوصیت اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اسکی دلجوئی پر دلالت کرتا ہے۔

۱۰۔ جہاد کا شوق اور اس میں شرکت کی آرزو مومنین کیلئے بڑی قدر و قیمت کی حامل ہے۔ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم قلت لا اجد ما احملکم علیہ

مندرجہ بالا نکتہ اس چیز سے حاصل ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اسکے جہاد کیلئے انتہائی شوق رکھنے کی وجہ سے خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔

۱۱۔ سپاہ اسلام کے امور کے ذمہ دار اور ان کو چلانے والے پیغمبر اکرم (ص) تھے۔ اتوک لتحملہم قلت لا اجد چونکہ مومنین جہاد کے مختلف مسائل کیلئے پیغمبر (ص) کی طرف رجوع کرتے تھے اس سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۱۲۔ حسن بصری کہتے ہیں پیغمبر (ص) نے فرمایا: "لقد خلفتم بالمدینہ اقواما ما انفقتم من نفقة ولا قطعتم وادياً ولا نلتم من عدو لیل الا و قد شرکوکم فی الاجر ثم قرء "ولا علی الذین اذا ما اتوک..."، یقیناً تم لوگ ایسے گروہوں کو مدینے میں چھوڑ کر آئے ہو کہ تم نے جس چیز کو بھی (جنگ،) کیلئے خرچ کیا ہے اور جو بھی وادی تم نے عبور کی ہے اور تم نے دشمن کو جو بھی آسیب پہنچا ہے اسکے اجر میں وہ تمہارے ساتھ شریک ہیں پھر آپ نے اس آیت شریفہ کی

تلاوت فرمائی اور "نیز ان لوگوں کیلئے بھی کوئی حرج نہیں ہے جو تیرے پاس اس غرض سے آئے کہ تو انہیں سوار کمرے (اور جہاد کیلئے بھیجے) اور جب تو نے کہا میرے پاس سواری نہیں ہے کہ تمہیں سوار کر سکوں تو اس حالت میں واپس پلٹے کہ جنگ کیلئے کچھ خرچ نہ کر سکنے کی وجہ سے انکی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری تھا" ^(۱)۔

آرزو: جہاد کی آرزو کی قدر و قیمت ۱۰

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳، ۴، ۵، ۶، ۷

جہاد: اس سے محروم رہنا ۷؛ اس سے معذور لوگ ۱، ۱۲؛ اس سے معذور لوگوں کی دلجوئی ۹؛ اسکے احکام ۱، ۱۲؛ اسکے انتظامات کی ذمہ داری ۲؛ جہاد صدر اسلام میں ۲
خدا تعالیٰ: اسکا دلجوئی کرنا ۹

روایت ۱۲

شوق: شوق جہاد کی قدر و قیمت ۱۰

غزوہ تبوک: اس سے محرومیت ۷؛ اس سے معذور لوگوں کا شوق ۶؛ اس سے معذور لوگوں کا غم و اندوہ ۷؛ اس سے معذور لوگوں کا گریہ ۷؛ اس کا قصہ ۶، ۷؛ اس میں جنگی وسائل کا محدود ہونا ۳
مجاہدین: انکی ذمہ داری ۲؛ فقیر مجاہدین اور غزوہ تبوک ۶؛ فقیر مجاہدین کی دلجوئی ۹
محمد (ص): آپ (ص) اور غزوہ تبوک ۳؛ آپ (ص) کی ذمہ داری ۱۱؛ آپ (ص) کی کمان ۱۱
مدینہ: مدینہ سے تبوک کا فاصلہ ۸

مسلمان لوگ: صدر اسلام کے مسلمانوں کا فقر ۵

مومنین: انکی اقدار ۱۰؛ فقیر مومنین اور جہاد ۱؛ فقیر مومنین اور حضرت محمد (ص) ۳

﴿ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴾

الزام ان لوگوں پر ہے جو غنی اور مالدار ہو کر بھی اجازت طلب کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ پسماندہ لوگوں میں شامل ہو جائیں اور خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور اب کچھ جاننے والے نہیں ہیں۔

۱۔ جہاد سے گریز کرنے کا گناہ اور سزا صرف ان لوگوں کو ہے جو توانمندی کے باوجود اس سے روگردانی کرتے ہیں۔
انما السبیل علی الذین یستأذنونک و ہم اغنیاء

۲۔ بعض بڑے اور توانمند لوگوں کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) سے اجازت لیکر جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی کوشش۔ الذین یستأذنونک و ہم اغنیاء

۳۔ توانمند اور بڑے لوگوں کا جنگ سے گریز کرنے کیلئے عاجز افراد کے برابر ہونے کی ذلت کو قبول کرنا۔
و ہم اغنیاء رضوا بان یكونوا مع الخوالف

۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے صدر اسلام کے ان اغنیاء اور قدرتمند افراد کی تحقیر اور مذمت جو جہاد سے روگردانی کرتے تھے۔
انما السبیل علی الذین ... و ہم اغنیاء رضوا بان یكونوا مع الخوالف

۵۔ دولت و ثروت اور توانمندی، انسان کے جہاد سے روگردانی کرنے، ذلت کو قبول کرنے اور آرام طلبی کا سبب ہے۔ *یستأذنونک و ہم اغنیاء

۶۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جہاد کا شوق رکھنے والے تہی دست افراد کی دلجوئی کے مقابلے میں جنگ سے گریز کرنے والے ثروت مند لوگوں کی مذمت۔ و لا علی الذین اذا ... انما السبیل علی الذین

۷۔ جہاد سے گریز اور ذلت کو قبول کرنے والوں کے دلوں پر مہریں لگی ہوئی ہیں۔

رضوابان یكونوا مع الخوالم و طبع اللہ علی قلوبہم

۸۔ جہاد والی ذمہ داری سے گریز کرنے کا گناہ انسان کے دل پر مہر لگنے کا پیش خیمہ ہے۔

رضوابان یكونوا مع الخوالم و طبع اللہ علی قلوبہم

مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بناء پر ہے کہ طبع قلب (مہر لگنا) منافقین کے خائنانہ اعمال کا معلول ہونہ اسکی علت۔

۹۔ گناہ اور جہاد سے گریز کے نتیجے میں انسان کے دل پر مہر لگ جانا اسکے حقائق کی صحیح شناخت سے عاجز ہو جانے کا

سبب ہے۔ و طبع اللہ علی قلوبہم فہم لا یعلمون

۱۰۔ جہاد سے گریز کرنے والے تو انمند افراد حق کو قبول نہ کرنے کی خصلت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

الذین یستذنونک و ہم اغنیاء ... طبع اللہ علی قلوبہم فہم لا یعلمون

۱۱۔ قدر و قیمت کا غلط اندازہ لگانا اور عاجز افراد کی ہم نشینی کو جہاد میں شرکت کرنے پر قریح دینا جہالت اور بے سمجھی کا

نتیجہ ہے۔ رضوابان یكونوا مع الخوالم و طبع اللہ علی قلوبہم فہم لا یعلمون

مندرجہ بالا نکتہ اس بناء پر ہے کہ دل پر مہر لگنا اور عدم علم، جہاد سے گریز کرنے والوں کے موقف کا عامل ہو۔

۱۲۔ معاشرے میں دوسروں کی نسبت قدرت مند لوگوں پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ یستذنونک و ہم اغنیاء

چونکہ جہاد سے گریز کرنے والوں کی ان کے تو انمند ہونے کی وجہ سے مذمت کی گئی ہے اور وہ اس وجہ سے مورد مواخذہ قرار

پائے ہیں، اس سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۱۳۔ علم و معرفت کا بارگاہ الہی میں قدر و قیمت رکھنا اور انسان کی بلندی مرتبہ کا معیار ہونا۔ فہم لا یعلمون

آرام طلبی: اس کا پیش خیمہ ۵

اقدار: ان کا معیار ۱۳

ثروت: اس کے آثار ۵

ثروتمند لوگ: انکی ذمہ داری ۱۲؛ ثروتمند لوگ اور غزوہ تبوک ۲؛ گریز کرنے والے ثروت مند لوگ ۱۰، ۱۱؛ گریز کرنے والے ثروتمند لوگوں کی تحقیر ۳؛ گریز کرنے والے ثروتمند لوگوں کی مذمت ۳، ۶
جہاد: اس سے گریز کرنے کا پیش خیمہ ۵؛ اس سے گریز کرنے کا گناہ ۸، ۱؛ اس سے گریز کرنے کی سزا ۱؛ اس سے گریز کرنے کے آثار ۸، ۹؛ اس سے گریز کرنے والوں کا حق کو قبول نہ کرنا ۱۰؛ اس سے گریز کرنے والوں کی تحقیر ۳؛ اس سے گریز کرنے والوں کی ذلت ۳، ۴؛ اس سے گریز کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگنا ۲؛ اس سے معذور لوگوں کی ہمنشینی ۱۱؛ اس کا شوق رکھنے والوں کی دلجوئی ۶؛

جہالت: اسکے آثار ۱۱

خدا تعالیٰ: اس کا دلجوئی کرنا ۶؛ اسکی طرف سے مذمت ۳، ۶
دل: اس پر مہر لگنے کا پیش خیمہ ۸، ۹؛ اس پر مہر لگنے کے آثار ۹

ذلت: اس کا پیش خیمہ ۵

شناخت: اسکے موانع ۹

عقل: بے عقلی کے آثار ۱۱

علم: اسکی قدر و قیمت ۱۳

غزوہ تبوک: اس سے گریز کرنے والے اور حضرت محمد (ص) ۲

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا: قدر و قیمت کا غلط اندازہ لگانے کے عوامل ۱۱

گناہ: اسکے آثار ۸، ۹

آیت ۹۳

﴿يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ تُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَأْنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

یہ تخلف کرنے والے منافقین تم لوگوں کی واپسی پر طرح طرح کے عذریاں کریں گے تو آپ کہہ دیجئے کہ تم لوگ عذر نہ بیان کرو ہم تصدیق کرنے والے نہیں ہیں اللہ نے ہمیں تمہارے حالات بتا دیے ہیں۔ وہ یقیناً تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور رسول بھی دیکھ رہا ہے اس کے بعد تم حاضر و غیب کے عالم خدا کی بارگاہ میں واپس کئے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے اعمال سے باخبر کرے گا۔

۱۔ خدا تعالیٰ کا خبر دینا کہ جنگ سے گریز کرنے والے قدرتمند لوگ، جنگ تبوک سے مومنین کی واپسی پر بہانے تراشیں گے۔ یعتذرون الیکم اذا رجعتم الیہم

۲۔ صدر اسلام کے مومنین کو جنگ تبوک سے گریز کرنے والے توانمند افراد کو مسترد کرنے اور ان کے بہانوں کو بے اثر شمار کرنے کا حکم۔ قل لا تعتذروا لن تؤمن لکم

۳۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ مومنین اور انکا رہبر، جہاد سے گریز کرنے والے توانمند لوگوں کے بہانوں پر اعتماد نہ کریں۔ قل لا تعتذروا لن تؤمن لکم

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کا وحی کے ذریعے مستقبل اور غیبی امور سے مطلع ہونا۔ یعتذرون الیکم اذا رجعتم

۵۔ منافقین کی خیانتوں اور دغا بازیوں کے ایک گوشے پر توجہ کا لازمہ یہ ہے کہ کبھی بھی ان پر اعتماد نہ کیا جائے۔ لن تؤمن لکم قد نبا نا الله من اخبارکم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "من اخبارکم" میں "من" تبعیض کیلئے ہو اور "لن تؤمن" میں "لن" ابدی نفی کیلئے ہو۔

۶۔ (جہاد وغیرہ جیسے) اجتماعی فرائض سے تخلف کرنے والوں کے مقابلے میں موقف اختیار کرنا پیغمبر (ص) اور اسلامی معاشرے کے رہبر کی ذمہ داری ہے۔ یعتذرون الیکم ... قل لا تعتذرو

مندرجہ بالا نکتہ اس بات سے حاصل ہوتا ہے کہ پہلے سب مومنین کو مخاطب کیا گیا ہے لیکن موقف کے اعلان کی ذمہ داری صرف پیغمبر اکرم (ص) - کو سونپی گئی ہے۔

۷۔ جہاد سے گریز کرنے والوں کیلئے توبہ کے دروازے کا کھلا ہونا، باوجود اس کے کہ مومنین کو ان کے عذر قبول نہ کرنے کا حکم ہے۔ *لن نؤمن لکم ... و سیری اللہ عملکم و رسولہ

ہو سکتا ہے جملہ "سیری اللہ..." اس جہت کو بیان کرنے کیلئے ہو کہ اگرچہ مومنین کو جہاد سے گریز کرنے والوں کے بہانوں پر توجہ نہیں دینی چاہیے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کیلئے توبہ کا اب کوئی راستہ نہیں ہے بلکہ انکی توبہ کا دار و مدار ان کی آئندہ کی کارکردگی پر ہے کہ جس پر خدا و پیغمبر (ص) ناظر ہوں گے۔

۸۔ انسان کا عمل اسکے باطن اور ایمان کی حقیقت کو واضح کرتا ہے۔ و سیری اللہ عملکم و رسولہ

اس آیت کریمہ سے پتا چلتا ہے کہ لوگوں کے زبانی دعووں کا کوئی اثر نہیں ہے اور جس چیز پر فیصلے کا دار و مدار ہے وہ انکی آئندہ کی کارکردگی ہے کہ جس پر خدا و رسول (ص) ناظر ہوں گے۔

۹۔ خدا تعالیٰ کا خبر دینا کہ جنگ تبوک سے گریز کرنے والوں کے عذر بے بنیاد ہیں کیونکہ آئندہ بھی انکی یہی حالت اور جنگ سے گریز جاری رہے گا۔ قل لا تعتذروا لن نؤمن لکم ... سیری اللہ عملکم

ہو سکتا ہے جملہ "سیری اللہ..." گریز کرنے والوں کے عذر کے قبول نہ ہونے کی علت کا بیان ہو یعنی مستقبل میں انکی منفی کارکردگی انکی معذرت کے نادرست ہونے کی بہترین دلیل ہوگی۔

۱۰۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جہاد سے گریز کرنے والے تو انمند افراد کو ان کے اس گریز کے جاری رہنے کی صورت میں مزید رسوائی کے امکان کی دھمکی۔

و سیری اللہ عملکم و رسولہ

ہو سکتا ہے جملہ "سیری اللہ عملکم و رسولہ" جنگ سے گریز کرنے والوں کو مستقبل میں انکی اس غلط روش سے باز رکھنے کیلئے تنبیہ ہو۔

۱۱۔ اسلامی نظام کے رہبر کیلئے، منافقین اور اجتماعی ذمہ داریوں سے گریز کرنے والے عناصر کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنا ضروری ہے۔ و سیری اللہ عملکم و رسولہ

نظارت کا خدا و رسول کے ساتھ مختص ہونا، باوجود اس کے کہ گریز کرنے والوں کی سرگرمیوں کو سب لوگ دیکھیں گے، شاید اس وجہ سے ہو کہ انکی نظارت کا ان کے ساتھ عملی سلوک کرنے میں بنیادی کردار ہے۔

قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا نکتہ "رسولہ" سے الغاء خصوصیت کرنے اور اسے پیغمبر (ص) کے اجتماعی مقام تک تعمیم دینے کی بنا پر ہے۔

۱۲۔ پیغمبر اکرم (ص) کا وحی اور ہدایت الہی کے سائے میں گریز کرنے والوں کے پوشیدہ اعمال سے آگاہ ہونا۔
و سیری اللہ عملکم و رسولہ

نظارت اور دیکھنے کا صرف خدا و رسول کی طرف منسوب ہونا بتاتا ہے کہ ممکن ہے گریز کرنے والوں کے اعمال دوسروں پر مخفی رہیں۔

قابل ذکر ہے کہ "اللہ" اور "رسولہ" کے درمیان "عملکم" کا فاصلہ، ہو سکتا ہے اس بات کی طرف اشارہ کرنے کیلئے ہو کہ پیغمبر (ص) کا علم خدا تعالیٰ کے علم کے طول میں ہے اور اس کا پر تو ہے۔

۱۳۔ انسان کا اس بات کی طرف متوجہ ہونا کہ اسکے اعمال خدا و رسول کی زیر نگرانی ہیں اسے گریز کرنے اور غلط روش سے بچاتا ہے۔ و سیری اللہ عملکم و رسولہ

خدا و رسول کی نگرانی کی یاد دہانی ظاہر اگریز کرنے والوں کو انحراف اور غلط روش سے دور کرنے کیلئے ہے۔
۱۴۔ جزیرۃ العرب میں دین کی حکمرانی کی بنیادوں کو مزید محکم کرنا جہاد اور جنگ تبوک میں مومنین کی کامیابی کے سائے میں ہے۔ یعتذرون الیک اذا رجعتم الیہم

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ آیات جنگ تبوک کے بارے میں ہیں کہ جس میں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی اور خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ اس کامیاب جنگ سے واپس پلٹنے پر جنگ سے گریز کرنے والے بہانے تلاش کریں گے کہا جاسکتا ہے کہ اسکی وجہ صرف ان کا اپنے اندر ذلت و کمزوری اور مومنین میں قدرت و طاقت کا احساس کرنا تھا۔

۱۵۔ آخر کار سب انسانوں کو جبراً اس خدا کی بارگاہ میں پلٹنا ہے جو ظاہر و مخفی سے آگاہ ہے۔
ثم تردون الی عالم الغیب والشہادۃ۔

"تردون" کا مجہول لانا ہو سکتا ہے جبری واپسی

کی طرف اشارہ ہو۔

۱۶۔ بارگاہ خداوندی میں غیب و شہود اور مخفی و آشکار برابر ہیں۔ عالم الغیب و الشهادة

۱۷۔ انسان کا بارگاہ خداوندی میں اپنی جبری واپسی کی طرف متوجہ رہنا اس کیلئے ایک تنبیہ ہے۔

ثم تردون الی ... فینبئکم بما کنتم تعملون

۱۸۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے گریز کرنے والوں اور منافقین کو رسوائی اور آخرت میں ان کے اسرار کے افشاء ہونے کی

دھمکی۔ فینبئکم بما کنتم تعملون

۱۹۔ انسان اپنی ہر حرکت اور روش کا ذمہ دار اور قیامت کے دن اس کا جواب دہ ہے۔ فینبئکم بما کنتم تعملون

۲۰۔ انسان کی دنیاوی خلاف ورزیوں کا آخرت میں ظاہر ہو جانا اس کیلئے دشوار اور ناخوشایند ہے۔

فینبئکم بما کنتم تعملون

خدا تعالیٰ کا اس چیز کی دھمکی دینا انسان کی اس سے پریشانی کا پتا دیتا ہے۔

۲۱۔ قیامت، انسان کے بارگاہ خدا میں حاضر ہونے، اپنے سب کاموں سے آگاہ ہونے عدالت کے کٹہرے میں کھڑے

ہونے اور اس کے انجام کے معین ہونے کا دن۔ ثم تردون الی عالم الغیب و الشهادة فینبئکم بما کنتم تعملون

۲۲۔ امام صادق (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "عالم الغیب و الشهادة" کے بارے میں روایت کی گئی ہے: "الغیب ما

لم یکن والشهادة ما قد کان" غیب وہ ہے جو معرض وجود میں نہیں آیا اور شہادت وہ ہے جو وجود میں آچکا ہے۔^(۱)

اجتماعی کنٹرول: اس کا ذمہ دار ۱۱؛ اسکے عوادل ۱۳

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱۳

افشا کرنا: آخرت میں افشا کرنے کا سخت ہونا ۲۰؛ آخرت میں افشا کرنے کا ناخوشایند ہونا ۲۰

انحراف: اسکے مواع ۱۳

انسان:

(۱) معانی الاخبار ص ۱۴۶ ح ۱۔ تفسیر بہان ج ۲ ص ۱۵۱ ح ۱۔

اس کا انجام ۱۵؛ اسکو تنبیہ ۱۴؛ اسکی اخروی بازپرس ۲۱؛ اسکی ذمہ داری ۱۹

ایمان: اسکی علامات ۸

ثروتمند لوگ: گریز کرنے والے ثروتمند لوگوں کا عذر پیش کرنا ۱، ۳؛ گریز کرنے والے ثروتمند لوگوں کو دھمکی ۱۰؛ گریز کرنے والے ثروتمند لوگوں کی رسوائی ۱۰

جزیرۃ العرب: اسکی تاریخ ۱۳؛ اس میں دین کی حکمرانی ۱۳

جہاد: اس سے گریز کرنے والوں کا عذر پیش کرنا ۳؛ اس سے گریز کرنے والوں کو دھمکی ۱۸، ۱۰؛ اس سے گریز کرنے والوں کی اخروی رسوائی ۱۸؛ اس سے گریز کرنے والوں کی توبہ کا قبول ہونا ۴؛ اس سے گریز کرنے والوں کی رسوائی ۱۰؛ اس سے گریز کرنے والوں کے رازوں کا افشاء کرنا ۱۸؛ اس سے گریز کرنے والوں کے عذر کو مسترد کرنا ۴

خدا تعالیٰ: اس کا علم ۱۴؛ اس کا علم غیب ۱۶؛ اسکی دھمکیاں ۱۸، ۱۰؛ اسکی نظارت ۱۳؛ اسکی ہدایت کے آثار ۱۲؛ اسکے علم کی خصوصیات ۱۶؛ اس کے نواہی ۳

خدا تعالیٰ کی طرف پلٹنا: اسکا حتمی ہونا ۱۵

دینی راہنما: انکی ذمہ داری ۱۱، ۶، ۳؛ دینی راہنما اور گریز کرنے والے ۶، ۳

روایت ۲۲

شناخت: اس کا ذریعہ ۸

شہود: اس سے مراد ۲۲

عمل: اسکے آثار ۸

غزوہ تبوک: اس سے گریز کرنے والوں کا عذر پیش کرنا ۲، ۱؛ اس سے گریز کرنے والوں کے عذر کا مسترد ہونا ۹؛ اس سے گریز کرنے والوں کے گریز کا دائمی ہونا ۹؛ اس میں کامیابی کے آثار ۱۳

غیب: اس سے مراد ۲۲

قرآن کریم: اسکی پیشین گوئیاں ۹، ۱

قیامت: اسکی خصوصیات ۲۱؛ اس میں بازپرس ۱۹؛ اس میں

حقائق کا ظاہر ہونا ۲۱

محمد (ص): آپ (ص) اور جہاد سے گریز کرنے والے ۶; آپ (ص) اور گریز کرنے والے ۱۲; آپ (ص) کا علم غیب

۱۲، ۳; آپ (ص) کی ذمہ داری ۶; آپ (ص) کی نظارت ۱۳; آپ (ص) کی ہدایت ۱۲

منافقین: ان پر اعتماد نہ کرنے کے عوامل ۵; انکو دھمکی ۱۸; انکی اخروی رسوائی ۱۸; ان کے راز کا افشاء کرنا ۱۸

مؤمنین: انکی ذمہ داری ۴، ۷; صدر اسلام کے مؤمنین اور گریز کرنے والے ثروتمند لوگ ۲; صدر اسلام کے مؤمنین کی ذمہ

داری ۲; مؤمنین اور جہاد سے گریز کرنے والے ۳

نافرمانی: اسکے موانع ۱۳

وحی: اس کا کردار ۱۲، ۳

یاد دہانی: اعمال پر نظر رکھنے والوں کی یاد دہانی کے اثرات ۱۳; خدا تعالیٰ کی طرف پلٹ کر جانے کی یاد دہانی کرنا ۱۷; گریز کرنے

والوں کے عمل کی یاد دہانی کی اہمیت ۱۱; منافقین کی خیانت کی یاد دہانی کے اثرات ۵; منافقین کی سازشوں کی یاد دہانی کے

اثرات ۵

آیت ۹۵

﴿ سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِنُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءِ بِمَا كَانُوا

يَكْسِبُونَ ﴾

عنقریب بہ لوگ تمہاری واپسی پر خدا کی قسم کھائیں گے کہ تم ان سے درگزر کرو تو تم کنارہ کشی اختیار کر لو یہ مجسمہ خباثت ہیں۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو ان کے کئے کی صحیح سزا ہے۔

۱۔ جنگ تبوک سے گریز کرنے والے منافقین کا جھوٹی قسم کھانا تاکہ مؤمنین ان کے اس کام سے درگزر کر دیں اور ان

کے درپے نہ ہوں۔ سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِنُعْرِضُوا

۲۔ مومنین کے جہاد میں کامیابی کے ساتھ واپسی کے بعد جنگ تبوک سے گریز کرنے والے (منافقین) کا ذلت اور ناتوانی میں گرفتار ہو جانا۔ سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم

۳۔ منافقین کا اپنے برے کردار کو پنہان کرنے کیلئے معنوی اقدار سے غلط استفادہ کرنا۔ سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم

۳۔ جنگ تبوک سے گریز کرنے والے (منافقین) جہاد سے واپس آنے والے مومنین کی تنقید کا نشانہ تھے اور مومنین ان کے درپے تھے۔ سیحلفون باللہ ... لتعرضو

۵۔ جہاد کرنے والے مومنین کی طرف سے منافقین اور صدر اسلام کے جہاد سے گریز کرنے والوں کو نظر انداز کرنا اور انکا تنہا ہو جانا ان کیلئے ناقابل برداشت سزا تھی۔ سیحلفون باللہ ... لتعرضوا عنہم

منافقین کا قسم کھانا تاکہ مومنین اس سے چشم پوشی کر لیں ان کیلئے عرصہ حیات کے تنگ ہو جانے کی دلیل ہے۔

۶۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنین کو جنگ سے گریز کرنے والے منافقین کی جھوٹی قسموں سے متاثر نہ ہونے کی ہدایت۔ فاعرضوا عنہم

۷۔ منافقین اور جہاد سے گریز کرنے والوں سے روگردانی کرنا اور انہیں معاشرے میں مسترد کرنا اور تنہا کر دینا ضروری ہے۔ فاعرضوا عنہم

۸۔ جہاد سے گریز کرنے والے منافقین آلودگی اور پلیدی کا مظہر ہیں۔ انہم رجس

"انہم ذور جس" کے بجائے "انہم رجس" مبالغہ کو بیان کر رہا ہے۔

۹۔ مومنین کو ہر قسم کی پلیدی (مادی اور معنوی) سے اجتناب کرنے اور اس کا مقابلہ کرنے کا حکم۔ انہم رجس

"رجس" (پلید ہونا) منافقین سے اعراض کے واجب ہونے کی علت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اصولی طور پر ہر قسم کی پلیدی سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

۱۰۔ جہاد سے گریز کرنے والے منافقین کی شدید پلیدی ان سے روگردانی اور اعراض کرنے کے وجوب کا معیار ہے۔ فاعرضوا عنہم انہم رجس

"انہم رجس" اعراض کے حکم کی علت کا بیان ہے۔

۱۱۔ جہاد سے گریز کرنا اور جھوٹی قسمیں کھانا منافقت اور پلیدی کی علامت ہے۔ يعتذرون اليكم ... سيحلفون بالله ...
انهم رجس

۱۲۔ جہاد سے گریز کرنے والے منافقین کا آخری انجام اور ٹھکانا جہنم ہے۔ ما واہم جہنم

۱۳۔ منافقین کا پلید اور دوزخی ہونا ان کے اپنے مسلسل ناشائستہ اعمال کا نتیجہ ہے۔
انهم رجس و ما واہم جہنم جزاء بما كانوا يكسبون

۱۴۔ دوزخ ان لوگوں کا آخری انجام اور ٹھکانا ہے جو پلیدی کا مظہر ہیں۔ انهم رجس و ما واہم جہنم

احکام: ۱۰؛ انکی تشریح کا معیار ۱۰

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۳

اقدار: ان سے سوء استفادہ کرنا ۳

پلیدی: اس سے اجتناب ۹؛ اس کا مقابلہ کرنا ۹؛ اسکی نشانیاں ۱۱، ۸

پلید لوگ: انکا انجام ۱۴؛ یہ لوگ جہنم میں ۱۳

جہاد: اس سے گریز کرنا ۱۱؛ اس سے گریز کرنے والوں سے اعراض کا فلسفہ ۱۰؛ اس سے گریز کرنے والوں سے اعراض کا

واجب ہونا ۱۰؛ اس سے گریز کرنے والوں سے اعراض کرنے کی اہمیت ۷؛ اس سے گریز کرنے والوں سے متاثر ہونا ۶؛

اس سے گریز کرنے والوں کا انجام ۱۲؛ اس سے گریز کرنے والوں کا پلید ہونا ۱۰، ۸؛ اس سے گریز کرنے والوں کو نظر

انداز کرنا ۷، ۵؛ اس سے گریز کرنے والوں کی قسم کی پروانہ کرنا ۶؛ اس سے گریز کرنے والوں کے جھوٹ سے بے اعتنائی

کرنا ۶؛ اس سے گریز کرنے والے جہنم میں ۱۲

جہنمی لوگ: ۱۳، ۱۲

خدا تعالیٰ: اسکی ہدایات ۶

غزوہ تبوک: اس سے گریز کرنے والوں سے درگزر کرنا ۱؛ اس سے گریز کرنے والوں کی ذلت ۲؛ اس سے گریز کرنے والوں

کی قسم ۱؛ اس سے گریز کرنے والوں کی مذمت ۳؛ اس سے گریز کرنے والوں

کے ساتھ عملی سلوک ۱، ۳؛ اس سے گریز کرنے والے اور مومنین ۱؛ اس میں کامیابی کے اثرات ۲
قسم: جھوٹی قسم ۱، ۱۱

منافقت: اسکی نشانیاں ۱۱

منافقین: ان سے اعراض کا فلسفہ ۱۰؛ ان سے اعراض کا واجب ہونا ۱۰؛ ان سے اعراض کرنے کی اہمیت ۷؛ ان سے
متاثر ہونا ۶؛ انکا انجام ۱۲؛ ان کا پلید ہونا ۸، ۱۰؛ انکا سوء استفادہ کرنا ۳؛ ان کے پلید ہونے کے عوامل ۱۳؛ ان کے
ناپسندیدہ عمل کے آثار ۱۳؛ انہیں نظر انداز کرنا ۵، ۷؛ صدر اسلام کے منافقین کی قسم ۱؛ یہ اور معنوی اقدار ۳؛ یہ اور
ناپسندیدہ عمل کو چھپانا ۳؛ یہ لوگ جہنم میں ۱۲، ۱۳

مومنین: انکو نصیحت ۶؛ انکی شرعی ذمہ داری ۹؛ یہ اور جہاد سے گریز کرنے والے ۵؛ یہ اور صدر اسلام کے منافقین ۵؛ یہ
اور غزوہ تبوک سے گریز کرنے والے ۳
واجبات: ۱۰

آیت ۹۶

﴿يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾

یہ تمہارے سامنے قسم کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر تم راضی بھی ہو جاؤ تو خدا فاسق قوم سے راضی ہونے
والا نہیں ہے۔

۱۔ جہاد کرنے والے مومنین کو راضی کرنے کیلئے جنگ تبوک سے گریز کرنے والے قدرتمند لوگوں کا قسمیں کھانا۔
يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ

۲۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنین کو منافقین کی ریاکاری اور جھوٹی قسموں سے متاثر ہونے سے خبردار کرنا۔
فان ترضوا عنهم فان الله لا يرضى عن القوم الفاسقين

۳۔ جہاد کرنے والے مومنین کا جنگ تبوک سے گریز کرنے والے (منافقین) سے ناخوش ہونا۔

يُحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ

۳۔ صدر اسلام کے گریز کرنے والے منافقین کیلئے مومنین کو راضی کرنے کی اہمیت۔ یحلفون لکم لترضوا عنہم

۵۔ اپنے اہداف کو حاصل کرنے کیلئے جھوٹی قسمیں کھانا منافقین کی روش ہے۔ سیحلفون باللہ ... یحلفون لکم

۶۔ منافقین کے مومنین کو راضی کر لینے کا لازمہ خدا تعالیٰ کا ان سے راضی ہو جانا نہیں ہے۔

فان ترضوا عنہم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین

۷۔ انسان کیلئے رضائے الہی کو اہمیت دینا ضروری ہے نہ صرف لوگوں کو راضی کرنا۔ فان ترضوا عنہم فان اللہ لا یرضی

عن القوم الفاسقین

۸۔ فسق (فرامین الہی کی مخالفت کرنا) خدا تعالیٰ کے انسان سے راضی اور خوش ہونے سے مانع ہے۔

فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین

۹۔ منافقین اور جہاد سے گریز کرنے والے قدرتمند لوگ فاسق اور خدا کی رضا سے محروم ہیں۔

یحلفون ... لا یرضی عن القوم الفاسقین

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳

جہاد: اس سے گریز کرنے والوں کا فاسق ہونا ۹؛ اس سے گریز کرنے والوں کا محروم ہونا ۹

خدا تعالیٰ: اس کا خبردار کرنا ۲؛ اس کی رضا کی اہمیت ۷؛ اس کی رضا کے عوادل ۶؛ اس کی رضا کے موانع ۸

خدا کی رضا: اس سے محروم لوگ ۹

غزوہ تبوک: اس سے گریز کرنے والوں کا جھوٹ بولنا ۱؛ اس سے گریز کرنے والوں کی قسم ۱؛ اس سے گریز کرنے والے؛

اسکے مجاہدین کی ناخشنودی ۳

فاسقین: ۹

فسق: اسکے آثار ۸

قسم: جھوٹی قسم ۵، ۲، ۱

لوگ: انکے راضی ہونے کی قدر و قیمت ۷

منافقین: ان سے متاثر ہونا ۲؛ انکا فسق ۹؛ انکی ریاکاری ۲؛ انکی قسم ۵، ۲؛ انکی محرومیت ۹؛ ان کے ساتھ عملی سلوک کیسا ہو ۵؛ یہ اور مومنین کا راضی ہونا ۶، ۳
 مومنین: انکا راضی ہونا ۱؛ انکو خبردار کرنا ۲؛ ان کے راضی ہونے کی اہمیت ۳؛ یہ اور غزوہ تبوک سے گریز کرنے والے ۳
 نافرمانی: خدا کی نافرمانی کے آثار ۸

آیت ۹۷

﴿الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾

یہ دیہاتی کفر اور نفاق میں بہت سخت ہیں اور اسی قابل ہیں کہ جو کتاب خدا نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اس کے حدود اور احکام کو نہ پہچانیں اور اسے خوب جاننے والا اور صاحب حکمت ہے۔

۱۔ زمان بعثت میں جزیرۃ العرب کے بادیہ نشین لوگ کفر و نفاق پر زیادہ ڈٹے ہوئے تھے اور حق بات کو قبول نہ کرنے میں زیادہ سخت تھے۔ الاعراب اشد کفرًا و نفاقا

۲۔ زمان بعثت میں جزیرۃ العرب کے بادیہ نشین لوگ دینی ثقافت سے دور اور اتنے جاہل تھے کہ احکام الہی کی حدود کی صحیح شناخت نہ کر سکتے تھے۔ الاعراب اشد کفرًا و نفاقًا و اجدر ان لا یعلموا حدود ما انزل الله

۳۔ صاحبان تمدن و ثقافت کی نسبت اس سے دور رہنے والے بدوؤں کے کفر و نفاق کا شدید تر ہون
 الاعراب اشد کفرًا و نفاقا

۴۔ کفر و نفاق کے درجے ہیں اور یہ کم اور زیادہ ہوتے ہیں۔ الاعراب اشد کفرًا و نفاقا

۵۔ انسان کے ادیان الہی کے حقائق و معارف کی نسبت موقف اختیار کرنے میں اجتماعی اور ثقافتی

ماحول کا اثر_الاعراب اشد کفرًا و نفاقا

۶_ خدا تعالیٰ کی عالمانہ اور حکیمانہ آیات کے مقابلے میں کفر و نفاق اختیار کرنا انسان کی جہالت اور پست ثقافت کی دلیل ہے اگرچہ ظاہراً وہ متمدن ہی ہو_الاعراب اشد کفرًا و نفاقاً و اجدر لا يعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ و اللہ علیم حکیم

اگرچہ یہ آیت کریمہ ظاہراً بادیہ نشین لوگوں کی کفر و نفاق والی خصلت کو متعارف کر رہی ہے لیکن اسکے اس بیان سے کفر و نفاق اور پست ثقافت کے درمیان ایک قسم کا تلازم بھی ثابت ہو جاتا ہے۔

۷_ حدود و احکام سے جاہل لوگ بادیہ نشینوں کی طرح تمدن سے دور ہیں اگرچہ شہر میں ہی رہتے ہوں۔
الاعراب ... اجدر الا يعلموا حدود ما انزل اللہ

اس آیت کریمہ سے بادیہ نشین ہونے اور احکام الہی کو نہ جاننے کے درمیان تلازم سمجھ میں آتا ہے۔

۸_ بادیہ نشین ہونا اور اجتماعی ثقافت سے دور ہونا حدود و احکام الہی سے نا آگاہ ہونے کا پیش خیمہ ہے۔
الاعراب ... و اجدر الا يعلموا حدود ما انزل اللہ

۹_ تمدن و دانش سے دور ہونا، اسلام کی نظر میں قابل مذمت چیز ہے_الاعراب اشد ... و اجدر الا يعلمو

۱۰_ معاشرتی علم و دانش اور ثقافت اگر اعلیٰ ہو تو یہ حدود و احکام الہی کے گہرے ادراک اور انہیں قبول کرنے کا پیش خیمہ بنتے ہیں_الاعراب ... اجدر الا يعلموا حدود ما انزل اللہ

اس چیز کا بیان کرنا کہ بادیہ نشین لوگ حدود الہی کے ادراک سے دور ہیں اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ متمدن اور اہل دانش ہونا حدود الہی کی شناخت کا بہتر ذریعہ ہے۔

۱۱_ متمدن اور صاحبان علم و ثقافت کی ذمہ داری ان لوگوں کی نسبت زیادہ ہے جو بادیہ نشین اور ثقافت سے دور ہیں۔
الاعراب ... و اجدر الا يعلموا حدود ما انزل اللہ

آیت کریمہ کا لحن اگرچہ دیہاتی لوگوں کی توجیح اور ڈانٹ ڈپٹ ہے لیکن کلمہ "اجدر" ایک جہت سے بتاتا ہے کہ انکی شرعی ذمہ داری ان کے موقع و محل کی مناسبت سے ہلکی ہے اور اسکے مقابلے میں شہر نشین اور متمدن لوگ علم و دانش کے بہتر وسائل رکھنے کی وجہ سے زیادہ ذمہ دار ہیں۔

۱۲_ جہل اور لاعلمی کفر و نفاق کا اصلی سبب ہے_الاعراب اشد کفرًا و نفاقاً و اجدر الا يعلمو

مندرجہ بالا نکتہ "اجدر الا يعلموا" اور "اشد کفراً و نفاقاً" کے آپس کے ارتباط سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۳۔ پیغمبر اکرم (ص) پر نازل ہونے والے خدا تعالیٰ کے حدود و احکام علم و حکمت کی بنیاد پر ہیں۔

حدود ما انزل الله على رسوله و الله علیم حکیم

۱۴۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنین کو بیرونی دشمن (جنگ تبوک میں رومی لوگ) کے خلاف کامیاب جنگ لڑنے کے

بعد انہیں اپنے جوار میں رہنے والے کفر پیشہ دیہاتی لوگوں کے خطرہ سے غافل نہ رہنے کی نصیحت۔ *

الاعراب اشد کفراً و نفاقاً

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اس سے پہلے والی آیات مومنین کی جنگ تبوک سے کامیاب واپسی کے بارے میں ہیں،

احتمال ہے کہ یہ آیت کربمہ مجاہد مومنین کو خبردار کر رہی ہو کہ اس کامیابی کے بعد امن کا احساس نہ کریں اور توجہ رکھیں کہ

ان کے اطراف میں رہنے والے جاہل اور کفر پر ڈٹے ہوئے بادیہ نشین لوگ ان کیلئے سنجیدہ خطرہ ہیں۔

۱۵۔ پیغمبر اکرم (ص) کے زمانہ میں جزیرۃ العرب کے لوگ دو گروہ تھے دیہاتی اور شہری۔ الاعراب اشد کفراً و نفاق

۱۶۔ خدا تعالیٰ علیم (بہت جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے۔ و الله علیم حکیم

احکام: احکام اور علم خدا ۱۳؛ ان سے جاہل ہونا ۷؛ ان سے جاہل ہونے کا پیش خیمہ ۸؛ انکی خصوصیات ۱۳؛ ان کے

ادراک کا پیش خیمہ ۱۰؛

اسلام: اسلام اور تمدن ۹؛ صدر اسلام کی تاریخ ۱۵

اسما و صفات: حکیم ۱۶؛ علیم ۱۶

بادیہ نشین لوگ: انکا کفر ۳؛ انکا نفاق ۳؛ انکی خصوصیات ۳؛ انکی ذمہ داری ۱۱

تشبیہ: بادیہ نشینوں کے ساتھ تشبیہ ۷

تمدن: اسکی اہمیت ۹

جزیرۃ العرب: اسکے بادیہ نشین لوگ اور احکام ۲؛ اسکے بادیہ نشینوں کا بے ثقافت و دانش ہونا ۲؛ اسکے بادیہ

نشینوں کا حق کو قبول نہ کرنا ۱؛ اسکے بادیہ نشینوں کا کفر ۱؛ اسکے بادیہ نشینوں کا نفاق ۱؛ اسکے بادیہ نشینوں کی خصوصیات
 ۱، ۲؛ اس میں بادیہ نشینوں کا ہونا ۱۵؛ اس میں شہری لوگوں کا ہونا ۱۵
 جہالت: اسکی مذمت ۹؛ اسکی نشانیاں ۶؛ اسکے آثار ۱۲
 حدود الہی: ان سے جاہل ہونا ۷؛ ان سے جاہل ہونے کا پیش خیمہ ۸؛ ان کی خصوصیات ۱۳
 خدا تعالیٰ: اسکی تنبیہ ۱۳
 دین: اسکے درک کا ذریعہ ۱۰
 دیہاتی ہونا: اسکے آثار ۸
 شناخت: اسکے عوامل ۵
 علم: اسکی اہمیت ۹؛ اسکے آثار ۱۰
 غزوہ تبوک: اس میں کامیابی ۱۳
 کفر: آیات الہی کے ساتھ کفر کے آثار ۶؛ اسکے درجے ۳، ۴؛ اسکے عوامل ۱۲
 ماحول: اجتماعی ماحول کے اثرات ۵؛ علمی اور ثقافتی ماحول کے اثرات ۵
 متمدن لوگ ۳
 انکا نفاق ۱، ۳؛ انکی ذمہ داری ۱۱؛ غیر متمدن لوگ ۷، ۳؛ غیر متمدن لوگوں کا کفر ۱، ۳
 موقف اختیار کرنا: اس میں مؤثر عوامل ۵
 مومنین: صدر اسلام کے مومنین اور بادیہ نشین کافر ۱۳؛ صدر اسلام کے مومنین کو تنبیہ ۱۳
 نفاق: اسکے آثار ۶؛ اسکے درجے ۳، ۴؛ اسکے عوامل ۱۲

آیت ۹۸

﴿وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُّ بِكُمُ الدَّوَائِرَ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

انھیں اعراب میں وہ بھی ہیں جو اپنے انفاق کو گھٹا سمجھتے ہیں اور آپ کے بارے میں مختلف گردشوں کا انتظار کیا کرتے ہیں تو خود ان کے اور پربری گردش کی مار ہے اور اسے خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۱۔ عصر بعثت کے بعض پست ثقافت دیہاتی لوگ (زکات و صدقات) کو تاوان سمجھتے تھے۔
و من الاعراب من يتخذ ما ينفق مغرمًا

۲۔ انفاق کو خسارہ شمار کرنا جہالت اور بے ثقافت ہونے کی علامت ہے۔ و من الاعراب من يتخذ ما ينفق مغرمًا

۳۔ دینی معارف اور الہی اقدار سے جہالت اور انکا عدم ادراک انہیں برا سمجھنے اور ناروا شمار کرنے کا عامل ہے۔
و اجدر الا يعلموا حدود ما انزل الله ... يتخذ ما ينفق مغرمًا

جملہ (یتخذ ما ینفق مغرمًا) ہو سکتا ہے اس چیز کا ایک نمونہ ہو جو سابقہ آیت میں بادیہ نشین لوگوں کی جہالت اور نادانی کے بارے میں بطور کلی بیان کی گئی ہے۔

۳۔ عصر پیغمبر (ص) میں واجب مالیاتی حقوق اور انفاق کا موجود ہونا۔
و من الاعراب من يتخذ ما ينفق مغرمًا و يتربص بكم الدوائر

جملہ (یتربص بکم الدوائر) بتا رہا ہے کہ بادیہ نشین لوگ انفاق سے جان چھڑانے کیلئے کسی فرصت کے انتظار میں تھے۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسکے ادا کرنے پر مجبور سمجھتے تھے۔

۵۔ بعض بادیہ نشین لوگوں کا پیغمبر (ص) اور اسلامی حکومت کو مالی انفاق اور ٹیکس ادا کرنے سے ناراضی اور سخت برہم ہونا۔

و من الاعراب ... و يتربص بكم الدوائر

۶۔ بعض بادیہ نشین لوگ ٹیکس کی ادائیگی سے چھٹکارا پانے کیلئے پیغمبر (ص) اور مسلمانوں کے بلاؤں اور حادثات میں گرفتار ہونے کی آرزو کرتے تھے۔ و من الاعراب من يتخذ ما ينفق مغرمًا و يتربص بكم الدوائر

۷۔ بعض لوگوں کی پیغمبر (ص) اور اسلام کے ساتھ دشمنی کی بنیاد مادی اور مالی امور تھے۔
یتخذ ما ینفق مغرمًا و یتربص بکم الدوائر

۸۔ صدر اسلام کے بعض بادیہ نشین لوگوں کا بادل خواستہ اور جبری اتفاق کا اقدام کرنا۔
و من الاعراب من یتخذ ما ینفق مغرمًا

۹۔ بادیہ نشین اور اتفاق سے گریزاں منافقین کا صدر اسلام کے مومنین کے مقابلے میں کمزور موقف۔
و من الاعراب ... و یتربص بکم الدوائر

مومنین کیلئے بلا اور بد بختی کی آرزو کرنا (یتربص بکم الدوائر) انکی کمزوری کو بیان کر رہا ہے کیونکہ اگر قدرتمند ہوتے تو تلوار کے زور پر اسلامی قوانین کے خلاف بغاوت کر دیتے۔

۱۰۔ پیغمبر (ص) اور مومنین کیلئے بلاؤں اور بد بختی کی آرزو کرنے والوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے اور خدا تعالیٰ نے انہیں نظر انداز کیا ہے۔ یتربص بکم الدوائر علیہم دائرة السوء

جملہ "علیہم دائرة السوء" ظاہراً نفرین کر رہا ہے نہ صرف مستقبل سے خبر دے رہا ہے۔

۱۱۔ خدا تعالیٰ کا خبر دینا کہ بادیہ نشین لوگ اپنی بدخواہیوں میں خود مبتلا ہوں گے نہ پیغمبر (ص) اور مومنین۔
یتخذ ما ینفق مغرمًا و یتربص بکم الدوائر علیہم دائرة السوء

مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ جملہ (علیہم دائرة السوء) مقام اخبار میں ہو۔

۱۲۔ مومنین اور اسلام کیلئے بد بختی اور بلاؤں کی آرزو کرنے والا خود اس میں مبتلا ہوتا ہے۔
یتربص بکم الدوائر علیہم دائرة السوء

آیت سے خصوصیت مورد کو ملغا کرنے سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۱۳۔ خدا تعالیٰ سمیع (سننے والا) اور علیم (جاننے والا) ہے۔ و اللہ سمیع علیم

۱۴۔ خدا تعالیٰ کی، ہر ظاہر و مخفی بدگوئی اور منافقین کی اسلام و مومنین کی نسبت پنہان بدخواہی سے گہری آگاہی۔
و من الاعراب ... یتربص بکم الدوائر ... و اللہ سمیع علیم

کلمہ "سمیع" منافقین کی بدگوئی اور کلمہ "علیم" انکی اسلام و مسلمین کے بارے میں قلبی آرزو کو بیان کر رہا ہے۔
آرزو: حضرت محمد (ص) کیلئے بلاؤں کی آرزو کرنا ۶؛ مسلمانوں کیلئے بلاؤں کی آرزو کرنا ۶

احکام: انکی غلط تفسیر کرنے کے عوامل ۳
اسلام: اس کیلئے بدخواہی ۱۳; اس کیلئے بدخواہی کے آثار ۱۲
اسما و صفات: سمیع ۱۳; علیم ۱۳
اقدار: ان سے جہالت کے آثار ۳
انفاق: اسے ترک کرنے والوں کا کمزور ہونا ۹

بادیہ نشین لوگ: انکا انفاق ۸; انکا غضب ۵; انکا کمزور ہونا ۹; انکا ناخوش ہونا ۵; انکی آرزو ۶; انکی بدخواہی کا عملی ہونا
۱۱; انکی بدخواہی کے آثار ۱۱; انکی سوچ ۱; یہ اور انفاق ۶، ۱; یہ اور ٹیکس ۵، ۶; یہ اور حضرت محمد (ص) ۵; یہ اور زکات
۵، ۱; یہ اور صدقات ۵، ۱

بلا: اسکے اسباب ۱۲
ٹیکس: انکی تاریخ ۳; ٹیکس صدر اسلام میں ۳
جہالت: اسکی نشانیاں ۲
خدا تعالیٰ: اس کا علم غیب ۱۳
دشمنی: اسلام دشمنی کا سرچشمہ ۷; حضرت محمد کی دشمنی کا سرچشمہ ۷
دنیا پرستی: اسکے آثار ۷

دین: اس سے جہالت کے آثار ۳
زکات: اسکی تاریخ ۳; یہ صدر اسلام میں ۳
قرآن کریم: اسکی پیشین گوئیاں ۱۱
لعنت: یہ جن پر ہے ۱۰

محمد (ص): آپ (ص) کے بدخواہوں پر لعنت ۱۰
منافقین: انکی بدخواہی ۱۳; یہ اور مومنین ۹

مومنین: ان کے بدخواہوں پر لعنت ۱۰; ان کے لئے بدخواہی ۱۳; ان کے لئے بدخواہی کے آثار ۱۲

﴿وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرْبَاتٍ عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ سِذْخِلَهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

انھیں اعراب میں وہ بھی ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے انفاق کو خدا کی قربت اور رسول کی دعائے رحمت کا ذریعہ قرار دیتے ہیں اور بیشک یہ ان کے لئے سامان قربت ہے عنقریب خدا انھیں اپنی رحمت میں داخل کر لے گا کہ وہ غفور بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔

۱۔ صدر اسلام کے بادیہ نشین لوگوں کے درمیان خدا و قیامت پر حقیقی ایمان رکھنے والوں کا وجود، بعض دوسروں کے شدید کفر و نفاق رکھنے کے باوجود اعراب اشد کفر و نفاقاً ... و من الاعراب من یؤمن باللہ والیوم الآخر

۲۔ دینی معارف کے سلسلے میں خدا و قیامت پر ایمان کی اہمیت و من الاعراب من یؤمن باللہ والیوم الآخر صرف خدا و قیامت پر ایمان کا ذکر کرنا ان دو کے معارف الہی کے سلسلے کا محور ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ اجتماعی ماحول باوجود اسکے کہ انسان کے نظریاتی تمایلات اور معنوی عادات پر مؤثر ہوتا ہے لیکن اس سے اختیار اور انتخاب کو نہیں چھینتا۔ اعراب اشد کفر و نفاقاً ... و من الاعراب من یؤمن باللہ

بادیہ نشین عربوں کی شدید کفر و نفاق والی خصلت کو بیان کرنے کے بعد ان کے درمیان سچے مومنین کے وجود کی تصریح کرنا ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو۔

۳۔ خدا تعالیٰ کے یہاں انسان کے اعمال و انفاق کی قدر و قیمت میں اسکی نیت اور ارادے کا اثر۔
ما ینفق مغرم ... و یتخذ ما ینفق قربات عند اللہ و صلوات الرسول الا انها قربۃ

۵۔ بعض بادیہ نشین لوگوں کا تقرب الہی اور پیغمبر اکرم (ص) کی دعا حاصل کرنے کیلئے خلوص کے ساتھ انفاق کرنا و من الاعراب ... و یتخذ ما ینفق قربات عند اللہ و صلوات الرسول

۶۔ پیغمبر اکرم (ص)، کا انفاق کرنے والوں سے انفاق وصول کرنے کے بعد ان کیلئے دعا کرنا و یتخذ ما ینفق ... و صلوات الرسول

۷۔ خدا و قیامت پر حقیقی ایمان، عمل میں اخلاص اور میل و رغبت کے ساتھ اتفاق کرنے کا موجب بنتا ہے۔

و من الاعراب من يؤمن بالله و اليوم الآخر و يتخذ ما ينفق قربات عند الله

۸۔ سچے مومنین قرب الہی اور پیغمبر اکرم (ص) کی دعا حاصل کرنے کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔

و من الاعراب من يؤمن بالله ... و صلوات الرسول

۹۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں پیغمبر اکرم (ص) کی دعا کا بڑا اثر اور قدر و قیمت ہے۔

و يتخذ ما ينفق قربات عند الله و صلوات الرسول

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے مومنین کے اس قصد اور نیت کو ایک قابل قدر کام کے طور پر یاد فرمایا ہے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۱۰۔ اتفاق، خدا تعالیٰ کے قریب ہونے، پیغمبر اکرم (ص) کی دعائیں لینے اور خدا تعالیٰ کی رحمت و بخشش کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ و يتخذ ما ينفق قربات ... الا انها قرية لهم سيدخلهم ... غفور رحيم

۱۱۔ مومنین کا خلوص کے ساتھ اتفاق ان کے خدا تعالیٰ کے نزدیک ہونے اور پیغمبر اکرم (ص) کی دعا کے حصول کا سبب ہے۔ و من الاعراب ... يتخذ ما ينفق قربات عند الله و صلوات الرسول الا انها قرية

۱۲۔ پیغمبر اکرم (ص) کی دعا انسان کے خدا کے نزدیک ہونے اور اسکی بخشش و رحمت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ و صلوات الرسول الا انها قرية ... غفور رحيم

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ شاید "انہا" کی ضمیر کا مرجع "صلوات" ہو مندرجہ بالا نکتہ حاصل کیا گیا ہے۔

۱۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کی دعا حاصل کرنے کیلئے عمل انجام دینا قربت الہی کا ذریعہ ہے نہ مشرکانہ عمل۔ و صلوات الرسول الا انها قرية

چونکہ خدا تعالیٰ نے مومنین کی، پیغمبر اکرم (ص) کی دعا حاصل کرنے کی کوشش کی تائید فرمائی ہے اور اسے اپنی قربت کا ذریعہ قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل شرک سے آلودہ نہیں ہے۔

۱۳۔ اسلامی معاشرے کے رہبر کیلئے انفاق کرنے والوں اور دینی خدمات انجام دینے والوں کی قدردانی کرنا اور ان کیلئے دعا کرنا ضروری ہے۔ ویتخذ ما ینفق ... صلوات الرسول

پیغمبر (ص) کا انفاق کرنے والوں کیلئے دعا کرنا اور پھر خدا تعالیٰ کا اسے ایک اچھائی کے طور پر ذکر کرنا مندرجہ بالا نکتے پر دلالت کرتا ہے۔

۱۵۔ خدا تعالیٰ کے قریب ہونے اور معنوی اقدار کو حاصل کرنے کیلئے مادی وسائل سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔
من یؤمن باللہ ... و یتخذ ما ینفق قربات عند اللہ و صلوات الرسول

۱۶۔ خدا تعالیٰ کا انفاق کرنے والے مومنین کو اپنے دریائے رحمت میں غوطے دینے کا وعدہ۔ سیدخلہم اللہ فی رحمته
۱۷۔ مومنین کا خلوص کے ساتھ انفاق انکی گذشتہ لغزشوں کی بخشش اور خدا تعالیٰ کی رحمت واسعہ کے ان کے شامل حال ہونے کا سبب بنتا ہے۔ سیدخلہم اللہ فی رحمته ان اللہ غفور رحیم

۱۸۔ انفاق کرنے والے مومنین کا رحمت خداوندی سے بہرہ مند ہونا اسکی بے پایان رحمت و بخشش کا نتیجہ ہے۔
و من الاعراب من یؤمن ... و یتخذ ما ینفق قربات ... سیدخلہم اللہ فی رحمته

۱۹۔ خدا تعالیٰ غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (وسیع رحمت والا) ہے۔ ان اللہ غفور رحیم

اسما و صفات : غفور ۱۹؛ رحیم ۱۹

اقدار : انکو حاصل کرنے کی اہمیت ۱۵؛ ان میں مؤثر عوامل ۳

انسان : اس کا اختیار ۳

انفاق : اسکی قدر و قیمت کا معیار ۳؛ اسکے اثرات ۱۰؛ اس میں اخلاص کے عوامل ۷

انفاق کرنے والے : ان کا شکریہ ادا کرنا ۱۳؛ انکے ساتھ وعدہ ۱۶؛ ان کیلئے دعا کرنا ۱۳، ۶

ایمان : خدا پر ایمان کی اہمیت ۲؛ خدا پر ایمان کے آثار ۷؛ قیامت پر ایمان کی اہمیت ۲؛ قیامت پر ایمان کے آثار ۷

بادیہ نشین لوگ: ان کا اخلاص ۵; انکا انفاق ۵; انکا تقرب ۵ یہ اور حضرت محمد (ص) کی دعا ۵
بخشش: اس کا پیش خیمہ ۱۰، ۱۲، ۱۴

تقرب: اس کا پیش خیمہ ۱۳; اسکی اہمیت ۱۵; اس کے عوامل ۱۰، ۱۱، ۱۲

تمایلات: ان میں مؤثر عوامل ۳

خدا تعالیٰ: اسکی بخشش کے آثار ۱۸; اسکی رحمت کا پیش خیمہ ۱۰، ۱۲، ۱۴; اسکی مہربانی کے آثار ۱۸; اسکے وعدے ۱۶
دعا: اسکی اہمیت ۱۳

دین کے خدمت گزار لوگ: انکا شکریہ ادا کرنا ۱۳; ان کیلئے دعا ۱۳
دینی راہنما: ان کی ذمہ داری ۱۳; ان کی طرف سے شکریہ ادا کرنے کی اہمیت ۱۳،
رحمت: اس کا وعدہ ۱۶; یہ جنکے شامل حال ہے ۱۶، ۱۸

عقیدہ: اس میں مؤثر عوامل ۳

عمل: اسکی قدر و قیمت کا معیار ۳; اس میں اخلاص کے عوامل ۴; پسندیدہ عمل ۱۳
قیامت: اس پر ایمان رکھنے والے ۱

کفار: بادیہ نشین کفار ۱

کفر: اسکے درجے ۱

ماحول: اجتماعی ماحول کے آثار ۳; اجتماعی ماحول کا مجبور کرنا ۳

مادی وسائل: ان سے استفادہ کرنا ۱۵

محرک: اسکے آثار ۳

محمد (ص): آپ (ص) کی دعا ۶; آپ (ص) کی دعا حاصل کرنا ۱۳;

آپ (ص) کی دعا کا پیش خیمہ ۱۰؛ آپ (ص) کی دعا کی قدر و قیمت ۹؛ آپ (ص) کی دعا کے آثار ۱۲، ۹؛ آپ (ص) کی دعا کے
عوامل ۱۱

مومنین: انکی کوشش ۱۸؛ ان کے انفاق کے آثار ۱۴، ۱۱؛ ان کے ساتھ وعدہ ۱۶؛ بادیہ نشین مومنین ۱؛ خدا پر
ایمان لانے والے ۱؛ مومنین اور حضرت محمد (ص) کی دعا ۸؛ مومنین اور خدا کا تقرب ۸
نفاق: اسکے اثرات ۱
نیت: اسکے اثرات ۳

آیت ۱۰۰

﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ
تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

اور مہاجرین و انصار میں سے سبقت کرنے والے اور جن لوگوں نے نیکی میں ان اتباع کیا ہے ان سب سے خدا راضی
ہو گیا ہے اور یہ سب خدا سے راضی ہیں خدا نے ان کے لئے وہ باغات مہیا کئے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور یہ
ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ، مہاجرین و انصار میں سے سب سے پہلے قدم بڑھانے والوں اور ان کے راستے کی پیروی کرنے والوں سے
راضی ہے اور وہ بھی خدا تعالیٰ سے راضی ہیں۔

و السابِقون الاولون من المهاجرين و الانصار و الذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم و رضوا عنه

۲۔ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں ایمان و عمل کی طرف سبقت کرنے کی خاص اہمیت اور قدر و قیمت ہے۔

و السابِقون الاولون من المهاجرين و الانصار

۳۔ سخت اور دشوار حالات میں دین اور الہی اقدار کی حمایت کرنے کی بڑی قدر و قیمت ہے۔

و السابِقون الاولون من المهاجرين و الانصار

۳۔ صرف نیکی کے راستے میں مہاجرین و انصار کی پیروی قابل تعریف اور قابل قدر ہے نہ ہر قسم کی پیروی

و السابِقون ... و الذين اتبعوهم باحسان

۵۔ مہاجرین و انصار کے قابل قدر ہونے کا لازمہ ان سے برے عمل کے صدور کی نفی نہیں ہے۔
و الذین اتبعوہم باحسان

خدا تعالیٰ نے متابعت کرنے والوں کے قابل قدر ہونے کو اس چیز کے ساتھ مشروط کیا ہے کہ وہ صرف نیکی کی بنیاد پر اور نیکیوں میں مہاجرین و انصار کی پیروی کریں نہ ہر قسم کے عمل میں اور ہر ہدف کے ساتھ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مہاجرین و انصار برے عمل سے مبرا نہیں تھے۔

۶۔ دل کے ساتھ خدا تعالیٰ سے راضی ہونا اور میل و رغبت کے ساتھ اسکے احکام و قوانین کو قبول کرنا، نہ بے رغبتی کے ساتھ اور مجبور ہو کر، سچے مومنین کے اوصاف میں سے ہے۔

و السابقون الاولون ... و الذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

۷۔ راہ خدا میں ہجرت اور دین کی مدد کرنا رضائے الہی اور بہشت میں دائمی حیات کے حصول کا ذریعہ ہے۔
من المهاجرین و الانصار ... رضی اللہ عنہم

۸۔ مہاجرین و انصار میں سے سب سے پہلے اور برتر مومنین سے خدا تعالیٰ کی برتر رضا کا اعلان۔
و السابقون الاولون من المهاجرین ... رضی اللہ عنہم

ہو سکتا ہے "الاولون" کی قید تو ضیحی نہ ہو بلکہ "سابقون" کو دو گروہوں میں تقسیم کرنے کیلئے ہو، کہ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ پیش قدم مہاجرین و انصار کے دو گروہ تھے بعض "الاولون" اور بعض دوسرے۔ قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا نکتے کے علاوہ ہو سکتا ہے "السابقون" اور "الاولون" کے الفاظ صرف سبقت زمانی بتانے کیلئے نہ ہوں بلکہ معنوی سبقت و اولویت پر بھی دلالت کرتے ہوں۔

۹۔ پیش قدم مہاجرین و انصار کے درمیان بھی فضل و کمال کا تفاوت اور تقدم و تاخر موجود تھا۔
و السابقون الاولون من المهاجرین و الانصار

مندرجہ بالا نکتہ اس بنیاد پر ہے کہ "الاولون" کی قید احترازی ہو کہ اس صورت میں یہ "سابقون" کو دو گروہوں میں تقسیم کرے گی۔

۱۰۔ اقدار کی طرف پیش قدم ہونا خود بہت قابل قدر ہے۔ و السابقون الاولون

۱۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مہاجرین و انصار اور انکا اتباع کرنے والے نیک کردار لوگوں کو، ان کیلئے بہشت کے آمادہ ہونے کی خوشخبری۔ اعد لهم جنات تجری تحتها الانهار

۱۲۔ مومنین آخرت میں دائمی سعادت اور کامیابی کے ساتھ لبریز زندگی سے بہرہ مند ہوں گے۔
خالدين فيها ابدًا ذلك الفوز العظيم

۱۳۔ بہشت کے باغات، متعدد اور ان میں فراوان نہریں ہیں۔ و اعد لهم جنات تجری تحتها الانهار
۱۴۔ ایمان کی طرف پیش قدم ہونے والے اور انکا اتباع کرنے والے نیک کردار لوگ آخرت میں خدا تعالیٰ کے مادی و معنوی لطف و کرم سے بہرہ مند ہوں گے۔ رضی اللہ عنہم ... لهم جنات تجری
رضائے الہی، معنوی لطف ہے اور دائمی بہشت مادی نعمت ہے۔

۱۵۔ بہشت کے گھنے درختوں کے نیچے نہروں کا جاری ہونا آخرت کی لذت آفرین اور پرکشش نعمتوں کا ایک جلوہ ہے۔
لهم جنات تجری تحتها الانهار

۱۶۔ مومنین کا بہشت کی نعمتوں اور اس میں زندگی کے زوال کی پریشانی سے آسودہ خاطر ہونا۔ خالدين فيها ابد
۱۷۔ انسان کا رضائے الہی اور بہشت میں حیات جاوید کا حاصل کر لینا عظیم کامیابی اور حقیقی سعادت ہے۔
رضی اللہ عنہم ... جنات ... خالدين فيها ابدًا ذلك الفوز العظيم

۱۸۔ خدا کا انسان اور انسان کا خدا سے راضی ہونا انسان کے بہشت جاوید اور حقیقی کامیابی کو حاصل کر لینے کا عامل ہے۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنه و اعد لهم جنات ... ذلك الفوز العظيم

۱۹۔ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے: "...فكان ابی (ع) سابق السابقین الی اللہ و الی رسولہ... وذلک انہ لم یسبقہ الی الایمان احد و قد قال اللہ تعالیٰ: "و السابقون الاولون من المہاجرین و الانصار..." فہو سابق جمیع السابقین..."
میرے پدر بزرگوار خدا و رسول کی طرف سب سے پہلے پیش گام لوگوں میں سے بھی پیش گام تھے... کیونکہ کسی نے بھی ایمان کے سلسلے میں ان پر سبقت نہیں کی... اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے "مہاجرین و انصار میں سے سب سے پہلے پیش قدم" پس وہ سب سے پہلے سبقت

کرنے والوں میں سے بھی سب سے آگے والے تھے۔^(۱)

۲۰۔ امام صادق (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "مہاجرین و انصار میں سے سب سے پہلے سبقت کرنے والے اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ انکی پیروی کی" کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: "فبدء بالمهاجرين الاولين على درجة سبقهم ثم ثنى بالانصار ثم ثلث بالتابعين لهم باحسان فوضع كل قوم على قدر درجاتهم و منازلهم عنده ..."; پس خدا تعالیٰ نے ایمان کی طرف سبقت کرنے کی بناء پر پہلے مہاجرین کو ذکر فرمایا پھر دوسرے نمبر پر انصار کو اور تیسرے نمبر پر نیکی کے ساتھ انکی پیروی کرنے والوں کو، خدا تعالیٰ نے ہر گروہ کو اسی ترتیب کے ساتھ ذکر فرمایا ہے جسکے ساتھ وہ اسکے یہاں درجہ رکھتا تھا۔^(۲)

اتباع کرنے والے: ان سے راضی ہونا ۱؛ انکو بشارت ۱۱؛ انکی اضروی پاداش ۱۳؛ ان کے فضائل ۱۳

اقدار: ۲، ۳؛ انکا معیار ۱۰، ۵، ۳؛ انکی حمایت کی قدر و قیمت ۳؛ ان میں سبقت ۱۰

امام علی (ع): انکا ایمان ۱۹

انصار: ان سے راضی ہونا ۸، ۱؛ ان کا راضی ہونا ۱؛ ان کا مرتبہ ۹؛ انکا مقام ۲۰؛ انکو بشارت ۱۱؛ انکی پیروی کی قدر و قیمت ۳؛ ان کے عمل کی قدر و قیمت ۵

ایمان: اس میں سبقت کرنے والوں کی اضروی پاداش ۱۳؛ اس میں سبقت کرنے والوں کے فضائل ۱۳؛ اس میں سبقت کی اہمیت ۲؛ اس میں سبقت کی قدر و قیمت ۲؛ اس میں سبقت کرنے والوں کے مادی وسائل ۱۳؛ اس میں سبقت کرنے والوں کے معنوی وسائل ۱۳

بہشت: اسکی بشارت ۱۱؛ اسکی نعمتوں کا ہمیشہ رہنا ۱۶؛ اسکی نعمتیں ۱۵، ۱۳؛ اسکی نہروں کا متعدد ہونا ۱۳؛ اسکی نہریں ۱۵؛ اسکے اسباب ۱۸؛ اس کے باغات کا متعدد ہونا ۱۳؛ اسکے درخت ۱۵؛ اس میں ہمیشہ رہنا ۱۶؛ اس میں ہمیشہ رہنے کا

پیش خیمہ ۷

بہشتی لوگ: ۱۱

(۱) امالی شیخ طوسی ج ۲ ص ۱۷۶۔ تفسیر بہان ج ۲ ص ۱۵۲ ح ۱۔

(۲) کافی ج ۲ ص ۴۱ ح ۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۵۵ ح ۲۸۲۔

حیات: اخروی حیات کا پیش خیمہ ۷؛ اخروی حیات کی اہمیت ۱۷
خدا تعالیٰ: اسکا راضی ہونا ۱؛ اسکی بشارتیں ۱۱؛ اسکے راضی ہونے کا پیش خیمہ ۷؛ اسکے راضی ہونے کی اہمیت ۱۷؛ اسکے
راضی ہونے کے آثار ۱۸

خدا تعالیٰ کی رضا: یہ جنہیں حاصل ہے ۸
دین: اس کا قبول ہونا ۶؛ اسکی امداد کے آثار ۷؛ اسکی حمایت کی قدر و قیمت ۳
دینداری: اس میں سختیاں ۳

راضی ہونا: خدا سے راضی ہونا ۱؛ خدا سے راضی ہونے کے آثار ۱۸
روایت ۱۹، ۲۰

سعادت: اسکے موارد ۱۷
کامیابی: اسکے عوامل ۱۸؛ اسکے مراتب ۱۷؛ اسکے موارد ۱۷
مسلمان: پہلے مسلمان ۱۹

مومنین: انکا اخروی سکون ۱۶؛ انکا بہشت میں ہمیشہ رہنا ۱۶؛ انکی اخروی حیات ۱۶؛ انکی اخروی سعادت ۱۲؛ انکی
اخروی کامیابی ۱۲؛ انکی دائمی زندگی ۱۲؛ انکی صفات ۶

مہاجرین: ان سے راضی ہونا ۸؛ انکا راضی ہونا ۸، ۱۱؛ انکا مقام ۲۰؛ انکو بشارت ۱۱؛ انکی پیروی کی قدر و قیمت ۳؛ ان کے
عمل کی قدر و قیمت ۵؛ ان کے مراتب ۹

نعمت: اخروی نعمتیں ۱۵
نیک عمل: اسکی طرف سبقت کرنے والے ۲۰
ہجرت: اسکے آثار ۷

آیت ۱۰۱

﴿وَمَنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُّوا عَلَى النَّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ﴾

اور تمہارے گرد و بہاتوں میں بھی منافقین ہیں اور اہل مدینہ میں تو وہ بھی ہیں جو نفاق میں ماہر اور سرکش ہیں تم ان کو نہیں جانتے ہو لیکن ہم خوب جانتے ہیں۔ عنقریب ہم ان پر دوہرا عذاب کریں گے اس کے بعد یہ عذاب عظیم کی طرف پلٹا دئے جائیں گے۔

۱۔ خدا تعالیٰ کا مومنین کو خبردار کرنا کہ بادیہ نشین اور خود مدینہ والوں میں سے بعض نا معلوم منافقین ان کے اطراف میں موجود ہیں۔ و ممن حولکم من الاعراب منافقون و من اهل المدينة مردوا علی النفاق

۲۔ اہل مدینہ کے درمیان عادی اور پنہان منافقین کا وجود۔ و من اهل المدينة مردوا علی النفاق

"مَرَدٌ" کا ایک معنی ہے "استمر" اور "قرن" (استمرار اور عادت)

۳۔ مدینہ کے منافقین کی منافقانہ حرکتیں، بادیہ نشین منافقین کی حرکتوں اور چالوں سے زیادہ پیچیدہ اور سخت تھیں۔
و ممن حولکم ... و من اهل المدينة مردوا علی النفاق

۳۔ منافقین اپنے سب پوشیدہ کاموں اور چہرہ دستیوں کے باوجود علم الہی کے دائرے سے باہر نہیں ہیں۔
و ممن حولکم ... لا تعلمهم نحن نعلمهم

۵۔ وحی کے سائے میں پیغمبر اکرم (ص) اور مومنین کا منافقین کے وجود سے مطلع ہونا۔
و ممن حولکم ... نحن نعلمهم

۶۔ مدینہ کے مرموز اور مخفی منافقین کو خدا تعالیٰ کی طرف

سے قیامت کے عظیم اور آخری عذاب کے علاوہ دوسرے عذاب کی دھمکی۔ سنعدبھم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم

۷۔ خدا تعالیٰ کا غیر محدود علم منافقین کی بجا رسوائی اور سزا کا سرچشمہ ہے۔

نحن نعلمهم سنعدبھم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم

۸۔ اسلامی معاشروں کا پوشیدہ منافقین کے وجود اور سرگرمیوں سے ہمیشہ ہوشیار رہنا ضروری ہے۔

و ممن حولکم من الاعراب

۹۔ مرکز معرفت اور اسلام کے سنگرمیں رہنے سے ذمہ داری بڑھ جاتی ہے اور اس میں رہ کر منافقانہ چالیں چلنے سے دوگنا

عذاب ہوتا ہے۔* و ممن حولکم من الاعراب ... سنعدبھم مرتین

مذکورہ منافقین کا دوگنا عذاب ہو سکتا ہے اس وجہ سے ہو کہ انہوں نے مومنین کے قریب (ممن حولکم) اور تبلیغ دین کے مرکز (مدینہ) میں رہتے ہوئے منافقت کا راستہ اپنایا۔

۱۰۔ چھپے ہوئے منافقین کو دنیا، برزخ اور پھر قیامت میں عذاب ہوگا۔ سنعدبھم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم

مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ آخرت سے پہلے عذاب سے مراد، ایک دنیا اور دوسرا برزخ کا عذاب ہو۔

۱۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے منافقین کو انکی جبری واپسی اور پھر قیامت میں عظیم عذاب میں مبتلا ہونے کی دھمکی۔
ثم یردون الی عذاب عظیم

۱۲۔ شہر میں رہنا علم و آگاہی کے ساتھ ساتھ منافقت و راہ انحراف میں زیادہ پیچیدہ ہو جانے کا خطرہ بھی رکھتا ہے۔

الاعراب اشد کفراً و نفاقاً ... و من اهل المدینة مردوا علی النفاق

آیت ۹۷ میں بادیہ نشینوں کی انکی پست فکری پر مذمت کے ساتھ ساتھ تلویحاً بڑے معاشروں کے ساتھ پیوستہ ہونے کی تعریف بھی ہے اور اس آیت میں مدینہ کے منافقین کو نفاق میں بادیہ نشینوں کی نسبت زیادہ ماہر قرار دیا گیا ہے یعنی اس اچھائی کے مقابلے میں یہ برائی بھی ہے۔

اسلامی معاشرہ: اسکی ذمہ داری ۹؛ اس کے ہوشیار ہونے کی اہمیت ۹؛ یہ اور منافقین ۹

بادیہ نشین لوگ: انکا نفاق ۳

خدا تعالیٰ:

اس کا علم ۸؛ اسکی تنبیہ ۱؛ اسکی دھمکیاں ۴، ۱۳؛ اسکے علم کا احاطہ ۵
 شہر نشینی: اس کے آثار ۱۳؛ اس میں انحراف کا خطرہ ۱۳؛ اس میں نفاق کا خطرہ ۱۳
 عذاب: اسکی دھمکی ۴؛ اسکے درجے ۴، ۱۳

محمد (ص): آپ (ص) اور بادیہ نشین منافقین ۱۱؛ آپ (ص) اور غیر معلوم منافقین ۶، ۲؛ آپ (ص) اور مدینہ کے منافقین
 ۱۱؛ آپ (ص) کی آگاہی ۶؛ آپ (ص) کے علم کا دائرہ ۱۱، ۲

مدینہ: اس میں رہنے والوں کی ذمہ داری ۱۰؛ اس میں منافقت کا دو گنا عذاب ۱۰
 مدینہ کے منافقین: انکا نفاق ۳؛ انکو دھمکی ۴؛ ان کے نفاق کی شدت ۳

منافقین: انکا اخروی عذاب ۱۲؛ انکا برزخ والا عذاب ۱۲؛ انکا تظاہر ۲؛ انکا دنیوی عذاب ۱۲؛ انکا دو گنا عذاب ۴؛ انکا عجز ۵؛
 انکو دھمکی ۱۳؛ انکی رسوائی کے عوامل ۸؛ انکی سزا ۸؛ انکے اخروی عذاب کا حتمی ہونا ۱۳؛ انکے ساتھ عملی سلوک ۲؛ انکے
 متعدد عذاب ۱۲

مومنین: انکو تنبیہ ۱؛ انکی آگاہی ۶؛ یہ اور بادیہ نشین منافقین ۱۱، ۱؛ یہ اور غیر معلوم منافقین ۶، ۱؛ یہ اور مدینہ کے منافقین
 ۱، ۱۱

وحی: اس کا کردار ۶

آیت ۱۰۲

﴿وَأَخْرُؤْنَ اعْتَرِفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

اور دوسرے وہ لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا کہ انہوں نے نیک اور بد اعمال مخلوط کر دیے ہیں عنقریب
 خدا ان کی توبہ قبول کر لے گا کہ وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

۱۔ بعض گناہکاروں اور جنگ تبوک سے گریز کرنے والوں کا اپنے برے عمل کا اعتراف۔ و آخرون اعترفوا بذنوبهم
 اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ سابقہ آیات جنگ

تبوک اور اس میں شرکت نہ کرنے والوں کے بارے میں تھیں کہا جاسکتا ہے کہ یہ آیت بھی انہیں میں سے بعض گریز کرنے والوں کے بارے میں ہے۔

۲۔ گناہ کا اعتراف کر لینا اور اپنے کو مستحق تنقید ٹھہرانا رحمت و بخشش الہی کے حصول کا ذریعہ اور توبہ کا ایک رکن ہے۔ اعترفوا ... عسی اللہ ان یتوب علیہم ان اللہ غفور رحیم

۳۔ انسان کے اعمال کے درمیان نیک کاموں کا وجود اس کے اپنی خطاؤں سے توبہ کرنے کا ذریعہ ہے۔*
و آخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا

ممکن ہے "خلطوا عملا صالحا..." یہ بتانے کیلئے ہو کہ عمل صالح کا وجود ان کے توبہ کی طرف متوجہ ہونے میں اثر رکھتا تھا۔

۳۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان خوف و امید کی حالت سے خارج نہ ہو۔ عسی اللہ ان یتوب علیہم

خدا تعالیٰ نے قطعی طور پر نہیں فرمایا کہ انکی توبہ قبول ہو جائیگی بلکہ فرمایا امید ہے انکی توبہ قبول ہو جائے۔

۵۔ گناہگار کا اپنے عمل کے برا ہونے کی طرف متوجہ ہونا اور پھر اس کا اعتراف کر کے اس پر نادم ہونا توبہ کے مترادف ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے گناہ کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ اعترفوا بذنوبهم ... عسی اللہ ان یتوب علیہم

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے "اعترفوا" کے مقابلے میں "عسی اللہ ان یتوب" کا وعدہ دیا ہے اور اعتراف کے بعد توبہ کا ذکر نہیں کیا۔ مندرجہ بالا مطلب حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ نادم اور پشیمان خطا کار کو خود سازی اور اپنی تربیت کا امیدوار ہونے کی ضرورت ہے۔

عسی اللہ ان یتوب علیہم ان اللہ غفور رحیم

۷۔ نادم اور اعتراف کر لینے والے خطا کاروں کیلئے اسلام کی آغوش کا کھلا ہونا۔ عسی اللہ ان یتوب علیہم ان اللہ غفور رحیم

۸۔ توبہ قبول کر لینا خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر فضل ہے ورنہ اس کیلئے لازم اور ضروری نہیں ہے۔

عسی اللہ ان یتوب علیہم

احتمال ہے کہ کلمہ "عسی" کا استعمال مندرجہ بالا نکتہ کو بیان کرنے کیلئے ہو یعنی توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ پر کسی قسم کا حق نہیں رکھتا۔

۹۔ نادم اور اعتراف کر لینے والے گناہکاروں کی توبہ کا قبول کر لینا خدا تعالیٰ کی رحمت و بخشش کا ایک جلوہ

ہے۔ عسی اللہ ان یتوب علیہم ان اللہ غفور رحیم

۱۰۔ خدا تعالیٰ غفور (بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے۔ ان اللہ غفور رحیم

۱۱۔ راوی کہتا ہے امام باقر (ع) نے فرمایا: "الذین خلطوا عملاً صالحاً و آخر سیئاً" "فاللئک قوم مؤمنون یحدثون فی ایمانہم من الذنوب التي یعیبها المؤمنون و یکرہونها فاللئک عسی اللہ ان یتوب علیہم"; "جن لوگوں نے ملے جلے نیک اور برے اعمال کئے ہیں" سے مراد وہ مومنین ہیں جو ایمان کے ساتھ ساتھ بعض گناہوں کے بھی مرتکب ہوتے ہیں کہ جنہیں یہ مومنین عیب سمجھتے ہیں اور ناپسند کرتے ہیں ان کے بارے میں امید ہے کہ خدا تعالیٰ انکی توبہ قبول کر لے (۱)۔

۱۲۔ امام باقر (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "... عسی اللہ ان یتوب علیہم ..." کے بارے میں روایت کی گئی ہے: العسی من اللہ واجب... "عسی" جو خدا فرماتا ہے وہ لازمی اور حتمی ہوتا ہے (نہ صرف احتمال اور امید کے معنی میں)

(۲)

۱۳۔ ابوبکر حضرمی کہتے ہیں: "قال محمد ابن سعید: اسئل ابا عبد اللہ (ع) فاعرض علیہ کلامی وقل لہ : انی اتولا کم وابرء من عدوکم اقول بالقدر... قال: فعرضت کلامہ علی ابی عبد اللہ فحرک یدہ ثم قال: خلطوا عملاً صالحاً و آخر سیئاً" مجھے محمد بن سعید نے کہا کہ امام صادق (ع) سے سوال کر اور ان کے سامنے میری باتیں پیش کر اور انہیں بتا کہ میں آپ کی ولایت کو قبول کرتا ہوں اور آپ کے دشمنوں سے بیزار ہوں... نیز قدر کا بھی قائل ہوں حضرمی کہتے ہیں میں نے اسکی بات امام صادق (ع) کے سامنے پیش کی تو آپ نے (تنقید کی صورت میں) اپنے ہاتھ کو حرکت دی اور فرمایا ان لوگوں نے اچھے اور برے عمل کو مخلوط کر دیا ہے..." (۳)

اسلام: اس کا توبہ قبول کرنا؛ اسکی جذائیت؛ یہ اور پشیمان گناہگار

اسما و صفات: رحیم ۱۰؛ غفور ۱۰

(۱) کافی ج ۲ ص ۴۰۸ ح ۲۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۵۷ ح ۲۹۲۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۰۵ ح ۱۰۵۔ بحار الانوار ج ۶ ص ۱۷۲ ح ۱۹۔

(۳) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۱۰۸۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۵۷ ح ۲۹۵۔

اقرار: اقرار گناہ کے آثار ۵، ۲؛ گناہ کا اقرار ۱؛ ناپسندیدہ عمل کا اقرار ۱

بخشش: اس کا پیش خیمہ ۵، ۲

تربیت: اس میں امیدواری ۶

تزکیہ: اس میں امیدواری ۶

توبہ: اس کا قبول ہونا ۸؛ اسکی قبولیت کا پیش خیمہ ۳؛ اس کے ارکان ۲؛ اس کے موارد ۵

خدا تعالیٰ: اس کا فضل ۸؛ اس کا مطلوب ۳؛ اسکی بخشش کی نشانیاں ۹؛ اسکی رحمت کا پیش خیمہ ۲؛ اسکی رحمت کی نشانیاں

۹؛ اس کے کلام میں عسی ۱۲

خوف: خوف و امید ۳

روایت: ۱۱، ۱۲، ۱۳

عمل صالح: اس کے آثار ۳؛ عمل صالح اور ناپسندیدہ عمل کا مخلوط ہونا ۱۳

غزوہ تبوک: اس سے گریز کرنے والوں کا اقرار ۱

گناہ: اس سے پشیمان ہونے کے آثار ۵

گناہگار لوگ: انکا اقرار ۱؛ انکی امیدواری کی اہمیت ۶؛ انکی توبہ کا قبول ہونا ۹؛ پشیمان ہونے والے گناہگاروں کی معنوی

ضروریات ۶

مومنین: انکی توبہ ۱۱؛ گناہگار مومنین ۱۱

آیت ۱۰۳

﴿ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾

پیغمبر آپ ان کے اموال میں سے زکوٰۃ لے لیجئے کہ اس کے ذریعہ یہ پاک و پاکیزہ ہو جائیں اور انھیں دعائیں دیجئے کہ آپ کی دعا ان کے لئے تسکین قلب کا باعث ہوگی اور خدا سب کا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو لوگوں سے صدقہ (زکات) وصول کرنے کا حکم۔ خذ من اموالہم صدقۃ

۲۔ انسان کے مختلف اموال میں صدقہ (زکات) ہے۔ خذ من اموالہم صدقۃ

(اموال کی مفرد) مال، اسم جنس ہے جو انسان کی ہر کمائی کو شامل ہے۔

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) اور اسلامی معاشرے کے حاکم کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں سے صدقہ (شرعی مالیات) وصول

کریں اور منتظر نہ رہیں کہ وہ خود ادا کرنے کا اقدام کریں۔ خذ من اموالہم صدقۃ

"تقبل" کی بجائے کلمہ "خذ" کا استعمال کرنا بتاتا ہے کہ حاکم اسلامی کو صدقے کی ادائیگی کا منتظر نہیں رہنا چاہیے بلکہ ضروری ہے کہ خود ان سے اخذ کرے۔

۴۔ صدقہ (زکات) کن اموال میں واجب ہے اور اسکی مقدار کیا ہے؟ یہ پیغمبر (ص) اور حاکم اسلامی کے اختیار میں ہے۔

خذ من اموالہم صدقۃ

"صدقہ" کا نکرہ آنا اور اسکی مقدار کا معین نہ کرنا شاید اس وجہ سے ہے کہ یہ پیغمبر (ص) اور حاکم اسلامی کے اختیار میں ہے۔

۵۔ اموال کا صرف کچھ حصہ بعنوان صدقہ و زکات لیا جاتا ہے نہ پورا مال۔

خذ من اموالہم صدقۃ

مندرجہ بالا نکتہ "من" تبعضیہ سے حاصل ہوتا ہے یعنی اموال کا کچھ حصہ صدقات کے طور پر وصول کرو۔

۶۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جہاد سے گریز کرنے والے ان لوگوں سے صدقہ (زکات) لینے کی اجازت جو اپنے گناہ کا اعتراف

کر چکے تھے۔ و آخرون اعترفوا بذنوبہم ... خذ من اموالہم صدقۃ

مندرجہ بالا نکتہ آیت کے شان نزول سے حاصل ہوتا ہے کہ جنگ تبوک سے گریز کرنے والے بعض افراد نے نادم ہو کر

اپنی غلطی کے مقابلے میں اپنے تمام اموال بطور صدقہ ادا کرنے کی تجویز پیش کی۔

۷۔ حاکم اسلامی کی طرف سے نادم خطا کاروں سے صدقہ (زکات) لینے کی غرض انکی روح کو پاکیزہ کرنا اور انکا معنوی تکامل ہونا چاہیے۔ خذ من اموالهم صدقة تطهرهم و تزکیہم

۸۔ صدقات و زکات ادا کرنا انسان کی تطہیر (روح کا آلودگی گناہ سے پاکیزہ ہونا) اور تزکیہ (معنوی ترقی) کا سبب ہے۔ خذ من اموالهم صدقة تطهرهم و تزکیہم

۹۔ نفس کی تطہیر اور اسے آلودگی اور روحانی موانع سے پاک کرنا انسان کے معنوی رشد و تکامل کا پیش خیمہ ہے۔ خذ... تطهرهم و تزکیہم

۱۰۔ معاشرے کی روحانی ترقی اور معنوی تکامل، اسلام کے اقتصادی اور اجتماعی پروگراموں کا اصلی ہدف ہے۔ خذ من اموالهم صدقة تطهرهم و تزکیہم

۱۱۔ صدقات (زکات) ادا کرنا معاشرے کی پاکیزگی اور اسکی اقتصادی رونق کی ضمانت دیتا ہے۔* خذ من اموالهم صدقة تطهرهم و تزکیہم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ تطہیر اور ترقی سے مراد صرف انفرادی نہ ہو بلکہ اجتماعی بھی ہو دوسرے الفاظ میں، صدقات و زکات چونکہ دولت و ثروت میں اعتدال کا سبب بنتے ہیں اسلئے معاشرتی عدالت کی ضمانت دیتے ہیں۔ ۱۲۔ مال کے ساتھ دل لگا لینا اور صدقات (زکات) ادا کرنے کی طرف مائل نہ ہونا روح کی آلودگی اور انسان کے معنوی عدم تکامل کی علامت ہے۔ خذ من اموالهم صدقة تطهرهم و تزکیہم بہ

آیت کا مفہوم بتاتا ہے کہ تطہیر و تزکیہ جو مورد توجہ ہے وہ صرف زکات ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے لہذا جو لوگ مال کے ساتھ دل لگا لینے کے نتیجے میں صدقات ادا نہیں کرتے آلودہ ہیں اور ترقی نہیں کریں گے۔

۱۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) اور زکات وصول کرنے والوں کو زکات وصول کرتے وقت زکات دینے والوں کیلئے دعا کرنے کا حکم۔ خذ من اموالهم ... و صل علیہم

۱۴۔ پیغمبر اکرم (ص) اور حاکم اسلامی کا زکات دینے والوں کیلئے دعا کرنا ان کے قلبی سکون کا باعث بنتا ہے۔ و صل علیہم ان صلوتک سکن لہم

۱۵۔ زکات ادا کرنا اہم کام اور اسلامی معاشرے کے رہبر کی طرف سے قدردانی کے لائق ہے۔
خذ من اموالهم صدقة ... و صل علیہم ان صلوتک سکن لہم

۱۶۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو پشیمان ہونے والے گناہگاروں کے صدقات قبول کر کے اور ان کیلئے دعا کر کے انکی دلجوئی کرنے کا حکم۔ خذ من اموالهم صدقة ... و صل علیہم ان صلوتک سکن لہم
مندرجہ بالا نکتہ اس آیت کے سابقہ آیات کے ساتھ ارتباط سے حاصل ہوتا ہے کہ جو ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جنہوں نے جنگ تبوک میں شرکت نہیں کی تھی اور اس سے پشیمان ہو کر اپنے پورے اموال کے انفاق کا عزم رکھتے تھے۔

۱۷۔ دینی اور اجتماعی قوانین کے عملی کرنے میں لوگوں کے جذبات کی طرف توجہ اور ان کے نفسیات کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔ خذ من اموالهم صدقة ... و صل علیہم ان صلوتک سکن لہم

۱۸۔ پیغمبر اکرم (ص) کے غیر پر صلوات (درود) بھیجنا جائز ہے۔ صل علیہم

۱۹۔ خدا تعالیٰ مومنین کیلئے پیغمبر اکرم (ص) کی دعا قبول کرتا ہے اور اس کا قطعی اثر ہے۔ صل علیہم ... و اللہ سمیع علیہم

"صل علیہم" کے بعد "سمیع علیہم" کا ذکر کرنا پیغمبر اکرم (ص) کی دعا کے قبول ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ سننے کی اہمیت اور قدر و قیمت اس پر اثر مترتب کرنے کے ساتھ ہے۔

۲۰۔ خدا تعالیٰ کے احکام و دستورات اور ہدایات کا سرچشمہ واقعی مصلحتوں اور انکی مثبت تاثیر کے بارے میں اس کا وسیع علم ہے۔ صل علیہم ان صلوتک سکن لہم و اللہ سمیع علیہم

ہو سکتا ہے صفت "علیم" خدا تعالیٰ کے ان فرامین "خذ من اموالہم" اور "صل علیہم" کے عالمانہ ہونے کی طرف اشارہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے وسیع علم کی بنیاد پر ہر ایک کے مثبت اثر کو بیان فرمایا ہے۔

۲۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جنگ تبوک سے گریز کرنے والے تائبین کی توبہ کے واقعی اور سچا ہونے کی تائید۔
خذ من اموالهم ... و صل علیہم ... و اللہ سمیع علیہم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ آیت کا اسکے شان فزول کو مد نظر رکھتے ہوئے معنی کریں کہ یہ آیت کریمہ جنگ تبوک سے گریز کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

اس احتمال کی بنا پر ہو سکتا ہے صفت "علیم" اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالیٰ نے ان کے صدقات کو توبہ کیلئے سمجھا اور اسی وجہ سے انکی زکات وصول کرنے اور ان کیلئے دعا کرنے کا حکم دیا۔

۲۲۔ خدا تعالیٰ سمیع (سب کچھ سننے والا) اور علیم (وسیع علم والا) ہے۔ و اللہ سمیع علیم

۲۳۔ بعض اصحاب سے روایت ہے کہ: امام صادق (ع) سے سوال کیا گیا: "خذ من اموالهم صدقة..." جاریہ ہی فی الامام بعد رسول اللہ؟ قال: نعم؛ خدا تعالیٰ کا یہ فرمان "ان کے اموال سے صدقہ وصول کرو..." کیا پیغمبر (ص) کے بعد امام کے حق میں بھی جاری ہے؟ تو فرمایا ہاں۔^(۱)

۲۴۔ امام جواد (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: انّ موالی اسئل اللہ صلاحہم او بعضہم قصروا فیما یحب علیہم فعلمت ذلک فاحببت ان اطہرہم وازکیہم بما فعلت فی عامی هذا من امرالخمس قال اللہ تعالیٰ: خذ من اموالهم صدقة تطہرہم و تزکیہم بها..." ہمارے مجبین، ان کیلئے خدا تعالیٰ سے صلاح و خیر چاہتا ہوں، یا ان میں سے بعض نے واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی کی اور میں اس سے مطلع ہوا تو میں چاہتا تھا کہ اس سال میں نے خمس کا جو پروگرام بنایا ہے اسکے ذریعے انکا تزکیہ اور تطہیر کروں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے "ان کے اموال سے صدقہ وصول کرو تاکہ اسکے ذریعے انکا تزکیہ و تطہیر ہو..."^(۲)

۲۵۔ امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: یجبر الامام الناس علی اخذ الزکاة من اموالہم لان اللہ عزوجل قال: خذ من اموالہم صدقة... "امام لوگوں کو مجبور کرے گا کہ ان کے اموال سے زکات وصول کی جائے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے "ان کے اموال سے صدقہ وصول کرو..."^(۳)

۲۶۔ امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "یجبر الامام الناس علی اخذ الزکاة من اموالہم لان اللہ عزوجل قال: خذ من اموالہم صدقة..." جو یہ سمجھتا ہے کہ امام لوگوں کے اموال کا محتاج ہے وہ کافر ہے بلکہ یہ لوگوں کی ضرورت ہے کہ امام ان کے صدقات کو قبول کرے

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۱۱۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۵۹ ح ۳۰۲۔

(۲) تہذیب شیخ طوسی ج ۴ ص ۱۴۱ ح ۲۰۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۵۹ ح ۳۰۱۔

(۳) وعائم الاسلام ج ۱ ص ۲۵۳۔ بحار الانوار ج ۹۳ ص ۸۶ ح ۷۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے "ان کے اموال سے صدقہ وصول کرتا کہ اسکے ذریعے انکا تزکیہ اور تطہیر کرے"۔^(۱)

۲۷۔ عبد اللہ ابن سنان کہتے ہیں امام صادق (ع) نے فرمایا: "لما انزلت آية الزكاة "خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً... " فامر رسول الله (ص) مناديه فنأدى في الناس ان الله فرض عليكم الزكاة... ففرض الله عزوجل عليهم من الذهب والفضة و فرض الصدقة من الابل والبقر والغنم ومن الحنطة والتعير والتمر والذبيب... وعفا لهم عما سوى ذلك..."; جب آیت زکات "ان کے اموال سے زکات وصول کر..." نازل ہوئی تو پیغمبر (ص) نے اپنے منادی کو حکم دیا اور اس نے لوگوں کے درمیان اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر زکات واجب فرمائی ہے پس خدا تعالیٰ نے سونے اور چاندی میں (زکات) واجب کی ہے نیز اونٹ، گائے، بھیڑ بکری، گندم، جو، کھجور اور کشمش میں صدقہ واجب کیا ہے۔ اور اسکے علاوہ کو لوگوں کیلئے چھوڑ دیا ہے۔^(۲)

احکام: ۲۷، ۲۵، ۲۳، ۱۸، ۵، ۲۱ ان کے اجرا کرنے کی روش ۱۷
اسما و صفات: سمیع ۲۲؛ علیم ۲۲

اقتصاد: اقتصادی ترقی کا ذریعہ ۱۱؛ اقتصادی سیاست کا فلسفہ ۱۰
ائمہ: انکے اختیارات ۲۳

پاکیزگی: اس کا پیش خیمہ ۸؛ اسکے آثار ۹

پلیدی: اسکے عوامل ۱۲

تزکیہ: اس کا پیش خیمہ ۸؛ اسکی اہمیت ۷؛ اسکے عوامل ۲۶، ۲۳

تکامل: اسکا سرچشمہ ۹؛ اسکے موانع ۱۲

جذبات: انکی اہمیت ۱۷

جہاد: اسکے ترک کرنے والے اور زکات ۶

خدا تعالیٰ:

(۱) اصول کافی ج ۱ ص ۵۳۷ ح ۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۶۰ ح ۳۰۴۔

(۲) کافی ج ۳ ص ۴۹۷ ح ۲۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۶۰ ح ۳۰۴۔

اس کا اذن: ۶؛ اس کا علم: ۲۰؛ اسکی نصیحتیں: ۱۳؛ اسکے اوامر: ۱، ۱۶؛ اسکے اوامر کا سرچشمہ: ۲۰
دینی راہنما: انکی دعا کے آثار: ۱۳؛ انکی ذمہ داری: ۱۵، ۳؛ انکی شرعی ذمہ داری: ۳؛ یہ اور زکات وصول کرنا: ۳؛ یہ اور صدقات
وصول کرنا: ۳

روایت: ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷

رہبر: اسکے اختیارات: ۲۰

زکات: اس پر مجبور کرنا: ۲۵؛ اس کا فلسفہ: ۷؛ اسکی اہمیت: ۱۵؛ اسکے آثار: ۸، ۱۱؛ اس کے احکام: ۲۴، ۲۵، ۲؛ اسکے ترک
کرنے کے آثار: ۱۲؛ اس کے وصول کرنے والے کو نصیحت: ۱۳؛ زکات دینے والے کے سکون کے عوامل: ۱۳؛ زکات
دینے والے کیلئے دعا: ۱۳؛ یہ کن چیزوں میں ہے: ۲، ۳، ۵، ۲۴

صدقات: انکا فلسفہ: ۷؛ انکے آثار: ۲۶، ۲۷، ۱۱، ۸؛ ان کے احکام: ۲۳، ۲، ۵؛ ان کے ادا نہ کرنے کے آثار: ۱۲؛ یہ کن چیزوں
میں ہے: ۲۴

صلوات: انکے احکام: ۱۸

غزوہ تبوک: اس سے گریز کرنے والوں کی توبہ: ۲۱؛ اس کے توبہ کرنے والوں کے صدقات: ۲۱

قانون: اسکے اجرا کی روش: ۱۷

گناہگار لوگ: انکے صدقات کا قبول ہونا: ۱۶؛ پشیمان ہونے والے گناہگاروں کی دلجوئی: ۱۶؛ پشیمان ہونے والے
گناہگاروں کی زکات: ۷؛ پشیمان ہونے والے گناہگاروں کیلئے دعا: ۱۶

مال دوستی: اسکے آثار: ۱۲

محمد (ص): آپ (ص) اور جہاد سے گریز کرنے والے: ۶؛ آپ (ص) اور زکات وصول کرنا: ۱، ۶؛ آپ (ص) اور صدقات کن
چیزوں میں ہے: ۳؛ آپ (ص) اور صدقات وصول کرنا: ۶، ۳، ۱؛ آپ (ص) اور مومنین: ۱۹؛ آپ (ص) کو اجازت: ۶؛
آپ (ص) کو نصیحت: ۱۳؛ آپ (ص) کی دعا کا قبول ہونا: ۱۹؛ آپ (ص) کی دعا کے آثار: ۱۳؛ آپ (ص) کی ذمہ داری: ۳، ۱۶؛
آپ (ص) کی شرعی ذمہ داری: ۳، ۱

معاشرہ: اسکی پاکیزگی کا پیش خیمہ: ۱۱؛ اسکی پاکیزگی کی اہمیت: ۱۰؛ اسکی معاشرتی سیاست کا فلسفہ: ۱۰

مومنین: ان پر صلوات: ۱۸

آیت ۱۰۳

﴿ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴾

کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور زکوٰۃ و خیرات کو وصول کرتا ہے اور وہی بڑا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

۱۔ توبہ قبول کرنا صرف خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ صل علیہم ... ان الله هو يقبل التوبة

مندرجہ بالا نکتہ اس جملے (ان اللہ ہو یقبل التوبۃ) میں ضمیر فصل کے آنے سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ اگر ابتدا کی خبر پر الف و لام جنس نہ ہو تو ضمیر فصل حصر کا فائدہ دیتی ہے۔

۲۔ بندوں کی توبہ قبول کرنا خدا تعالیٰ کا ان کے ساتھ حتمی وعدہ۔ لم يعلمون ان الله هو يقبل التوبة عن عباده

۳۔ زکات وصول کرنے والا درحقیقت خدا ہے اور پیغمبر اکرم (ص) اور حاکم اسلامی صرف واسطے ہیں۔
خذ من اموالهم صدقة ... و یا خذ الصدقات

۴۔ توبہ کر لینے والے گناہگاروں کے صدقات و خیرات کو خدا تعالیٰ قبول کر لیتا ہے۔

و آخرون اعترفوا بذنوبهم ... خذ من اموالهم صدقة ... و یا خذ الصدقات

۵۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے گناہگاروں کی توبہ قبول کرنا ان کی اپنی صداقت کے اظہار کیلئے عملی اقدامات کے ساتھ مشروط ہے۔ ان الله هو يقبل التوبة عن عباده و یا خذ الصدقات

۶۔ گناہگاروں کی توبہ قبول کرنا؛ اعتراف، نیز گناہ کی جڑوں کو خشک کرنے کے بعد ہے نہ صرف ندامت کی صورت میں۔

و آخرون اعترفوا بذنوبهم ... هو يقبل التوبة عن عباده و یا خذ الصدقات

مندرجہ بالا نکتہ شان نزول کو مد نظر رکھتے ہوئے

حاصل ہوتا ہے کہ جس میں آیا ہے کہ جنگ تبوک سے گریز کرنے والوں نے مال کی محبت کی وجہ سے گناہ کا ارتکاب کیا پھر انہوں نے ندامت اور اعتراف گناہ کے بعد اپنے سارے اموال کو صدقات میں خرچ کر دینے کی پیشکش کی تاکہ گناہوں کا سرچشمہ ہی ختم ہو جائے خدا تعالیٰ نے بھی ان کی اس پیشکش کو صحیح قرار دیا اور صرف ان کے اموال کے ایک حصے کو قبول فرمایا۔

۷۔ دینی فرائض کے درمیان زکات و صدقات ادا کرنے کی خاص اہمیت اور مقام و منزلت و یا خذ الصدقات خدا تعالیٰ کا اپنے آپ کو صدقات وصول کرنے والے کے طور پر متعارف کرانا مندرجہ بالا نکتے پر دلالت کرتا ہے۔
۸۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے گناہگاروں کو اپنی خطائوں سے توبہ کرنے نیز راہ خدا میں صدقہ (زکات) دینے اور اسکی قبولیت کا امیدوار ہونے کی طرف ترغیب۔ ان الله هو يقبل التوبة عن عباده و يا خذ الصدقات
۹۔ صدقات ادا کرنا اور خیرات کرنا سچی توبہ کا جلوہ اور اسکی اصلی نشانی ہے۔
ان الله هو يقبل التوبة عن عباده و يا خذ الصدقات

۱۰۔ انسان کیلئے خدا تعالیٰ کی رحمت و اسعہ اور اسکی طرف سے توبہ کو قبول کر لینے کی طرف توجہ رکھنا ضروری ہے۔
الم يعلموا ان الله هو يقبل التوبة ... و ان الله هو التواب الرحيم

۱۱۔ صرف خدا تعالیٰ تواب (بہت توبہ قبول کرنے والا) اور رحيم (مہربان) ہے۔ و ان الله هو التواب الرحيم

۱۲۔ خدا تعالیٰ کا توبہ قبول کر لینا اسکی وسیع رحمت کا ایک جلوہ ہے۔ يقبل التوبة ... هو التواب الرحيم

۱۳۔ امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ امام سجاد (ع) نے فرمایا: "...ان الصدقة لا تقع في يد العبد حتى تقع في يد الرب وهو قوله "هو يقبل التوبة عن عباده و يا خذ الصدقات"; يقينا صدقة انسان کے ہاتھ تک پہنچنے (سے پہلے) خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آتا ہے اور خدا تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے "وہی ہے جو بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات وصول کرتا ہے"۔^(۱)

۱۳۔ امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "...الاخذ في وجه القبول منه (الله عزوجل) قال: "ويا خذ الصدقات ای قبلها من اهلها و يثيب عليها ..."; "اخذ"

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۰۸ ح ۱۱۸۔ تفسیر بہان ج ۲ ص ۱۵۷ ح ۱۱۔

ایک لحاظ سے خدا تعالیٰ کے قبول کرنے کے (معنی میں) ہے چنانچہ فرماتا ہے "و یا خذ الصدقات" یعنی صدقات دینے والوں کے صدقات کو قبول کرتا ہے اور ثواب عطا کرتا ہے۔^(۱)

اسما و صفات: ثواب ۱۱، رحیم ۱۱

اقرار: گناہ کے اقرار کے آثار ۶

امیدوار ہونا: قبولیت زکات کا امیدوار ہونا ۸

انفاق: اسکے اثرات ۹

توبہ کرنے والے: انکی زکات کا قبول ہونا ۳؛ انکے صدقات کا قبول ہونا ۳

توبہ: اس کا قبول ہونا ۱؛ اسکی تشویق ۸؛ اسکی قبولیت کا پیش خیمہ ۶؛ اسکی قبولیت کے شرائط ۵؛ اس میں صداقت کے

اثرات ۵؛ اسے قبول کرنے کا وعدہ ۲؛ حقیقی توبہ کی نشانیاں ۹

خدا تعالیٰ: اس کا توبہ قبول کرنا ۱۲؛ اسکی تشویق ۸؛ اسکی خصوصیات ۱۱، ۱؛ اسکی رحمت کی نشانیاں ۱۲؛ اسکے وعدوں کا

حتمی ہونا ۲؛ خدا تعالیٰ اور زکات وصول کرنا ۳

دینی راہنما: انکا نقش و کردار ۳؛ یہ اور صدقات وصول کرنا ۳

روایت ۱۳، ۱۳

زکات: اسکی اہمیت ۷؛ اسکی تشویق ۸؛ اسکے آثار ۹؛ اسے در حقیقت وصول کرنے والا ۳

صدقات: انکی اہمیت ۷؛ انکی تشویق ۸؛ ان کے آثار ۹؛ انہیں اخذ کرنے سے مراد ۱۳؛ انہیں وصول کرنے والا ۱۳، ۱۳

گناہ: اسے ترک کرنے کے آثار ۶

محمد (ص): آپ (ص) اور زکات وصول کرنا ۳

یاد دہانی: خدا تعالیٰ کی طرف سے قبولیت توبہ کی یاد دہانی ۱۰؛ رحمت خدا کی یاد دہانی ۱۰

(۱) توحید صدوق ص ۱۶۲ ج ۲ - نور الثقلین ج ۲ ص ۲۶۱ ح ۳۱۰۔

آیت ۱۰۵

﴿وَقُلْ اَعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ اِلٰى عَالَمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

اروین نمبر کہہ دیجئے کہ تم لوگ عمل کرتے رہو کہ تمہارے عمل ک اسے پلٹا دئے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے اعمال سے باخبر کرے گا۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے توبہ کر لینے والے گناہگاروں کو نیک اعمال انجام دینے اور گزشتہ کمی کو پورا کرنے کیلئے فرصت سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی نصیحت۔ *الم يعلموا ان الله هو يقبل التوبة ... و قل اعملوا فسيرى الله عملكم*
۲۔ توبہ کرنے والوں کو توبہ کے بعد اپنے آئندہ کے اعمال پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔
ان الله هو التواب الرحيم۔ و قل اعملوا فسيرى الله عملكم و رسوله

سابقہ جملوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات (اعملوا...) کے مخاطب بھی جنگ تبوک سے گریز کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہ کا اعتراف کر کے اسکی بخشش کی درخواست کر رکھی تھی۔

۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے گناہگاروں کی توبہ قبول کرنا انکے اپنی صداقت کو ثابت کرنے کیلئے عملی اقدامات کے ساتھ مشروط ہے۔ *و اء اخرون اعترفوا بذنوبهم ... و قل اعملوا فسيرى الله عملكم*

۴۔ انسان کا اس چیز کی طرف متوجہ رہنا کہ خدا و رسول اور مومنین اسکے اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہیں اسے خطا سے باز رکھتا ہے اور اسے نیکیوں کی طرف راغب کرتا ہے۔ *قل اعملوا فسيرى الله عملكم و رسوله و المؤمنون*

۵۔ غیب و شہود اور مخفی و آشکار سب خدا تعالیٰ کے علم کے دائرے میں ہے۔ *عالم الغيب و الشهادة*

۶۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو تنبیہ کہ انکے ظاہر اور خفیہ اعمال و حرکات اس کے تحت نظر ہیں لہذا خلوت و جلوت میں اسکے احکام سے منہ نہ موڑے۔ و ستردون الی عالم الغیب و الشهادة فینبئکم بما کنتم تعملون

۷۔ سب انسانوں کی خدا تعالیٰ کی طرف بازگشت، قطعی اور حتمی امر ہے۔ و ستردون الی عالم الغیب و الشهادة ہو سکتا ہے "ستردون" میں "سین" فعل "تردون" کے عملی ہونے کی تاکید کیلتے ہو۔

۸۔ خدا تعالیٰ روز قیامت انسان کو اس کے سب دنیاوی اعمال کی خبر دے گا۔ و ستردون الی عالم الغیب و الشهادة فینبئکم بما کنتم تعملون

۹۔ قیامت، انسان کے اعمال کا حساب لینے کیلئے اسے حاضر کرنے کا موقع۔ و ستردون ... فینبئکم بما کنتم تعملون

۱۰۔ انسان کا روز قیامت اپنے دنیاوی اعمال کی حقیقت اور ان کے نتائج سے باخبر ہونا۔ فینبئکم بما کنتم تعملون ہو سکتا ہے "ما کنتم تعملون" سے مراد اعمال کا ظاہر نہ ہو کیونکہ انسان اعمال کے ظاہر سے باخبر ہے اور وہ چیز جس سے وہ باخبر نہیں ہے اسکے اعمال کی حقیقت ہے۔

۱۱۔ انسان کا دنیا میں اپنے اعمال کی حقیقت سے جاہل اور غافل ہونا۔ فینبئکم بما کنتم تعملون

۱۲۔ ظاہر و باطن سے خدا تعالیٰ کا عالم ہونا روز قیامت انسان کے دقیق حساب و کتاب اور جزا و سزا کی ضمانت دیتا ہے۔ ستردون الی عالم الغیب و الشهادة فینبئکم بما کنتم تعملون

۱۳۔ اس بات کی طرف متوجہ رہنا کہ خدا تعالیٰ غیب و شہود اور مخفی و آشکار سب کو جانتا ہے انسان کو گناہ اور توبہ شکنی سے باز رکھتا ہے اور اسے نیکی و خیر پر برانگیختہ کرتا ہے۔ و قل اعملوا فسیری اللہ عملکم ... فینبئکم بما کنتم تعملون توبہ اور عمل کی تشویق و ترغیب دلانے کے بعد خدا تعالیٰ کے مطلق علم کا بیان کرنا ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ کرنے کیلئے ہو۔

۱۴۔ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں: "مر رسول اللہ (ص) بجنازة فائنی علیہا فقال وجبت ... فسئل عن ذلك فقال: ان الملائكة شهداء اللہ فی السماء و انتم شهداء اللہ فی الارض فما شهدتم علیہ من شیء

وجب، وذلك قول الله: وقل اعملوا فسیری الله عملکم ورسوله و المؤمنون "پیغمبر اکرم (ص) کا ایک جنازہ کے پاس سے گزر ہوا۔ لوگوں نے اس میت کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا یہ تعریف ثبت ہو گئی ہے... لوگوں نے اسکی دلیل پوچھی تو فرمایا فرشتے آسمان میں خدا کے گواہ ہیں اور لوگ زمین میں پس جسکی تم لوگ گواہی دو گے وہ لکھی جائیگی۔ یہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے عمل کرو خدا تعالیٰ، اس کا رسول اور مومنین تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں۔ (اور اسکے گواہ بنتے ہیں)

(۱)

انسان: اس کا انجام ۷؛ اس کا جاہل ہونا ۱۱؛ اس کا عمل ۱۱؛ اسکو تنبیہ ۶؛ اس کی غفلت ۱۱
برانگیختہ کرنا: اسکے عوادل ۱۳

تزکیہ: اسکی اہمیت ۶

توبہ: اسکی قبولیت کی شرائط ۳؛ اس میں سچا ہونے کے آثار ۳؛ اسے توڑنے کے موانع ۱۳
توبہ کرنے والے: انکو نصیحت ۱؛ انکی معنوی ضروریات ۲

خدا تعالیٰ: اس کا علم غیب ۵؛ اس کا عملی احاطہ ۵؛ اسکی اضروی پاداش ۱۲؛ اسکی پاداش کی ضمانت کے عوادل ۱۲؛ اسکی تنبیہ ۶؛ اسکی سزاؤں کے عوادل ۱۲؛ اسکی طرف سے اضروی سزا ۱۲؛ اسکی نصیحتیں ۱؛ اسکے علم غیب کے آثار ۱۲؛
قیامت میں اس کا خبر دینا ۸

خدا تعالیٰ کی طرف بازگشت: اس کا حتمی ہونا ۷

خیر: اسکے عوادل ۱۳

روایت ۱۳

عمل: اچھے عمل کی نصیحت ۱؛ اس پر توجہ رکھنا ۲؛ اس پر توجہ رکھنے کی اہمیت ۶؛ اس پر گواہ ۱۳؛ اس پر نظر رکھنے والے ۱۳؛
اس سے جہالت ۱۱؛ اس کے اضروی آثار ۱۰

قیامت: اسکی خصوصیات ۱۰، ۹؛ اس میں حساب کتاب ۹؛ اس میں حقائق کا ظاہر ہونا ۱۰

گناہ: اسکے موانع ۱۳، ۳

نیکی: اسکی تشویق کے عوادل ۳

یاد دہانی: اسکے آثار ۱۳، ۳؛ حضرت محمد (ص) کی نظارت کی یاد دہانی ۳؛ خدا تعالیٰ کے علم غیب کی یاد دہانی ۱۳؛ عمل پر نظر رکھنے والوں کی یاد دہانی ۳؛ مومنین کی نظارت کی یاد دہانی ۳

آیت ۱۰۶

﴿وَأَخْرُونَ مُرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾

اور کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں حکم خدا کی امید پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ یاد خدا ان پر عذاب کرے گا یا ان کی توبہ کو قبول کر لے گا کہ وہ بڑا جاننے والا اور صاحب حکمت ہے۔

۱۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے بعض لوگوں کے انجام کے سلسلے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے انکی توبہ کے قبول ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے ابہام۔ وء اخرون ... اما يعذبهم و اما يتوب عليهم

گذشتہ آیات میں جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کے دو گروہوں کا تذکرہ ہو چکا ہے ۱۔ وہ خیانتکار گروہ جس کا گناہ غیر قابل بخشش ہے۔

۲۔ وہ خطا کار گروہ کہ جو حقیقتہً نادم ہوا اور خدا تعالیٰ نے اسے بخشش کا وعدہ دیا اور اس آیت میں تیسرے گروہ کا تذکرہ ہے کہ جو گناہ کے زیادہ سنگین ہونے یا اس کے اعتراف میں کوتاہی اور تاخیر اور... کی خاطر مبہم انجام رکھتا ہے۔

۲۔ گناہگاروں کو سزا دینے یا انکی خطا کو بخش دینے کا دار و مدار مشیت الہی پر ہے۔
و ء اخرون مرجون لامر الله اما يعذبهم و اما يتوب عليهم

۳۔ خدا تعالیٰ کی مشیت کا گناہگاروں کو سزا دینے یا بخش دینے پر مبنی ہونے کی بنیاد اس کا وسیع علم و حکمت ہے اور اس کا عالمانہ اور حکیمانہ فلسفہ ہے۔ اما يعذبهم و اما يتوب عليهم و الله علیم حکیم

۴۔ پشیمان ہو کر توبہ کرنے والوں میں سے بعض کو نوید بخشش کی احتیاج ہے اور بعض کو خوف و اضطراب کی حالت میں ہی رہنا چاہیے۔

و ء اخرون مرجون لامر الله

خدا تعالیٰ کا توبہ کرنے والوں کے ایک گروہ کو بخشش کی نوید دینا اور دوسرے گروہ کو مبہم انجام کے ساتھ اضطراب کی حالت میں رکھنا مندرجہ بالا نکتے پر دلالت کرتا ہے۔

۵۔ بعض خطاکاروں کے اخروی انجام کو مبہم رکھنے کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کا علم و حکمت ہے اور اس میں مصلحت پوشیدہ ہے۔ وء اخرون مرجون لامر الله ... و الله علیم حکیم

۶۔ مختلف خطاکاروں کے مقابلے میں مختلف رد عمل اپنانا خدا تعالیٰ کے علم و حکمت پر مبنی ہے۔
و ممن حولکم ... سنعذبهم ... وء اخرون مرجون ... و الله علیم حکیم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "علیم حکیم" کے ذکر کرنے کی غرض گزشتہ آیات میں مذکور مختلف خطاکاروں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے مختلف رد عمل کو عالمانہ شمار کرنا ہو۔

۷۔ وہ توبہ کرنے والے جو صرف اپنی خطا پر نادم ہوں اور انکی کسی پوری کرنے کیلئے عملی اقدام نہ کریں انکا انجام بخشش اور عذاب کے لحاظ سے مبہم ہوتا ہے۔ وء اخرون ... اما یعذبهم و اما یتوب علیهم
خدا تعالیٰ نے ان آیات میں تین گروہوں کا تذکرہ کیا ہے۔

(۱) و من اهل المدينة ...

(۲) و آخرون اعترفوا بذنوبهم

(۳) و آخرون مرجون لامر الله ...

ان آیات کے درمیان موازنہ کرنے سے یہ نتیجہ لیا جاسکتا ہے کہ تیسرا گروہ گناہ پر مصر نہیں ہے بلکہ نادم ہے لیکن اس نے دوسرے گروہ کی طرح خطا کا اعتراف کر کے عملی طور پر اس کا تدارک نہیں کیا۔

۸۔ خدا تعالیٰ علیم (بہت جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے۔ و الله علیم حکیم

۹۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان "ایک دوسرا گروہ خدا تعالیٰ کے حکم کا منتظر ہے" کے بارے میں امام محمد باقر (ع) سے روایت کی

گئی ہے آپ نے فرمایا: "قوم کانوا مشرکین فقتلوا مثل حمزة و جعفر و اشباہهما من المؤمنین، ثم انهم دخلوا فی الاسلام فوحدوا الله وتركوا الشرك و لم يعرفوا الايمان بقلوبهم فيكونوا من المؤمنین فتجب لهم الجنة ولم يکونوا علی جحودهم فيکفروا فتجب لهم النار فهم عل تلك الحال اما یعذبهم و اما یتوب علیهم"; کہ یہ مشرکین کا وہ گروہ ہے جنہوں نے حمزہ، جعفر اور ان جیسے لوگوں کو قتل کیا پھر مسلمان ہو گئے چنانچہ انہوں نے خدا کی وحدانیت کا اقرار کر لیا اور شرک کو ترک کر دیا لیکن ان کے دلوں میں ایمان نہ تھا تا کہ مومنین

میں سے ہوتے اور ان کے لئے جنت ضروری ہوتی اور ساتھ ہی سابقہ انکار پر بھی باقی نہیں تھے تاکہ انہیں کافر شمار کیا جاتا اور ان کیلئے جہنم لازمی ہوتی پس جنکی یہ کیفیت ہے خدا تعالیٰ یا تو انہیں عذاب دیگا یا انہیں بخش دیگا۔^(۱)

۱۰۔ حمران کہتے ہیں میں نے امام صادق (ع) سے مستضعفین کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: ہم لیسوا بالمؤمنین ولا بالكفار وہم المرجون لامر الله یہ لوگ نہ مومن ہیں نہ کافر اور انکا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔^(۲)

اسما و صفات: حکیم ۸؛ علیم ۸

توبہ کرنے والے: انکا انجام ۱؛ انکا عذاب ۱؛ انکی بخشش ۱؛ انکی معنوی ضروریات ۳

خدا تعالیٰ: اسکی بخشش کی خصوصیات ۳؛ اسکی حکمت کے آثار

۳، ۵، ۶؛ اسکی سزا کی خصوصیات ۳؛ اسکی مشیت ۲؛ اسکی مشیت کی خصوصیات ۳؛ اسکی علم کے آثار ۵

روایت ۹، ۱۰

غزوہ تبوک: اس سے گریز کرنے والوں کا انجام ۱

گناہگار لوگ: انکا اخروی انجام ۵؛ انکی بخشش کا سرچشمہ ۲؛ انکی پاداش ۳؛ انکی سزا ۳؛ انکی سزا کا سرچشمہ ۲؛ انکی مصلحتیں ۵؛

انکے انجام کا مبہم ہونا ۵

مستضعفین: ان سے مراد ۱۰

مشرکین: انکا عذاب ۹؛ انکی بخشش ۹؛ صدر اسلام کے مشرکین کا اسلام ۹

نیاز: بخشش کی نیاز ۳

(۱) کافی ج ۲ ص ۴۰۷ ح ۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۶۵ ح ۳۳۵

(۲) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۱۰ ح ۱۳۰۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۶۶ ح ۳۴۰

آیت ۱۰۷

﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِزْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفَنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ﴾

اور جن لوگوں نے مسجد ضرار بنائی کہ اس کے ذریعہ اسلام کو نقصان پہنچائیں اور کفر کو تقویت بخشیں اور مومنین کے درمیان اختلاف پیدا کرائیں اور پہلے سے خدا و رسول سے جنگ کرنے والوں کے لئے پناہ گاہ تیار کریں وہ بھی منافقین ہی ہیں اور یہ قسم کھاتے ہیں کہ نے صرف نیکی کے لئے مسجد بنائی ہے حالانکہ یہ خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ سب جھوٹے ہیں۔

۱۔ منافقین کا اپنے کفر آمیز، منافقانہ اور مومنین کے درمیان تفریق پیدا کرنے والے اہداف کی خاطر مسجد بنانے کا اقدام کرنا۔ اتخذوا مسجدًا ضراراً و کفراً و تفریقاً بین المؤمنین

۲۔ منافقین کا خدا و رسول کے دیرینہ دشمنوں کیلئے مسجد کے نام سے سنگر تعمیر کرنا۔
و الذین اتخذوا مسجداً ... ارضاداً لمن حارب الله و سوله

۳۔ منافقین کی طرف سے خانہ خدا کو دین خدا کے خلاف استعمال کرنا۔
اتخذوا مسجداً ضراراً ... و ارضاداً لمن حارب الله

۳۔ انسان کے اعمال اور کارکردگی کی قدر و قیمت کا معیار اس کا ہدف اور مقصد ہے۔
و الذین اتخذوا مسجداً ضراراً و کفراً و تفریقاً ... و لیحلفن ان اردنا الا الحسنی

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ منافقین نے اگرچہ مسجد بنائی لیکن چونکہ ان کا ہدف غلط تھا اسلئے ان کا عمل اور نتیجہ عمل (انکی مسجد) کوئی قیمت اور تقدس نہیں رکھتے۔

۵۔ منافقین کا اندرونی کفر مسجد ضرار تعمیر کرنے کا باعث بنا۔ مسجد ضرار و کفر

ہو سکتا ہے "کفر" کفر کی ترویج کے معنی میں نہ ہو بلکہ اس سے مراد یہ ہو کہ منافقین اور مسجد ضرار تعمیر کرنے والوں کے عمل کا سرچشمہ ان کا کفر تھا۔

۶۔ کفر کی ترویج، تفرقہ ڈالنا اور دشمنانِ خدا و رسول کو مرکزیت فراہم کرنا، منافقین کے مسجدِ ضرار کی تعمیر کے اہم ترین اہداف۔ مسجدِ ضرار و کفر و تفریقہ بین المؤمنین و ارساد ہو سکتا ہے "ضرار" منافقین کے کلی ہدف کا بیان ہو اور "کفر و تفریقہ... ارساد" اس کلی ہدف کے واضح ترین نمونوں کا بیان ہو۔

۷۔ منافقین و کفار کا سب سے پہلا اور بڑا ہدف اسلامی معاشرے کو نقصان پہنچانا ہے۔ اتخذوا مسجداً ضراراً و کفر مندرجہ بالا نکتہ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے کہ سب اہداف سے پہلے "ضرار" کو ذکر کیا گیا ہے۔

۸۔ اسلامی معاشرے کا اتحاد دشمنوں اور خیانتکار منافقین کے نفوذ کے مقابلے میں ایک مضبوط بند ہے۔ اتخذوا مسجداً... تفریقہ بین المؤمنین

منافقین کا مومنین کے اتحاد کو توڑنے کا اہتمام کرنا، دشمنوں کے مقابلے میں اسلامی معاشرے کی وحدت کی اہمیت کا پتا دیتا ہے۔

۹۔ مسجد ضروری ہے کہ مسلمانوں کے مفادات کی ضامن، ایمان اور مومنین کے اتحاد کے محکم کرنے کا سبب اور خدا و رسول کے دشمنوں کے خلاف ایک سنگر ہو۔ و الذین اتخذوا مسجداً ضراراً و کفر و تفریقہ بین المؤمنین و ارساداً لمن حارب الله

چونکہ خدا تعالیٰ نے مسجدِ ضرار تعمیر کرنے والوں کی اس وجہ سے مذمت اور ڈانٹ ڈپٹ کی ہے کہ انہوں نے اسے اسلامی معاشرے کو نقصان پہنچانے، مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے، کفر کی ترویج کرنے اور خدا و رسول کے خلاف جنگ کرنے والے دشمنوں کیلئے ایک سنگر اور کمین گاہ قرار دیا تھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد سے مسلمانوں کے مفادات حاصل ہونے چاہئیں اور...

۱۰۔ مسجد تعمیر کرنے کی قدر و قیمت اچھی نیت اور الہی ہدف کے ساتھ مشروط ہے۔ و الذین اتخذوا مسجداً... و لیحلفن ان اردنا الا الحسنى و الله یشہد انہم لکذبون

۱۱۔ منافقین کا مسجد (مسجد ضرار) تعمیر کرنے میں اپنی نیک نیتی کو ثابت کرنے کیلئے جھوٹی قسم کے ساتھ تمسک کرنا۔
و لیحلفن ان اردنا الا الحسنى

۱۲۔ منافقین کا اپنے خائنانه اہداف کی خاطر مومنین کے مقدسات اور اقدار سے سوء استفادہ کرنا۔
اتخذوا مسجدا ... و لیحلفن

۱۳۔ مسجد بنانا اگر مومنین کے نقصان، ان کے درمیان تفرقہ ایجاد کرنے اور غیر الہی افکار کی ترویج کا ذریعہ ہو تو جائز نہیں ہے۔ اتخذوا مسجدا ضرارا ... و تفریقا بین المؤمنین

۱۳۔ منافقین: کفر اور خدا و رسول کے دشمنوں کی خدمت اور ان کیلئے راہ ہموار کرنے کیلئے کمر بستہ ہیں۔
اتخذوا مسجدا ... کفرا ... وارضادا لمن حارب الله و رسوله

۱۵۔ مسجد کی قداست اور حرمت اس وقت ختم ہوتی ہے جب وہ مومنین کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ بن جائے اور اسلام و مسلمین کی وحدت کے خلاف ایک سنگر کی صورت اختیار کر جائے۔ و الذین اتخذوا مسجدا ... تفریقا بین المؤمنین و ارضادا لمن حارب الله و رسوله

۱۶۔ خدا تعالیٰ کا گواہی دینا کہ مسجد (مسجد ضرار) تعمیر کرنے کے سلسلے میں منافقین کی حسن نیت والی قسم جھوٹی ہے۔
و الله یشہد انہم لکاذبون

۱۷۔ مسجد ضرار بنانے والوں کے خائنانه اور منافقانہ چہرے کے افشاء کرنے میں وحی کا پیغمبر اکرم (ص) کی مدد کرنا۔
و الذین اتخذوا مسجدا ... و الله یشہد انہم لکاذبون

۱۸۔ خدا تعالیٰ انسانوں کے خفیہ اسرار سے آگاہ ہے۔ و الذین ... و الله یشہد انہم لکاذبون

۱۹۔ جھوٹ بولنا، منافقین کی عادت ہے۔ و الله یشہد انہم لکاذبون

اتحاد: اسکے آثار ۸

احکام: ۱۵، ۱۳

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۳

اسلامی معاشرہ: اسکو نقصان پہنچانا ۷

اقدار: ان سے سوء استفادہ کرنا ۱۲؛ انکا معیار ۱۰، ۳

خدا تعالیٰ: اس کا علم غیب ۱۸؛ اسکی گواہی ۱۶

دشمن: خدا کے دشمن ۶، ۲

دین: اسکے دشمن ۳

عمل: اسکی قدر و قیمت کا معیار ۳

کفار: انکی اسلام دشمنی ۷؛ انکے اہداف ۷

محمد (ص): آپ (ص) اور مسجد ضرار بنانے والے ۱۷؛ آپ (ص) کا افشاء کرنا ۱۷؛ آپ (ص) کی اداد ۱۷؛ آپ (ص) کے دشمن ۶، ۲

مسجد: اس کا احترام ۱۵؛ اس کا کردار ۹؛ اسکی تعمیر کی اہمیت ۱۰؛ اسکی تعمیر کی نیت ۱۰؛ اس کی فضیلت کا منبع ۱۰؛ اسکے

احکام ۱۵، ۱۳

مسجد ضرار: اسے بنانے کا ہدف ۶، ۵، ۲، ۱؛ اسے تعمیر کرنے کا حرام ہونا ۱۳

مقدسّات: ان سے سوء استفادہ کرنا ۱۲

منافقین: انکا اختلاف پیدا کرنا ۱، ۶؛ انکا جھوٹ بولنا ۱۹، ۱۱؛ ان کا سوء استفادہ کرنا ۱۲؛ انکا کفر ۱۳؛ انکی اسلام دشمنی

۷؛ انکی بری نیت ۱۶؛ انکی دشمنی ۶، ۲؛ انکی سازش کاری ۳، ۲؛ انکی صفات ۱۹؛ انکے اہداف ۷، ۶؛ انکے جھوٹ کے گواہ ۱۶؛

انکے ساتھ سلوک ۳؛ ان کے نفوذ کے موانع ۸؛ خیانت کرنے والے منافقین کو افشاء کرنا ۱۷؛ صدر اسلام کے منافقین کی

قسم ۱۱؛ صدر اسلام کے منافقین کے کفر کے آثار ۵؛ یہ اور حضرت محمد (ص) کے دشمن ۱۳؛ یہ اور دشمنان خدا ۱۳؛ یہ اور

مسجد ضرار ۳، ۲، ۱، ۱۵، ۱۶؛ یہ اور مومنین ۱۲

نیت: اسکے آثار ۱۰

وحی: اس کا کردار ۱۷

ہدف: اسکے آثار ۳

آیت ۱۰۸

﴿ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ﴾

خبردار آپ اس مسجد میں کبھی کھڑے بھی نہ ہوں بلکہ جس مسجد کی بنیاد روزِ اوّل سے تقویٰ پر ہے وہ اس قابل ہے کہ آپ اس میں نماز ادا کریں۔ اس میں وہ مرد بھی ہیں جو طہارت کو دوست رکھتے ہیں اور خدا بھی پاکیزہ افراد سے محبت کرتا ہے۔

- ۱۔ پیغمبر اکرم (ص) کو مسجد ضرار میں حاضر ہونے اور اس میں نماز پڑھنے سے سخت ممانعت۔ لا تقم فیہ ابدًا
- ۲۔ ہر ایسا کام حرام ہے جو کفر و نفاق کی تائید، کفار و منافقین محارب کی تقویت، مومنین کے درمیان تفرقے اور ان کے لئے نقصان کا باعث ہو۔ و الذین اتخذوا مسجدا ... لا تقم فیہ ابدًا
- ۳۔ باطل (نفاق) کے خلاف اقدامات میں پہلے پیغمبر اکرم (ص) اور اسلامی معاشرے کے رہبر کیلئے پیش قدم ہونا ضروری ہے۔ لا تقم فیہ ابد

- اس آیت میں پیغمبر اکرم (ص) کا مخاطب قرار پانا ظاہر آپ کی خاص موقعیت (رہبر والی موقعیت) کی وجہ سے ہے۔
- ۳۔ جو مسجد باطل اہداف کیلئے بنائی جائے اس میں حاضر ہونا اور نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ مسجدا ضراراً ... لا تقم فیہ ابدًا
- ۵۔ جو مسجد ابتدا سے ہی تقوا کی بنیاد پر تعمیر کی گئی ہے اس کی قدر و قیمت ہے اور سزاوار ہے کہ اس میں نماز قائم کی جائے۔

لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ

۶۔ مسجد قبا تقوی کی بنیاد پر تعمیر کی گئی اور عبادت کیلئے شائستہ جگہ ہے۔ لمسجد اسس علی التقوی ... احق ان تقوم فیہ شان نزول اور مسجد ضرار کے قرینے کو مد نظر رکھتے ہوئے "مسجد اسس علی التقوی" سے مراد مسجد قبا ہے۔

۷۔ مسجد کا معنوی مقام و مرتبہ اسکے تعمیر کرنے والوں کی نیتوں پر منحصر ہے۔
مسجدا ضرار ... لا تقم فیہ ابدا لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق

۸۔ عمل کی قدر و قیمت میں تقوی اور پاکیزہ نیت کا بنیادی کردار۔ لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق

۹۔ انسان کی سابقہ تاریخ میں بدی اور نادرستی کا معمولی سا عنصر بھینہ ہونا اسکے بارگاہ الہی میں برقر اور با فضیلت ہونے کا معیار ہے۔ اسس علی التقوی من اول یوم

مندرجہ بالا نکتہ اس بات سے حاصل ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مسجد قبا کی فضیلت کیلئے دو معیار ذکر فرمائے ہیں ۱۔ اسس علی التقوی ۲۔ من اول یوم

۱۰۔ مسجد قبا ایسی مسجد ہے جو تقوا کی بنیاد پر تعمیر کی گئی ہے اور یہ پاکیزہ اور طہارت کے متلاشی افراد کا ٹھکانا ہے۔
لمسجد اسس علی التقوی ... فیہ رجال یحبون ان یتطہرو

۱۱۔ ضروری ہے کہ مسجد شائستہ افراد کی تہذیب و تربیت کا مرکز ہو۔ لمسجد اسس ... فیہ رجال یحبون ان یتطہرو

۱۲۔ خود سازی اور اپنی فکر و روح کو پاکیزہ کرنے کی طرف تمایل بارگاہ الہی میں بڑی قدر و قیمت رکھتا ہے۔
فیہ رجال یحبون ان یتطہرو و اللہ یحب المطہرین

۱۳۔ نماز اور ذکر خدا: خود سازی اور روح و فکر کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ لمسجد ... فیہ رجال یحبون ان یتطہرو

۱۳۔ خدا تعالیٰ پاکیزگی اور طہارت کے متلاشی افراد سے محبت کرتا ہے۔
رجال یحبون ان یتطہرو و اللہ یحب المطہرین

۱۵۔ مناسب جگہ اور ماحول، طہارت، خود سازی اور معنوی کمال کے لازمی عوامل میں سے ایک ہے۔ لمسجد اسس علی التقوی ... فیہ رجال یحبون ان یتطہرو

۱۶۔ صالحین اور طہارت کے متلاشی افراد کی ہم نشینی کی قدر و قیمت اور اس کی انسان کی معنوی تعمیر و ترقی اور تکامل میں تاثیر۔ فیہ رجال یحبون ان یتطہرو

"فیہ رجال" مسجد قبا کے اقامہ نماز کے قابل ہونے کی دلیل کے طور پر ہے یعنی چونکہ اس میں صلح اور پاکیزگی کے متلاشی افراد موجود ہیں اسلئے شائستہ ہے کہ دوسرے لوگ بھی ان کے ہم نشین ہو جائیں کیونکہ صالحین اور پاکیزہ لوگوں کی ہم نشینی مثبت اثر رکھتی ہے

۱۷۔ ان مساجد اور مراکز کی تقویت کرنا ضروری ہے جو تقویٰ کی بنیاد پر تعمیر کئے گئے ہیں اور طہارت کے متلاشی افراد کا مرکز ہیں۔ لمسجد اسس علی التقوی ... فیہ رجال یحبون ان یتطہروا

۱۸۔ "عن الحلبي عن ابي عبد الله (ع) قال: سئلته عن المسجد الذي اسس على التقوى قال: مسجد قبا"; حلبی کہتے ہیں میں نے امام صادق (ع) سے اس مسجد کے بارے میں سوال کیا جو تقویٰ کی بنیاد پر تعمیر کی گئی ہے کہ وہ کونسی ہے؟ تو آپ نے فرمایا مسجد قبا^(۱)

۱۹۔ ابی ابن کعب کہتے ہیں: "سئلت النبی (ص) عن المسجد الذی اسس علی التقوی فقال: هو مسجدی هذا"; میں نے پیغمبر (ص) سے تقویٰ کی بنیاد پر تعمیر ہونے والی مسجد کے متعلق سوال کیا تو فرمایا وہ یہی میری مسجد ہے^(۲)
آنحضرت (ص): آپ (ص) کا پیش قدم ہونا ۳; آپ (ص) کو منع کرنا ۱; آپ (ص) کی ذمہ داری ۳; آپ (ص) کی شرعی ذمہ داری ۱

احکام ۲، ۳

اقدار ۱۲ انکا معیار ۸، ۹

باطل: اسکے خلاف موقف اختیار کرنا ۳

پاک لوگ: انکی ہم نشینی کی قدر و قیمت ۱۶; ان کے فضائل ۱۳

پاکیزگی: اس کا پیش خیمہ ۱۵; اسکی اہمیت ۱۷

تربیت: اسکی جگہ ۱۱

(۱) کافی ج ۳ ص ۲۹۶ ح ۲۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۶۷ ح ۳۴۵۔

(۲) الدر المنثور ج ۴ ص ۲۸۷۔ مجمع البیان ج ۵ ص ۱۱۱۔

تزکیہ: اسکی جگہ ۱۱، ۱۵؛ اسکے عوامل ۱۳

تکامل: اس کا پیش خیمہ ۱۵، ۱۶

تمایلات: تزکیہ کی طرف تمایل کی قدر و قیمت ۱۲

خدا تعالیٰ: اس کے نواہی ۱

خدا کے محبوب لوگ: ۱۳

دینی راہنما: انکا پیش گام ہونا ۳؛ انکی ذمہ داری ۳

ذکر: ذکر خدا کے آثار ۱۳

روایت ۱۸، ۱۹

صالحین: انکی ہمنشینی کی قدر و قیمت ۱۶

قیمت گذاری: اس میں تقوا کا کردار ۸؛ اس میں نیت کا کردار ۸

کفار: انکی تقویت کا حرام ہونا ۲

کفر: اسکی تائید کا حرام ہونا ۲

مُحاربین: انکی تقویت کا حرام ہونا ۲

محرمات ۲

مسجد: اس کا کردار ۱۱؛ اسکی تعمیر میں تقوا ۵؛ اسکی تعمیر میں نیت ۷؛ اسکی تقویت کی اہمیت ۱۷؛ اسکی فضیلت کا سرچشمہ ۷؛

اسکی قدر و قیمت کا معیار ۵؛ اس میں نماز قائم کرنا ۵

مسجد ضرار: اسکے احکام ۳؛ اس میں نماز کا ممنوع ہونا ۳، ۱

مسجد قبا: اسکی فضیلت ۱۸، ۱۹، ۱۰؛ اس کے بنانے میں تقوا ۱۰، ۶؛ اس میں عبادت کی فضیلت ۶

مقدس مقامات: ۶ انکی تقویت کی اہمیت ۱۷

منافقت: اسکی تائید کا حرام ہونا ۲؛ اسکے خلاف موقف اختیار کرنا ۳

منافقین:

انکی تقویت کا حرام ہونا ۲

مومنین: ان کے درمیان اختلاف ڈالنے کا حرام ہونا ۲؛ انہیں نقصان پہنچانے کا حرام ہونا ۲

نماز: اسکے آثار ۱۳

نیت: اسکے آثار ۷

آیت ۱۰۹

﴿أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾

کیا جس نے اپنے بنیاد خوف خدا اور رضائے الہی پر رکھی ہے وہ بہتر ہے یا جس نے اپنی بنیاد اس گرتے ہوئے لگار کے کنارے پر رکھی ہو کہ وہ ساری عمارت کو لیکر جہنم میں گر جائے اور اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔
۱۔ زندگی کے سب کاموں اور پروگراموں کی تقوا اور رضائے الہی پر بنیاد رکھنا ضروری ہے۔

افمن اسس بنیانه علی تقوی من اللہ و رضوان

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "بنیانه" سابقہ جملوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جو انسان کے عمل سے متعلق ہیں (مسجد قبا اور مسجد ضار تعمیر کرنا) درحقیقت "عملہ" ہو یعنی جو شخص اپنے عمل کی بنیاد تقوی پر رکھے۔

۲۔ تقوا اور رضائے الہی پر مبتنی اعمال کی بنیاد محکم اور مضبوط ہوتی ہے اور انکی قدر و قیمت کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

افمن اسس ... ام من اسس بنیانه علی شفاعرف

آیت کے اس حصے "افمن اسس بنیانه علی تقوی ... کا" ام من اسس بنیانه علی شفاعرف ہار" کے مقابلے میں آنے سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ مختلف اداروں کے قیام میں تقوا اور رضائے الہی کا

خیال رکھنا انکی قدر و قیمت کا معیار ہے۔ افمن اسس بنیانه علی تقوی من الله

۳۔ خدا کی مخالفت سے اجتناب کرنا اسکی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔ علی تقوی من الله و رضوان خیر

اس آیت میں "علی تقوی من الله" علی شفا جرف ہار" کے مقابلے میں اور "رضوان" "فانہار بہ نار جہنم" کے مقابلے میں ہے اس سے تقوی اور رضائے الہی کے علت و معلول یا سبب و مسبب ہونے کا استفادہ کیا جا سکتا ہے جیسا کہ آیت کے دوسرے حصہ میں "فانہار بہ" میں "فا" کے ذریعے اس رابطے کو صراحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔

۵۔ سچے مومنین اپنی شخصیت کو تقوی اور رضائے الہی کی تحصیل کی بنیاد پر تعمیر کرتے ہیں۔

افمن اسس بنیانه علی تقوی من الله و رضوان خیر

ہو سکتا ہے "بنیانه" سے مراد انسان کے اعمال اور کارکردگی نہ ہو بلکہ خود اسکی شخصی بنیاد ہو۔

۶۔ مسجد قبا کو تعمیر کرنے والے تقوائے الہی رکھتے تھے اور رضائے الہی کے حصول کے درپے تھے۔

لمسجد اسس علی التقوی ... افمن اسس بنیانه علی تقوی

مفسرین کہتے ہیں ان آیات کا شان نزول مسجد قبا اور مسجد ضرار ہے۔

اس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ "بنیانه" کی ضمیر کا مرجع مسجد قبا (مسجد اسس علی التقوی) ہے اور آیت شریفہ مسجد قبا تعمیر کرنے والوں کی تعریف و تجید اور مسجد ضرار بنانے والوں کی مذمت کر رہی ہے۔

۷۔ ہر کام کے پہلے مراحل سے ہی تقوا اور خلوص ضروری ہے۔ افمن اسس بنیانه علی تقوی

"اسس بنیانه" کی تعبیر ہر عمل کے آغاز والے مراحل کی تصریح کر رہی ہے۔

۸۔ منافقین و کفار اپنے اعمال کو کمزور جگہ پر اور بغیر بنیاد کے پل تعمیر کرتے ہیں۔

و الذین اتخذوا مسجدا ضرارا ... ام من اسس بنیانه علی شفا جرف ہار

۹۔ منافقانہ، کفر آمیز اور دین و خدا کے خلاف حرکت کمزور اور شکست سے دوچار ہوتی ہے۔

اتخذوا مسجدا ضرارا و کفرا ... وارصادا لمن حارب الله ... اسس بنیانه علی شفا جرف ہار

منافقین و کفار کے اعمال کی بنیاد کا کمزور ہونا ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو۔

۱۰۔ آتش جہنم، کفر پیشہ منافقین کا انجام ہے۔ و الذین اتخذوا مسجدا ضرارا ... فانہار بہ

۱۱۔ منافق اپنی شخصیت کو کمزور اور ناپائدار بنیاد پر تعمیر کرتا ہے۔ ام من اسس بنیانه علی شفا جرف ہار فانہار بہ مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "بنیانه" سے مراد انسان کی اپنی شخصیت ہو۔

۱۲۔ ظالم لوگ ہدایت الہی سے محروم ہیں۔ و اللہ لا یہدی القوم الظالمین

۱۳۔ منافقین، اسلامی معاشرے کو نقصان پہنچاتے ہیں، کفر کی ت ۲۲ رواج کرتے ہیں، مومنین کے درمیان تفرقہ ایجاد کرتے ہیں اور ظالم اور جہنمی ہیں۔ اتخذوا مسجدا ضارا و کفرا و تفریقا ... و ارسادا ... فانہار بہ فی نار جہنم و اللہ لا یہدی القوم الظالمین

۱۴۔ خدا و دین خدا کے دشمنوں کے اختیار میں وسائل دے دینا اور ان کیلئے مرکز قرار دینا ظلم اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ و ارسادا لمن حارب اللہ ... فانہار بہ فی نار جہنم

۱۵۔ مسجد ضار بنانے والے ظالم اور جہنمی ہیں۔ و الذین اتخذوا مسجدا ضارا ... فانہار بہ فی نار جہنم

۱۶۔ امام باقر (ع) سے روایت کی گئی ہے: "مسجد ضرار الذی اسس علی شفا جرف ہار ... "مسجد ضرار وہ مسجد ہے جسے کمزور اور گرتی ہوئی جگہ پر تعمیر کیا گیا۔^(۱)

اختلاف ڈالنے والے: ۱۳

اخلاص: اسکی اہمیت ۷

ادارہ: اسکی تعمیر میں تقوا ۳؛ اسکے قیام میں رضائے الہی ۳

اسلامی معاشرہ: اسے نقصان پہنچانا ۱۳

اطاعت: خدا تعالیٰ کی اطاعت کے اثرات ۳

اقدار: انکا معیار ۳

تقوا: اسکی اہمیت ۷، ۳؛ اسکے آثار ۲

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۰۵۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۶۸ ح ۳۴۹۔

جہنم: اسکے اسباب ۱۳

جہنمی لوگ ۱۵، ۱۳، ۱۰

خدا تعالیٰ: اسکی رضا کی اہمیت ۳، ۲، ۱؛ اسکی رضا کے عوامل ۳

دشمن: دشمنان خدا کی امداد کے آثار ۱۳

دین: اسکے دشمنوں کی امداد کے آثار ۱۳

روایت ۱۳

ظالم لوگ ۱۵، ۱۳ انکا محروم ہونا ۱۲

ظلم: اسکے موارد ۱۳

عمل: اسکی قدر و قیمت کا معیار ۲؛ اس میں اخلاص ۴؛ اس میں تقوا، ۱، ۴، ۲؛ اس میں خدا کی رضا ۲، ۱

کفار: انکا انجام ۱۰؛ انکے انخطا ط کے عوامل ۸

کفر: اسکی تبلیغ کرنے والے ۱۳؛ اسکی شکست ۹

مُحاربین: محاربین خدا کی شکست ۹

مسجد ضرار ۱۶

اسکے بنانے والوں کا ظلم ۱۵؛ اسکے بنانے والے جہنم میں ۱۵

مسجد قبا: اس کے بنانے کے اہداف ۶؛ اسکے بنانے والوں کا تقویٰ ۶؛ اسکے بنانے والوں کے فضائل ۶؛ اسکے بنانے

والے اور رضائے خدا ۶

منافقین: انکا اختلاف و الناف ۱۳؛ انکا انجام ۱۰؛ انکا نقصان پہنچانا ۱۳؛ انکی شخصیت ۱۱؛ ان کے انخطا ط کے عوامل ۸؛ یہ

اور اسلامی معاشرہ ۱۳؛ یہ اور مومنین ۱۳؛ یہ جہنم میں ۱۳، ۱۰

مومنین: انکا تقویٰ ۵؛ انکی شخصیت ۵؛ ان کے فضائل ۵؛ یہ اور رضائے خدا ۵

نفاق: اسکی شکست ۹

ہدایت: ہدایت خدا سے محروم لوگ ۱۲

آیت ۱۱۰

﴿لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾

اور ہمیشہ ان کی بنائی ہوئی عمارت کی بنیاد ان کے دلوں میں شک کا باعث بنی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور انھیں موت آجائے کہ اللہ خوب جاننے والا اور صاحب حکمت ہے۔

۱۔ شک و تردید منافقین کے دلوں کی دائمی بیماری ہے۔ لا یزال بنیانہم الذی بنوا ریبۃ فی قلوبہم

۲۔ شک و تردید وہ پھسلنے والی جگہ ہے کہ جس پر منافقین نے اپنی شخصیت کی بنیاد رکھی ہے اور یہیں سے دوزخ میں

جاگریں گے۔ اسس بنیانہ علی شفا جرف ہار ... لا یزال بنیانہم الذی بنوا ریبۃ فی قلوبہم

۳۔ منافقین کے شک و تردید سے لبریز دلوں کا علاج صرف موت ہے۔ لا یزال ... الا ان تقطع قلوبہم

۳۔ مسجد ضرار منافقین کے شک و تردید اور بے یقینی کا سبب تھی۔

و الذین اتخذوا مسجدا ضارا ... لا یزال بنیانہم الذی بنوا ریبۃ فی قلوبہم

۵۔ مسجد ضرار تعمیر کرنے والے منافقین ہدایت کو قبول نہ کرنے والے لوگ تھے۔

اتخذوا مسجدا ضارا ... لا یزال ... ریبۃ فی قلوبہم الا ان تقطع قلوبہم

۶۔ خدا تعالیٰ کی اس خبر، کہ منافقین ہدایت کو قبول نہ کرنے والے لوگ ہیں، کا سرچشمہ اس کا وسیع علم ہے۔

لا یزال بنیانہم الذی بنوا ریبۃ فی قلوبہم ... و اللہ علیم حکیم

۷۔ مسجد ضرار تعمیر کرنے والوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا سخت رویہ اس کے علم و حکمت پر مبتنی ہے۔

و الذین اتخذوا ... لا تقم فیہ ... فانہار بہ فی نار جہنم ... و اللہ علیم حکیم

۸۔ خدا تعالیٰ علیم (بہت جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے۔

و اللہ علیم حکیم

اسما و صفات : حکیم ۸؛ علیم ۸

خدا تعالیٰ : اس کا علم ۴، ۶؛ اسکی پیشین گوئی کا سرچشمہ ۶؛ اسکی حکمت ۴؛ خدا تعالیٰ اور مسجد ضرار بنانے والے ۴

مسجد ضرار : اسکے آثار ۳؛ اسے تعمیر کرنے والوں کا ہدایت کو قبول نہ کرنا ۵

منافقین : ان کا شک ۳، ۱؛ ان کا ہدایت کو قبول نہ کرنا ۵، ۶؛ انکی خصوصیات ۱؛ انکی دلی بیماری ۳، ۱؛ انکی شخصیت ۲؛ ان

کے انخطاط کے عوامل ۲؛ ان کے جہنم میں جانے کے اسباب ۲؛ ان کے شک کے آثار ۲؛ ان کے شک کے عوامل ۳

موت : اس کا کردار ۳

ہدایت کو قبول نہ کرنے والے ۵، ۶

آیت ۱۱۱

﴿ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِالَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾

بیشک اللہ نے صاحبان ایمان سے ان کے جان و مال کو جنت کے عوض خرید لیا ہے کہ یہ لوگ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور پھر خود بھی قتل ہو جاتے ہیں بہ وعدہ برحق توریت، انجیل اور قرآن ہر جگہ ذکر ہوا ہے اور خدا سے زیادہ اپنے عہد کا پورا کرنے والا کون ہو گا تو اب تم لوگ اپنی اس تجارت پر خوشیاں مناؤ جو تم نے خدا سے کی ہے کہ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ بہشت کی قیمت کے ساتھ مومنین کی جان و مال کا خریدار ہے۔

ان الله اشترى من المؤمنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة

۲۔ جان کے ساتھ جہاد کی طرح مالی جہاد کا بھی بہشت تک دسترسی میں کردار۔

ان الله اشترى من المؤمنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة

۳۔ مومنین کی جان و مال ان کے دائمی اقدار تک دسترسی حاصل کرنے کا ایک وسیلہ ہے۔

ان الله اشترى من المؤمنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة

۳۔ ایمان: جانی اور مالی قربانی کے بہشت تک دسترسی حاصل کرنے کیلئے مؤثر ہونے کی شرط ہے۔

ان الله اشترى من المؤمنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة

"من المؤمنین" کی قید سے اشارہ ملتا ہے کہ اس معاملے میں صرف مومنین شریک ہیں۔

۵۔ بارگاہ خداوندی میں مومنین کی جان و مال کی بڑی قیمت ہے۔ ان الله اشترى ... بان لهم الجنة

۶۔ سچے ایمان کا لازمہ ہے راہ خدا میں جان و مال کو قربان کر دینا۔ ان الله اشترى من المؤمنین

۷۔ غیر خدا کی راہ میں یا بہشت کے علاوہ کسی اور قیمت کے مقابلے میں جان و مال قربان کرنا نقصان اور گھٹا ہے۔

ان الله اشترى ... بان لهم الجنة

خدا تعالیٰ نے مومنین کی جان و مال کے مقابلے میں بہشت جیسی عظیم قیمت کی پیشکش کر کے درحقیقت واضح کر دیا ہے

کہ بہشت کے علاوہ کسی اور چیز کے مقابلے میں جان و مال فروخت کرنا نقصان اور خسارہ ہے۔

۸۔ انسان کو اطاعت خدا اور ہر نیک کام کی طرف مائل کرنے کیلئے (جزا جیسے) تشویق کے ذرائع سے استفادہ کرنا ضروری

ہے۔ ان الله اشترى ... بان لهم الجنة

خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنین کو بہشت کی نوید کے ذریعے جہاد کی طرف تشویق کرنے سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا

ہے۔

۹۔ دین الہی اور اسکی حمایت کی، انسان کی جان و مال سے زیادہ قدر و قیمت ہے۔

ان الله اشترى من المؤمنین انفسهم و اموالهم ... یقتلون فی سبیل الله

۱۰۔ مجاہدین اور راہ خدا میں جنگ کرنے والے خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی جان و مال کا سودا کرتے ہیں۔

ان الله اشترى من المؤمنین ... یقتلون فی سبیل الله فیقتلون و یقتلون

۱۱۔ خدا تعالیٰ مومنین کے جہاد اور ایثار کے سائے میں اپنے راستے اور دین کو بلند کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔
ان الله اشترى من المؤمنين ... يقاتلون في سبيل الله

چونکہ خدا تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے کہ وہ مومنین کے جان و مال کا خریدار ہے اور اسکے بعد اس نے راہ خدا میں جہاد کا مسئلہ چھیڑا ہے اس کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی راہ کی ترقی کو مومنین کے جہاد کے سائے میں قرار دیا ہے۔

۱۲۔ جہاد کی قدر و قیمت تب ہے جب راہ خدا میں ہو۔ يقاتلون في سبيل الله

۱۳۔ دشمنان راہ خدا کے مقابلے میں جنگی میدانوں میں فعال کردار ادا کرنا اور قتل ہونے سے نہ ڈرنا ضروری ہے۔
يقاتلون في سبيل الله فيقتلون و يقتلون

۱۴۔ جہاد کا پہلا ہدف دشمنان خدا کو نابود کرنا ہے نہ صرف شہید ہونا۔ يقاتلون في سبيل الله فيقتلون و يقتلون
مندرجہ بالا نکتہ قتل کرنے (فیقتلون) کے قتل ہونے (و یقتلون) پر مقدم ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۔ راہ خدا میں قتل کرنا اور قتل ہو جانا دونوں خدا کے ساتھ معاملہ اور قابل قدر ہیں۔
يقتلون في سبيل الله فيقتلون و يقتلون

۱۶۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان مجاہدین کیلئے قطعی بہشت کی ضمانت جو آخر کار جام شہادت نوش کر لیتے ہیں۔*
فيقتلون و يقتلون

مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "و یقتلون" قید ہو یعنی صرف دشمنان خدا کو قتل کرنا بہشت کو قطعی نہیں بناتا اور خدا کے ساتھ معاملہ نہیں ہے بلکہ آخر میں قتل ہو جانا خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے۔

۱۷۔ جان کے ساتھ جہاد خدا تعالیٰ کے ساتھ سودے کا اصل رکن اور جہاد مالی سے برتر ہے۔
اشترى ... انفسهم و امواهم ... يقاتلون في سبيل الله فيقتلون و يقتلون

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "انفسهم" کا "امواہم" پر مقدم کرنا جان کے ساتھ جہاد کی برتر قدر و قیمت کو بیان کرنے کیلئے ہو اور "يقاتلون" سے مراد صرف جان کے ساتھ جہاد ہو کیونکہ اس جملے (فیقتلون و یقتلون) میں صرف جان کے ساتھ جہاد کو ذکر کیا گیا ہے۔

۱۸۔ مجاہدین اور شہدا کیلئے بہشت کی پاداش، خدا تعالیٰ کا تورات، انجیل اور قرآن میں حتمی وعدہ ہے۔
و عدأ عليه حقا في التورى - و الانجيل و القرآن

۱۹۔ راہ خدا میں جان و مال کے ساتھ جہاد کرنا سب شریعتوں میں ہے اور یہ سب انسانوں کی شرعی ذمہ داری ہے اور مسلمانوں اور شریعت اسلامی کے ساتھ مختص نہیں ہے۔

ان الله اشترى من المؤمنین انفسهم و اموالهم ... وعداً علیہ حقاً فی التورۃ و الانجیل و القرآن

۲۰۔ اعتقادی اصول و اقدار کے بیان کرنے میں ادیان الہی اور آسمانی کتابوں کی ہم آہنگی۔

ان الله اشترى من المؤمنین انفسهم و اموالهم ... وعداً علیہ حقاً فی التورۃ و الانجیل و القرآن

۲۱۔ تورات، انجیل اور قرآن، خدا تعالیٰ کے مجاہدین اور شہداء کے ساتھ کئے گئے وعدوں کی دستاویز اور ان کیلئے موجب

اطمینان ہے۔ وعداً علیہ حقاً فی التورۃ و الانجیل و القرآن

۲۲۔ خدا تعالیٰ سب سے زیادہ عہد کی وفا کرنے والا ہے۔ و من اوفی بعہدہ من اللہ

۲۳۔ مجاہدین اور بہشت کے مقابلے میں اپنی جان و مال کا سودا کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری۔

فاستبشروا بیعکم الذی بايعتم بہ

۲۴۔ راہ خدا میں جان و مال قربان کر کے بہشت کو پالینا خدا تعالیٰ کی نظر میں خوش ہونے اور مسرور ہونے کے لائق ہے۔

ان الله اشترى من المؤمنین ... فاستبشروا بیعکم الذی بايعتم بہ

۲۵۔ جہاد و شہادت کے سائے میں بہشت تک دسترسی حاصل کر لینا ہی تنہا عظیم کامیابی ہے۔

ان الله اشترى ... بان لهم الجنة ... ذلك هو الفوز العظيم

۲۶۔ عبد المریم کہتے ہیں امام باقر (ع) نے اس آیت (ان الله اشترى من المؤمنین انفسهم) کی تلاوت فرمائی... پھر

فرمایا: "من مات من المؤمنین ردّ حتی یقتل" جو بھی مومن مرتا ہے اسے پلٹا دیا جاتا ہے حتیٰ کہ قتل کیا جائے۔^(۱)

آسمانی کتابیں: انکی ہم آہنگی ۲۰

احکام: ۱۹

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۱۳ ح ۱۴۴۔ تفسیر بہان ج ۲ ص ۱۶۷ ح ۷۔

ادیان: انکی ہم آہنگی ۲۰؛ ان میں اصول دین ۲۰؛ ان میں اقدار ۲۰؛

اطاعت: اطاعت خدا کی تشویق ۸

اقدار: انکا معیار ۱۲؛ برتر اقدار ۹؛ دائمی اقدار کے حاصل کرنے کا ذریعہ ۳

انجیل: اس کا کردار ۲۱؛ اس میں خدا کے وعدے ۱۸

انسان: اسکی جان کی قدر و قیمت ۹؛ اسکی شرعی ذمہ داریاں ۱۹؛ اس کے مال کی قیمت ۹

ایمان: اسکے آثار ۶، ۳

بہشت: اس کا وعدہ ۱۸؛ اسکی پاداش ۲۳، ۱؛ اسکی خوشخبری ۲۳؛ اسکے اسباب ۲، ۲۵، ۳

بہشتی لوگ ۱۸، ۱۶

تربیت: اسکی روش ۸؛ اس میں پاداش ۸؛ اس میں تشویق ۸

تورات: اس کا کردار ۲۱؛ اس میں خدا کے وعدے ۱۸

جہاد: اس کا فلسفہ ۱۳؛ اسکی پاداش ۲۵، ۲؛ اسکی قدر و قیمت ۱۵، ۱۲؛ اسکے احکام ۱۹؛ اس میں شجاعت ۱۳؛ جہاد ادیان

میں ۱۹؛ جہاد دشمنوں کے ساتھ ۱۳؛ مالی جہاد کی اہمیت ۲؛ مالی جہاد کی پاداش ۲؛ مالی جہاد کی قدر و قیمت ۱۵

خدا تعالیٰ: اس کا ارادہ ۱۱؛ اس کا عہد کی وفا کرنا ۲۲؛ اسکی بشارتیں ۲۳؛ اسکی خصوصیات ۲۲؛ اسکی ضمانت ۱۶؛

اس کے وعدے کا حتمی ہونا ۱۸؛ اس کے وعدے کی دستاویز ۲۱

دشمن: دشمنان خدا کی شکست ۱۳

دین: اسکی حمایت کی قدر و قیمت ۹؛ اسکی قدر و قیمت ۹؛ اس کے ثبات و استقلال میں موثر عوامل ۱۱

راہ خدا: اسکی اہمیت ۱۲

روایت ۲۶

سرور: اسکے عوامل ۲۳

شہادت (راہ خدا میں قتل ہونا): انکی پاداش ۲۵؛ اسکی قدر و قیمت ۱۵

شہدا: انکی بہشت کا ضامن ۱۶؛ انکی پاداش ۱۶؛ ان کے اطمینان کے عوادل ۲۱؛ ان کے ساتھ وعدہ ۱۸

عمل: عمل خیر کی تشویق ۸

قرآن کریم: اس کا کردار ۲۱

قربانی دینا: اسے قبول کرنے کی شرط ۳؛ جان کی قربانی دینے کے عوادل ۶؛ جان کی قربانی کی پاداش ۲۳؛ جان کی قربان کے آثار ۳؛ مال کی قربانی دینے کے عوادل ۶؛ مال کی قربانی کی پاداش ۲۳؛ مال کی قربانی کے آثار ۳؛ غیر راہ خدا میں ایثار کا نقصان ۷

کامیابی: اسکے عوادل ۲۵

مجاہدین: انکا معاملہ ۱۰؛ انکو بشارت ۲۳؛ انکی پاداش ۱، ۱۸؛ ان کی جان کا خریدار ۱؛ ان کے اطمینان کے عوادل ۲۱؛ ان کے ساتھ وعدہ ۱۸؛ انکے مال کا خریدار ۱

معاملہ: خدا کے ساتھ معاملہ ۱۵، ۱۰؛ خدا کے ساتھ معاملہ کرنے کے ارکان ۱۷

مومنین: انکی پاداش ۱؛ انکی جان کا کردار ۳؛ انکی جان کی قدر و قیمت ۵؛ انکی شہادت ۲۶؛ انکی قربانی دینے کے آثار ۱۱؛ ان کے جہاد کے آثار ۱۱؛ ان کے فضائل ۲۶؛ ان کے مال کا کردار ۳؛ ان کے مال کی قدر و قیمت ۵

نقصان: اسکے موارد ۷

﴿التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ﴾

یہ لوگ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد پروردگار کرنے والے، راہ خدا میں سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکیوں کا حکم دینے والے، برائیوں سے روکنے والے اور حدود الہیہ کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اسے پیغمبر آپ انھیں جنت کی بشارت دیدیں۔

۱۔ مومنین: توبہ، عبادت اور خدا تعالیٰ کی ستائش کرنے کی فطرت کے حامل لوگ۔ التائبون العابدون الحامدون
۲۔ توبہ، عبادت، حمد، بندگی کی راہ میں کوشش، رکوع، سجود، نیکی کا حکم دینا برائی سے منع کرنا اور حدود الہی کی حفاظت کرنا، راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کی صفات ہیں۔ ان الله اشترى من المؤمنين ... التائبون ... والحافظون لحدود الله
۳۔ سچے مومنین ہمیشہ اپنے اعمال کے سلسلے میں پریشان پریشان اور استغفار کی حالت میں ہوتے ہیں۔
التائبون العابدون الحامدون السائحون

۳۔ توبہ، انسان کیلئے راہ عبادت و عبودیت خدا کو ہموار کرتی ہے۔*التائبون العابدون
ہو سکتا ہے "التائبون" کا "العابدون" پر مقدم کرنا مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو۔
۵۔ سچے مومنین خدا تعالیٰ کی بندگی کے سلسلے میں متحرک اور سعی و کوشش میں رہتے ہیں نہ معذوروں کی طرح بے حرکت اور ٹھہرے ہوئے۔
السائحون

لفظ "السائح" کبھی ایسے پانی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو اپنے راستے میں ہمیشہ جاری ہو۔ اہل ایمان کی یہ صفت بیان کرنا ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو۔

۶۔ سچے مومنین خدا تعالیٰ کی نشانیوں کی شناخت اور ان میں غور و فکر کرنے کیلئے زمین میں سیر کرتے ہیں۔ السائحون
(السائحون کے مصدر) "سیح و سیاحت" کا معنی ہے سیر و سفر کرنا لہذا مومنین کی "سائحون" صفت لانا ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو۔

۷۔ خود سازی کے راستے میں توبہ، انسان کا پہلا قدم ہے۔ التائبون العابدون

آیت میں مذکورہ صفات کو انفرادی اور اجتماعی دو گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے پہلے انفرادی صفات کو ذکر کیا گیا ہے کہ جن میں خود سازی کا پہلو ہے اور دیگر صفات پر توبہ کا مقدم کرنا ہو سکتا ہے اسلئے ہو کہ توبہ کا سب سے پہلا کردار ہے۔

۸۔ رکوع، سجدہ، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا سچے مومنین کی خصوصیات میں سے ہے۔

الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف و الناهون عن المنکر

۹۔ رکوع و سجود، نماز کے اہم ارکان ہیں۔ الراکعون الساجدون

اکثر مفسرین کا یہ کہنا ہے کہ رکوع اور سجود کرنے والوں سے مراد نماز گزار لوگ ہیں لہذا ہو سکتا ہے نماز کے دیگر واجبات کی بجائے ان دو کا ذکر کرنا انکی خاص اہمیت کی وجہ سے ہو۔

۱۰۔ افراد اور معاشرہ کی ناشائستہ اور اقدار کے منافی افکار اور حرکات کا مقابلہ کرنے سے پہلے انہیں اقدار کی شناسائی کرانا

ضروری ہے۔*الأمرون بالمعروف و الناهون عن المنکر

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بنیاد پر ہے کہ امر بالمعروف کا نہی عن المنکر پر مقدم کرنا اسکے حقیقی اور عملی تقدم کی طرف اشارہ ہو۔

۱۱۔ اقدار کی ترویج کرنا اور منکرات کا مقابلہ کرنا لازم ملزوم ہیں۔ الامر بالمعروف و الناهون عن المنکر

چونکہ قرآن کریم میں اکثر مقامات پر یہ دونوں اکٹھے ذکر کئے گئے ہیں اس سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۱۲۔ خدا تعالیٰ کی ستائش کرنا، اسکی راہ میں حرکت کرنا، رکوع، سجود، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا خدا تعالیٰ کی

عبادت کے روشن نمونے ہیں۔*التائبون العابدون ... و الناهون عن المنکر

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "الحامدون السائحون..." عام

(العابدون) کے بعد خاص کا ذکر ہو اور ان صفات کی اہمیت کو بیان کرنے کیلئے ہو۔

۱۳۔ سچے مومنین معاشرہ کی اصلاح سے پہلے خود سازی پر توجہ دیتے ہیں۔ *

انفرادی صفات (توبہ، عبادت، ...) کا اجتماعی صفات (نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا) پر مقدم کرنا ہو سکتا ہے
تقدم حقیقی اور رتبی کی طرف اشارہ ہو۔

۱۳۔ سچے مومنین اور واقعی کامیاب لوگ میدان کارزار کے علاوہ عبادی، انفرادی اور اجتماعی سب میدانوں میں حاضر ہوتے ہیں۔ اشتري من المومنين ... ذلك هو الفوز العظيم۔ التائبون العابدون ... الآمرون بالمعروف و الناهون عن المنکر

مندرجہ بالا نکتہ اس آیت کے سابقہ آیت کے ساتھ ارتباط کو مد نظر رکھتے ہوئے حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۔ سچے مومنین ہمیشہ خدا تعالیٰ کے قوانین، حدود اور اقدار کے محافظ ہیں۔ و الحافظون لحدود الله

۱۶۔ سچے مومنین اسلام کے سب انفرادی اور اجتماعی احکام کے پابند ہوتے ہیں۔

و التائبون ... و الحافظون لحدود الله و بشر المومنين

۱۷۔ مومنین کا حدود الہی کے اجرا اور انکی حفاظت میں پائیدار رہنا خدا تعالیٰ کے اپنے عہد کی وفا کی شرط ہے۔

و من اوفى بعهده من الله ... التائبون العابدون ... و بشر المومنين

خدا تعالیٰ کے اپنے عہد کی وفا کو بیان کرنے کے بعد انفرادی اور اجتماعی اعمال اور حدود الہی کی حفاظت کی تاکید کرنا ہو سکتا ہے اس چیز کو واضح کرنے کیلئے ہو کہ انسان کا حدود الہی کی حفاظت کرنا اسکے خدا تعالیٰ کے وعدوں سے بہرہ مند ہونے کی شرط ہے۔

۱۸۔ سچے مومنین خدا و رسول کی خوشخبری کی لیاقت رکھتے ہیں۔ التائبون العابدون ... و بشر المومنين

۱۹۔ بہشت سچے مومنین کا مدہ ہے۔ ان الله اشتري من المومنين ... بان لهم الجنة ... و بشر المومنين

۲۰۔ روایت میں ہے کہ امام صادق (ع) سے سوال کیا گیا کہ یہ جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے: "ان الله اشتري من المؤمنين ا نفسم و ا مواہم بانّ لهم الجنة..." هذا كل من جاهد في سبيل الله ا م لقوم دون قوم؟ فقال ابو عبد الله (ع) : ... ا نزل الله عزوجل عليه بعقب ذلك: "التائبون العابدون الحامدون..." فابان الله عزوجل بهذا صفة المؤمنين الذين اشتري منهم ا نفسم و ا مواہم..." "یقیناً خدا نے مومنین سے انکی جانیں اور ان کے مال خرید لئے

ہیں اور اسکے مقابلے میں انہیں جنت دی ہے "راہ خدا میں جہاد کرنے والے سب لوگوں کو شامل ہے یا صرف کسی خاص گروہ کیلئے ہے؟ تو آپ (ع) نے فرمایا خدا تعالیٰ نے اس آیت کے بعد پیغمبر (ص) پر یہ آیت نازل فرمائی "التائبون العابدون الحامدون..." "یوں خدا تعالیٰ نے ان مومنین کی صفات بیان کر دی ہیں جنکی جانیں اور مال اس نے خرید لئے ہیں۔" (۱)

۲۱۔ رسول خدا (ص) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا "تائبون" من الذنوب "العابدون" الذين لا يعبدون الا الله و لا يشركون به شيئاً "الحامدون" الذين يحمدون الله على كل حال في الشدة والرخا "السائحون" و هم الصائمون "الراکعون الساجدون" الذين يواظبون على الصلوات الخمس الحافظون لها والمحافظون عليها برکوعها و سجودها و فی الخشوع فيها و فی اوقاتها... "یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والے "عابدون" وہ لوگ ہیں جو غیر خدا کی عبادت نہیں کرتے اور کسی چیز کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتے "حامدون" وہ لوگ ہیں جو سختی اور آرام ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی ستائش کرتے ہیں "سائحون" یعنی روزہ دار لوگ "راکعون" اور "ساجدون" وہ لوگ ہیں جو اپنی پنجگانہ نمازوں کے پابند ہوتے ہیں نمازوں میں رکوع، سجود اور خشوع و خضوع کا خیال رکھتے ہیں اور نماز کے اوقات کی پابندی کرتے ہیں (۲)

اقدار: انکی پاسداری کرنے والے ۱۵؛ انکی ترویج ۱۱؛ انکی شناخت ۱۰؛ منفی اقدار کا مقابلہ ۱۱، ۱۰
 امر بالمعروف: اسکی اہمیت ۱۲
 برائی سے منع کرنا: اسکی اہمیت ۱۲
 بہشتی لوگ: ۱۹ تا ۲۱: ان سے مراد ۲۱
 تزکیہ: اس کا پیش خیمہ ۷
 توبہ: اسکے آثار ۷، ۳
 حامدون: اس سے مراد ۲۱ // حدود خدا:

(۱) دعائم الاسلام ج ۱ ص ۳۴۱۔ بحار الانوار ج ۹۷ ص ۴۸ ح ۱۳۔

(۲) کافی ج ۵ ص ۱۵ ح ۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۷۱ ح ۳۵۷۔

انکی پاسداری کرنے والے ۱۵

حمد: حمد خدا ۱۲

خدا تعالیٰ: اسکی بشارتیں ۱۸; اسکے وفاء عہد کی شرائط ۱۷

راکعون: اس سے مراد ۲۱

راہ خدا: اسکی اہمیت ۱۲

رکوع: اسکی اہمیت ۱۲

روایت ۲۰، ۲۱

ساجدون: ان سے مراد ۲۱ // سائخون: ان سے مراد ۲۱

سجدہ: اسکی اہمیت ۱۲ // عبادت: اس کا سرچشمہ ۳; عبادت خدا کی نشانیاں ۱۲

عابدون: ان سے مراد ۲۱

عبودیت: اس کا پیش خیمہ ۳

کامیاب لوگ: انکی خصوصیات ۱۳

مجاہدین: انکا امر بالمعروف ۲; انکا رکوع ۲; انکا سجدہ ۲; انکا نہی عن المنکر ۲ انکی توبہ ۲; انکی حمد ۲; انکی صفات ۲; انکی عبادت

۲; انکی عبودیت ۲; یہ اور حدود الہی کی پاسداری ۲

محمد (ص): آپ (ص) کی بشارتیں ۱۸

مومنین: انکا احکام کو اہمیت دینا ۱۶; انکا استغفار ۳; انکا امر بالمعروف ۸; انکا تزکیہ کو اہمیت دینا ۱۳; ان کا خدا کے ساتھ

معاملہ ۲۰; انکا رکوع ۸; انکا سجدہ ۸; انکا نہی عن المنکر ۸; انکو بشارت ۱۸; انکو بہشت کی بشارت ۱۹; انکی استقامت ۱۷; انکی

پاسداری ۱۵; انکی خصوصیات ۱۶، ۱۵، ۱۳، ۸; انکی سرشت میں توبہ ۱; انکی سرشت میں حمد ۱; انکی سرشت میں

عبادت ۱; انکی سیاحت ۵، ۶; انکی صفات ۵، ۶، ۲۰; انکی عبودیت ۵; ان کے فضائل ۱۸; یہ اور آیات خدا کی شناخت ۶;

یہ اور آیات خدا میں غور و فکر کرنا ۶; یہ اور حدود الہی کی پاسداری ۱۷; یہ اور معاشرہ کی اصلاح ۱۳

نماز: اس کے ارکان ۹; اس میں رکوع ۹; اس میں سجدہ ۹

آیت ۱۱۳

﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴾

نبی اور صاحبان ایمان کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے حق میں استغفار کریں چاہے وہ ان کے قرابتدار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ یہ واضح ہو چاہے کہ یہ اصحاب جہنم ہیں۔

۱۔ پیغمبر اکرم (ص) اور مومنین کو مشرکین کیلئے استغفار کرنے کا حق نہیں ہے۔

ماکان للنبی و الذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین

۲۔ مشرک چاہے اپنا رشتہ دار ہی ہو اس کیلئے استغفار کرنا حرام اور ممنوع ہے۔

ماکان للنبی ... ان یستغفروا للمشرکین و لو کانوا اولی قری

۳۔ خاندانی جذبات و احساسات کا دینی اور مکتبی روابط کے زیر سایہ ہونا ضروری ہے۔

ماکان للنبی ... ان یستغفروا للمشرکین و لو کانوا اولی قری

۳۔ رشتہ داری والا پیوند بارگاہ الہی میں ایک قابل قدر پیوند ہے۔ ماکان ... و لو کانوا اولی قری

۵۔ مشرکین کا دوزخی ہونا یقینی اور غیر قابل تغیر ہے۔ للمشرکین ... من بعد ما تبین لهم انهم اصحاب الجحیم

۶۔ مشرکین اور دوزخی لوگوں کا شرک اور انکا دوزخی ہونا ان کیلئے مومنین کے استغفار کے موثر ہونے سے رکاوٹ۔

ماکان للنبی و الذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ... انهم اصحاب الجحیم

۷۔ جو لوگ یقیناً جہنمی ہیں ان کیلئے استغفار کرنا ممنوع

ہے۔ ما کان ... ان يستغفروا ... من بعد ما تبين لهم انهم اصحاب الجحيم

۸۔ ہر اس شخص کیلئے استغفار کرنا جائز ہے کہ جس کا ہدایت کو قبول نہ کرنا اور دوزخی ہونا استغفار کرنے والے کی نظر میں یقینی نہیں ہے۔ من بعد ما تبين لهم انهم اصحاب الجحيم

"من بعد ما تبين" کی تعبیر بتاتی ہے کہ کسی شخص کے دوزخی ہونے کے قطعی ہونے سے پہلے اس کیلئے استغفار کیا جاسکتا ہے۔

۹۔ پیغمبر اکرم (ص) اور مومنین کا غیر مشرکوں کیلئے استغفار تاثیر رکھتا ہے۔ ما کان للنبي و الذين امنوا ان يستغفروا للمشركين

مشرکین کیلئے استغفار کرنے سے خدا تعالیٰ کا نہی فرمانا خود استغفار کے موثر ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اگر استغفار کا اثر نہ ہوتا تو نہی کرنے کا کوئی مطلب نہیں تھا۔

۱۰۔ کوئی شخص حتیٰ کہ پیغمبر اکرم (ص) بھی مشرکین کے برے انجام (دوزخی ہونا) کو تبدیل نہیں کر سکتے۔
ما کان للنبي ... من بعد ما تبين لهم انهم اصحاب الجحيم

خصوصی طور پر پیغمبر (ص) کا نام لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف مومنین کی دعا مشرکین کیلئے اثر نہیں رکھتی بلکہ خود پیغمبر اکرم (ص) بھی استغفار کے ذریعے ان کے انجام کو تبدیل نہیں کر سکتے۔

۱۱۔ جن مشرکین کا دوزخی ہونا حتمی ہے ان کیلئے دل میں نرم گوشہ رکھنے اور ان کے ساتھ محبت سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ ما کان للنبي ... ان يستغفروا للمشركين ... انهم اصحاب الجحيم

۱۲۔ پیغمبر اکرم (ص) کی رشتہ داری مشرک کے عذاب اور اس کے دوزخی ہونے سے رکاوٹ نہیں بن سکتی۔
ما کان للنبي ... ان يستغفروا للمشركين و لو كانوا اولی قری ... انهم اصحاب الجحيم

احکام: ۲

استغفار: اسکی تاثیر کے موانع ۶؛ اسکے احکام ۸؛ جائز استغفار ۸

تبرا: جہنمیوں سے تبرا ۱۱؛ مشرکین سے تبرا ۱۱

جذبات: ان میں تعادل رکھنا ۳؛ خاندانی جذبات ۳

جہنمی لوگ ۵؛ انکا انجام ۱۰؛ ان کیلئے استغفار ۶؛ ان کیلئے

استغفار کا ممنوع ہونا ۷

دینی روابط: انکی اہمیت ۳

رشتہ داری: اسکی قدر و قیمت ۳

شرک: اسکے آثار ۶

محبت: ممنوع محبت ۱۱

محرمات: ۲

محمد (ص): آپ (ص) اور مشرکین کیلئے استغفار ۱: آپ (ص) کا دائرہ اختیارات ۱۰: آپ (ص) کی رشتہ داری کے اثرات

۱۲: آپ (ص) کی شرعی ذمہ داری ۱: آپ (ص) کے استغفار کے اثرات ۹

مشرکین: انکا انجام ۱۰: انکے عذاب کا حتمی ہونا ۱۲: ان کے عذاب کے موانع ۱۲: ان کیلئے استغفار ۶: ان کیلئے استغفار کا

صرام ہونا ۲: ان کیلئے استغفار کا ممنوع ہونا ۲: یہ جہنم میں ۵

مومنین: انکی شرعی ذمہ داری ۱: ان کے استغفار کے اثرات ۹: یہ اور مشرکین کیلئے استغفار ۱

آیت ۱۱۳

﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ﴾

اور ابراہیم کا استغفار ان کے باپ کے لئے صرف اس وعدہ کی بنا پر تھا جو انھوں نے اس سے کیا تھا اس کے بعد جب یہ واضح ہو گیا کہ وہ دشمن خدا ہے تو اس سے برات اور بیزاری بھی کر لی کہ ابراہیم بہت زیادہ تضرع کرنے والے اور بردبار تھے۔

۱۔ ابراہیم (ع) کا اپنے باپ کے ساتھ اس کیلئے استغفار کرنے کا وعدہ۔

و ما كان استغفار ابراهيم لابيه الا عن موعدة و عده

۲۔ ابراہیم (ع) کا باپ خدا تعالیٰ کے قطعی دشمنوں اور مشرکوں میں سے۔ فلما تبين له انه عدو لله

۳۔ حضرت ابراہیم (ع) کا اپنے باپ کیلئے استغفار صرف اس وعدہ کی وجہ سے تھا جو انھوں نے اپنے باپ کے ساتھ کر

رکھا تھا نہ باپ بیٹے والے تعلق کی وجہ سے۔ و لو كانوا اولی قری ... و ما كان استغفار ابراهيم لابيه الا عن موعدة

وعدها اياه

۳۔ حضرت ابراہیم (ع) کا اپنے باپ کیلئے استغفار ان کے اندر ایمان کی طرف کچھ تمایل کا مشاہدہ کرنے کی وجہ سے تھا۔
و ما کان استغفار ... عن موعده و عدها اياه

مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "وعدہ" کی ضمیر کا مرجع "اب" ہو اور "ایاہ" کی ضمیر کا مرجع "ابراہیم" کہ اس صورت میں معنی یوں بنے گا کہ حضرت ابراہیم (ع) کے باپ نے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا اسلئے حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے باپ کیلئے استغفار کیا۔

۵۔ عہد کی وفا واجب ہے۔ الا عن موعده و عدها اياه

۶۔ حضرت ابراہیم (ع) کا اپنے باپ کیلئے استغفار کا وعدہ اسکے شرک پر باقی رہنے کے یقین سے پہلے اور اسے ایمان کی طرف مائل کرنے کی امید کی وجہ سے تھا۔ الا عن موعده ... فلما تبین له انه عدو لله

۷۔ مومن، مشرک کیلئے استغفار کر سکتا ہے اگر کسی ہدایت کی امید ہو۔
ما کان استغفار ... فلما تبین له انه عدو لله تبراً منه

۸۔ مشرکین خدا تعالیٰ کے دشمن ہیں۔ ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ... انه عدو لله تبراً منه

۹۔ حضرت ابراہیم (ع) کا اپنے باپ کے ہدایت کو قبول نہ کرنے اور خدا کا دشمن ہونے کے یقین کے بعد اس سے بیزار ہو جانا۔ فلما تبین له انه عدو لله تبراً منه

۱۰۔ دشمنان خدا سے بیزاری اور تبری ضروری ہے اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں۔
فلما تبین له انه عدو لله تبراً منه

۱۱۔ مشرکین کی خدا تعالیٰ کے ساتھ دشمنی ان کیلئے استغفار کے جائز نہ ہونے کا راز ہے۔
ما کان للنبی ... ان یستغفروا للمشرکین ... فلما تبین له انه عدو لله تبراً منه

۱۲۔ مشرکین کیلئے استغفار کا ممنوع ہونا اور ان سے بیزاری کا لازمی ہونا، آسمانی ادیان کا مشترکہ حکم ہے۔ ما کان للنبی ... ان یستغفروا للمشرکین ... و ما کان استغفار ابراہیم ... انه عدو لله تبراً منه

چونکہ خدا تعالیٰ نے صرف حضرت ابراہیم (ع) کے آذر کے لئے استغفار کو اس عنوان سے ذکر کیا ہے کہ یہ مسلمانوں کے اذہان میں شک و تردید پیدا کر سکتا ہے اور اس کے راز سے پردہ اٹھایا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ مشرک کیلئے استغفار کا ممنوع ہونا سب ادیان الہی کا مشترکہ مسئلہ ہے۔

۱۳۔ حضرت ابراہیم (ع) کے اپنے باپ کیلئے استغفار کا مؤثر نہ ہونا اسکے شرک پر اصرار کی وجہ سے تھا۔
فلما تبین له انه عدو لله تبرأ منه

۱۳۔ انبیا (ع) کے علم کا محدود ہونا۔ ما کان استغفار ابراہیم لابیہ ... فلما تبین له انه عدو لله

مندرجہ بالا نکتہ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) باوجود اس کے کہ اولوا العزم انبیاء میں سے تھے لیکن پھر بھی آذر کے انجام سے مطلع نہ تھے اور اسکی ہدایت کی امید کرتے ہوئے اسے استغفار کا وعدہ دے بیٹھے۔

۱۵۔ حضرت ابراہیم (ع) بہت دعا و مناجات کرنے والے اور حلیم و بردبار شخص تھے۔ ان ابراہیم لاؤہ حلیم
ایک روایت میں حضرت امام باقر (ع) سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا "لاؤاہ الدعاء" یعنی "اؤاہ" وہ ہے جو بہت دعا و مناجات کرتا ہے۔

۱۶۔ حضرت ابراہیم (ع) کا "آذر" سے رشتہ داری کے باوجود بیزار ہو جانا خدا تعالیٰ کے حضور آپ کے گہرے خشوع کا مظہر ہے۔ انه عدو لله تبرأ منه ان ابراہیم لاؤاہ حلیم

اہل لغت نے "اؤاہ" کا ایک معنی "زیادہ خضوع و خشوع" شمار کیا ہے یعنی ابراہیم (ع) خدا تعالیٰ کے حضور بہت خضوع و خشوع کرنے والے تھے مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ یہ جملہ "ان ابراہیم لاؤاہ" حضرت ابراہیم (ع) کے آذر سے بیزاری کی علت کو بیان کر رہا ہو۔

۱۷۔ حضرت ابراہیم (ع) لوگوں کیلئے بہت مہربان تھے اور مشرکین کے ہدایت کو قبول نہ کرنے پر غمزدہ ہوتے تھے۔
ان ابراہیم لاؤاہ حلیم

اہل لغت نے "اؤاہ" کا ایک اور معنی "نرمی اور مہربانی" لکھا ہے یعنی حضرت ابراہیم (ع) بہت نرم دل اور لوگوں کیلئے بہت مہربان تھے مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ جملہ "ان ابراہیم لاؤاہ" حضرت ابراہیم (ع) کے آذر کے ساتھ کئے گئے وعدہ کی علت کو بیان کر رہا ہو یعنی ابراہیم (ع) کی شدید مہربانی سبب بنی کہ آپ نے آذر کو ایمان کی طرف مائل کرنے کیلئے اسے استغفار کا وعدہ دے دیا۔

۱۸۔ لوگوں کی ہدایت اور الہی ذمہ داریوں کے انجام میں حضرت ابراہیم (ع) کا حلم اور بردباری۔
ان ابراہیم لاؤاہ حلیم

۱۹۔ امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے "اوآہ امی دعاء والبکائی" اوآہ یعنی بہت دعا اور گریہ وزاری کرنے والا۔^(۱)
 آذر: آذر خدا کا دشمن ۲؛ آذر مشرک ۲؛ اسکا ہدایت کو قبول نہ کرنا ۹؛ اسکی دشمنی ۹؛ اسکے شرک کے اثرات ۱۳
 اجراہیم (ع): آپ (ع) اور آذر ۱۶، ۹؛ آپ (ع) اور آذر کیلئے استغفار ۱، ۶، ۳؛ آپ (ع) اور مشرکین کیلئے استغفار ۱۳؛
 آپ (ع) اور ہدایت کو قبول نہ کرنے والے ۱۴؛ آپکا امیدوار ہونا ۶؛ آپ (ع) کا تبر ۱۶، ۹؛ آپ (ع) کا حلم
 ۱۵، ۱۸؛ آپ (ع) کا دعا کا اہتمام کرنا ۱۵؛ آپ (ع) کا صبر ۱۸؛ آپکا (ع) وعدہ کی وفا کرنا ۳؛ آپ (ع) کا ہدایت کرنا
 ۱۸؛ آپ (ع) کسی پریشانی ۱۴؛ آپ (ع) کسی صفات ۱۵؛ آپ (ع) کسی مہربانی ۱۴؛ آپ (ع) کے خشوع کے اثرات
 ۱۶؛ آپ (ع) کے فضائل ۱۸، ۱۴، ۱۵؛ آپ (ع) کے وعدے ۱، ۶

احکام: ۵

ادیان: انکی ہم آہنگی ۱۲

استغفار: اسکا امیدوار ہونا ۴؛ اس میں تاثیر کے موانع ۱۳؛ جائز استغفار ۴؛ ممنوع استغفار ۱۲

انبیاء: ان کے علم کا محدود ہونا ۱۳

اوآہ: اس سے مراد ۱۹

تبر: آذر سے تبر ۱۶، ۹؛ اسکی اہمیت ۱۰؛ دشمنان خدا سے تبر ۱۰؛ مشرکین سے تبر ۱۲

دشمن: دشمنان خدا ۱۱، ۹، ۸، ۲

روایت: ۱۹

شرک: اس پر اصرار کے آثار ۱۳

عہد: اسکی وفا کا واجب ہونا ۵؛ اس کے احکام ۵

مشرکین: ۲ انکی دشمنی ۸؛ انکی دشمنی کے اثرات ۱۱؛ ان کیلئے استغفار ۴، ۱۲؛ ان کیلئے استغفار کے ممنوع ہونے کا فلسفہ ۱۱

واجبات: ۵

(۱) مجمع البیان ج ۵ ص ۱۱۶۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۷۵ ح ۳۷۵۔

﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾

اور اللہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں قرار دیتا جب تک ان پر یہ واضح نہ کر دے کہ انہیں کن چیزوں سے پرہیز کرنا ہے۔ بیشک اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

۱۔ تقوا کی راہیں بیان کرنے سے پہلے اہل ہدایت کو گمراہی میں چھوڑ دینا خدا تعالیٰ کی شان نہیں ہے۔
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ

۲۔ ہدایت و فیض کا ہمیشہ جاری رکھنا اور انسانی معاشروں کو ہمیشہ نعمتیں عطا کرنا خدا تعالیٰ کی سنت رہی ہے۔
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ

"قوماً" کا لفظ ہو سکتا ہے اشارہ ہو کہ یہ سنت الہی انسانی معاشرہ کے ساتھ مربوط ہے۔

۳۔ خدا تعالیٰ کی سزا ہمیشہ اتمام حجت کے بعد ہوتی ہے۔ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ

۴۔ گمراہی میں چھوڑ دینا، تقوا سے عاری لوگوں کیلئے خدا تعالیٰ کی سزا۔ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ ... حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ

۵۔ ہدایات الہی کی جان بوجھ کر مخالفت کرنا خدا کی ہدایت کے سلب ہونے اور انسان کے گمراہ ہو جانے کا پیش خیمہ بنتا ہے۔ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ ... حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ

۶۔ ہدایات الہی کی شناخت سے پہلے انسان سے مخالفت کا سرزد ہونا اسے گمراہی میں چھوڑ دینے کا سبب نہیں بنتا۔
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ ... حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ

۷۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے استغفار کی حرمت کے بیان کے بعد بعض مومنین کو ماضی میں بعض مشرکین کیلئے کئے گئے اپنے استغفار کے سلسلے میں پریشانی۔

وَمَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ ... وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ

اس آیت کے سابقہ آیات کے ساتھ ارتباط اور اسکے شان فزول کو مد نظر رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت شریفہ ان لوگوں کی پریشانی کو دور کرنے کیلئے ہے کہ جو حرمت کے علم سے پہلے مشرکین کیلئے استغفار کر چکے تھے۔

۸۔ مشرکین کیلئے استغفار خدا تعالیٰ کی طرف سے اسکی حرمت کو بیان کرنے سے پہلے مومنین کیلئے گناہ شمار نہیں ہوتا۔
ما کان للنبي و الذين آمنوا ... و ما كان الله ليضل قوماً ... حتى يبين لهم ما يتقون

اس آیت کے شان نزول کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ بعض مومنین نے مشرکین کیلئے استغفار کیا تھا۔ مندرجہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے۔

۹۔ ہدایت و فیض الہی سے محروم ہونے میں انسان کے اپنے عمل کا کردار۔
ما کان الله ليضل قوماً ... حتى يبين لهم ما يتقون

چونکہ خدا تعالیٰ حکم کو بیان کرنے سے پہلے کسی کو گمراہی میں نہیں چھوڑتا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر حکم بیان ہو جائے اور انسان جان بوجھ کر گناہ سے پرہیز نہ کرے تو خدا تعالیٰ اسے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔

۱۰۔ خدا تعالیٰ عالم ہستی کے تمام حقائق کا وسیع اور مطلق علم رکھتا ہے۔ ان الله بكل شيء عليم

۱۱۔ خدا تعالیٰ کے احکام و قوانین کا سرچشمہ اس کا عالم ہستی کے حقائق اور مصلح و مفاسد کے بارے میں وسیع علم ہے۔
حتى يبين لهم ما يتقون ان الله بكل شيء عليم

یہ جملہ "ان الله بكل..." خدا تعالیٰ کی طرف سے احکام کے بیان کئے جانے کی علت کو واضح کر رہا ہے۔

۱۲۔ امام رضا (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "ان الامام الفرض عليه و الواجب من الله اذا خاف الفوت على نفسه اذن يحتج في الامام من بعده بحج، معروف، مبين، ان الله تبارك و تعالى يقول في كتابه: "و ما كان الله ليضل قوما بعد اذ هدى هم حتى يبين لهم ما يتقون..." "ان الله تعالیٰ کی طرف سے امام پر واجب ہے کہ جب اسے اپنے فوت ہونے کا خوف ہو تو ایک روشن اور واضح دلیل کے ذریعے اپنے بعد والے امام کے بارے میں لوگوں پر حجت تمام کرے کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے "یوں نہیں ہو کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کو ہدایت کرنے کے بعد گمراہی میں چھوڑ دے مگر یہ کہ ان کیلئے اس چیز کو بیان کر دے جس سے ان کیلئے پرہیز کرنا ضروری ہے"۔^(۱)

۱۳۔ عبد الماعلیٰ کہتے ہیں: "... و سئلته عن قوله تعالى "و ما كان الله ليضل قوماً بعد اذ هدى هم حتى يبين لهم ما يتقون" قال: حتى يعرفهم ما يرضيه و ما يسخطه"

(۱) قرب الاسناد ص ۳۷۷ ح ۱۳۳۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۷۷ ح ۲۸۳۔

میں نے امام صادق (ع) سے عرض کیا... اور ان سے خدا تعالیٰ کے فرمان (...حتیٰ یبین لہم ما یتقون) کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا مراد یہ ہے یہاں تک کہ انہیں سمجھا دے کہ کونسی چیز اسے خوش کرتی ہے اور کونسی چیز اسے غضبناک کرتی ہے۔^(۱)

احکام: انکی تشریح کا سرچشمہ ۱۱

اسما و صفات: علیم ۱۰

تقوا: اس سے عاری لوگوں کی سزا ۳؛ بے تقوا لوگوں کا گمراہ ہونا ۳

جاہل: جاہل قاصر کا گناہ ۶

خدا تعالیٰ: اس کا غضب ۱۳؛ اس کا فضل ۲؛ اس کا گمراہی میں چھوڑ دینا ۱، ۱۳، ۳؛ اس کی رضا ۱۳؛ اس کی سزا ۳؛ اس کی سزا کی خصوصیات ۱۳؛ اس کی سننیں ۱۲، ۲؛ اس کی شان ۱؛ اس کی نعمتیں ۲؛ اس کی ہدایت سے محروم ہونے کے عوامل ۹؛ اس کے اوامر کی مخالفت کے آثار ۵؛ اس کے علم کی خصوصیات ۱۰؛ اس کے علم کے اثرات ۱۱؛ اس کے فیض سے محرومیت کے عوامل ۹

خدا تعالیٰ کی سننیں: سنت ہدایت ۲

روایت: ۱۲، ۱۳

سزا: سزا اور اتمام حجت ۳ / عمل: اس کے اثرات ۹

قانون: قانون الہی کی تشریح کا سرچشمہ ۱۱ گمراہ لوگ ۶، ۳

گمراہی: اس کا پیش خیمہ ۵

معاشرہ: اس پر حکم فرما سننیں ۲

مومنین: صدر اسلام کے مومنین کی پریشانی ۷؛ یہ اور مشرکین ۷؛ یہ اور مشرکین کیلئے استغفار کرنا ۸، ۷

ہدایت: ہدایت کو قبول نہ کرنے کا سرچشمہ ۵

ہدایت یافتہ لوگ: انکی ہدایت ۱۲؛ انہیں گمراہی میں چھوڑ دینا ۱۲، ۱

آیت ۱۱۶

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴾

اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کی حکومت ہے اور وہی حیات و موت کا دینے والا ہے اس کے علاوہ تمہارا نہ کوئی سرپرست ہے نہ مددگار۔

۱۔ خدا تعالیٰ زمین و آسمان کا تنہا مالک اور فرمانروا ہے۔ ان الله له ملك السماوات والارض

۲۔ جہاں خلقت میں کئی آسمان ہیں۔ له ملك السماوات والارض

۳۔ خدا تعالیٰ کا وسیع علم اسکے پورے عالم ہستی پر حکمرانی کا لازمہ ہے۔

ان الله بكل شيء عليم۔ ان الله له ملك السماوات و الارض

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبتنی ہے کہ یہ جملہ "ان الله له ملك ... "" ان الله بكل شيء عليم " کی علت بیان کر رہا ہو۔

۳۔ عالم ہستی میں موت و حیات کا تسلسل خدا تعالیٰ کی مشیت اور ارادے پر منحصر ہے۔

ان الله ... يحيي ويميت

حیات و موت کا استمرار، فعل مضارع (یحيي و يميت) کے استعمال سے حاصل ہوتا ہے۔

۵۔ خدا تعالیٰ قائم بالذات اور صاحب حیات ازلی ہے۔ ان الله له ملك السماوات و الارض يحيي و يميت

جہاں ہستی کا تنہا مالک، فرمانروا اور اسے حیات بخشنے والا خدا تعالیٰ ہے پس اس کے علاوہ حیات کا کوئی عامل نہیں ہے

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ خود قائم بالذات ہے اور اسکی حیات، ازلی ہے۔

۶۔ کائنات میں موت و حیات کا تسلسل خدا تعالیٰ کی اس پر مطلق حکمرانی کا ایک جلوہ ہے۔

ان الله له ملك السماوات والارض يحيي و يميت

۷۔ انسان کیلئے خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی سرپرست اور

مددگار نہیں ہے۔ و ما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر

۸۔ انسان فطرۃً ایک بڑی طاقت کے سہارے کی طرف میلان رکھتا ہے۔ و ما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر
خدا تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے کہ "اس کے علاوہ تمہارا کوئی مددگار اور سرپرست نہیں ہے" یہ انسانوں کے اندر مدد و نصرت
طلب کرنے اور منبع قدرت کا سہارا لینے کی خصلت کے موجود ہونے کی وجہ سے فرمایا ہے۔

۹۔ آسمان وزمین کا تنہا فرمانروا ہی اس قابل ہے کہ انسان اس پر بھروسہ کریں۔
ان اللہ له ملک السماوات والارض ... و ما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر

۱۰۔ خدا تعالیٰ کی قدرت اور ارادہ کے مقابلے میں سب طاقتیں ناتوان ہیں۔ و ما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر

۱۱۔ دشمنان خدا سے بیزار ہونا اور انکی قدرت اور کمک کا سہارا نہ لینا ضروری ہے۔
فلما تبین له انه عدو لله تبرأ منه ... ما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر

آسمان: انکا حاکم ۹؛ انکا مالک ۱؛ انکا متعدد ہونا ۲

انسان: اس کا سرپرست ۷؛ اس کا مددگار ۷؛ اسکے تمایلات ۸

تبرا: اسکی اہمیت ۱۱؛ دشمنان خدا سے تبرا ۱۱

تمایلات: برتر قدرت کی طرف تمایل ۸

حیات: اس کا سرچشمہ ۶، ۳

خدا تعالیٰ: اس کا ازلی ہونا ۵؛ اس کا علم ۳؛ اسکی حاکمیت ۱؛ اسکی حاکمیت کا سبب ۳؛ اسکی حاکمیت کی نشانیاں ۶؛ اسکی
خصوصیات ۹، ۷، ۱؛ اسکی صفات ذات ۵؛ اسکی قدرت ۱۰؛ اسکی مشیت کا کردار ۳؛ اسکی ولایت ۷؛ اسکے ارادے کا کردار
۳؛ اس کیلئے علت کی نفی کرنا ۵

زمین: اس کا حاکم ۹؛ اس کا مالک ۱

قدرت: غیر خدا کی قدرت کا کمزور ہونا ۱۰؛ وہ قدرت جو سہارا لینے کے قابل ہے ۹

موت: اس کا سرچشمہ ۶، ۳

آیت ۱۱۷

﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ﴾

بیشک خدا نے پیغمبر اور ان مہاجرین و انصار پر رحم کیا ہے جنہوں نے تنگی کے وقت میں پیغمبر کا ساتھ دیا ہے جب کہ ایک جماعت کے دلوں میں کجی پیدا ہو رہی تھی پھر خدا نے ان کی توبہ کو قبول کر لیا کہ وہ ان پر بڑا قہر نہ کھانے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی خاص رحمت و رافت کا پیغمبر اکرم (ص) اور ان مہاجرین و انصار کے شامل حال ہونا جنہوں نے مشکل لمحات میں آپ کا ساتھ دیا۔ لقد تاب الله على النبي و المهاجرين و الانصار

"توبہ" کا معنی ہے رجوع کرنا اور توبہ کرنا اور خدا تعالیٰ کا پیغمبر (ص) اور مہاجرین و انصار کی طرف توبہ کرنا، آیت شریفہ کے ذیل کے قرینے کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات سے کنایہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے سخت اور دشوار لمحوں میں پیغمبر اکرم (ص) کی مدد کرنے کی وجہ سے ان پر اپنی خاص رحمت و رافت نازل فرمائی ہے۔

۲۔ جنگ تبوک میں حالات بہت دشوار اور پر مشقت تھے۔ اتبعوه في ساعة العسرة

قبل و بعد کے جملوں کو دیکھتے ہوئے ہو سکتا ہے "ساعة العسرة" سے مراد جنگ تبوک ہو۔

۳۔ دشوار حالات اور کڑے اوقات میں حق پر ڈٹے رہنے اور ایمان پر ثابت قدم رہنے کی بڑی قدر و قیمت ہے اور اس

کا خاص اجر ہے۔ لقد تاب الله على النبي ... و الذين اتبعوه في ساعة العسرة

۳۔ نیک عمل میں سختی اور دشواری اسکی قدر و قیمت کا معیار ہے اور اس کے ثواب اور پاداش میں اضافے کا سبب

ہے۔ لقد تاب الله على النبي ... اتبعوه في ساعة العسرة

۵۔ سخت ترین حالات میں بھی پیغمبر اکرم (ص) کی ہدایات کی اطاعت و پیروی اور شرعی قوانین کے مطابق عمل کرنا

ضروری ہے۔ لقد تاب الله على النبي ... اتبعوه في ساعة

۶۔ جنگ تبوک میں شریک افواج، مہاجرین و انصار پر مشتمل تھیں۔ المہاجرین و الانصار الذین اتبعوه فی ساعة العسرة

۷۔ جنگ تبوک کے کڑے حالات کی وجہ سے بعض مسلمانوں کے دل متزلزل ہو گئے۔

فی ساعة العسرة من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منهم

۸۔ صدر اسلام کے مسلمانوں (مہاجرین و انصار) کے ایمان کے درجات کا مختلف ہونا۔

والمہاجرین و الانصار ... بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منهم

اس چیز کو مد۹ نظر رکھتے ہوئے کہ صرف ان میں سے بعض کے دل متزلزل ہوئے تھے اور باقی لوگ ثابت قدم تھے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۹۔ سخت اور دشوار حالات میں مومنین کے ایمان کی حقیقت آشکار ہوتی ہے۔

فی ساعة العسرة من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منهم

۱۰۔ جہاد کے سخت حالات مومنین کے معنوی مراتب کے امتیاز اور ان کے امتحان کا مقام ہے۔

اتبعوه فی ساعة العسرة من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منهم

۱۱۔ فریضہ کی انجام دہی میں مومن کا دُلمگا جانا توبہ کی احتیاج رکھتا ہے۔ کاد یزیغ قلوب فریق منهم ثم تاب علیہم

۱۲۔ خدا تعالیٰ کی وسیع رافت و رحمت، مومنین کی توبہ کے قبول ہونے کا عامل ہے۔

ثم تاب علیہم انه بهم رء وف رحیم

۱۳۔ راہ ایمان میں ثابت قدم رہنا خدا تعالیٰ کی رحمت و رافت کے حصول کا پیش خیمہ ہے۔

اتبعوه فی ساعة العسرة ... انه بهم رء وف رحیم

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲

اسما و صفات: ربووف ۱۲، ۱۳، رحیم ۱۲، ۱۳

اطاعت: حضرت محمد (ص) کی اطاعت کی اہمیت ۵؛ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں ڈگمگا جانا ۱۱؛ سختی میں اطاعت ۵
اقدار: ۳

امتحان: جہاد کے ذریعے امتحان ۱۰

انصار: ان پر خدا تعالیٰ کی رحمت ۱؛ ان کے ایمان کے مراتب ۸؛ ان کے فضائل ۱

ایمان: اس پر صبر کی پاداش ۳؛ اس پر صبر کی قدر و قیمت ۳؛ اس پر صبر کے اثرات ۱۳؛ سختی میں ایمان ۹؛

پاداش: اسکے زیادہ ہونے کے عوامل ۳؛ اسکے مراتب ۳

توبہ: اسکے قبول ہونے کے عوامل ۱۲

جہاد: جہاد کی سختی کے اثرات ۱۰

حق: اس پر صبر کرنے کی پاداش ۳؛ اس پر صبر کرنے کی قدر و قیمت ۳

خدا تعالیٰ: اسکی رحمت کا پیش خیمہ ۱۳؛ اسکی رحمت کے اثرات ۱۲؛ اسکی رافت کا پیش خیمہ ۱۳؛ اسکی رافت کے اثرات ۱۲؛

رافت خدا: یہ جنکے شامل حال ہے ۱

رحمت: یہ جنکے شامل حال ہے ۱

عمل: عمل خیر کا سخت ہونا ۳

غزوہ تبوک: اس کا سخت ہونا ۲؛ اس کا قصہ ۶، ۷؛ اسکی سختی کے اثرات ۷؛ اسکے مجاہدین ۶؛ اس میں انصار ۶؛ اس میں

مہاجرین ۶

قیمت گذاری: اس کا معیار ۳

محمد (ص): آپ (ص) پر خدا کی رحمت ۱؛ آپ (ص) کے فضائل ۱

مسلمان: ان کے ایمان کے مراتب ۸؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کا ایمان ۸؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کے ڈگمگانے

کے عوامل ۷

مومنین: انکا ایمان ۹؛ انکی تشخیص کا معیار ۱۰؛ یہ اور توبہ ۱۱؛ یہ سختی میں ۹
مہاجرین: ان پر خدا کی رحمت ۱؛ ان کے ایمان کے مراتب ۸؛ ان کے فضائل ۱؛ صدر اسلام کے مہاجرین ۱

آیت ۱۱۸

﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

اور اللہ نے ان تینوں پر بھی رحم کیا جو جہاد سے پیچھے رہ گئے یہاں تک کہ زمین جب اپنی وسعتوں سمیت ان پر تنگ ہو گئی اور ان کے دم پر بن گئی اور انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ اب اللہ کہ علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے تو اللہ نے ان کی طرف توجہ فرمائی کہ وہ توبہ کر لیں اس لئے کہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

۱۔ تین مسلمانوں کا جنگ تبوک میں شرکت سے گریز کرنا۔ و علی الثلاثة الذین خلفو

۲۔ خدا تعالیٰ کی رحمت و بخشش کا جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے تین مسلمانوں کے شامل حال ہونا۔

لقد تاب الله على النبي... و علی الثلاثة الذین خلفو

۳۔ غلط کام کے مسلسل رد عمل کے نتیجے میں جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے تین مسلمانوں پر عرصہ حیات کا تنگ

ہو جانا۔ حتی اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت

۳۔ مسلمانوں کی طرف سے جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کا معاشرتی بائیکاٹ۔ ضاقت عليهم الارض بما رحبت

مندرجہ بالا مطلب شان نزول کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ کہ جس میں آیا ہے کہ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں پر عرصہ

حیات تنگ ہوں

مسلمانوں کے ان کا بائیکاٹ کرنے کی وجہ سے تھا حاصل ہوتا ہے۔

۵۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے تین مسلمانوں کا ضمیر اور وجدان کے عذاب میں مبتلا ہو جانا۔
و ضاقت علیہم انفسہم

۶۔ جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کا اطمینان کہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔
و ظنوا ان لا ملجأ من الله الا اليه

۷۔ خدا تعالیٰ کے غضب سے بچنے کیلئے خود اسکی بارگاہ میں پناہ لینے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ لا ملجأ من الله الا اليه
۸۔ انسان کو کفر الہی سے بچانے کیلئے سب قوتوں اور طاقتوں کا ناکام ہونا۔ لا ملجأ من الله الا اليه

۹۔ جنگ تبوک سے گریز کرنے والوں پر عرصہ حیات کا تنگ ہو جانا انکے بارگاہ خداوندی میں التجا کرنے کا پیش خیمہ بنا۔
حتى اذا ضاقت عليهم الارض ... و ظنوا ان لا ملجأ من الله الا اليه

۱۰۔ خطا کاروں کے خلاف مبارزت اور ان کے ساتھ منفی رویہ رکھنا ایک موثر اور تعمیری روش ہے۔
ضاقت عليهم الارض — و ظنوا ان لا ملجأ من الله الا اليه

مندرجہ بالا مطلب آیت کے شان نزول کو مد نظر رکھتے ہوئے حاصل ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے جنگ تبوک سے گریز کرنے والوں کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔

۱۱۔ نفسیاتی اور اجتماعی مشکلات کا شکار ہونا انسان کے بارگاہ الہی میں پناہ لینے کا ایک پیش خیمہ بنتا ہے۔
ضاقت عليهم الارض ... و ضاقت عليهم انفسهم و ظنوا ان لا ملجأ من الله الا اليه

شان نزول کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جس میں مسلمانوں کی طرف سے گریز کرنے والوں کے بائیکاٹ کو ان کے بارگاہ خداوندی میں پناہ لینے کا پیش خیمہ شمار کیا گیا ہے، یہ مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۱۲۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جنگ تبوک سے گریز کرنے والے تین مسلمانوں کی توبہ کا قبول کیا جانا۔
و على الثلاثة الذين خلفوا ... ثم تاب عليهم ليتوبوا ان الله هو التواب

۱۳۔ بارگاہ خداوندی میں پناہ لینا اسکی رحمت اور توبہ کی توفیق کے حصول کا پیش خیمہ بنتا ہے۔
و ظنوا ان لا ملجأ من الله الا اليه ثم تاب عليهم ليتوبوا

۱۴۔ خدا تعالیٰ خطا کار انسانوں سے توبہ چاہتا ہے اور انہیں توبہ کا مناسب موقع دیتا ہے۔ ثم تاب عليهم ليتوبوا

۱۵۔ انسان کی بارگاہ الہی میں توبہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دو رحمتوں میں گھری ہوئی ہے۔

ثم تاب عليهم ليتوبوا ان الله هو التواب

خدا تعالیٰ کی خطاکاروں پر توبہ (خدا تعالیٰ کی ان پر رحمت و مہربانی) سبب بنی کہ وہ خدا کی بارگاہ میں توبہ کریں اور پھر خدا تعالیٰ نے بھی ان پر اپنی رحمت نازل کی اور انکی خطا بخش دی۔

۱۶۔ وسیع رحمت کے ہمراہ توبہ قبول کرنا صرف خدا تعالیٰ کی شان ہے۔ ان الله هو التواب الرحيم

وہ خبر جس پر الف و لام جنس داخل ہو (التواب الرحيم) حصر کا فائدہ دیتی ہے۔

۱۷۔ خطاکاروں کو توبہ کا موقع فراہم کرنا اور انکی توبہ قبول کر لینا خدا تعالیٰ کی وسیع رحمت کا مظہر ہے۔

ثم تاب عليهم ليتوبوا ان الله هو التواب الرحيم

۱۸۔ خطاکاروں کے ساتھ کچھ عرصہ تک منفی انداز میں مقابلہ کرنے کے بعد انہیں توبہ کا مناسب موقع اور حالات فراہم کرنا انکی اصلاح کیلئے ایک موثر اور تعمیری روش ہے۔

و على الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض ... ثم تاب عليهم ليتوبوا ان الله هو التواب الرحيم

۱۹۔ خدا کی توفیق کے بغیر انسان کو توبہ تک دسترسی حاصل نہیں ہوتی۔ *تاب عليهم ليتوبو

خدا تعالیٰ کے اس فرمان "تاب عليهم ليتوبوا" سے استفادہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی توبہ اور رحمت نہ ہوتی تو انہیں ہرگز توبہ اور استغفار تک دسترسی حاصل نہ ہوتی۔

۲۰۔ خدا تعالیٰ تواب (بہت توبہ قبول کرنے والا) اور رحيم (مہربان) ہے۔ ان الله هو التواب الرحيم

۲۱۔ "عن علی بن ابی حمزہ عن ابی عبد اللہ (ع) قال: سئلته عن قول الله "و على الثلاثة الذين خلفوا" قال: كعب و

مرار' بن الربيع و هلال بن اميه ... (۱) علی ابن ابی حمزہ کہتے ہیں میں نے امام صادق (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (و علی

الثلاثة...) کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کون لوگ تھے تو فرمایا کعب، مرارة بن ربيع اور ہلال بن امیہ۔

اجتماعی مشکلات: ان کے اثرات ۱۱

اسما و صفات:

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۱۵ ح ۱۵۱۔ بحار الانوار ج ۲۱ ص ۲۳۷ ح ۲۱۔

تواب ۲۰؛ رحیم ۲۰

اصلاح: اسکی روش ۱۰؛ ۱۸

بخشش: یہ جنکے شامل حال ہے ۲

پناہ طلب کرنا: خدا کی پناہ طلب کرنے کا پیش خیمہ ۱۱، ۹؛ خدا کی پناہ طلب کرنے کے آثار ۱۳

توبہ: اس کا پیش خیمہ ۱۸، ۱۴، ۱۳؛ اس کے اثرات ۱۵؛ اس کے عوامل ۱۹؛ توبہ اور رحمت خدا ۱۵

خدا تعالیٰ: اس کا توبہ قبول کرنا ۱۳، ۱۴، ۱۶؛ اسکی توفیقات کی اہمیت ۱۹؛ اسکی خصوصیات ۱۶؛ اسکی رحمت ۱۶؛ اسکی

رحمت کی نشانیاں ۱۴؛ اسکی رحمت کے موارد ۱۵؛ اسکی سزا ۸؛ اسکی طلب ۱۳؛ اسکی قدرت ۸؛ اس کے افعال ۱۳؛ اس کے

غضب سے نجات کی روش ۷

خطا کار لوگ: انکا بایکات ۱۰؛ ان کے ساتھ عملی سلوک ۱۸، ۱۰

رحمت: اس کا پیش خیمہ ۱۳؛ یہ جنکے شامل حال ہے ۲ // روایت: ۲۱

عدد: تین کا عدد ۲، ۱

غزوہ تبوک: اس کا قصہ ۱۲، ۶، ۵، ۳، ۲، ۱؛ اس سے گریز کرنے والوں پر اس کے سخت اثرات ۹؛ اس سے گریز کرنے

والوں کا اقرار ۶؛ اس سے گریز کرنے والوں کا پناہ طلب کرنا ۹، ۶؛ اس سے گریز کرنے والوں کا گریز ۱؛ اس سے گریز کرنے

والوں کا معاشرتی بایکات ۳؛ اس سے گریز کرنے والوں کو ضمیر کا عذاب ۵؛ اس سے گریز کرنے والوں کی اجتماعی حیثیت

۳؛ اس سے گریز کرنے والوں کی بخشش ۲؛ اس سے گریز کرنے والوں کی توبہ کا قبول ہونا ۱۲؛ اس سے گریز کرنے والے

۲۱؛ اس سے گریز کے اثرات ۳

قدرت: غیر خدا کی قدرت کا کمزور ہونا ۸

کعب بن اشرف: اس کا گریز کرنا ۲۱

مراہ بن ربیع: اس کا گریز ۲۱

مسلمان: مسلمان اور غزوہ تبوک سے گریز کرنے والے ۳

معاشرتی کنٹرول: اسکی روشیں ۱۸، ۱۰

مقابلہ: منفی انداز میں مقابلہ ۱۸، ۱۰

ہلال ابن امیہ: اس کا گریز ۲۱

آیت ۱۱۹

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾

ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔

۱۔ خدا تعالیٰ مومنین کو تقوا اپنانے اور اپنی مخالفت سے پرہیز کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ

۲۔ خدا تعالیٰ مومنین کو سچ بولنے اور درست عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا ... کونوا مع الصادقین

۳۔ خدا و پیغمبر (ص) پر ایمان کا لازمہ تقوائے الہی کو اپنا شعار بنانا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ

۳۔ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ سچے اور راستگو مومنین کے ہمراہ اور ہمگام رہیں اور منافقین کی ہم نشینی سے پرہیز کریں۔

و کونوا مع الصادقین

۵۔ سچائی اور راستگویی انسان کی اعلیٰ اقداریں سے اور حقیقی مومنین کی اہم ترین صفت ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا ... و کونوا مع الصادقین

۶۔ باتقوا مومنین، راستگو اور اپنے ایمان میں سچے ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین

تقوا کا حکم دینے کے بعد "صادقین" کا ذکر کرنا ہو سکتا ہے متقی مومنین کے مصداق کو بیان کرنے کیلئے ہو۔

۷۔ عمل میں تقوا کا خیال نہ رکھنا ایمان کا دعویٰ کرنے والے کی عدم صداقت کی نشانی ہے۔

اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین

خدا تعالیٰ کے متقی مومنین کو صادق شمار کرنے سے پتا چلتا ہے کہ ایمان کا اظہار کرنے والے اگر عملی طور پر دین کے

احکام کے پابند نہ ہوں اور تقوا کو اپنا شعار نہ بنائیں تو وہ ایمان کے اظہار میں سچے نہیں ہیں۔

۸۔ "صادقین" والا مرتبہ ایمان اور دینداری کا سب سے برتر مرتبہ ہے۔ اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین

تقوا اپنانے کی نصیحت کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کا صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم دینا اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ "

صادقین "کا مرتبہ ان لوگوں سے بلند ہے جو راہ تقوا میں قدم اٹھاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر "صادقین" وہ لوگ ہیں جو تقوا کی رعایت کرنے میں عروج پر ہیں۔

۹۔ صادقین کے مرتبہ تک دسترسی مومنین کا ایک قیمتی ارمان ہے۔ اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین

۱۰۔ جنگ تبوک کے کڑے لمحات میں پیغمبر اکرم (ص) کے حقیقی پیروکار صادقین میں سے تھے۔

الذین اتبعوه فی ساعة العسرة ... کونوا مع الصادقین

اس آیت کے ان آیات کے ساتھ ارتباط کو کہ جو جنگ تبوک کے سخت حالات میں بعض مومنین کے ثابت قدم رہنے اور بعض کے قدم ڈگمگا جانے کے متعلق تھیں اور یہ کہ اس میں شرکت نہ کرنے والوں کی توبہ کے بعد خدا تعالیٰ نے انہیں بخشش دیا۔ مد نظر رکھتے ہوئے اب خدا انکی راہنمائی کرتا ہے کہ تمہیں بھی مومنین کی طرح مضبوط اور ناقابل تزلزل ہونا چاہیے۔

۱۱۔ "صادقین" برگزیدہ اور مقام عصمت کا حامل گروہ ہے۔* و کونوا مع الصادقین

چونکہ خدا تعالیٰ نے مطلقاً اور ہر حالت میں "صادقین" کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے تو ہو سکتا ہے صادقین ایک خاص گروہ ہو جو اپنے سب اعمال و افکار میں مقام عصمت پر فائز ہے اور اسی وجہ سے ہر حالت میں ان کے اتباع اور پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۲۔ "عن جعفر بن محمد (ص) فی قولہ عز وجل: "اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین" قال: محمد و علی (علیہما السلام) امام (ع) سے روایت ہے کہ آپ (ع) نے آیت کربمہ میں "صادقین" کے متعلق فرمایا اس سے مراد محمد اور علی (علیہما السلام) ہیں۔^(۱)

۱۳۔ "روی المعلی بن خنیس عن ابی عبد اللہ (ع) فی قولہ: "کونوا مع الصادقین" : بطاعتہم معلی بن خنیس نے امام صادق (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (صادقین کے ساتھ ہو جاؤ) کے بارے میں روایت کی ہے "صادقین" کے ہمراہ ہونے کا معنی ہے انکی اطاعت کرنا۔^(۲)

آنحضرت (ص):

(۱) بحار الانوار ج ۳۵ ص ۴۱۱ ح ۸۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۱۷ ح ۱۵۶۔ تفسیر برہان ج ۲ ص ۱۷۰ ح ۹۔

آپ (ص) کی پیروی کرنے والوں کی صداقت ۱۰؛ آپ (ص) کی پیروی کرنے والوں کے فضائل ۱۰؛ آپ (ص) کی صداقت ۱۲

اطاعت: صادقین کی اطاعت ۱۳

امام علی (ع): انکی صداقت ۱۲

اقدار: ۵، ۹

ایمان: اسکے اثرات ۳؛ اسکے مراتب ۸؛ حضرت محمد (ص) پر ایمان ۳؛ خدا تعالیٰ پر ایمان ۳

تقوا: تقوا سے عاری ہونے کے اثرات ۴؛ اسکی دعوت ۱؛ اسکے عوامل ۳

جھوٹ بولنا: اسکی نشانیاں ۴

خدا تعالیٰ: اسکی دعوتیں ۱، ۲

دینداری: اسکے مراتب ۸

روایت: ۱۲، ۱۳

صادقین: ۶، ۱۲

انکا برگزیدہ ہونا ۱۱؛ انکا مقام ۱۱، ۸؛ انکی عصمت ۱۱

صداقت: اسکی دعوت ۲؛ اسکی قدر و قیمت ۵

غزوہ تبوک: اس کا قصہ ۱۰؛ اس میں حضرت محمد (ص) کی پیروی کرنے والے ۱۰

مسلمان: انکی ذمہ داری ۳

منافقین: ان کا بائیکاٹ ۳

مومنین: انکا ارمان ۹؛ انکو دعوت ۱، ۲؛ انکی صفات ۵؛ انکے ساتھ رابطہ ۳؛ باتقوا مومنین ۶؛ سچے مومنین ۶؛ مومنین اور

صادقین کا مقام ۹

آیت ۱۲۰

﴿ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطْؤُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴾

اہل مدینہ یا اس کے اطراف کے دیہاتیوں کہ یہ حق نہیں ہے کہ وہ رسول خدا سے الگ ہو جائیں یا اپنے نفس کو ان کے نفس سے زیادہ عزیز سمجھیں اس لئے کہ انھیں کوئی پیاس، تھکن یا بھوک راہ خدا میں نہیں لگتی ہے اور نہ وہ کفار کے دل رکھانے والا کوئی قدم اٹھاتے ہیں نہ کسی بھی دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں مگر یہ کہ ان کے عمل نیک کو لکھ لیا جاتا ہے کہ خدا کسی بھی نیک عمل کرنے والے کو اجر و ثواب کو ضائع نہیں کرتا ہے۔

۱۔ مدینہ میں رہنے والوں اور اسکے اطراف میں رہنے والے بادیہ نشینوں کیلئے کہ جو پیغمبر اکرم (ص) کے نزدیک ترین رہتے تھے۔ فرمان رسول (ص) کی مخالفت سزاوار نہیں ہے۔ ما کان لاهل المدينة ... ان يتخلفوا عن رسول الله

۲۔ دیگر مسلمانوں کی نسبت اصحاب پیغمبر (ص) پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

ما کان لاهل المدينة و من حولهم من الاعراب ان يتخلفوا عن رسول الله

اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ مدینہ اور اسکے اطراف میں رہنے والوں کی پیغمبر (ص) کے قریب

ہونے کی وجہ سے، دوسروں کی نسبت زیادہ ذمہ داری تھی اس لئے خدا تعالیٰ نے انہیں خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔

۳۔ اسلامی معاشرہ کے رہبر کے نزدیک اور مرکز دین میں رہنا ذمہ داری لاتا ہے۔ ما کان لاهل المدينة و من حولهم من الاعراب

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبر (ص) کے نزدیک اور مرکز شریعت (مدینہ) میں رہنے والوں کو اسی خصوصیت کی وجہ سے زیادہ ذمہ دار قرار دیا ہے اور پیغمبر اکرم (ص) کی مخالفت کو ان کے شایان شان نہیں سمجھا۔

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) مقام ولایت رکھتے ہیں اور مومنین کی ذمہ داری آپ (ص) کی بے چون و چرا پیروی کرنا ہے۔
ماکان ... ان یتخلفوا عن رسول اللہ

۵۔ تمام زمانوں میں اسلامی راہنما کی مخالفت ممنوع ہے۔ ماکان لاهل المدينة ... ان یتخلفوا عن رسول اللہ۔
چونکہ سابقہ آیات جہاد کے بارے میں تھیں اور جہاد اسلامی حکومت کے متعلقہ حکم ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) کے اتباع کے لازم ہونے کا معنی درحقیقت اسلامی حکومت کے اتباع کا لازم ہونا ہے اور آنحضرت (ص) کا اسم گرامی اسلئے ذکر کیا گیا چونکہ آپ (ص) اسلامی معاشرہ کے حاکم تھے۔

۶۔ بارگاہ خداوندی میں انسانوں کی ذمہ داری کا مختلف ہونا انکے علم اور وسائل سے بہرہ مند ہونے کے ساتھ متناسب ہے۔ *ماکان لاهل المدينة و من حولہم من الاعراب ان یتخلفوا

مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ مدینہ اور اسکے اطراف میں رہنے والوں کو خاص طور پر ذکر کرنا اسی اصل کلی (علم اور وسائل سے بہرہ مند ہونا) کی بنیاد پر ہو۔

۷۔ پیغمبر اکرم (ص) کی جان کی حفاظت کرنا سب مومنوں کی ذمہ داری ہے اور یہ انکی اپنی جانوں کی حفاظت پر مقدم ہے۔
ولا یرغبوا بانفسہم عن نفسہ

۸۔ حقیقی اور سچے مومنین جنگ کی سختیوں کو برداشت کرنے اور پیغمبر اکرم (ص) کی دشواریوں کو کم کرنے میں پیش قدم تھے و کونوا مع الصادقین ... ولا یرغبوا بانفسہم عن نفسہ

۹۔ اسلامی نظام میں رہبر برحق کا بڑا بلند مقام ہے اور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اس کیلئے ایثار کرنا اور قربانی دینا۔
ولا یرغبوا بانفسہم عن نفسہ

خدا تعالیٰ کا مومنین کو حکم دینا کہ وہ پیغمبر اکرم (ص) کی ان کے اسلامی معاشرہ کا برحق رہبر ہونے کی وجہ سے، جان کی حفاظت کی خاطر اپنی جانوں کی

قربانی دیں۔ مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۱۰۔ راہ خدا میں ہر قسم کی سختی (بھوک، پیاس، رنج و الم، دشمن کے درپے ہونا اور اس پر ضرب لگانا) نیک عمل ہے

اور اس کا اجر ہے۔ ذلک باہم لایصیبہم ... فی سبیل اللہ ... الا کتب لہم بہ عمل صالح

۱۱۔ راہ خدا میں معمول سی دشواری برداشت کرنا بھی اجر رکھتا ہے۔

ذلک باہم لایصیبہم ظما و ... فی سبیل اللہ ... الا کتب لہم بہ عمل صالح

"ظما" اور "نصب" اور ... کے نکرہ آنے سے تقلیل کا استفادہ ہوتا ہے۔

۱۲۔ رنج و الم اور سختیوں کا برداشت کرنا اس وقت قابل قدر ہے جب یہ راہ خدا میں ہو۔

لایصیبہم ظما و لا نصب و لا خمصة فی سبیل اللہ

۱۳۔ مومنین کا ہر اس میدان اور مہم کیلئے قدم اٹھانا جو کافروں کے غیظ و غضب پر منبج ہو عمل صالح ہے اور اس کا

اجر ہے۔ و لایطئون موطئاً یغیظ الکفار ... الا کتب لہم بہ عمل صالح

۱۴۔ مومنین کے جنگ تبوک کی طرف حرکت کرنے نے کفار کے غیظ و غضب کو برا نیچتہ کر دیا تھا۔

و لایطئون موطئاً یغیظ الکفار

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ آیات جنگ تبوک کے بارے میں نازل ہوئی ہیں مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۔ پیغمبر اکرم (ص) کی جان کی حفاظت کرنا اور آپ (ص) کی اطاعت کی راہ میں سختیوں کو برداشت کرنا نیک عمل ہے۔

و لا یرغبوا بانفسہم عن نفسہ ذلک باہم لایصیبہم ظما و ... فی سبیل اللہ ... الا کتب لہم بہ عمل صالح

۱۶۔ یہ جانتے ہوئے کہ راہ خدا میں معمولی سے معمولی کوشش اور رنج و الم بھی اجر رکھتا ہے، دینی ذمہ داریوں کی انجام

دہی میں لیت و لعل کرنا شائستہ نہیں ہے۔ ذلک باہم لایصیبہم ظما و ... فی سبیل اللہ ... الا کتب لہم بہ عمل

صالح

۱۷۔ انسان کی اس جہان میں سب حرکات و کردار ثبت اور محفوظ کی جاتی ہیں۔ لایصیبہم ظما ... الا کتب لہم بہ عمل

صالح

۱۸۔ پیغمبر اکرم (ص) کی پیروی کرنے اور راہ خدا میں حرکت کرنے میں سختیوں اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ما كان ... ان يتخلفوا عن رسول الله ... ذلك بانهم لا يصيبهم ظما ولا نصب ولا مخمصة في سبيل الله
آیت کریمہ میں سختیوں اور رنج و الم کا شمار کرنا اور پھر مومنین کو انہیں برداشت کرنے کی ترغیب دینا اس حقیقت کو
بیان کرتا ہے کہ راہ دین میں حرکت کرنے سے رنج و الم اور تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہیں اور ایمان واقعی کا لازمہ انہیں
برداشت کرنا ہے۔

۱۹۔ مومنین کے نیک عمل کی پاداش بارگاہ الہی میں محفوظ ہے اور ضائع نہیں ہوگی۔ ان الله لا يضيع اجر المحسنين

۲۰۔ جہاد، اور راہ خدا میں سختیوں اور رنج و الم کا برداشت کرنا نیکی ہے اور خدا تعالیٰ کے یہاں اس کا اجر ہے۔

لا يصيبهم ظما ولا نصب ولا مخمصة في سبيل الله ... ان الله لا يضيع اجر المحسنين

۲۱۔ دین کیلئے ہر قسم کی حرکت حتیٰ کہ جنگ و جہاد کا تعمیری کردار ہے اور یہ انسانی معاشرے کے ساتھ نیکی ہے۔

لا يصيبهم ظما ولا نصب ولا مخمصة في سبيل الله ... ان الله لا يضيع اجر المحسنين

۲۲۔ راہ خدا میں جان دے دینا اور ہر قسم کی سختی برداشت کرنا (بھوک، پیاس، جنگ کی گرمی) محسنین کی نشانیاں اور

ان کے اوصاف میں سے ہے۔ لا يرغبوا بانفسهم عن نفسه ذلك بانهم لا يصيبهم ظما ... في سبيل الله ... ان الله

لا يضيع اجر المحسنين

۲۳۔ اجر الہی پر ایمان اور اس سے آگاہی، دین کی دشوار ذمہ داریوں سے گریز نہ کرنے کا پیش خیمہ ہے۔

ذلك بانهم لا يصيبهم ظما و ... ان الله لا يضيع اجر المحسنين

۲۴۔ راہ خدا میں کامیابی حاصل کرنا، مشکلات کو برداشت کرنے کی طرح نیک عمل ہے اور اس کا اجر ہے۔

ذلك بانهم لا يصيبهم ... ولا ينالون من عدو نيلا الا كتب لهم به عمل صالح ان الله لا يضيع اجر المحسنين

مندرجہ بالا نکتہ اس بنیاد پر ہے کہ جملہ "لا ينالون من عدو نيلاً" سے مراد دشمن کے خلاف کامیابی حاصل کرنا ہو۔

اطاعت: حضرت محمد (ص) کی اطاعت ۱۵؛ حضرت محمد (ص) کی اطاعت کے اثرات ۱۸؛ حضرت محمد (ص) کی اطاعت

میں مشکلات ۱۸؛ سختیوں میں اطاعت کا پیش خیمہ ۲۳

اقدار: انکا معیار ۱۲

انسان: انکی ذمہ داریوں کا مختلف ہونا ۶

ایمان: اسکے اثرات ۲۳; خدا کی پاداش پر ایمان ۲۳

جہاد: اس کا اجر ۲۰; اس کے اثرات ۲۱

خدا تعالیٰ: اس کا اجر ۲۰

دینی راہنما: ان کا اتباع کرنا ۵; ان کا اتباع نہ کرنا ۵; انکا مقام ۹

ذمہ داری: اس کے عوامل ۳

راہ خدا: اسکی سختی ۱۸; اسکی قدر و قیمت ۱۲

رہبر: اسکے نزدیک رہنے والوں کی ذمہ داری ۳

سختی: راہ خدا میں سختی برداشت کرنا ۲۲، ۱۵; راہ خدا میں سختی برداشت کرنے کی پاداش ۲۳، ۲۰، ۱۱، ۱۰; راہ خدا میں

سختی برداشت کرنے کی قدر و قیمت ۱۲; سختی کا پیش خیمہ ۱۸

شرعی ذمہ داری: اس پر عمل کرنے میں سستی ۱۶

صحابہ: انکی ذمہ داری ۲

علم: اس کا کردار ۶

عمل: اس کا ثبت ہونا ۱۷

غزوہ تبوک: اس کا قصہ ۱۳; اس میں شرکت ۱۳; اس میں مومنین ۱۳

کامیابی: راہ خدا میں کامیابی کا اجر ۲۳

کفار: ان کے غضب کا پیش خیمہ ۱۳; ان کے غضب کے اسباب ۱۳

محسنین: انکا سختی برداشت کرنا ۲۲; انکا قربانی دینا ۲۲; انکی صفات ۲۲

محمد (ص): آپ (ص) کا اتباع کرنا ۳; آپ (ص) کا مقام ۳; آپ (ص) کی پاسداری ۷، ۱۵; آپ (ص) کی ولایت ۲
مدینہ: مدینہ والے اور حضرت محمد (ص) ۱

مدینہ کے بادیہ نشین لوگ: یہ اور حضرت محمد (ص) ۱

مسلمان: انکی ذمہ داری ۹، ۲; یہ اور دینی راہنما ۹

معاشرہ: اسکی تعمیر ۲۱; اس کے ساتھ نیکی کرنا ۲۱

مومنین: انکی ذمہ داری ۷; انکی شرعی ذمہ داری ۳; انکے اجر کا حتمی ہونا ۱۹; یہ اور حضرت محمد (ص) ۸; یہ اور سختی
برداشت کرنا ۱۸

نافرمانی: حضرت محمد (ص) کی نافرمانی ۱

نیک عمل: اس کا اجر ۲۳، ۱۳، ۱۰; اس کے اجر کا حتمی ہونا ۱۹; اس کے موارد ۲۳، ۱۵، ۱۳، ۱۰

نافرمانی: حضرت محمد (ص) کی نافرمانی ۱

نیکی کرنا: اس کے موارد ۲۱، ۲۰

آیت ۱۲۱

﴿وَلَا يَنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

اور یہ کوئی چھوٹا یا بڑا خرچ راہ خدا میں نہیں کرتے ہیں اور نہ کسی وادی کو طے کرتے ہیں مگر یہ کہ اسے بھی ان کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے تاکہ خدا انھیں ان کے اعمال سے بہتر جزا عطا کر سکے۔

۱۔ مومنین کے سب چھوٹے بڑے انفاق کا انہیں اجر دینے کی خاطر ثبت ہونا۔

ولا ينفقون نفقة صغيرة ولا كبيرة ... الا كتب لهم ليجزيهم

۲۔ مومنین کے نیک اعمال کا قابل قدر ہونا اگرچہ بالکل معمولی ہی ہوں۔

ولا ينفقون نفقة صغيرة ولا كبيرة ... ليجزيهم الله احسن ما كانوا يعملون

۳۔ مومنین کا راہ الہی میں ہر قدم انہیں اجر دینے کیلئے محفوظ اور ثبت ہوتا ہے۔ ولا يقطعون واديا الا كتب لهم ليجزيهم

۳۔ جہاد اور جنگی اخراجات کا برداشت کرنا مومنین کے برترین اعمال میں سے ہیں۔

و لا ینفقون ... و لا یقطعون وادیا الا کتب لهم لیجزیہم اللہ احسن ما کانوا یعملون

ہو سکتا ہے "احسن" منصوب بنزع الخافض ہو اور اصل میں یوں ہو "باحسن ما کانوا یعملون" اس صورت میں احسن انفاق اور راہ خدا میں جہاد کیلئے قدم اٹھانے کی صفت ہوگا۔

۵۔ جہاد اور جنگ کے اخراجات کا برداشت کرنا، بارگاہ الہی میں بہترین اجر رکھتا ہے۔ لیجزیہم اللہ احسن ما کانوا یعملون

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "احسن" "یجزی" کا دوسرا مفعول ہو یعنی خدا تعالیٰ مجاہدین کو بہترین اجر دے گا۔

۶۔ نیک عمل کی انجام دہی میں تسلسل اس کے اجر میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔ لیجزیہم اللہ احسن ما کانوا یعملون فعل مضارع کا (کان) (کانوا یعملون) کے ہمراہ استعمال ہونا مندرجہ بالا نکتے پر دلالت کرتا ہے۔

۷۔ جہاد و انفاق کرنے والے مومنین کے اجر میں فضل الہی کا جلوہ۔ لیجزیہم اللہ احسن ما کانوا یعملون

"جزاء احسن" کہ جس کا معنی ہے استحقاق سے زیادہ اجر دینا، مومنین کو اجر دینے میں فضل خدا کے جلوہ گر ہونے کو بیان کر رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس نکتے میں فرض یہ ہے کہ احسن "یجزی" کا دوسرا مفعول ہے۔

۸۔ سنت الہی یہ ہے کہ مکتب حق (اسلام) کی ترقی، خود مومنین کے ایثار و کوشش کے سائے میں ہوتی ہے۔
ذلك باھم لا یصیبھم ظما ... و لا ینفقون نفقة ... و لا یقطعون وادیا الا کتب لهم

مومنین کو انفاق اور جہاد کی طرف تشویق و ترغیب دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے عمل کا نتیجہ مکتب کے اہداف کی ترقی ہے اور اگر مومنین کی کوشش کی ضرورت نہ ہوتی تو انہیں اسکی طرف اس قدر تشویق و ترغیب دینے کی ضرورت نہ تھی۔

۹۔ جنگ کیلئے آمادہ ہونا اور جہاد کے ابتدائی کاموں کا انجام دینا بھی اجر رکھتا ہے۔

و لا ینفقون ... و لا یقطعون وادیا الا کتب لهم

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ آیت جنگ تبوک کے بارے میں ہے اور تبوک میں جنگ نہیں ہوئی اور نیز اتفاق اور دروں کا راستہ طے کرنا جنگ کے مقدمات اور ابتدائی کام ہیں، مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

اسلام: اسکی ترقی کے عوامل ۸

انفاق: اس کا اجر ۱ اتفاق کرنے والے: انکی پاداش ۷

پاداش: اس کے زیادہ ہونے کے عوامل ۶; اس کے مراتب ۵

جنگی تیاری: اسکی پاداش ۹

جہاد: اسکی پاداش ۵; اسکی تیاری کی پاداش ۹; مالی جہاد کی پاداش ۵

خدا تعالیٰ: اسکی پاداش ۹; اسکی سنت ۸; اس کے فضل کی نشانیاں ۷

عمل: اس کے ثبت ہونے کا فلسفہ ۳، ۱; پسندیدہ عمل کے تسلسل کے اثرات ۶

مجاہدین: انکی پاداش ۷

مومنین: انکا پسندیدہ عمل ۳; انکا جہاد ۳; انکا مالی جہاد ۳; انکی پاداش ۷، ۳; انکی کوشش کے اثرات ۸; ان کے ایشار کے

اثرات ۸; ان کے پسندیدہ عمل کی قدر و قیمت ۲

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾

صاحبان ایمان کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ سب کے سب جہاد کے لئے نکل پڑیں تو ہر گروہ میں سے ایک جماعت اس کام کے لئے کیوں نہیں نکلتی ہے کہ دین کا عمل حاصل کرے اور پھر جب اپنی قوم کی طرف پلٹ کر آئے تو اسے عذاب الہی سے ڈرائے کہ شاید وہ اسی طرح ڈرنے لگیں۔

۱۔ معاشرہ کے سب افراد کا دینی و تبلیغی مراکز اور دیگر ذمہ داریوں کو خالی چھوڑ کر جہاد میں شریک ہو جانا جائز نہیں ہے۔
و ما كان المؤمنون لينفروا كافة

آیات کے سیاق کو دیکھتے ہوئے "نفر" سے مراد ہے جہاد کیلئے وقف ہو جانا۔

۲۔ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کا خیال یہ تھا کہ سب لوگوں کیلئے جنگ میں شرکت کیلئے آمادہ ہونا ضروری ہے۔
ما كان المؤمنون لينفروا كافة

آیہ کریمہ جیسے کہ شان نزول کی بعض روایات میں آیا ہے ان لوگوں کو جواب دینے کیلئے ہے جو بلا استثنا سب مسلمانوں کی جنگ میں شرکت کو ضروری سمجھتے تھے۔

۳۔ ہر معاشرے سے بعض لوگوں کا اسلام کی شناخت اور دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کیلئے علمی مراکز کی طرف ہجرت کرنا ضروری ہے۔ فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين

۳۔ معاشرتی نظام کی حفاظت اور معاشرے کی لازمی ضروریات اور مسائل میں بے قاعدگی نہ کرنے کی اہمیت۔ و ما كان المؤمنون لينفروا كافة فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين

مندرجہ بالا نکتے کی دلیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے دیگر ذمہ داریوں جیسے علم دین حاصل کرنا، کو چھوڑ کر سب لوگوں کو صرف ایک ذمہ داری (جہاد) کی طرف متوجہ ہو جانے سے منع فرمایا ہے۔

۵۔ معاشرے میں ذمہ داریوں اور کاموں کو تقسیم کرنا ضروری ہے۔ و ما كان المؤمنون لينفروا كافة فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين

۶۔ جہاد واجب کفائی ہے۔ و ما كان المؤمنون لينفروا كافة

۷۔ دین کی گہری شناخت اس میں فقیہ بننا اور اسکی نشر و اشاعت کرنا واجب کفائی ہے۔
فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين و ليندروا قومهم

۸۔ ہر معاشرے اور قوم کو خود اپنے درمیان سے اٹھنے والے اسلام شناس مبلغ اور فقیہ کی ضرورت ہے۔
فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين و ليندروا قومهم

۹۔ اسلام نے معاشرے کی دینی اور عملی و ثقافتی بنیادوں کے مضبوط کرنے کو اتنی ہی اہمیت دی ہے جتنی جنگ و جہاد کو۔ فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ خدا تعالیٰ نے مومنین کو جہاد میں شرکت کی مکرر ترغیب دینے اور انہیں اس سے گریز کرنے سے ڈرانے کے بعد اس آیت میں طلب فقاہت کو ضروری قرار دیا ہے اور طالبین فقاہت کو جنگ میں شرکت سے معاف رکھا ہے۔

۱۰۔ فقہا اور علما اپنے معاشروں کی ہدایت اور راہنمائی کے ذمہ دار ہیں۔
ليتفقهوا في الدين و ليندروا قومهم اذا رجعوا اليهم

۱۱۔ علم دین حاصل کرنے والے اس صورت میں جنگ میں شرکت کرنے سے معاف ہیں، جب معاشرہ ان کے علم کا حاجت مند ہو اور ان کے جنگ میں حاضر ہونے کی چنداں ضرورت نہ ہو۔

ما كان المؤمنون لينفروا كافة فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين

۱۲۔ دینی معارف کا حاصل کرنا معاشرے کی ہدایت اور اسے ڈرانے کا پیش خیمہ ہے۔
ليتفقهوا في الدين و ليندروا قومهم اذا رجعوا اليهم

۱۳۔ معاشرے کو ڈرانا، علم دین حاصل کرنے کے اصلی اور بنیادی اہداف میں سے ہے۔

لیتفقہوا فی الدین و لیندروا قومہم

۱۴۔ معاشرے میں دین کی تبلیغ اور لوگوں کی ہدایت و راہنمائی کا دار و مدار مبانی دین سے گہری آشنائی پر ہے۔

لیتفقہوا فی الدین و لیندروا قومہم

۱۵۔ دین سے گہری آشنائی اور اسکی نشر و اشاعت کیلئے علمی، تحقیقاتی اور تبلیغی مراکز کا قائم کرنا ضروری ہے۔

فلو لا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقہوا فی الدین و لیندروا قومہم اذا رجعوا الیہم

چونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے "دین کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ ہر قوم کا ایک گروہ مدینہ میں رہے اور دین سے مکمل آشنائی کے بعد اپنے علاقوں کو پلٹ جائیں" اس سے پتا چلتا ہے کہ شہر مدینہ کو اسلامی تحقیقاتی مرکز میں تبدیل کرنا ضروری ہے کیونکہ عقل کی رو سے واجب کا مقدمہ بھی واجب ہے۔

۱۶۔ خبر واحد، قابل اعتماد اور حجت ہے۔ لیتفقہوا فی الدین و لیندروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون

راہنمائی کرنے والوں کی باتوں پر معاشرے کا اثر مترتب کرنا انکی باتوں کے حجت ہونے پر موقوف ہے۔

۱۷۔ معاشرے کے انذار اور تبلیغ کا ہدف اسے تباہی و فساد سے دور رکھنا ہے۔ لیندروا ... لعلہم یحذرون

۱۸۔ (دین کو سمجھنے کیلئے) علمی مراکز میں رہ جانے والوں کی ذمہ داری ہے کہ جنگ سے پلٹنے والے مجاہدین کی تعلیم و تربیت

اور راہنمائی کریں۔ *فلو لا نفر من کل فرقة منهم طائفة ... و لیندروا قومہم اذا رجعوا الیہم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "رجعوا" میں ضمیر فاعل کا مرجع، مجاہدین ہوں نہ دین فہمی میں مصروف لوگ یعنی ایک گروہ جنگ کیلئے جائے اور دوسرا گروہ مرکز میں رہ کر علم حاصل کرے تاکہ مجاہدین جب جنگ سے پلٹیں تو یہ گروہ انکی تعلیم و تربیت اور راہنمائی کا انتظام کرے۔

۱۹۔ کفر کے خلاف میدان جنگ، مجاہدین کو دین کے معنوی حقائق سے گہری آشنائی کا سامان فراہم کرتا ہے۔ *

فلو لا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقہوا فی الدین

مندرجہ بالا نکتہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "لولا نفر" میں "نفر" سے مراد جنگ کیلئے روانہ ہونا ہو اور "لیتفقہوا" کا فاعل مجاہدین ہوں۔

۲۰۔ قلت لابی عبد اللہ (ع): اذا حدث علی الامام حدیث کیف یصنع الناس قال: این قول

اللہ عزوجل : " فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ... " يعقوب بن شبيب کہتے ہیں : میں نے امام صادق (ع) سے عرض کیا اگر امام کو کوئی حادثہ پیش آجائے (فوت ہو جائیں) تو لوگوں کو (بعد والے امام کی شناخت کے سلسلے میں) کیا کرنا چاہیے تو فرمایا کہاں ہے کلام خدا جس میں فرماتا ہے کیوں ہر گروہ سے کچھ لوگ کوچ نہیں کرتے تاکہ دین کو سمجھ سکیں (اور امام کو پہچان سکیں) ...^(۱)

۲۱_ عن ابی عبد اللہ (ع) فی قول اللہ عزوجل: "فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ... " فامرهم ان ينفروا الى رسول اللہ (ص) ... "امام صادق (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "کیوں ہر گروہ سے کچھ لوگ کوچ نہیں کرتے تاکہ دین کو سمجھ سکیں" کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) کی طرف کوچ کریں (اور ان سے دین سیکھیں)^(۲)

۲۲_ امیر المؤمنین سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا "الجهاد فرض على جميع المسلمين ... فان قامت بالجهاد طائفة من المسلمين وسع سائرهم التخلف عنه ... قال الله تعالى: "و ما كان المؤمنین لينفروا كافة" فان دهم امر يحتاج فيه الى جماعتهم نفروا كلهم ... "جہاد سب مسلمانوں پر فرض ہے ... اور اگر ان میں سے کچھ جہاد والے فریضہ پر عمل پیرا ہو جائیں تو دوسروں کیلئے محاذ جنگ پر جانا ضروری نہیں ہے ... خدا تعالیٰ فرماتا ہے "سب مومنین (جہاد کیلئے) کوچ نہ کریں اور اگر ایسا مسئلہ پیش آجائے کہ سب مومنین کی ضرورت ہو تو ضروری ہے کہ سب جہاد کیلئے کوچ کریں (اور کوچ نہ کرنا جائز نہیں ہے) ...^(۳)

احکام: ۱، ۶، ۷، ۲۲

ادارہ جات: دینی اداروں کی اہمیت ۱۵

اسلام: اسکی تبلیغ کی اہمیت ۱؛ اسکی شناخت کی اہمیت ۳؛ اسکی شناخت کیلئے ہجرت ۳؛ یہ اور ثقافتی بنیادیں ۹

تبلیغ: اس کا فلسفہ ۱؛ اسکی شرائط ۱۳؛ اس میں آگاہی ۱۳

(۱) کافی ج ۱ ص ۳۷۸ ح ۱_ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۸۲ ح ۴۰۴_

(۲) علل الشرائع ص ۸۵ ح ۴ باب ۷۹_ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۸۳ ح ۴۰۸_

(۳) وعائم الاسلام ج ۱ ص ۳۴۱_ بحار الانوار ج ۹۷ ص ۴۸ ح ۱۱_

جنگ: اسکی اہمیت ۹

جہاد: اس سے معذور لوگ ۱۱؛ اس کا وجوب ۶؛ اسکی اہمیت ۹؛ اس کے اثرات ۱۹؛ اس کے احکام ۱، ۶، ۲۲

خبر واحد: اسکی حیثیت ۱۶

دین: اسکی تبلیغ کی اہمیت ۱۵؛ تبلیغ دین کا وجوب ۷؛ تبلیغ دین کے احکام ۷؛ دین سیکھنے کا فلسفہ ۱۲؛ دین شناسی کا پیش خیمہ ۱۹؛ دین شناسی کی اہمیت ۱۵؛ دین فہمی ۲۰، ۱۸، ۲۱؛ دین فہمی کا فلسفہ ۱۳؛ دین فہمی کا وجوب ۷؛ دین فہمی کی اہمیت ۳؛ دین فہمی کے احکام ۷

ذمہ داری: اجتماعی ذمہ داریوں کی تقسیم ۵؛ اجتماعی ذمہ داریوں کی حفاظت ۱؛ دینی ذمہ داریوں کی حفاظت ۱

روایت: ۲۰، ۲۲، ۲۱

علماء: انکی ذمہ داری ۱۰، ۱۸، ۱۱؛ یہ اور جنگ ۱۱؛ یہ اور مجاہد ۱۸

فقہاء: انکا اجتماعی کردار ۸؛ انکی ذمہ داری ۱۰

کام: اسکی تقسیم کی اہمیت ۵

مبلغین: انکا اجتماعی کردار ۸

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان اور جہاد ۲؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کی سوچ ۲

معاشرہ: اجتماعی نظام کی حفاظت کی اہمیت ۳؛ اس کا انداز ۱۳؛ اسکی اصلاح کے عوامل ۱۷؛ اسکی ثقافت کی اہمیت ۹،

۱۱؛ اسکی ذمہ داری ۳؛ اسکی ضروریات ۸؛ اسکی ضروریات پوری کرنے کی اہمیت ۳؛ اسکی ہدایت کا پیش خیمہ ۱۲؛ اسکی

ہدایت کا ذمہ دار ۱۰؛ اس کے انداز کا پیش خیمہ ۱۲؛ اس کے انداز کا فلسفہ ۱۷؛ اس میں اسلام شناس ۸

واجبات: انکی اقسام ۷، ۶؛ واجب کفائی ۶، ۷

ہجرت: پیغمبر اکرم (ص) کی طرف ہجرت ۲۱

آیت ۱۲۳

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴾

ایمان والو اپنے آس پاس والے کفار سے جہاد کرو اور وہ تم میں سختی اور طاقت کا احساس کریں اور یاد رکھو کہ اللہ صرف پرہیزگار افراد کے ساتھ ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدر اسلام کے مسلمانوں کو اپنے پڑوس میں رہنے والے کافر معاشروں کے خلاف برسرپیکار ہونے کا حکم۔ یا ایہا الذین آمنوا قتلوا الذین یلونکم من الکفار

۲۔ جہاد اسلامی کی اسٹریٹجی تسلسل کے ساتھ اور قدم بہ قدم اسلام کو کفار کی سرزمین تک پھیلانا اور پڑوس میں اور نزدیک رہنے والے دشمنوں کو اولویت دینا ہے۔ قتلوا الذین یلونکم من الکفار

پڑوس میں رہنے والے کفار کے خلاف نبرد آزما ہونے کا خدا تعالیٰ کا حکم ہمیشہ کیلئے باقی ہے یعنی ایک سرزمین کفر کو مسخر کرنے اور اسے اسلامی سرزمین میں تبدیل کرنے کے بعد بھی آیت شریفہ مومنین کو خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کفار کے خلاف برسرپیکار ہونے کا حکم دے رہی ہے جو اب ان کے پڑوسی بن چکے ہیں۔

۳۔ ایمان و جہاد کے سائے میں واحد بین الاقوامی حکومت کا قیام، ہدف الہی ہے۔ قتلوا الذین یلونکم من الکفار
خدا تعالیٰ کی طرف سے پڑوس میں رہنے والے کفار کے خلاف برسرپیکار ہونے اور یکے بعد دیگرے سرزمین کفر کو مسخر کرنے کا حکم ہو سکتا ہے مندرجہ بالا نکتے میں مذکور ہدف کو بیان کرنے کیلئے ہو۔
۳۔ ایمان کا لازمہ ہے عمل اور کفار کے خلاف برسرپیکار ہونا۔

يا ايها الذين آمنوا قتلوا الذين يلونكم من الكفار

۵۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسلامی معاشرے کو ہم جوار دشمنوں کی کار شکنی اور ان کے نفوذ کے خطرات سے غفلت نہ کرنے کا حکم۔ قتلوا الذين يلونكم من الكفار و ليجدوا فيكم غلظة

۶۔ کفر پیشہ دشمنوں کے خلاف جنگ میں سختی اور غیض و غضب سے کام لینے کی اہمیت۔ قتلوا الذين يلونكم من الكفار و ليجدوا فيكم غلظة

۷۔ کفار کے ساتھ نرمی کا برتاؤ نہ کرنا اور مومنین پر مسلط ہونے والی انکی طمع کو ختم کر دینا لازمی اور ضروری ہے۔ قتلوا الذين يلونكم من الكفار و ليجدوا فيكم غلظة

۸۔ کفار کے خلاف جہاد میں پرہیزگار مومنین کو خدا کی حمایت و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ قتلوا الذين يلونكم من الكفار ... ان الله مع المتقين

۹۔ اس چیز کی طرف توجہ کہ خدا تعالیٰ کی حمایت متقین کے شامل حال ہوتی ہے، انہیں کفار کے خلاف جہاد کیلئے آمادہ کرنے کا ایک عامل ہے۔ قتلوا ... و اعلموا ان الله مع المتقين

۱۰۔ کفار کے خلاف جہاد اور ان کے مقابلے میں نرمی کا اظہار نہ کرنا تقوا کا ایک جلوہ ہے۔ قتلوا ... و ليجدوا فيكم غلظة و اعلموا ان الله مع المتقين

۱۱۔ تقوا کا خیال رکھنا اور حدود الہی کی طرف متوجہ رہنا ضروری ہے حتیٰ کہ کفار کے خلاف مبارزت میں بھی۔ قتلوا الذين يلونكم من الكفار و ليجدوا فيكم غلظة و اعلموا ان الله مع المتقين

اسلام: اسکے پھیلنے کی اہمیت ۲

اسلامی معاشرہ: اسکی ذمہ داری ۵; اسکی ہوشیاری ۵

ایمان: اسکے اثرات ۳

تقوا: اسکی اہمیت ۱۱; اسکی نشانیاں ۱۰

جنگ: کفار کے ساتھ جنگ ۶

جہاد: اس کا فلسفہ ۲؛ اس میں اولویت ۲؛ اس میں شرکت کے عوامل ۹؛ جہاد کفار کے ساتھ ۱۰، ۱۱

حکومت: آئیندہ حکومت ۳؛ بین الاقوامی اسلامی حکومت ۳

خدا تعالیٰ: اسکی امداد ۸؛ اسکی اوامر ۱، ۵

دشمن: اس پر سختی کرنا ۶؛ اس پر غضب ناک ہونا ۶

ذکر: حدود الہی کے ذکر کی اہمیت ۱۱؛ خدا تعالیٰ کی امداد کے ذکر کے اثرات ۹؛ خدا تعالیٰ کی حمایت کے ذکر کے اثرات ۹

کفار: ان پر سختی کرنا ۱۰، ۶؛ ان پر سختی کرنے کی اہمیت ۴؛ ان پر غضب ۶؛ انکی طمع کو ختم کرنا ۴؛ ان کے خلاف

مبارزت کرنے کے عوامل ۳؛ ان کے ساتھ برسرِ پیکار ہونے کی اہمیت ۴

مبارزت: اس میں تقوا، ۱۱

مستقین: انکی امداد ۸

مومنین: انکی امداد ۸؛ صدر اسلام کے مومنین کی ذمہ داری ۱؛ مومنین اور کفار ۸

آیت ۱۲۳

﴿وَإِذَا مَا أَنْزَلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَّن يَقُولُ أَيْكُم رَّادَتْهُ هَذِهِ إِيْمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَرَّادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ﴾

اور جب کوئی سورہ نازل ہوتا ہے تو ان میں سے بعض بہ طنز کرتے ہیں کہ تم سے کس کے ایمان میں اضافہ ہو گیا ہے تو یاد رکھیں کہ جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ خوش بھی ہوتے ہیں۔

۱۔ کسی سورت قرآنی کے نزول کے وقت آیات الہی کے مقابلے میں منافقین کا استہزا آمیز رویہ۔

و اذا ما انزلت سورة فمنهم من يقول ايكم ذاتة هذه ايمان

"منہم" کی ضمیر منافقین کی طرف لوٹتی ہے اور "ایکم زادتہ..." میں استفہام، انکاری ہے۔ قرآن کی تاثیر کا انکار، آیات الہی کی تحقیر اور مذاق اڑانے کا غماز ہے۔

۲۔ آیات قرآنی اور دینی اقدار کے مقابلے میں منفی اور تمسخر آمیز موقف اپنانا منافقت کی علامت ہے۔
و اذا ما انزلت سورة فمنہم من يقول ایکم زادتہ ہذہ ایمان

۳۔ مدینہ میں قرآن کی بعض سورتوں کا دفعی نزول۔ و اذا ما انزلت سورة
مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "انزلت سورة" میں انزال، نزول دفعی کیلئے استعمال کیا گیا ہو۔
۳۔ آیات الہی کے نزول کے بعد پیغمبر اکرم (ص) کی طرف سے انکا بے خوف و خطر ابلاغ۔
و اذا ما انزلت ... فمنہم من يقول

مندرجہ بالا مطلب اس بنیاد پر ہے کہ "منہم" کی "فا" سورت کے نزول اور منافقین کے مطلع ہونے اور انکی تمسخر بازی کے درمیان فاصلہ نہ ہونے کی علامت ہو۔ اور اس کا لازمہ یہ ہے پیغمبر (ص) بڑی سرعت کے ساتھ آیات کو لوگوں تک پہنچا دیتے تھے۔

۵۔ صدر اسلام کے منافقین قرآن کی آیات الہی سے متاثر ہونے والے نہیں تھے۔
و اذا ما انزلت سورة فمنہم من يقول ایکم زادتہ ہذہ ایمان

۶۔ قرآن کریم کی نصیحتوں کے لوگوں کے دل و جان میں نفوذ کا انکار منافقین اور دشمنان دین کا مکرو فریب ہے۔
و اذا ما انزلت سورة فمنہم من يقول ایکم زادتہ ہذہ ایمان

"ایکم زادتہ..." میں استفہام انکاری ہے اور آیات الہی کے اہل ایمان کے دل و جان میں تاثیر کے انکار کو بیان کر رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ "منہم" کی ضمیر منافقین کی طرف پلٹتی ہے۔

۷۔ ایمان کے مختلف درجے ہیں اور یہ قوی و ضعیف ہوتا ہے۔ ایکم زادتہ ہذہ ایمان ... فزادتم ایمان

۸۔ منافقین کی طرف سے اپنی منفی سرشت (قرآن کی آیات الہی سے متاثر نہ ہونا) سے دوسروں کو آلودہ کرنے کی کوشش۔ فمنہم من يقول ایکم زادتہ ہذہ ایمان

۹۔ آیات قرآن کو سننے کے بعد روحانی نشاط اور شادمانی کا احساس ایمان کے تکامل اور اسکے زیادہ ہونے کی علامت ہے۔
فزادتم ایمان و ہم یستبشرون

۱۰۔ آیات قرآن کے نزول اور ان کے سننے کے بعد مومنین کے ایمان کا زیادہ ہونا اور ان کے چہروں پر خوشی کے آثار کا

ظاہر ہونا۔ فاما الذین آمنوا فزادتهم ایمانا و هم یستبشرون

آنحضرت (ص): آپ (ص) کی تبلیغ ۲

اقدار: انکے خلاف منفی موقف اختیار کرنا ۲

ایمان: اسکے درجے ۴؛ اسکے زیادہ ہونے کی نشانیاں ۹

تکامل: اسکی نشانیاں ۹

دین: دشمنان دین اور معارف قرآن ۶؛ دشمنان دین کی سازشیں ۶

قرآن کریم: اسکا نزول دفعی ۳؛ اسکی آیات کا مذاق اڑانا ۱؛ اسکی تاریخ ۳؛ اسکے خلاف منفی رویہ اپنانا ۲؛ اسکے نزول کی اقسام

۳؛ اسکے نزول کے اثرات ۱۰؛ اسے سن کر خوش ہونا ۹

منافقت: اسکی نشانیاں ۲

منافقین: انکا ہدایت کو قبول نہ کرنا ۵؛ انکی تمسخر بازیاں ۱؛ انکی سازش ۶؛ انکی کوشش ۸؛ صدر اسلام کے منافقین اور قرآن

۵؛ منافقین اور قرآن ۸، ۶

مومنین: ان کے ایمان کے زیادہ ہونے کے عوامل ۱۰؛ صدر اسلام کے مومنین کے سرور کے عوامل ۱۰؛ مومنین اور

نزول قرآن ۱۰

﴿وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ﴾

اور جن کے دلوں میں مرض ہے ان کے مرض میں سورہ ہی سے اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ کفر ہی کی حالت میں مر جاتے ہیں

۱۔ آیات قرآن کے نزول اور انہیں سننے کے بعد بیمار دل منافقین کی پلیدی کا بڑھ جانا۔
و اذا ما انزلت سورة ... و اما الذين في قلوبهم مرض فزادتهم رجسا الى رجسهم

۲۔ منافقین کے اندر پلیدی ہے اور ان کے دل بیمار ہیں۔ الذين في قلوبهم مرض فزادتهم رجسا الى رجسهم

۳۔ کفر و نفاق، دل کی بیماری اور باطن کی پلیدی کی نشانیاں ہیں۔ الذين في قلوبهم مرض ... رجسهم ... و هم كافرون

۳۔ قلب سلیم اور باطن کی پاکیزگی، تعلیمات قرآن سے متاثر ہونے کے لازمی عوامل ہیں۔

فاما الذين آمنوا فزادتهم ايمانا ... و اما الذين في قلوبهم مرض فزادتهم رجس

۵۔ کفر و نفاق کے مختلف درجے ہیں اور یہ قوی و ضعیف ہوتے ہیں۔ و اما الذين في قلوبهم مرض فزادتهم رجسا الى

رجسهم

۶۔ کفر کی حالت پر مرنا آیات قرآنی کا مذاق اڑانے والے منافقین کا برا انجام ہے۔

و اما الذين في قلوبهم مرض ... و ماتوا وهم كافرون

۷۔ دل کا بیمار ہونا اور باطن کا پلید ہونا حالت کفر پر مرنے کا پیش خیمہ ہے۔

و اما الذين في قلوبهم مرض ... رجسهم و ماتوا و هم كفرون

۸۔ زرارة بن اعين روايت کرتے ہیں کہ امام باقر (ع) نے فرمایا " و اما الذين في قلوبهم مرض فزادتهم رجسا الى رجسهم " يقول : شكاً الى شكهم ^(۱)۔

یہ جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے (تو نازل ہونے والا سورہ) انکی پلیدی پر پلیدی کا اضافہ کر دیتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے شک پر شک کا اضافہ کر دیتا ہے۔

پاکیزگی : اسکے اثرات ۳

پلیدی : اسکی نشانیاں ۳ ; اسکے اثرات ۷

دل : اسکی بیماری کی نشانیاں ۳ ; اسکی بیماری کے اثرات ۷

روایت : ۸

قرآن کریم : اس سے استفادہ کرنے کا پیش خیمہ ۳ ; اس سے متاثر ہونے کا پیش خیمہ ۳ ; اسکا مذاق اڑانے والوں کا انجام ۶ ;

اسکے نزول کے اثرات ۱ ; قرآن کریم اور بیمار دل ۸

کفر : اسکے اثرات ۳ ; اسکے درجے ۵

منافقین : انکا برا انجام ۶ ; انکی پلیدی ۲ ; انکی پلیدی کا زیادہ ہونا ۱ ; ان کے دل کی بیماری ۲ ; منافقین اور قرآن کریم کا نزول ۱

موت : کفر کی موت ۶ ; کفر کی موت کا پیش خیمہ ۷

نفاق : اسکے اثرات ۳ ; اسکے درجے ۵

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۱۸ ح ۱۶۴۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۸۶ ح ۴۲۵۔

آیت ۱۲۶

﴿أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذْكُرُونَ﴾

کیا یہ نہیں دیکھتے ہیں کہ انھیں ہر سال ایک دو مرتبہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد بھی نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ عبرت حاصل کرتے ہیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے صدر اسلام کے منافقین کی اس بنا پر مذمت کہ وہ اسکی آزمائشوں اور امتحانات سے متنبہ نہیں ہوتے اور نہیں سمجھتے۔ او لا یرون انھم یفتنون فی کل عام

۲۔ منافقین کو ہر سال ایک یا دو بار آزمانا، خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ اولاً یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین
۳۔ ہر انسان کیلئے سال میں ایک یا دو بڑی آزمائشوں کا آنا اسکے انحراف سے پلٹنے اور اپنی اصل کی طرف لوٹ آنے کیلئے ہے۔ اولاً یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ خود آزمائش سبھی کیلئے ہو نہ مخصوص لوگوں کیلئے اور منافقین کا تذکرہ ان کے اس عمومی پروگرام سے عبرت حاصل نہ کرنے کی وجہ سے ہو۔

۳۔ خدا تعالیٰ کی آزمائش اور امتحانات، انسان کے واپس آنے اور اسکے درگاہ الہی میں توبہ کرنے کا سبب ہے۔
اولاً یرون انھم یفتنون ... ثم لا یتوبون و لا هم یذکرون

۵۔ صدر اسلام کے منافقین، خدا تعالیٰ کی طرف سے مکرر امتحانات کے باوجود متنبہ نہیں ہوتے تھے اور توبہ نہیں کرتے تھے۔ اولاً یرون انھم یفتنون ... ثم لا یتوبون و ل

ہم یذکرون

۶۔ خدا تعالیٰ سب انسانوں حتیٰ کہ منافقین کی بھی ہدایت اور توبہ چاہتا ہے۔

اولا یرون انہم یفتنون ... ثم لا یتوبون و لا ہم یذکرون

۷۔ اپنی اصلیت پر آجانا، توبہ کر لینا اور غلط راستے سے پلٹ جانا، خدا تعالیٰ کی آزمائشوں کا فلسفہ ہے۔

اولا یرون انہم یفتنون ... ثم لا یتوبون و لا ہم یذکرون

۸۔ الہی امتحانات و آزمائشوں سے درس نہ لینا، منافقین و کفار کی خصوصیت ہے۔

ماتوا و ہم کفرون اولاً یرون انہم یفتنون فی کل عام ... ثم لا یتوبون و لا ہم یذکرون

امتحان: اس کا فلسفہ ۷، ۳؛ سال میں اسکی تعداد ۳

توبہ: اس کا سرچشمہ ۳، ۳؛ اسکی اہمیت ۷، ۶

خدا تعالیٰ: اسکی خواہش ۶؛ اسکی سنت ۲؛ اسکی مذمت ۱؛ اسکی امتحانات ۲، ۸، ۵؛ اسکی امتحانات کے اثرات ۳

خدا تعالیٰ کی سنہیں: اسکی امتحان والی سنت ۲

عبرت: اسکی عوادل ۸

کفار: انکا عبرت کو قبول نہ کرنا ۸؛ انکی صفات ۸

منافقین: انکا امتحان ۵، ۲؛ انکا عبرت و نصیحت کو قبول نہ کرنا ۵، ۸؛ انکی صفات ۸؛ صدر اسلام کے منافقین کی سرزنش ۱؛

صدر اسلام کے منافقین کی لجاجت ۵

ہدایت: اسکی اہمیت ۶

آیت ۱۲۷

﴿وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ هَلْ يَرَاهُمْ مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ﴾

اور جب کوئی سورہ نازل ہوتا ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتا ہے کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے اور پھر پلٹ جاتے ہیں تو خدا نے بھی ان کے قلوب کو پلٹ دیا ہے کہ یہ سمجھنے والی قوم نہیں ہے۔

۱۔ ہر سورہ قرآنی کے نزول کے بعد منافقین کا ایک دوسرے کو نظروں سے اشارے کرنا۔
و اذا ما انزلت سورة نظر بعضهم الى بعض

۲۔ مدینہ میں قرآن کریم کی بعض سورتوں کا دفعی نزول۔ و اذا ما انزلت سورة

مندرجہ بالا مطلب اس بنیاد پر ہے کہ "اذا ما انزلت..." سے مراد نزول دفعی ہو۔ قابل ذکر ہے کہ تنزیل کی طرح انزال بھی نزول دفعی اور تدریجی دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ آیات الہی سننے والے لوگوں میں سے نکل جانے کیلئے منافقین کا ایک دوسرے کو رموز اشارے کرنا۔
و اذا ما انزلت سورة نظر بعضهم الى بعض هل يري كم من احد

۳۔ آیات الہی کو سننے سے خوش نہ ہونا منافقت کی علامت ہے۔ و اذا ما انزلت سورة ... هل يري كم من احد ثم انصرفوا

۵۔ منافقین کو اپنی پلید فطرت کے افشا اور اپنے آیات الہی کو سننے سے خوش نہ ہونے کے برعکس ہونے کی شدید پریشانی۔
هل يري كم من احد ثم انصرفوا

۶۔ آیات الہی کے ابلاغ اور شناخت و تبلیغ دین کے مراکز سے منافقین کی فرار کی کوشش۔

و اذا ما انزلت سورة ... ثم انصرفوا

۷۔ وحی کو سننے کے بعد صدر اسلام کے منافقین کی آیات الہی سے روگردانی۔ و اذا ما انزلت سورة ... ثم انصرفوا

۸۔ آیات الہی سے روگردانی کرنے والے منافقین پر خدا تعالیٰ کی نفرین۔ ثم انصرفوا صرف اللہ قلوبہم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ جملہ خبریہ "صرف اللہ قلوبہم" مقام انشاء میں اور نفرین کرنے کیلئے ہو۔

۹۔ منافقین کے دلوں کا حق کو قبول نہ کرنا ان کیلئے خدا تعالیٰ کی سزا۔ ثم انصرفوا صرف اللہ قلوبہم

۱۰۔ منافقین کا صحیح درک سے محروم ہونا ان کے قرآن سے روگردانی کرنے کا سبب ہے۔

و اذا ما انزلت سورة ... ثم انصرفوا ... بانہم قوم لا یفقیہون

۱۱۔ آیات قرآنی میں گہری سوچ بچار کرنا لازمی ہے اور پیغام الہی (وحی) کے سطحی مطالعہ سے اجتناب کرنا ضروری

ہے۔ بانہم قوم لا یفقیہون

خدا تعالیٰ: اسکی سزائیں ۹؛ اسکی نفرین ۸

قرآن کریم: اس سے اعراض کے عوامل ۱۰؛ اس کا دفعی نزول ۲؛ اس کا سامنا کرنے کی روش ۱۱؛ اس کا مدینہ میں نزول ۲؛

اسکے سمجھنے سے محروم لوگ ۱۰؛ اسکے سننے سے ناخوش ہونا ۵، ۳؛ اسکے نزول کی اقسام ۲؛ اس میں تدبر کی اہمیت ۱۱

منافقت: اسکی نشانیاں ۳

منافقین: ان پر نفرین ۸؛ انکا افشا ۵؛ انکا حق کو قبول نہ کرنا ۶، ۹، ۷؛ انکی پریشانی ۵؛ انکی پلیدی ۵؛ انکی سزا ۹؛ انکی کوشش ۶؛

انکی محرومیت ۱۰؛ انکی ناخوشنودی ۵؛ انکے دل پر مہر لگانا ۹؛ ان کے ساتھ سلوک ۳، ۱؛ یہ اور قرآن کریم ۷، ۶، ۳، ۸؛ یہ اور

نزول قرآن کریم ۱

وحی: اس کا سامنا کرنے کی روش ۱۱

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ﴾

یقیناً تمہارے پاس وہ پیغمبر آیا ہے جو تمہیں میں سے ہے اور اس پر تمہاری ہر مصیبت شاق ہوتی ہے وہ تمہاری ہدایت کے بارے میں حرص رکھتا ہے اور مومنین کے حال پر شفیق اور مہربان ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ کا لوگوں پر احسان کہ اس نے انہیں میں سے ان کی طرف پیغمبر بھیجا۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم
۲۔ پیغمبر اکرم (ص) خود انسانوں میں سے تھے اور ایک انسان جیسی قدرتی خصلتوں کے مالک تھے۔ رسول من انفسکم
"منکم" کی بجائے "من انفسکم" کی تعبیر ہو سکتا ہے اشارہ ہو کہ پیغمبر اکرم (ص) نہ صرف تم میں سے ہیں بلکہ ان کا انسانی نفس و روح بھی دوسروں جیسا ہے۔

۳۔ خدا تعالیٰ کا مومنوں پر احسان کہ اس نے پیامبری کیلئے ان میں سے ایک مہربان، نرم دل اور دوسروں کا خیال رکھنے والے شخص کا انتخاب کیا۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم

۳۔ امت کا رنج و الم پیغمبر (ص) کے رنج و الم کا موجب بنتا ہے۔ رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم

۵۔ پیغمبر اکرم (ص) کی امت کے ساتھ گہری وابستگی اور اسکی ہدایت کیلئے آپکا شدید اشتیاق۔

رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم

۶۔ پیغمبر اکرم (ص) مومنین پر بہت مہربان اور ان کیلئے بہت نرم دل تھے۔

رسول من انفسکم ... بالمومنین رؤف رحیم

۷۔ انسانوں کے دکھ درد میں شریک ہونا، انکی سعادت مندی کا مشتاق ہونا اور ان سے مہر و محبت رکھنا اعلیٰ اور قابل قدر خصلتیں ہیں۔ عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم

۸۔ قائدین کیلئے انسانوں سے ہم دردی اور انکی سعادت کا احساس رکھنا اور ان کیلئے گہری رافت و رحمت کا حامل ہونا

ضروری ہے۔ رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم

مندرجہ بالا نکتہ اس وجہ سے ہے کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبر اکرم (ص) کی بعنوان راہبر الہی یوں تعریف کی کہ آپ ان صفات کے حامل تھے۔

۹۔ ایک خیر خواہ، مہربان اور دوسروں کا احساس رکھنے والے پیغمبر (ص) سے منافقین کی روگردانی انکی پلیدی اور دل کی بیماری کی علامت ہے۔ الذین فی قلوبہم مرض ... صرف اللہ قلوبہم ... لقد جاء کم رسول من انفسکم ... بالمو منین رء وف رحیم

۱۰۔ پیغمبر اکرم (ص) کی اعلیٰ صفات کی طرف توجہ انسانوں کے آپ (ص) کے سامنے سر تسلیم خم ہو جانے کا سبب ہے۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم ... بالمو منین رء وف رحیم

مندرجہ بالا مطلب اس بنیاد پر ہے کہ خدا تعالیٰ کا پیغمبر اکرم (ص) کی ان اعلیٰ صفات کے بیان کرنے اور انسانوں کو انکی یاد دہانی کرانے کا ہدف انہیں پیغمبر (ص) کی اطاعت اور حق کو قبول کرنے کی طرف مائل کرنا ہو۔

۱۱۔ پیغمبر اکرم (ص) کو، مسلمانوں کو دشمنوں کے خلاف نبرد آزما ہونے اور انہیں سختیوں کے برداشت کرنے کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ انکی مشکلات پر رنج و اندوہ بھی ہوتا تھا۔

رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رء وف رحیم

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ گذشتہ آیات میں جنگ تبوک اور اسکی طاقت فرسا مشکلات کا تذکرہ تھا اور پیغمبر (ص) نے مومنین کو ان میں شرکت کا حکم دے رکھا تھا۔ چنانچہ اسکے آخر میں پیغمبر اکرم (ص) کی صفات کی یاد دہانی کرانا ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو۔

۱۲۔ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے پیغمبر (ص) کے دیگر انبیاء پر افضلیت کی اولہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا " ... و لقد کان ارحم الناس و ارا فہم فقال اللہ تبارک و تعالیٰ لقد جائکم رسول من انفسکم ... بالمؤمنین رء وف رحیم "

یقیناً پیغمبر اکرم (ص) لوگوں میں سے سب سے زیادہ

مہربان اور سب سے زیادہ دوسروں کا احساس کرنے والے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے "تمہارے لئے خود تمہیں میں سے ایک پیغمبر آیا... کہ جو مومنین کا بہت احساس کرنے والا اور ان پر بہت مہربان تھا۔

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور مسلمان ۵; آپ (ص) اور مسلمانوں کی مشکلات ۱۱; آپ (ص) اور مومنین ۶; آپ (ص) سے روگردانی کرنے والے ۹; آپ (ص) کا بشر ہونا ۲; آپ (ص) کا دوسروں کے بارے میں احساس کرنا ۳، ۴; آپ (ص) کا ہدایت کرنا ۵; آپ (ص) کی خواستگاہ ۱، ۲، ۳; آپ (ص) کی دعوتیں ۱۱; آپ (ص) کی صفات ۲; آپ (ص) کی مہربانی ۱۲، ۱۳، ۱۴; آپ (ص) کی نرمی ۶; آپ (ص) کے رنج کے عوامل ۱۱، ۱۲; آپ (ص) کے فضائل ۱۲

اطاعت پیغمبر اکرم (ص) کی اطاعت کا پیش خیمہ ۱۰

اقدار: ۷

جنگ: جنگ کی دعوت ۱۱; دشمن کے خلاف جنگ ۱۱

خدا تعالیٰ: اس کا احسان ۱، ۳

ذکر پیغمبر اکرم (ص) کے فضائل کا ذکر ۱۰

روایت: ۱۲

رہبر: اس کا سعادت چاہنا ۸; اس کا نرم دل ہونا ۸; اس کی ذمہ داری ۸; اس کی صفات ۸; اس کی مہربانی ۸; یہ اور لوگوں کا نیک بخت ہونا ۸

سعادت: سعادت چاہنے کی قدر و قیمت ۷

قابل قدر صفات ۷

مسلمان: ان کے رنج کے اثرات ۳; انکو دعوت ۱۱

منافقین: انکی پلیدی کی نشانیاں ۹; ان کے بیمار دل کی علامتیں ۹; یہ اور پیغمبر (ص) ۹

مومنین: ان پر احسان ۳

مہربانی: اس کی قدر و قیمت ۷

﴿ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴾

اب اس کے بعد بھی یہ لوگ منہ پھر لیں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے خدا کافی ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ میرا اعتماد اسی پر ہے اور وہی عرش اعظم کا پروردگار ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو خدائے یکتا پر بھروسہ کرنے اور منافقین کے حق کو قبول نہ کرنے اور روگردانی کرنے پر غمگین نہ ہونے کی ہدایت۔ فان تولوا فقل حسبي الله ... عليه توكلت

۲۔ خدا تعالیٰ کا منافقین کی روگردانی اور حق کی مخالفت کے مقابلے میں پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی دینا۔
فان تولوا فقل حسبي الله

۳۔ مبلغین الہی کے لئے ضروری ہے کہ وہ گمراہوں پر اتمام حجت کرنے کے بعد انکی طرف سے حق کی مخالفت پر پریشان نہ ہوں اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔ فان تولوا فقل حسبي الله ... عليه توكلت

۳۔ خدا تعالیٰ کے الہ یکتا ہونے کی طرف توجہ اس پر توکل اور بھروسہ کرنے کا پیش خیمہ ہے۔
حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت

۵۔ پیغمبر اکرم (ص) کو لوگوں کی ہدایت کے شدید اشتیاق کا سرچشمہ آپ کی رافت و رحمت تھی نہ آپ کی انکی طرف احتیاج۔ حریص علیکم ... فان تولوا فقل حسبي الله ... عليه توكلت

گذشتہ آیت میں پیغمبر (ص) کے شدید اشتیاق کی بات ہوئی اور خدا تعالیٰ گمراہوں کی اس غلط سوچ، کہ ممکن ہے پیغمبر اکرم (ص) کی کوشش کا سرچشمہ آپ کی لوگوں کی طرف احتیاج کو قرار دیں، کی نفی کرنے کیلئے اس آیت میں فرماتا ہے گمراہوں کی روگردانی پیغمبر اکرم (ص) کو نقصان نہیں پہنچا سکتی کیونکہ ان کا بھروسہ خدا پر ہے۔

۶۔ خدا والوں کا توکل اور بھروسہ صرف خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکل

۷۔ خدا تعالیٰ انسان کی حمایت اور اسکے امور کیلئے کافی ہے۔ فقل حسبی اللہ

۸۔ عرش (عالم ہستی کے انتظام کا مرکز) صرف خدائے یکتا کی ربوبیت و مدیریت کے تحت ہے۔

لا الہ الا ہو ... و ہو رب العرش العظیم

۹۔ نظام ہستی پر خدا تعالیٰ کی ربوبیت مطلقہ تقاضا کرتی ہے کہ انسان کا بھروسہ صرف خدا پر ہو اور اس کے غیر پر نہ ہو۔

حسبی اللہ ... علیہ توکل و ہو رب العرش العظیم

۱۰۔ خدا تعالیٰ عرش عظیم (عالم ہستی کے انتظام کا مرکز) کا مالک ہے۔ ہو رب العرش العظیم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ رب کا معنی مالک ہو۔

۱۱۔ خدا تعالیٰ عالم ہستی کا واحد حکمران ہے اور اس پر قدرت مطلقہ رکھتا ہے۔ ہو رب العرش العظیم

خدا تعالیٰ کی ربوبیت کی وجہ سے اس پر بھروسہ کرنے کا ضروری ہونا اس چیز کا غماز ہے کہ اس کا حکم اور ارادہ ہمیشہ پوری

کائنات پر نافذ ہے۔

۱۲۔ عالم ہستی کا مجموعہ تکامل کی راہ پر گامزن ہے۔ *رب العرش العظیم

رب کے معنی کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جس کا لازمہ ربوبیت کے سائے میں آنے والی چیز کو ترقی و تکامل بخشنا ہوتا ہے نیز

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ "عرش عظیم" کا معنی عالم ہستی کے انتظام کا مرکز ہے، مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا

ہے۔

۱۳۔ حنان بن سدر کہتے ہیں "سا لت ابا عبد اللہ (ع) من العرش والكرسى فقال ان للعرش صفات كثيرة مختلفة ...

فقوله رب العرش العظیم يقول الملك العظیم^(۱)

میں نے امام صادق (ع) سے عرش اور کرسی کے متعلق سوال کیا تو فرمایا عرش کی بہت ساری مختلف صفات ہیں ... اور

خدا تعالیٰ جو فرماتا ہے "رب العرش العظیم" تو اس سے مقصود عظیم حکمران ہے۔

(۱) توحید صدوق ص ۳۲۱ ج ۱ باب ۵۰۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۸۸ ح ۴۳۶۔

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور منافقین کا حق کو قبول نہ کرنا ۱؛ آپ (ص) اور منافقین کی حق دشمنی ۲؛ آپ (ص) کو تسلی دینا ۲؛ آپ (ص) کو نصیحت ۱؛ آپ (ص) کی مہربانی کے اثرات ۵؛ آپ (ص) کے ہدایت کرنے کا سرچشمہ ۵
توحید: توحید ربوبی ۱۱، ۸، ۶؛ توحید ربوبی کے اثرات ۹

توکل: خدا تعالیٰ پر توکل ۶؛ خدا تعالیٰ پر توکل کا پیش خیمہ ۳؛ خدا تعالیٰ پر توکل کی اہمیت ۳؛ خدا تعالیٰ پر توکل کے عوامل ۹
خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کا کافی ہونا ۴؛ خدا تعالیٰ کی حاکمیت ۱۱؛ خدا تعالیٰ کی حمایت ۴؛ خدا تعالیٰ کی خصوصیات ۶،

۸، ۱۱؛ خدا تعالیٰ کی طرف سے تسلی دینا ۲؛ خدا تعالیٰ کی قدرت ۱۱؛ خدا تعالیٰ کی مالکیت ۱۰؛ خدا تعالیٰ کی نصیحتیں ۱

خلقت: نظام خلقت میں تکامل ۱۲

ذکر: ذکر توحید کے اثرات ۳

روایت: ۱۳

عرش: عرش کا حکم ۸؛ عرش کا مالک ۱۰؛ عرش کی صفات ۱۳

گمراہ لوگ: ان پر حجت تمام کرنا ۳

مبلغین: انکی ذمہ داری ۳؛ مبلغین اور گمراہ لوگوں کا حق کو قبول نہ کرنا ۳

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

﴿الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ﴾

اگر۔ یہ پر از حکمت کتاب کی آیتیں ہیں (۱)

۱۔ خدا تعالیٰ کے یہاں قرآن کا بہت بلند و بالا مرتبہ و مقام ہے۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ "تِلْكَ" دور والے مشار الیہ کی طرف اشارہ کرنے کیلئے بنایا گیا ہے اور نزدیک والے مشار الیہ (یہ آیات جو ہمارے سامنے ہیں) میں اس کا استعمال قرآن کی بارگاہ خداوندی میں عظمت اور بلند مرتبہ کو ظاہر کر رہا ہے۔

۲۔ قرآن کی ساخت آیت آیت کی صورت میں ہے۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ

۳۔ قرآن ایسی کتاب ہے جسکی حکمت کے ساتھ آمیزش کی گئی ہے۔ آیات الكتاب الحکیم مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "حکیم" سے مراد حکمت والا ہو۔

۳۔ قرآن ہمیشہ رہنے والی اور خلل ناپذیر کتاب ہے۔ الكتاب الحکیم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ حکیم سے مراد محکم ہو کیونکہ (محکم کے مصدر) احکام کا معنی ہے کسی چیز کو تباہی و بربادی سے محفوظ رکھنا اور کتاب کو حکیم کہنا اسکے محکم ہونے، ہمیشہ باقی رہنے اور ناقابل تغیر و خرابی ہونے کو بیان کر رہا ہے۔

۵۔ سفیان بن سعید ثوری کہتے ہیں : قلت لجعفر ابن محمد (ع) ... یا بن رسول الله ما معنى قول الله عز و جل " ...

الر ... " قال : ... و الرفعناه انا الله الرؤوف^(۱)

میں نے امام صادق (ع) سے عرض کیا کیا اللہ تعالیٰ کے فرمان "... المر..." سے مراد کیا ہے تو فرمایا المر کا معنی ہے انا اللہ الرؤوف (الف سے مراد "انا" لام سے مراد "اللہ" اور "را" سے مراد رؤوف ہے۔

(۱) معانی الاخبار ص ۲۲ ح ۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۹۰ ح ۴۔

۶۔ امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے حروف مقطعات کے بارے میں فرمایا "ان هذه الآيات انزلت فيهم" منہ آیات محکمات ہن ام الکتاب و اخر متشابہات" (۱)

یہ آیہ شریفہ "منہ آیات محکمات ہن ام الکتاب و اخر متشابہات" انہیں حروف مقطعات کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
حروف مقطعات: ان سے مراد ۵؛ انکی اہمیت ۶

روایت ۵، ۶

قرآن: اس کا دائمی ہونا ۳؛ اس کا محکم ہونا ۳؛ اسکی آیات ۲؛ اسکی تشکیل ۲؛ اسکی خصوصیات ۳، ۳، ۲؛ اسکی فضیلت ۱؛ اسکے تشابہات ۴؛ اس میں حکمت ۳

آیت ۲

﴿ أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَى رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ هُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ ﴾

کیا لوگوں کے لئے یہ بات عجیب ہے کہ انہیں میں سے ایک مرد پر ہم یہ وحی نازل کر دیں کہ لوگوں کو عذاب سے ڈراؤ اور صاحبان ایمان ک بشارت دے دو کہ ان کے لئے پروردگار کی بارگاہ میں بلند ترین درجہ ہے۔ مگر یہ کافر کہتے ہیں کہ یہ کھلا ہو اجادو گر ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم (ص) کی طرف سے نبوت کا دعویٰ، زمانہ بعثت کے لوگوں کیلئے تعجب آور اور ناقابل قبول تھا۔

اكان للناس عجباً ان اوحينا الى رجل منهم

۲۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان پر وحی کے نزول اور اسکی رسالت کا انکار بے عقلی اور کوتاہ فکری کی علامت ہے۔ اكان

للناس عجباً ان اوحينا الى رجل منهم

"اكان للناس عجباً" میں استفہام انکاری ہے اور خدا تعالیٰ کی جانب سے مکہ کے لوگوں کی طرف سے انسان کی وحی و رسالت کے انکار والے موقف سے اظہار تعجب کیلئے ہے۔

(۱) معانی الاخبار ص ۲۴ ج ۳۔ نور الثقلین ج ۱ ص ۳۱۴ ح ۲۲۔

اور خدا تعالیٰ کا اظہار تعجب کرنا اس حقیقت کا غماز ہے کہ وحی و نبوت کا مسئلہ بہت ضروری، واضح اور انسانوں کیلئے خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا تقاضا ہے اور اس کا انکار ایک بہت ہی واضح چیز کا انکار ہے اور اس سے منکرین کی بے عقلی اور کوتاہ نظری کا پتا چلتا ہے۔

۳۔ نبوت ضروری اور لازمی چیز ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے انسان کا رب ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔
اكان للناس عجا ان اوحينا الى رجل منهم

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) عربی النسل تھے۔ ان اوحينا الى رجل منهم

۵۔ پیغمبر اکرم (ص) مکی تھے اور اہل مکہ کے درمیان ہی پلے بڑھے تھے۔
اكان للناس عجا ان اوحينا الى رجل منهم

۶۔ عام لوگوں کو ڈرانا (انذار) اور اہل ایمان کو خوشخبری سنانا (بشارت) پیغمبر اکرم (ص) کیلئے خدا کا حکم۔
ان انذر الناس و بشر الذين آمنو

۷۔ قرآن ہدایت یافتہ مؤمنین کیلئے خوشخبری و بشارت دینے والی اور غافل و گم گشتہ افراد کو ڈرانے والی کتاب ہے۔
تلك آى ت الكتب ... ان انذر الناس و بشر الذين آمنو

۸۔ بشارت دینا اور ڈرانا انسان کی تربیت اور ہدایت کیلئے دو کارآمد طریقے۔ ان انذر الناس و بشر الذين آمنو

۹۔ پیغمبر اکرم (ص) کی رسالت، عالمی اور سب کیلئے ہے۔ ان انذر الناس

۱۰۔ بارگاہ الہی میں اہل ایمان کی درخشاں کارکردگی اور اچھا ریکارڈ ہے۔ و بشر الذين آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم
"قدم صدق" اچھی کارکردگی سے کنایہ ہے۔

۱۱۔ بارگاہ خداوندی میں مؤمنین کا بلند مرتبہ اور بڑا مقام ہے۔ "قدم صدق" ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ کے یہاں مؤمنین کے اعلیٰ مقام سے کنایہ ہو۔

۱۲۔ خدا تعالیٰ انسانوں کا پروردگار ہے۔ عند ربهم

۱۳۔ ایمان، آخرت میں خدا کا تقرب حاصل کرنے کے ذریعہ ہے۔ و بشر الذين آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم

۱۳۔ بارگاہ الہی میں بلند مقام اور اچھی کارکردگی کا مالک ہونا، پیغمبر اکرم (ص) کی مومنین کو خوشخبری۔
و بشر الذین آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم

۱۵۔ پیغمبر اکرم (ص) کی دعوت کے مقابلے میں مکہ کے لوگ دو گروہ تھے مومن اور کافر۔
ان انذر الناس و بشر الذین آمنوا ... قال الکفرون

۱۶۔ سحر و جادو کی تہمت لگانا کفار مکہ کا قرآن و پیغمبر (ص) کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کا ہتھکنڈا۔
قال الکفرون ان هذا لسحر مبين

۱۷۔ عن ابی عبد اللہ (ع) فی قول اللہ تبارک و تعالیٰ " و بشر الذین آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم " فقال هو رسول اللہ (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "ایمان والوں کو خوشخبری دیجئے کہ انکے لئے پروردگار کے یہاں قدم صدق ہے" کے بارے میں امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے کہ وہ (قدم صدق) رسول خدا (ص) ہیں۔

۱۸۔ مجمع البیان میں ہے "قيل ان معنى قدم صدق شفاعۃ محمد (ص) لهم يوم القيامة ... و هو المروى عن ابی عبد اللہ (ع) (۲)"

کہا گیا ہے کہ قدم صدق سے مراد روز قیامت مومنین کیلئے پیغمبر اکرم (ص) کی شفاعت ہے اور یہی معنی امام صادق (ع) سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور لوگوں کو ڈرانا ۶; آپ (ص) اہل مکہ تھے ۵; آپ (ص) چر جادو کی تہمت ۱۶; آپکا انذار ۶; آپ (ص) کا عربی ہونا ۳; آپ (ص) کی بشارتیں ۶، ۱۲; آپ (ص) کی رسالت ۶; آپ (ص) کی شفاعت ۱۸; آپ (ص) کی عالمی رسالت ۹; آپ (ص) کی نبوت ۱; آپ (ص) کی ناد ۳; آپ (ص) کے فضائل ۱۷

امور: تعجب آور امور ۱

انسان: اسکی تربیت کرنے والا ۱۲

ایمان: اسکے اخروی اثرات ۱۳

(۱) کافی جلد ۸ ص ۳۶۴ ح ۵۵۴۔ تفسیر بہان ج ۲ ص ۱۷۷ ح ۵۔

(۲) مجمع البیان ج ۵ ص ۱۳۴۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۹۲ ح ۹۔

تربیت: اس کی روش ۸؛ اس میں انذار ۸؛ اس میں بشارت ۸

تقرب: اسکے عوادل ۱۳

خدا تعالیٰ: اسکی ربوبیت ۱۲؛ اسکی ربوبیت کے اثرات ۳

روایت: ۱۴، ۱۸

شفاعت کرنے والے: شفاعت کرنے والے قیامت میں ۱۸

عقل: بے عقلی کی نشانیاں ۲

قرآن کریم: اس پر جادو کی تہمت لگانا ۱۶؛ اس کا ڈرانا ۷؛ اس کا کردار ۷؛ اسکی بشارتیں ۷؛ یہ اور گمراہ لوگ ۷؛ یہ اور ہدایت

یافتہ لوگ ۷ کفار مکہ ۱۵ انکی تہمتیں ۱۶؛ انکی سازش ۱۶

گمراہ لوگ: ان کو ڈرانا ۷

لوگ: لوگوں کو ڈرانا ۶

مکہ: اہل مکہ اور پیغمبر (ص) کی دعوت ۱۵

مومنین: انکا مقام ۱۱، ۱۳؛ انکو بشارت ۱۳، ۱۶؛ انکی اچھی کارکردگی ۱۰، ۱۳؛ ان کے بارے میں شفاعت ۱۸؛ ان کے

فضائل ۱۴، ۱۵ مومنین مکہ ۱۵

نبوت: اسکی اہمیت ۳؛ انسان کی نبوت کو جھٹلانا ۲

وحی: انسان کی طرف وحی کو جھٹلانا ۲

ہدایت: اسکی روش ۸؛ اس میں انذار ۸؛ اس میں بشارت ۸

ہدایت یافتہ لوگ: انکو بشارت ۷

آیت ۳

﴿ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴾

بیشک تمہارا پروردگار وہ ہے جس نے زمین و آسمان چھ دنوں میں پیدا کیا ہے پھر اس کے بعد عرش پر اپنا اقتدار قائم کیا ہے وہ تمام امور کی تدبیر کرنے والا ہے کوئی اس کی اجازت کے بغیر شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔ وہی تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی عبادت کرو کیا تمہیں ہوش نہیں آ رہا ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ انسانوں کا پروردگار اور پالنے والا ہے۔ ان ربکم اللہ

۲۔ عصر بعثت کے مشرکین خدا تعالیٰ کی ربوبیت کے منکر تھے۔ قال الکفرون ان هذا لسحر مبين، ان ربکم اللہ

"ان" صرف تاکید اور جملہ اسمیہ "ان ربکم اللہ" کا استعمال مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کی بعثت اور قرآن کا نازل ہونا خدا تعالیٰ کے انسان کا رب ہونے کا تقاضا ہے اور یہ اس کی تربیت کیلئے ہے۔ اکان للناس عجا ان اوحینا الی رجل منهم ... ان ربکم اللہ

۴۔ خدا تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا خالق ہے۔ الذی خلق السموات والارض

۵۔ جہان خلقت میں کئی آسمان ہیں۔

۶۔ آسمانوں اور زمین کی چھ دنوں میں خلقت۔ الذی خلق السموات و الارض فی ستة ايام
۷۔ آسمانوں اور زمین کی چھ مرحلوں میں خلقت۔ الذی خلق السموات و الارض فی ستة ايام
کلمہ "یوم" زمانے کی ایک مقدار کیلئے استعمال ہوتا ہے لمبی ہو یا مختصر لہذا کہا جاسکتا ہے "ستہ ايام" سے مراد ہے چھ
مرحلے۔

۸۔ خدا تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا فرمانروا ہے۔ الذی خلق السموات ... ثم استوی علی العرش
۹۔ "عرش" جہان خلقت کی تدبیر و حکمرانی کا مرکز۔ الذی خلق السموات ... ثم استوی علی العرش
۱۰۔ پوری کائنات پر خدا تعالیٰ کا محدود اقتدار اور تسلط ہے۔ الذی خلق السموات ... ثم استوی علی العرش
(استوی کے مصدر) استوا کا معنی ہے مسلط ہونا اور "عرش" یعنی تخت حکمرانی "خدا تعالیٰ کا تخت حکومت پر مسلط ہونا"
خدا تعالیٰ کے پورے عالم ہستی پر کامل تسلط اور مطلق اقتدار سے کنایہ ہے۔

۱۱۔ آسمانوں اور زمین کے امور کی تدبیر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ الذی خلق السموات و الارض ... یدبر الامر
۱۲۔ نظام ہستی کو خدا تعالیٰ کی دائمی اور مسلسل تدبیر کی ضرورت ہے۔ یدبر الامر
فعل مضارع "یدبر" جو تجدد و استمرار کا فائدہ دیتا ہے، کا استعمال اس حقیقت کو بیان کر رہا ہے کہ جہان ہستی ہر لحظے خدا
تعالیٰ کا محتاج ہے اور اسکی دائمی اور مسلسل عنایات سے چل رہا ہے۔
۱۳۔ جہان خلقت ایک قانون کے تحت اور معین ہدف کی طرف حرکت میں ہے۔
الذی خلق السموات و الارض ... یدبر الامر

تدبیر کا معنی ہے عاقبت اندیشی اور امر سے مراد ہے کام لہذا "تدبیر امر" یعنی کام کی عاقبت اور انجام کے بارے میں کچھ
سوچنا اور اس کا لازمہ یہ ہے کہ کائنات کا ایک ہدف اور انجام ہے اور یہ ایک قانون کے تحت چل رہی ہے۔
۱۴۔ عالم ہستی کے امور کی تدبیر میں خدا تعالیٰ کے یہاں عوامل اور واسطے (شفعاء) ہیں۔
یدبر الامر ما من شفیع الا من بعد اذنه

۱۵۔ نظام ہستی کے امور میں ان عوامل اور وسائط (شفعائی) کا ہر قسم کا عمل دخل خدا تعالیٰ کی اجازت پر موقوف ہے۔
یدبر الامر ما من شفیع الا من بعد اذنه

۱۶۔ عالم ہستی کا مدبر اور خالق و حکمران خدا، انسانوں کا حقیقی پروردگار ہے۔

الذی خلق السموات و الارض ... ثم استوی علی العرش یدبر الامر ... ذلکم اللہ ربکم

۱۷۔ خداوند یکتا کی پرستش اور بندگی کرنا ضروری ہے۔ ذلکم اللہ ربکم فاعبدوه

۱۸۔ خدا تعالیٰ کی پرستش کرنا، انسان اور جہان کے اوپر اسکی ربوبیت کے قبول کرنے کا تقاضا ہے۔
ذلکم اللہ ربکم فاعبدوه

۱۹۔ صرف خداوند خالق و مدبر ہی انسانوں کا پروردگار اور لائق عبادت ہے۔

اللہ الذی خلق ... ثم استوی ... یدبر الامر ... ذلکم اللہ ربکم فاعبدوه

۲۰۔ مشرکین مذمت و سرزنش کے سزاوار ہیں۔ افلا تذکرون

۲۱۔ شرک و بت پرستی کا سرچشمہ انسان کی عالم ہستی کے چپے چپے پر خدا تعالیٰ کی غیر محدود اور غیر شریک ربوبیت سے

غفلت اور بے توجہی ہے۔ الذی خلق السموات و الارض ... ذلکم اللہ ربکم فاعبدوه افلا تذکرون

۲۲۔ خدا تعالیٰ کی خالقیت، حاکمیت، ربوبیت اور مدیریت کی طرف توجہ انسان میں بندگی اور پرستش کی روح پیدا کرتی

ہے۔ اللہ الذی خلق ... ثم استوی ... یدبر الامر ... اللہ ربکم فاعبدوه افلا تذکرون

"فاعبدوه" کی فائی تفریع جو دلالت کرتی ہے کہ اس کا مابعد ماقبل پر متفرع ہے، مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتی ہے۔

۲۳۔ زمانہ جاہلیت کے بدو، مشرک و بت پرست تھے۔ ذلکم اللہ ربکم فاعبدوه افلا تذکرون

۲۴۔ امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین (ع) نے فرمایا "ان اللہ جل ذکرہ و تقدست اسمائہ خلق الارض

قبل السماء ... (۱) خدا تعالیٰ نے ... آسمانوں سے پہلے زمین کو خلق کیا ...

۲۵۔ امام صادق (ع) سے پوچھا گیا ... و لم صار العرش مربعاً؟ قال لان الکلمات التی بنی علیہا الاسلام اربع و ہی

سبحان اللہ و الحمد للہ و لا اله الا اللہ و اللہ اکبر (۲)

عرش مربع صورت میں کیوں ہے؟ تو فرمایا اسلئے کہ جن کلمات پر اسلام کی بنیاد ہے وہ چار ہیں :

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۲۰ ح ۸۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۹۲ ح ۱۲۔

(۲) علل الشرائع ص ۳۹۸ ح ۲ باب ۱۳۸۔ نور الثقلین ج ۳ ص ۳۷۰ ح ۲۵۔

"سبحان الله والحمد لله و لا اله الا الله _ الله اكبر "

آسمان: انکا حاکم ۸؛ انکا خالق ۳؛ انکا متعدد ہونا ۵؛ انکی تدبیر ۱۱؛ انکی خلقت کی مدت ۶؛ انکی خلقت کے مراحل ۷

آنحضرت (ص): آپ (ص) کی نبوت ۳

انسان: اس کا اختیار ۱۷؛ اس کی پرورش کرنے والا ۱۶، ۱۷، ۱۸

بت پرست لوگ: ۲۳

بت پرستی: اس کا سرچشمہ ۲۱

توحید: توحید ربوبی ۱۹، ۱۶، ۱۵؛ توحید عبادی ۱۹؛ توحید عبادی کی اہمیت ۱۷

جاہلیت: اس میں بت پرستی ۲۳؛ اس میں شرک ۲۳

خدا تعالیٰ: اس کا اذن ۱۵؛ اس کی حاکمیت ۱۰، ۸؛ اس کی خالقیت ۱۹، ۳؛ اس کی خصوصیات ۱۹، ۱۰؛ اس کی ربوبیت

۱۹، ۱۱، ۱؛ اس کی ربوبیت کی اہمیت ۱۲؛ اس کی ربوبیت کے اثرات ۳، ۱۸؛ خدا تعالیٰ کے کارندے: ۱۳

خلقت: اس کا ایک ہدف کے تحت ہونا ۱۳؛ اس کا قانون کے تحت ہونا ۱۳؛ اس کی تدبیر کا مرکز ۹؛ تدبیر خلقت کا دائمی ہونا

۱۲؛ تدبیر خلقت کے آلات ۱۳؛ عالم خلقت کے حکام ۱۰

ذکر: خالقیت خدا کے ذکر کے اثرات ۲۲؛ خدا کی حاکمیت کے ذکر کے اثرات ۲۲؛ ربوبیت خدا کے ذکر کے اثرات ۲۲

ربوبیت خدا: اسے جھٹلانے والے ۲

روایت: ۲۵، ۲۳

زمین: اس کا حاکم ۸؛ اس کا خالق ۳؛ اس کی تدبیر ۱۱؛ اس کی خلقت کی تاریخ ۲۳؛ اس کی خلقت کی مدت ۶؛ اس کی خلقت کے

مراحل ۷

شرک: اس کا سرچشمہ ۲۱

عبادت: اس کا سرچشمہ ۲۲؛ عبادت خدا ۱۸۱
عبودیت: اس کا سرچشمہ ۲۲؛ اسکی اہمیت ۱۷؛ اس میں اختیار ۱۷
عدد: چھ کا عدد ۷، ۶

عرش: اس کا مربع ہونا ۲۵؛ اسکی اہمیت اور کردار ۹
غفلت: اسکے اثرات ۲۱؛ توحید ربوبی سے غفلت ۲۱
قدرتی عوامل: انکا کردار ۱۳؛ انکے کردار کا دائرہ ۱۵
قرآن: اس کا نزول ۳
مشرکین ۲۳

انکی سرزنش ۲۰؛ صدر اسلام کے مشرکین اور ربوبیت خدا؛ مشرکین صدر اسلام کا کفر ۲
نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات ۳، ۱۶؛ نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۱۱، ۱۰

آیت ۳

﴿إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ﴾

اسی کی طرف تم سب کی بازگشت ہے۔ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خلقت کا آغاز کرنے والا ہے اور واپس لے جانے والا ہے تاکہ ایمان اور نیک عمل والوں کو عادلانہ جزا دے سکے اور جو کافر ہو گئے ہیں ان کے لئے تو گرم پانی کا مشروب ہے اور ان کے کفر کی بنا پر دردناک عذاب بھی ہے۔

۱۔ سب انسانوں (مومنین و کفار) کی بازگشت صرف خدا تعالیٰ کی طرف ہے۔

الیہ مرجعکم جمیعاً

"مرجع" جو مصدر میسی ہے اور جس کا معنی ہے لوٹنا۔ بتدا ہے اور "الیہ" اسکی خبر ہے اور خبر کا ابتدا پر مقدم کرنا حصر پر دلالت کرتا ہے اور "لیجزی الذین آمنوا..." کے قرینے سے "مرجعکم" کی ضمیر کے مخاطب مومن و کافروں گروہ ہیں۔

۲۔ معاد، اور انسان کا خدا تعالیٰ کی طرف پلٹنا وعدہ الہی ہے۔ الیہ مرجعکم جمیعاً وعد اللہ

۳۔ خدا تعالیٰ کے وعدے حق اور ان میں خلاف ورزی کا امکان نہیں ہے۔ وعد اللہ حق

۳۔ خدا تعالیٰ جہان خلقت کی پیدائش کا آغاز کر ہے۔ انہ یبدؤ الخلق

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "الخلق" سے مراد عالم ہستی کی سب چیزیں ہوں۔

۵۔ خدا تعالیٰ انسانوں کی پیدائش کا آغاز کر ہے۔ انہ یبدؤ الخلق

جملہ "لیجزی الذین آمنوا..." کے قرینے سے یہاں پر "الخلق" کا مورد نظر مصداق انسان ہے۔

۶۔ معاد (قیامت) سب انسانوں کا حتمی انجام ہے۔ انہ یبدؤ الخلق ثم یعیدہ

۷۔ قیامت تمام موجودات عالم کا قطعی انجام ہے۔ انہ یبدؤ الخلق ثم یعیدہ

۸۔ معاد (انسان و جہان کا محشور ہونا) مادی اور جسمانی ہے۔ انہ یبدؤ الخلق ثم یعیدہ

"اعادۃ" کا معنی ہے خود شے کو پلٹانا اور خود جہان خلقت اور انسان کا اعادہ مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کر رہا ہے۔

۹۔ خدا تعالیٰ کی جہان و انسان کی خلقت پر قدرت اسکے قیامت برپا کرنے پر قادر ہونے کی علامت ہے۔

انہ یبدؤ الخلق ثم یعیدہ

۱۰۔ مومنین کا ایمان اور نیک اعمال کی پاداش حاصل کرنا اور کفار کو کفر کی سزا ملنا معاد اور قیامت برپا کرنے کا بنیادی

فلسفہ ہے۔ ثم یعیدہ لیجزی الذین آمنوا ... و الذین کفروا لهم شراب من حمیم و عذاب الیم

۱۱۔ عمل صالح، مومنین کے اخروی پاداش سے بہرہ مند ہونے کی شرط ہے۔ لیجزی الذین آمنوا و عملوا الصلحت

۱۲۔ روز قیامت خدا تعالیٰ کی پاداش اور سزا عدل کی بنیاد پر ہوگی۔ ثم یعیدہ لیجزی ... بالقسط

۱۳۔ دردناک عذاب اور پینے کیلئے کھولتی ہوئی چیزیں کفار کی اخروی سزا ہے۔
و الذین کفروا لهم شراب من حمیم و عذاب الیم

۱۳۔ کفر پر مُصر رہنا دوزخ کے دردناک عذاب میں مبتلا ہونے کا سبب ہے۔ و الذین کفروا لهم ... عذاب الیم بما کانوا
یکفرون

آفرینش: اس کا آغاز گر ۳

انسان: اس کا انجام ۱؛ اسکی خلقت کا آغاز گر ۵؛ اس کی عاقبت ۶

پاداش: اخروی پاداش کا پیش خیمہ ۱۱؛ اخروی پاداش میں عدل ۱۲

جہنم: اسکے موجبات ۱۳

خدا تعالیٰ: اسکا خالق ہونا ۹، ۵، ۳؛ اس کا عادل ہونا ۱۲؛ اسکی قدرت ۹؛ اسکے اختصاصات ۱؛ اسکے وعدوں کا حتمی ہونا ۳؛

اسکے وعدوں کا حق ہونا ۳؛ اسکے وعدے ۲

خدا کی طرف بازگشت: اس کا وعدہ ۲

سزا: اخروی سزا میں عدل ۱۲

عذاب: اسکے درجے ۱۳، ۱۳؛ اسکے موجبات ۱۳؛ دردناک عذاب ۱۳، ۱۳

عمل: اسکی پاداش ۱۰

عمل صالح: اسکے اثرات ۱۱

کفار: انکا اخروی عذاب ۱۳؛ انکی اخروی سزا ۱۳؛ انکی سزا ۱۰

کفر: اس پر اصرار کے اثرات ۱۳

معاد: اس کا حتمی ہونا ۶، ۷؛ اسکا فلسفہ ۱۰؛ اس کا وعدہ ۲؛ اسکی اقسام ۸؛ اسکے دلائل ۹؛ معاد جسمانی ۸

موجودات: انکی عاقبت ۷

مومنین: انکی اخروی پاداش ۱۱؛ انکی پاداش ۱۰

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۳، ۵، ۶

آیت ۵

﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾

اسی خدا نے آفتاب کو روشنی اور چاند کو نو بنایا ہے پھر چاند کی منزلیں مقرر کی ہیں تاکہ انکے ذریعہ برسوں کی تعداد اور دوسرے حسابات دریافت کر سکو۔ یہ سب خدا نے صرف حق کے ساتھ پیدا کیا ہے کہ وہ صاحبان علم کے لئے اپنی آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

۱۔ صرف خدا تعالیٰ ہے جس نے سورج کو فروزاں اور چاند کو تاباں قرار دیا۔
هو الذی جعل الشمس ضیاءً و القمر نور

۲۔ سورج کا فروزاں ہونا اور چاند کا تاباں ہونا خدا تعالیٰ کی اہل زمین کیلئے تدبیر اور ربوبیت کا جلوہ ہے۔
ان ربکم اللہ ... هو الذی جعل الشمس ضیاء و القمر نور

۳۔ سورج مختلف قسم کے انوار رکھتا ہے۔ هو الذی جعل الشمس ضیاء
ہو سکتا ہے ضیاء "ضوء" کی جمع ہو۔ مندرجہ بالا مطلب اسی کی بنیاد پر ہے۔
۳۔ چاند کی اپنے مدار میں منظم حرکت اور اسکی منزلیں۔ ربوبیت خدا کی آیت اور نشانی ہے۔
(ہلال، تربیع، بدر وغیرہ)

و القمر نورا و قدره منازل

۵۔ چاند کی اپنے مدار میں منظم حرکت اور اسکی منازل۔ ماہ و سال کے شمار کرنے اور زندگی کا حساب کرنے کیلئے قابل
اطمینان ذریعہ ہے۔ و القمر نورا و قدره منازل لتعلموا عدد السنين و الحساب

۶۔ امور شرعیہ کے حساب کرنے کا معیار قمری ماہ و سال ہے۔ و القمر نورا و قدرہ منازل لتعلموا عدد السنين و الحساب

۷۔ سورج و چاند کی خلقت اور درخشندگی میں انہیں مختلف قرار دینا خدا کی حکمت کا جلوہ اور حق کی بنیاد پر اور ایک مشخص ہدف کے تحت ہے۔ هو الذی جعل الشمس ضياء و القمر نورا ... ما خلق الله ذلك الا بالحق حق، باطل (فضول اور بغیر ہدف کے) کے مقابلے میں ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نے سورج اور چاند کو بغیر ہدف کے پیدا نہیں کیا بلکہ انکی خلقت حق کی بنیاد پر اور ایک خاص ہدف کے تحت ہوئی ہے۔

۸۔ جہان خلقت اسے تعالیٰ کی ربوبیت کی نشانیاں ہیں۔ الله الذی خلق السموات ... هو الذی جعل الشمس ... يفصل الآيات

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ آیات سے مراد آیات تکوینی ہوں نہ آیات تدوینی۔
۹۔ قرآن، جہان آفرینش کے ذرے ذرے میں آیات اور ربوبیت الہی کے جلووں کو بیان کرنے والا ہے۔
ما خلق الله ذلك الا بالحق يفصل الآيات

۱۰۔ قرآن کی آیات واضح اور ہر قسم کے ابہام سے دور ہیں۔ يفصل الآيات
تفصیل کا معنی ہے بیان کرنا۔

۱۱۔ جہان آفرینش خدا شناسی کی کتاب اور اس کا ذرہ ذرہ توحید ربوبی کا مظہر ہے۔ ما خلق الله ذلك الا بالحق يفصل الآيات

۱۲۔ صرف اہل دانش ہی آیات قرآن (جہان خلقت کے ذرے ذرے میں آیات) کے فہم و درک کے لئے شائستہ ہیں۔
يفصل الآيات لقوم يعلمون

آفاقی آیات: ۱۱

آیات خدا: ۳

برہان نظم: ۳

توحید: توحید افعالی ۱؛ توحید ربوبی کی نشانیاں ۱۱

چاند:

اسکی خلقت ۷؛ اسکی گردش ۳؛ اسکی گردش کے اثرات ۵؛ اسکی نورانیت ۲؛ اسے نورانی کرنے والا ۱

حساب کتاب کرنا: شرعی حساب کتاب کا معیار ۶

خدا تعالیٰ: اسکی حکمت کی نشانیاں ۷؛ اسکی خصوصیات ۱؛ اسکی ربوبیت کی نشانیاں ۲، ۳، ۸، ۹

خلقت: اس کا بامداف ہونا ۷؛ اس میں نظم ۵، ۳؛ یہ آیات الہیہ میں سے ۸

سال شمار کرنا: اس کا آلہ ۵

سال و ماہ: اس کی اہمیت و کردار ۶

سورج: اسکی خلقت ۷؛ اسکی نورانیت ۲؛ اس کے نور کا تنوع ۳؛ سورج کو نورانی کرنے والا ۱

علماء: انکے فضائل ۱۲؛ علماء اور آیات قرآن ۱۲

قرآن کریم: اس کا واضح ہونا ۱۰؛ اسکی خصوصیات ۱۰؛ اسے درک کرنے والے ۱۲؛ یہ اور آیات قرآن ۹

آیت ۶

﴿إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ﴾

بیشک دن رات کی آمد و رفت اور جو کچھ خدا نے آسمان و زمین میں پیدا کی ہے ان سب میں صاحبان تقویٰ کے لئے اس کی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ شب و روز کی رفت و آمد ربوبیت خدا کی واضح آیات اور روشن نشانیوں میں سے ہے۔

ان ربکم اللہ ... ان فی اختلاف اللیل و النهار ... لآیات

۲۔ شب و روز کا اختلاف (طول سال میں انکا چھوٹا اور بڑا ہونا) اور موسموں کی تبدیلی خدا تعالیٰ کے اہل زمین کا رب اور مدبر ہونے کی واضح دلیلوں پر مشتمل ہے۔ ان فی اختلاف الليل و النهار ... لآیات

۳۔ جہان خلقت میں کئی آسمان ہیں۔ و ما خلق الله فی السموت

۴۔ جہان خلقت، خدا شناسی کی کتاب ہے۔ و ما خلق الله فی السموت و الارض لآیات

۵۔ خدا تعالیٰ جہان ہستی کی سب چیزوں کا خالق ہے۔ و ما خلق الله فی السموت و الارض

۶۔ عالم خلقت کی ہر شے خدا تعالیٰ کی بے ہمتا تدبیر و ربوبیت کی دلیلوں پر مشتمل ہے۔

و ما خلق الله فی السموت و الارض لآیات

۷۔ خدا تعالیٰ اور اسکی ربوبیت کی شناخت کیلئے جہان خلقت میں تدبر اور اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

ان فی اختلاف الليل و النهار و ما خلق الله فی السموت و الارض لآیات

۸۔ جہان خلقت میں موجود توحید ربوبی کے دلائل کے فہم و ادراک کیلئے تقوا و پارسائی ایک لازمی عنصر ہے۔

ان فی اختلاف الليل و النهار و ما خلق الله فی السماوات و الارض لآیات لقوم یتقون

۹۔ عالم خلقت میں موجود تدبیر کی وحدت کے دلائل کو صرف اہل تقوا ہی -درک کر سکتے ہیں۔

ان فی اختلاف الليل و النهار ... لآیات لقوم یتقون

آسمان: انکا متعدد ہونا ۳

آیات خدا: آیات آفاقی ۱، ۳، ۶، ۷، ۸

تقوا: اسکے اثرات ۸

توحید: توحید افعالی ۵؛ توحید ربوبی کو درک کرنے والے ۹؛ توحید ربوبی کی شناخت کا پیش خیمہ ۸؛ توحید ربوبی کے دلائل ۶؛

خلقت میں توحید ربوبی ۹

خدا تعالیٰ: اسکی خالقیت ۵؛ اسکی ربوبیت کے دلائل ۲؛ خدا شناسی کا پیش خیمہ ۸؛ ربوبیت خدا کی نشانیاں ۱

خلقت: اس کا خالق ۵؛ اس میں تدبر کی اہمیت ۷

دن: اسکی گردش ۱

شب: شب و روز کا اختلاف ۲; گردش شب ۱

ماہ و سال: سال کے موسموں کا تبدیل ہونا ۲

متقین: متقین اور توحید ربوبی ۹; انکی خصوصیات ۹

آیت ۷

﴿إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنَّنُوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ﴾

یقیناً جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہیں اور زندگانی دنیا پر ہی راضی اور مطمئن ہو گئے ہیں اور جو لوگ ہماری آیات سے غافل ہیں۔

۱۔ قیامت، خدا کی ملاقات کا دن۔ ان الذین لا یرجون لقائنا

۲۔ عصر بعثت کے مشرکین روز بازگشت کے منکر تھے۔ ان الذین لا یرجون لقائنا

۳۔ جہان آخرت کا انکار، دنیا کے ساتھ دل لگانے اور اسکے حسن و زینت پر فریفتہ ہونے کا پیش خیمہ ہے۔

ان الذین لا یرجون لقائنا و رضوا بالحیاء الدینی

۳۔ روز قیامت پر ایمان اور خدا کی ملاقات کی امید دینی کے پر فریب مظاہر کے ساتھ دل لگانے اور اس پر مطمئن ہونے

سے مانع ہے ان الذین لا یرجون لقائنا و رضوا بالحیاء الدنیا و اطمأنوا به

۵۔ شرک اور ربوبیت خدا کے انکار کا سرچشمہ جہالت و غفلت ہے۔ و الذین هم عن آیاتنا غافلون

۶۔ جہان خلقت توحید ربوبی کی واضح اور روشن دلائل و آیات سے سرشار ہے۔

ان فی اختلاف اللیل و النهار ... لآیات ... و الذین هم عن آیاتنا غافلون

۱۔ دنیا کے ساتھ خوش رہنا اور اس پر مطمئن ہو کر آیات الہی سے غافل ہو جانا کفار کی صفت اور ناپسندیدہ اور مذموم امر ہے۔ ان الذین ... و رضوا بالحياة الدنيا و اطما نوا بها ... غافلون

آیات خدا: آیات آفاقی ۶; ان سے غافل لوگ ۷

امور: ناپسندیدہ امور ۷

امیدوار ہونا: لقاء اللہ کی امید کے اثرات ۳

ایمان: قیامت پر ایمان کے اثرات ۴

توحید: توحید ربوبی کے دلائل ۶

جہالت: اسکے اثرات ۵

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کی ربوبیت کو جھٹلانے کے عوامل ۵

دنیا پرستی: اس کا پیش خیمہ ۳; اس کا ناپسندیدہ ہونا ۷; اسکی سرزنش ۷

دنیا طلب لوگ: ۷

زہد: اس کا سرچشمہ ۳

شرک: اسکے عوامل ۵

غفلت: آیات خدا سے غفلت کا ناپسندیدہ ہونا ۷; اسکے اثرات ۵

قیامت: اسکی خصوصیات ۱; اس میں لقاء اللہ; اسے جھٹلانے کے اثرات ۳; اسے جھٹلانے والے ۲

کفار: انکی دنیا پرستی ۷; انکی صفات ۷; انکی غفلت ۷

لقاء اللہ: اس کا وقت ۱

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کا کفر ۲

آیت ۸

﴿أُولَئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾

یہ سب وہ ہیں جن کے اعمال کی بنا پر ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

۱۔ دوزخ، مشرکین اور منکرین قیامت کا دائمی ٹھکانا۔

ان الذین لا یرجون لقاءنا... و الذین ہم عن آی تنا غفلون۔ اولئک ما واهم النار

۲۔ لقاء اللہ کا انکار، دنیا کے ساتھ دل لگا لینا اور آیات الہیہ سے غافل ہو جانا ناروا کاموں کا پیش خیمہ ہے۔

ان الذین لا یرجون لقاءنا... اولئک ما واهم النار بما کانوا یکسبون

۳۔ بد اعمالی اور برا کردار آتش جہنم میں گرفتار ہونے کا عامل ہے۔ اولئک ما واهم النار بما کانوا یکسبون

۳۔ انسان کی عاقبت (اضروی نیک بختی اور بد بختی) اسکے اعمال و کردار کے ساتھ گروی ہے۔

اولئک ما واهم النار بما کانوا یکسبون

انسان: اسکی عاقبت ۳

جہنم: اسکے اسباب ۳؛ اس میں ہمیشہ رہنے والے ۱

جہنمی لوگ: ۱

دنیا پرستی: اسکے اثرات ۲

عاقبت: اس میں مؤثر عوامل ۳

عمل: اضروی عمل کے اثرات ۳؛ ناپسندیدہ عمل کا پیش خیمہ ۲؛ ناپسندیدہ عمل کے اثرات ۳

غفلت: آیات خدا سے غفلت کے اثرات ۲

قیامت: اسے جھٹلانے والوں کی سزا ۱؛ اسے جھٹلانے والے جہنم میں ۱

لقاء اللہ: اسے جھٹلانے کے اثرات ۲

مشرکین: انکی سزا ۱: یہ جہنم میں ۱

آیت ۹

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ﴾

یشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے خدا ان کی ایمان کی بنا پر اس منزل کی طرف رہنمائی کرے گا جہان نعمتوں کی باغات کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

۱۔ بہشت، نیک کردار مومنین کا ابدی ٹھکانا۔ ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات ... في جنات النعيم

۲۔ عمل صالح، اہل ایمان کے اخروی پاداش سے بہرہ مند ہونے کی شرط ہے۔

ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات ... في جنات النعيم

۳۔ سعادت اخروی تک رسائی، خدا تعالیٰ کی مسلسل ہدایت اور دائمی کمک پر موقوف ہے۔

يهديهم ربهم بإيمانهم تجري من تحتهم الأنهار في جنات النعيم

۳۔ نیک کردار مومنین کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی حمایت و ہدایت حاصل ہے۔ ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات يهديهم ربهم

۵۔ خدا تعالیٰ کی دائمی حمایت و ہدایت اور اخروی پاداش سے بہرہ مند ہونے کی شرط وہ ایمان ہے جو عمل کے ہمراہ ہو۔

ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات يهديهم ... في جنات النعيم

۶۔ انسان کی ہدایت و سعادت کے لحاظ سے اسکے عمل کے مقابلے میں ایمان کا بنیادی اور مرکزی کردار۔

يهديهم ربهم بإيمانهم

خدا تعالیٰ نے فرمایا "جو لوگ ایمان و عمل صالح رکھتے ہیں انہیں بہشت کی طرف ہدایت کریگا" اسکے بعد ہدایت کے سبب کے طور پر انکے ایمان کو ذکر فرمایا جبکہ یہ اکٹھی دو خصوصیات کے حامل تھے ایمان اور عمل صالح، اس سے پتا چلتا ہے کہ ایمان محور اور اصل ہے اور عمل دوسرا درجہ رکھتا ہے۔

۷۔ ربوبیت خدا تعالیٰ کا تقاضا ہے کہ وہ نیک کردار مومنین کی ہمیشہ ہدایت اور دستگیری کرے۔

ان الذین آمنوا ... یهدیهم ربهم

۸۔ بہشت میں اہل بہشت کے قدموں تلے نہریں جاری ہوں گی۔ تجری من تحتہم الانہار فی جنات النعیم

۹۔ بہشت میں کئی باغات ہیں۔ فی جنات

۱۰۔ بہشت کے باغات، نعمات الہی سے سرشار ہیں۔ فی جنات النعیم

۱۱۔ امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے "... ان الله تبارک و تعالیٰ ... یوم القيامة ... یهدی اهل الایمان و

العمل الصالح الی جنتہ ... قال عز و جل ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات یهدیهم ربهم بإیمانهم تجری من تحتهم

الانہار فی جنات النعیم" (۱)

... قیامت والے دن ... خدا تعالیٰ ... صالح مومنین کی اپنی بہشت کی طرف راہنمائی فرمائے گا ... خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کا پروردگار انہیں انکے ایمان کے سائے میں ہدایت کریگا

ان کے (مخلوں کے) نیچے نعمتوں سے سرشار باغات میں نہریں جاری ہوں گی۔

ایمان: اسکی اہمیت ۶؛ اسکے اثرات ۶؛ ایمان اور عمل ۵، ۶

بہشت: اسکی نعمتیں ۸، ۹، ۱۰؛ اسکے باغات ۱۰؛ اسکے باغات کا متعدد ہونا ۹؛ اسکے چشمے ۸؛ اس میں ہمیشہ رہنے والے ۱

بہشتی افراد: ۱

پاداش: اخروی پاداش کا پیش خیمہ ۲، ۵

خدا تعالیٰ: اسکی حمایت کا پیش خیمہ ۵؛ اسکی ربوبیت کے اثرات ۷؛ اسکی ہدایت کا پیش خیمہ ۵؛ اسکی ہدایت کے اثرات ۳

روایت: ۱۱

سعادت: اخروی سعادت کے عوامل ۳؛ سعادت کے عوامل ۶

صالحین: انکا حامی ۳؛ انکی ہدایت ۷، ۳؛ ان کے فضائل ۳

عمل صالح: اسکے اثرات ۲

مومنین: انکا بہشت میں ہمیشہ رہنا ۱؛ انکا حامی ۳؛ ان کی

(۱) توحید صدوق ص ۲۴۱ ح ۱ باب ۳۵۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۹۴ ح ۱۹۔

اخروی ہدایت ۱۱؛ انکی ہدایت ۳؛ انکی ہدایت کے عوالم ۷؛ انکے فضائل ۳؛ یہ بہشت میں ۱۱
ہدایت : اسکے عوالم ۶؛ یہ جنکے شامل حال ہے ۳

آیت ۱۰

﴿ دَعَوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَأَخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾

وہاں ان کا قول یہ ہوگا کہ خدایا تو پاک اور بے نیاز ہے اور ان کا تحفہ سلام ہوگا اور ان کا آخری بیان یہ ہوگا کہ ساری تعریف خدائے رب العالمین کے لئے ہے۔

۱۔ بہشت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ مومنین کی مناجات۔ فی جنات النعیم۔ دعواہم فیہا سبحانک اللہم
۲۔ اہل بہشت اپنی مناجات کا آغاز خدا تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس سے کریں گے۔ فی جنات النعیم۔ دعواہم فیہا سبحانک
اللہم

جملہ "آخر دعواہم..." قرینہ ہے کہ "دعواہم فیہا سبحانک" سے مراد "اول دعواہم..." ہے یعنی اہل بہشت کی مناجات کی ابتدا خدا تعالیٰ کی تسبیح اور اختتام اسکی حمد و ثنا ہے۔

۳۔ بہشت میں مومنین کی خدا کے ساتھ مناجات کی فصل کا عنوان یہ ذکر ہے۔ "سبحانک اللہم"
جنات النعیم۔ دعواہم فیہا سبحانک اللہم

۴۔ خدا تعالیٰ، کمال مطلق اور ہر قسم کے نقص و عیب سے پاک ہے۔ دعواہم فیہا سبحانک اللہم
۵۔ بہشت میں مومنین کا خدا تعالیٰ کی مکمل معرفت و شناخت سے بہرہ مند ہونا۔
جنات النعیم۔ دعواہم فیہا سبحانک اللہم

۶۔ اہل بہشت جب ایک دوسرے کا دیدار کریں گے تو انکے سلام و درود کا ذریعہ لفظ "سلام" ہوگا۔
و تحیتہم فیہا سلام

۷۔ مکمل سلامتی سے بہرہ مند ہونا خدا کی طرف سے اہل بہشت کیلئے تحیت اور عطیہ۔ و تحیتہم فیہا سلام

مندرجہ بالا نکتہ اس بناء پر ہے کہ "تحتہم" میں "ہم" ضمیر مفعولی ہو اور اس کا فاعل ایسی ضمیر ہو کہ جس کا مرجع اللہ ہو۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے اہل بہشت کو عطیہ اور تحیت، انہیں مکمل سلامتی کا عطا کرنا ہے۔

۸۔ بہشت میں مومنین کی مناجات کا آخری حصہ خدا تعالیٰ کی حمد و ستائش ہے۔ و آخر دعواہم ان الحمد للہ رب العالمین

۹۔ "الحمد للہ رب العالمین" اہل بہشت کی مناجات کا بہترین اختتام ہے۔ و آخر دعواہم ان الحمد للہ رب العالمین

۱۰۔ صرف خدا تعالیٰ ہر قسم کی حمد و ستائش کا سزاوار ہے۔ ان الحمد للہ

۱۱۔ جہان آخرت میں کئی عالم ہیں۔ رب العالمین

چونکہ مقام سخن جہان آخرت ہے اور رب العالمین کا ظہور اس میں ہے کہ متعدد عالم بالفعل موجود ہیں اس سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۱۲۔ خدا تعالیٰ تنہا پورے عالم ہستی کا پروردگار ہے۔ ان الحمد للہ رب العالمین

۱۳۔ خدا تعالیٰ سب نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔ ان الحمد للہ رب العالمین

حمد ہوتی ہے اختیاری نیکیوں پر تعریف اور الحمد کا ال جنس کیلئے ہے جو مفید استغراق ہے یعنی سب تعریفیں خدا تعالیٰ کیلئے ہیں۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ سب نیکیاں بھی خدا تعالیٰ کیلئے تھیں اور وہ ان سب کا منبع اور سرچشمہ ہے۔

۱۳۔ امام باقر (ع) سے روایت ہے ".... و اذا اراد المؤمن شیئاً او اشتہی انما دعواہ فیہا اذا اراد، ان یقول: "سبحانک اللہم"

"فاذا قالہا تبادرت الیہ الخدم بما اشتہی من غیر ان یکون طلبہ منہم او امر بہ و ذلک قول اللہ عز وجل:

"دعواہم فیہا سبحانک اللہم و تحتہم فیہا سلام" یعنی الخدام قال: "و آخر دعواہم ان الحمد للہ رب العالمین"

یعنی بذالک عند ما یقضون من لذاتہم من الجماع و الطعام و الشراب یحمدون اللہ عزوجل عند فراغتہم...."

... جب بھی مومن (بہشت میں) کسی چیز کا ارادہ کریگا یا اسکی طرف مائل ہوگا تو وہاں پر اسکی دعا (گفتار اور پکار) یہ ہوگی

"سبحانک اللہم" پھر جب وہ یہ ذکر کہے گا تو خدام بہشت اس چیز کو پیش کر دیں گے جو اس نے چاہی تھی بغیر اسکے کہ اسے

طلب کرے یا اس کا حکم دے۔ اور یہی مراد ہے خدا تعالیٰ کے اس فرمان سے "دعواہم فیہا سبحانک اللہم" اور یہ جو خدا

تعالیٰ نے فرمایا ہے "تحتہم فیہا سلام" یعنی بہشت میں مومنین کی تحیت خدام

بہشت کا سلام ہے۔ امام فرماتے ہیں "و آخر دعواہم ان الحمد للہ رب العالمین" یعنی مومنین جب کھانے پینے اور جنسی آمیزش کی لذتوں سے بہرہ مند ہوں گے تو "الحمد للہ رب العالمین" کہہ کر خدا تعالیٰ کی حمد کریں گے۔^(۱)

۱۵۔ امیر المومنین (ع) سے روایت ہے: "ان اطيب شىء فى الجنة و الذہ حب اللہ و الحب فى اللہ و الحمد للہ قال اللہ عزوجل: "و آخر دعواہم ان الحمد للہ رب العالمین ..."

بہشت میں سب سے زیادہ لذت اور دلپذیر چیز خدا تعالیٰ کی دوستی، راہ خدا میں دوستی اور خدا کیلئے حمد ہے خدا تعالیٰ کا فرمان ہے بہشت میں مومنین کی آخری (ندا) دعا "الحمد للہ رب العالمین" ہے۔^(۲)

آخرت: عوالم آخرت ۱۱

آفرینش: پروردگار آفرینش ۱۲

اذکار: ذکر الحمد للہ رب العالمین ۹؛ ذکر سبحانک اللہم ۳

اسما و صفات: صفات جلال ۳؛ صفات جمال ۳

بہشت: اسکی بہترین لذتیں ۱۵

بہشتی لوگ: انکا سلام ۶؛ انکی حمد ۱۵؛ انکی خواہشات ۱۳؛ انکی دعا ۱، ۸، ۱۳، ۳؛ انکی دعا کا آخر ۹، ۸؛ انکی دعا کا آغاز ۲، ۳؛ انکی سلامتی ۴؛ انکے اذکار ۱۵، ۱۳، ۹، ۳، ۲؛ ان کیلئے خدا کے عطایا ۴؛ یہ اور تسبیح خدا ۲

توحید: توحید ربوبی ۱۲

حمد: حمد خدا ۱۰

خدا تعالیٰ: اس کا بے نظیر ہونا ۱۲؛ اس کا کردار ۱۳؛ اس کا کمال ۳؛ اسکی تنزیہ ۳؛ اسکی خصوصیات ۱۲، ۱۰؛ خدا تعالیٰ اور

نقص ۳ روایت: ۱۵، ۱۳

مومنین: انکی دعا ۸، ۳، ۱؛ انکے اذکار ۳؛ بہشت میں انک

(۱) کافی ج ۸ ص ۱۰۰ ح ۶۹۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۹۵ ح ۲۳۔

(۲) مصباح الشریعہ ص ۱۹۵ باب ۹۳۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۹۵ ح ۲۵۔

تکامل ۵: بہشت میں انکی خدا شناسی ۵: مومنین اور حمد خدا ۸: مومنین بہشت میں ۱۳

نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات ۱۰، ۱۲، ۱۳

نیکی: اس کا سرچشمہ ۱۳

آیت ۱۱

﴿وَلَوْ يَعْجَلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجْلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾

اگر خدا لوگوں کے لئے برائی میں بھی اتنی ہی جلدی کر دیتا جتنی یہ لوگ بھلائی میں چاہتے ہیں تو اب تک ان کی مدت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ ہم تو اپنی ملاقات کی امید نہ رکھنے والوں کو ان کی سرکشی میں چھوڑ دیتے ہیں کہ یہ یونہی تھوکر میں کھاتے پھریں۔

۱۔ کفار و منکرین قیامت کو مہلت دینا (انکی سزا کو جہان آخرت تک مؤخر کرنا) خدا تعالیٰ کی ایک سنت اور روش ہے۔

و لو يعجل الله للناس الشر ... فنذر الذين لا يرجون لقاءنا

۲۔ کفار و منکرین قیامت کو سزا دینا (انہیں ختم کر دینا) نسل انسانی کے ختم ہو جانے پر نتیجہ ہوگا۔

و لو يعجل الله للناس الشر ... لقضى اليهم اجلهم

"الناس" کا ال جنس کیلئے ہے اور مفید استغراق ہے یعنی اگر خدا تعالیٰ کی سنت اور روش یہ ہوتی کہ

وہ ہر کافر کو دنیا میں ہی سزا دیتا تو اب تک زمین انسان کے وجود سے خالی ہو چکی ہوتی اور نسل انسان ختم ہو چکی ہوتی۔ جبکہ

یہ خلقت انسان والے فلسفے (و لكم في الارض مستقر و متاع الى حين) بقرہ ۳۶ کے ساتھ سازگار نہیں ہے۔

۳۔ کفار و منکرین قیامت کو سزا دینا (انہیں ختم کر دینا) فلسفہ خلقت انسانی کے ساتھ سازگار ہے۔

و لو يعجل الله للناس الشر ... لقضى اليهم اجلهم

۳۔ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں خدا تعالیٰ کی

سنت "جلدی اور سرعت" ہے اور انہیں سزا دینے میں "مہلت دینا" ہے۔ و لو يعجل الله للناس الشر استعجالهم بالخير
مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "ہم" استعجال کا مفعول اور اس کا فاعل اللہ کی طرف پلٹنے والی ضمیر ہو اور اصل میں
عبارت یوں ہو "مثل استعجاله لهم بالخير"

۵۔ انسان اپنی خواہشات و تمایلات تک پہنچنے کیلئے جلد باز اور بے صبرا ہے۔ و لو يعجل الله للناس الشر استعجالهم
بالخير

"الخیر" سے مراد ہے ہر اچھی اور دلپسند شے "استعجال" منصوب بنزع الخافض ہے اور اصل میں عبارت یوں ہے "کا
استعجالہم بالخیر" یعنی اگر خدا تعالیٰ بھی انسانوں کی طرح کہ جو اپنی خواہشات کو حاصل کرنے میں جلد باز ہیں اور صبر سے
کام نہیں لیتے خطا کاروں کو بے دریغ سزا دینے لگتا اور...

۶۔ کفار و مشرکین دنیا میں سزا و عذاب الہی کے مستحق ہیں۔ و لو يعجل الله للناس الشر

۷۔ منکرین قیامت دنیا میں خدا تعالیٰ کی سزا اور عذاب کے مستحق ہیں۔ و لو يعجل الله ... لقضى اليهم اجلهم فنذر
الذين لا يرجون لقاءنا

آیت شریفہ بتاتی ہے کہ اگر منکرین قیامت کی سزا انکی موت کا باعث نہ بن جاتی تو خدا تعالیٰ بغیر مہلت کے انہیں سرکوب
کر دیتا یعنی وہ سزا کے مستحق ہیں لیکن مانع موجود ہے۔

۸۔ قیامت، لقاء اللہ کا دن۔ الذين لا يرجون لقاءنا

۹۔ سب انسانوں کی موت کا وقت معین اور خاص قوانین کے تحت ہے۔ و لو يعجل الله للناس الشر ... لقضى اليهم
اجلهم

چونکہ خدا تعالیٰ کی سزا سے کفار موت کا شکار ہو جاتے اسلئے یہ سزا موخر ہوئی ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے
انسانوں کی زندگی کے اختتام کیلئے ایک وقت مقرر کیا ہوا ہے یعنی یہ ایک خاص قانون اور ضابطے کے تحت ہے کہ جس
میں پس و پیش ممکن نہیں ہے۔

۱۰۔ روز آخرت کا انکار سرکشی کا پیش خیمہ ہے۔ فنذر الذين لا يرجون لقاءنا في طغيانهم يعمهون

۱۱۔ طغیان و سرکشی، روز آخرت پر ایمان نہ ہونے کی نشانی ہے۔ فنذر الذين لا يرجون لقاءنا في طغيانهم يعمهون

۱۲۔ جہان آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے سرکش لوگ، پریشان حال اور ہدایت الہی سے محروم ہیں۔
فذر الذین لا یرجون لقائنا فی طغیانهم یعمہون

"عَمَّ" (تخیرو سرگردانی) کنایہ ہے ہدایت الہی سے محروم ہونے سے۔
انسان: اسکی بے صبری ۵؛ اسکی جلد بازی ۵؛ اسکی صفات ۵؛ اسکے ختم ہونے کے عوادل ۲

پاداش: اس میں جلد بازی ۳

خدا تعالیٰ: اسکی سنتیں ۱، ۳

خدا تعالیٰ کی سنتیں: اسکی مہلت دینے والی سنت ۱، ۳

خلقت: فلسفہ خلقت ۳

طغیان: اس کا پیش خیمہ ۱۰؛ اسکے اثرات ۱۱

طغیان کرنے والے: انکی سرگردانی ۱۲؛ انکی محرومیت ۱۲

عذاب: اہل عذاب ۶، ۷

قضا و قدر ۹

قیامت: اسکی خصوصیات ۸؛ اس میں لقاء اللہ ۸؛ اسے جھٹلانے کے اثرات ۱۰؛ اسے جھٹلانے والوں کا بدلہ ۷؛ اسے

جھٹلانے والوں کو مہلت ۱؛ اسے جھٹلانے والوں کی سزا ۲، ۳، ۷، ۸

کافر: انکا بدلہ ۶؛ انکو مہلت ۱؛ انکی سزا ۳، ۶؛ انکی سزا کے اثرات ۲

کفر: اسکی نشانیاں ۱۱؛ قیامت کے بارے میں کفر ۱۱

کیفر: اس میں مہلت ۳

مشرکین: انکا بدلہ ۶؛ انکی سزا ۶

موت: اس کا ایک قانون کے تحت ہونا ۹؛ اسکی تعیین ۹

ہدایت: اس سے محروم لوگ ۱۲

آیت ۱۲

﴿وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِحَنِّهِ أَوْ قَاعِداً أَوْ قَائِماً فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَى ضُرِّ مَسَّهُ كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

انسان کو جب کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اٹھتے بیٹھتے کر دیں بدلے ہم کو پکارتا ہے اور جب ہم اس نقصان کو دور کر دیتے ہیں تو یوں گزر جاتا ہے جیسے کبھی کسی مصیبت میں ہم کو پکارا ہی نہیں تھا۔ بیشک زیادتی کرنے والوں کے اعمال یوں ہی ان کے سامنے آراستہ کر دئے جاتے ہیں۔

۱۔ سخت اور جان لیوا مصیبتوں کے وقت انسان کی بارگاہ خداوندی میں خالصانہ تضرع و زاری۔
و اذا مس الانسان الضر دعانا

"ضر" کا معنی ہے ہر قسم کی مصیبت لیکن یہاں پر "ال" کی وجہ سے کہ جو اہل ادب کی اصطلاح میں ال کمالیہ ہے اس سے مراد سخت اور جان لیوا مصیبت ہے۔

۲۔ توحید ربوبی، انسان کا فطری نظریہ۔ و اذا مس الانسان الضر دعانا

چونکہ سخت اور دشوار حالات میں انسان خدا کی پناہ مانگتا ہے اور اپنی نجات کو صرف مشیت الہی کا مرہون منت سمجھتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ عقیدہ، فطری ہے اور انسان کے غریزہ میں موجود ہے۔

۳۔ مصائب و آلام انسان کی توحیدی فطرت کے بیدار اور ظاہر ہونے کا سبب ہے۔ و اذا مس الانسان الضر دعانا

۳۔ انسان رنج و تکلیف کے وقت اہل دعا ہو جاتے ہیں اور بہر حال مدد کیلئے خدا کو پکارتے ہیں۔

و اذا مس الانسان الضر دعانا لِحَنِّهِ او قاعداً او قائماً

۵۔ انسان مشکلات کے وقت اپنی ناتوانی اور خدا تعالیٰ کی قدرت و نصرت کا اقرار و اعتراف کر لیتا ہے۔
و اذا مس الانسان الضر دعانا

۶۔ مصیبتوں اور مشکلات کے وقت مشرکین کا بارگاہ الہی میں خالصانہ دعا کرنا نظریہ شرک کے کھوکھلا ہونے اور توحید ربوبی کی حقانیت کی دلیل ہے۔ و اذا مس الانسان الضر دعانا
اس آیت میں مخاطب مشرکین مکہ ہیں اور یہ آیت شریفہ توحید ربوبی کی اور نظریہ شرک کے کھوکھلا ہونے کی ایک واضح دلیل کو بیان کر رہی ہے۔

۷۔ بارگاہ الہی میں خالصانہ تضرع و زاری اسکی رحمت کے شامل حال ہونے اور مشکلات کے دور ہونے کا سبب ہے۔
و اذا مس الانسان الضر دعانا ... فلما كشفنا عنه ضره
جملہ "لما كشفنا" کی "دعانا" پر تفریع مندرجہ بالا نکتے کو بیان کر رہی ہے۔

۸۔ مصائب و آلام سے انسان کا چھٹکارا صرف مشیت الہی اور صرف خدا کے لطف و کرم سے ہو سکتا ہے۔
و اذا مس الانسان الضر دعانا ... فلما كشفنا عنه ضره

۹۔ آرام و آسائش کی نعمتوں اور مشکلات کے دور ہونے کے مقابلے میں بارگاہ الہی میں شکر ادا کرنا اور قدر دانی کرنا ضروری ہے۔ فلما كشفنا عنه ضره مر كان لم يدعنا الى ضره

۱۰۔ انسان، خدا تعالیٰ کی نعمتوں، مہربانیوں اور لطف و کرم کا قدردان نہیں ہے۔
و اذا مس الانسان الضر ... فلما كشفنا عنه ضره مر كان لم يدعنا الى ضره

۱۱۔ ضروری ہے کہ انسان سختی و آسانی دونوں حالتوں میں خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے اور اس کی بارگاہ میں دعا کرتا رہے۔ و اذا مس الانسان الضر دعانا ... فلما كشفنا عنه ضره مر كان لم يدعنا

۱۲۔ زیادہ آرام و آسائش اور روزمرہ کی مشکلات اور مصائب سے دور رہنا یا خدا سے غفلت کا سبب بنتا ہے۔
فلما كشفنا عنه ضره مر كان لم يدعنا الى ضره كذالك زين للمسرفين

۱۳۔ بد اعمالیوں کا اچھا نظر آنا: زیادہ عیش و عشرت، فضول خرچی، خدا سے بیگانگی اور اسکی یاد سے غفلت کا نتیجہ ہے۔
فلما كشفنا عنه ضره ... كذالك زين للمسرفين ما كانوا يعملون

۱۴۔ عیش و عشرت کی زندگی گزارنے والے فضول خرچ لوگ، خود پسند، اپنے آپ سے خوش اور حق کو قبول

نہ کرنے والے ہیں۔ کذلک زین للمسرفین ما كانوا يعملون

۱۵۔ جو لوگ مشکلات کے وقت خدا کو یاد کرتے ہیں اور آرام و آسائش کے وقت اس سے غافل ہوتے ہیں وہ مسرف

ہیں۔ و اذا مس الانسان الضر دعانا ... فلما كشفنا عنه ضره ... لم يدعنا ... کذلک زین للمسرفین

آسائش: اسکے اثرات ۱۲، ۱۳

اخلاص: اسکے اثرات ۷

اسراف: اسکے اثرات ۱۳

اقرار: خدا کی امداد کا اقرار ۵؛ عاجزی کا اقرار ۵؛ قدرت خدا کا اقرار ۵

انسان: اس کا اقرار ۵؛ اس کا کفران ۱۰؛ اسکی دعا ۱؛ انسان سختی میں ۱، ۵، ۳

توحید: توحید ربوبی کا فطری ہونا ۲؛ توحید ربوبی کی حقانیت کے دلائل ۶

خدا تعالیٰ: اسکی رحمت کے اثرات ۸؛ اسکی مشیت کے اثرات ۸؛ اسکے لطف کے اثرات ۸

دعا: اسکی اہمیت ۱۱؛ اسکے عوادل ۳؛ خالص دعا کے اثرات ۷؛ دعا سختی میں ۱، ۶

ذاکرین: سختی میں ذاکرین خدا ۱۵

ذکر: آسائش کے وقت ذکر خدا ۱۱؛ ذکر خدا کی اہمیت ۱۱؛ سختی کے وقت ذکر خدا ۱۱

رحمت: اسکے عوادل ۷

سختی: اس سے نجات کے عوادل ۸، ۷؛ اسکے اثرات ۳، ۳، ۵

شرک: شرک کے غیر منطقی دلائل ۶

شکر: آسائش میں شکر ۹؛ شکر خدا کی اہمیت ۹؛ شکر نعمت

کی اہمیت ۹

عمل: ناپسندیدہ عمل کے مزین ہونے کے عوامل ۱۳

عیش و عشرت والے لوگ: انکا حق کو قبول نہ کرنا ۱۳; عیش و عشرت والے غافل لوگ ۱۵

غفلت: خدا سے غفلت کا پیش خیمہ ۱۲; خدا سے غفلت کے اثرات ۱۳ فضول خرچ لوگ: ۱۵

انکا حق کو قبول نہ کرنا ۱۳; ان کی خود پسندی ۱۳; انکی صفات ۱۳

فطرت: توحیدی فطرت کے ظاہر ہونے کے عوامل ۳

مشرکین: انکی دعا ۶; مشرکین سختی میں ۶

آیت ۱۳

﴿وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونََ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ﴾

یقیناً ہم نے تم سے پہلے والی امتوں کو ہلاک کر دیا جب انھوں نے ظلم کیا اور ہمارے پیغمبر ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ ایمان نہ لاسکے ہم اسی طرح مجرم قوم کو سزا دیتے ہیں۔

۱۔ انسان کی گزشتہ تاریخ خدا تعالیٰ کے بیخ کنی کر دینے والے عذاب کے ذریعے بہت ساری امتوں کی ہلاکت کی گواہ ہے۔
و لقد اهلکنا القرون من قبلکم

"قرون" جمع ہے قرن کی اور قرن ان لوگوں کو کہ جاتا ہے جو ایک عصر اور ایک زمانے میں زندگی گزار رہے ہوں۔

۲۔ گزشتہ اقوام کا ظلم و ستم اور انکا انبیاء کے مقابلے میں آنا انکے خدا تعالیٰ کے مہلک عذاب میں گرفتار

ہونے کا عامل بنا۔ و لقد اهلکنا القرون من قبلکم لما ظلموا و جائتہم رسلہم بالبینات و ما کانوا لیؤمنوا

۳۔ طول تاریخ میں خدا تعالیٰ کے انبیاء کو بھیجنے کا ہدف ستم دیدہ افراد کو ظالموں کی نا انصافیوں سے نجات دینا ہے۔
لما ظلموا و جائتہم رسلہم بالبینات

"لما ظلموا" کے بعد "جاء تہم رسلہم" کے جملے کا ذکر کرنا اس حقیقت کی حکایت کرتا ہے کہ انبیاء کی بعثت ظلم و نا انصافی کے بعد اور مظلوموں کو ظالموں کے شر سے نجات دلانے کیلئے ہوئی۔

۴۔ تاریخ بشریت، ظلم و نا انصافی کے پھیلنے کے بعد بعثت انبیاء کی شاہد ہے۔ لما ظلموا و جائتہم رسلہم بالبینات

۵۔ انبیاء الہی روشن دلائل اور غیر قابل انکار براہین کے حامل تھے۔ جائتہم رسلہم بالبینات

۶۔ خدا تعالیٰ کا مہلک عذاب کفار و ظالم مجرمین کی کمین لگائے ہوئے ہے۔

و لقد اهلکنا ... لما ظلموا و جائتہم رسلہم ... کذلک نجزی القوم المجرمین

۷۔ تاریخی تحولات خدا تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں اور یہ انسان کے اعمال کا نتیجہ ہیں۔

و لقد اهلکنا القرون من قبلکم ... کذلک نجزی القوم المجرمین

۸۔ مہلک عذاب کے ذریعے امتوں کی نابودی ہمیشہ ان کے ایمان لانے سے مکمل مایوسی کے بعد ہوئی۔

و لقد اهلکنا القرون ... و جاء تہم رسلہم بالبینات و ما کانوا لیؤمنوا

۹۔ انبیاء الہی کے اتمام حجت کے بعد مہلک عذاب کا آنا۔ و لقد اهلکنا القرون ... و جائتہم رسلہم بالبینات و ما

کانوا لیؤمنوا

امتی: انکا عذاب ۸؛ انکی ہلاکت ۸، ۱

انبیاء: انکا اتمام حجت کرنا ۹؛ انکا ظلم کی مخالفت کرنا ۳؛ انکی بعثت ۳؛ انکی بعثت کا فلسفہ ۳؛ انکی پیروی نہ کرنے کے

اثرات ۲؛ انکی تاریخ ۳؛ انکی حقانیت کے دلائل ۵؛ انکے دلائل ۵

تاریخ: اس کا کردار ۱، ۳؛ اسکے تحولات کا سرچشمہ ۷

ظالم لوگ:

انکا مہلک عذاب ۶
ظلم: اسکے اثرات ۲،۳
عذاب: مہلک عذاب ۱،۶،۸،۹؛ مہلک عذاب کے اسباب ۲
عمل: اسکے اثرات ۷
کفار: انکا عذاب ۶
گذشتہ اقوام: انکا ظلم ۲
مظلوم لوگ: انکی نجات کی اہمیت ۳

آیت ۱۳

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ﴾

- اس کے بعد ہم نے تم کو روئے زمین پر ان کا جانشین بنا دیا تاکہ دیکھیں کہ اب تم کیسے اعمال کرتے ہو۔
- ۱۔ جزیرۃ العرب کے لوگ ان امتوں کے جانشین ہیں جو اس سرزمین میں خدا تعالیٰ کے مہلک عذاب کے باعث ختم ہو گئیں۔ و لقد اهلکنا القرون من قبلکم ... ثم جعلناکم خلائف فی الارض
- ۲۔ زمین پر انسانی معاشروں کے مستقر کرنے کا ہدف، خدا کی طرف سے انکی آزمائش ہے۔
ثم جعلناکم خلائف فی الارض من بعد ہم لننظر کیف تعملون
- ۳۔ دنیا محل عمل اور انسان کی آزمائش گاہ ہے۔ ثم جعلناکم خلائف فی الارض ... لننظر کیف تعملون
- ۳۔ خدا تعالیٰ، انسان کے اعمال کا شاہد ہے۔

لننظر كيف تعملون

۵۔ امتوں کا زوال اور انکی بقا انکے اپنے اعمال پر موقوف ہے۔ و لقد اهلکنا القرون ... ثم جعلناکم خلائف ...

لننظر كيف تعملون

۶۔ نیک اعمال کی پابندی اور بد اعمال سے پرہیز، خدا تعالیٰ کی انسانوں کو نصیحت۔

ثم جعلناکم خلائف ... لننظر كيف تعملون

امتیں: انکی بقا کے عوامل ۵؛ انکے ختم ہونے کے عوامل ۵؛ ختم ہو جانے والی امتوں کے جانشین ۱

انسان: اسکے امتحان کی جگہ ۳؛ اسے زمین میں مستقر کرنے کا فلسفہ ۲

جزیرۃ العرب: اسکے لوگ ۱؛ اس میں مہلک عذاب ۱

خدا تعالیٰ: اسکی نصیحتیں ۶؛ اسکی نظارت ۳؛ اسکے امتحان ۲

دنیا: اس کا کردار ۳

عمل: اسکی پابندی ۶؛ اسکے اثرات ۵؛ اسکے ناظرین ۳؛ ناپسندیدہ عمل کا ترک کرنا ۶

آیت ۱۵

﴿وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا اِنَّتِ بَقْرَانِ غَيِّرْ هٰذَا اَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تَلٰوٰءِ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعْ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَّبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ﴾

اور جب ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو جن لوگوں کو ہماری ملاقات کی امید نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لائیے! اسی کو بدل دیجئے تو آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اپنی طرف سے بدلنے کا کوئی اختیار نہیں ہے میں تو صرف اس امر کا اتباع کرتا ہوں جس کی میری طرف وحی کی جاتی ہے میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے عظیم دن کے عذاب کا خوف ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم (ص) کا خدا تعالیٰ کا پیغام (آیات قرآنی) پہنچانے کیلئے لوگوں کے ساتھ بلا واسطہ رابطہ۔
و اذا تتلى عليهم آياتنا ... انت بقرآن غير هذا

"انت بقرآن غير هذا" کے جملے سے پتا چلتا ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) لوگوں کے درمیان تھے اور ان کے ساتھ بلا واسطہ رابطہ رکھے ہوئے تھے اور بنفس نفیس ان کے سامنے آیات الہی کی تلاوت کرتے تھے۔

۲۔ قرآن کی ساخت آیت آیت کی صورت میں ہے۔ و اذا تتلى عليهم آياتنا

۳۔ قرآن ایک واضح، ہر قسم کے ابہام سے دور اور سب کے لئے قابل فہم کتاب ہے۔ و اذا تتلى عليهم آياتنا بينات
۳۔ عصر بعثت کے مشرکین روز آخرت کے منکر تھے۔ قال الذين لا يرجون لقاءنا

۵۔ قیامت لقاء اللہ کا دن۔ قال الذين لا يرجون لقاءنا

۶۔ عصر بعثت کے مشرکین کی طرف سے حضرت محمد (ص) کی رسالت اور قرآن کے آسمانی ہونے کا انکار۔
قال الذين لا يرجون لقاءنا ائت بقرآن غير هذا

۷۔ مشرکین، قرآن کی مخالفت میں پیغمبر اکرم (ص) کو اسکی بجائے ایک دوسری کتاب جو انکی خواہشات اور تمایلات کے
موافق ہو، پڑھنے کی تجویز دیتے تھے۔ و اذا تتلى عليهم آياتنا ... قال الذين لا يرجون لقاءنا ائت بقرآن غير هذا
۸۔ عصر بعثت کے مشرکین قرآن کو حضرت محمد (ص) کے ذہن کی ایجاد سمجھتے تھے۔ قال الذين لا يرجون لقاءنا ائت
بقرآن غير هذا او بدله

۹۔ قرآن کی ظاہری صورت و ساخت کو برقرار رکھتے ہوئے اسکے محتوا اور موضوعات کو طبائع کے مطابق تبدیل کر دینا،
قرآن کی مخالفت میں مشرکین کی پیغمبر اکرم (ص) کو ایک اور تجویز۔ و اذا تتلى عليهم آياتنا بينات قال الذين لا يرجون
لقاءنا ... او بدله

۱۰۔ قرآن میں مسئلہ قیامت اور اس میں لقاء اللہ کے موضوع کا تذکرہ مشرکین کی طرف سے قرآن اور پیغمبر اکرم (ص)
کی مخالفت کی سب سے بڑی وجہ تھی۔ قال الذين لا يرجون لقاءنا ائت بقرآن غير هذا او بدله

۱۱۔ مشرکین کی پیغمبر اکرم (ص) کی رسالت اور قرآن کریم کی مخالفت کا سرچشمہ انکی سرکشی اور لیچر فطرت تھی۔
و اذا تتلى عليهم آياتنا بينات قال الذين لا يرجون لقاءنا ائت بقرآن غير هذا او بدله

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آیات قرآنی واضح و روشن تھیں اسکے باوجود مشرکین انہیں قبول کرنے سے انکاری تھے،
مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے۔

۱۲۔ قرآن، خدا تعالیٰ کا پیغام ہے اور پیغمبر (ص) بغیر کسی کمی بیشی کے اسے لوگوں تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔
قل ما يكون لى ان ابدله من تلقاى نفسى

۱۳۔ کلام خدا (قرآن) میں کمی بیشی کرنا اور اس میں تبدیلی کرنا پیغمبر اکرم (ص) کے اختیارات سے باہر

ہے۔ قل ما یکون لی ان ابدله من تلقاء نفسی

۱۳۔ پیغمبر اکرم (ص) امین وحی اور احکام الہی کے بے چون و چرا اطاعت گذار ہیں۔ ان اتبع الا ما یوحی الیّ

۱۵۔ پیغمبر اکرم (ص) کلام خدا (قرآن) کو وحی کے ذریعے دریافت کرتے تھے۔

ائت بقرآن غیر هذا ... ان اتبع الا ما یوحی الیّ

۱۶۔ دینی راہنماؤں اور مبلغین کی ذمہ داری ہے کہ وہ معارف الہی کو بغیر کسی کسی بیشی اور دخل اندازی کے لوگوں تک

پہنچائیں۔ قل ما یکون لی ان ابدله من تلقاء نفسی ان اتبع الا ما یوحی الیّ

۱۷۔ دینی راہنماؤں اور مبلغین کی بنیادی اور اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کو اپنا ہدف

بنانے اور ان کی خواہشات نفسانی کے مطابق بات کرنے سے پرہیز کریں۔

و اذا تتلی علیہم آیاتنا ... ائت بقرآن غیر هذا ... قل ما یکون لی ان ابدله من تلقاء نفسی ان اتبع الا ما یوحی

الیّ

۱۸۔ فرامین خدا سے روگردانی کی صورت میں کوئی شخص حتیٰ کہ انبیاء بھی عذاب اخروی سے محفوظ نہیں ہیں۔

انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

۱۹۔ پیغمبر اکرم (ص) معصوم اور ہر قسم کی نافرمانی اور گناہ سے دور تھے۔

ان اتبع الا ما یوحی الیّ انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

۲۰۔ نافرمانی اور احکام الہی سے روگردانی، عذاب اخروی میں گرفتار ہونے کا سبب ہے۔

انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

۲۱۔ دین میں تحریف (وحی الہی میں تبدیلی اور کمی بیشی کرنا) ایسا ناقابل بخشش گناہ ہے کہ جس کا انجام عذاب اخروی

ہے۔ قل ما یکون لی ان ابدله ... انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

۲۲۔ عذاب قیامت کا خوف انسان کو نافرمانی اور احکام الہی سے روگردانی کرنے سے روکتا ہے۔

انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

۲۳۔ خدا تعالیٰ انسانوں کا پروردگار ہے۔ ان عصیت ربی

۲۳۔ ربوبیت خدا کا اعتقاد اور اسکی طرف توجہ، انسان کو

احکام الہی سے روگردانی کرنے سے روکتا ہے۔ انی اخاف ان عصیت ربی

۲۵۔ قیامت، عظیم اور خوف ناک دن ہے۔ عذاب یوم عظیم

۲۶۔ عذاب قیامت سے پیغمبر اکرم (ص) کا خوف ان کے ہر قسم کے گناہ اور نافرمانی سے باز رہنے کا عامل تھا۔

انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم

آنحضرت: (ص) آپ (ص)۔ پرہتان ۸؛ آپ (ص) پر تہمت ۸؛ آپ (ص) پر وحی ۱۵؛ آپ (ص) کا لوگوں کے ساتھ

رابطہ ۱؛ آپ (ص) کا مقام ۱۳، ۱۹؛ آپ (ص) کا وحی کا اتباع کرنا ۱۳؛ آپ (ص) کو جھٹلانے والے ۶؛ آپ (ص) کو

عذاب اخروی کا خوف ۲۶؛ آپ (ص) کی تبلیغ ۱۲، ۱؛ آپ (ص) کی ذمہ داری کا دائرہ کار ۱۳؛ آپ (ص) کی رسالت ۱۲؛

آپ (ص) کی عصمت ۱۳، ۱۹؛ آپ (ص) کی نافرمانی کے موانع ۲۶؛ آپ (ص) کے خوف کے اثرات ۲۶

انسان: اس کا مربی ۲۳

خدا تعالیٰ: خدا کا کلام ۱۲؛ خدا کی ربوبیت ۲۳

خواہش پرستی: اس سے اجتناب کی اہمیت ۱۷

خوف: عذاب اخروی کے خوف کے اثرات ۲۲

دین: تبلیغ دین کی اہمیت ۱۶؛ تحریف دین کا گناہ ۲۱؛ تحریف دین کا ممنوع ہونا ۱۶؛ تحریف دین کے اثرات ۲۱

دینی راہنما: انکی ذمہ داری ۱۷، ۱۶

سزا: اس کا نظام ۱۸؛ اس میں مساوات ۱۸

عذاب: عذاب اخروی کے اسباب ۲۱، ۲۰

عقیدہ: ربوبیت خدا کے عقیدے کے اثرات ۲۳

قرآن کریم: اس پر بہتان ۸؛ اس کا واضح ہونا ۳؛ اس کا وحی ہونا ۱۵؛ اسکی آیات ۲؛ اسکی تحریف ۱۳؛ اسکی خصوصیات ۳،

۱۲؛ اسکی ساخت ۲؛ اس کے مخالفین ۹؛ اسے تبدیل کرنے کی درخواست ۹، ۷؛ اسے

جھٹلانے والے ۶؛ قرآن اور ابہام ۳؛ قرآن فہمی کا آسان ہونا ۳
قیامت: اسکی خصوصیات ۵، ۲۵؛ اسکی خوفناکی ۲۵؛ اسکے جھٹلانے والے ۳؛ اس میں لقاء اللہ ۵
گناہ: ناقابل بخشش گناہ ۲۱

لقاء اللہ: اس کا وقت ۵
لوگ: لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنا ۱۷
مبلغین: انکی ذمہ داری ۱۶، ۱۷

مشرکین: انکی سرکشی ۱۱؛ انکی صفات ۱۱؛ انکی طرف سے حضرت محمد (ص) کی مخالفت ۱۰، ۱۱؛ انکی طرف سے قرآن کریم کی مخالفت ۱۰، ۱۱، ۱۲؛ صدر اسلام کے مشرکین اور حضرت محمد (ص) ۶؛ صدر اسلام کے مشرکین اور قرآن کریم ۶؛ صدر اسلام کے مشرکین اور قیامت ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کا لیچر پن ۱۱؛ صدر اسلام کے مشرکین کی تہمتیں ۸؛ صدر اسلام کے مشرکین کی خواہشات ۴، ۹؛ مشرکین اور حضرت محمد (ص) ۴، ۸، ۹

نافرمان لوگ: انکے اخروی عذاب کا یقینی ہونا ۱۸
نافرمانی: خدا کی نافرمانی کے اثرات ۲۰؛ خدا کی نافرمانی کے موانع ۲۲؛ ۲۳

وحی: امین وحی ۱۳
یاد دہانی: ربوبیت خدا کی یاد دہانی کے اثرات ۲۳

آیت ۱۶

﴿قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُمْ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اگر خدا چاہتا تو میں تمہارے سامنے تلاوت نہ کرتا اور تمہیں اس کی اطلاع بھی نہ کرتا۔ آخر میں اس سے پہلے بھی تمہارے درمیان ایک مدت تک رہ چکا ہوں تو کیا تمہارے پاس اتنی عقل بھی نہیں ہے۔

۱۔ قرآن کریم، کتاب خدا ہے نہ انسانی ذہن کی تخلیق۔ قال الذین لا یرجون لقاء نائت بقرآن... قل لو شاء الله ما تلوته علیکم

۲۔ حضرت محمد (ص) خدا کے بھیجے ہوئے تھے اور خدا کے حکم کے مطابق آیات قرآن کی لوگوں کے سامنے تلاوت کرتے تھے۔ قل لو شاء الله ما تلوته علیکم

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کا لوگوں تک پیغام الہی (قرآن) پہنچانے کیلئے ان کے ساتھ بلا واسطہ اور براہ راست رابطہ۔ قل لو شاء الله ما تلوته علیکم

۳۔ تبلیغ اور لوگوں کی راہنمائی کیلئے ضروری ہے کہ دینی راہنما اور مبلغین انکے ساتھ اپنے براہ راست اور بلا واسطہ رابطے کو محفوظ رکھیں۔ قل لو شاء الله ما تلوته علیکم

۵۔ قرآن کریم ایسی نئی چیز ہے کہ عصر پیغمبر (ص) کے لوگ مکمل طور پر اس سے بیگانے تھے۔ و لا ادراکم به مندرجہ بالا نکتہ اس جملے "لو شاء الله... و لا ادراکم به" (اگر خدا چاہتا تو تمہیں اس کے

ساتھ آشنا نہ کرتا) کے معنی کا لازمہ ہے۔

۶۔ معارف قرآن کے پیغمبر (ص) پر نازل ہونے سے پہلے پیغمبر اکرم (ص) کا ان سے آشنا نہ ہونا۔

قل لو شاء الله ما تلوته عليكم و لا ادراكم به

ہو سکتا ہے لفظ "ادری" افعّل تفضیل اور اعلم (داناتر) کے معنی میں ہو اور دراصل یوں ہو "ولا ادری منکم بہ"

۷۔ پیغمبر اکرم (ص) کی بعثت سے پہلے والی زندگی اور شخصیت آپ کی رسالت اور نبوت کی واضح دلیل تھی۔

قل لو شاء الله ما تلوته عليكم ... فقد لبثت فيكم عمرا من قبله

۸۔ حضرت محمد (ص) کی بعثت سے پہلے والی زندگی قرآن کریم کے آسمانی اور الہی ہونے کی واضح دلیل تھی۔

قل لو شاء الله ما تلوته عليكم ... فقد لبثت فيكم عمرا من قبله

۹۔ پیغمبر اکرم (ص) کی بعثت سے پہلے والی زندگی اور شخصیت سے آگاہی کے باوجود آپ (ص) کی رسالت اور قرآن کے

آسمانی ہونے کا انکار بے عقلی کی علامت ہے۔ قل لو شاء الله ما تلوته عليكم ... فقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا

تعقلون

۱۱۔ عقل، حقائق کی شناخت کا ایک ذریعہ ہے۔ قل لو شاء الله ما تلوته عليكم ... افلا تعقلون

۱۲۔ افراد کی ماضی کی انفرادی اور اجتماعی زندگی ان کی شخصیت کی شناخت کا ایک ذریعہ ہے۔

فقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور قرآن کریم ۶: آپ (ص) اور لوگ ۳: آپ (ص) بعثت سے پہلے ۸، ۷: آپ (ص) کا علمی

دائرہ کار ۶: آپ (ص) کا مقام ۲: آپ کو جھٹلانا ۹: آپ (ص) کو جھٹلانے والوں کی مذمت ۱۰: آپ (ص) کی تبلیغ ۲، ۳:

آپ (ص) کی رسالت ۲: آپ (ص) کی نبوت کے دلائل ۷

تبلیغ: اسکی روش ۳

خدا تعالیٰ: اسکی طرف سے سرزنش ۱۰: اسکی کتاب ۱: اسکی رسول ۲

دینی راہنما: انکی ذمہ داری ۳: یہ اور لوگ ۳

زندگی: اجتماعی زندگی کا کردار ۱۲: انفرادی زندگی کا کردار ۱۲

شخصیت:

شخصیت کی شناخت کا ذریعہ ۱۲

شناخت: اس کا آلہ ۱۱

عقل: بے عقلی کی علامتیں ۹; عقل کا کردار ۱۱

قرآن کریم: اس کا نئی چیز ہونا ۵; اسکی تکذیب ۹; اسکی خصوصیات ۱; اسکے وحی ہونے کے دلائل ۸; اسے

جھٹلانے والوں کی مذمت ۱۰

لوگ: صدر اسلام کے لوگ اور قرآن کریم ۵

مبلغین: انکی ذمہ داری ۳; مبلغین اور لوگ ۳;

مشرکین: انکی مذمت ۱۰; صدر اسلام کے مشرکین اور قرآن ۱۰; صدر اسلام کے مشرکین اور حضرت محمد (ص) ۱۰

آیت ۱۷

﴿فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ﴾

اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا الزام لگائے یا اس کی آیتوں کی تکذیب کرے جب کی وہ مجرمین کو نجات اپنے والا نہیں ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ پر بہتان باندھنا (کسی جھوٹی چیز کو خدا کی طرف نسبت دینا) سب سے بڑا ظلم ہے۔

فمن اظلم ممن افتري على الله كذب

۲۔ قرآن کریم کے الہی ہونے کا عقیدہ رکھنے کے باوجود اسے جھٹلانا اور اسے جعلی قرار دینا ظلم کی انتہا ہے۔

فمن اظلم ممن ... او كذب بآياته

۳۔ ظلم اور نا انصافی کے درجے ہیں۔ فمن اظلم ممن افتري

۳۔ قرآن کریم، خدا تعالیٰ کی کتاب ہے۔ او كذب بآياته

۵۔ قرآن کریم، آیات اور خدا تعالیٰ کی نشانیوں کا مجموعہ ہے۔ او کذب بآیاتہ

۶۔ قرآن کریم کی ساخت آیت آیت کی صورت میں۔ او کذب بآیاتہ

۷۔ عصر بعثت کے مشرکین قرآن کریم کو پیغمبر اکرم (ص) کے ذہن کی تخلیق سمجھتے تھے اور خود آنحضرت (ص) کو افترا باندھنے والا (جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے) قرار دیتے تھے۔

قال الذين لا يرجون لقاءنا ائت بقرآن غير هذا او بدله ... قل ... فمن اظلم ممن افترى على الله كذب

۸۔ خدا پر بہتان باندھنا، بہتان باندھنے والے کی مجرمانہ اور گناہ کی رسیا فطرت کی علامت ہے۔

فمن اظلم ممن افترى على الله كذبا ... انه لا يفلح المجرمون

۹۔ قرآن کریم کو جھٹلانا، جھٹلانے والے کی جرائم پیشہ اور گناہ کی رسیا فطرت کی نشانی ہے۔

او کذب بآیاتہ انه لا يفلح المجرمون

۱۰۔ جرائم پیشہ افراد ناکام اور بد انجام لوگ ہیں۔ انه لا يفلح المجرمون

۱۱۔ خدا تعالیٰ پر بہتان باندھنے والے ناکام اور بد انجام لوگ ہیں۔ افترى على الله كذبا ... انه لا يفلح المجرمون

۱۲۔ آیات الہی (قرآن) کو جھٹلانے والے بد انجام لوگ ہیں۔ او کذب بآیاتہ انه لا يفلح المجرمون

۱۳۔ عصر بعثت کے مشرکین کی سازشوں اور جھٹلانے کے مقابلے میں پیغمبر اکرم (ص) کو کامیابی کا وعدہ۔

او کذب بآیاتہ انه لا يفلح المجرمون

آیات خدا: انہیں جھٹلانے والوں کا انجام ۱۲

بہتان باندھنا: خدا پر بہتان باندھنا ۸؛ خدا پر بہتان باندھنے کا ظلم ۱

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کی کتاب ۳؛ خدا شناسی کے دلائل ۵

خدا پر بہتان باندھنے والے: انکا انجام ۱۱؛ انکی سرشت ۸

ظلم: اسکے درجے ۱، ۲، ۳

قرآن کریم: اس پر بہتان باندھنا ۷؛ اس پر بہتان باندھنے کا ظلم ۲؛ اسکی خصوصیات ۶، ۵، ۳؛ اسکی ساخت ۶؛ اسے جھٹلانا ۹؛ اسے جھٹلانے کا ظلم ۲؛ اسے جھٹلانے والوں کا انجام ۱۲؛ اسے جھٹلانے والوں کی فطرت ۹؛ قرآن کریم خدا کی آیات میں سے ۵

گناہ گار لوگ: انکی نشانیاں ۸، ۹

مجرمین: انکا انجام ۱۰

محمد (ص): آپ اور صدر اسلام کے مشرکین ۱۳؛ آپ پر بہتان باندھنا ۷؛ آپ کو وعدہ ۱۳؛ آپ کی کامیابی ۱۳
مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین اور حضرت محمد (ص) ۷؛ صدر اسلام کے مشرکین اور قرآن کریم ۷؛ صدر اسلام کے مشرکین کی افترا پردازیاں ۷

آیت ۱۸

﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ هَؤُلَاءِ شَفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَنْتَبِتُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾

اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ چھوڑ کر ان کی پرستش کرتے ہیں جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ خدا کے یہاں ہماری سفارش کرنے والے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم تو خدا کو اس بات کی اطلاع کر رہے ہو جس کا علم اسے آسمان وزمین میں کہیں نہیں ہے وہ پاک و پاکیزہ ہے اور ان کے شرک سے بلند و برتر ہے۔
۱۔ جاہلیت کے عرب، مشرکین اور ربوبیت خدا کے منکر تھے۔

و يعبدون من دون الله

۲۔ عصر بعثت کے مشرکین کئی خداؤں کی ربوبیت اور پروردگاری کا عقیدہ رکھتے تھے اور انکی پرستش کرتے تھے۔

و يعبدون من دون الله ... و يقولون هؤلاء شفعاؤنا

۳۔ عصر بعثت کے مشرکین جنہیں خدا سمجھتے تھے انکی عبادت نفع حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کیلئے کرتے تھے۔

و يعبدون من دون الله مالا يضرهم و لا ينفعهم

۳۔ عصر بعثت کے مشرکین اپنے خیالی خداؤں کے مجسمے بنا کر انکے سامنے پرستش کرنے لگتے تھے۔

و يعبدون من دون الله مالا يضرهم و لا ينفعهم

مندرجہ بالا مطلب کلمہ "ما" سے حاصل ہوتا ہے کہ جو زیادہ تر عقل و فکر سے خالی چیزوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۵۔ غیر خدا کی عبادت حرام ہے۔ و يعبدون من دون الله

آیت شریفہ، غیر خدا کی عبادت کرنے کی وجہ سے مشرکین کی مذمت کر رہی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مذمت اسکی حرمت کی دلیل ہے۔

۶۔ انسان کا نفع اور نقصان صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ و يعبدون من دون الله مالا يضرهم و لا ينفعهم

۷۔ عصر بعثت کے مشرکین اپنے خیالی معبودوں کو انسان اور خدا کے درمیان شفاعت کا وسیلہ سمجھتے تھے۔

و يعبدون من دون الله ... و يقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله

۸۔ عصر بعثت کے مشرکین خدا کے معتقد تھے لیکن ربوبیت میں اسکی وحدانیت کے منکر تھے۔

و يعبدون من دون الله ... و يقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله

۹۔ عصر بعثت کے مشرکین انسان کو خدا کے قریب ہونے اور اسکی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لائق نہیں سمجھتے تھے۔

و يعبدون من دون الله ... و يقولون هؤلاء شفعاؤنا

۱۰۔ مشرکین، شفاعت کی امید رکھتے ہوئے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔

و يعبدون من دون الله ... و يقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله

۱۱۔ شرک ایک خیالی سوچ ہے اور اسکی کوئی علمی اور برہانی

بنیاد نہیں ہے۔ و یعبدون من دون الله ... قل اتنبئون الله بما لا یعلم فی السموت و لا فی الارض

۱۲۔ جہان خلقت میں کئی آسمان ہیں۔ فی السموت و لا فی الارض

۱۳۔ جہان ہستی (آسمان وزمین) خدا تعالیٰ کے علمی احاطے میں ہیں۔ قل اتنبئون الله بما لا یعلم فی السموت و لا فی الارض

۱۴۔ جس چیز کا خدا کو علم نہ ہو وہ موجود ہی نہیں ہے۔ قل اتنبئون الله بما لا یعلم فی السموت و لا فی الارض

۱۵۔ خدا تعالیٰ، کمال مطلق اور ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔ سبحانہ

۱۶۔ خدا تعالیٰ اس سے منزہ و مبرا ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو۔ سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون

۱۷۔ امام علی (ع) سے روایت کی گئی ہے: "اما ما لا یعلمہ الله ، فلا یعلم الله ان له شریکا و لا وزیرا و لا صاحبة و

لا ولدا و شرحہ فی القرآن : "قل اتنبئون الله بما لا یعلم " ...;

... وہ چیز جسے خدا نہیں جانتا (اس سے مراد) یہ ہے کہ جسے خدا (اپنے لئے) شریک نہیں سمجھتا اور نہ وزیر نہ ہمسرا اور نہ

فرزند اور اسکی وضاحت قرآن میں یوں ہے "آیا خدا کو خبر دیتے ہو اسکی جسے وہ نہیں جانتا؟ ... (۱)"

۱۸۔ امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا (... قالت بنو اسماعیل "ہولاء شفعائونا عند الله "

فکفرت و لم تعبد الا صنما)

اولاد اسماعیل نے کہا بت خدا کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں پس وہ کافر ہو گئے لیکن انہوں نے بتوں کی پرستش نہیں کی

(۲)

آسمان: انکا متعدد ہونا ۱۲

احکام: ۵

اسما و صفات: صفات جلال ۱۵، ۱۶، ۱۷

بت:

(۱) بحار الانوار ج ۴۰ ص ۲۸۶ ح ۴۵۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۳۱ ح ۳۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۹۷ ح ۳۲۔

انکی شفاعت ۱۸

توحید: توحید افعالی ۶؛ توحید ربوبی کو جھٹلانے والے ۸

جاہلیت: اس میں شرک ۱

خدا تعالیٰ: اس کا منزه ہونا ۱۶، ۱۵؛ اسکی خصوصیات ۶؛ خدا تعالیٰ اور جہالت ۱۷؛ خدا تعالیٰ اور نقص ۱۵؛ خدا تعالیٰ کا خلقت

کے بارے میں علم ۱۳؛ خدا تعالیٰ کا علمی احاطہ ۱۳، ۱۳؛ خدا تعالیٰ کا کمال ۱۵

ربوبیت خدا: اسے جھٹلانے والے ۱

روایت: ۱۸، ۱۷

شرک: شرک کا غیر منطقی ہونا ۱۱

عبادت: غیر خدا کی عبادت کا حرام ہونا ۵

عقیدہ: توحید کا عقیدہ ۸

کفار: ۱۸

محرمات ۵

مشرکین: ۱ انکا شرک عبادی ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین اور باطل معبود ۳، ۷، ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کا شرک ۲؛ صدر

اسلام کے مشرکین کا شرک ربوبی ۸؛ صدر اسلام کے مشرکین کا عقیدہ ۲، ۷، ۸؛ صدر اسلام کے مشرکین کی شفاعت کرنے

والے ۷؛ صدر اسلام کے مشرکین کی فکر ۹؛ صدر اسلام کے مشرکین کی مفاد پرستی ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کے اہداف

۳؛ مشرکین اور بتوں کی شفاعت ۱۰؛ مشرکین اور خدا کا تقرب ۹؛ مشرکین کی بت پرستی کا فلسفہ ۱۰

نفع: اس کا سرچشمہ ۶

نقصان: اس کا سرچشمہ ۶

آیت ۱۹

﴿وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَفُضِّي بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ﴾

سارے انسان فطرتاً ایک امت تھے سب آپس میں الگ الگ ہو گئے اور اگر تمہارے رب کی بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی تو یہ جس بات میں اختلاف کرتے ہیں اس کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔

۱۔ سب سے پہلے معاشرے کے لوگ ایک امت کی صورت میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ و ما كان الناس الامة واحدة

۲۔ آغاز تاریخ سے انسان کی زندگی اجتماعی تھی۔ و ما كان الناس الامة واحدة

"امت" ہر اس گروہ کو کہا جاتا ہے کہ جس کا محور کوئی ایک شے ہو۔

۳۔ توحید اور ایک خدا کی عبادت، پہلے معاشروں کا مشترکہ دین تھا۔ و ما كان الناس الامة واحدة فاختلَفوا

"امت" ہر اس گروہ کو کہا جاتا ہے جو کسی ایک شے کے گرد جمع ہو۔ اور سابقہ آیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، پہلے انسانی

معاشروں کو جمع کرنے والا وہ امر واحد کہ جس نے ان سے ایک امت تشکیل دی توحید اور یکتا پرستی ہے۔

۳۔ ایک خدا کی عبادت کرنے والی وہ پہلی ایک امت زیادہ دیر تک نہ رہی اور موحد و مشرک دو گروہوں میں تقسیم ہو گئی۔

و ما كان الناس الا امة واحدة فاختلَفوا

"زیادہ دیر تک نہ رہی" یہ مطلب "فاختلَفوا" کی "فا" سے حاصل ہوتا ہے۔

۵۔ تاریخ، پیدائش انسان کے پہلے دن سے ہی دین

داری اور خدا پرستی کی شاہد ہے۔ و ما كان الناس الا امة واحدة فاختلفوا

۶۔ مشرک معاشروں کو مہلت دینا اور انکی سزا کو جہان آخرت تک مؤخر کرنا دنیا میں خدا تعالیٰ کا رائج قانون ہے۔
و لولا كلمة سبقت من ربك لقضى بينهم

آدم و حوا کے زمین پر اترتے وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا "و لكم في الارض مستقر و متاع الى حين" "تم" (خطاب آدم و حوا سمیت سب انسانوں کو ہے) زمین پر ایک محدود مدت تک رہو گے اور اسکی نعمتوں سے استفادہ کرو گے (بقرہ ۳۶)
یعنی دنیا میں قانون الہی یہ ہے کہ ہر معاشرے کا ایک معین زمانہ اور محدود وقت ہے اس سے پہلے وہ ختم نہیں ہوگا "و لولا كلمة سبقت من ربك" اسی قانون کی طرف اشارہ ہے۔

۷۔ شرک ناقابل بخشش گناہ ہے۔ و لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينهم

۸۔ اگر خدا نہ چاہتا کہ زمین پر نوع انسانی باقی رہے تو پہلے معاشرے میں پیدا ہونے والا اختلاف اسے ختم کر کے رکھ دیتا۔
ولو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينهم فيما فيه يختلفون

مندرجہ بالا نکتہ اس صورت میں ہے کہ جب یہ جملہ "لو لا كلمة سبقت من ربك" اس جملے "و لكم في الارض مستقر و متاع الى حين" کے مضمون کی طرف اشارہ رکھتا ہو تو پھر اس صورت میں "لقضى بينهم" سے مراد انکی ہلاکت اور نابودی کا حکم ہوگا۔

۹۔ قیامت، موحدین اور مشرکین کے درمیان فیصلے کا دن۔ و لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينهم فيما فيه يختلفون

چونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے دنیا اہل توحید اور اہل شرک کے درمیان فیصلے کا دن نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انکے درمیان فیصلے کی جگہ کوئی اور جہان ہے۔

۱۰۔ خدا تعالیٰ انسانوں کا پروردگار اور تربیت کرنے والا ہے۔ و لو لا كلمة سبقت من ربك

۱۱۔ مشرک معاشروں کو دنیا میں مہلت دینا اور انکی سزا کو آخرت تک مؤخر کرنا، خدا تعالیٰ کے انسانوں کا رب اور پروردگار

ہونے کا تقاضا ہے۔ و لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينهم فيما فيه يختلفون

اختلاف: اسکے اثرات ۸

ادیان: انکی ہم آہنگی ۳

امتیں: امت واحدہ ۱

انسان: اسکے ختم ہونے کے موانع ۸: انسان کا تربیت کرنے والا ۱۰: انسان کی اجتماعی زندگی ۲: انسان کی تاریخ ۱: پہلے انسانوں کا دین ۳: پہلے انسانوں کا دینی اختلاف ۳: پہلے انسانوں کی اجتماعی زندگی ۲: پہلے انسانوں میں خدا شناسی ۵: پہلے انسانوں میں سے مشرکین ۳: پہلے انسانوں میں سے موحدین ۳

توحید: توحید عبادی تاریخ میں ۳

توحید پرست لوگ: یہ قیامت میں ۹

خدا تعالیٰ: اس کی ربوبیت ۱۰: اسکی ربوبیت کے اثرات ۱۱: اس کی سنتیں ۶: اسکی مشیت کے اثرات ۸: اس کی مہلتوں کا سرچشمہ ۱۱: خدا شناسی تاریخ میں ۵
خدا تعالیٰ کی سنتیں: اسکی مہلت دینے والی سنت ۶

دینداری: دینداری تاریخ میں ۵

زندگی: اجتماعی زندگی کی تاریخ ۲

شرک: اس کا گناہ ۷

قیامت: اس کی خصوصیات ۹: اس میں فیصلہ ۹

گناہ: ناقابل بخشش گناہ ۷

مشرکین: انکو مہلت ۱۱، ۶: یہ قیامت میں ۹

معاشرہ: پہلا معاشرہ ۱

آیت ۲۰

﴿وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِيَّهِ فَأَنْتَظِرُونَ﴾

یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے پرکونی نشانی کیوں نہیں نازل ہوتی تو آپ کہہ دیجئے کہ تمام غیب کا اختیار پروردگار کو ہے اور تم انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔

۱۔ صدر اسلام کے مشرکین کا قرآن کے مقابلے میں رد عمل تحقیر آمیز تھا۔ و یقولون لو لا انزل علیہ آیت من ربہ قرینہ مقام بتاتا ہے کہ "آیت" سے مراد معجزہ ہے یعنی مشرکین کہتے تھے کہ محمد (ص) پر خدا کی طرف سے معجزہ نازل کیوں نہیں ہوا کہ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم قرآن کو پیغمبر، کے دعویٰ کے سچا ہونے کیلئے خدا کی ایک آیت اور نشانی کے طور پر قبول نہیں کرتے اور یہ درحقیقت قرآن کی شان کی تحقیر اور کتاب خدا کو معمولی سمجھنا ہے۔

۲۔ عصر بعثت کے مشرکین بہانے بنانے والے لوگ تھے۔ و یقولون لو لا انزل علیہ آیت من ربہ آیات قرآن کے مسلسل نازل ہونے کے باوجود مشرکین کی طرف سے معجزہ کے نازل ہونے کی درخواست درحقیقت پیغمبر (ص) کی رسالت کو قبول کرنے سے فرار کا ایک بہانہ ہے۔

۳۔ قرآن کریم کی آیات اور سورتوں کے پے درپے نازل ہونے کے باوجود عصر بعثت کے کفار ایک اور معجزہ کا نزول چاہتے تھے۔ و یقولون لو لا انزل علیہ آیت من ربہ

۳۔ معجزہ کے نازل ہونے اور اسکے نازل نہ ہونے کا فلسفہ ایسے امور غیبی میں سے ہے کہ جنہیں صرف

خدا جانتا ہے۔ و يقولون لو لا انزل عليه آية من ربه فقل انما الغيب لله

۵۔ معجزہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اور پیغمبر اکرم (ص) کی قدرت سے باہر ہے۔ لو لا انزل عليه آية من ربه فقل انما الغيب لله

۶۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے عصر بعثت کے بہانے تلاش کرنے والے مشرکین کو نزول معجزہ کا وعدہ۔

و يقولون لو لا انزل عليه آية من ربه فقل انما الغيب لله فانتظروا

۷۔ پیغمبر اکرم (ص) مشرکین کے مختلف بہانوں اور عدم نزول معجزہ کی علت کے بارے میں مکرر سوال کے مقابلے میں

خدا تعالیٰ کی طرف سے جواب اور راہنمائی کے منتظر تھے۔ و يقولون لو لا انزل عليه آية من ربه ... اني معكم من

المنتظرين

۸۔ خدا تعالیٰ نے عصر بعثت کے بہانے تلاش کرنے والے مشرکین کو سخت اور قریب الوقوع سزا کی دھمکی دی۔

و يقولون لو لا انزل عليه آية من ربه ... فانتظروا

ہو سکتا ہے "انتظروا" کا امر دھمکی (عذاب کی دھمکی) دینے کیلئے ہو اور مادہ انتظار عذاب کے قریب الوقوع ہونے کا بیان ہو

۹۔ امام رضا (ع) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا "ما احسن الصبر و انتظار الفرج اما سمعت قول الله

عز وجل (... فانتظروا اني معكم من المنتظرين) فعليكم بالصبر فانه انما يجيء الفرج على اليا س ... " (۱)

کتنا اچھا ہے صبر اور انتظار فرج کیا تو نے خدائے عز وجل کا یہ کلام نہیں سنا (کہ جسکے کہنے کا پیغمبر کو حکم دیتا ہے) پس انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں پس صبر کا دامن تھام کے رکھو کیونکہ فرج اور گشائش ناامیدی کے بعد آتی ہے۔

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور صدر اسلام کے مشرکین ۸؛ آپ (ص) اور فزول وحی ۸؛ آپ (ص) کی قدرت کا محدود ہونا

انتظار فرج: اسکی اہمیت ۱۰

خدا تعالیٰ: اس کا علم غیب ۳؛ اسکی خصوصیات ۵، ۳، ۶؛ اسکی دھمکیاں ۹؛ اسکے افعال ۶؛ اسکے وعدے ۷

(۱) کمال الدین صدوق ص ۶۴۵ ح ۵۵۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۲۹۷ ح ۳۴

روایت: ۱۰

صبر: اسکی اہمیت ۱۰

غیب: اسکے موارد ۵

کفار: صدر اسلام کے کفار کی بہانہ جونی ۳؛ صدر اسلام کے کفار کے مطالبے ۳؛ کفار اور معجزہ کی درخواست ۳
کیفر: اسکے درجے ۹

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین اور قرآن ۱؛ صدر اسلام کے مشرکین اور معجزے ۸؛ صدر اسلام کے مشرکین کا سلوک
۱؛ صدر اسلام کے مشرکین کا سوال ۸؛ صدر اسلام کے مشرکین کو دھمکی ۹؛ صدر اسلام کے مشرکین کی بہانہ جونی ۴، ۲، ۸؛
مشرکین کو معجزے کا وعدہ ۷

معجزہ: اس کا سرچشمہ ۵، ۶

آیت ۲۱

﴿وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَاءٍ مَّسَّتْهُمْ إِذَا لَهُمْ مَكْرٌ فِي آيَاتِنَا قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ﴾

اور جب تکلیف پہنچتے کے بعد ہم نے لوگوں کو ذرا رحمت کا مزہ چکھا دیا تو فوراً ہماری آیتوں میں مکاری کرنے لگے تو آپ
کہہ دیجئے کہ خدا تم سے تیز تر تدبیریں کرنے والا ہے اور ہمارے نمائندے تمہارے مکر کو برابر لکھ رہے ہیں۔

۱۔ رفاہ و آسائش، انسان کیلئے رحمت خدا کا ایک جلوہ ہے۔ و اذا اذقنا الناس رحمة من بعد ضراء مستهم

ضرائی (سختی) کے قرینے کو مد نظر رکھتے ہوئے کلمہ "رحمت" رفاہ و آسائش سے کنایہ ہے۔

۲۔ رحمت خدا، دنیا میں سب انسانوں کے شامل حال

ہے۔ و اذا اذقنا الناس رحمة

۳۔ انسان خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں ناشکرا ہے۔ و اذا اذقنا الناس رحمة ... اذا لهم مکر فی آیاتنا
آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان ان نعمتوں کا جو خدا تعالیٰ نے اسے دے رکھی ہیں شکر ادا کرنے کی بجائے اسکی آیات اور
نشانوں کے مقابلے میں مکر و فریب کرتا ہے۔

۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ناشکرے انسانوں کی مذمت۔ و اذا اذقنا الناس رحمة ... اذا لهم مکر فی آیاتنا
۵۔ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں شکر ادا کرنا اچھا اور ضروری ہے۔ و اذا اذقنا الناس رحمة ... اذا لهم مکر فی
آیاتنا

۶۔ زیادہ رفاہ اور آسائش ناشکری اور کفران نعمت کا پیش خیمہ ہے۔
و اذا اذقنا الناس رحمة من بعد ضراء مستهم اذا لهم مکر فی آیاتنا
۷۔ ادیان آسمانی اور پیامبران الہی لوگوں کیلئے رحمت خدا کے جلوے ہیں۔ و اذا اذقنا الناس رحمة
سابقہ جملوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہو سکتا ہے " و اذا اذقنا الناس رحمة" میں رحمت ان آسمانی ادیان سے کنایہ ہو جنہیں
انبیاء بشر کی مشکلات و مصائب سے نجات کیلئے لائے ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ جملہ " اذا لهم مکر فی آیاتنا " بھی اسی مطلب کی تائید کرتا ہے۔
۸۔ انسان؛ خدا تعالیٰ، کے انبیاء کو بھیجنے اور انکی الہی تعلیمات جیسی نعمتوں کے مقابلے میں ناشکرا ہے۔
و اذا اذقنا الناس رحمة ... اذا لهم مکر فی آیاتنا

۹۔ عصر بعثت کے امر طبقے کا پیغمبر اکرم (ص) کے مقابلے میں آنا اور ان کا آنحضرت (ص) کے معجزہ (قرآن کریم) کے
مقابلے میں مکر اور سازش سے کام لینا۔ و اذا اذقنا الناس رحمة من بعد ضراء مستهم اذا لهم مکر فی آیاتنا

۱۰۔ قرآن کریم کی ساخت آیت آیت کی صورت میں ہے۔ اذا لهم مکر فی آیاتنا

۱۱۔ خدا تعالیٰ کی تدبیر سب تدبیروں سے زیادہ سرعت والی اور کارآمد ہے۔

اذا لهم مکر فی آیاتنا قل الله اسرع مکرا

۱۲۔ پیامبران الہی کو ان سازشوں اور نیرنگ بازیوں کے مقابلے میں خدا تعالیٰ کی حمایت اور نصرت حاصل ہے۔
واذا اذقنا الناس رحمة... اذا لهم مکر فی آیاتنا قل اللہ اسرع مکرا

۱۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے عصر بعثت کے نیرنگ بازوں اور سازشیوں کو عذاب کی دھمکی اور ان کے مقابلے میں پیغمبر (ص) اور قرآن کی حمایت کا اعلان و اذا اذقنا الناس رحمة... اذا لهم مکر فی آیاتنا قل اللہ اسرع
مکر ہو سکتا ہے مکر خدا، اسکے عذاب سے کنایہ ہو۔

۱۴۔ قرآن کے خلاف سازش اور نیرنگ بازی ایک ناکام کوشش ہے اور یہ سازشی لوگ اپنی سازشوں کو پر ثمر بنانے سے پہلے ہی مکر (عذاب) خدا کے دام میں پھنس جائیں گے۔ اذا لهم مکر فی آیاتنا قل اللہ اسرع مکرا

۱۵۔ انسانوں کے اعمال، نگران فرشتوں کے ذریعے ثبت اور محفوظ کئے جاتے ہیں۔ ان رسلنا یکتبون ما تمکرون

۱۶۔ انسان کے اعمال کے نگران فرشتے کسی بھی عمل کے لکھنے سے گریز نہیں کرتے اگرچہ وہ چھوٹا اور معمولی ہی ہو۔
ان رسلنا یکتبون ما تمکرون

"ما تمکرون" میں کلمہ "ما" عموم کا فائدہ دے رہا ہے۔

۱۷۔ قرآن کریم، خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی حفاظت اور نگرانی میں ہے۔
اذا لهم مکر فی آیاتنا قل اللہ اسرع مکرا ان رسلنا یکتبون ما تمکرون

قرینہ مقام کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کو ہمیشہ رکھنے اور اسے کفار اور دین دشمن انسانوں کے شیطانی ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھنے کیلئے فرشتوں کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے اور "ان رسلنا یکتبون ما تمکرون" میں "رسل" سے مراد یہی فرشتے ہیں۔

آسودہ حال لوگ: صدر اسلام کے آسودہ حال لوگ اور قرآن ۹؛ صدر اسلام کے آسودہ حال لوگ اور حضرت محمد (ص)
۹؛ صدر اسلام کے آسودہ حال لوگوں کی سازش ۹

ادیان: انکی اہمیت ۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۹

انبیاء: انبیاء اور سازش کرنے والے ۱۲؛ انکا کردار ۷؛

انکے حامی ۱۲

انسان: اس کا کفران ۸، ۳؛ اسکی صفات ۳

خدا تعالیٰ: اس کی تدبیر ۱۳؛ اس کی تدبیر کی خصوصیات ۱۱؛ اس کی حمایت ۱۲، ۱۳؛ اس کی دھمکیاں ۱۳؛ اسکی رحمت کی خصوصیات ۲؛ اسکی رحمت کی نشانیاں ۴، ۱؛ اسکی رحمت کی وسعت ۲؛ اس کی طرف سے مذمت ۳؛ اس کے عذاب ۱۳؛ مگر خدا کے اثرات ۱۱

رفاہ: اسکی اہمیت ۱؛ اسکے اثرات ۶

سازش کرنے والے: انکا عذاب ۱۳؛ انکو دھمکی ۱۳

شکر: شکر نعمت کی اہمیت ۵

طبقہ اشراف: صدر اسلام کا طبقہ اشراف اور آنحضرت (ص) ۹؛ صدر اسلام کا طبقہ اشراف اور قرآن ۹؛ صدر اسلام کے

طبقہ اشراف کی سازشیں ۹

عذاب: اسکی دھمکی ۱۳

عمل: اس کا ثبت ہونا ۱۶، ۱۵؛ پسندیدہ عمل ۵

فرشتے: عمل لکھنے والے فرشتوں کا کردار ۱۶، ۱۵؛ فرشتے اور قرآن کی حفاظت ۱۷

قرآن کریم: اسکی حمایت ۱۳؛ اسکی خصوصیات ۱۰؛ اسکی ساخت ۱۰؛ اسکے خلاف سازش ۹؛ اسکے خلاف سازش کا بے

اثر ہونا ۱۳؛ اسکے محافظ ۱۷

کفران: کفران دین ۸؛ کفران کرنے والوں کی مذمت ۳؛ کفران نعمت کا پیش خیمہ ۶

محمد (ص): آپ (ص) کی حمایت ۱۳؛ آپ (ص) کے خلاف سازش کرنا ۹

نعمت: نعمت انبیاء ۸

آیت ۲۲

﴿هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ وَجَرْنَ بِهَم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَقَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَجَبْنَاهُمْ مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ﴾

وہ خدا وہ ہے جو تمہیں خشکی اور سمندریں سیر کراتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں تھے اور پاکیزہ ہوائیں چلیں اور سارے مسافر خوش ہو گئے تو اچانک ایک تیز ہوا چل گئی اور موجوں نے ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا اور یہ خیال پیدا ہو گیا کہ چاروں طرف سے گھر گئے ہیں تو دین خالص کے ساتھ اسے دعا کرنے لگے کہ اگر اس مصیبت سے نجات مل گئی تو ہم یقیناً شکر گزاروں میں ہو جائیں گے۔

۱۔ بیابانوں کے لمبے سفر طے کرنے کیلئے گھوڑے خچر اور سامان اٹھانے والے چوپاؤں کا انسان کی خدمت میں حاضر رہنا خدا تعالیٰ کی ربوبیت اور پروردگار ہونے کی علامت ہے۔ ہو الذی یسیرکم فی البر
ان آیات میں خطاب مشرکین اور ان لوگوں کو ہے جو ربوبیت خدا کہ جو جہان خلقت کے تار و پود میں جلوہ گر ہے سے غافل ہیں۔

۲۔ معتدل اور موافق ہواؤں کے سائے میں دریاؤں میں کشتیوں کی حرکت خدا تعالیٰ کی ربوبیت اور پروردگاری کا ایک جلوہ ہے۔ ہو الذی یسیرکم فی البر و البحر حتی اذا كنتم فی الفلك و جرین بهم بريح طيبة

۳۔ قدرتی عوامل، خدا تعالیٰ کے کاموں کی تجلی گاہ۔

هو الذی یسیرکم فی البر و البحر حتی اذا کنتم فی الفلک و جرین بهم بريح طيبة

فعل "یسیر" کو خدا تعالیٰ کی طرف نسبت دینا باوجود اسکے کہ ہمیں علم ہے یہاں انہوں کو طے کرنا اور دریاؤں میں سے گزر جانا بلا واسطہ طور پر سواریوں اور ہواؤں کے ذریعے انجام پاتا ہے۔ مندرجہ بالا مطلب کو بیان کرتا ہے۔

۳۔ عصر بعثت میں دریائی سفروں کیلئے بادبانی کشتیوں سے استفادہ ہونا۔ حتیٰ اذا کنتم فی الفلک و جرین بهم بريح طيبة

۵۔ بادبانی کشتیوں کے ذریعے دریائی سفر، موافق ہواؤں کا مرہون منت ہے۔ حتیٰ اذا کنتم فی الفلک و جرین بهم بريح طيبة

۶۔ فرح بخش اور موافق ہواؤں کا چلنا بادبانی کشتیوں کے ذریعے دریاؤں کو طے کرنے والوں کی خوشی کا سامان فراہم کرتا ہے۔ حتیٰ اذا کنتم فی الفلک و جرین بهم بريح طيبة و فرحوا بہ

۷۔ عصر بعثت میں دریائی سفروں کیلئے جن بادبانی کشتیوں سے استفادہ کیا جاتا تھا وہ طوفانوں اور دریائی لہروں کے مقابلے میں آسیب پذیر تھیں۔ حتیٰ اذا کنتم فی الفلک ... جاء تھا ریح عاصف و جاء ہم الموج من کل مکان و ظنوا انہم احیط بهم

۸۔ بادبانی کشتیوں کے ذریعے دریاؤں کو طے کرنا ایسا سفر ہے جو امید و خوف کے ہمراہ ہے۔

حتى اذا کنتم فی الفلک ... و فرحوا بها ... و ظنوا انہم احیط بهم

۹۔ تیز ہواؤں کا چلنا دریا کے طوفانی ہونے اور لہروں کے اٹھنے کا سبب بنتا ہے۔

جاء تھا ریح عاصف و جائهم الموج من کل مکان

۱۰۔ دریا کا طوفانی ہو جانا اور کشتی کے غرق ہونے کے خطرے کا احساس کرنا ان لمحات میں سے ہے جن میں انسان خدا

تعالیٰ اور اسکی بارگاہ میں خالصانہ راز و نیاز کرنے کی طرف توجہ کرتا ہے۔

و جاء ہم الموج من کل مکان و ظنوا انہم احیط بهم دعوا اللہ مخلصین لہ الدین

۱۱۔ انسان کے یہاں دنیا کا آجانا اسکے خدا سے غفلت اور دنیا کا اس سے پیٹھ پھیر جانا اسکے خدا کی طرف توجہ کا عامل

ہے۔

و جرین بهم بريح طيبة و فرحوا بها جائتها ریح عاصف ... و ظنوا انہم احیط بهم دعوا اللہ مخلصین لہ الدین

۱۲_ توحید اور صرف خدا کی ربوبیت کا اعتقاد انسان کی فطرت اور سرشت میں موجود ہے۔

و جائهم الموج من كل مكان وظنوا انهم احيط بهم دعوا الله مخلصين له الدين

۱۳_ مجبور ہو جانے اور موت کے خطرے کے احساس کا وقت انسان کی توحیدی فطرت کے جلوہ گر ہونے اور اسکے

شرک سے رخ موڑ لینے کا وقت ہے۔ و جائهم الموج من كل مكان ... دعوا الله مخلصين له الدين

۱۳_ مجبوری اور موت کے خطرے کے وقت لوگ بارگاہ خداوندی میں دعا کرتے ہیں اور مسلسل قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں

کہ وہ اسکے شکر گزار بندے بنیں گے۔ وظنوا انهم احيط بهم دعوا الله مخلصين له الدين لئن انجيتنا من هذه لنكونن من

الشاكرين

۱۵_ ناشکرے لوگ موت (غرق ہونے وغیرہ) کے خطرے کے احساس کے وقت خدا تعالیٰ کے ساتھ محکم پیمان

باندھتے ہیں کہ اگر اس گرداب سے نجات پا گئے تو ہرگز گناہ کے قریب نہیں جائیں گے اور شکر گزار بندوں کے حلقے میں

داخل ہو جائیں گے۔ وظنوا انهم احيط بهم دعوا الله ... لئن انجيتنا من هذه لنكونن من الشاكرين

۱۶_ مجبوری، پریشانی اور موت کے خطرے کے وقت انسان کی غیر خدا سے امید منقطع ہو جاتی ہے۔

و ظنوا انهم احيط بهم دعوا الله مخلصين له الدين لئن انجيتنا من هذه لنكونن من الشاكرين

۱۷_ مجبوری، پریشانی اور موت کے خطرے کے احساس کے وقت انسان کو اپنی برائیاں یاد آتی ہیں، بارگاہ خدا میں

ندامت اور شرمساری کا اظہار کرتا ہے اور اپنی خطاؤں اور ناشکری سے توبہ کرتا ہے۔

و ظنوا انهم احيط بهم دعوا الله ... لنكونن من الشاكرين

انسان: انسان اور مفید چوپائے ۱؛ انسان کا خدا کے ساتھ عہد ۱۵؛ ناشکرے انسان خطرے کے وقت ۱۵

بیچارگی: اسکے اثرات ۱۴، ۱۶، ۱۳

توحید: توحید ربوبی کا فطری ہونا ۱۲

خدا تعالیٰ: افعال خدا کے مظاہر ۳؛ خدا شناسی بے چارگی کے وقت ۱۳؛ خدا شناسی سختی میں ۱۰؛ خدا (کی یاد) غرق ہوتے

وقت ۱۰؛ ربوبیت خدا کی نشانیاں ۱، ۲

دریا: اسکی موجوں کے عوادل ۹؛ اسکے طوفان کے عوادل ۹

دریاؤں کو طے کرنے والے: انکی خوشنودی کے عوادل ۶

دعا: دعا، بچاگی کے وقت ۱۳؛ دعا، دریائی طوفان کے وقت ۱۰

دنیا: اسکے آنے کے اثرات ۱۱؛ اسکے پیٹھ پھرنے کے اثرات ۱۱

سختی: اسکے اثرات ۱۳، ۱۳، ۱۶، ۱۷

سفر: خوفناک سفر ۸

شکر: شکر گزار ہونے کا وعدہ ۱۳

غفلت: خدا تعالیٰ سے غفلت کا پیش خیمہ ۱۱

فطرت: توحیدی فطرت کی علامتیں ۱۳

قدرتی عوادل: انکا کردار ۳

کشتی: اسکی حرکت ۲؛ بادبانی کشتی کا آسیب پذیر ہونا ۷؛ بادبانی کشتی کی حرکت کا سرچشمہ ۵؛ بادبانی کشتی کے ذریعے سفر ۸؛

صدر اسلام میں بادبانی کشتی ۷

کشتی رانی: اسکی تاریخ ۳؛ یہ صدر اسلام میں ۳

گناہ: اس سے پشیمانی کے عوادل ۱۷

معذرت کرنا: خدا تعالیٰ سے معذرت کرنے کے عوادل ۱۷

موت: موت کے خطرے کا احساس ۱۳، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷

ناامیدی: غیر خدا تعالیٰ سے ناامید ہونے کے عوادل ۱۶

ہوا: تیز ہواؤں کا اثر ۹؛ ملائم ہواؤں کا اثر ۵، ۶

یاد کرنا: خدا تعالیٰ کی یاد کے عوادل ۱۱؛ ناپسندیدہ عمل کے یاد کرنے کے عوادل ۱۷

آیت ۲۳

﴿ فَلَمَّا أَنْجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾

اس کے بعد جب اس نے نجات دیدی تازین میں ناحق ظلم کرنے لگے۔ انسانویا درکھو تمہارا ظلم تمہارے ہی خلاف ہو گا یہ صرف چند روزہ زندگی کا مزہ ہے اس کے بعد تم سب کی بازگشت ہماری ہی طرف ہوگی اور پھر تمہیں بتائیں گے کہ تم دنیا میں کیا کر رہے تھے۔

۱۔ مشرکین کی خالص اور کسی ملاوٹ کے بغیر دعاؤں کو خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے۔

دعوا اللہ مخلصین لہ الدین ... فلما انجاهم اذا هم یبغون

جملہ "انجاہم" کی "دعوا اللہ مخلصین لہ الدین" پر تفریع، ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کو بیان کر رہی ہو۔

۲۔ پریشانی اور موت کے خطرے سے نجات حاصل کر لینے کے بعد لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے اپنے پیمان کو توڑ دیتے ہیں اور ناشکری اور حق سے تجاوز کرنے لگتے ہیں۔

لئن انجیتنا من هذه لنكونن من الشاکرین فلما انجاهم اذا هم یبغون فی الارض بغیر الحق

۳۔ انسان، خدا تعالیٰ کی دستگیری کے مقابلے میں ناشکرا ہے۔ فلما انجاهم اذا هم یبغون فی الارض بغیر الحق

۳۔ انسان، عہد شکن او کمزور پیمان والا ہوتا ہے۔

لئن انجیتنا من هذه لنكونن من الشاکرین فلما انجاهم اذا هم یبغون فی الارض بغیر

۵۔ انسان، بے انصاف اور خود سر ہوتا ہے۔ اذا ہم ییغون فی الارض بغیر الحق
(غیر حق کے ساتھ بغی) دوسروں پر ظلم کرنے اور ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے سے کنایہ ہے فعل مضارع (ییغون) کا استعمال کہ جو استمرار پر دلالت کرتا ہے، انسان کے خود سر ہونے اپنے حق پر قناعت نہ کرنے اور دوسروں کے حقوق تک دست درازی کرنے کو بیان کر رہا ہے۔

۶۔ دنیا طلبی اور دنیا پرستی انسان کے خود سر اور بے انصاف بن جانے کا پیش خیمہ ہے۔
اذا ہم ییغون فی الارض بغیر الحق ... متاع الحیاة الدنيا

۷۔ خود سر اور غیر منصف افراد کی کامیابی، تیزی سے گزر جانے والی دنیاوی زندگی تک محدود ہے۔
اذا ہم ییغون فی الارض بغیر الحق ... متاع الحیاة الدنيا

۸۔ دنیا سے ظالمانہ طریقے سے بہرہ مند ہونا، خدا تعالیٰ کی ناشکری ہے۔

لئن انجیتنا من هذه لنكونن من الشاکرین فلما انجاهم اذا ہم ییغون فی الارض بغیر الحق ... متاع الحیاة الدنيا

۹۔ بے انصافی اور خود سری کا نقصان موت کے بعد والے جہان میں خود ان خود سر اور غیر منصف افراد کے دامگیر ہوگا۔
انما بغیکم علی انفسکم ... ثم الینا مرجعکم

۱۰۔ خدا تعالیٰ، انسان کے سب اعمال سے آگاہ ہے۔ ثم الینا مرجعکم فننبئکم بما کنتم تعملون

۱۱۔ موت کے بعد والے عالم میں انسان کا اپنے سب اعمال سے آگاہ ہونا۔ ثم الینا مرجعکم فننبئکم بما کنتم تعملون

۱۲۔ دنیا میدان عمل اور موت کے بعد والا جہان جزا و سزا کی جگہ ہے۔

اذا ہم ییغون ... متاع الحیاة الدنيا ثم الینا مرجعکم فننبئکم بما کنتم تعملون

۱۳۔ زید ابن اسلم سے روایت کی گئی ہے کہ پیغمبر (ص) نے فرمایا " لا یؤخر الله عقوبة البغی فان الله قال " انما بغیکم علی انفسکم " (۱)

خدا تعالیٰ ظلم کی سزا کو مؤخر نہیں کرتا کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یقیناً تمہارا ظلم خود تمہارے اوپر ہے۔

آخرت: آخرت مقام پاداش ۱۲؛ آخرت مقام سزا ۱۲

اخلاص: اسکے اثرات ۱

انسان: اس کا خود سر ہونا ۵؛ اس کا ظلم اور تجاوز کرنا ۵، ۲؛ اس کا کفران ۳، ۲؛ اسکی صفات ۵، ۳، ۳؛ اسکی عہد شکنی ۲، ۳؛ یہ

خطرہ ٹل جانے کے بعد ۲

تجاوز: اس کا سرچشمہ ۶؛ اسکے اثرات ۹

خدا تعالیٰ: اس کا علم ۱۰

خود: خود پر ظلم ۱۳

خود سر لوگ: انکا سرور ۴؛ یہ آخرت میں ۹

خود سر ہونا: اس کا پیش خیمہ ۶؛ اسکے اثرات ۹

دعا: خالصانہ دعا کا قبول ہونا ۱

دنیا: اس سے ناپسندیدہ استفادہ کرنا ۸؛ دنیا عمل کی جگہ ۱۲

دنیا پرستی: اسکے اثرات ۶

روایت: ۱۳

ظالم لوگ: انکا سرور ۴؛ یہ آخرت میں ۹

عمل: آخرت میں عمل سے آگاہی ۱۱؛ اسکی فرصت ۱۲

کفران: کفران نعمت کے موارد ۸

مشرکین: انکی دعا ۱

آیت ۲۳

﴿ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنْ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَبِ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴾

زندگانی دنیا کی مثال صرف اس بارش کی ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا پھر اس سے مل کر زمین سے وہ نباتات برآمد ہوئیں جن کو انسان اور جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے سبزہ زار سے اپنے کو آراستہ کر لیا اور مالکوں نے خیال کرنا شروع کر دیا کہ اب ہم اس زمین کے صاحب اختیار ہیں تو اچانک ہمارا حکم رات یا دن کے وقت آگیا اور ہم نے اسے بالکل کٹا ہوا کھیت بنا دیا گویا اس میں کل کچھ تھا ہی نہیں۔ ہم اسی طرح اپنی آیتوں کو مفصل طریقہ سے بیان کرتے ہیں اس قوم کے لئے جو صاحب فکر و نظر ہے۔

۱۔ دنیاوی زندگی ایسے سرسبز کھیت کی مانند ہے کہ جسے تباہ کن آفتوں اور حوادث کا خطرہ ہے۔

انما مثل الحياة الدنيا كماء ... حتى اذا اخذت الارض زخرفها وازينت ... اتاها امرنا

۲۔ دنیا دار لوگ اس کسان کی مانند ہیں جسے اسکے سرسبز و شاداب اور پھولنے پھلنے والے کھیت نے مست اور آپے سے باہر کر دیا ہو چنانچہ وہ کمین میں بیٹھی ہوئی سب آفتوں اور حوادث سے غافل اور آسودہ خاطر ہو کر گہری نیند سو جائے۔

انما مثل الحياة الدنيا ... و ظن اهلها انهم قادرون عليها اتاها امرنا ليلا او نهار

۳_ خدا تعالیٰ، آسمانوں سے بارش برساتا ہے۔ کماء انزلناہ من السماء

۳_ پانی، نباتات کے اگنے اور انکے پھلنے پھولنے کا سامان فراہم کرتا ہے۔ کماء انزلناہ من السماء فاختلط به نبات الارض

۵_ نباتات کی مختلف اور متنوع اقسام ہیں جو انسانوں اور جانوروں کی خوراک کے لئے مناسب ہیں۔
نبات الارض مما ياكل الناس و الانعام

۶_ نباتات، پانی کے ساتھ مخلوط ہیں۔ فاختلط به نبات الارض

۷_ نباتات، انسان اور جانوروں کی غذا کے سرچشمے ہیں۔ فاختلط به نبات الارض مما ياكل الناس و الانعام

۸_ نباتات، زمین کی زینت ہیں۔ فاختلط به نبات الارض ... حتى اذا اخذت الارض زخرفها وازينت

۹_ دنیا، فریب دینے والی جگہ ہے۔ انما مثل الحياة الدنيا كماء ... حتى اذا اخذت الارض زخرفها وازينت
دنیا کو سرسبز اور خوبصورت کھیت کے ساتھ تشبیہ دینا مندرجہ بالا نکتے کو بیان کر رہا ہے۔

۱۰_ دنیا نا امن جگہ ہے اور اس میں آرام کو اپنا لینا اور اسکے مدار پر گردش کرنا، کوتاہ نظری کی علامت ہے۔
انما مثل الحياة الدنيا ... كذلك نفصل الآيات لقوم يتفكرون

بعد والی آیت (و الله يدعو الى دار السلام...) کو مد نظر رکھتے ہوئے اس آیت شریفہ میں تمثیل اس حقیقت کو بیان کر رہی ہے کہ دنیا ایسا اقامت گاہ ہے جو مہلک خطرات اور مختلف حوادث میں گھرا ہوا ہے اور انسان کو ایسی جگہ پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے اور اسے اپنی کوششوں کا ہدف نہیں بنانا چاہیے۔ قابل ذکر ہے کہ آیت کا ذیل (لقوم يتفكرون) بتاتا ہے کہ اہل دنیا عقل و فکر سے عاری لوگ ہیں۔

۱۱_ دنیا کی باطنی حقیقت سے غفلت انسان کے اسکی ظاہری خوبصورتی اور جلووں پر فریفتہ ہونے کا پیش خیمہ ہے۔
انما مثل الحياة الدنيا كماء ... اذا اخذت زخرفها وازينت ... كذلك نفصل الآيات لقوم يتفكرون

۱۲۔ قرآن کریم واضح اور ہر قسم کے ابہام سے پاک آیات کا مجموعہ ہے۔ کذلک نفصل الآيات "تفصیل" کا معنی ہے واضح کرنا اور ہر قسم کے ابہام کو دور کرنا۔

۱۳۔ قرآن کی ساخت آیت آیت کی صورت میں ہے۔ کذلک نفصل الآيات

۱۳۔ آنکھ سے نظر آنے والے نمونوں کو پیش کرنا، خدا تعالیٰ کا اپنی آیات کو واضح طور پر بیان کرنے کا ایک طریقہ ہے۔
انما مثل الحياة الدنيا كماء انزلناه ... کذلک نفصل الآيات لقوم يتفكرون

۱۵۔ عالم طبیعت (بارش برسنا، نباتات کا اگنا وغیرہ) منبع تفکر اور خدا تعالیٰ کی ربوبیت کی نشانی ہے۔
كماء انزلناه من السماء فاختلط به نبات الارض ... کذلک نفصل الآيات لقوم يتفكرون

۱۶۔ دنیاوی زندگی کے ساتھ دل لگا لینا، دنیا کی صحیح شناخت نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔

انما مثل الحياة الدنيا ... و ظن اهلها انهم قادرون عليها ... کذلک نفصل الآيات لقوم يتفكرون

۱۷۔ دنیا کے ساتھ دل لگانے اور اسکے ظاہری جلووں پر فریفتہ ہونے سے بچ کے رہنا تفکر اور دور اندیشی کی علامت ہے۔
انما مثل الحياة الدنيا ... کذلک نفصل الآيات لقوم يتفكرون

۱۸۔ صرف اہل فکر اور دانشور لوگ، معارف قرآن سے بہرہ مند ہونے کیلئے لازمی قدرت رکھتے ہیں۔
کذلک نفصل الآيات لقوم يتفكرون

آیات خدا: انہیں بیان کرنے کی روش ۱۳

بارش: اس کا برسنا ۳؛ اس کا سرچشمہ ۳؛ اسکی اہمیت ۱۵

پانی: اس کا کردار ۳

تفکر: اسکی علامتیں ۱۷؛ اسکے سرچشمے ۱۵؛ عدم تفکر کی علامتیں ۱۰

چوپائے: انکی غذا کے سرچشمے ۷

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کی ربوبیت کی علامتیں ۱۵؛ خدا تعالیٰ

کے افعال ۳

خلقت: اسکی اہمیت ۱۵

دنیا: اس سے جاہل ہونے کے اثرات ۱۶; اس کا فریب دینا ۹; اس کا نا امن ہونا ۱۰
دنیا پرستی: اس سے اجتناب ۱۷; اس کا پیش خیمہ ۱۱; اسکی مذمت ۱۰; اسکے عوائل ۱۶
دور اندیشی: اسکی علامتیں ۱۷

زمین: اسکی زینتیں ۸

غذا کی فراہمی: اسکے منابع ۷

غفلت: اسکے اثرات ۱۱

قرآن کریم: اس سے استفادہ ۱۸; اس سے بہرہ مند ہونے والے ۱۸; اس کا واضح ہونا ۱۲; اسکی خصوصیات ۱۲، ۱۳; اسکی ساخت ۱۲، ۱۳; اسکی مثالیں ۱، ۲

متفکرین: انکی خصوصیات ۱۸; یہ اور قرآن کریم ۱۸

مثالیں: دنیا طلب لوگوں کی مثال ۲; دنیاوی زندگی کی مثال ۱; سرسبز کھیت کے ساتھ تمثیل ۱، ۲; غافل کسان کے ساتھ تمثیل ۲

نباتات: انکا تنوع ۵; انکی اہمیت ۷; انکی ترکیبات ۶; انکے اگنے کی اہمیت ۱۵; انکے اگنے کے عوائل ۳; انکے فوائد ۸

آیت ۲۵

﴿وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾

اللہ ہر ایک کو سلامتی کے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے اور جسے چاہتا سیدھے راستہ کی ہدایت دے دیتا ہے۔

۱۔ بہشت، سراسر سلامتی، امن اور آرام کی جگہ ہے۔ واللہ یدعوا الی دار السلام

۲۔ خدا تعالیٰ لوگوں کو دنیا کی ناپائدار زندگی پر فریفتہ ہونے سے ڈراتا ہے اور انہیں امن و سلامتی سے سرشار جگہ (بہشت) کی طرف دعوت دیتا ہے۔ انما مثل الحياة الدنيا ... و الله يدعوا الى دار السلام

۳۔ انسان کا ہدایت حاصل کرنا اور راہ راست پر آجانا، مشیت خدا کا مرہون منت ہے۔
و يهدى من يشاء الى صراط مستقيم

۳۔ خدا تعالیٰ انسان کو سیدھی، معتدل اور ہر قسم کے افراط و تفریط سے محفوظ راستے کی ہدایت کرتا ہے۔
و يهدى من يشاء الى صراط مستقيم

۵۔ عن ابی جعفر (ع) يقول في قول الله عزوجل: "والله يدعوا الى دار السلام" ... ان السلام هو الله عزوجل و داره ... الجنة^(۱)

اللہ تعالیٰ کے فرمان "واللہ یدعوا الی دار السلام" کے بارے میں امام باقر (ع) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا سلام خدا تعالیٰ کا نام ہے اور اس کا گھر... جنت ہے۔

۶۔ عن رسول الله "الصراط المستقيم الاسلام"^(۲)

پیغمبر اکرم (ص) سے روایت کی گئی ہے کہ صراط مستقیم، اسلام ہے۔

انسان: اسکی ہدایت کے عوامل ۳؛ اسے ہدایت کرنے والا ۳

بہشت: اسکی خصوصیات ۱؛ اسکی دعوت ۲؛ اس میں آرام ۱؛ اس میں امن ۱؛ اس میں سلامتی ۱

خدا تعالیٰ: اسکی دعوتیں ۲؛ اسکی مشیت کی اہمیت ۳؛ اسکی نواہی ۲؛ اسکی ہدایات ۳

دار السلام: اس سے مراد ۵

دنیا پرستی: اس سے نہیں ۲

روایت: ۵، ۶

صراط مستقیم: اس سے مراد ۶؛ اسکی ہدایت ۳

(۱) معانی الاخبار ص ۱۷۷ ج ۲۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۰۰ ح ۴۲۔

(۲) تفسیر قرطبی ج ۴، جز ۸ ص ۳۲۹۔

آیت ۲۶

﴿لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان واسطے نیکی بھی ہے اور اضافہ بھی اور ان کے چہروں پر نہ سیاہی ہوگی اور نہ ذلت، وہ جنت والے ہیں اور وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۱۔ اخروی پاداش صرف نیکوکاروں کیلئے ہے۔ للذین احسنوا الحسنی

خبر "للذین ... کا بتداء "الحسنی" پر مقدم کرنا حصر کا فائدہ دیتا ہے۔

۲۔ آخرت میں نیک لوگوں کی پاداش بہترین قسم کی پاداش ہے۔ للذین احسنوا الحسنی

۳۔ آخرت میں نیک لوگ بہترین پاداش کے علاوہ بے شمار اور ناقابل بیان نعمتوں سے بہرہ مند ہوں گے۔

للذین احسنوا الحسنی و زیادة

"زیادة" کا نکرہ لانا کہ جو تفخیم کیلئے ہے۔ مندرجہ بالا مطلب کو بیان کر رہا ہے۔

۳۔ استحقاق سے بڑھ کر پاداش دینا شائستہ اور قابل قدر کام ہے۔ للذین احسنوا الحسنی و زیادة

۵۔ آخرت میں نیک لوگ ہمیشہ خوش و خرم، بانشاط، محترم اور عزیز ہوں گے۔ للذین احسنوا ... و لا یرھق و جھہم قتر ولا ذلة

"رہق" کا معنی ہے چھپانا اور "قتر" کا معنی ہے سیاہ دھواں اور "ذلة" جو کہ عزت کے مقابل میں ہے، کا معنی خفت اور خواری ہے یعنی نیکوکار لوگوں کے چہروں پر غم و اندوہ اور خواری کا غبار نہیں ہوگا، اور یہ کنایہ ہے اس سے کہ یہ لوگ ہمیشہ خوش و خرم اور محترم ہوں گے۔

۶۔ نیکوکار لوگ بہشتی ہیں۔ للذین احسنوا ... اولئک اصحاب الجنة

۷۔ نیک لوگ، ہمیشہ رہنے والی بہشت میں ہوں گے۔ للذین احسنوا ... اولئک اصحاب الجنة هم فیہا خالدون

۸۔ جہان آخرت، ہمیشہ رہنے والی جگہ ہے۔ اولئک اصحاب الجنة هم فیہا خالدون

۹_ عن ابی جعفر (ع) فی قوله " للذین احسنوا الحسنی و زیادة " فاما الحسنی الجنة و اما الزیادة فالدنیا ما اعطاهم الله فی الدنیا لم یحاسبهم به فی الاخرة... (۱)

امام باقر (ع) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان " نیکی کرنے والوں کیلئے بہترین پاداش اور مزید خیر ہے " روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا بہترین پاداش سے مراد بہشت ہے اور مزید سے مراد دنیا میں خدا تعالیٰ کے عطیے ہیں خدا تعالیٰ نے انہیں دنیا میں جو کچھ دیا ہے آخرت میں ان سے اس کا حساب نہیں لے گا...

۱۰_ امام علی (ع) سے روایت کی گئی ہے " الزیادة غرفة من لو لؤة واحدة لها اربعة ابواب " (۲)

اس آیت شریفہ میں زیادہ سے مراد ایک لو لو کا بنا ہوا کمرہ ہے کہ جسکے چار دروازے ہیں۔

۱۱_ پیغمبر اکرم (ص) سے روایت کی گئی ہے " الذین احسنوا " اهل التوحید و " الحسنی " الجنة و " الزیادة " النظر الی وجه الله (۳)

نیکی کرنے والوں سے مراد اہل توحید، " حسنی " سے مراد بہشت اور " زیادہ " سے مراد وجہ اللہ کی طرف نظر ہے۔

آخرت: اس کا دائمی ہونا ۸؛ اس کی خصوصیات ۸

بہشت: اس میں ہمیشہ رہنے والے ۷

بہشتی: ۶ پاداش: اخروی پاداش کے درجے ۲؛ دو گنی پاداش ۳؛ دو گنی پاداش سے مراد ۱۱، ۱۰، ۹؛ دو گنی پاداش کی قدر و قیمت ۳

روایت: ۱۱، ۱۰، ۹

عمل: پسندیدہ عمل ۳ مروارید کا کمرہ: ۱۰

نیکوکار لوگ: ان سے مراد ۱۱؛ انکا اخروی سرور ۵؛ انکی اخروی پاداش ۱، ۳، ۲؛ انکی اخروی عزت ۵؛ انکی پاداش ۹؛ انکے

فضائل ۵، ۳، ۱؛ یہ بہشت میں ۹، ۷، ۶

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۱۱_ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۰۱ ح ۴۷_

(۲) تفسیر طبری ج ۶ ص ۵۵۲_ مجمع البیان ج ۵ ص ۱۵۸_

(۳) الدر المنثور ج ۴ ص ۳۵۷_

آیت ۲۷

﴿وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءَ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا وَتَرَهُمْ ذُلًّا مَّا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطْعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

اور جن لوگوں نے برائیاں کمائی ہیں ان کے لئے ہر برائی کے بدلے ویسی ہی برائی ہے اور ان کے چہروں پر گناہوں کی سیاہی بھی ہوگی اور انھیں عذاب الہی سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ ان کے چہرے پر جیسے سیاہ رات کی تاریکی کا پردہ ڈال دیا گیا ہو۔ وہ اہل جہنم ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۱۔ دنیا میدان عمل اور آخرت جزا و سزا کی جگہ ہے۔ للذین احسنوا الحسنی ... و الذین کسبوا السيئات جزاء سيئة بمثلہ

۲۔ قیامت والے دن خدا تعالیٰ گناہگاروں کو سزا دینے کیلئے عدل اور نیکوکاروں کو پاداش دینے کیلئے فضل سے کام لے گا۔ للذین احسنوا الحسنی و زیادة ... و الذین کسبوا السيئات جزاء سيئة بمثلہ

نیکوکاروں کو پاداش دینے کیلئے "الحسنی" اور "زیادہ" کی تعبیر فضل کو اور گناہگاروں کو سزا دینے کیلئے "جزاء سيئة بمثلہا" کی عبارت عدل اور نفی ظلم کو بیان کر رہی ہے۔

۳۔ قیامت میں گناہگار لوگ اپنے برے اعمال کی سزا سے دوچار ہوں گے۔ و الذین کسبوا السيئات جزاء سيئة بمثلہ

۳۔ قیامت میں ہر برے کام کی سزا اس برے کام کے ساتھ متناسب ہوگی۔ جزاء سيئة بمثلہ

۵۔ گناہگار لوگ، جہان آخرت میں ایسی ذلت و خواری میں مبتلا ہوں گے جو ناقابل بیان ہے۔

و الذین کسبوا السيئات ... و ترهقهم ذلة

"ذلت" کی تکثیر اس حقیقت کو بیان کر رہی ہے کہ گناہگار لوگوں کی ذلت و خواری ناقابل بیان ہے۔

۶۔ گناہگار لوگ آخرت میں خدا تعالیٰ کے غیظ و غضب اور عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

و الذین کسبوا السيئات ... ما لهم من الله من عاصم

"ما لهم من الله من عاصم" سے مراد ہے "ما لهم من عذاب الله من عاصم"

۷۔ جہان آخرت، گناہگاروں کی تنہائی اور انکی ہر قسم کی شفاعت سے محرومیت کی جگہ ہے۔

و الذین کسبوا السيئات ... ما لهم من الله من عاصم

۸۔ قیامت میں گناہگار لوگوں کے چہرے تاریک رات کے ٹکڑے کی مانند سیاہ ہوں گے۔

و الذین کسبوا السيئات ... کا نما اغشیت وجوههم قطعاً من الليل مظلم

۹۔ گناہگار لوگ، اہل دوزخ ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ و الذین کسبوا السيئات ... اولئك اصحاب النار هم

فیہا خالدون

۱۰۔ آخرت میں انسان کا اچھا اور برا انجام اسکے اپنے عمل کا نتیجہ ہے۔

و الذین کسبوا السيئات ... اولئك اصحاب النار هم فیہا خالدون

۱۱۔ عن ابی جعفر (ع) فی قوله "و الذین کسبوا السيئات ... " قال هو لاء اهل البدع و الشبهات و الشهوات

... (۱)

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "جن لوگوں نے برائیاں کی ہیں..." کے بارے میں امام باقر (ع) سے روایت کی گئی ہے کہ یہ

اہل بدعت و شبہات اور شہوت پرست لوگ ہیں۔

آخرت: آخرت مقام پاداش ۱؛ آخرت مقام کیفر ۱

انجام: اس میں موثر عوامل ۱۰

انسان: اس کا انجام ۱۰

بدعت گزار لوگ: انکا گناہ ۱۱

تشبیہات:

تاریک شب کے ساتھ تشبیہ ۸
جہنم: اس میں ہمیشہ رہنے والے ۹
جہنمی: ۹

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کا اخروی فضل ۲; خدا تعالیٰ کا عدل ۲; خدا تعالیٰ کی پاداش میں فضل ۲;
دنیا: دنیا میدانِ عمل ۱
ذلت: اخروی ذلت کے درجے ۵
روایت ۱۱

سزا: اخروی سزا میں عدل ۲; اس کا گناہ کے ساتھ متناسب ہونا ۳; سزا کا نظام ۳
شفاعت: اخروی شفاعت سے محروم لوگ ۷
عذاب: اہل عذاب ۶

عمل: اخروی عمل کے اثرات ۱۰; عمل کی اخروی سزا ۳; عمل کی فرصت ۱; ناپسندیدہ عمل ۳
قرآن کریم: اسکی تشبیہات ۸

قیامت: اس کی خصوصیات ۷; اس میں روسیہا لوگ ۸

گناہ گار لوگ: انکی اخروی بے چارگی ۷; انکی اخروی ذلت ۵; انکی اخروی سزا ۳; انکی اخروی محرومیت ۷; قیامت میں انکا
منظر ۸; یہ جہنم میں ۹; یہ قیامت میں ۳، ۶
مغضوب افراد: ۶

آیت ۲۸

﴿وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَائُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَائُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِلَّا نَا تَعْبُدُونَ﴾

جس دن ہم سب کو اکٹھا جمع کریں گے اور اس کے بعد شرک کرنے والوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شرکاء سب اپنی اپنی جگہ ٹھہرو اور پھر ہم ان کے درمیان جدائی ڈال دیں گے اور ان کے شرکاء کہیں گے تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے۔

۱۔ مشرکین، گناہگار لوگ ہیں۔ و الذین کسبوا السيئات ... و يوم نحشرهم

"نحشر ہم" میں "ہم" ضمیر کا مرجع "الذین احسنوا" اور "الذین کسبوا السيئات" ہے "ثم نقول للذين اشركوا ... "قرینہ ہے کہ مشرکین جملہ "الذین کسبوا السيئات ... " کا ایک مورد نظر مصداق ہیں۔

۲۔ روز محشر اور اسکی دشواریوں کو یاد رکھنا، اہل ایمان کو ایک نصیحت۔ و يوم نحشرهم

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "یوم" فعل مقدر "اذکروا" کا مفعول بہ ہے۔

۳۔ قیامت سب انسانوں (نیک، بد اور مومن و مشرک) کے محشر اور جمع کرنے کا دن۔

للذین احسنوا ... و الذین کسبوا السيئات ... و يوم نحشرهم جمیع

"نحشر ہم" کی "ہم" ضمیر کا مرجع نیک اور برے دونوں گروہ ہیں۔

۳۔ قیامت والے دن مشرکین کا حساب کتاب کیلئے روکا جانا اور انہیں دوسروں سے جدا کرنا۔

و يوم نحشرهم جميعا ثم نقول للذين اشركوا مكانكم انتم و شركاؤكم فزيلنا بينهم ... ما كنتم ايانا تعبدون

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "بينهم" کی

"ہم" ضمیر کا مرجع میدان محشر میں جمع ہونے والے سب لوگ (نیک، برے اور مومنین و مشرکین) ہوں۔ یعنی محشر میں

سب خلائق کے جمع کرنے کے بعد مشرکین کو ٹھہرنے کا حکم دیا جائیگا پھر انکے اور دوسروں کے درمیان جدائی ڈال دی

جائیگی۔

۵۔ قیامت میں مشرکین کو انکے ان معبودوں کے ہمراہ محشور کیا جائیگا جنکی وہ پرستش کرتے تھے۔
ثم نقول للذين اشركوا مكانكم انتم و شركاؤكم

۶۔ قیامت، خدا تعالیٰ کے انسانوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا دن۔

و یوم نحشرهم جميعا ثم نقول للذين اشركوا مكانكم انتم و شركاؤكم فزیلنا بینہم

۷۔ خدا تعالیٰ میدان محشر میں مشرکین اور انکے معبودوں کو روکنے کے بعد سب سے پہلے انہیں ایک دوسرے سے جدا کریگا
پھر انکی تفتیش اور عدالتی کاروائی شروع کریگا۔ ثم نقول للذين اشركوا مكانكم انتم و شركاؤكم فزیلنا بینہم ... ما كنتم

ایانا تعبدون

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "بینہم" کی ضمیر کا مرجع مشرکین اور انکے معبود ہوں قابل ذکر ہے کہ ترتیل (زیلنا کا
مصدر) کا معنی ہے دو چیزوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنا اور انکے درمیان جدائی ڈالنا۔

۸۔ قیامت والے دن یہ معبود (بت) اپنی پرستش سے بے خبری کا اظہار کریں گے اور اس کا انکار کریں گے۔
و یوم نحشرهم جميعا ... و قال شركاؤهم ما كنتم ایانا تعبدون

۹۔ جن بتوں کی مشرکین عبادت کرتے تھے آخرت میں وہ باشعور اور بولنے پر قادر ہوں گے۔
و یوم نحشرهم جميعا ... و قال شركاؤهم ما كنتم ایانا تعبدون

۱۰۔ قیامت والے دن بت، مشرکین کے ساتھ بات کریں گے۔ ثم نقول للذين اشركوا ... قال شركاؤهم ما كنتم ایانا
تعبدون

انسان: اس کا محشور ہونا ۳

باطل معبود: انکا محشور ہونا ۵؛ یہ قیامت میں ۵

بت: بت قیامت میں ۱۰، ۸؛ بتوں کا مشرکین کے ساتھ بات کرنا ۱۰؛ قیامت والے دن بتوں کا بات کرنا ۹؛ قیامت والے
دن بتوں کا باشعور ہونا ۹

خدا تعالیٰ:

اسکی قضاوت ۶؛ اسکی نصیحتیں ۲

ذکر: ذکر قیامت کی اہمیت ۲

قیامت: قیامت کی خصوصیات ۹، ۶، ۳؛ قیامت میں قضاوت ۶؛ قیامت میں محسوس کرنا ۳

گناہ گار لوگ: ۱

مشرکین: انکا محسوس ہونا ۵؛ انکا ناپسندیدہ عمل ۱؛ انکی اخروی تفتیش ۳، ۴؛ انکی خصوصیات ۱؛ انکے خلاف آخرت میں عدالتی

کارروائی ۴، ۳؛ قیامت والے دن ان کے بت ۹؛ یہ اور باطل معبود ۵؛ یہ قیامت میں ۴، ۵

مومنین: انہیں وصیت ۲

آیت ۲۹

﴿فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لِغَافِلِينَ﴾

اب خدا ہمارے اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے کافی ہے کہ ہم تمہاری عبادت سے بالکل غافل تھے۔

۱۔ قیامت والے دن بت، خدا تعالیٰ کو گواہ بنائیں گے کہ انہیں مشرکین کی عبادت کی کوئی خبر نہ تھی۔

فکفی باللہ شہیدا بیننا و بینکم ان کنا عن عبادتکم لغافلین

۲۔ جاہلیت کے عرب، مشرک اور بت پرست تھے۔ فکفی ... ان کنا عن عبادتکم لغافلین

۳۔ آخرت میں مشرکین کے بت، باخبر، باشعور اور بولنے پر قادر ہوں گے۔

و قال شرکاءہم ... فکفی باللہ شہیدا بیننا و بینکم ان کنا عن عبادتکم لغافلین

۳۔ قیامت والے دن مشرکین کے بت، خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اشیاء کے ظاہر و باطن سے اسکی آگاہی کا اعتراف کریں

گے۔ فکفی باللہ شہیدا بیننا و بینکم ان کنا عن عبادتکم لغافلین

۵۔ قیامت والے دن خدا تعالیٰ کی گواہی کامل اور

دوسروں کی گواہی سے بے نیاز کر دینے والی ہوگی۔ فکفی باللہ شہیدا بیننا و بینکم ان کناعن عبادتکم لغافلین
بت پرست لوگ ۲

بت: انکا اخروی اقرار ۳؛ انکے گواہ ۱؛ قیامت میں انکا بات کرنا ۳؛ قیامت میں انکا شعور ۳؛ یہ اور توحید کا اقرار ۳؛ یہ اور علم
خدا کا اقرار ۳؛ یہ قیامت میں ۱

جاہلیت: اس میں بت پرستی ۲؛ اس میں شرک ۲
خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کی اخروی گواہی ۵؛ خدا تعالیٰ کی گواہی کی خصوصیات ۵
مشرکین: ۲

آیت ۳۰

﴿ هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوْا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمْ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴾

اس وقت ہر شخص اپنے گزشتہ اعمال کا امتحان کرے گا اور سب مولائے برحق خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں پلٹا دیئے جائیں
گے اور جو کچھ اقترار کر رہے تھے وہ سب بھٹک کر گم ہو جائے گا۔

۱۔ میدان محشر میں لوگوں کی شدید پریشانی اور اضطراب۔ و یوم نحشرهم جمیعا ... ہنا لك تبلوا كل نفس ما اسلفت
بلاء (تبلوا کا مصدر) کا معنی ہے آزمانا۔ میدان محشر میں ہر شخص کا آزمائش اور اپنے اعمال کو ہلکا اور بھاری کرنے میں
مشغول ہونا اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ اس دن سب لوگ اپنے کام کے انجام کے سلسلے میں بہت پریشان اور
مضطرب ہوں گے۔

۲۔ میدان محشر میں ہر شخص کا اچھا اور برا انجام اسکے اپنے

اعمال کا نتیجہ ہے۔ و یوم نحشرهم جمیعا ... ہنا لك تبلوا كل نفس ما اسلفت

۳۔ دینا، آخرت کیلئے کام کرنے کی جگہ ہے۔ ہنا لك تبلوا كل نفس ما اسلفت

۳۔ میدان محشر میں انسانوں کا اپنے سب اعمال اور کارکردگی سے آگاہ ہونا۔

و یوم نحشرهم جمیعا ... ہنالک تبلوا كل نفس ما اسلفت

۸۔ اسلفت "میں کلمہ" ما "عموم میں ظہور رکھتا ہے۔

یعنی روز محشر ہر شخص اپنے اعمال کو الٹ پلٹ کریگا اور ان سے باخبر ہوگا۔

۵۔ محشر، ایسی جگہ ہے کہ جس میں ہر شخص اپنے اعمال اور کارکردگی کو الٹ پلٹ کرنے اور انکی جستجو میں مشغول ہوگا۔

و یوم نحشرهم جمیعا ... ہنالک تبلوا كل نفس ما اسلفت

۶۔ قیامت والے دن ہر شخص کا انجام خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

و یوم نحشرهم جمیعا ... ہنالک تبلوا كل نفس ما اسلفت و ردوا الی اللہ مولیٰ ہم الحق

۷۔ خدا تعالیٰ، انسانوں کا حقیقی مولا اور مالک ہے۔ و ردوا الی اللہ مولیٰ ہم الحق

۸۔ قیامت، سب انسانوں کے خدا تعالیٰ کی طرف پلٹنے کا دن۔ و ردوا الی اللہ مولیٰ ہم الحق

۹۔ قیامت، مشرکین کیلئے خدا تعالیٰ کی برحق مالکیت و مولویت اور اسکی بے ہمتا پروردگاری کے ظاہر ہونے اور اسکے غیر کی

مولویت اور ربوبیت والی فکر کے بطلان کے بر ملا ہونے کا دن۔

و یوم نحشرهم جمیعا ... و ردوا الی اللہ مولیٰ ہم الحق و ضل عنہم ما کانوا یفترون

۱۰۔ شرک (غیر خدا کے مولیٰ اور پروردگار ہونے کا عقیدہ رکھنا) باطل سوچ اور خدا تعالیٰ پر بہتان ہے۔

و ردوا الی اللہ مولیٰ ہم الحق و ضل عنہم ما کانوا یفترون

اسما و صفات : مولا ۷

انجام : اس میں مؤثر عوامل ۲

انسان :

اس کا مالک ۷؛ اس کا مولیٰ ۷؛ انسان کا انجام ۶؛ محشر میں انسان کی آگاہی ۳

بہتان باندھنا: خدا تعالیٰ پر بہتان باندھنا ۱۰

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کی اخروی ربوبیت ۹؛ خدا تعالیٰ کی مالکیت ۹؛ خدا تعالیٰ کی اخروی ولایت ۹؛ خدا تعالیٰ کی

خصوصیات ۷؛ خدا تعالیٰ کی مالکیت ۷؛ خدا تعالیٰ کی ولایت ۷؛ خدا تعالیٰ کے افعال ۶

خدا تعالیٰ کی طرف بازگشت ۸

دنیا: دنیا عمل کی جگہ ۳

ربوبیت: غیر خدا کی ربوبیت کا بطلان ۹

شرک: اس کا بطلان ۱۰

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱۰؛ غیر خدا کی ربوبیت کا عقیدہ ۱۰؛ غیر خدا کی ولایت کا عقیدہ ۱۰

عمل: اسکے اثرات ۲؛ اسکے اخروی اثرات ۳؛ اسکی فرصت ۳

قیامت: اسکی خصوصیات ۸، ۹؛ اس میں حقائق کا ظہور ۹

محشر: اسکی خصوصیات ۵؛ اس میں اضطراب ۱؛ اس میں تفتیش ۵

نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات ۷

ولایت: غیر خدا کی ولایت کا بطلان ۹

آیت ۳۱

﴿ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴾

پیغمبر ذرا ان سے پوچھئے کہ تمہیں زمین و آسمان سے کون رزق دیتا ہے اور کون تمہاری سماعت و بصارت کا مالک ہے اور کون مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور کون سارے امور کی تدبیر کرتا ہے تو یہ سب یہی کہیں گے کہ اللہ تو آپ کہئے کہ پھر اس سے کیوں نہیں ڈرتے ہو۔

۱۔ انسان کو روزی دینے والا صرف خدا تعالیٰ ہے۔ ﴿ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ... فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ﴾

۲۔ آسمان و زمین، انسان کی روزی کے دوسرے چشمے ہیں۔ ﴿ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ﴾

۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو بغیر وقفے کے رزق ملنا خدا تعالیٰ کی بے ہمتا ربوبیت کا ایک جلوہ ہے۔
قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

بعد والی آیت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ آیت شریفہ غیر خدا کے ربوبیت والے نظریے کو رد کرنے اور مشرکین کو خدا تعالیٰ کی بے ہمتا ربوبیت کی طرف متوجہ کرنے کے مقام میں ہے۔ قابل ذکر ہے کہ "یرزقکم" فعل مضارع کا استعمال روزی کے تسلسل اور اسکے بدون وقفہ ہونے کو بیان کر رہا ہے۔

۳۔ عصر بعثت کے مشرکین باوجود اسکے کہ خدا تعالیٰ کی رازقیت اور اسکے روزی دینے کا اعتقاد رکھتے تھے لیکن بغیر کسی شریک کے اسکی ربوبیت کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے۔

قل من يرزقكم من السماء و الارض ... فسيقولون الله

"سيقولون" کی ضمیر فاعلی کا مرجع مشرکین ہیں۔

۵۔ انسان کی قوت سماعت اور قوت بصارت سمیت سب حواس خدا کی ملکیت اور اسکے فرمان کے تحت ہیں۔

امن يملك السمع والابصار

"يملك" ہو سکتا ہے "ملک (مالک ہونا) سے ہو اور ہو سکتا ہے "ملک" (حکمرانی) سے ہو"

۶۔ انسان کی قوتوں میں سے قوت سماعت اور قوت بینائی سب سے زیادہ اہم اور کارآمد ہیں۔

امن يملك السمع و الابصار

انسان کے قوی میں سے صرف سماعت و بصارت کا انتخاب مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۷۔ سماعت و بصارت اور دیگر حواس، خدا تعالیٰ کے انسان کا رب ہونے کا جلوہ ہیں۔ امن يملك السمع و الابصار

۸۔ عصر بعثت کے مشرکین باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کی انسان کے قوی اور حواس پر حاکمیت اور مالکیت کو مانتے تھے

لیکن اسکی ربوبیت کے منکر تھے۔ امن يملك السمع و الابصار ... فسيقولون الله

۹۔ جاہلیت کے عرب باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کو مردوں سے زندوں اور زندوں سے مردوں کو وجود میں لانے والا سمجھتے تھے

لیکن اسکی ربوبیت اور پروردگاری کے منکر تھے۔ و من يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي ... فسيقولون الله

۱۰۔ بے جان چیزوں سے جانداروں اور جانداروں سے بے جان چیزوں کو مسلسل اور بغیر وقفے کے پیدا کرنا خدا تعالیٰ کی

ربوبیت کی علامت ہے۔ و من يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي ... فسيقولون الله

۱۱۔ خدا تعالیٰ مسلسل زندہ کو مردے کے جسم سے اور مردے کو زندہ سے وجود میں لاتا ہے۔

و من يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي ... فسيقولون الله

فعل مضارع "يخرج الحي" اور "يخرج الميت" کا استعمال موت و حیات کی پیدائش کے استمرار پر دلالت کرتا ہے۔

۱۲۔ جاہلیت کے عرب کائنات کی تدبیر کو خدا کے ہاتھ میں سمجھنے کے باوجود اسکی بے ہمتا ربوبیت اور پروردگاری کے

منکر تھے۔ و من يدبر الامر فسيقولون الله

۱۳۔ جہان خلقت کی وحدت تدبیر وحدت ربوبیت اور

فکر شرک کے بے بنیاد ہونے کی علامت ہے۔ و من یدبر الامر فسیقولون اللہ

"وحدت تدبیر" وحدت مدبر کہ جس پر "یدبر الامر" دلالت کر رہا ہے، سے سمجھ میں آتی ہے۔

۱۳۔ جہان خلقت ہمیشہ خدا تعالیٰ کی تدبیر کا محتاج ہے۔ و من یدبر الامر فسیقولون اللہ

فعل مضارع "یدبر" کہ جو استمرار پر دلالت کرتا ہے۔ کا استعمال مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۱۵۔ جہان خلقت کے امور کی تدبیر صرف خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ و من یدبر الامر فسیقولون اللہ

"الامر" کا "ال" محذوف مضاف الیہ کے عوض میں ہے اور قرینہ مقام، کہ آیت جہان و انسان پر خدا تعالیٰ کی ربوبیت کو بیان کر رہی ہے، بتاتا ہے کہ یہ دراصل "و من یدبر امر الخلق" تھا۔

۱۶۔ خدا تعالیٰ کے رازق، حاکم، حیات بخش اور کائنات کا بغیر وقفے کے مدبر ہونے کا نظریہ رکھنے کے باوجود، شرک کرنا اور اسکی ربوبیت کا انکار کرنا انسان کے بے پروا ہونے کی علامت ہے۔

قل من یرزقکم ... فسیقولون اللہ فقل افلا تتقون

۱۷۔ جہان کیلئے خدا تعالیٰ کے رازق، حاکم، حیات بخش اور مدبر مطلق ہونے کا نظریہ رکھنا، متقی بننے کا تقاضا کرتا ہے۔

قل من یرزقکم ... فسیقولون اللہ فقل افلا تتقون

آسمان: اسکے فوائد ۲

انسان: اسکی روزی ۳؛ اسکے اہم حواس ۶؛ اسکے حواس کا مالک ۵؛ اسکے حواس کی اہمیت ۷

بینائی: اسکی اہمیت ۷، ۶

تقوا: اس کا پیش خیمہ ۱۷؛ بے تقوا ہونے کی نشانیاں ۱۶

توحید: توحید ربوبی ۱۵، ۱۳، ۳

خدا تعالیٰ: اسکی خالقیت ۱۱؛ اسکی خصوصیات ۱۵، ۱؛ اسکی رازقیت ۱؛ اسکی ربوبیت کی اہمیت ۱۳؛ اسکی ربوبیت کی

تکذیب ۱۶؛ اسکی ربوبیت کی نشانیاں ۱۳، ۱۰، ۷، ۳؛ اسکی مالکیت ۵

خلقت:

اسکی احتیاج ۱۳؛ اسکی تدبیر ۱۵، ۱۳

ربوبیت: خدا تعالیٰ کی ربوبیت کو جھٹلانے والے ۱۲، ۹، ۸، ۳

روزی: اس کا سرچشمہ ۱؛ سکے منابع ۲؛ اسے پہنچانا ۳

زمین: اسکے فوائد ۲

زندہ: مردے سے زندے کو نکالنا ۱۱، ۱۰

سماعت: اسکی اہمیت ۶، ۷

شرک: اسکی مذمت ۱۶؛ اسکے بطلان کے دلائل ۱۳

عقیدہ: حاکمیت خدا کے عقیدے کے اثرات ۱۷؛ خالقیت خدا کے عقیدے کے اثرات ۱۷؛ خدا کی خالقیت کا اعتقاد ۹؛

رازقیت خدا کے عقیدے کے اثرات ۱۷؛ ربوبیت خدا کے عقیدے کے اثرات ۱۷

مردہ: مردہ کو زندہ سے نکالنا ۱۱، ۱۰

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین اور ربوبیت خدا ۱۲، ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کا عقیدہ ۱۲، ۹، ۸، ۳؛ صدر اسلام کے

مشرکین کا کفر ۱۲، ۹، ۸، ۳

موجودات: انکی خلقت ۱۰

نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات ۱۵

آیت ۳۲

﴿فَذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعَدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّى تُصْرِفُونَ﴾

وہی اللہ تمہارا برحق پالنے والا ہے اور حق کے بعد ضلالت کے سوا کچھ نہیں ہے تو تم کس طرف لے جائے جا رہے ہو۔

۱۔ کائنات کیلئے خدا تعالیٰ کا رازق، حاکم، حیات بخش اور مدبر ہونا خدا تعالیٰ کی ربوبیت کی واضح علامتیں ہیں

اور انکے اعتقاد کا لازمہ اسکے بلا شریک پروردگار ہونے پر ایمان لانا ہے۔ ﴿قل من يرزقكم من السماء... فذلکم اللہ ربکم﴾

جملہ "ذلکم اللہ ربکم" کی فائی نتیجہ کے ذریعے سابقہ آیت "قل من يرزقکم..." پر تفریع اس حقیقت کو بیان کر رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رازقیت، انسان کے قوی اور حواس پر اسکی حاکمیت، اسکے جانداروں اور بے جان چیزوں کے خالق ہونے اور کائنات کے امور کے مدبر ہونے کے اعتقاد کے ہوتے ہوئے خدا کی ربوبیت مطلق پر ایمان ضروری ہے اور اسکے غیر کے پروردگار ہونے کی فکر کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

۲۔ خدا تعالیٰ، انسانوں کا حقیقی رب اور پروردگار ہے۔ فذلکم اللہ ربکم

۳۔ توحید (خدا کے بے ہمتا رب ہونے کا اعتقاد) آئین حق اور یکتا پرستی راہ ہدایت پر چلنا ہے۔ فذلکم اللہ ربکم الحق فماذا بعد الحق الا الضلال

۳۔ شرک (غیر خدا کے رب ہونے کا اعتقاد) آئین باطل اور بت پرستی، ضلالت اور گمراہی ہے۔ فذلکم اللہ ربکم الحق فماذا بعد الحق الا الضلال

۵۔ حق، ہدایت کا محور اور باطل گمراہی کا محور ہے۔ فماذا بعد الحق الا الضلال

جملہ "فماذا بعد الحق..." میں حذف و ایجاز ہے اور دراصل یہیوں تھا۔ "فماذا بعد الحق الذی هو الہدی الا الباطل الذی هو الضلال"

۶۔ حق و حقیقت کے بعد صرف گمراہی اور ضلالت ہے۔ فماذا بعد الحق الا الضلال

۷۔ توحید و یکتا پرستی سے منہ موڑ کر شرک و بت پرستی کی طرف مائل ہونا ایک عجیب کام ہے کہ جسکی خدا تعالیٰ سخت مذمت کرتا ہے۔ فذلکم اللہ ربکم الحق... فانی تصرفون

انسان: اس کا پروردگار ۲

ایمان: اس کا پیش خیمہ ۱

باطل: اس کا کردار ۵

بت پرستی: اسکی گمراہی ۳؛ اسکی مذمت ۷

تمایل:

شرک کی طرف تمایل کی مذمت ۷

توحید: توحید ربوبی کا پیش خیمہ ۱; توحید ربوبی کی حقانیت ۳; توحید عبادی ۳; توحید عبادی سے اعراض کرنے کی مذمت ۷

حق: اس کا کردار ۵; اسکی اہمیت ۵، ۶

خدا تعالیٰ: اسکی حاکمیت ۱; اسکی خالقیت ۱; اسکی رازقیت ۱; اسکی ربوبیت ۲; اسکی ربوبیت کی نشانیاں ۱; اسکی طرف

سے مذمت ۷

خلقت: اسکی تدبیر ۱

شرک: اس کا بطلان ۳; اس کا عجیب ہونا ۷

عقیدہ: توحید ربوبی کا عقیدہ ۳; عقیدہ شرک ۳

عمل: ناپسندیدہ عمل ۷

گمراہی: ۱۶ اسکے معیار ۵

ہدایت: اسکے عوادل ۳; اسکے معیار ۵

آیت ۳۳

﴿كَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾

اسی طرح خدا کا عذاب فاسقوں کے حق میں ثابت ہو گیا کہ وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

۱۔ فسق و ایمان دو متضاد اور ناسازگار صفتیں ہیں۔ کذلک حقت کلمۃ ربک علی الذین فسقوا انھم لا یؤمنون

۲۔ فاسق لوگ ایمان کی طرف مائل ہونے کا محرک نہیں رکھتے اور اسے قبول کرنے سے محروم ہیں۔

کذلک حقت کلمۃ ربک علی الذین فسقوا انھم لا یؤمنون

۳۔ فاسقین کا ایمان کی طرف مائل ہونے اور اسے قبول کرنے سے محروم ہونا قطعی اور ناقابل تغیر حکم ہے۔

كذلك حقت كلمة ربك على الذين فسقوا انهم لا يؤمنون

۳_ خدا تعالیٰ کی طرف سے فاسقوں کے ایمان کی طرف تمایل سے محروم ہونے کا حکم اسکی ربوبیت اور پروردگاری کا

تقاضا ہے۔ كذلك حقت كلمة ربك على الذين فسقوا انهم لا يؤمنون

۵_ مشرکین، فاسق لوگ ہیں۔ فذلکم اللہ ربکم ... كذلك حقت كلمة ربك على الذين فسقوا

۶_ شرک اور بت پرستی، محور حق سے خارج ہو کر محور باطل کے گرد چکر لگانا ہے۔

فماذا بعد الحق الا الضلال ... كذلك حقت كلمة ربك على الذين فسقوا انهم لا يؤمنون

ایمان: اس سے محروم لوگ ۲، ۳، ۴

باطل: اسکے موارد ۶

بت پرستی: اس کا بطلان ۶

خدا تعالیٰ: اسکی ربوبیت کے اثرات ۳

شرک: اس کا بطلان ۶

فاسقین: ۵ انکی محرومیت ۲؛ انکی محرومیت کا حتمی ہونا ۳؛ انکی محرومیت کے عوامل ۳

فسق: فسق و ایمان کا تضاد ۱

مشرکین: انکا فسق ۵

آیت ۳۳

﴿قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنْتَ تُؤْفَكُونَ﴾

آپ ذرا سوچئے کہ کیا تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو خلقت کی ابتدا کرے اور پھر دوبارہ اسے پلٹ اسکے اور پھر بتائیے اللہ ہی مخلوقات کی ابتدا کرتا ہے اور وہی انہیں پلٹاتا بھی ہے تو تم آخر کدھر چلے جا رہے ہو۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو مشرکین کے ساتھ بحث اور انکے خلاف استدلال کی تعلیم۔
قل هل من شركائكم ... قل الله يبدؤ الخلق

۲۔ جاہلیت کے عرب مشرک اور بت پرست تھے۔ قل هل من شركائكم من يبدؤ الخلق

۳۔ شرک اور بت پرستی ایک بے اساس، غیر قابل دفاع اور نامعقول لوگوں کے اوہام کا ساختہ و پرداختہ آئین ہے۔
قل هل من شركائكم ... فاني تؤفكون

"شرکائی" کا "کم" ضمیر کی طرف مضاف ہونا شرک کے ساختہ و پرداختہ ہونے کو بیان کر رہا ہے اور جملہ "انی تؤفکون" میں استفہام تعجیباً اسکے معتقدین کی بے عقلی کو بیان کر رہا ہے۔

۳۔ معبود اور قابل پرستش ہونے کا معیار دو چیزیں ہیں، جہان کو پیدا کرنے کی توانائی اور اسے دوبارہ خلق کرنے پر قادر ہونا۔
قل هل من شركائكم من يبدؤ الخلق ثم يعيده

۵۔ جہان خلقت، حادث اور ناپائدار ہے۔ قل هل من شركائكم من يبدؤ الخلق ثم يعيده

جملہ "یبدؤ الخلق" جہان کی مخلوقات کے پہلے معدوم ہونے پر دلالت کر رہا ہے اور "ثم يعيده" اس بات کو بیان کر رہا ہے کہ یہ جہان موت اور ختم ہونے کی طرف جا رہا ہے۔

۶۔ جہان آخرت، اس موجودہ جہان کے ختم ہونے کے بعد برپا ہوگا۔ یبدؤ الخلق ثم يعيده

۷۔ جہان آخرت، اس موجودہ جہان کی مثل و مانند ہے۔ یدؤ الخلق ثم یعیدہ

۸۔ جہان کو پیدا کرنے کی توانائی اور جہان آخرت کو برپا کرنے پر قدرت صرف خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔
قل هل من شركائکم... قل الله یدؤ الخلق ثم یعیدہ

۹۔ صرف خدا تعالیٰ معبود اور لائق عبادت ہے۔ قل الله یدؤ الخلق ثم یعیدہ

۱۰۔ معاد، جسمانی ہے۔ قل الله یدؤ الخلق ثم یعیدہ

"یعیدہ" کی ضمیر کا مرجع "الخلق" ہے اور اعادہ کا حقیقی معنی خود اسی شے کو پلٹانا ہے۔

۱۱۔ مرگ اور نابودی، کائنات کی سب مخلوقات کا حتمی انجام ہے۔ قل الله یدؤ الخلق ثم یعیدہ

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "الخلق" سے مراد سب مخلوقات ہوں اور "ثم یعیدہ" کے قرینے سے "یدؤ الخلق" کے بعد

جملہ "فیہلکہ" مقرر کیا جائے یعنی "الله یدؤ الخلق فیہلکہ ثم یعیدہ"

آخرت: اس کا خالق ۸؛ اس کا دنیا جیسا ہونا ۷؛ اسکی برپائی ۶؛ اسکی خصوصیات ۷

بت پرست لوگ: ۲

بت پرستی: اس کا غیر منطقی ہونا ۳

توحید: توحید عبادی ۹

جاہلیت: اس میں بت پرستی ۲؛ اس میں شرک ۲

جہان خلقت: اس کا خالق ۸؛ اسکی خصوصیات ۵؛ اسکی خلقت ۵؛ اسکی خلق کرنے کی اہمیت ۳

خدا تعالیٰ: اسکی تعلیمات ۱؛ اسکی خصوصیات ۸، ۹؛ اسکی قدرت ۸

دنیا: اس کا ختم ہونا ۶

شرک: اس کا غیر منطقی ہونا ۳

محمد (ص): آپ (ص) اور مشرکین ۱؛ آپ (ص) کا سیکھنا ۱؛ آپ (ص) کا معلم ۱

مشرکین ۱۲ کے خلاف دلیل قائم کرنا ۱

معاد: اس پر قدرت ۳؛ اس کا جسمانی ہونا ۱۰

معبودیت: اس کے معیار ۲

موت: اس کا حتمی ہونا ۱۱

آیت ۳۵

﴿قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمْ مَنْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ﴾

کہنے کہ کیا تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا ہے جو حق کی ہدایت کر سکے اور پھر بتائیے اسے ہی حق کی ہدایت کرتا ہے اور جو حق کی ہدایت کرتا ہے وہ واقعاً قابل اتباع ہے یا جو ہدایت کرنے کے قابل بھی نہیں ہے مگر یہ کہ خود اسکی ہدایت کی جائے تو آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے اور تم کیسے فیصلے کر رہے ہو۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو مشرکین کے ساتھ بحث و استدلال کرنے کی تعلیم۔

قل هل من شركائكم من يهدي الى الحق

۲۔ جاہلیت کے عرب، مشرک اور بت پرست تھے۔ قل هل من شركائكم من يهدي الى الحق

۳۔ ہدایت اور حق کی طرف رہبری کی قدرت معبود ہونے اور لائق عبادت ہونے کا معیار ہے۔

قل هل من شركائكم من يهدي الى الحق

۳۔ ہدایت اور حق کی طرف رہبری پر قدرت صرف خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔ قل هل من شركائكم ... قل الله يهدي

للحق

۵۔ صرف خدا تعالیٰ عبادت و اطاعت کا مستحق ہے۔

قل هل من شركائكم من يهدي الى الحق قل الله يهدي للحق

۶۔ خدا تعالیٰ ایسا ہادی ہے جو ہدایت سے بے نیاز ہے۔ قل الله يهدي للحق افمن يهدي الى الحق ... الا ان يهدي

۷۔ غیر خدا بذات خود راہ حق تک پہنچنے کی قدرت نہیں رکھتا اور خدا کی ہدایت کا محتاج ہے۔

افمن يهدي الى الحق احق ان يتبع امن لا يهدي الا ان يهدي

۸۔ صرف حق کی طرف ہدایت کرنے والا اطاعت و پیروی کیلئے شائستہ ہے۔

افمن يهدي الى الحق احق ان يتبع امن لا يهدي الا ان يهدي

۹۔ غیر خدا کی پیروی کرنا مذموم اور ممنوع ہے۔ قل الله يهدي للحق افمن يهدي الى الحق احق ان يتبع امن لا يهدي

الا ان يهدي

۱۰۔ خدا تعالیٰ کمی ہدایات کا بے چون و چرا اتباع کرنا اور غیر خدا کی پیروی کرنے سے روگردانی کرنا عاقلانہ فیصلہ اور

عقلمندی کی نشانی ہے۔ افمن يهدي الى الحق احق ... امن لا يهدي ... فمالکم کیف تحکمون

۱۱۔ ہر انسان کی عقل حق کی طرف ہدایت کرنے والے کی پیروی کرنے کا حکم دیتی ہے۔

افمن يهدي الى الحق احق ان يتبع امن لا يهدي الا ان يهدي

۱۲۔ غیر خدا کی اطاعت کرنا اور ہدایات الہی سے روگردانی کرنا کوتاہ نظری اور بے عقلی کی نشانی ہے۔

افمن يهدي الى الحق احق ان يتبع امن لا يهدي ... فمالکم کیف تحکمون

آنحضرت (ص) (ص): آپ (ص) اور مشرکین ۱: آپ (ص) کا سیکھنا ۱: آپ (ص) کا معلم ۱

اتباع: غیر خدا کا اتباع ۱۲: غیر خدا کے اتباع کی مذمت ۹

احتیاجات: ہدایت الہی کی احتیاج ۷

اطاعت: خدا کی اطاعت ۱۰، ۵: ہدایت کرنے والوں کی اطاعت ۱۱، ۸

بت پرست لوگ: ۲

تفکر: اسکی علامتیں ۱۰

توحید:

توحید عبادی ۵

جاہلیت: اس میں بت پرستی ۲؛ اس میں شرک ۲

خدا تعالیٰ: اسکی بے نیازی ۶؛ اسکی تعلیمات ۱؛ اسکی خصوصیات ۴، ۵، ۷؛ اسکی قدرت ۳؛ اسکی ہدایات ۳، ۶؛ اسکی ہدایات سے روگردانی کرنا ۱۲

عقل: اسکی نصیحت ۱۱؛ بے عقلی کی نشانیاں ۱۲

مشرکین: ۱۲ انکے خلاف استدلال ۱

معبودیت: اس کا معیار ۳

موجودات: انکا عاجز ہونا ۷؛ انکی احتیاجات ۷

نافرمانی: غیر خدا کی نافرمانی ۱۰

نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات ۳، ۵

ہدایت: اسکی اہمیت ۳

آیت ۳۶

﴿وَمَا يَتَّبِعْ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ﴾

اور ان کی اکثریت تو صرف خیالات کا اتباع کرتی ہے جب کہ گمان حق کے بارے میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا بیشک اللہ ان کے اعمال سے خوب واقف ہے۔

۱۔ جاہلیت کے عرب، کوتاہ نظر، توہمات پرست اور خرافات کے پیرو تھے۔

فما لكم كيف تحكمون _ و ما يتبع اكثرهم الاظن

۲۔ شرک ایسا آئین ہے جو خرافات پر مبنی اور علمی و برہانی بنیادوں سے خالی ہے۔

قل هل من شركائكم ... و ما يتبع اكثرهم الاظن

۳۔ ظن و گمان کی پیروی کرنا مذموم اور ممنوع امر ہے۔ و ما يتبع اكثرهم الا ظن

۴۔ ظن و گمان، انسان کو حقائق تک پہنچانے سے ناتوان اور بے اعتبار ہے۔ ان الظن لا يغني من الحق شيء

۵۔ حق تک پہنچانے میں ظن و گمان کبھی بھی علم و یقین کا قائم مقام نہیں بن سکتا۔ ان الظن لا يغني من الحق شيء

۶۔ خدا تعالیٰ انسان کے سب اعمال سے مکمل آگاہ ہے۔ ان الله علیم بما يفعلون

احکام: ۳، ۴، ۵

جاہلیت: اسکی خصوصیات ۱؛ اس میں خرافات ۱

خدا تعالیٰ: اس کا علم ۶

شرک: اس کا غیر منطقی ہونا ۲

ظن و گمان: اس کا بے اعتبار ہونا ۵، ۳؛ اسکی پیروی کی مذمت ۳؛ اسکے احکام ۵، ۳، ۳

آیت ۳۷

﴿وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ تَصْدِيقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

اور یہ قرآن کسی غیر خدا کی طرف سے افترا نہیں ہے بلکہ اپنے ماسبق کی کتابوں کی تصدیق اور تفصیل ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔

۱۔ قرآن ایسی کتاب ہے کہ جسے نہ شکل و صورت کے لحاظ سے جعلی اور غیر الہی قرار دیا جاسکتا ہے اور نہ محتوا اور

مطلب کے لحاظ سے۔ و ما كان هذا القرآن ان يفترى من دون الله

"ماكان" جو شان و استعداد کی نفی کیلئے ہے؛ کے ذریعے قرآن کے جعلی اور افترا ہونے کی نفی کرنا اس حقیقت کا غماز ہے کہ قرآن میں، اسکی شکل و صورت ہو یا اس کا مطلب و محتوا، اسکے غیر الہی ہونے کی کوئی بھی نشانی موجود نہیں ہے۔

۲۔ قرآن کریم حضرت محمد (ص) کا معجزہ اور آپ (ص) کی رسالت و نبوت کی دلیل ہے۔

و ما كان هذا القرآن ان يفترى من دون الله

۳۔ قرآن، پیغمبر (ص) اسلام کی آسمانی کتاب کا نام ہے۔ و ما كان هذا القرآن ان يفترى من دون الله

۳۔ کوئی بھی مخلوق قرآن کریم جیسی کتاب لانے کی توانائی نہیں رکھتی۔

و ما كان هذا القرآن ان يفترى من دون الله

۵۔ معارف قرآن کی سابقہ آسمانی کتابوں (تورات، انجیل و...) کے معارف کے ساتھ ہم آہنگی اور یکسوئی۔

و لكن تصديق الذي بين يديه و تفصيل الكتاب

۶۔ قرآن کریم سابقہ آسمانی کتابوں (تورات، انجیل و...) کی تصدیق و تائید کرتا ہے۔ و لكن تصديق الذي بين يديه

۷۔ قرآن کریم کی سابقہ آسمانی کتابوں (تورات، انجیل و...) کے ساتھ ہم آہنگی اور شباهت صدر اسلام کے مشرکین کے

پاس قرآن پر اسکے جعلی ہونے کی تہمت لگانے کیلئے دستاویز۔

و ما كان هذا القرآن ان يفترى من دون الله و لكن تصديق الذي بين يديه و تفصيل الكتاب

۸۔ قرآن کریم، سابقہ آسمانی کتابوں (تورات، انجیل و...) کی شرح اور تفصیل ہے۔ و تفصيل الكتاب

۹۔ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو واضح اور ہر قسم کے ابہام سے دور ہے۔ و تفصيل الكتاب

۱۰۔ قرآن کریم، معارف حقہ کا مجموعہ ہے اور شک و تردید میں ڈالنے والی ہر چیز سے دور ہے۔ لا ريب فيه

شک و ريب انسان کے نفس کو عارض ہونے والی چیزوں میں سے ہے اور قرآن سے اسکی نفی اطلاق سبب اور ارادہ

مسبب کے باب سے ہے یعنی شک و ريب کا سبب بننے والی کوئی چیز قرآن میں نہیں ہے۔

۱۱۔ قرآن کریم الہی کتاب ہے۔

من رب العالمین

۱۲۔ خدا تعالیٰ، سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ من رب العالمین

۱۳۔ خدا تعالیٰ کا رب اور پروردگار ہونا، قرآن کے نازل ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ من رب العالمین

۱۴۔ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو انسان ساز اور رشد و ترقی کا منبع ہے۔ من رب العالمین

۱۵۔ جہان میں کئی عالم ہیں۔ من رب العالمین

آسمانی کتابیں: انکی ہم آہنگی ۵، ۷

آنحضرت (ص): آپ (ص) کا معجزہ ۲؛ آپ (ص) کی کتاب ۳؛ آپ (ص) کی نبوت کے دلائل ۲

جہان خلقت: اسکے متعدد عالم ۱۵؛ انکا پروردگار ۱۲

خدا تعالیٰ: اسکے ربوبیت ۱۲؛ اسکے ربوبیت کے اثرات ۱۳

قرآن کریم: اس پر بہتان باندھنا ۷؛ اس کا بے نظیر ہونا ۳؛ اس کا کردار ۸، ۲؛ اسکا واضح ہونا ۹؛ اس کا وحی ہونا ۱۱، ۱؛ اس

کا ہدایت کرنا ۱۴؛ اسکے خصوصیات ۱۳، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۱؛ اسکے فزول کے عوامل ۱۳؛ یہ آسمانی کتابوں میں سے ۱۱، ۳؛ یہ اور

آسمانی کتابیں ۸، ۶؛ یہ اور انجیل ۸، ۶؛ یہ اور بہتان ۱؛ یہ اور تورات ۸، ۶

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین اور قرآن کریم ۷؛ صدر اسلام کے مشرکین کی افترا پردازیاں ۷

موجودات: انکا عاجز ہونا ۳

آیت ۳۸

﴿ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴾

کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسے پیغمبر نے گڑھ لیا ہے تو کہہ دیجئے کہ تم اس کے جیسا ایک ہی سورہ لے آؤ اور خدا کی علاوہ جیسے چاہو اپنی مدد کے لیے بلاؤ اگر تم اپنی الزام میں سچی ہو۔

۱۔ "جعلی ہونا" ایسا الزام ہے جسے عصر بعثت کے مشرکین نے پیغمبر (ص) کا مقابلہ کرنے کیلئے قرآن کے خلاف استعمال کیا۔ و ما کان هذا القرآن ان یفتی ... ام یقولون افتراه

۲۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو مشرکین کے ساتھ بحث و استدلال کرنے کی تعلیم۔
ام یقولون افتراه قل فاتوا بسورة مثله

۳۔ قرآن کریم کی ساخت سورت سورت کی صورت میں ہے۔ قل فاتوا بسورة مثله
۳۔ قرآن کریم حضرت محمد (ص) کا دائمی معجزہ اور آنحضرت کی نبوت کی سچائی کا گواہ ہے۔
ام یقولون افتراه قل فاتوا بسورة مثله

۵۔ پیغمبر اکرم (ص) کی طرف سے مشرکین کو قرآن جیسی ایک سورت لانے کا چیلنج اور دعوت۔
ام یقولون افتراه قل فاتوا بسورة مثله

۶۔ انسان کا قرآن کے ایک سورہ جیسا سورہ لانے سے ناتوان ہونا قرآن کریم کے آسمانی ہونے کی واضح علامت ہے۔
قل فاتوا بسورة مثله و ادعوا من استطعتم من دون الله ان كنتم صادقین

۷۔ غیر خدا، قرآن کے چھوٹے سے چھوٹے سورے جیسے سورہ لانے کی قدرت بھی نہیں رکھتا۔
قل فا تو بسورة مثله وادعوا من استطعتم من دون الله

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور مشرکین ۵، ۲; آپ (ص) کا سیکھنا ۲; آپ (ص) کا معلم ۲; آپ (ص) کی دعوتیں ۵;
آپ (ص) کی نبوت کے گواہ ۳; آپ (ص) کے معجزے کا دائمی ہونا ۳
استدلال: اسکی روش ۲

انسان: اس کا عاجز ہونا ۶

خدا تعالیٰ: اسکی تعلیمات ۲; اسکی خصوصیات ۷

قرآن کریم: اس پر بہتان باندھنا; اس کا بے نظیر ہونا ۷، ۶، ۵; اس کا کردار ۳; اسکی خصوصیات ۳، ۴، ۷; اس کی ساخت ۳;
اسکے وحی ہونے کی علامتیں ۶

مشرکین: انکا مقابلہ کرنے کی روش ۱; انکے خلاف استدلال ۲; صدر اسلام کے مشرکین اور حضرت محمد (ص) ۱; صدر
اسلام کے مشرکین اور قرآن ۱; صدر اسلام کے مشرکین کی افترا پردازیاں ۱

موجودات: انکا عاجز ہونا ۷

آیت ۳۹

﴿بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ﴾

اور خدا کے علاوہ جسے کامل علم بھی نہیں ہے اور اس کی تاویل بھی ان کے پاس نہیں آتی ہے اسی طرح ان کے پہلے
والوں نے بھی تکذیب کی تھی اب دیکھو کہ: ظلم کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔

۱۔ مشرکین قرآن کی ایسی آیات کا، جو بلند معارف پر مشتمل تھیں اور ان کے چھوٹے اذہان میں سماتی نہیں

تھیں، انکار کرتے تھے۔ ام یقولون افتراه... بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "بما لم یحیطوا..." میں "ما" آیات قرآن کے ایک گروہ کی طرف اشارہ ہو اور "لما یا تہم تاویلہ" کہ جو "لم یحیطوا" پر عطف ہے اور درحقیقت "کذبوا بما لم یا تہم تاویلہ" تھا کی محذوف "ما" قرآن کریم کی دوسری آیات کے ایک گروہ کی طرف اشارہ ہو۔

۲۔ زمانہ جاہلیت کے مشرک عرب جہان آخرت اور روز آخرت کے حقائق سے نا آشنا تھے۔

بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ و لما یا تہم تاویلہ

"و لما یا تہم تاویلہ" کو مد نظر رکھتے ہوئے ہو سکتا ہے "ما لم یحیطوا بعلمہ" سے مراد قیامت ہو اس صورت میں جملہ "لم یحیطوا..." کا مطلب یہ ہو گا کہ جاہلیت کے مشرک عربوں کیلئے قیامت کا موضوع ایک نیا اور نا آشنا موضوع تھا اور ماضی میں یہ لوگ اس سے بالکل بے خبر تھے۔

۳۔ عصر بعثت کے مشرکین قیامت اور روز آخرت کے منکر تھے بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ

۴۔ شرک ایسا آئین ہے جو تاریخ بشر میں پہلے بھی تھا کذلک کذب الذین من قبلہم

۵۔ قیامت کا انکار اور اسے جھٹلانا تاریخ بشر کے سب مشرکین کا مشترکہ موقف تھا۔

بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ... کذلک کذب الذین من قبلہم

۶۔ قیامت اور روز آخرت کے مسئلے کا ذکر کرنا چھیڑنا سب انبیاء الہی کا مشترکہ پیغام تھا۔

بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ... کذلک کذب الذین من قبلہم

۷۔ تہس نہس ہو جانے کا عذاب، انبیاء الہی کو جھٹلانے اور انکا مقابلہ کرنے کی سزا۔

بل کذبوا... فانظر کیف کان عاقبة الظالمین

۸۔ عصر بعثت کے مشرکین کو قلع قمع کر دینے والے عذاب کی دھمکی۔ بل کذبوا... فانظر کیف کان عاقبة الظالمین

۹۔ تاریخ بشر، انبیاء کے مخالفین کے برے انجام اور ان کے تہس نہس کر دینے والے عذاب میں گرفتار ہو جانے کی شاہد

رہی ہے۔ کذلک کذب الذین من قبلہم فانظر کیف کان عاقبة الظالمین

۱۰۔ تاریخ بشر بے انصاف لوگوں اور ظالموں کی طرف سے انبیاء الہی کی مخالفت اور ان کے مقابلے کی شاہد رہی ہے۔
كذلك كذب الذين من قبلهم فانظر كيف كان عاقبة الظالمين

۱۱۔ انبیاء الہی کی بعثت مظلوموں کو ظالموں سے نجات دینے کیلئے ہوئی۔
كذلك كذب الذين من قبلهم فانظر كيف كان عاقبة الظالمين

طول تاریخ میں ظالموں کے انبیاء (ع) الہی کے مقابلے میں آنے سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۱۲۔ ظلم و نا انصافی، قیامت کے انکار اور دین و انبیاء (ع) کے جھٹلانے کا پیش خیمہ ہے۔
بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه ... فانظر كيف كان عاقبة الظالمين

۱۳۔ تاریخ کے ظالموں کی روداد اور انکے برے انجام کا مطالعہ ضروری اور باعث عبرت ہے۔
فانظر كيف كان عاقبة الظالمين

۱۳۔ امام علی (ع) سے روایت کی گئی ہے۔ "قلت اربعا انزل الله تعالى تصديقي بها في كتابه ... قلت فمن جهل شيئا عاداه فانزل الله "بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه ..."^(۱)

میں نے چار ایسی باتیں کہیں جنکے سلسلے میں میری تصدیق خدا تعالیٰ نے قرآن میں نازل فرمائی... (ایک یہ کہ) میں نے کہا جو شخص کسی چیز سے جاہل ہوتا ہے وہ اسکے ساتھ دشمنی کرتا ہے پس خدا تعالیٰ نے یہ مطلب نازل فرمادیا "بلکہ انہوں نے ایسی چیز کو جھٹلایا کہ جسکے علم کا احاطہ نہ رکھتے تھے۔"

انبیاء (ع): انکی بعثت کا فلسفہ ۱۱؛ انکی رسالت ۶؛ انکی طرف سے ظلم کی مخالفت ۱۱؛ انکی ہم آہنگی ۶؛ انکے مخالفین کا انجام ۹؛ انکے مخالفین کا عذاب ۹؛ انہیں جھٹلانے کا پیش خیمہ ۱۲؛ انہیں جھٹلانے کی سزا ۱۲؛ انہیں جھٹلانے والے ۱۳؛ تاریخ میں انکی مخالفت کرنے والے ۹، ۱۰

جاہلیت: جاہلیت کے مشرکین اور قیامت ۲، ۳

جہالت: اسکے اثرات ۱۳

دشمنی: اس کا سرچشمہ ۱۳؛ انبیاء (ع) کی دشمنی کی سزا ۱۲

(۱) امالی شیخ طوسی ج ۲ ص ۱۰۸ مجلس ۱۷۔ بحار الانوار ج ۱ ص ۱۶۶ ح ۵۔

دین: اسکے جھٹلانے کا پیش خیمہ ۱۲

روایت: ۱۳

شرک: اسکی تاریخ ۲

ظالم لوگ: انکی روداد کا مطالعہ ۱۳; انکے انجام سے عبرت ۱۳; یہ اور انبیاء ۱۰; یہ تاریخ میں ۱۰

ظلم: اسکے اثرات ۱۲

عبرت: اسکے عوادل ۱۳

عذاب: تہس نہس کر دینے والا عذاب ۹، ۷; تہس نہس کر دینے والے عذاب کی دھمکی ۸

قرآن کریم: اسے جھٹلانے کے عوادل ۱; اسے جھٹلانے والے ۱

قیامت: اسکی اہمیت ۶; اسے جھٹلانے کا پیش خیمہ ۱۲; اسے جھٹلانے والے ۵، ۳

مشرکین: انکا عاجز ہونا ۱; انکا مشترکہ موقف ۵; انکی جہالت ۲; صدر اسلام کے مشرکین کو دھمکی ۸; یہ اور قرآن کریم ۱; یہ

اور قیامت ۵

مظلومین: انکی نجات کی اہمیت ۱۱

آیت ۳۰

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ﴾

ان میں بعض وہ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور بعض نہیں مانتے ہیں اور آپکا پروردگار فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

۱۔ بعض مشرکین قرآن کریم کے آسمانی ہونے کا اعتقاد رکھنے کے باوجود اسے جھٹلانے پر تلے ہوئے تھے۔

بل کذبوا ... و منهم من يؤمن به

یہ مطلب اس بات پر مبتنی ہے کہ ضمیر "ہم" کا

مرجع: اس آیت کے سابقہ آیات کے ساتھ ارتباط کو پیش نظر رکھتے ہوئے؛ قرآن کو جھٹلانے والے ہوں اور "یؤمن" سے مراد زمانہ حال ہو۔

۲۔ بعض مشرکین قرآن کریم کے آسمانی ہونے کا عقیدہ نہ رکھتے ہوئے اسے جھٹلاتے تھے۔ و منهم من لا یؤمن بہ یہ مطلب بھی اس بات پر مبتنی ہے کہ "ہم" ضمیر کا مرجع قرآن کو جھٹلانے والے ہوں۔

۳۔ زمین پر بسنے والے سارے لوگ کبھی بھی قرآن کریم کا انکار اور اسکی تکذیب نہیں کریں گے۔ و منهم من یؤمن بہ و منهم من لا یؤمن بہ

یہ مطلب اس بات پر مبتنی ہے کہ "منہم" کی ضمیر سے مراد سب لوگ ہوں کہ اس صورت میں یہ آیت قرآن کے روبرو ہونے کے وقت انکی حالت کو بیان کر رہی ہوگی۔

۴۔ زمین پر بسنے والے سب انسان کبھی بھی قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے۔ و منهم من یؤمن بہ و منهم من لا یؤمن بہ ۵۔ زمین پر بسنے والے انسان قرآن کریم کی نسبت ہمیشہ دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں مومن اور کافر۔ و منهم من یؤمن بہ و منهم من لا یؤمن بہ

۶۔ جو لوگ قرآن کریم کے آسمانی ہونے پر ایمان رکھنے کے باوجود اسے جھٹلاتے ہیں وہ مفسد ہیں۔ و منهم من یؤمن بہ ... و ربك اعلم بالمفسدین

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ ضمیر "ہم" کا مرجع قرآن کریم کو جھٹلانے والے ہوں اور "المفسدین" سے مراد پہلا گروہ "من یؤمن بہ" ہو۔

۷۔ جو لوگ قرآن کو قبول کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں وہ مفسد ہونے والی گھٹیا صفت سے پاک ہیں۔ و منهم من یؤمن بہ ... و ربك اعلم بالمفسدین

۸۔ قرآن کریم کو جھٹلانے والے مفسد ہیں۔ و منهم من یؤمن بہ و منهم من لا یؤمن بہ و ربك اعلم بالمفسدین

۹۔ خدا تعالیٰ روئے زمین کے مفسدین سے سب سے زیادہ اور بہتر آگاہ ہے۔ و ربك اعلم بالمفسدین

۱۰۔ عن ابی جعفر (ع) فی قوله " و منهم من لا یؤمن بہ " فہم اعداء محمد و آل محمد (ع) من بعدہ (۱)

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۱۲۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۰۵ ح ۷۰۔

امام محمد باقر (ع) سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "بعض وہ ہیں جو قرآن پر ایمان نہیں رکھتے" روایت کی گئی ہے کہ یہ آنحضرت (ص) اور ان کے بعد ان کی آل کے دشمن ہیں۔

آنحضرت (ص): آپ (ص) کے دشمن ۱۰

اہل بیت (ع): انکے دشمن ۱۰

خدا تعالیٰ: اسکی خصوصیات ۹

روایت: ۱۰

عوام: عوام اور قرآن ۳، ۴، ۵

قرآن کریم: اس پر ایمان لانے والے ۴، ۵، ۷؛ اسکے بارے میں کفر کرنے والے ۵، ۱۰؛ اسے جھٹلانے والوں کا مفسد ہونا

۶، ۸؛ اسے جھٹلانے والے ۱، ۲، ۳

مشرکین: انکی دشمنی ۱؛ صدر اسلام کے مشرکین کا لیچڑپن ۱؛ یہ اور قرآن ۱، ۲

مفسدین: ۶، ۸ انکے بارے میں خدا تعالیٰ کو علم ۹

مومنین: انکی تنزیہ ۷

آیت ۳۱

﴿وَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ أَنْتُمْ بَرِيءُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ﴾

اور اگر یہ آپ کی تکذیب کریں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارا عمل ہے۔ تم سے بری اور میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں۔

۱۔ پیغمبر اکرم (ص) کو حکم تھا کہ مشرکین کی طرف سے انکار اور تکذیب پر اصرار کی صورت میں انہیں انکے حال پر چھوڑ

کر ان کے باطل اعمال سے برائت کا اعلان کر دیں۔ و ان کذبوك فقل ... و انا بري مما تعملون

۲۔ حق کی طرف دعوت دینے والوں کیلئے ضروری ہے کہ لوگوں کی طرف سے انکار حق پر اصرار کی صورت میں انکے باطل

سے برائت کا اعلان کر

کے انہیں انکے حال پر چھوڑیں۔ و ان کذبوک فقل ... و انا بري مما تعملون

۳۔ ہر شخص کے اعمال کا نفع و نقصان صرف اسی شخص کے دامنگیر ہوگا۔ لی عملی و لکم عملکم

مندرجہ بالا مطلب میں حصر، خبر "لی" اور "لکم" کے بتدایر مقدم کرنے سے حاصل ہوا ہے۔

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) مشرکین کے اعمال و کردار سے اور مشرکین پیغمبر (ص) کے اعمال و کردار سے بیزار تھے۔

انتم بريئون مما تعمل و انا بري مما تعملون

۵۔ رسالت کو جھٹلانے والے مشرکین کے مقابلے میں پیغمبر (ص) کا موقف واضح اور قاطع تھا۔

و ان کذبوک فقل لی عملی و لکم عملکم انتم بريئون مما تعمل و انا بري مما تعملون

۶۔ دوسروں کے نیک اعمال و کردار سے راضی اور خوش ہونا انسان کو انکے منافع میں حصہ دار بنا دیتا ہے۔

لی عملی و لکم عملکم انتم بريئون مما تعمل و انا بري مما تعملون

ہو سکتا ہے جملہ "انتم بريئون مما تعمل ... ان جملوں" لی عملی" اور "لکم عملکم" کے حصر کی علت کو بیان کر رہا ہو

یعنی چونکہ تم مشرکین میرے اعمال سے بیزار ہو اسلئے میرے اعمال کے منافع صرف میرے لئے ہیں اور چونکہ میں

تمہارے کردار سے بیزار ہوں اسلئے تمہارے اعمال کے نقصانات صرف تمہارے لئے ہوں گے۔

۷۔ دوسروں کے برے اعمال و کردار پر خوش اور راضی ہونا انسان کو انکے نقصانات میں حصہ دار بنا دیتا ہے۔

لی عملی و لکم عملکم انتم بريئون مما تعمل و انا بري مما تعملون

اظہار برائت: باطل سے اظہار برائت ۲؛ مشرکین سے اظہار برائت ۱

حق طلب لوگ: انکی ذمہ داری ۲

راضی ہونا: اچھے عمل پر راضی ہونے کے اثرات ۶؛ ناپسندیدہ عمل پر راضی ہونے کے اثرات ۷

دینی راہنما: انکی ذمہ داری ۲

عمل: اسکے اثرات ۳

محمد (ص): آپ (ص) اور صدر اسلام کے مشرکین ۵؛ آپ (ص) اور

مشرکین ۱، ۳؛ آپ (ص) کا اظہار برائت ۳؛ آپ (ص) کی ذمہ داری ۱؛ آپ (ص) کی سیرت ۵؛ آپ (ص) کی قاطعیت ۵؛ آپ (ص) کی ناخشنودی ۳

مشرکین: انکا اظہار برائت ۳؛ انکی ناراضگی ۳؛ یہ اور حضرت محمد (ص) ۲

آیت ۳۲

﴿وَمِنْهُمْ مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ﴾

اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بظاہر کان لگا کر سنتے بھی ہیں لیکن کیا آپ بہروں کو بات سننا چاہتے ہیں جب کہ وہ سمجھتے بھی نہیں ہیں۔

۱۔ بعض مشرکین پیغمبر اکرم (ص) کی باتوں اور آیات الہی کو آپ (ص) کی زبان مبارک سے بار بار سننے کے باوجود انہیں جھٹلانے پر تلے ہوئے تھے اور انکا انکار کرتے تھے۔ و منهم من يستمعون اليك ... و لو كانوا لا يعقلون

۲۔ جو مشرکین قرآن کو پیغمبر اکرم (ص) کی زبان مبارک سے سنتے تھے اور ایمان نہیں لاتے تھے انکی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو قوت سماعت سے محروم اور عقل و فکر سے بے بہرہ ہوں۔

و منهم من يستمعون اليك افا انت تسمع الصم و لو كانوا لا يعقلون

۳۔ جو مشرکین قرآن کریم کو پیغمبر اکرم (ص) کی زبان اقدس سے سننے کے باوجود ایمان نہیں لاتے تھے ان کے دل سماعت سے محروم اور حقائق کو سمجھنے سے ناتواں تھے۔ و منهم من يستمعون اليك افا انت تسمع الصم و لو كانوا لا يعقلون

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کی باتوں کے مقابلے میں مشرکین کا رد عمل ڈھٹائی پر مبنی تھا۔ افا انت تسمع الصم و لو كانوا لا يعقلون

۵۔ جو لوگ آیات قرآن پر کان دھرنے کے باوجود ایمان نہیں لاتے انکی مثال ایسی ہے جیسے قوت سماعت سے محروم اور قوت عاقلہ سے بے بہرہ ہوں۔ و منهم من يستمعون اليك افا انت تسمع الصم

و لو كانوا لا يعقلون

۶۔ جو لوگ آیات قرآن پر کان دھریں اور ایمان نہ لائیں انکے دل سماعت سے محروم اور حق کو سمجھنے سے ناتواں ہیں۔

و منهم من يستمعون اليك افا نت تسمع الصم و لو كانوا لا يعقلون

۷۔ جو لوگ واضح اور روشن حق کو قبول کرنے سے روگردانی کرتے ہیں انکی راہنمائی کرنا ایک بے نتیجہ کام ہے۔

و منهم من يستمعون اليك افا نت تسمع الصم و لو كانوا لا يعقلون

۸۔ جو لوگ واضح و روشن حق کو قبول کرنے سے روگردانی کرتے ہیں انہیں کوئی، حتیٰ کہ پیغمبر (ص) بھی ہدایت نہیں کر

سکتے۔ و منهم من يستمعون اليك افا نت تسمع الصم و لو كانوا لا يعقلون

تبلیغ: اسکی شرائط ۷؛ بے ثمر تبلیغ ۷

تشبیہات: بہروں کے ساتھ تشبیہ ۵، ۲؛ بے عقلوں کے ساتھ تشبیہ ۵، ۲

حق: حق کو سننے سے محروم لوگ ۶، ۳؛ حق کو قبول نہ کرنے والوں کی ہدایت ۸، ۷

قرآن کریم: اسے جھٹلانے والوں کا حق کو نہ سننا ۶؛ اسے جھٹلانے والوں کا محروم ہونا ۶، ۵، ۳، ۲؛ اسے جھٹلانے والے ۱

مشرکین: انکا حق کو نہ سننا ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین اور حضرت محمد (ص) ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کا لپچڑپن ۳؛ صدر

اسلام کے مشرکین کا محروم ہونا ۳، ۲؛ صدر اسلام کے مشرکین کا موقف ۳؛ مشرکین اور قرآن کریم ۱

آیت ۳۳

﴿وَمِنْهُمْ مَّن يَنْظُرُ إِلَيْكَ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ﴾

اور ان میں کچھ ہیں جو آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں تو کیا آپ اندھوں کو بھی ہدایت دے سکتے ہیں چاہے وہ کچھ نہ دیکھ پاتے ہوں۔

۱۔ بعض مشرکین قریب سے پیغمبر اکرم (ص) کے اعمال و کردار کا مشاہدہ کرنے کے باوجود آپ (ص) کا اتباع کرنے سے کتراتے اور آپ (ص) کو جھٹلاتے تھے۔ و منهم من ينظر اليك ... و لو كانوا لا يبصرون

۲۔ جو لوگ قریب سے پیغمبر (ص) کے اعمال و کردار کا مشاہدہ کرنے کے باوجود آپ (ص) کا اتباع نہیں کرتے تھے انکی مثال اس نابینا کی سی ہے جو دل کی بصیرت والی نعمت سے بھی محروم ہو۔

و منهم من ينظر اليك افانت تهدي العمى و لو كانوا لا يبصرون

۳۔ جو لوگ دل کی بصیرت سے عاری ہوں انہیں کوئی بھی، حتیٰ کہ انبیاء بھی ہدایت نہیں کر سکتے۔

افانت تهدي العمى و لو كانوا لا يبصرون

۳۔ مشرکین کا پیغمبر اکرم (ص) کے ساتھ سلوک ضد اور لیچڑپن پر مبنی تھا۔ افانت تهدي العمى و لو كانوا لا يبصرون

آنحضرت (ص): آپ (ص) کو جھٹلانے والوں کا اندھا ہونا ۲؛ آپ (ص) کو جھٹلانے والوں کا محروم ہونا ۲؛ آپ (ص) کو جھٹلانے والے ۱

بصیرت: اس سے محروم لوگ ۲؛ اس سے محروم لوگوں کی گراہی ۳

تشبیہات: اندھوں کے ساتھ تشبیہ ۲

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین اور حضرت محمد (ص) ۱، ۲؛ صدر اسلام کے مشرکین کا رویہ ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کا لیچرپن ۳؛ صدر اسلام کے مشرکین کی

نافرمانی ۱

نافرمانی: حضرت محمد (ص) کی نافرمانی ۱

ہدایت: اسکی شرائط ۳

آیت ۲۳

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾

۱۔ انسانوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا ہے بلکہ انسان خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا کرتے ہیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کسی پر، چھوٹے سے چھوٹا ظلم بھی نہیں کرتا۔ ان الله لا يظلم الناس شيئاً

۲۔ انسان پر ہونے والا ہر ظلم خود اس کی اپنی طرف سے ہوتا ہے۔ ولكن الناس انفسهم يظلمون

۳۔ کفار کا ہدایت کو قبول نہ کرنا اور انکی حق دشمنی انکے اس ظلم کا نتیجہ ہے جو انہوں نے اپنے اوپر کیا ہے۔

و منهم من يستمعون اليك ... و منهم من ينظر اليك ... و لكن الناس انفسهم يظلمون

۳۔ انسان اپنی بد بختی اور شقاوت کو خود وجود میں لاتا ہے۔ و لكن الناس انفسهم يظلمون

۵۔ انسان آزاد و مختار اور اپنے انجام کو خود معین کرتا ہے۔ و لكن الناس انفسهم يظلمون

۶۔ امام ہادی (ع) سے روایت کی گئی ہے: "... من زعم ان الله عزوجل اجبر العباد على المعاصي و عاقبهم عليها ...

فقد ظلم الله في حكمه و كذبه و رد عليه قوله : ... " ان الله لا يظلم الناس شيئاً" ...;

... جس کا خیال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندوں کو گناہ کرنے پر مجبور کیا ہے اور پھر انہیں اس کی سزا دیتا ہے تو اس نے خدا کی طرف ظلم کی نسبت دی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "خدا لوگوں پر بالکل ظلم نہیں کرتا" کو جھٹلایا ہے۔^(۱)

اسما و صفات: صفات جلال ۱، ۶

انجام: اس میں مؤثر عوامل ۵

انسان: اس کا اختیار ۵؛ اس کا کردار ۳؛ اسکی خصوصیات ۵

حق: حق دشمنی کے عوامل ۳

خدا تعالیٰ: اس کا منہ ہونا ۱؛ خدا تعالیٰ اور ظلم ۱، ۶

خود: خود پر ظلم کے اثرات ۳

روایت ۶

شقاوت: اسکے عوامل ۳

ظلم: اس کا سرچشمہ ۲

کفار: انکا ہدایت کو قبول نہ کرنا ۳؛ انکی حق دشمنی ۳؛ انکے ظلم کے اثرات ۳

کفر: اسکے موارد ۶

ہدایت: اسے قبول نہ کرنے کے عوامل ۳

(۱) تحف العقول ص ۴۶۱۔ بحار الانوار ج ۵ ص ۷۱ ح ۱۔

آیت ۳۵

﴿وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ﴾

جس دن خدا ان سب کو محشور کرے گا اس طرح کہ جیسے دنیا میں صرف ایک ساعت ٹھہرے ہوں اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے یقیناً جن لوگ نے خدا کی ملاقات کا انکار کیا ہے وہ خسارہ میں رہے اور ہدایت یافتہ نہیں ہو سکے۔

۱۔ قیامت وہ دن ہے کہ جسے لوگوں کو ذہن میں رکھنا چاہے اور ایک دوسرے کو اسکی یاد دہانی کرانی چاہئے۔
ویوم یحشرہم

"یوم" یا تو "اذکر" کا مفعول بہ ہے یا "ذکرہم" محذوف کا دوسرا مفعول ہے یا ظرف ہے اور "قد خسر" کے متعلق ہے۔
مندرجہ بالا مطلب پہلے اور دوسرے احتمال کی بنیاد پر ہے۔

۲۔ قیامت والے دن لوگوں کا محشور ہونا اس طریقے سے ہوگا کہ ایک دوسرے کو خوب پہچانتے ہوں گے۔
ویوم یحشرہم ... یتعارفون بینہم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "یتعارفون بینہم" والا جملہ "یحشرہم" کی "ہم" ضمیر سے حال ہو۔

۳۔ قیامت والے دن لوگ اپنے دنیا میں ٹھہرنے کو بہت مختصر اور صرف چند لمحوں کے برابر محسوس کریں گے کہ جن میں کچھ لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں
و یوم یحشرہم کا ن لم یلبثوا الا ساعة من النہار یتعارفون بینہم

لغت میں "ساعة" کا معنی ہے زمانے کا ایک حصہ (چھوٹا یا بڑا)۔ مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "لم یلبثوا" کے متعلق ظرف "دنیا" ہو یعنی "کان لم یلبثوا فی الدنیا"۔

۳۔ قیامت والے دن لوگ برزخ میں اپنے ٹھہرنے کو بہت مختصر محسوس کریں گے۔
و یوم یحشرهم کان لم یلبثوا الا ساعة من النہار

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "لم یلبثوا" کا متعلق ظرف، موت کے بعد والا زمانہ ہو۔

۵۔ قیامت والے دن لوگ دو عالم (دنیا اور برزخ) میں اپنے ٹھہرنے کو بہت مختصر محسوس کریں گے۔
و یوم یحشرهم کان لم یلبثوا الا ساعة من النہار

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "لم یلبثوا" کا متعلق ظرف دنیا اور موت کے بعد والا زمانہ دونوں ہوں یعنی "کان لم یلبثوا فی الدنیا و بعد الموت"

۶۔ جو لوگ معاد کے انکار پر مصر رہے اور انہوں نے اس گمراہی سے ہاتھ نہ کھینچا تو قیامت والے دن وہ گھائے میں اور شکست خوردہ ہوں گے۔ و یوم یحشرهم ... قد خسر الذین کذبوا بقاء اللہ

۷۔ قیامت، خدا تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کرنے کا دن ہے۔ و یوم یحشرهم ... قد خسر الذین کذبوا بقاء اللہ

۸۔ مشرکین، معاد کے منکر تھے۔ قد خسر الذین کذبوا بقاء اللہ

۹۔ معاد کو جھٹلانا اور اس کا انکار کرنا ضلالت اور گمراہی ہے اور اس پر ایمان لانا اور اس کا اعتراف کرنا ہدایت ہے۔
قد خسر الذین کذبوا بقاء اللہ و ما کانوا مہتدین

ایمان: معاد پر ایمان ۹

حشر: اسکی خصوصیات ۲

ذکر: ذکر قیامت کی اہمیت ۱

زندگی: برزخی زندگی کا زمانہ ۵، ۳؛ دنیاوی زندگی کا زمانہ ۵، ۳

قیامت: اسکی خصوصیات ۱، ۵، ۳، ۳؛ اس میں خدا کی ملاقات ۷

گمراہی:

اسکے موارد ۹

گھاٹے میں رہنے والے: یہ لوگ قیامت میں ۶

محشر: اس میں ایک دوسرے کی شناخت ۲

مشرکین: یہ اور معاد ۸

معاد: اسے جھٹلانا ۹؛ اسے جھٹلانے والوں کا اخروی نقصان ۶، اسے جھٹلانے والے ۸

ہدایت: اسکے موارد ۹

آیت ۳۶

﴿وَأَمَّا نُزِينُكَ بِبَعْضِ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ﴾

اور ہم نے جن باتوں کا ان سے وعدہ کیا ہے انہیں آپ کو دکھادیں یا آپ کو پہلے ہی دنیا سے اٹھالیں انہیں تو بہر حال پلٹ کر ہماری ہی بارگاہ میں آنا ہے اس کے بعد خدا خود ان کے اعمال کا گواہ ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے مشرکین کو بار بار تباہ کن عذاب کی دھمکی دی ہے۔ و اما نرینک بعض الذی نعدہم

"نعد" فعل مضارع ہے جو استمرار پر دلالت کرتا ہے اور یہ "وعد" سے مشتق ہے جو خیر اور شر دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر چونکہ "ہم" ضمیر کا مرجع مشرکین ہیں اسلئے یہ شر اور دھمکی دینے کیلئے آیا ہے۔

۲۔ پیغمبر اکرم (ص) اضطراب اور پریشانی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے مشرکین پر عذاب نازل ہونے کے منتظر تھے۔
و اما نرینک بعض الذی نعدہم او نتوفینک فالینا مرجعہم

آیت شریفہ پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی دے رہی ہے اس کا مطلب ہے کہ آنحضرت (ص) میں ایک قسم کی پریشانی اور بے چینی موجود تھی۔

۳۔ چونکہ مشرکین، کفار اور دشمنان دین، خدا تعالیٰ کی طرف پلٹ کر جانے اور عذاب جہنم میں گرفتار ہونے سے فرار نہیں کر سکتے اسلئے انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مہلت ملنا پریشانی کا باعث نہیں ہے۔

و اما نرینک بعض الذی نعدہم او نتو فینک فالینا مرجعہم

۳۔ موت، انسان کی حقیقت کو مکمل طور پر لینا ہے۔ او نتو فینک

"تو فی" کا معنی ہے کسی شے کو مکمل طور پر لے لینا (لسان العرب)

۵۔ پیغمبر (ص) کی رحلت کے بعد ان معاشروں پر تباہ کن عذاب کا نازل ہونا ہر وقت ممکن ہے جو اس کے مستحق ہیں۔

او نتوفینک فالینا مرجعہم

۶۔ کفار کے عذاب کا مؤخر ہونا انکے فائدہ میں نہیں ہے بلکہ یہ انکے اخروی عذاب کے مزید شدید ہونے کا باعث ہے۔

ثم اللہ شہید علی ما یفعلون

جس طرح عذاب کا مؤخر ہونا پیغمبر (ص) کی پریشانی کا باعث تھا اسی طرح یہ کفار کیلئے: بعد والی آیت کے قرینے سے (یقولون متی ہذا الوعد)؛ ایک دستاویز بن گئی تھی تاکہ مومنین کا مزاق اڑا سکیں چنانچہ ہو سکتا ہے یہ جملہ "ثم اللہ شہید علی ما یفعلون" (خدا تعالیٰ تیری جان لینے کے بعد انکے سب اعمال پر وقت کے ساتھ نظر رکھے ہوئے ہے)؛ جیسے کہ اوپر والے مطلب میں آچکا ہے؛ عذاب کے مؤخر ہونے کے حکم اور فلسفے کو بیان کر رہا ہو۔

۷۔ خدا تعالیٰ لوگوں کے سب اعمال پر شاہد اور گواہ ہے۔ ثم اللہ شہید علی ما یفعلون

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور مشرکین ۲؛ آپ (ص) کی پریشانی ۲

خدا تعالیٰ: اسکی دھمکیاں ۱؛ اسکی گواہی ۷

دین: اسکے دشمنوں کو مہلت ۳

عذاب: اخروی عذاب کے شدید ہونے کے عوادل ۶؛ تباہ کن عذاب، حضرت محمد (ص) کے بعد ۵؛ تباہ کن عذاب کا

امکان ۵

عمل: اسکے گواہ ۷

کفار: انکا اخروی عذاب ۶؛ انکو مہلت ۳؛ انکے عذاب

کے مؤخر ہونے کے اثرات ۶

مشرکین: ان کا تباہ کن عذاب ۱؛ ان کا عذاب ۲؛ انکو دھمکی ۱؛ انکو مہلت ۳
موت: اسکی حقیقت ۳

آیت ۲۷

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾

اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہے اور جب رسول آجاتا ہے تو ان کے درمیان عادلانہ فیصلہ ہو جاتا ہے اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہیں ہوتا ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے خاص طور پر ہر امت کیلئے ایک رسول مقرر کر رکھا ہے۔ و لكل امة رسول فاذا جاء رسولهم
کلمہ امت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ظاہراً لفظ رسول سے یہاں مراد صاحب شریعت پیغمبر (ص) ہے اور اس کا مفرد ہونا
دلالت کرتا ہے کہ ہر دور میں صاحب شریعت پیغمبر (ص) ایک سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔

۲۔ ہر زمانے کے لوگوں کیلئے ضروری ہے کہ اپنے زمانے کے الہی پیغمبر کی شریعت کا اتباع کریں۔
و لكل امة رسول فاذا جاء رسولهم

آیت شریفہ بتاتی ہے کہ اولاد و رسولوں کے درمیان کے مختلف معاشرے ایک امت کو تشکیل دیتے ہیں اور ثانیاً ضروری
ہے کہ ہر امت اسی زمانے کے رسول کی پیروی کرے اور اس سے پہلے زمانے کے رسول کی پیروی کرنا صحیح نہیں ہے۔

۳۔ آسمانی شریعت اور دین سب زمانوں میں سب امتوں کیلئے موجود رہے ہیں۔ و لكل امة رسول فاذا جاء رسولهم

۴۔ ہر زمانے میں پیغمبر الہی اور شریعت ایک سے زیادہ نہیں ہے۔ و لكل امة رسول فاذا جاء رسولهم

۵۔ لوگوں کے درمیان اختلاف کا پیدا ہونا انبیاء الہی کی بعثت کا باعث تھا۔

فاذا جاء رسولهم قضى بينهم بالقسط

جملہ "قضی بینہم ... " لوگوں کے درمیان اختلاف کے وجود پر دلالت کرتا ہے کیونکہ قضاوت اس جگہ ہوتی ہے جہاں اختلاف ہو۔ ممکن ہے یہ پیغمبر (ص) کے آنے سے پہلے والے اختلاف کی طرف اشارہ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ بعثت رسول کے بعد وقوع پذیر ہونے والے اختلاف کی طرف اشارہ ہو۔ مندرجہ بالا نکتہ پہلے احتمال کی بنا پر ہے۔

۶۔ الہی شریعتیں لوگوں کے درمیان اختلافات کو ختم کرنے اور عدل و انصاف کو برقرار کرنے کیلئے آئیں۔

فاذا جاء رسولهم قضى بينهم بالقسط

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "بینہم" سے مراد، افراد امت کا آپس کا اختلاف ہو۔

۷۔ جو لوگ اپنے الہی پیغمبر کو قبول نہیں کرتے اور اسکی مخالفت کرتے ہیں ان کیلئے تباہ کن عذاب سنت الہی ہے۔

فاذا جاء رسولهم قضى بينهم بالقسط

مندرجہ بالا نکتہ اس بنا پر ہے کہ "بینہم" سے مراد امت کے ایک گروہ اور پیغمبر کا اختلاف ہو اور دراصل یوں ہو "بینہم و بینہ" اس صورت میں "قضی بینہم" سے مراد ہو سکتا ہے پیغمبر (ص) کے مخالفین کی سرکوبی اور تباہ کن عذاب کے ذریعے انکی نابودی ہونہ کہ ان کے درمیان فیصلہ۔

۸۔ بعثت انبیاء خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر اتمام حجت ہے۔ فاذا جاء رسولهم قضى بينهم بالقسط

۹۔ تباہ کن عذاب کا نازل ہونا ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر حجت تمام ہونے کے بعد ہوتا ہے۔

فاذا جاء رسولهم قضى بينهم بالقسط

۱۰۔ فیصلے اور قضاوت میں عدل و انصاف کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ قضی بینہم بالقسط

۱۱۔ تباہ کن عذاب کا نزول، عدل و انصاف کی بنیاد پر ہوتا ہے اور اس میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔

قضی بینہم بالقسط و ہم لا یظلمون

۱۲۔ خدا تعالیٰ نے پیغمبر اکرم (ص) کو جھٹلانے والوں کو تباہ کن عذاب کی دھمکی دی ہے۔

فاذا جاء رسولهم قضى بينهم بالقسط و ہم لا یظلمون

اختلاف: اسکے اثرات ۵

ادیان: ادیان کا اختلاف کو مٹانا ۶؛ انکا فلسفہ ۶؛ انکا کردار ۶؛ انکی تاریخ ۳

اطاعت: انبیاء کی اطاعت کی اہمیت ۲

امتیں: انکا دین ۳; انکی ذمہ داری ۲

انبیاء (ع): انکی بعثت ۸; انکی بعثت کے عوامل ۵; انکی تاریخ ۳; انکے مخالفین کا عذاب ۷; پیامبران الہی: ۱

خدا تعالیٰ: اسکی دھمکیاں ۱۲; اسکی سنتیں ۱۱، ۹، ۷; اسکی طرف سے اتمام حجت ۸، ۹; اسکی عدالت ۱۱; اسکے افعال ۱;

اسکے عذاب کی خصوصیات ۱۱

خدا تعالیٰ کی سنتیں: تباہ کن عذاب والی سنت ۷

دین: اسکی وحدت ۳

سزا: بغیر بیان کے سزا ۹

عدالت: اس کی اجتماعی اہمیت ۶

عذاب: تباہ کن عذاب کا نزول ۹; تباہ کن عذاب کی دھمکی ۱۲

قضاوت: اسکی شرائط ۱۰; اس میں عدل کی اہمیت ۱۰

محمد (ص): آپ (ص) کو جھٹلانے والوں کو دھمکی ۱۲

آیت ۳۸

﴿وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر آپ سچے ہیں تو یہ وعدہ عذاب کب پورا ہوگا۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے پیغمبر اکرم (ص) کو جھٹلانے والوں کو تباہ کن عذاب کی دھمکی دی ہے۔ و یقولون متى هذا الوعد

۲۔ مشرکین تباہ کن عذاب کے وعدہ کو اسکے وقوع پذیر ہونے کا وقت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے پیغمبر (ص) اور مومنین کا

جھوٹا اور بے بنیاد دعویٰ سمجھتے تھے۔

و يقولون متى هذا الوعد ان كنتم صادقين

جملہ "متی ہذا الوعد" میں استفہام استہزا کیلئے ہے مندرجہ بالا نکتہ اس سے حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ تباہ کن عذاب کے واقع ہونے کے وقت کا معلوم نہ ہونا مشرکین کے پاس اسکی دھمکی کا تمسخر اڑانے کا بہانہ تھا۔

و يقولون متى هذا الوعد ان كنتم صادقين

اس سوال کا جواب: جو بعد والی آیت میں آیا ہے: مندرجہ بالا مطلب کی تائید کرتا ہے۔

۳۔ مشرکین، پیغمبر اکرم (ص) اور مومنین کا مذاق اڑا کر اس تباہ کن عذاب کے وقت کی تعیین اور اس میں عجلت کے

خواہاں تھے۔ و يقولون متى هذا الوعد ان كنتم صادقين

آنحضرت (ص): آپ (ص) پر بہتان باندھنا ۲؛ آپ (ص) کو جھٹلانے والوں کو دھمکی ۱

خدا تعالیٰ: اسکی دھمکیاں ۱

عذاب: تباہ کن عذاب کا مذاق اڑانا ۳؛ تباہ کن عذاب کی دھمکی ۱

مشرکین: انکا بہانے تلاش کرنا ۳؛ انکا بہتان باندھنا ۲؛ انکا مذاق اڑانا ۳؛ انکے مذاق اڑانے کے عوائل ۳؛ صدر اسلام کے

مشرکین کے مطالبے ۳؛ یہ اور تباہ کن عذاب ۲، ۳؛ یہ اور حضرت محمد (ص) ۳؛ یہ اور مومنین ۳

مومنین: ان پر بہتان باندھنا ۲

آیت ۳۹

﴿قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ﴾

کہہ دیجئے کہ میں اپنے نفس کے نقصان و نفع کا بھی مالک نہیں ہوں جب تک خدا نہ چاہے۔ ہر قوم کے لئے ایک مدت معین ہے جس ہے ایک ساعت کی بھی نہ تاخیر ہو سکتی ہے اور نہ تقدیم۔

۱۔ کوئی بھی حتی پیغمبر اکرم (ص)، مشیت الہی کے بغیر اپنے لئے نفع حاصل نہیں کر سکتا اور اپنے سے نقصان کو دور نہیں کر سکتا۔ قل لا املك لنفسی ضرا ولا نفعالا ما شاء الله

۲۔ پیغمبر اکرم (ص) صرف خدا کے پیغام کو پہنچانے والے ہیں اور اسکے ارادہ اور مشیت کے بغیر کسی وعدے یا دھمکی کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ویقولون متی هذا الوعد ... قل لا املك لنفسی ضرا و لا نفعالا ما شاء الله

۳۔ انسان کی سب توانائیاں اور حرکات مشیت الہی کے اختیار میں اور اسکے ارادے کے تحت ہیں۔
قل لا املك لنفسی ضرا و لا نفعالا ما شاء الله

۴۔ پیغمبر اکرم (ص) مشیت الہی کے بغیر تباہ کن عذاب کے وقت کو معین کرنے اور اسے عملی جامہ پہنانے کی توانائی نہیں رکھتے۔ ویقولون متی هذا الوعد ... قل لا املك لنفسی ضرا و لا نفعالا ما شاء الله

۵۔ جھٹلانے والوں کی سزا کے وقت کو معین کرنا صرف خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔
و یقولون متی هذا الوعد ... قل لا املك ... الا ما شاء الله

۶۔ خدا تعالیٰ نے ہر معاشرے اور امت کی زندگی اور موت کا ایک وقت پہلے سے ہی معین فرمایا ہوا ہے۔

لکل امة اجل

۷۔ افراد کے علاوہ ہر معاشرہ خود بھی اپنی مستقل حقیقت رکھتا ہے اور اسکی اپنی موت و حیات ہے۔ لکل امة اجل

۸۔ کوئی بھی امت اپنی قطعی اجل اور مقرر وقت سے پہلے نہ تو ختم ہوتی ہے اور نہ اس سے زیادہ زندہ رہتی ہے۔

لکل امة اجل اذا جاء اجلهم فلا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون

۹۔ کسی بھی معاشرے پر تباہ کن عذاب کہ جس کا وہ مستحق ہے، اس وقت نازل ہوتا ہے جب اسکی مقررہ مدت ختم

ہو چکی ہو۔ و يقولون متى هذا الوعد ... اذا جاء اجلهم فلا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون

۱۰۔ کوئی امت یا معاشرہ اپنی حتمی اجل کو آگے پیچھے کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

لکل امة اجل اذا جاء اجلهم فلا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون

آنحضرت (ص): آپ (ص) کو جھٹلانے والوں کی سزا ۵؛ آپکی (ص) ذمہ داری کا دائرہ کار ۲؛ آپ (ص) کی قدرت کا دائرہ کار

۱، ۲، ۳

امتیں: انکا ختم ہو جانا ۱۰، ۹، ۸؛ انکا عاجز ہونا ۱۰؛ انکی حتمی اجل ۸، ۱۰؛ ان کی ختم ہونے والی تقدیر ۶؛ انکی زندگی ۷؛ انکی

زندگی والی تقدیر ۶؛ انکی موت ۷

انسان: اس کا عاجز ہونا ۱

خدا تعالیٰ: اسکی تقدیرات ۶؛ اسکی تقدیرات کا حتمی ہونا ۸؛ اسکی خصوصیات ۵؛ اسکی مشیت ۲؛ اسکی مشیت کا دائرہ کار

۳؛ اسکی مشیت کی اہمیت ۱، ۳؛ اسکے ارادے کا دائرہ کار ۳

عذاب: تباہ کن عذاب کا وقت ۹

فرد: فرد اور معاشرہ ۷

معاشرہ: اسکی اصالت ۷

آیت ۵۰

﴿ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴾

کہہ دیجئے کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر اس کا عذاب رات کے وقت یا دن میں آجائے تو تم کیا کرو گے آخر یہ مجرمین کس بات کی جلدی کر رہے ہیں۔

۱۔ تباہ کن عذاب کے آنے کی صورت میں اس سے نجات کا کوئی راستہ نہیں ہے اور کسی میں اسے روکنے کی طاقت نہیں ہے۔ قُلْ اَرَايْتُمْ اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا

۲۔ جو لوگ مہلک عذاب کے مستحق ہیں ان پر یہ عذاب اس طرح اچانک آجائے گا کہ وہ سنبھل نہ پائیں گے۔ قُلْ اَرَايْتُمْ اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا

"او" کے ساتھ ابہام اس چیز کو بیان کرنے کیلئے ہے کہ خدا تعالیٰ، عذاب کا وقت معین نہیں کرتا گا، اسلئے جن لوگوں پر یہ عذاب آئے گا انہیں اس وقت کا علم نہیں ہوگا اور وہ سنبھل نہیں پائیں گے۔

۳۔ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم (ص) کی رسالت کو جھٹلانے والے ہمیشہ اچانک آنے والے مہلک عذاب کے خطرے سے دوچار ہیں۔ قُلْ اَرَايْتُمْ اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُهُ ... بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا

۴۔ مشرکین مہلک عذاب کے جلدی نازل ہونے کے خواہاں تھے۔ اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُهُ ... مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ

۵۔ مشرکین کی طرف سے مہلک عذاب کے جلدی نازل ہونے کی درخواست احمقانہ اور تعجب آور تھی۔ اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُهُ ... مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ

۶۔ مشرکین، مجرم اور تباہی پھیلانے والے لوگ ہیں۔ مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ

۷۔ "عن ابی جعفر (ع) فی قوله: "قُلْ اَرَايْتُمْ اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ"

اتاكم عذابه بيّاتا او نهارا ... "فهذا عذاب ينزل في آخر الزمان على فسقة اهل القبلة و هم يحسدون نزول العذاب عليهم;

امام باقر(ص) سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "ان سے کہہ دو اگر اس کا عذاب رات یا دن کے وقت آجائے..." کے بارے میں روایت کی گئی ہے یہ ایسا عذاب ہے جو آخری زمانے میں اہل قبلہ کے فاسقوں پر نازل ہوگا جبکہ وہ اپنے پر عذاب نازل ہونے کے منکر ہوں گے^(۱)

آنحضرت (ص): آپ (ص) کو جھٹلانے والوں کا عذاب ۳

انسان: اس کا عاجز ہونا ۱

روایت: ۴

عذاب: اسکے اہل ۳; مہلک عذاب سے نجات ۱; مہلک عذاب کی خصوصیات ۲

فاسق لوگ: انکا عذاب ۴

قرآن کریم: اسکے جھٹلانے والوں کا عذاب ۳

مجرمین: ۶

مشرکین: انکا فساد پھیلانا ۶; انکا مجرم ہونا ۶; انکے بے جا مطالبے ۵; صدر اسلام کے مشرکین کے مطالبے ۳; یہ اور مہلک

عذاب ۳، ۵

آیت ۵۱

﴿أَنْتُمْ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ آلَاَنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ﴾

تو کیا تم عذاب کے نازل ہونے کے بعد ایمان لاؤ گے۔ اور کیا اب ایمان لاؤ گے جب کہ تم عذاب کی جلدی مجائے ہوئے تھے۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے مشرکین و کفار کی انکے کفر اور قرآن کو نہ ماننے پر اصرار کی وجہ سے مذمت اور سرزنش فرمائی

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۱۲۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۰۶ ح ۷۳۔

ہے۔ اثم اذا ما وقع آمنتہ بہ ء الان

۲۔ کفار اور حق دشمن عناصر مہلک عذاب کے آتے وقت کفر کو چھوڑ کر ایمان لے آئیں گے۔

اثم اذا ما وقع آمنتہ بہ ء الان

۳۔ مہلک عذاب کے نازل ہوتے وقت مشرکین کا قرآن کریم پر ایمان کا اظہار کرنا بے سود ہوگا اور خدا تعالیٰ اسے قبول

نہیں کریگا۔ اثم اذا ما وقع آمنتہ بہ ء الان

۴۔ مہلک عذاب کے نازل ہونے کے وقت توبہ کرنا اور ایمان کا اظہار کرنا کوئی فائدہ نہیں دیتا اور یہ خدا کو قبول نہیں

ہے۔ اثم اذا ما وقع آمنتہ بہ ء الان

۵۔ خدا تعالیٰ نے مشرکین کو کفر پر اصرار کرنے سے ڈرایا ہے اور انہیں تنبیہ کی ہے کہ مہلک عذاب کے آنے سے پہلے پہلے

خبردار ہو جائیں اور ایمان لے آئیں۔ اثم اذا ما وقع آمنتہ بہ ء الان

۶۔ مشرکین عذاب کے نازل ہونے سے پہلے مسلسل اسکے جلد نزول کے خواہاں تھے۔

اثم اذا ما وقع ... و قد کنتم بہ تستعجلون

۷۔ مشرکین، اس مہلک عذاب کے نزول کے وقت خدا تعالیٰ سے چاہیں گے کہ اسے دور کر دے۔

اثم اذا ما وقع آمنتہ بہ ء الن و قد کنتم بہ تستعجلون

۸۔ مہلک عذاب کے آنے کے وقت لوگوں کی پشیمانی بے سود ہوگی اور اس سے عذاب ٹلے گا نہیں۔

اثم اذا ما وقع آمنتہ بہ ء الن و قد کنتم بہ تستعجلون

ایمان: ایمان عذاب کے وقت ۵، ۳، ۲؛ ایمان کی دعوت ۵؛ بے ثمر ایمان ۳، ۲

پشیمانی: اس کا بے فائدہ ہونا ۸؛ یہ عذاب کے وقت ۸

توبہ: اس کا بے ثمر ہونا ۳؛ یہ عذاب کے وقت ۳

حق: حق دشمن مہلک عذاب کے وقت ۲؛ حق دشمنوں کا ایمان ۲

خدا تعالیٰ: اسکی تنبیہ ۵؛ اسکی دعوت ۵؛ اسکی طرف سے مذمت ۱؛ اس کے نواہی ۵

قرآن کریم: اسکی پیشین گوئیاں ۲

کفار: انکا کفر پر اصرار ۱؛ انکی مذمت کا فلسفہ ۱؛ یہ مہلک عذاب کے وقت ۲

کفر: اس پر اصرار سے نہی ۵

مشرکین: انکا ایمان ۲، ۳؛ انکا کفر پر اصرار ۱؛ انکو تنبیہ ۵؛ انکو دعوت ۵؛ انکی مذمت کا فلسفہ ۱؛ صدر اسلام کے مشرکین کے مطالبے ۴، ۶؛ یہ اور عذاب ۶؛ یہ مہلک عذاب کے وقت ۷

آیت ۵۲

﴿ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُحْزَنُونَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ﴾

اس کے بعد ظالمین سے کہا جائے گا کہ اب ہمیشگی کا مزہ چکھو۔ کیا تمہارے اعمال کے علاوہ کسی اور چیز کا بدلہ دیا جائے گا۔

۱۔ جہان آخرت میں ظالموں کو بتادیا جائیگا کہ انکا عذاب دائمی اور ہمیشگی ہے۔ ثم قيل للذين ظلموا ذوقوا عذاب الخلد

۲۔ جو لوگ مہلک عذاب کے نتیجے میں نابود ہوں گے وہ ظالم اور ستم پیشہ ہیں اور آخرت کے دائمی عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اثم اذا ما وقع ... ثم قيل للذين ظلموا ذوقوا عذاب الخلد

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) اور قرآن کو جھٹلانے والے ظالم اور ستم پیشہ لوگ ہیں۔

اثم اذا ما وقع آمنتكم به ... ثم قيل للذين ظلموا

۳۔ قرآن کریم کو جھٹلانا اور اس کا انکار ظلم ہے اور یہ جھٹلانے اور انکار کرنے والوں کے اخروی عذاب میں ہمیشہ رہنے

کا سبب ہے۔ اثم اذا ما وقع آمنتكم به ... ثم قيل للذين ظلموا ذوقوا عذاب الخلد

۵۔ ظالموں کا قیامت میں دائمی عذاب میں مبتلا ہوں

صرف انکے اپنے مسلسل ظلم و ستم کا نتیجہ ہے۔ ثم قيل للذين ظلموا ذوقوا عذاب الخلد هل تجزون الا بما كنتم تكسبون

۶۔ قیامت میں انسان کو صرف اسکے اپنے دنیاوی اعمال کا بدلہ دیا جائیگا۔ هل تجزون الا بما كنتم تكسبون
۷۔ انسان کے کردار اور آخرت میں اسکے بدلے کے درمیان مکمل تناسب ہوگا۔
ذوقوا عذاب الخلد هل تجزون الا بما كنتم تكسبون

جملہ "هل تجزون الا بما كنتم تكسبون" میں باء مقابلہ کیلئے ہے اور ہو سکتا ہے اس سوال کا جواب ہو کہ کیوں کفار دائمی عذاب میں مبتلا ہوں گے (ذوقوا عذاب الخلد) خدا تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ یہ حکم انکے کردار اور گناہوں کے ساتھ تناسب رکھتا ہے۔

لہذا انسان کے عمل اور اسکی سزا (دائمی عذاب) کے درمیان ارتباط اور تناسب ہے۔
آنحضرت (ص): آپ (ص) کو جھٹلانے والوں کا ظلم ۳

سزا: اخروی سزا کے عوامل ۶؛ اس کا گناہ کے ساتھ تناسب ۷؛ سزا کا نظام ۷؛ ظالم لوگ: ۲، ۳
انکا اخروی عذاب ۱؛ انکا مہلک عذاب ۲

ظلم: اسکے اثرات ۵؛ اسکے موارد ۳

عذاب: اخروی عذاب کے اسباب ۵، ۳؛ اخروی عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ۱، ۵، ۳، ۲؛ مہلک عذاب ۲
عمل: دنیوی عمل کے اثرات ۶؛ ناپسندیدہ عمل کی اخروی سزا ۷

قرآن کریم: اسے جھٹلانے کا ظلم ۳؛ اسے جھٹلانے کی سزا ۳؛ اسے جھٹلانے والوں کا ظلم ۳
مشرکین: انکا ظلم ۳

آیت ۵۳

﴿وَيَسْتَنْبِثُونَكَ أَحَقُّ هُوَ قُلُّ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقُّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ﴾

یہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ عذاب برحق ہے تو فرما دیجئے کہ ہاں بیشک برحق ہے اور تم خدا کو عاجز نہیں بنا سکتے۔
۱۔ مشرکین، مہلک عذاب کی دھمکی کو باور نہ کرتے ہوئے اسے بے بنیاد دعویٰ تصور کرتے تھے۔

و یستنبثونک ا حق هو قل ای و ربی انه لحق

جملہ "ای و ربی انه لحق" جو کہ قسم، جواب قسم، جملہ اسمیہ اور تاکید سے مرکب ہے عذاب کے سلسلے میں مشرکین کے شدید انکار کو بیان کر رہا ہے۔

۲۔ مشرکین، قیامت کے دائمی عذاب کی دھمکی کو باور نہیں کرتے تھے اور اسے بے بنیاد دعویٰ سمجھتے تھے۔
ثم قيل ... ذوقوا عذاب الخلد ... و یستنبثونک ا حق هو

مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ "ہو" ضمیر کا مرجع "عذاب الخلد" (جو سابقہ آیت میں تھا) ہو۔

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) نے خدا کے حکم سے مشرکین کے استہزا

آمیز سوال کے جواب میں اپنی دھمکی دہرائی اور نابود کرنے والے عذاب کے حتمی طور پر واقع ہونے کا اعلان فرمایا۔
و یستنبثونک ا حق هو قل ای و ربی انه لحق

۳۔ معاشرے کے تقدیر ساز حقائق کو ثابت کرنے کیلئے "خدا کی قسم کھانا" جائز ہے۔ قل ای و ربی انه لحق

۵۔ خدا تعالیٰ کا رب ہونا اسکے وعدوں کے قطعاً عملی ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ قل ای و ربی انه لحق

۶۔ مہلک عذاب کے واقع ہونے کے وقت اسے دور کرنا کسی کی توان میں نہیں ہے۔ قل ای و ربی انه لحق و ما انتم

بمعجزین

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور مشرکین ۳; آپ (ص) کا شرعی ذمہ داری پر عمل کرنا ۳
احکام: ۳

انسان: اس کا عاجز ہونا ۶

حقائق: انکو ثابت کرنے کیلئے قسم کھانا ۳

خدا تعالیٰ: اسکی ربوبیت کے اثرات ۵; اسکے وعدوں کے عملی ہونے کے عوامل ۵
قسم: اسکے احکام ۳; جائز قسم ۳; خدا کی قسم ۳

عذاب: اضروی عذاب کو جھٹلانے والے ۲; مہلک عذاب کا حتمی ہونا ۳, ۶; مہلک عذاب کو جھٹلانے والے ۱; مہلک
عذاب کی دھمکی ۳

مشرکین: انکو دھمکی ۳; یہ اور اضروی عذاب ۲; یہ اور مہلک عذاب ۱

آیت ۵۳

﴿وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ وَأَسْرَوْا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَفُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾

اگر ہر ظلم کرنے والے نفس کو ساری زمین کے خزینے مل جائیں تو وہ اس دن کے عذاب کے بدلے دیدیگا اور عذاب کے
دیکھنے کے بعد اندر اندر نادام بھی ہوگا۔ لیکن ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کسی طرح کا
ظلم نہ کیا جائے گا۔

۱۔ مہلک عذاب کے مستحقین عذاب کے وقوع پذیر ہوتے وقت اپنی جان بچانے کیلئے اپنا سب کچھ نثار کرنے کو تیار ہیں
و لو ان لكل نفس ظلمت ما في الارض لافتدت به

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ گذشتہ بعض آیات مہلک عذاب کے بارے میں ہیں (قل ارايتم ان اتاكم عذابا به ياتا او
نهاراً...) اور بعض آیات عذاب قیامت کے متعلق ہیں (ثم قيل للذين ظلموا ذوقوا عذاب الخلد) ہو سکتا ہے یہ آیت
ظالموں کے، مہلک عذاب کو دیکھنے کے وقت ان کی حالت کو بیان کر رہی ہو اور ہو سکتا ہے قیامت کے عذاب کے
بارے میں ہو مندرجہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بنا پر ہے۔

۲۔ مہلک عذاب، اسکے مستحقین کیلئے بہت وحشتناک اور طاقت فرسا ہوگا۔

و لو ان لكل نفس ظلمت ما في الارض لافتدت به

"ما فی الارض" (جو کچھ زمین میں ہے); کہ جو زمین اور جو کچھ اس میں ہے کہ بالفعل وجود میں ظہور رکھتا ہے; سے پتا چلتا ہے کہ اس آیت میں عذاب سے مراد مہلک عذاب ہے۔

۳۔ عذاب قیامت کے نزول کے وقت ستمگروں کا خوف و وحشت اس قدر زیادہ ہوگا کہ اگر ان میں سے ہر ایک سے انکی رہائی کے بدلے میں زمین میں موجود سب کچھ دینے کیلئے کہا جائے تو اگر وہ یہ سب کچھ رکھتے ہوتے تو فوراً دے دیتے۔

و لو ان لكل نفس ظلمت ما في الارض لافتدت به

۳۔ حب نفس، انسان کے اندر موجود سب سے زیادہ قوی غریزہ ہے۔ و لو ان لكل نفس ظلمت ما في الارض لافتدت به

انسان کا اپنے آپ کو نجات دینے کیلئے زمین کے اندر موجود سب کچھ; اگر اسکے اختیار میں ہوتا; نثار کرنے کیلئے تیار ہونا مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۵۔ شرک، پیغمبر (ص) کی تکذیب اور قرآن کے انکار پر اصرار ظلم ہے کہ جس کا نتیجہ عذاب ہے۔

و ان كذبوك ... اثم اذا ما وقع آمنتم به ... و لو ان لكل نفس ظلمت ما في الارض لافتدت به

۶۔ انسان کو موت سے بچانے کے سب وسائل و اسباب، مہلک عذاب کے مقابلے میں بے اثر ہیں اور کارآمد نہیں ہیں۔ و لو ان لكل نفس ظلمت ما في الارض لافتدت به

۷۔ ظالم اور ستم پیشہ لوگ عذاب کے مستحق ہیں۔ و لو ان لكل نفس ظلمت ما في الارض لافتدت به

"لکل نفس ظلمت" میں "ظلمت" ظلم کے علت ہونے کی طرف اشارہ ہے اور ظالموں کے مستحق عذاب ہونے کو بیان کر رہا ہے۔

۸۔ ستم پیشہ مشرک لوگ جب اس مہلک عذاب کو دیکھیں گے تو فرط شرمساری کیوجہ سے اپنی پشیمانی کو چھپائیں گے۔

و لو ان لكل نفس ظلمت ... و اسروا الندامة لما راوا العذاب

۹۔ ستم پیشہ مشرک لوگ جب عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو انکی زبانیں بند ہو جائیں گی اور اپنے کئے ہوئے کاموں پر

ندامت کا اظہار بھی نہیں کر سکیں گے۔ و لو ان لكل نفس ظلمت ... و اسروا الندامة لما راوا العذاب

۱۰۔ ستم پیشہ مشرک لوگ عذاب کو دیکھ کر اپنے کئے ہوئے پر پشیمانی کا اظہار کریں گے۔
و لو ان لكل نفس ظلمت ... و اسروا الندامة لما راوا العذاب

"اسر" کا معنی "کتم" بھی ہے اور "اظہر" بھی (لسان العرب) مندرجہ بالا مطلب دوسری صورت میں ہے۔

۱۱۔ ستمگروں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا فیصلہ عدل و انصاف کی بنیادوں پر ہے۔
و لو ان لكل نفس ظلمت ... لما راوا العذاب و قضی بینہم بالقسط

۱۲۔ ستمگروں کا عذاب ان کیلئے عادلانہ بدلہ ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائیگا۔

و لو ان لكل نفس ظلمت ... لما راوا العذاب و قضی بینہم بالقسط و ہم لا یظلمون

۱۳۔ خدا تعالیٰ کے سزا کے نظام میں حتی ستمگروں پر بھی ظلم نہیں ہوتا۔

و لو ان لكل نفس ظلمت ... قضی بینہم بالقسط و ہم لا یظلمون

۱۳۔ "عن حماد بن عیسیٰ عن رواد عن ابی عبد اللہ (ع) قال: سئل عن قول اللہ: "و اسروا الندامة ... " قال: قیل

له: و ما ینفعہم اسرار الندامة و ہم فی العذاب؟ قال: کرہوا شماتۃ الاعداء؛ حماد بن عیسیٰ ایک شخص سے روایت

کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام سے خدا تعالیٰ کے اس فرمان "اپنی پشیمانی کو دل میں چھپائیں گے..." کے بارے میں

سوال کیا گیا کہ ان کیلئے پشیمانی کو مخفی کرنے کا کیا فائدہ جبکہ وہ عذاب میں ہیں؟ فرمایا وہ دشمنوں کی مذمت کو ناپسند کرتے

ہیں^(۱)

آنحضرت (ص): آپکو (ص) جھٹلانے کے اثرات ۵

اسما و صفات: صفات جلال ۱۳

انسان: اس کا قوی ترین غریزہ ۳؛ اسکی حب نفس ۱؛ اسکی تمایلات ۱

پشیمانی: اسے چھپانا ۱۳؛ پشیمانی، عذاب کے وقت ۱۰، ۸

حب نفس: اسکی اہمیت ۳

خدا تعالیٰ: اسکی سزاؤں کی خصوصیات ۱۱؛ اسکی قضاوت کی خصوصیات ۱۱؛ خدا اور ظلم ۱۳؛ خدا کا عدل ۱۱، ۱۳

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۲۳ ح ۲۶۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۰۶ ح ۷۷۔

روایت: ۱۳

سزا: اس میں عدل ۱۳

شرک: اس پر اصرار کے اثرات ۵

ظالم لوگ: انکا اخروی عذاب ۳، ۱۲؛ انکا خوف ۳؛ انکا عذاب ۴، ۱۲؛ انکی پشیمانی ۱۳؛ انکی سزا ۱۳؛ انکے بارے میں فیصلہ ۱۱

ظلم: اسکے موارد ۵

عذاب: اسکے اسباب ۵؛ اسکے اہل ۴؛ اس میں عدل ۱۲؛ مہلک عذاب سے نجات ۱، ۶، ۳؛ مہلک عذاب کا خوناک ہونا

۲؛ مہلک عذاب کی خصوصیات ۲، ۶

قرآن کریم: اسے جھٹلانے کے اثرات ۵

مادی وسائل: انکا کردار ۶

مشرکین: انکا عاجز ہونا ۹؛ انکی پشیمانی ۸، ۱۰؛ یہ مہلک عذاب کے وقت ۸، ۱۰، ۹

آیت ۵۵

﴿أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾

یادرکھو کہ خدا ہی کے لئے زمین و آسمان کے کل خزانے ہیں اور آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا وعدہ برحق ہے اگرچہ لوگوں کی اکثریت نہیں سمجھتی ہے۔

۱۔ آسمان و زمین کے تمام موجودات کا مالک صرف خدا ہے۔ الا ان لله ما فی السماوات و الارض

۲۔ جہاں خلقت میں کئی آسمان ہیں۔ السماوات و الارض

۳۔ خدا کے وعدے برحق ہیں اور انکی مخالفت کا کوئی

امکان نہیں ہے۔ الا ان وعد الله حق

۳۔ خدا تعالیٰ کا عالم ہستی کا مطلق اور ہر لحاظ سے مالک ہونا اسکے اپنے سب وعدوں کو عملی جامہ پہنانے پر قادر ہونے کی

علامت ہے۔ الا ان لله ما في السموات و الارض الا ان وعد الله حق

۵۔ خدا تعالیٰ کا ظالم مشرکین کو عذاب دینے کا وعدہ، حق ہے اور اسکی مخالفت کا امکان نہیں ہے۔

يقولون متى هذا الوعد ... الا ان وعد الله حق

۶۔ زیادہ تر مشرکین خدا تعالیٰ کے عالم ہستی کا مطلق مالک ہونے اور اسکے وعدوں کے یقیناً عملی ہونے سے جاہل اور نا آگاہ

ہیں۔ الا ان لله ما في السموات ... الا ان وعد الله حق ولكن اكثرهم لا يعلمون

آسمان: انکا متعدد ہونا ۲

جہان خلقت: اس کا مالک ۱، ۳

خدا تعالیٰ: اسکی خصوصیات ۱؛ اسکی قدرت کی نشانیاں ۳؛ اسکی مالکیت ۱، ۳؛ اسکے وعدوں کا حتمی ہونا ۵، ۳؛ اسکے وعدوں کا

حق ہونا ۵، ۳؛ اسکے وعدوں کے عملی ہونے کی نشانیاں ۳

مشرکین: انکو عذاب کا وعدہ ۵؛ انکی جہالت ۶؛ یہ اور خدا کی مالکیت ۶؛ یہ اور خدا کے وعدے ۶

آیت ۵۶

﴿هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾

وہی خدا حیات و موت کا دینے والا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو پلٹا کر لے جایا جائے گا۔

۱۔ موت و حیات صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ ہو یحیی و یمیت

فعل "یحیی" پر ضمیر کا مقدم کرنا ہو سکتا ہے حصر کیلئے ہو۔

۲۔ خدا تعالیٰ کا مارنے اور زندہ کرنے پر قادر ہونا اسکے عالم ہستی کا واحد مالک ہونے کا تقاضا ہے۔

الا ان لله ما في السموات و الارض ... ہو یحیی و یمیت

۳۔ سب انسانوں کی بازگشت صرف خدا کی طرف ہے۔ و الیہ ترجعون

۴۔ خدا تعالیٰ کی طرف بازگشت انسان کی موت و حیات کی انتہا اور غایت ہے۔ ہو یحییٰ و یمیت و الیہ ترجعون

۵۔ انسان، موت کے ساتھ ختم نہیں ہوتا بلکہ خدا کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ ہو یحییٰ و یمیت و الیہ ترجعون

۶۔ خدا تعالیٰ کا زندہ کرنے اور مارنے پر قادر ہونا اسکے قیامت برپا کرنے پر قادر ہونے کی علامت ہے۔

ہو یحییٰ و یمیت و الیہ ترجعون

انسان: اس کا انجام ۳، ۴

حیات: اس کا سرچشمہ ۱

خدا تعالیٰ: اسکی خصوصیات ۱، ۲، ۳؛ اسکی قدرت کا سرچشمہ ۲؛ اسکی قدرت کی نشانیاں ۶؛ اسکی مالکیت کے اثرات ۲

خدا کی طرف بازگشت: ۳، ۴، ۵

مردے: انہیں آخرت میں زندہ کرنا ۶

موت: اس کا سرچشمہ ۱؛ اسکی حقیقت ۵

آیت ۵۷

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاء لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴾

ایہا الناس تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی شفا کا سامان اور ہدایت اور صاحبان ایمان کے لئے رحمت قرآن آچکا ہے۔

۱۔ قرآن کریم سب انسانوں کیلئے نصیحت اور بیمار دل لوگوں کی دلی بیماریوں کیلئے شفا بخش دوا ہے۔

یا ایہا الناس قد جائتکم موعظة من ربکم و شفاء لما فی الصدور

- ۲۔ قرآن کریم کی دعوت، عام اور پورے جہان کیلئے ہے۔ یا ایہا الناس قد جائتکم موعظة من ربکم
- ۳۔ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ قد جائتکم موعظة من ربکم
- ۳۔ خدا کی ربوبیت ایسی کتاب کے نازل ہونے کا تقاضا کرتی ہے جو نصیحت آموز، شفا بخش، ہدایتگر اور رحمت بخش ہو۔
یا ایہا الناس قد جائتکم موعظة من ربکم و شفاء لما فی الصدور و ہدی و رحمة
- ۵۔ خدا تعالیٰ رب اور سب انسانوں کی پرورش کرنے والا ہے۔ یا ایہا الناس قد جاء تکم موعظة من ربکم
- ۶۔ قرآن، مومنین کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔ و ہدی و رحمة للمومنین
- ۷۔ قرآن میں مذکور موضوعات: نصیحت آموز، شفا بخش، ہدایت گر اور رحمت بخش ہیں۔
یا ایہا الناس قد جاء تکم موعظة من ربکم ... و رحمة للمومنین
- ۸۔ امام صادق علیہ السلام اپنے آبا و اجداد سے روایت کرتے ہیں: شکا رجل الى النبی (ص) وجعاً فی صدره فقال (ص) استشف بالقرآن فان الله عزوجل يقول و شفاء لما فی الصدور^(۱)
- ایک شخص نے پیغمبر (ص) کی خدمت میں سینے کے درد کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا قرآن کے ذریعے شفا حاصل کرو کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (قرآن) شفا ہے اس چیز کیلئے جو سینے میں ہے۔
- ۹۔ امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے "و انزل علیکم کتاب فیہ شفاء لما فی الصدور من امراض الخواطر و مشبہات الامور"^(۲)
- (خدا تعالیٰ) نے تمہارے لئے ایسی کتاب نازل کی ہے کہ جس میں فکری بیماریوں اور ان مشتبہ امور کی شفا ہے جو دلوں کے اندر ہیں۔
- انسان: اس کا تربیت کرنے والا ۵
خدا تعالیٰ: اسکی ربوبیت ۵؛ اسکی ربوبیت کے اثرات ۳؛
روایت: ۸، ۹

(۱) کافی ج ۲ ص ۶۰۰ ج ۷۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۰۷ ح ۸۰۔

(۲) نور الثقلین ج ۲ ص ۳۰۷ ح ۷۹۔

قرآن کریم: اس کا پورے جہان کیلئے ہونا ۲؛ اس کا شفا بخش ہونا ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹؛ اس کا کردار ۸، ۹؛ اس کا نصیحت آموز ہونا ۱، ۲؛ اس کا وحی ہونا ۳؛ اس کا ہدایت گر ہونا ۴، ۵، ۶، ۷؛ اس کی تعلیمات ۷؛ اس کی خصوصیات ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰؛ اس کے نزول کے عوامل ۲۱

مومنین: مومنین اور قرآن ۶

آیت ۵۸

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾

پیغمبر کہہ دیجئے کہ یہ قرآن فضل و رحمت خدا کا نتیجہ ہے لہذا انھیں اس پر خوش ہونا چاہئے کہ یہ ان کے جمع کئے ہوئے اموال سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

۱۔ قرآن کریم، فضل خدا کا مظہر اور اس کی رحمت کا جلوہ ہے۔ یا ایہا الناس قد جاء تکم موعظة من ربکم ... قل بفضل الله و برحمته

۲۔ وہ نعمت کہ جس کا ہاتھ میں آجانا مومنین کی خوشحالی اور شادمانی کا سامان ہونا چاہیے صرف قرآن ہے۔

قد جاء تکم موعظة من ربکم ... قل بفضل الله و برحمته فبذلك فليفرحوا

۳۔ قرآن سے بہرہ مند ہونے والی نعمت جو مومنین کے پاس ہے یہ دوسرے لوگوں کے تمام مال و متاع سے بہتر اور زیادہ

قیمتی ہے۔ قد جاء تکم موعظة من ربکم ... قل بفضل الله و برحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون

"یفرحوا" اور "یجمعون" کی فاعلی ضمیروں کے مرجع کے بارے میں تین احتمال ہیں۔

الف: دونوں کا مرجع "الناس" ہو۔

ب: دونوں کا مرجع "المومنین" ہو۔

ج: پہلی کا مرجع "المومنین" اور دوسری کا "الناس" ہو۔

مندرجہ بالا مطلب تیسرے احتمال کی بنا پر ہے۔

۳۔ قرآن ایسی نعمت ہے کہ جس سے بہرہ مند ہو کر مومنین کو اپنی تنگدستی اور دوسروں کے مادی ذخائر اور وسائل سے

غمگین نہیں ہونا چاہیے۔ قد جاء تکم موعظة من ربکم ... فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون

۵۔ فضل و رحمت الہی سے بہرہ مند ہونا سب مادی ذخائر سے بہتر ہے۔ قل بفضل اللہ و برحمته ... ہو خیر مما یجمعون
 ۶۔ رسول خدا (ص) سے روایت کی گئی ہے۔ من ہداه اللہ للاسلام و علمہ القرآن ثم شکا الفاقة کتب اللہ الفقر بین
 عینیہ الی یوم یلقاہ ثم تلا النبی (ص) : " قل بفضل اللہ و برحمته فبذلك فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون " من عرض
 الدنیا من الاموال ؛

جسے خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف ہدایت کی ہے اور اسے قرآن کی تعلیم دی ہے اسکے بعد (وہ شخص) تنگدستی کا شکوہ
 کرے تو خدا تعالیٰ قیامت تک فقر کو اسکی پیشانی پر لکھ دیتا ہے پھر پیغمبر (ص) نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "کہہ دو کہ خدا
 کے فضل و رحمت پر خوش ہوں کہ یہ اس سب سے بہتر ہے جسے لوگ جمع کرتے ہیں اور" جو جمع کرتے ہیں " سے مراد
 ہے دنیاوی اموال^(۱)

۷۔ عن ابی حمزہ عن ابی جعفر (ع) قال: قلت: " قل بفضل اللہ و برحمته فبذلك فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون "
 فقال: الا قرار بنبوة محمد (ص) و الایتمام بامیر المؤمنین (ع) ہو خیر مما یجمع هؤلاء فی دنیا ہم;
 ابو حمزہ سے نقل کیا گیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے امام باقر (ع) کے سامنے یہ آیت تلاوت کی " قل بفضل اللہ ... " تو آپ نے
 فرمایا حضرت محمد (ص) کی نبوت کا اقرار اور امیر المؤمنین (ع) کی پیروی ان سب چیزوں سے بہتر ہے جو لوگ دنیا میں
 جمع کرتے ہیں۔^(۲)

اطاعت: حضرت علی (ع) کی اطاعت کی اہمیت ۷

ایمان: حضرت محمد (ص) پر ایمان کی اہمیت ۷

ثروت اندوزی: اس کا بے قدر و قیمت ہونا ۷

خدا تعالیٰ: اسکی رحمت کی اہمیت ۵؛ اسکی رحمت کی نشانیاں ۱؛ اسکی فضل کی اہمیت ۵؛ اسکی فضل کی نشانیاں ۱

(۱) الدر المنثور ج ۴ ص ۳۶۸۔ مجمع البیان ج ۵ ص ۱۷۸۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۲۴ ح ۲۹۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۰۸ ح ۸۸۔

روایت: ۶، ۷

فقر: اسکے اسباب ۶

قرآن کریم: اسکی اہمیت ۲؛ اسکی خصوصیات ۱، ۳؛ اسکی فضیلت ۲، ۳

کفران: اسکے اثرات ۶

مادی وسائل: انکی قدر و قیمت ۵

مومنین: ان کے سرور کے عوائل ۲؛ یہ اور قرآن ۲، ۳

نعمت: نعمت قرآن ۲؛ نعمت قرآن کی اہمیت ۳، ۳

آیت ۵۹

﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ﴾

آپ کہہ دیجئے کہ خدا نے تمہارے لئے رزق نازل کیا تو تم نے اس میں بھی حلال و حرام بنانا شروع کر دیا تو کیا خدا نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے یا تم خدا پر افترا کر رہے ہو۔

۱۔ انسان کا رزق، خدا کا عطا کردہ اور اسکی طرف سے نازل ہوا ہے۔ قل ارأیتم ما انزل اللہ لکم من رزق

۲۔ انسانوں کا مستفید ہونا، رزق و روزی کے خدا کی طرف سے نازل ہونے کا فلسفہ ہے۔

ما انزل اللہ لکم من رزق

۳۔ ہر رزق میں اصل اولیٰ حلیت اور اباحہ ہے۔ ما انزل اللہ لکم من رزق فجعلتم منه حراما و حلال

۳۔ خدا تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ

رزق خدا کو اپنے یا دوسروں پر حرام کرے۔ قل ارأیتم ما انزل اللہ لکم من رزق فجعلتم منه حراماً و حلالاً
۵۔ خدا تعالیٰ نے ان مشرکین کی مذمت کی ہے جنہوں نے اپنی طرف سے اور خدا کی اجازت کے بغیر اس کے بعض حلال
رزق اپنے پر حرام کر رکھے تھے۔ قل ارأیتم ما انزل اللہ... فجعلتم منه حراماً و حلالاً قل أ اللہ اذن لکم

۶۔ خدا تعالیٰ کی اجازت کے بغیر حلال کو حرام کرنا بدعت اور افترا ہے۔
فجعلتم منه حراماً... قل أ اللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون

۷۔ شریعت اور قانون بنانا صرف خدا کی شان ہے۔ فجعلتم منه حراماً و حلالاً قل أ اللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون
احکام: ۴ انکی تشریح ۷

اصل اباحہ: ۳ اصل حلیت ۳

افترا: خدا پر افترا کے موارد ۶

انسان: اسکی روزی ۱

بدعت: اسکی حرمت ۳؛ اس کے موارد ۶

حلال: اسکو حرام کرنا ۶

خدا تعالیٰ: اس کا رازق ہونا ۱؛ اسکی خصوصیات ۷؛ اسکی طرف سے مذمت ۵

روزی: اس سے مستفید ہونا ۲، ۳؛ اس کا سرچشمہ ۱؛ اس کا فلسفہ ۲؛ اس کا نازل ہونا ۱؛ اسے حرام کرنا ۳

قواعد فقہیہ: ۳

محرمات: ۳

مشرکین: بدعت ایجاد کرنے والے مشرکین کی مذمت ۵؛ مشرکین اور حلال کو حرام کرنا ۵

آیت ۶۰

﴿وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ﴾

اور جو لوگ خدا پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں ان کا روز قیامت کے بارے میں کیا خیال ہے۔ اسے انسانوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن ان کی اکثریت شکر کرنے والی نہیں ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولنے اور اس پر بہتان باندھنے کی قیامت والے دن نہایت سخت اور تصورات سے بالاتر سزا ہوگی۔
وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۔ حلال کو حرام کرنا اور حرام کو حلال کرنا خدا تعالیٰ پر بہتان باندھنا اور جھوٹ بولنا ہے۔
فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا ... وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ

۳۔ قیامت ایسا دن ہے کہ جس میں انسان کا انجام مشخص اور معین ہوگا۔ وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ ... يَوْمَ الْقِيَامَةِ
۳۔ خدا تعالیٰ نے صدر اسلام کے مشرکین کو بہتان باندھنے اور حلال کو حرام کرنے کی وجہ سے قیامت والے دن سخت سزا کی دھمکی دی ہے۔ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا ... وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۔ خدا تعالیٰ کا فضل دائمی، منقطع نہ ہونے والا اور سب لوگوں (کافرو مومن) کے شامل حال ہوگا۔
إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

۶۔ رزق کا نازل ہونا اور اس سے بہرہ مندی کا جائز ہونا خدا تعالیٰ کے لوگوں پر فضل کرنے کی نشانی ہے۔
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ ... إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

۷۔ ہمیشہ لوگوں کی اکثریت خدا تعالیٰ کے رزق و فضل کے مقابلے میں ناشکری کرتی ہے۔
ان الله لذو فضل على الناس و لكن اكثرهم لا يشكرون

۸۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے رزق و فضل کا شکر ادا کرنے والے کم ہیں۔ ان الله لذو فضل على الناس و لكن اكثرهم لا يشكرون

۹۔ خدا تعالیٰ کے فضل و رزق کے مقابلے میں شکر ادا کرنا لازمی اور ضروری ہے۔
ان الله لذو فضل على الناس و لكن اكثرهم لا يشكرون

۱۰۔ حلال خدا کو حرام کرنا، اسکے فضل کے مقابلے میں ناشکری ہے۔
فجعلتم منه حراما و حلالا ... ان الله لذو فضل على الناس و لكن اكثرهم لا يشكرون

بدعت: اس کا انکار ۱۰

بدعت ایجاد کرنے والے: انکو دھمکی ۳ بہتان باندھنا: خدا پر بہتان باندھنے کی اخروی سزا ۱؛ خدا پر بہتان باندھنے کے موارد ۲

حلال: اسے حرام کرنا ۱۰، ۲

خدا تعالیٰ: اسکی دھمکی ۳؛ اسکے فضل کا دائمی ہونا ۵؛ اسکے فضل کا عام ہونا ۵؛ اسکے فضل کی خصوصیات ۵؛ اسکے فضل کی نشانیاں ۶

خدا تعالیٰ پر بہتان باندھنے والے: انکو دھمکی ۳

روزی: اس کا نزول ۶

سزا: اخروی سزا کے درجے ۱، ۳

شکر: اسکی اہمیت ۹

شکر گزار لوگ: انکا کم ہونا ۸

عمل: اس کا اخروی انجام ۳

قیامت: اسکی خصوصیات ۳

کفران: کفران نعمت کے موارد ۱۰

لوگ: انکی اکثریت کا کفران ۷

محرمات: انہیں حلال کرنا ۲

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین کو دھمکی ۳; صدر اسلام کے مشرکین کی اخروی سزا ۳

آیت ۶۱

﴿وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ﴾

اور پیغمبر آپ کسی حال میں رہیں اور قرآن کے کسی حصہ کی تلاوت کریں اور اے لوگو تم کوئی عمل کرو ہم تم سب کے گواہ ہوتے ہیں جب بھی کوئی عمل کرتے ہو اور تمہارے پروردگار سے زمین و آسمان کا کوئی ذرہ دور نہیں ہے اور کوئی شے ذرہ سے بڑی یا چھوٹی ایسی نہیں ہے جسے ہم نے اپنی کھلی کتاب میں جمع نہ کر دیا ہو۔

۱۔ خدا تعالیٰ پیغمبر (ص) کے سب حالات و شؤون اور قرآن کے ہر حصے کی تلاوت کا شاہد و ناظر ہے۔

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ ... إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا

۲۔ قرآن ایسی کتاب ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور پیغمبر (ص) پر پڑھی گئی ہے۔
و ما تتلوا منه من قرآن

مندرجہ بالا مطلب "منہ" کی ضمیر کے خدا تعالیٰ کی طرف پلٹنے اور قرآن کے نکرہ ہونے؛ کہ جو مصدر ہے مفعول کے معنی میں؛ سے حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ آیات قرآن کی تلاوت پیغمبر (ص) کا اہم اور ہمیشگی کام تھا۔ و ما تتلوا منه من قرآن

"تلاوت قرآن" کہ جو "ما تکون فی شان" میں آجاتی ہے کے ذکر سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ قرآن با عظمت کتاب ہے اور اسکی تلاوت کی بڑی قدر ہے۔ و ما تکون فی شان و ما تتلوا منه من قرآن

۵۔ شروع سے لیکر انسان کے سب اعمال ان گواہوں کے تحت نظر ہیں کہ جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے انکی نگرانی پر مامور کیا گیا ہے۔ و ما تکون فی شان و ما تتلوا منه من قرآن ولا تعملون من عمل الا کنا علیکم شہود

۶۔ انسان کا فریضہ ہے کہ اپنے سب اعمال کی نگرانی اور پابندی کرے۔

و ما تتلوا منه من قرآن و لا تعملون من عمل الا کنا علیکم شہود

۷۔ خدا تعالیٰ انسان کے سب اعمال پر شروع ہی سے حاضر و ناظر ہے۔ و لا تعملون من عمل الا کنا علیکم شہود اذ تفیضون فیہ

۸۔ زمین و آسمان کے سب موجودات چھوٹے سے لیکر بڑے تک خدا تعالیٰ کے تحت نظر اور اسکی احاطہ علمی میں ہیں اور واضح کتاب میں درج ہیں۔ و ما یعزب عن ربك من مثقال ذرة فی الارض و لا فی السماء و لا اصغر من ذلك و لا اکبر الا فی کتاب مبین

۹۔ خدا تعالیٰ کا رب ہونا، جہان ہستی پر ہر لحاظ سے اسکی نظارت کا تقاضا کرتا ہے۔

و ما یعزب عن ربك من مثقال ذرة فی الارض و لا فی السماء ... الا فی کتاب مبین

آنحضرت (ص): آپ (ص) پر خدا تعالیٰ کی نظارت ۱؛ آپ (ص) کا قرآن کو اہمیت دینا ۳؛ آپ (ص) کا قرآن کی تلاوت کرنا

۳؛ آپ (ص) کو وحی ۲

انسان:

اسکی ذمہ داری ۶

خدا تعالیٰ: اس کا احاطہ علمی ۸؛ اسکی ربوبیت کے اثرات ۹؛ اسکی نظارت ۸، ۷؛ اسکی نظارت کے عوادل ۹
عمل: اس پر نظارت کرنے والے ۷، ۵؛ اس کی نگرانی ۶؛ اسکے گواہ ۵
قرآن کریم: اس کا وحی ہونا ۲؛ اسکی تلاوت کی فضیلت ۳؛ اسکی خصوصیات ۲؛ اسکی عظمت ۳
کتاب: اس میں موجودات کا درج ہونا ۸

آیت ۶۲

﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾

آگاہ ہو جاؤ کہ اولیاء خدا پر نہ خوف طاری ہوتا ہے اور نہ وہ محزون اور رنجیدہ ہوتے ہیں۔

۱۔ اولیائے خدا وہ لوگ ہیں کہ جنکی نظر میں زمانے کے ناگوار واقعات ناپسندیدہ اور برے نہیں ہیں۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم

"خوف" یعنی ناخوشگوار حادثے کے واقع ہونے کی توقع کرنا (مفردات راغب) مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ چونکہ دنیا میں ناگوار حوادث کا پیش نہ آنا، بالخصوص خدا کے مقرب بندوں کیلئے، ممکن نہیں ہے پس ان سے خوف کے نفی کرنے کا معنایہ ہے کہ دنیوی حوادث ان کیلئے ناپسندیدہ اور ناگوار نہیں ہیں۔

۲۔ اولیائے خدا وہ لوگ ہیں کہ انہیں زمانے کے جو بھی حوادث پیش آجائیں وہ اپنے دل کو غمگین نہیں کرتے اور غم و

اندوہ کا غبار ان کے چہرے پر نہیں بیٹھتا۔ الا ان اولیاء اللہ ... و لا هم یحزنون

۳۔ خدا تعالیٰ کی دوستی انسان سے غم و اندوہ اور خوف کے دور ہونے کا سامان فراہم کرتی ہے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم و لا هم یحزنون

۳۔ اولیائے خدا دلی اطمینان و سکون سے مالا مال ہیں۔

الا ان اولياء الله لا خوف عليهم و لا هم يحزنون

۵۔ امام باقر (ع) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا: وجدنا فی کتاب علی بن الحسین (ع) "الا ان اولياء الله لا خوف عليهم و لا هم يحزنون" قال: اذا ادوا فرائض الله و اخذوا بسنن رسول الله (ص) ، و تورعوا عن محارم الله و زهدوا فی عاجل زهرة الدنيا و رغبوا فیما عند الله و اكتسبوا الطيب من رزق الله لا یريدون به التفاخر و التکاکثر ثم انفقوا فیما یلزمهم من حقوق واجبة فاولئك الذين بارك الله لهم فیما اكتسبوا و یتابون علی ما قدموا لآخرتهم؛ ہم نے امام زین العابدین (ع) کی کتاب میں دیکھا کہ آپ (ع) نے اس آیت شریفہ "الا ان اولياء الله..." کے ذیل میں فرمایا تھا۔ (جو لوگ) واجبات الہی کو انجام دیتے ہیں رسول خدا کی سنتوں پر عمل کرتے ہیں خدا کے حرام کاموں سے پرہیز کرتے ہیں، دنیا کے زرق برق کی پروا نہیں کرتے اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اسکی طرف توجہ مرکوز کرتے ہیں حلال اور خدا کی پسندیدہ روزی کماتے ہیں اور اسے ایک دوسرے پر فخر و مباہات کا ذریعہ قرار نہیں دیتے بلکہ انہیں اپنے ضروری مخارج اور واجب حقوق کی ادائیگی میں خرچ کرتے ہیں یہ ہیں کہ جنکی کمائی میں اسہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے اور انہوں نے اپنی آخرت کیلئے جو کچھ آگے بھیجا ہوا ہوتا ہے اسکی پاداش حاصل کرتے ہیں^(۱)

۶۔ ابن عباس کہتے ہیں پیغمبر اکرم (ص) سے سوال کیا گیا "یا رسول الله من اولياء الله؟ قال الذين اذا رُؤوا ذکر الله اولياء الله کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جنکا دیدار خدا کی یاد کا سبب ہو۔"^(۲)

۷۔ رسول خدا (ص) سے روایت کی گئی ہے: قال الله تعالى: حقت محبتی للمتحابین فی وحقت محبتی للمتزاوین فی و حقت محبتی للمتجالسین فی ، الذين یعمرون مساجدی بذكری و یعلمون الناس الخیر و یدعونهم الی طاعتی اولئك اولیای الذين اظلمهم فی ظل عرشی و اسکنهم فی جواری و آمنهم من عذابی و ادخلهم الجنة قبل الناس بخمس مائة عام ... ثم قرأ نبی الله: "الا ان اولياء الله لا خوف عليهم و لا هم يحزنون" خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے میری محبت ان لوگوں کیلئے حتمی اور ثابت ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہیں، ایک دوسرے سے ملنے کیلئے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھتے ہیں، جو لوگ میری مساجد کو میرے ذکر کے ساتھ آباد کرتے ہیں

(۱) تفسیر عیاشی ج ۳ ص ۱۲۴ ح ۳۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۰۹ ح ۹۲۔

(۲) الدر المنثور ج ۴ ص ۳۷۰۔

لوگوں کو اچھائیوں کی تعلیم دیتے ہیں اور انہیں میری اطاعت کی دعوت دیتے ہیں یہ میرے وہ اولیاء ہیں کہ جنہیں میں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا انہیں اپنے جوار میں ٹھہراؤں گا اور اپنے عذاب سے امن میں رکھوں گا۔ اور لوگوں سے پانچ سو سال پہلے انہیں جنت میں داخل کروں گا... پھر پیغمبر (ص) نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "الا ان اولیاء اللہ ..."(۱)

اولیاء اللہ: ان سے مراد ۶؛ انکا اطمینان ۳؛ انکا غم و اندوہ ۵؛ انکی شخصیت ۱، ۲؛ انکے فضائل ۴، ۵، ۳؛ یہ اور خوف ۵؛ یہ اور سختیاں ۱، ۲

خدا تعالیٰ: اسکی دوستی کے اثرات ۳

خوف: اسکے دور ہونے کے عوامل ۳

روایت: ۴، ۵، ۶؛ خدا کے محبوب بندے ۴

شرعی فریضہ: اس پر عمل کرنے کی اہمیت ۵

غم و اندوہ: اسکے دور ہونے کے عوامل ۳

آیت ۶۳

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے۔

۱۔ ایمان اور تقوا اولیائے خدا کی صفات میں سے ہیں۔ الا ان اولیاء اللہ...الذین آمنوا و کانوا یتقون

۲۔ اولیائے خدا وہ لوگ ہیں کہ جو حلقہ مومنین میں داخل ہونے کے بعد خدا کے تقوا کی ہمیشہ رعایت کرنے کے نتیجے میں ایمان کے پہلے سے بالاتر مرتبے پر فائز ہو جاتے ہیں۔

الا ان اولياء الله ... الذين آمنوا و كانوا يتقون

جملہ "وكانوا يتقون" جو ماضی استمراری ہے بتاتا ہے کہ اولیاء خدا ایمان سے پہلے دائمی تقوا کے مالک تھے اور چونکہ ایمان کے بغیر مسلسل صاحب تقوا ہونے کا کوئی معنی نہیں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ایمان اور تقوائے الہی کے نتیجے میں نئے ایمان، کہ جو پہلے ایمان سے برتر ہے، تک دسترس حاصل کر لیتے ہیں۔

۳_ خدا کے تقوا کی ہمیشہ رعایت کرنا انسان کے ولی اللہ کے مرتبہ پر فائز ہونے کا پیش خیمہ ہے۔

الا ان اولياء الله ... الذين آمنوا و كانوا يتقون

۳_ ایمان کے کئی درجے اور مرتبے ہیں۔ الذين آمنوا و كانوا يتقون

اولیاء خدا کا ہمیشہ تقوا کی رعایت کر کے سابقہ ایمان سے برتر ایمان کا حاصل کر لینا مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۵_ تقوا کی ہمیشہ رعایت کرنا ایمان کے درجے کی بلندی کا عامل ہے۔ الذين آمنوا و كانوا يتقون

۶_ ایمان اور تقوا انسان سے غم و اندوہ اور خوف کے دور ہونے کا سبب ہیں۔

الا ان اولياء الله لا خوف عليهم و لا هم يحزنون۔ الذين آمنوا و كانوا يتقون

اولیاء اللہ: انکا ایمان ۱، ۲؛ انکا تقوا ۱، ۲؛ انکا تکامل ۲؛ انکی صفات ۱؛ انکے مقام کا پیش خیمہ ۳

ایمان: اسکے اثرات ۶؛ اسکے درجے ۳؛ اسکے زیادہ ہونے کے عوامل ۵

تقوا: اسکی اہمیت ۵، ۳؛ اسکے اثرات ۶؛ اسکے دائمی ہونے کے اثرات ۵، ۳

خوف: اسکے دور ہونے کے عوامل ۶

غم و اندوہ: اسکے دور ہونے کے عوامل ۶

آیت ۶۳

﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

ان کے لئے زندگانی دنیا اور آخرت دونوں مقامات پر بشارت اور خوشخبری ہے اور کلمات خدا میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے اور یہی درحقیقت عظیم کامیابی ہے۔

۱۔ اولیاء خدا کو دنیا اور آخرت میں خاص بشارت دی جائے گی جو دوسرے مومنین کے حصے میں نہیں آئیگی۔
الا ان اولیاء اللہ ... لهم البشری فی الحیاء الدنیا و فی الآخرة

"لهم" کا "البشری" پر مقدم ہونا حصر کا فائدہ دیتا ہے اور "البشری" کا ال ہو سکتا ہے عہد ذہنی کا ہو اور ایک خاص بشارت کی طرف اشارہ ہو یعنی وہ خاص بشارت صرف اولیائے خدا کے شایان شان ہے۔

۲۔ دنیا اور آخرت کی بشارتیں صرف ان مومنین کیلئے ہیں جو تقوا کو اپنا شعار بنا کر ولی اللہ کے مقام پر فائز ہو جاتے ہیں۔
الا ان اولیاء اللہ ... الذین آمنوا و کانوا یتقون۔ لهم البشری فی الحیاء الدنیا و فی الآخرة

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "البشری" کا "ال" استغراق کیلئے ہو۔

۳۔ ایمان اور تقوا خدا تعالیٰ کی دنیاوی اور اخروی بشارتوں کے حاصل ہونے کا سامان فراہم کرتے ہیں۔
الذین آمنوا و کانوا یتقون۔ لهم البشری فی الحیاء الدنیا و فی الآخرة

۳۔ باتقوا مومنین کیلئے خدا تعالیٰ کی بشارتیں ان سے غم و اندوہ اور خوف کے دور ہونے کا سبب ہیں۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم و لا هم یحزنون۔ الذین آمنوا و کانوا یتقون۔ لهم البشری فی الحیاء الدنیا و فی الآخرة

ہو سکتا ہے جملہ "لهم البشری" اس جملے "لا خوف علیہم و لا هم یحزنون" کی علت

کو بیان کر رہا ہو یعنی چونکہ اولیائے خدا کو دنیا میں بشارت حاصل ہوتی ہے اسلئے خوف و حزن ان سے دور ہو جاتا ہے۔

۵۔ اولیائے خدا کا غم و اندوہ اور خوف نہ رکھنا انہیں خدا کی طرف سے بشارت ہے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم و لا ہم یحزنون ... لہم البشری فی الحیاء الدنیا و فی الآخرة

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "البشری" کا "ال" عہد ذکر می کا ہو اور جملہ "لا خوف علیہم و لا ہم یحزنون" کی طرف اشارہ ہو۔

۶۔ خدا تعالیٰ کے کلمات (خدا تعالیٰ کے وعدے اور سنہیں) میں نہ تبدیلی آسکتی ہے اور نہ انکی خلاف ورزی کا امکان ہے۔
لا تبدیل لکلمات اللہ

۷۔ دنیا و آخرت میں اولیائے خدا کو بشارتیں خدا تعالیٰ کا ایسا وعدہ ہے جسکی خلاف ورزی کا کوئی امکان نہیں ہے۔
لہم البشری فی الحیاء الدنیا و فی الآخرة لا تبدیل لکلمات اللہ

۸۔ ولی اللہ کے مقام پر فائز ہو جانا اور دنیا و آخرت میں بشارتوں کا دریافت کرنا اولیائے خدا کی بہت بڑی کامیابی ہے۔
الا ان اولیاء اللہ ... لہم البشری فی الحیاء الدنیا و فی الآخرة ... ذلك هو الفوز العظیم

۹۔ ایمان و تقوا دنیا و آخرت میں انسان کی کامیابی کا باعث ہے۔

الذین آمنوا و کانوا یتقون۔ لہم البشری فی الحیاء الدنیا و فی الآخرة ... ذلك هو الفوز العظیم

۱۰۔ دونوں جہانوں میں خدا تعالیٰ کی بشارتوں کو دریافت کرنا اور ان سے بہرہ مند ہونا عظیم کامیابی ہے۔
لہم البشری فی الحیاء الدنیا و فی الآخرة ذلك هو الفوز العظیم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ جملہ "لہم البشری" اولیاء کے انجام کو بیان کرنے کیلئے ہو۔

۱۱۔ اتی رسول اللہ (ص) رجل ... فقال: یا رسول اللہ اخبرنی عن قول اللہ عزوجل: "الذین امنوا و کانوا یتقون لہم البشری فی الحیاء الدنیا و فی الآخرة" فقال: اما قوله تعالى "لہم البشری فی الحیاء الدنیا" فہی الرؤیا الحسنیۃ یراہا المؤمن فیبشر بها فی دنیاہ و اما قول اللہ عزوجل: "و فی الآخرة" فانھا بشارۃ المؤمن عند الموت یشیر بها عند موتہ ان اللہ قد غفر لك و لمن یحملك الی

قبرک: ایک شخص پیغمبر (ص) کی خدمت میں آیا... اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری اختیار کی ان کیلئے دنیاوی زندگی اور آخرت میں بشارت ہے" کا معنی سمجھائیے و آپ (ص) نے فرمایا: دنیا میں بشارت سے مراد وہ اچھا خواب ہے جو مومن دیکھتا ہے اور اسکے ذریعے اسے دنیا میں بشارت دی جاتی ہے اور رہی آخرت کی بشارت تو یہ وہ بشارت ہے جو موت کے وقت مومن کو دی جاتی ہے کہ اسے کہا جاتا ہے خدا تعالیٰ نے تجھے اور جنہوں نے تیرے جنازے کو قبر تک اٹھایا ہے بخش دیا ہے۔^(۱)

۱۲۔ ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں: قلت لابی جعفر (ع): ما یصنع باحد (نا) عند الموت؟ قال: ... الا ابشرك يا ابا حمزة فقلت: بلی جعلت فداک، فقال: اذا كان ذالک اتاه رسول اللہ (ص) و علی (ع) معه ... فقال له رسول اللہ: ... هلمّ الینا فما امامک خیر لک مما خلفت، اما ما کنت تخاف فقد امنتہ و اما ما کنت ترجو فقد هجمت علیہ، ایتها الروح اخرجی الی روح اللہ و رضوانہ، فيقول له علی (ع) مثل قول رسول اللہ (ص) ثم قال: يا ابا حمزة الا اخبرک بذلك من کتاب اللہ، قوله: "الذین آمنوا و کانوا یتقون لهم البشری فی الحیاة الدنیا و فی الآخرة"

میں نے امام باقر سے عرض کیا موت کے وقت (ہمارے) افراد کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے؟ تو حضرت نے فرمایا... ابو حمزہ کیا تجھے بشارت نہ دوں؟ تو میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ آپ (ع) پر قربان ہو جاؤں تو آپ (ع) نے فرمایا جب موت کا وقت آتا ہے تو رسول خدا علی (ع) کے ہمراہ... (جان کنی کی حالت والے کے پاس آتے ہیں) پس رسول خدا (ص) فرماتے ہیں... پس ہمارے پاس آجاؤ جو کچھ تیرے لئے آگے رکھا گیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو تو نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔ جس چیز سے تو ڈرتا تھا اس سے تجھے امان ہے اور جسکی تجھے امید تھی اسے تو نے پالیا اے روح آرام اور خدا کی خوشنودی کیلئے نکل آپھر حضرت علی (ع) بھی یہی پیغمبر (ص) والی باتیں کمرتے ہیں پھر امام باقر (ع) فرماتے ہیں اے ابو حمزہ کیا تجھے اسی مطلب کی کتاب خدا سے خبر نہ دوں؟ خدا تعالیٰ کا یہ کلام ہے (الذین آمنوا و کانوا یتقون لهم البشری فی الحیاة الدنیا و فی الآخرة)^(۲)

اولیائے خدا: انکو اخروی بشارت ۱؛ انکو بشارت ۱۱، ۴، ۵؛ انکو دنیوی بشارت ۱؛ انکی کامیابی کے عوامل ۸؛ انکی

(۱) من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۷۹ ح ۱۱۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۰۹ ح ۹۵۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۲۶ ح ۳۴۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۱۳ ح ۱۰۵۔

موت ۱۲؛ انکے فضائل ۵، ۲، ۱؛ انکے مقام کو پالینے کی اہمیت ۸؛ انکے مقام کی اہمیت ۲
ایمان: اسکے اثرات ۹، ۳

بشارت: اضروی بشارت ۸؛ اضروی بشارت کا پیش خیمہ ۳؛ اضروی بشارت کے مستحقین ۲؛ دنیوی بشارت ۸؛ دنیوی
بشارت کا پیش خیمہ ۳؛ دنیوی بشارت کے مستحقین ۲
تقوا: اسکی اہمیت ۲؛ اسکے اثرات ۹، ۳

خدا تعالیٰ: اسکی بشارتوں کا پیش خیمہ ۳؛ اسکی بشارتوں کی اہمیت ۱۰؛ اسکی بشارتوں کے اثرات ۳؛ اسکی بشارتیں ۵، ۷؛ اسکی
سنتوں کا حتمی ہونا ۶؛ اسکے کلمات کا حتمی ہونا ۶؛ اسکے وعدوں کا حتمی ہونا ۷، ۶
خوف: اسکے دور ہونے کے عوامل ۳ روایت ۱۱، ۱۲

غم و اندہ: اسکے دور ہونے کے عوامل ۳

کامیابی: اضروی کامیابی کا پیش خیمہ ۹؛ اسکے درجے ۱۰؛ اسکے موارد ۱۰؛ دنیوی کامیابی کا پیش خیمہ ۹
مستقین: انکو بشارت ۳

مومنین: انکو بشارت ۳

آیت ۶۵

﴿وَلَا يَخْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾

پیغمبر آپ ان لوگوں کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہوں۔ عزت سب کی سب صرف اللہ کے لئے ہے وہی سب کچھ سننے والا
ہے۔ اور جاننے والا ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم (ص) کی رسالت کے خلاف مشرکین کا غلط پروپیگنڈا اور ناروا باتیں اس حد تک تھیں کہ آنحضرت (ص)

کے قلب مبارک کے رنج و اندوہ کا باعث بنیں۔ و لا یحزنک قولہم

۲۔ خدا تعالیٰ نے مشرکین کی ناروا باتوں کے مقابلے میں پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی دی ہے اور شرک کے مقابلے میں توحید کی قطعی کامیابی کے وعدے کے ساتھ آپ (ص) کو انکی سازشوں کی ناکامی سے مطمئن کیا ہے۔

و لا یحزنک قولہم ان العزۃ للہ جمیعاً

۳۔ مومنین کو دشمن کے پروپیگنڈے کے مقابلے میں اپنے آپ پر غم و اندوہ طاری نہیں کرنا چاہیے۔ لا یحزنک قولہم اگرچہ جملہ "لا یحزنک" کے مخاطب پیغمبر (ص) ہیں لیکن "ان العزۃ للہ جمیعاً" کہ جو مقام تعلیل میں ہو سکتا ہے، کو مد نظر رکھتے ہوئے مورد سے الغاء خصوصیت کر کے اسے تعمیم دی جاسکتی ہے۔

۴۔ سب عزتیں خدا کے شایان شان ہیں۔ ان العزۃ للہ جمیعاً

۵۔ خدا تعالیٰ سب عزتوں کا سرچشمہ ہے۔ ان العزۃ للہ جمیعاً

۶۔ مشرکین، ذلیل و حقیر اور عزت سے بے بہرہ لوگ ہیں۔ و لا یحزنک قولہم ان العزۃ للہ جمیعاً

۷۔ خدا تعالیٰ کی انحصاری عزت اور اسکی مطلق دانائی و سماعت کی طرف توجہ دشمن کے پروپیگنڈے سے پیدا ہونے والے غم و اندوہ کو دور کرتی ہے۔ و لا یحزنک قولہم ان العزۃ للہ جمیعاً هو السميع العليم

۸۔ خدا تعالیٰ سمیع (سننے والا) اور علیم (جاننے والا) ہے۔ هو السميع العليم

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور مشرکین ۲; آپ (ص) کسی تسلی ۲; آپ (ص) کے خلاف پروپیگنڈے کے اثرات ۱;
آپ (ص) کے رنج کے عوامل ۱; آپ (ص) کے غم و اندوہ کے عوامل ۱

اسما و صفات: سمیع ۸; علیم ۸

توحید: اسکی کامیابی کا وعدہ ۲

خدا تعالیٰ: اسکی خصوصیات ۳; خدا تعالیٰ اور عزت ۵; خدا تعالیٰ کی تسلیاں ۲; خدا تعالیٰ کی عزت ۳; خدا تعالیٰ کے وعدے ۲

شرک: اسکی شکست کا وعدہ ۲

عزت: اس سے محروم لوگ ۶؛ اس کا سرچشمہ ۵

غم و اندوہ: اسکے دور ہونے کے عوامل ۷

مشرکین: انکا ناپسندیدہ پروپیگنڈا ۱؛ انکی ذلت ۶؛ انکی سازشوں کی شکست ۲؛ انکی محرومیت ۶؛ یہ اور

حضرت محمد (ص) ۱

مومنین: انکی ذمہ داری ۳؛ مومنین اور دشمن کی نفسیاتی جنگ ۳

یاد کرنا: خدا کی خصوصیات کے یاد کرنے کے اثرات ۷؛ خدا کی سماعت کو یاد کرنے کے اثرات ۷؛ خدا کی عزت کو یاد کرنے

کے اثرات ۷؛ خدا کے علم کو یاد کرنے کے اثرات ۷

آیت ۶۶

﴿أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ﴾

آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ ہی کئے لئے زمین و آسمان کی ساری مخلوقات اور کائنات ہے اور جو لوگ خدا کو چھوڑ کر دوسرے شریکوں کو پکارتے ہیں وہ ان کا بھی اتباع نہیں کرتے۔ یہ صرف اپنے خیالات کا اتباع کرتے ہیں اور یہ صرف اندازوں پر زندگی گزار رہے ہیں۔

۱۔ زمین سے لیکر آسمان تک پورے عالم ہستی میں موجود سب عقلا صرف خدا تعالیٰ کی ملک ہیں۔

الا ان لله من في السماوات و من في الارض

۲۔ خدا تعالیٰ کا عالم ہستی کا مطلق مالک ہونا، عزت کے خدا میں منحصر ہونے کی نشانی ہے۔

ان العزة لله جميعا ... الا ان لله من في

السموات و من فى الارض

۳_ خدا تعالى کا عالم ہستی کا لا محدود مالک ہونا توحید ربوبی اور توحید عبادی کی دلیل ہے۔
الا ان الله من فى السموات و من فى الارض و ما يتبع الذين يدعون من دون الله شركاء

۳_ آسمانوں میں باشعور اور عاقل مخلوق موجود ہے۔ من فى السموات

۵_ جہان خلقت میں کئی آسمان ہیں۔ من فى السموات و من فى الارض

۶_ مشرکین، بتوں کے حضور دعا اور انکے سامنے دست نیاز دراز کرتے تھے۔

و ما يتبع الذين يدعون من دون الله شركاء

۷_ مشرکین کئی معبودوں کی عبادت کرتے تھے۔ الذين يدعون من دون الله شركاء

۸_ خدا تعالى کی ربوبیت میں شرک والی فکر، بیہودہ اور ظن و گمان پر مبنی ہے۔

و ما يتبع الذين يدعون من دون الله شركاء ان يتبعون الا الظن

۹_ جہان خلقت میں کوئی بھی مخلوق کسی دوسری مخلوق کی مالک اور رب یا مملوک اور مربوب نہیں ہے۔

الا ان الله من فى السموات و من فى الارض و ما يتبع الذين يدعون من دون الله شركاء ان يتبعون الا الظن

۱۰_ یہ فکر کہ خدا کا شریک ہے، خلاف واقع اور خالص جھوٹ ہے۔

و ما يتبع الذين يدعون من دون الله شركاء ... و ان هم الا يخرصون

۱۱_ عقائد میں گمان اور اندازوں کی پیروی کرنا ممنوع اور مذموم ہے۔ ان يتبعون الا الظن و ان هم الا يخرصون

آسمان: ان کا متعدد ہونا ۵؛ انکی باشعور مخلوق ۳

توحید: توحید ربوبی کے دلائل ۳؛ توحید عبادی کے دلائل ۳

خدا تعالى: اسکی خصوصیات کی نشانیاں ۲؛ اسکی عزت کی نشانیاں ۲؛ اسکی مالکیت ۱، ۲؛ اسکی مالکیت اور توحید ۳؛ اسکی

مالکیت کے اثرات ۳

خلقت: اس کا مالک ۱؛ اس میں ربوبیت ۹؛ اس میں مالکیت ۹

شرک: اس کا غیر منطقی ہونا ۱۰؛ شرک ربوبی کا غیر منطقی ہونا ۸
ظن و گمان: اسکی پیروی کا ممنوع ہونا ۱۱؛ اسکی پیروی کرنے کی مذمت ۱۱
عقیدہ: اس میں ظن ۱۱

مالکیت: غیر خدا کی مالکیت کی نفی ۹
مشرکین: ان کا شرک عبادی ۷؛ انکی بت پرستی ۶؛ یہ اور بت ۶

آیت ۶۷

﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ﴾

وہ خدا وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی ہے تاکہ اس میں سکون حاصل کر سکو اور دن کو روشنی کا ذریعہ بنایا ہے اور اس میں بھی بات سننے والی قوم کے لئے نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے شب و روز کو انسان کیلئے قرار دیا ہے۔ ہو الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ و النهار مبصر

۲۔ خدا تعالیٰ نے رات کو تاریک اور دن کو روشن قرار دیا ہے۔ ہو الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ و النهار مبصر

۳۔ خدا تعالیٰ نے رات کو آرام کرنے اور دن کو کام کاج اور معاش کی تلاش کیلئے قرار دیا ہے۔

هو الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ و النهار مبصر

"مبصر" کے قرینے سے "اللیل" کے بعد لفظ "مظلاً" اور "لتسکنوا فیہ" کے قرینے سے لفظ "مبصر" کے بعد جملہ "لتعملوا

فیہ" مقدر ہے یعنی "هو الذی جعل لکم

اللیل مظلما لتسکنوا فیہ و النهار مبصرا لتعملوا فیہ"

۳۔ شب و روز خدا تعالیٰ کی دو عظیم نعمتیں اور انسانی زندگی کے چلتے رہنے میں مؤثر ہیں۔

هو الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ و النهار مبصرا

۵۔ شب، آرام کیلئے اور دن کام کاج کیلئے مناسب وقت ہے۔ هو الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ و النهار مبصرا

۶۔ ربوبیت اور انسان کے امور کی تدبیر خدا کے ہاتھ میں ہے۔ هو الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ و النهار مبصرا

۷۔ ربوبیت اور انسان کے امور کی تدبیر میں خدا کا کوئی شریک نہیں ہے۔ هو الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ و النهار مبصرا

مبصرا

۸۔ شب و روز میں، ان حق کو قبول کرنے والوں کیلئے توحید ربوبی کی کثیر نشانیاں موجود ہیں جو قوت سماعت رکھتے ہیں۔

هو الذی جعل لکم اللیل ... و النهار ... ان فی ذلک لآیات لقوم یسمعون

۹۔ رات کو انسان کے آرام اور دن کی روشنی کو اسکے کام کاج کیلئے قرار دینا توحید ربوبی کی نشانی ہے۔

هو الذی جعل لکم اللیل ... ان فی ذلک لآیات لقوم یسمعون

۱۰۔ بات سننے اور حق کو قبول کرنے والا مزاج، آیات الہی سے بہرہ مند ہونے کی شرط ہے۔

ان فی ذلک لآیات لقوم یسمعون

آیات خدا: ان سے استفادہ کرنے کی شرائط ۱۰

انسان: اس کا تربیت کرنے والا ۶؛ اسکے فضائل ۱

توحید: توحید ربوبی کی نشانیاں ۸، ۹

حق: اسکے قبول کرنے والے اور توحید ۸؛ اسے قبول کرنے کی اہمیت ۱۰؛

حیات: اسکے دوام کے عوامل ۳

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کی ربوبیت ۶؛ خدا تعالیٰ کی نعمتیں ۳

دن: اس کا روشن ہونا ۲؛ اسکی خلقت کا فلسفہ ۱، ۳؛ اس میں کوشش کرنا ۳، ۵، ۹؛ یہ اور توحید ربوبی ۸

رات: اس کی تاریکی ۲؛ اسکی خلقت کا فلسفہ ۱، ۳؛ اس میں آرام کرنا ۹؛ اس میں سونا ۵، ۳؛ یہ اور توحید ربوبی ۸

سونا: اس کا وقت ۵، ۳

شرک: شرک ربوبی کی نفی ۷

معاش: اسے حاصل کرنے کا وقت ۳

نعمت: اسکے درجے ۳؛ دن کی نعمت ۳ رات کی نعمت ۳

آیت ۶۸

﴿قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ إِنَّ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطَانٍ بِهَذَا أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بیٹا بنایا ہے حالانکہ وہ پاک و بے نیاز ہے اور اس کے لئے زمین و آسمان کی ساری کائنات ہے۔ تمہارے پاس تو تمہاری بات کی کوئی دلیل بھی نہیں ہے۔ کیا تو لوگ خدا پر وہ الزام لگاتے ہو جس کا تمہیں علم بھی نہیں ہے۔

۱۔ مشرکین کا عقیدہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے یہاں اسکی ضروریات کیلئے ایک بیٹا ہے۔ قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه هو الغني

۲۔ مشرکین خدا تعالیٰ کو الہ مانتے تھے۔ قالوا اتخذ الله

۳۔ بیٹا رکھنے کا مطلب ہے نقص کا موجود ہونا اور خدا

تعالیٰ ہر نقص سے پاک ہے۔ قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه هو الغني

۳۔ خدا تعالیٰ غنی مطلق ہے اور اس کے سوا تمام اسکے محتاج ہیں۔ هو الغني

"الغني" جو مسند اور معرف ہے الف و الام جنس کے ساتھ حصر کا فائدہ دیتا ہے۔

۵۔ بیٹا اختیار کرنے کی علت ہے محتاج اور نیاز مند ہونا اور خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے بے نیاز ہے۔

قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه هو الغني

۶۔ آسمان وزمین کے سب موجودات صرف خدا تعالیٰ کی ملکیت ہیں۔ له ما في السماوات و ما في الارض

۷۔ خدا تعالیٰ کا سب مخلوقات کا مطلق مالک ہونا اسکے بیٹا اختیار کرنے سے بے نیاز ہونے کی دلیل ہے۔

قالوا اتخذ الله ولداً سبحانه هو الغني له ما في السماوات و ما في الارض

۸۔ جہان خلقت میں کئی آسمان ہیں۔ السماوات

۹۔ خدا کا بیٹا ہونے والا نظریہ ایک باطل سوچ اور ہر قسم کی دلیل و برہان سے خالی نظریہ ہے۔

قالوا اتخذ الله ولداً ... ان عندكم من سلطان بهذا

۱۰۔ مشرکین اپنے دعویٰ (خدا کا بیٹا ہے) کے درست یا نادرست ہونے کی طرف توجہ کئے بغیر اسے خدا کی طرف نسبت

دیتے تھے۔ قالوا اتخذ الله ولداً ... اتقولون على الله ما لا تعلمون

۱۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف کسی کام یا صفت کو نسبت دینے اور اس کا عقیدہ رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ اس کی بنیاد علم و برہان

پر ہو۔ قالوا اتخذ الله ولداً ... ان عندكم من سلطان بهذا اتقولون على الله ما لا تعلمون

۱۲۔ خدا تعالیٰ کی طرف کسی چیز کو قطعی دلیل اور اسکی درستی اور نادرستی کی تحقیق کئے بغیر نسبت دینا خدا تعالیٰ کے یہاں

ناپسندیدہ اور مذموم امر ہے۔ قالوا اتخذ الله ولداً ... ان عندكم من سلطان بهذا اتقولون على الله ما لا تعلمون

۱۳۔ معارف و عقائد کا استدلال و برہان پر استوار ہونا ضروری ہے۔

ان عندكم من سلطان بهذا اتقولون على الله ما لا تعلمون

آسمان: ان کا متعدد ہونا ۸

اسما و صفات: صفات جلال ۳; غنی ۳

بہتان باندھنا: خدا پر بہتان باندھنا ۱۰

خدا تعالیٰ: اس کا منزه ہونا ۵، ۳; اسکی بے نیازی ۵، ۳; اسکی خصوصیات ۲، ۶; خدا تعالیٰ اور بیٹا ۱، ۳، ۹، ۴، ۵، ۱۰; خدا تعالیٰ اور نقص ۳; خدا تعالیٰ کی بے نیازی کے دلائل ۴; خدا تعالیٰ کی طرف جاہلانہ نسبت دینے کی مذمت ۱۲; خدا تعالیٰ کی طرف سے مذمت ۱۲; خدا تعالیٰ کی طرف نسبت دینے کی شرائط ۱۱; خدا کی مالکیت ۶، ۷

شرک: اس کا غیر منطقی ہونا ۹

عقیدہ: اس میں آگاہی کی اہمیت ۱۱; اس میں برہان کی اہمیت ۱۱، ۱۳; باطل عقیدہ ۹; خدا کی الوہیت کا عقیدہ ۲

علت و معلول: ۵

عمل: ناپسندیدہ عمل ۱۲

مشرکین: انکا عقیدہ ۱، ۲; انکی افترا پردازیاں ۱۰; غیر منطقی مشرکین ۱۰; یہ اور خدا کی الوہیت ۲

موجودات: انکا مالک ۶; انکی نیاز مندی ۳

آیت ۶۹

﴿قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ﴾

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ جو لوگ خدا پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

۱۔ خدا کی طرف بیٹے کو نسبت دینا، بہتان اور اس پر جھوٹ بولنا ہے۔ قالوا اتخذ الله ولداً ... قل ان الذين يفترون على الله الكذب

۲۔ دین میں بدعت قائم کرنا اور خدا تعالیٰ پر بہتان باندھنا کامیابی میں رکاوٹ ہے۔

الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون

۳۔ دین میں بدعت قائم کرنے والے کامیابی سے محروم ہیں۔ الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون

۳۔ خدا کی طرف کسی چیز کو کسی قطعی دلیل اور اسکی درستی اور نادرستی کی تحقیق کئے بغیر نسبت دینا بہتان اور خدا پر

جھوٹ بولنا ہے۔ ان عندکم من سلطان بهذا ۱ تقولون علی اللہ مالا تعلمون۔ قل ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون

بدعت: اسکے اثرات ۲

بدعت قائم کرنے والے: انکا محروم ہونا ۳

بہتان باندھنا: خدا پر بہتان باندھنے کے اثرات ۲؛ خدا پر بہتان باندھنے کے موارد ۳

خدا تعالیٰ: اسکی طرف جاہلانہ نسبت دینا ۳؛ خدا تعالیٰ اور بیٹا ۱

کامیابی: اس سے محروم لوگ ۳؛ اس کے موانع ۲

آیت ۷۰

﴿مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ﴾

اس دنیا میں تھوڑا سا آرام ہے اس کے بعد سب کی بازگشت ہماری ہے طرف ہے۔ اس کے بعد ہم ان کفر کی بنا پر انہیں شدید عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

۱۔ دنیاوی وسائل اور ان سے بہرہ مند ہونا ناچیز، محدود اور ناپائدار ہے۔ متاع فی الدنیا ثم الینا مرجعہم

۲۔ مشرکین و کفار کے ہاتھ میں رفاہ و آسائش اور دنیاوی وسائل کا ہونا انکی کامیابی کی دلیل نہیں ہے۔

لا یفلحون۔ متاع فی الدینی

"متاع فی الدنيا" ایک مقدر سوال کا جواب ہے یعنی جب خدا تعالیٰ نے بہتان باندھنے والے مشرکین کے بارے میں فرمایا کہ یہ کامیاب نہیں ہوں گے تو یہ سوال پیدا ہوا کہ پس ان کے یہاں یہ سب دنیاوی وسائل اور آرام و آسائش کیا ہے؟ خدا تعالیٰ نے اس کا جواب دیا "متاع فی الدنيا..."

۳۔ مشرکین و کفار خدا کی طرف لوٹنے سے فرار نہیں کر سکتے۔ متاع فی الدنيا ثم الینا مرجعہم

۳۔ موت کے بعد کا عالم، انسان کے خدا تعالیٰ کی طرف لوٹنے کی جگہ ہے۔ متاع فی الدنيا ثم الینا مرجعہم

۵۔ کفار و مشرکین آخرت میں شدید عذاب چکھیں گے۔

الذین یفترون علی اللہ الکذب ... ثم نذیقہم العذاب الشدید بما کانوا یکفرون

۶۔ کفر و شرک پر برقرار رہنا اور اس پر اصرار کرنا قیامت والے دن شدید عذاب میں گرفتار ہونے کا سبب ہے۔

ثم نذیقہم العذاب الشدید بما کانوا یکفرون

۷۔ خدا تعالیٰ کی طرف بیٹھے کی نسبت دینا، دین میں بدعت قائم کرنا، خدا تعالیٰ پر بہتان باندھنا اور اس پر جھوٹ بولنا: کفر

اور آخرت میں شدید عذاب کا موجب ہے۔ الذین یفترون علی اللہ الکذب ... الینا مرجعہم ثم نذیقہم العذاب الشدید

بما کانوا یکفرون

۸۔ آخرت کے سخت عذاب سے نجات فلاح و کامیابی ہے۔

لا یفلحون۔ متاع فی الدنيا ثم الینا مرجعہم ثم نذیقہم العذاب الشدید

بدعت: اسکے موارد ۷

بہتان باندھنا: خدا پر بہتان باندھنے کے اثرات ۷

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ اور بیٹا ۷

خدا تعالیٰ کی طرف بازگشت ۳ اس کا حتمی ہونا ۳

شرک: اس پر اصرار کے اثرات ۶

عذاب: اخروی عذاب سے نجات ۸؛ اخروی عذاب کے اسباب ۷، ۶؛ اخروی عذاب کے درجے ۷؛ اسکے اہل ۵؛ اسکے درجے ۵، ۶

کامیابی: اسکے موارد ۸

کفار: انکا اخروی عذاب ۵؛ انکی آسائش ۲؛ انکی موت کا حتمی ہونا ۳؛ ان کے مادی وسائل ۲
کفر: اس پر اصرار کے اثرات ۶؛ اسکے موارد ۷

مادی وسائل: انکا پائدار نہ ہونا ۱؛ انکا محدود ہونا ۱؛ مادی وسائل اور کامیابی ۲
مشرکین: انکا اخروی عذاب ۵؛ انکی آسائش ۲؛ انکی موت کا حتمی ہونا ۳؛ انکے مادی وسائل ۲
موت: اسکے بعد کا عالم ۳

آیت ۷۱

﴿وَإِنلَّ عَلَيْهِمْ نَبَأُ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذِكْرِي بآيَاتِ اللَّهِ فَاعْلَمُوا أَنِّي لَا أَكْفُرُ بِمَا كُنْتُ أَفْعُوًّا وَلَا أَتُظْهِرُكُمْ﴾

آپ ان کفار کے سامنے نوح کا واقعہ بیان کریں کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تمہارے لئے میرا قیام اور آیات الہیہ کا یاد دلانا سخت ہے تو میرا اعتماد اللہ پر ہے۔ تم بھی اپنا ارادہ پختہ کر لو اور اپنے شریکوں کو بدالو اور تمہاری کوئی بات تمہارے اوپر مخفی بھی نہ رہے۔ پھر جو ہی چاہے کر گزرو اور مجھے کسی طرح کی مہلت نہ دو۔

۱۔ پیغمبر اکرم (ص) کو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم تھا کہ مشرکین مکہ کو تنبیہ کرنے کیلئے ان کے سامنے حضرت

نوح (ع) اور انکی قوم کا قصہ بیان کریں۔ و اتل علیہم نبا نوح اذ قال لقومه

"نبا" سے مراد وہ خبر ہے جس کا سننے والے کو بڑا فائدہ ہو (مفردات راغب)

۲۔ حضرت نوح (ع) اپنی قوم کے ساتھ نرمی، شفقت اور رحمہلی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ اذ قال لقومہ ی قوم حضرت نوح (ع) کا "اے مشرکین" "اے لوگوں" وغیرہ کی بجائے "اے میری قوم" کہنا مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ حضرت نوح (ع) کا شرک و بت پرستی کے خلاف قیام کرنا اور توحید اور ایک معبود کی عبادت کی طرف دعوت دینا آپکی قوم کیلئے بھاری اور ناقابل برداشت تھا۔ ان کان کبر علیکم مقامی و تذکیری بآیات اللہ لفظ "مقام" تین صیغوں کے درمیان مشترک ہے، مصدر میمی، اسم زمان، اسم مکان مندرجہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بنا پر ہے یعنی اگر میرا دعوت توحید اور خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانیوں کی یاد دہانی کا اقدام کرنا تمہارے لئے سنگین اور دشوار ہے اور...

۳۔ حضرت نوح (ع) اپنی قوم کو آیات خدا کی یاد دہانی کراتے تھے۔ و تذکیری بآیات اللہ مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "بآیات اللہ" میں باء استعانت کیلئے ہونہ زائدہ۔

۵۔ حضرت نوح (ع)، توحید اور یکتا پرستی کی دعوت دینے اور شرک والی سوچ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کیلئے اپنی قوم کو خدا کی آیات اور نشانیوں کی یاد دہانی کراتے تھے۔ مقامی و تذکیری بآیات اللہ

۶۔ حضرت نوح (ع) کی نبوت اور ان پر آیات الہی کا نازل ہونا آپ کی قوم کیلئے ایک دشوار اور ناقابل یقین امر تھا۔ یا قوم ان کان کبر علیکم مقامی و تذکیری بآیات اللہ

آیت ۷۳ میں جملہ "فلذہ" بتاتا ہے کہ مورد بحث موضوع حضرت نوح (ع) کی رسالت اور نبوت ہے اور حضرت نوح (ع) اپنے اس دعویٰ کو ثابت کر رہے ہیں اور اپنی قوم کو چیلنج دے رہے ہیں۔

۷۔ حضرت نوح (ع) کی قوم، مشرک اور بت پرست تھی۔ یا قوم ... فاجمعوا امرکم و شرکاءکم

۸۔ حضرت نوح (ع) اپنی قوم کی دشمنی اور عناد کے مقابلے میں صرف خدا تعالیٰ پر توکل کرتے تھے۔ ان کان کبر علیکم مقامی ... فعلى الله توکلت

۹۔ حضرت نوح (ع) نے اپنے قتل کے سلسلے میں اپنی قوم کو

چیلنج دیا اور اس کام کو انجام دینے پر انکے قادر نہ ہونے کو اپنے دعوائے نبوت کے درست ہونے کیلئے دلیل کے طور پر پیش کیا۔ ان کان کبر علیکم مقامی ... فا جمعوا امرکم ... ولانتظرون

یہ جملہ "فعلی اللہ توکلت" حضرت نوح (ع) کے خدا تعالیٰ کی لازوال قدرت پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے ناقابل شکست ہونے کو بیان کر رہا ہے اور جملہ "اجمعوا امرکم و شرکاء کم" آپ کی قوم کی قدرت کے ناچیز ہونے کو بیان کر رہا ہے۔
۱۰۔ حضرت نوح (ع) نے برسر عام چیلنج دیا کہ صرف خدا تعالیٰ ہی قدرت کا محور ہے اور انکی قوم کے معبود جعلی اور ہر قسم کی طاقت و قدرت سے خالی ہیں۔ یا قوم ان کان کبر ... فعلی اللہ توکلت فا جمعوا امرکم و شرکاء کم ... و لانتظرون

۱۱۔ حضرت نوح (ع) نے خدا پر توکل کر کے اپنی قوم کو ہر قسم کے مقابلے کی دعوت دی۔
فعلی اللہ توکلت فا جمعوا امرکم و شرکاء کم ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ ثم اقضوا الی و لانتظرون
۱۲۔ حضرت نوح (ع) نے لوگوں میں اعلان فرمادیا کہ دعوت حق کے راستے میں ہر قسم کی مشکلات حتیٰ کہ قتل ہونے کو بھی برداشت کر سکتا ہوں۔ فا جمعوا امرکم و شرکاء کم ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ ... ولانتظرون

۱۳۔ حضرت نوح (ع) کو اپنی رسالت کی حقانیت پر مکمل ایمان اور اطمینان تھا۔
فعلی اللہ توکلت فا جمعوا امرکم و شرکاء کم ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ ... ولانتظرون
۱۴۔ خدا پر توکل، انسان کی تمام مشکلات کے سامنے استقامت اور پابندی کا سامان فراہم کرتا ہے۔
ان کان کبر علیکم مقامی ... فعلی اللہ توکلت فا جمعوا امرکم

۱۵۔ صحیح اندازہ لگانا، قوتوں کو جمع کرنا اور قاطع و بروقت فیصلہ کرنا مبارزت اور مقابلے کے اصولوں میں سے ہے۔
فا جمعوا امرکم و شرکاء کم ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ ثم اقضوا الی و لانتظرون

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور مشرکین ۱؛ آپ (ص) کی ذمہ داری ۱

استقامت: اسکے عوامل ۱۲

بت پرست لوگ ۱

توحید: اسکی دعوت ۳، ۵

توکل: خدا پر توکل کے اثرات ۱۳

عبرت: اس کے عوامل ۱

قوم نوح: اس سے عبرت ۱؛ اس کا شرک ۷؛ اس کا عاجز ہونا ۹؛ اسکی بت پرستی ۷؛ اسکی تاریخ کا بیان کرنا ۱؛ اسکی دشمنی

۸؛ یہ اور حضرت نوح (ع) کی طرف وحی ۶؛ یہ اور حضرت نوح (ع) کی نبوت ۶

مبارزت: اسکے اصول ۱۵؛ اس میں اندازہ لگانے کی اہمیت ۱۵؛ اس میں عزم کرنے کی اہمیت ۱۵؛ اس میں قوتوں کو جمع

کرنا ۱۵

مشرکین: ۷؛ مشرکین مکہ: انکو تنبیہ ۱

نوح (ع): انکا ایمان ۱۳؛ انکا توکل ۸، ۱۱؛ انکا چیلنج ۹؛ انکا قصہ ۹، ۱۰، ۱۲؛ انکا مقابلہ ۳؛ انکی استقامت ۱۲؛ انکی تبلیغ کی روش

۳، ۵؛ انکی توحید ۱۰؛ انکی دعوت ۱۱، ۵، ۳؛ انکی شرک دشمنی ۵، ۳؛ انکی مشکلات ۳؛ انکی مہربانی ۲؛ انکی نبوت کی حقانیت کے

دلائل ۹؛ انکے پیش آنے کی روش ۲؛ یہ اور باطل معبود ۱۰؛ یہ اور بت پرستی ۳؛ یہ اور قوم نوح ۳، ۲، ۵، ۳، ۸، ۹، ۱۱، ۱۰

یاد دہانی کرانا:

قوم نوح کو یاد دہانی کرانا ۳

آیت ۷۲

﴿فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجَرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾

پھر اگر تم انحراف کرو گے تو میں تم سے کوئی اجر بھی نہیں چاہتا۔ میرا اجر تو صرف اللہ کے ذمہ ہے اور مجھے حکم دیا گیا

ہے کہ میں اس کے اطاعت گزاروں میں شامل رہوں۔

دعوت کو قبول کرنے ۱۔ حضرت نوح (ع) نے اپنی قوم پر حجت تمام کر دی لیکن قوم نے بغیر کسی دلیل کے ان سے

روگردانی کی اور انکی سے اعراض کیا۔ فان توليتم فما سالتكم من اجر

یہ آیت، سابقہ آیت کا تسلسل ہے کہ جو حضرت نوح (ع) کے چیلنج اور انکے اپنی قوم پر حجت تمام کر دینے کو بیان کر رہی

ہے۔

۲۔ حضرت نوح (ع) اپنی رسالت کو انجام دینے کیلئے لوگوں سے ذرہ برابر اجرت کا مطالبہ نہیں کرتے تھے۔
فان تولیتہم فما سالتکم من اجر

۳۔ حضرت نوح (ع) اپنے آپ کو خدا کا بھیجا ہوا سمجھتے تھے اور انہوں نے اعلان فرمایا کہ میری اجرت اور مزدوری صرف خدا کے ذمے ہے۔ ان کا کبر علیکم مقامی و تذکیری بآیات اللہ ... فان تولیتہم فما سالتکم من اجر ان اجری الا علی اللہ

۳۔ دعوت حق اور تبلیغ دین کی پاداش اور مزدوری خدا کے ذمے ہے۔ ان اجری الا علی اللہ

۵۔ حضرت نوح (ع) دعوت والے معاملے میں خدا تعالیٰ کے مطیع تھے اور صرف اسکے حکم پر عمل کرتے تھے۔
وامرت ان اکون من المسلمین

۶۔ فرامین الہی کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا انبیاء ے الہی کا ایک مرتبہ ہے۔ امرت ان اکون من المسلمین

۷۔ حضرت نوح (ع) نے اپنی قوم کی طرف سے اپنی دعوت کو پسند نہ کرنے کے مقابلے میں اپنے مضبوط عزم کا اعلان کیا اور اپنے کام کو پوری شدت کے ساتھ جاری رکھنے پر زور دیا اور اس پر اصرار کیا۔
فاجمعوا امرکم و شرکاء کم ... و امرت ان اکون من المسلمین

انبیاء (ع): انکا مطیع ہونا ۶؛ انکا مقام ۶

تبلیغ: اس میں استقامت ۷

حق: اسکی دعوت کی پاداش ۳

قوم نوح: اس پر حجت کا تمام کرنا ۱؛ اسکی نافرمانی ۱

نافرمانی: حضرت نوح (ع) کی نافرمانی ۱

حضرت نوح (ع): انکا اجر رسالت ۳، ۲؛ انکا حجت تمام کرنا ۱؛ انکا قصہ ۷؛ انکا مطیع ہونا ۵؛ انکی استقامت ۷؛ انکی دعوت

۵؛ انکی دعوت کی خصوصیات ۲؛ انکی نافرمانی ۱؛ انکی نبوت ۳؛ حضرت نوح (ع) اور انکی قوم کی ناخشنودی ۷

آیت ۷۳

﴿فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ﴾

پھر قوم نے ان کی تکذیب کی تو ہم نے نوح (ع) اور ان کے ساتھیوں کو کشتی میں نجات دیدی اور انھیں زمین کا وارث بنادیا اور اپنی آیات کی تکذیب کرنے والوں کو ڈبو دیا تو اب دیکھئے کہ جن کو ڈرایا جاتا ہے ان کے نہ ماننے کا انجام کیا ہوتا ہے۔

۱۔ حضرت نوح (ع) کی قوم نے آپ کی سچائی کی دلیلیں اور شواہد کے باوجود آپ کی نبوت کو قبول نہ کیا اور آپ پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی۔ یا قوم ان کان کبر علیکم مقامی ... فان تولیتم فماسا لتکم من اجر ... فکذبوہ

۲۔ خدا تعالیٰ نے حضرت نوح (ع) کی قوم پر مہلک عذاب اس وقت نازل کیا جب اس نے آپ کی رسالت کی قطعی دلیلوں کے باوجود اس کا انکار کیا اور آپ پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی۔ اذ قال لقومہ یا قوم ان کان کبر علیکم مقامی ... فعلى الله توکلت فاجمعوا ... فان تولیتم فماسا لتکم من اجر ... فکذبوہ فنجینہ

۳۔ خدا تعالیٰ نے حضرت نوح (ع) اور آپ (ع) کے ساتھ کشتی میں سوار سب لوگوں کو غرق ہونے سے نجات دی۔
فنجینہ و من معہ فی الفلک

۳۔ خدا تعالیٰ نے حضرت نوح (ع) اور ان کے ساتھ کشتی میں سوار سب لوگوں کو غرق ہونے والوں کا جانشین اور انکی سرزمین کا وارث قرار دیا۔ فنجینہ و من معہ فی الفلک و جعلناہم خلائف و اغرقنا الذین کذبوا

۵۔ خدا تعالیٰ نے قوم نوح (ع) کے اس گروہ کو پانی میں غرق کر دیا جس نے آیات الہی کو جھٹلایا تھا۔
و اغرقنا الذین کذبوا بآیاتنا

۶۔ آیات الہی کو جھٹلانے والے مہلک عذاب کے مستحق اور اسکے خطرے سے دوچار ہیں۔ و اغرقنا الذین کذبوا بآیاتنا

۷۔ خدا تعالیٰ نے قوم نوح (ع) کو مہلک عذاب میں مبتلا کرنے سے پہلے ڈرایا اور خبردار کیا تھا۔

و اغرقنا الذین کذبوا بآیاتنا فانظر کیف کان عاقبة المنذرین

۸۔ خدا تعالیٰ نے حضرت نوح (ع) کے مددگاروں کے نیک انجام اور انکو جھٹلانے والوں کے برے انجام کو بیان کر کے

پیغمبر اکرم (ص) اور مومنین کو تسلی دی اور مشرکین کو مہلک عذاب کی دھمکی دی۔

و اتل علیہم نبا نوح ... فانظر کیف کان عاقبة المنذرین

۹۔ گزشتگان کے برے انجام میں غور و فکر اور اس سے عبرت حاصل کرنا ضروری ہے۔

فانظر کیف کان عاقبة المنذرین

۱۰۔ تاریخ، اور معاشروں کی ترقی اور تباہی کے عوامل کی شناخت کا معاشرتی حرکت کو صحیح سمت دینے میں مؤثر کردار

ہے۔ فنجینہ ... و جعلناہم خلائف و اغرقنا الذین کذبوا بآیاتنا فانظر کیف کان عاقبة المنذرین

آیات خدا: انہیں جھٹلانے والوں کا عذاب ۶؛ انہیں جھٹلانے والوں کی سزا ۵

تاریخ: اسکی شناخت کے اثرات ۱۰

خدا تعالیٰ: اس کا ڈرانا ۷؛ اسکی امداد ۳؛ اسکی تسلیاں ۸؛ اسکی تنبیہ ۷؛ اسکی دھمکیاں ۸؛ اسکی افعال ۵

سرزمین: قوم نوح کی سرزمین کے وارث ۳

عبرت: اسکے عوامل ۸، ۹

عذاب: اسکے اہل ۶؛ مہلک عذاب کی دھمکی ۷، ۸

قوم نوح: اس پر اتمام حجت ۷؛ اس پر مہلک عذاب ۲؛ اس سے عبرت حاصل کرنا ۸؛ اس کا لیچڑپن ۱؛ اسکی تہمتیں ۱؛ اسکی

سزا ۵؛ اسکے جانشین ۳؛ اسے ڈرانا ۷؛ اسے غرق کرنا ۵

گذشتہ اقوام: انکے انجام سے عبرت حاصل کرنا ۹

محمد (ص): آپ (ص) کو تسلی ۸

مشرکین: انکو دھمکی ۸

معاشرہ: معاشروں کی تباہی کے عوامل کی شناخت ۱۰؛ معاشروں کی ترقی کے عوامل کی شناخت ۱۰؛ معاشروں کی ہدایت کے عوامل ۱۰

مومنین: انکو تسلی ۸

نوح (ع): ان پر ایمان لانے والوں کا انجام ۸؛ ان پر تہمت کے اثرات ۲؛ ان پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگانا ۱؛ انکا قصہ ۲، ۳؛ انکو جھٹلانے کے اثرات ۲؛ انکو جھٹلانے والوں کا انجام ۸؛ انکو جھٹلانے والے ۱؛ انکی نجات ۳؛ انکے ہمسفر لوگوں کی نجات ۳

آیت ۷۳

﴿ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاؤُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ كَذَلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ﴾

اس کے بعد ہم نے مختلف رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے اور وہ ان کے پاس کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے لیکن وہ لوگ پہلے انکار کرنے کی بنا پر ان کی تصدیق نہ کر سکے اور ہم اسی طرح ظالموں کے دل پر مہر لگادیتے ہیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے حضرت نوح (ع) اور حضرت موسیٰ (ع) کے درمیان والے زمانے میں عظیم پیغمبروں کو بھیجا۔

و اتل علیہم نبا نوح ... ثم بعثنا من بعده رسلا ... ثم بعثنا من بعدہم موسیٰ

۲۔ حضرت نوح (ع) اور حضرت موسیٰ (ع) کے درمیان والے زمانے میں بھیجے گئے ہر نبی کی ذمہ داری تھی اپنی قوم کو

ہدایت کرنا۔ و اتل علیہم نبا نوح ... ثم بعثنا من بعده رسلا الی قومہم ... ثم بعثنا من بعدہم موسیٰ

۳۔ حضرت نوح (ع) کے بعد آنے والے پیغمبروں نے جب اپنی اپنی قوم کی طرف سے جھٹلانے اور مقابلہ کرنے کا

سامنا کیا تو اپنے دعویٰ کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے لوگوں کے سامنے واضح دلائل اور معجزات پیش کئے۔ ثم بعثنا من

بعده رسلا الی قومہم فجاءوہم بالبینات

ہو سکتا ہے اس آیت میں "بینات" معجزوں کو بھی شامل ہو۔

۳۔ حضرت نوح (ع) کے بعد جو بھی پیغمبر آیا اسکی قوم اسکے مقابلے میں کھڑی ہو گئی، اسکی رسالت کا انکار کیا اور اس پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی۔ ثم بعثنا من بعده رسلا الی قومهم فجاءوهم بالبينات فما كانوا لیؤمنوا بما کذبوا به من قبل

"فجاءوهم" میں "فا" فصیحہ ہے اور اپنے سے پہلے جملے کے حذف ہونے پر دلالت کمرہی ہے اور دراصل یوں تھا "رسلا الی قومهم فکذبوهم فجاءوهم بالبينات ..."

۵۔ حضرت نوح (ع) کے بعد آنے والے پیغمبروں نے باوجود اسکے کہ واضح دلیلیں اور معجزے دکھائے لیکن انہیں جھٹلانے والوں نے جھٹلانے اور ایمان نہ لانے پر اصرار جاری رکھا۔ فجاءوهم بالبينات فما كانوا لیؤمنوا بما کذبوا به من قبل

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "قبل" کا مضاف الیہ ضمیر ہو جو اس "مجہی" کی طرف لوٹ رہی ہو جو "جاءوهم بالبينات" سے سمجھ آ رہا ہے۔

۶۔ پیغمبروں کو جھٹلانے والی اقوام کے دلوں پر چونکہ مہریں لگی ہوئی تھیں اسلئے واضح دلائل اور معجزات کے باوجود وہ انکی نبوت کو قبول کرنے پر قادر نہیں تھے۔ فما كانوا لیؤمنوا بما کذبوا به من قبل كذلك نطبع علی قلوب المعتدین "فما آمنوا بما کذبوا به" کی بجائے "فما كانوا لیؤمنوا" کی تعبیر بتاتی ہے کہ ایک قسم کی رکاوٹ تھی جو انہیں ایمان لانے سے روک رہی تھی۔ بعد والے جملے میں اس مانع کو "نطبع قلوب" کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۷۔ پیغمبروں کی رسالت کو جھٹلانا تاریخ میں ہمیشہ رہا ہے۔ فکذبوه ... ثم بعثنا من بعده رسلا ... فما كانوا لیؤمنوا بما کذبوا به من قبل

۸۔ خدا تعالیٰ نے حضرت نوح (ع) کے بعد آنے والے پیغمبروں کو جھٹلانے والوں کے دلوں پر انکے اندر ظلم اور حق دشمنی کے راسخ ہونے کی وجہ سے مہر لگا دی تھی۔ فما كانوا لیؤمنوا بما کذبوا به من قبل كذلك نطبع علی قلوب المعتدین

اسم فاعل "المعتدین" کو بغیر زمانے کے لحاظ اور مفعول کے لانا بتاتا ہے کہ مبداء اشتقاق "اعتدا" جھٹلانے والوں کی ذات میں موجود تھا۔

۹۔ حضرت نوح (ع) کے بعد آنے والے پیغمبروں کو جھٹلانے

والے متجاوز اور حق دشمن لوگ تھے۔ فما كانوا ليؤمنوا بما كذبوا به من قبل كذلك نطبع على قلوب المعتدين

۱۰۔ انسان کے نفس میں تجاوز اور حق دشمنی کا راسخ ہو جانا اسکے دل پر مہر لگنے اور اسکے ہدایت کو قبول نہ کرنے کا سبب بنتا ہے۔ فما كانوا ليؤمنوا ... كذلك نطبع على قلوب المعتدين

۱۱۔ تجاوز کرنے والوں کے دلوں کو ہدایت قبول کرنے کے قابل نہ چھوڑنا خدا تعالیٰ کی تبدیل نہ ہونے والی سنت اور قانون ہے۔ كذلك نطبع على قلوب المعتدين

۱۲۔ دل، کفر و ایمان کا مرکز ہے۔ فما كانوا ليؤمنوا ... كذلك نطبع على قلوب المعتدين

۱۳۔ امام صادق (ع) سے (نسل آدم) کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا " ... فمنهم من اقر بلسانه في الذر و لم يؤمن بقلبه فقال الله " فما كانوا ليؤمنوا بما كذبوا به من قبل " (۱)

ان میں سے بعض نے عالم ذریں زبان کے ساتھ اقرار کیا لیکن دل سے ایمان نہ لائے اسی کو خدا تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے " ایمان نہیں لاتے اس پر کہ جسے پہلے جھٹلا چکے ہیں "

انبیاء: ان پر تہمت لگانا ۳؛ انکا معجزہ ۳؛ انکا ہدایت کرنا ۲؛ انکو جھٹلانے والوں کا تجاوز کر ہونا ۸، ۹؛ انکی اقوام کی تہمتیں ۳؛ ان کی تاریخ ۴، ۵، ۲، ۱؛ انکی حقانیت کے دلائل ۳؛ انکی ذمہ داری کا دائرہ کار ۲؛ انہیں جھٹلانا ۴؛ انہیں جھٹلانے والوں کا عاجز ہونا ۶؛ انہیں جھٹلانے والوں کا لچڑپن ۵؛ انہیں جھٹلانے والوں کی حق دشمنی ۸، ۹؛ انہیں جھٹلانے والوں کے دلوں پر مہر لگانا ۸، ۶؛ انہیں جھٹلانے والے ۹، ۸، ۵، ۳؛ حضرت موسیٰ (ع) سے پہلے کے انبیاء ۲، ۱؛ حضرت نوح (ع) کے بعد کے انبیاء ۲، ۱، ۳، ۳، ۵، ۸، ۹

ایمان: اس کا مرکز ۱۲

تجاوز: اس کے اثرات ۱۰ تجاوز کرنے والے ۸، ۹

انکا ہدایت ناپذیر ہونا ۱۱

حق: حق دشمن لوگ ۸، ۹؛ حق دشمنی کے اثرات ۱۰

خدا تعالیٰ:

اسکی سنتیں ۱۱؛ اسکے افعال ۸

دل: اس کا کردار ۱۲؛ اس پر مہر لگنے کے اثرات ۶؛ اس پر مہر لگنے کے عوادل ۱۰

روایت: ۱۳

کفر: اس کا مرکز ۱۲؛ اسکے عوادل ۱۳؛ یہ عالم ذریں ۱۳

ہدایت: اسے قبول نہ کرنے کے عوادل ۱۰

آیت ۷۵

﴿ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ﴾

پھر ہم ان رسولوں کے بعد فرعون اور اس کی جماعت کی طرف موسیٰ (ع) اور ہارون کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو ان لوگوں نے بھی انکار کر دیا اور وہ سب بھی مجرم لوگ تھے۔

۱۔ حضرت موسیٰ (ع) اور حضرت ہارون (ع) کی بعثت، حضرت نوح کے بعد آنے والے عظیم پیغمبروں کی بعثت کے

بعد تھی۔ و اتل علیہم نبا نوح ... ثم بعثنا من بعده رسلاً ... ثم بعثنا من بعدہم موسیٰ و ہارون

۲۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے موسیٰ اور ہارون (ع) کو حکم تھا کہ وہ اپنی رسالت کا فرعون اور حکومت کے دیگر ذمہ دار لوگوں

کے سامنے اعلان کریں اور انہیں ایمان کی طرف دعوت دیں۔ ثم بعثنا من بعدہم موسیٰ و ہارون الی فرعون و ملائکہ

ملا کا معنی ہے سردار لوگ (لسان العرب)

۳۔ حضرت موسیٰ (ع) اور حضرت ہارون (ع) کے پاس اپنی نبوت کو ثابت کرنے کیلئے کئی معجزات تھے۔

ثم بعثنا ... موسیٰ و ہارون ... بآیاتنا

بعد والی آیت کے اس جملے "قالوا ان هذا لساحر مبین" سے استفادہ ہوتا ہے کہ اس آیت میں "آیت" سے مراد وہ کام ہیں

جنہیں انجام دینے کی بشریں توانائی نہیں ہے بلکہ یقیناً یہ خدا کے افعال ہیں جو انسان کے ہاتھوں انجام پاتے ہیں۔

۳۔ ہارون (ع): رسالت اور فرعون اور حکومت کے دیگر سرکردہ افراد کا مقابلہ کرنے میں حضرت موسیٰ کے شریک تھے۔

ثم بعثنا من بعدهم موسى و هارون الى فرعون و ملائكة

۵۔ معجزات، خدا تعالیٰ کے افعال ہیں جو انبیاء (ع) کے ذریعے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ ثم بعثنا ... بآیاتنا

مندرجہ بالا نکتہ آیات (معجزات) کے "نا" کی طرف مضاف ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ فرعون اور اسکے ساتھی، لوگوں کے نظریاتی تمایلات میں بنیادی کردار رکھتے تھے۔

ثم بعثنا من بعد هم موسى و هارون الى فرعون و ملائكة

چونکہ خدا تعالیٰ نے موسیٰ و ہارون کو؛ کہ جنہیں لوگوں کی ہدایت کیلئے مبعوث کیا گیا تھا؛ بلا واسطہ طور پر فرعون اور اسکے ساتھیوں کی طرف بھیجا اس سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۷۔ فرعون اور اسکے ساتھیوں نے موسیٰ و ہارون کی رسالت کی حقانیت کی نشانیوں کا مشاہدہ کرنے کے باوجود انکی

رسالت کا انکار کیا۔ ثم بعثنا من بعدهم موسى و هارون الى فرعون و ملائكة بآیاتنا فاستكبروا

۸۔ فرعون اور اسکے ساتھیوں کا احساس برتری، انکے موسیٰ و ہارون کی رسالت کو قبول کرنے سے مانع تھا۔

ثم بعثنا من بعدهم موسى و هارون الى فرعون و ملائكة بآیاتنا فاستكبروا

۹۔ فرعون اور اسکے ساتھی تباہی پھیلانے والے اور مجرم لوگ تھے۔ الى فرعون و ملائكة ... و كانوا قوما مجرمين

۱۰۔ فرعون اور اسکے ساتھیوں کا مسلسل جرم کرنا، انکے موسیٰ و ہارون کی رسالت کو قبول کرنے سے سرکشی کا عامل بنا

۔ ثم بعثنا ... موسى و هارون الى فرعون و ملائكة بآیاتنا فاستكبروا و كانوا قوما مجرمين

۱۱۔ مسلسل جرم اور تباہ کاری انسان کے اندر استکباری اور حق کو قبول نہ کرنے والی فطرت کے پیدا ہونے کا سبب

بنتی ہے۔ فاستكبروا و كانوا قوما مجرمين

استكبار: اس کا پیش خیمہ ۱؛ اسکے اثرات ۸

انبیاء (ع): انکا نقش و کردار ۵؛ انکی تاریخ ۱؛ حضرت نوح (ع) کے بعد کے انبیاء ۱

ایمان: اسکی دعوت ۲

جرائم: انکے دوام کے اثرات ۱۱

حق: اسے قبول کرنے کے موانع ۸؛ اسے قبول نہ کرنے کا پیش خیمہ ۱۱؛ اسے قبول نہ کرنے کے عوامل ۱۰

خدا تعالیٰ: اسکے افعال ۵

فرعون: اس کا استکبار ۸؛ اس کا حق کو قبول نہ کرنا ۸، ۱۰؛ اس کا فساد پھیلانا ۹، ۱۰؛ اس کا کردار ۶؛ اس کا لیچڑپن ۷؛ اس کا مجرم ہونا ۹؛ یہ اور لوگوں کا عقیدہ ۶

فرعونی سردار: انکا استکبار ۸؛ ان کا حق کو قبول نہ کرنا ۸، ۱۰؛ انکا فساد پھیلانا ۹، ۱۰؛ انکا کردار ۶؛ انکا لیچڑپن ۷؛ انکا مجرم ہونا ۹؛ یہ اور لوگوں کا عقیدہ ۶

فساد پھیلانا: اسکے استمرار کے اثرات ۱۰، ۱۱

مجرمین: ۹

معجزہ: اس کا سرچشمہ ۵

موسیٰ: انکا مبارزت کرنا ۳؛ انکو جھٹلانے والے ۷، ۸، ۱۰؛ انکی بعثت کی تاریخ ۱؛ انکی دعوت ۲؛ انکی رسالت ۲؛ انکی رسالت کا شریک ۳؛ انکی نبوت کے دلائل ۳؛ انکے معجزوں کا متعدد ہونا ۳؛ یہ اور فرعون ۲، ۳؛ یہ اور فرعونی سردار ۲، ۳

حضرت ہارون (ع): انکا مبارزت کرنا ۳؛ انکو جھٹلانے والے ۷، ۸، ۱۰؛ انکی بعثت کی تاریخ ۱؛ انکی دعوت ۲؛ انکی رسالت ۲، ۳؛ انکی نبوت کے دلائل ۳؛ انکے معجزوں کا متعدد ہونا ۳؛ یہ اور فرعون ۲، ۳؛ یہ اور فرعونی سردار ۲، ۳

۲، ۳؛ انکی نبوت کے دلائل ۳؛ انکے معجزوں کا متعدد ہونا ۳؛ یہ اور فرعون ۲، ۳؛ یہ اور فرعونی سردار ۲، ۳

۲، ۳؛ انکی نبوت کے دلائل ۳؛ انکے معجزوں کا متعدد ہونا ۳؛ یہ اور فرعون ۲، ۳؛ یہ اور فرعونی سردار ۲، ۳

آیت ۷۳

﴿فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ﴾

پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری طرف سے حق لے کر آئے تو انھوں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہو جادو ہے۔

۱۔ معجزہ ایک واقعی اور حق امر کا وقوع پذیر ہونا ہے۔ فلما جاء هم الحق من عندنا قالوا ان هذا لسحر مبين

۲۔ حضرت موسیٰ (ع) نے اپنی اور ہارون (ع) کی نبوت کو ثابت کرنے کیلئے فرعون اور اسکے ساتھیوں کو وہ عظیم معجزہ دکھایا کہ جسکے حق اور الہی ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہ تھا۔ فلما جاء هم الحق من عندنا

۳۔ معجزہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے جو انبیاء (ع) کے ذریعے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ فلما جاء هم الحق من عندنا

۴۔ انبیاء (ع) کے معجزات الہی سرچشمہ کے حامل ہیں۔ فلما جاء هم الحق من عندنا

۵۔ فرعون اور اسکے ساتھیوں نے حضرت موسیٰ (ع) کے عظیم معجزے کا مشاہدہ کرنے کے باوجود اسے واضح جادو قرار

دیا اور حضرت موسیٰ (ع) پر جادو گر ہونے کی تہمت لگائی۔ فلما جاء هم الحق من عندنا قالوا ان هذا لسحر مبين

۶۔ فرعون اور اسکے ساتھیوں کی طرف سے حضرت موسیٰ کے عظیم معجزے پر جادو کی تہمت لگانے کا سرچشمہ انکی سرکش

اور مجرمانہ فطرت تھی۔ فاستكبروا و كانوا قوما مجرمين۔ فلما جاء هم الحق من عندنا قالوا ان هذا لسحر مبين

۷۔ سحر اور جادو، باطل اور حقیقت سے خالی ہے۔ فلما جاء هم الحق من عندنا قالوا ان هذا لسحر مبين

انبیاء (ع): انکا معجزہ ۳; انکا نقش و کردار ۳

جادو: اس کا بطلان ۷

خدا تعالیٰ: اسکے افعال ۳

فرعون: اسکی تہمتوں کا سرچشمہ ۶; اسکی تہمتیں ۵; اسکی نافرمانی کے اثرات ۶; اسکے فساد پھیلانے کے اثرات ۶; یہ اور موسیٰ (ع) ۵، ۶

فرعونی سردار: انکی تہمتوں کا سرچشمہ ۶; انکی تہمتیں ۵; انکی نافرمانی کے اثرات ۶; انکے فساد پھیلانے کے اثرات ۶; یہ اور موسیٰ ۵، ۶

معجزہ: اس کا سرچشمہ ۳، ۳; اس کی حقیقت ۱

موسیٰ (ع): ان پر جادو کی تہمت ۵، ۶; انکا فرعون کے سامنے استدلال ۲; انکا فرعون کے سامنے استدلال ۲; انکے معجزے کی حقانیت ۲

ہارون (ع): انکے معجزے کی حقانیت ۲

آیت ۷۷

﴿ قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسِحْرٌ هَذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاجِرُونَ ﴾

موسیٰ نے جواب دیا کہ تم لوگ حق کے آنے کے بعد اسے جادو کہہ رہے ہو کیا یہ تمہارے نزدیک جادو ہے جب کہ جادو گمر کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

۱۔ حضرت موسیٰ (ع) نے فرعون اور اسکی حکومت کے ذمہ دار لوگوں کی اسلئے سرزنش اور مذمت کی کہ انہوں نے اس

معجزے کا انکار کیا جسکے حق ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں تھا۔ قال موسیٰ اتقولون للحق لما جاءکم اسحر هذا

۲۔ حضرت موسیٰ (ع) نے فرعون اور اسکے ساتھیوں کی طرف

سے معجزے کے انکار اور اسے جادو قرار دینے پر اظہار تعجب کیا۔ ۱ سحر ہذا

۳۔ معجزہ، ایک واقعی اور حقیقی امر ہے۔ ۱ تقولون للحق لما جاء کم ۱ سحر ہذا

۳۔ حضرت موسیٰ (ع) نے اپنے کام کے جادو ہونے کی نفی کی اور اسکے معجزہ ہونے کو واضح اور غیر قابل تردید قرار دیا۔

۱ تقولون للحق لما جاء کم ۱ سحر ہذا

استفہام انکاری، اسم اشارہ اور سابقہ جملے کو مد نظر رکھتے ہوئے جملہ "اسحر ہذا" کا معنی یوں ہوگا یہ عمل جادو نہیں ہے اور اسکے حق اور معجزہ ہونے کا انکار تعجب آور ہے۔

۵۔ جادوگر لوگ کامیابی سے محروم ہیں۔ لا یفلح الساحرون

۶۔ حضرت موسیٰ (ع) پہلے سے ہی اپنے اہداف کی کامیابی اور فرعون کی شکست کو جانتے تھے۔ و لا یفلح الساحرون

فلاح کا معنی ہے کامیابی اور ہدف کا پالینا (مفردات راغب)

۷۔ حضرت موسیٰ (ع) نے اپنے جادوگر ہونے کی نفی کرنے کے ساتھ ساتھ فرعون اور اسکے ہم نواؤں کو شکست کی

دھمکی دی اور انکے سامنے اپنی یقینی کامیابی کا اعلان کیا۔ و لا یفلح الساحرون

۸۔ جادوگر لوگ کامیاب ہونے اور اپنے اہداف تک پہنچنے کی توانائی نہیں رکھتے۔ لا یفلح الساحرون

جادوگر لوگ: انکا عاجز ہونا ۸؛ انکا محروم ہونا ۵

فرعون: اسکی دھمکی ۷؛ اسکی مذمت ۱

فرعونی سردار: انکو دھمکی ۷؛ انکی مذمت ۱

کامیابی: اس سے محروم لوگ ۵

معجزہ: اسکی حقیقت ۳

موسیٰ (ع): انکا تعجب ۲؛ انکا قصہ ۷، ۳، ۲؛ انکی پیشین گوئی ۷، ۶؛ انکی دھمکیاں ۷؛ انکی طرف سے مذمت ۱؛ انکے معجزہ کا

واضح ہونا ۳؛ یہ اور جادوگر ہونا ۷، ۳؛ یہ اور فرعون ۲، ۱؛ یہ اور فرعون کی شکست ۷؛ یہ اور فرعونی سردار ۱، ۲؛ یہ اور فرعونی

سرداروں کی شکست ۷، ۶

آیت ۷۸

﴿ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَلْفِتْنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمُ الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴾

ان لوگوں نے کہا کہ تم یہ پیغام اس لئے لائے ہو کہ ہمیں باپ دادا کے راستے سے منحرف کر دو اور تم دونوں کو زمین میں حکومت و اقتدار مل جائے اور ہم ہرگز تمہاری بات ماننے والے نہیں ہیں۔

۱۔ فرعون اور اسکے حاشیہ برداروں نے حضرت موسیٰ (ع) کی باتیں سننے کے بعد ان پر اور حضرت ہارون پر حکومت گمرانے کی کوشش کرنے کا الزام لگایا۔ قالوا ... جئتنا لتلفتنا عما وجدنا عليه آباءنا و تكون لكما الكبرياء

۲۔ فرعون اور اسکے حاشیہ برداروں نے حضرت موسیٰ (ع) پر تہمت لگائی کہ انکی کوشش ہدایت کیلئے نہیں بلکہ انہں اپنے آباء و اجداد کی سنت اور روش سے ہٹانے اور سرزمین مصر اور اسکی حکومت پر قبضہ کرنے کیلئے ہے۔ قالوا ... جئتنا لتلفتنا عما وجدنا عليه آباءنا و تكون لكما الكبرياء في الارض

۳۔ فرعون اور اسکے حاشیہ برداروں نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر قدرت کو صرف اپنے ہاتھ میں رکھنے کی تہمت لگائی۔ و تكون لكما الكبرياء في الارض

مندرجہ بالا نکتہ "تکون" کی خبر کے اسکے اسم پر مقدم ہونے سے کہ جو ہو سکتا ہے حصر کیلئے ہو حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ گزشتہ لوگوں کی جاہلانہ رسوم کی اندھی تقلید، تکامل میں رکاوٹ بنتی ہے۔ قالوا ... جئتنا لتلفتنا عما وجدنا عليه آباءنا

۵۔ حضرت موسیٰ (ع) کے زمانہ رسالت میں سرزمین مصر کی حکومت اور قدرت فرعون اور اسکے حاشیہ برداروں کے ہاتھوں میں تھی۔

قالوا ا جئتنا ... و تكون لكما الكبرياء في الارض

۶۔ دین اور سیاست کا آپس میں گہرا رابطہ ہے اور یہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔

قالوا ا جئتنا لتلفتنا عما وجدنا عليه آباءنا و تكون لكما الكبرياء في الارض

۷۔ فرعونؑی معاشرے کے اجتماعی نظام کی بنیاد جاہلانہ اور موروثی ثقافت و نظریات پر تھی۔

ا جئتنا لتلفتنا عما وجدنا عليه آباءنا و تكون لكما الكبرياء في الارض

۸۔ فرعون اور اسکے حاشیہ بردار لوگ اپنی قدرت و طاقت کی بقا گزشتہ لوگوں کے طرز زندگی کے دفاع میں سمجھتے تھے۔

قالوا ا جئتنا لتلفتنا عما وجدنا عليه آباءنا و تكون لكما الكبرياء في الارض

۹۔ فرعون اور اسکے حاشیہ برداروں نے موسیٰ و ہارون کو بتایا کہ وہ انکی دعوت کو قبول نہیں کریں گے اور انکے سامنے

نہیں جھکیں گے۔ و ما نحن لكما بمؤمنين

"لکما" کے لام کے قرینے سے کلمہ "مؤمنین" میں جھکنے کا معنی تضمین کیا گیا ہے۔

تعصب: جاہلیت کی متعصب رسوم کے اثرات ۳؛ ناپسندیدہ تعصب ۲

تکامل: اسکے موانع ۲

دین: دین و سیاست ۶

سرزمین: سرزمین مصر کی تاریخ ۵؛ سرزمین مصر کے حکمران ۵

فرعون: اس کا کفر ۹؛ اس کا لیچرپن ۹؛ اسکی تہمتیں ۱، ۲، ۳؛ اسکی سوچ ۸؛ اسکی قدرت ۸؛ اسکے زمانے کے معاشرے کی

خصوصیات ۷؛ یہ اور سرزمین مصر ۵؛ یہ اور گزشتہ لوگوں کی رسوم ۸؛ یہ اور موسیٰ (ع) کی دعوت ۹؛ یہ اور ہارون (ع) کی

دعوت ۹

فرعونؑی سردار: انکا کفر ۹؛ انکی تہمتیں ۱، ۲، ۳؛ انکی سوچ ۸؛ انکی قدرت ۸؛ یہ اور گزشتہ لوگوں کی رسوم ۸؛ یہ اور مصر کی سرزمین

۵؛ یہ اور موسیٰ (ع) کی دعوت ۹؛ یہ اور ہارون (ع) کی دعوت ۹

موسیٰ (ع): ان پر طاقت حاصل کرنے کی تہمت لگانا ۱، ۲، ۳؛ یہ اور سرزمین مصر ۲؛ یہ اور فرعون کا تختہ الٹنا ۱

ہارون (ع): ان پر طاقت حاصل کرنے کی تہمت لگانا ۱، ۳؛ یہ اور فرعون کا تختہ الٹنا ۱

﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ اِثْنُوْنِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيْمٍ﴾

اور فرعون نے کہا کہ تمام ہوشیار ماہر جادو گروں کو میرے پاس حاضر کرو۔

۱۔ فرعون نے حضرت موسیٰ (ع) اور انکے عظیم معجزے کا مقابلہ کرنے کیلئے سب ماہر اور قابل جادو گروں کو دارالحکومت میں حاضر کرنے کا حکم دیا۔ و قال فرعون ائتونی بكل ساحر علیم

۲۔ حضرت موسیٰ (ع) کی شخصیت نے فرعون کو اس قدر پریشان کیا اور اسے دھمکایا کہ فرعون نے انکے مقابلے کی قیادت خود کرنے کا فیصلہ کیا۔ و قال فرعون ائتونی بكل ساحر علیم

۳۔ فرعون کے زمانے میں سحر اور جادو ایک رائج علم تھا اور بہت سارے ماہر جادو گر مصر میں رہتے تھے۔

قالوا ان هذا لسحر ... و لا یفلح الساحرون ... و قال فرعون ائتونی بكل ساحر علیم

۳۔ فرعون نے حضرت موسیٰ (ع) اور ہارون (ع) کا مقابلے کرنے کیلئے جادو کا سہارا لیا۔

قال فرعون ائتونی بكل ساحر علیم

جادو: اسکی تاریخ ۳؛ یہ فرعون کے زمانے میں ۳

سرزمین: سرزمین مصر میں جادو گر ۳

فرعون: اس کا جادو سے مدد لینا ۳؛ اس کا قصہ ۳؛ اس کا مقابلہ ۲، ۱؛ اسکے حکم ۱؛ اسکے مقابلے کی روش ۳؛ یہ اور جادو گروں

کو جمع کرنا ۱؛ یہ اور موسیٰ (ع) ۳، ۲؛ یہ اور موسیٰ (ع) کا معجزہ ۱؛ یہ اور ہارون (ع) ۳

آیت ۸۰

﴿ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُم مُّوسَى أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴾

پھر جب جادوگر آگئے تو موسیٰ (ع) نے ان سے کہا جو کچھ پھینکنا چاہتے ہو پھینکو۔

۱۔ فرعون کے حکم کے بعد حکومتی کارندوں نے ملک کے اطراف سے سب ماہر جادوگروں کو بلا کر دار الحکومت میں جمع کر لیا۔ و قال فرعون ائتونی بكل ساحر علیہ۔ فلما جاء السحرة

۲۔ جب حضرت موسیٰ (ع) نے جادوگروں کے اس ہجوم کا سامنا کیا تو ان سے تقاضا کیا کہ اپنی پوری قوت کو بروئے کار لاتے ہوئے جس چیز کو میدان مارنے کے ارادے سے لائے ہیں اسے زمین پر پھینکیں۔
فلما جاء السحرة قال لهم موسى القوا ما انتم ملقون

۳۔ حضرت موسیٰ (ع) کو اپنی حقانیت کا یقین تھا اور اپنے مقابلے میں دشمن کی طاقت و قوت کو معمولی اور ناچیز سمجھتے تھے۔ فلما جاء السحرة قال موسى القوا ما انتم ملقون

فرعون: اس کا قصہ ۱؛ اسکے کارندے ۱؛ یہ اور جادوگروں کو جمع کرنا ۱

موسیٰ (ع): انکا ایمان ۳؛ انکا قصہ ۲؛ انکا مطالبہ ۲؛ یہ اور دشمنوں کا عاجز ہونا ۳؛ یہ اور فرعون کے جادوگر ۲

آیت ۸۱

﴿ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَابِطُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴾

پھر جب ان لوگوں نے رسیوں کو ڈال دیا تو موسیٰ نے کہا کہ جو کچھ تم لے آئے ہو یہ جادو ہے اور اللہ اس کو بیکار کر دے گا کہ وہ مفسدین کے عمل کو درست نہیں ہونے دیتا ہے۔

۱۔ حضرت موسیٰ (ع) کی درخواست کے بعد جادو گروں نے جو کچھ ان کے پاس تھا اسے میدان میں پھینک کر (لکڑیاں اور رسیاں) جادو کا عمل انجام دیا۔ قال لهم موسی القوا ... فلما القوا

۲۔ حضرت موسیٰ (ع) نے جادو گروں کا عمل دیکھنے کے بعد اپنے سے جادو کا اتہام دور کرنے کیلئے اس کام کے جادو ہونے کو انکے کانوں تک پہنچایا۔ فلما القوا قال موسی ما جئتم به السحر

۳۔ حضرت موسیٰ (ع) نے جادو گروں کی شکست اور انکے جادو کی ناکامی کے قطعی اور غیر قابل شک ہونے کا اعلان کیا۔ قال موسی (ع) ما جئتم به السحر ان الله سيبطله

۳۔ حضرت موسیٰ (ع) نے جادو گروں کی شکست اور ان کے جادو کی ناکامی کو خدا تعالیٰ کے ساتھ مرتبط کیا اور اپنے آپ کو صرف خدا کے کام کا ایک واسطہ قرار دیا۔

قال موسی ما جئتم به السحر ... ان الله سيبطله ان الله لا يصلح عمل المفسدين۔ و يحق الله الحق بكلماته

۵۔ حضرت موسیٰ (ع) کو پہلے سے ہی اپنی کامیابی اور جادو گروں کی شکست اور انکے جادو کی ناکامی کا اطمینان تھا۔

قال موسى ما جئتم به السحر ... ان الله سيضلّه

۶۔ حضرت موسیٰ (ع) نے جادوگروں کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں فساد برپا کرنے والا گروہ اور انکے اپنے ساتھ مقابلہ کو

فتنہ انگیز عمل قرار دیا۔ قال موسى ما جئتم به السحر ... ان الله لا يصلح عمل المفسدين

۷۔ حضرت موسیٰ (ع) نے فرعون اور اسکے حاشیہ برداروں کو فتنہ انگیز ٹولہ وہ اور انکی سازش کو شکست سے دوچار قرار دیا

۔ ان الله لا يصلح عمل المفسدين

۸۔ انبیاء کا مقابلہ کرنا فتنہ انگیز عمل ہے اور مقابلہ کرنے والے مفسد لوگ ہیں۔

قال موسى ما جئتم به السحر ... ان الله لا يصلح عمل المفسدين

۹۔ خدا تعالیٰ اجازت نہیں دیتا کہ مفسد لوگوں کے کام کا انجام اچھا ہو۔ ان الله لا يصلح عمل المفسدين

۱۰۔ انسانی معاشروں میں جاری سنت الہی مفسدین کے فساد انگیز کاموں کے ساتھ سازگار نہیں ہے اور یہ انکی بقاء اور

ثبات سے مانع ہے۔ ان الله لا يصلح عمل المفسدين

"لا يصلح" فعل مضارع، جو استمرار پر دلالت کرتا ہے، سے سنت الہی کا استفادہ ہوتا ہے۔

۱۱۔ جادو، فساد کا سبب ہے اور جادوگر مفسد لوگ ہیں۔ ما جئتم به السحر ... ان الله لا يصلح عمل المفسدين

۱۲۔ حق و باطل کی جنگ میں آخری شکست، حق دشمنوں اور باطل پرست فسادیوں کا حتمی مقدر ہے۔

ان الله سيضلّه ان الله لا يصلح عمل المفسدين

انبیاء (ع): انکے مقابلے میں آنے کا فساد ہونا ۸

جادو: اسکے آثار ۱۱

جادوگر لوگ: انکا فساد پھیلانا ۱۱

حق: حق دشمنوں کی شکست کا حتمی ہونا ۱۲; حق و باطل ۱۲

خدا تعالیٰ: اسکی سنتوں کے اثرات ۱۰; اسکی سنتیں ۱۰; اسکے افعال ۹

فرعون: اس کا فساد پھیلانا ۱۰

فرعون کے جادوگر: انکا جادو ۱؛ انکا فساد پھیلانا ۶؛ انکے جادو کا ناکام ہونا ۳

فرعونی لوگ: انکا فساد پھیلانا ۷

فساد پھیلانا: اسکے عوامل ۸، ۱۱؛ اسکے موارد ۸؛ اسکے موانع ۱۰ مفسدین: ۶، ۷، ۸، ۱۱

انکا انجام ۹؛ انکی شکست کا حتمی ہونا ۱۲؛ انکی ناکامی ۹

موسیٰ (ع): ان پر جادو کی تہمت ۲؛ انکا اطمینان ۵؛ انکا غیب کو جاننا ۵؛ انکا قصہ ۶، ۵، ۳، ۲، ۱؛ انکا نقش و کردار ۳؛ یہ اور فرعون کی شکست ۷؛ یہ اور فرعون کے جادوگر ۶، ۲، ۱؛ یہ اور فرعون کے جادوگروں کی شکست ۵، ۳، ۳؛ یہ اور فرعونوں کی شکست ۷

آیت ۸۲

﴿وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ﴾

اور اپنے کلمات کے ذریعہ حق کو ثابت کر دیتا ہے چاہے مجرمین کو کتنا ہی برا کیوں نہ لگے۔

۱۔ تباہی پھیلانے والوں اور مجرموں کی مرضی کے برخلاف خدا تعالیٰ کی انسانی معاشروں میں سنت، حق کا پائیدار اور اس کا بول بالا کرنا ہے۔ و يحقق الله الحق بكلماته و لوكره المجرمون

۲۔ پیغمبروں کے معجزے، خدا تعالیٰ کے کلمات ہیں۔ ثم بعثنا ... موسیٰ و ہارون ... بآياتنا ... و يحقق الله الحق بكلماته

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ باطل کو ناکام کرنے اور حق کو ثابت اور محکم و مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ حضرت موسیٰ (ع) کا معجزہ تھا، مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ خدا تعالیٰ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو پائیدار اور پابرجا کرتا ہے۔ ﴿و يحقق الله الحق بكلماته﴾

۳۔ حق دشمن لوگوں کا مقدر ہمیشہ شکست ہے۔ و يحق الله الحق بكلماته و لوكره المجرمون

۵۔ حق دشمن لوگ، تباہی پھیلانے والے اور مجرم ہیں۔ و يحق الله الحق بكلماته و لوكره المجرمون

۶۔ جرم اور تباہی پھیلانا، حق دشمنی کا پیش خیمہ ہے۔ و يحق الله الحق بكلماته و لوكره المجرمون

۷۔ فرعون اور اسکے حاشیہ بردار لوگ مجرم اور تباہی پھیلانے والے تھے۔

فرعون و ملائئہ ... و كانوا قوما مجرمين ... و يحق الله الحق بكلماته و لوكره المجرمون

۸۔ انبیاء کے راستے کی مخالفت کرنے والے مجرم اور تباہ کار ہیں۔ و يحق الله الحق بكلماته و لوكره المجرمون

انبیاء (ع): انکے مخالفین کا فساد پھیلانا ۸؛ انکے مخالفین کا مجرم ہونا ۸

جرائم: انکے اثرات ۶

حق: اس کا استمرار ۱؛ اسکی کامیابی کا حتمی ہونا ۱؛ اسکی کامیابی کے عوامل ۳؛ اس کے استمرار کے اسباب ۳؛ حق دشمنوں کا

فساد پھیلانا ۵؛ حق دشمنوں کا مجرم ہونا ۵؛ حق دشمنوں کی شکست ۳؛ حق دشمنی کا پیش خیمہ ۶

خدا تعالیٰ: اسکی سنتیں ۱؛ اسکے افعال ۳؛ اسکے کلمات ۲، ۳

فرعون: اس کا فساد پھیلانا ۷؛ اس کا مجرم ہونا ۷

فرعونی سردار: انکا فساد پھیلانا ۷؛ انکا مجرم ہونا ۷

فساد پھیلانا: اسکے اثرات ۶

مجرمین: ۵، ۷، ۸

انکا ناراضی ہونا ۱

معجزہ: اسکی حقیقت ۲

مفسدین: ۵، ۷، ۸

انکا ناراضی ہونا ۱

آیت ۸۳

﴿فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّتُهُ مِّن قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِّن فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَن يَفْتِنَهُمْ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُفْسِرِينَ﴾

پھر بھی موسیٰ پر ایمان نہ لائے مگر ان کی قوم کی ایک نسل اور نہ بھی فرعون اور اس کی جماعت کے خوف کے ساتھ کہ کہیں وہ کسی آزمائش میں نہ مبتلا کر دے کہ فرعون بہت اونچا ہے اور وہ اسرف اور زیادتی کرنے والا بھی ہے۔

۱۔ قوم فرعون نے حضرت موسیٰ (ع) کے عظیم معجزے اور انکے جادوگروں پر غلبے کا مشاہدہ کرنے کے باوجود اپنے عقیدہ پر اصرار کیا اور ان میں سے کوئی بھی حضرت موسیٰ (ع) پر ایمان نہ لایا۔ فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةُ مِّن قَوْمِهِ

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "من قومہ" کی ضمیر کا مرجع "موسیٰ" ہو اور "قوم موسیٰ" سے مراد بنی اسرائیل ہوں۔
۲۔ حضرت موسیٰ (ع) کے معجزوں اور جادوگروں کی شکست کے وقوع پذیر ہونے کے بعد بنی اسرائیل کا صرف ایک چھوٹا سا گروہ آپکا گرویدہ ہو کر ایمان لایا۔ فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةُ مِّن قَوْمِهِ

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "من قومہ" کی ضمیر کا مرجع موسیٰ ہو علاوہ ازیں "ذریۃ" کا نکرہ ہونا تقلیل پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ موسیٰ (ع) کے گرویدہ ہو کر ان پر ایمان لانے والے سب کے سب بنی اسرائیل کی جوان نسل تھی۔
فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةُ مِّن قَوْمِهِ

"ذریۃ" کا معنی ہے بیٹے اور اولاد۔ اور اس رعب و وحشت کو مد نظر رکھتے ہوئے جو فرعون نے بنی اسرائیل کے درمیان پیدا کر رکھی تھی اور یہ کہ ایسے حالات میں عام طور پر بوڑھے لوگ مصلحت کا شکار ہو جاتے ہیں کہا جاسکتا ہے کہ "ذریۃ" سے مراد بنی اسرائیل کے جوان لوگ ہیں۔

۳۔ حضرت موسیٰ (ع) پر ایمان لانے والے، اپنی قوم کے سرداروں اور فرعون کے ظلم و ستم اور شکنجوں کی وجہ سے زبردست وحشت کا شکار تھے۔ فما آمن لموسى الا ذرية من قومه على خوف من فرعون و ملائهم ان يفتنهم خوف کانکره هونا اسکی شدت پر دلالت کرتا ہے اور فتنہ کا ایک معنی عذاب اور شکنجہ ہے۔

۵۔ حضرت موسیٰ (ع) پر ایمان لانے والے اپنے ایمان کی پاداش میں فرعون اور اپنی قوم کے ظلم و ستم اور شکنجوں کے خطرے سے دوچار تھے۔ الا ذرية من قومه على خوف من فرعون و ملائهم ان يفتنهم

۶۔ قوم موسیٰ کے سردار حضرت موسیٰ (ع) کے دشمن اور فرعون کی حکومت کے ساتھ وابستہ تھے۔
على خوف من فرعون و ملائهم

۷۔ مصر کا فرعون ایک ڈکٹیٹر، اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا اور خود سر حکمران تھا۔ و ان فرعون لعال فى الارض

۸۔ مصر کا فرعون ایسا حکمران تھا جس کا شمار مسرفین میں ہوتا ہے۔ انه لمن المسرفين

۹۔ فرعون دوسروں کو شکنجے اور اذیت دینے میں کسی حد کا قائل نہیں تھا۔

فما آمن لموسى الا ذرية من قومه على خوف من فرعون و ملائهم ان يفتنهم ... و انه لمن المسرفين

۱۰۔ فرعون کی خود سری، اس کی آمریت اور مسرفانہ طبیعت: اسکے موسیٰ کے مقابلے میں آنے اور انکے پیروکاروں کو اذیتیں دینے کا سبب تھی۔

فما آمن لموسى الا ذرية من قومه على خوف من فرعون و ملائهم ان يفتنهم و ان فرعون لعال فى الارض و انه لمن
المسرفين

۱۱۔ خود سری اور مسرفانہ و تسلط جمانے والی خصلت: انبیاءِ الہی کے مقابلے میں آنے کا سبب بنتی ہے۔

على خوف من فرعون ... ان فرعون لعال فى الارض و انه لمن المسرفين

۱۲۔ فرعون کا تسلط اور اس کی خود سری نے، سرزمین مصر میں خوف و وحشت پیدا کر رکھی تھی۔

فما آمن ... الا ذرية ... على خوف من فرعون و ملائهم ان يفتنهم و ان فرعون لعال فى الارض

استبداد: اسکے اثرات ۱۱

اسراف: اسکے اثرات ۱۱

انبیاء (ع): انکے مقابلے میں آنے کا پیش خیمہ ۱۱

بنی اسرائیل: انکا ایمان ۲؛ انکی تاریخ ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱؛ انکے جوان مومن ۳؛ انکے سرداروں کی اذیتیں ۵؛ انکے سرداروں کی دشمنی ۶؛ انکے مومنوں کا خوف ۳؛ انکے مومنوں کا شکنجہ ۵؛ انکے مومنوں کو اذیت دینے کے عوادل ۱۲، ۱۰؛ انکے مؤمنین ۳

تسلط رکھنا: اسکے اثرات ۱۱

خوف: بنی اسرائیل کے سرداروں کے شکنجوں کا خوف ۳؛ فرعون کے شکنجوں کا خوف ۳

سرزمین: سرزمین مصر میں وحشت کے عوادل ۱۲

فرعون: اس کا استبداد ۴؛ اس کا اسراف ۸؛ اس کا تکبر ۴؛ اسکی اذیتیں ۵، ۹؛ اسکی خصوصیات ۸، ۷، ۴؛ اسکے استبداد کے اثرات ۱۲، ۱۰؛ اسکے اسراف کے اثرات ۱۰؛ اسکے تسلط جمائے رکھنے کے اثرات ۱۲، ۱۰؛ اسکے زمانے میں وحشت کے عوادل ۱۲؛ اسکے شکنجے ۵، ۹؛ اسکے ظلم کی کثرت ۹؛ اسکے کارندوں کی دشمنی ۶؛ یہ اور موسیٰ (ع) ۱۰

فرعون کے جادوگر: انکی شکست ۲

قبطی قبیلے کے لوگ: انکا کفر ۱؛ انکا لیچڑپن ۱؛ یہ اور موسیٰ (ع) ۱

مصرفین: ۸

موسیٰ (ع): ان پر ایمان لانے والے ۳، ۲؛ انکے دشمن ۶؛ انکے معجزے کے اثرات ۲؛ انکے مقابلے میں آنے کے عوادل ۱۰

آیت ۸۳

﴿وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِن كُنتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِن كُنتُمْ مُّسْلِمِينَ﴾

اور موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تم واقعاً اللہ پر ایمان آئے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو اگر واقعاً اس کے اطاعت گزار بندے ہو۔

۱۔ حضرت موسیٰ (ع) اپنی قوم کے مہربان رہبر اور تڑپ رکھنے والے راہنما تھے۔ و قال موسیٰ یا قوم مندرجہ بالا مطلب "قوم" کے یاء متکلم کی طرف مضاف ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ حق کی طرف دعوت دینے اور تبلیغ کرنے میں لوگوں کے ساتھ نرم رویہ رکھنا پسندیدہ امر ہے۔
و قال موسیٰ یا قوم

۳۔ حضرت موسیٰ (ع) نے توکل اور مطیع ہو جانے کو خدا تعالیٰ پر سچے ایمان کی علامتیں قرار دیا اور اپنی قوم کو انہیں حاصل کرنے کی دعوت دی۔ و قال موسیٰ یا قوم ان کنتم آمنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین

۳۔ خدا تعالیٰ پر توکل کرنا اور اسکے سامنے سر تسلیم خم کرنا انسان کو دشمنوں کے خوف و وحشت سے نجات دلاتا ہے۔
علی خوف من فرعون و ملائمتهم ان یفتنهم ... فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین

۵۔ سچا مومن وہ ہے جو مقام عمل میں اللہ کے سب احکام کو بلاچوں و چہرا انجام دے، اپنے حال اور آئندہ کے امور کو صرف اسکے سپرد کرے اور اسکے غیر کو اپنا سہارا نہ بنائے۔ و قال موسیٰ یا قوم ان کنتم آمنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین

۶۔ خدا پر توکل کرنا، ایمان اور سر تسلیم خم کرنے کا لازمہ ہے۔

ان کنتم آمنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین

۷۔ مومنین کیلئے ضروری ہے کہ وہ خدا کے سامنے سر تسلیم خم کریں، اس کا سہارا لیں اور کسی طاقت سے نہ ڈریں۔

ان کنتم آمنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین

۸۔ خدا تعالیٰ پر توکل، مشکلات کے وقت ثابت قدم رہنے کا سامان فراہم کرتا ہے۔

علی خوف من فرعون و ملائہم ان یفتنہم ... فعلیہ توکلوا

۹۔ سر تسلیم خم کرنے کا مقام، ایمان سے برتر ہے۔ ان کنتم آمنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین

۱۰۔ مرحلہ ایمان سے گزر کر سر تسلیم خم کرنے کے مرتبے تک پہنچنے والے، خدا تعالیٰ پر توکل کرنے پر قادر ہیں۔

ان کنتم آمنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین

۱۱۔ امام باقر (ع) سے روایت کی گئی ہے۔ "...ان قوم موسیٰ استعبدہم آل فرعون و قالوا : لو کان لہولاء علی اللہ

کرامة کما یقولون ما سلطنا علیہم فقال موسیٰ لقومہ یا قوم ان کنتم آمنتم باللہ فعلیہ توکلوا..." ".... بیشک آل فرعون

نے قوم موسیٰ (ع) کو اپنا غلام بنا رکھا تھا اور اس سے کہتی تھی یہ لوگ جس طرح خود کہتے ہیں اگر خدا کے یہاں انکی کوئی

عزت ہوتی تو خدا ہمیں ان پر مسلط نہ کرتا پس موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے قوم اگر تمہارا خدا پر ایمان ہے تو اس پر

بھروسہ کرو... (۱)

ایمان: اسکی قدر و قیمت ۹؛ اسکی نشانیاں ۳؛ اسکی اثرات ۶

تبلیغ: اسکی روش ۲؛ اس میں مہربانی ۲

توکل: اسکی دعوت ۱۱؛ خدا پر توکل کرنا ۱۱، ۱۰، ۵، ۳؛ خدا پر توکل کی اہمیت ۷؛ خدا پر توکل کے اثرات ۳، ۸؛ خدا پر توکل

کے عوادل ۶

خوف: اسکی دور ہونے کے عوادل ۳

روایت: ۱۱

رویہ:

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۱۴ - نور الثقلین ج ۲ ص ۳۱۴ ح ۱۰۹۔

اسکی بنیادیں ۲

سالکین: انکی خصوصیات ۱۰

سختی: اس میں استقامت کے عوادل ۸

سر تسلیم خم کرنا: اسکے مقام کی قدر و قیمت ۹; خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۳; خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی

اہمیت ۷; خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے اثرات ۶، ۳

عمل: پسندیدہ عمل ۲

متوکلین: خدا پر توکل کرنے والے ۱۰

موسیٰ (ع): انکا ہدایت کرنا ۱; انکی تعلیمات ۳; انکی دعوت ۱۱، ۳; انکی رہبری کی خصوصیات ۱; انکی مہربانی ۱; یہ اور بنی

اسرائیل ۱

مومنین: انکا توکل ۵; انکا مطیع ہونا ۵; انکی خصوصیات ۵; انکی ذمہ داری ۷; یہ اور سر تسلیم خم کرنے کا مقام ۱۰; یہ اور غیر

خدا سے ڈرنا ۷

نفسیات: تربیتی نفسیات ۳

آیت ۸۵

﴿فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾

تو ان لوگوں نے کہا کہ بیشک ہم نے خدا پر بھروسہ کیا ہے۔ خدا یا ہمیں ظالموں کے فتنوں اور آزمائشوں کا مرکز نہ قرار دینا۔

۱۔ قوم موسیٰ نے حضرت موسیٰ (ع) کی نصیحت اور دعوت کے بعد اعلان کیا کہ ہم صرف خدا پر توکل کرتے ہیں اور

اسکے علاوہ کسی پر ہمارا بھروسہ نہیں ہے۔ و قال موسیٰ یا قوم ... فعلیہ توکلوا ...

فقالوا على الله توكلنا

۲۔ قوم موسیٰ جب سے حضرت موسیٰ (ع) کی طرف مائل ہوئی تھی اسی وقت سے اپنے آپ کو فرعونوں کے شکنجے اور عذاب کے خطرے میں دیکھ رہی تھی۔ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین

۳۔ حضرت موسیٰ (ع) کی قوم نے خدا پر توکل کرنے کے بعد اسکی بارگاہ میں دعا کی کہ اسکی ناتوانی اور کمزوری کو، جو ظالموں کو ان پر ظلم کرنے کی ترغیب دلاتی تھی، دور کر دے۔ فقالوا على الله توكلنا ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین جس طرح مال و اولاد اور دنیا اپنی کشش اور جذابت کی وجہ سے فتنہ ہیں اور انسان کو اپنا گرویدہ بنا لیتی ہیں اسی طرح ان لوگوں کی کمزوری اور ناتوانی بھی ظالموں کیلئے فتنہ ہے جو انہیں کمزوروں پر ظلم کرنے کی ترغیب دلاتی ہے۔

۴۔ فرعون اور اسکے قریبی سردار بھیڑیا صفت اور ظالم تھے۔ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین

۵۔ بنی اسرائیل، فرعون اور اسکے حاشیہ نشینوں کی حکمرانی اور تسلط میں ذلت و خواری کی زندگی گزار رہے تھے۔ فقالوا على الله توكلنا ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین

۶۔ خدا تعالیٰ کا مقام ربوبیت اس لائق ہے کہ ظالموں کے چنگال سے نجات پانے کیلئے اس سے مدد کی درخواست کی جائے۔ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین

۷۔ امام باقر (ع) اور امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے فرمان "ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین" کے بارے میں فرمایا "لا تسلطهم علينا فتفتنهم بنا" پروردگار ظالموں کو ہمارے اوپر مسلط نہ کرنا کہ ہمیں انکی آزمائش کا ذریعہ قرار دے۔^(۱)

آزمائش: اس کا ذریعہ ۷

بنی اسرائیل: انکا توکل ۱، ۳؛ انکو نصیحت ۱؛ انکی تاریخ ۵، ۲؛ انکی توحید ۱؛ انکی دعا ۳؛ انکی ذلت ۵؛ انکی مشکلات ۵؛ سردار اور بنی اسرائیل ۵؛ یہ اور فرعون ۵؛ یہ اور فرعون کے شکنجے ۲
خدا تعالیٰ: اسکی ربوبیت کی اہمیت ۶

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۲۷ ح ۳۸۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۱۴ ح ۱۱۰۔

دعا: ظالموں سے نجات کی دعا ۷

روایت ۷

ظالم لوگ ۳ ان سے نجات ۶؛ انکا امتحان ۷؛ انکے ظلم کا پیش خیمہ ۳
فرعون: اس کا ظلم ۳؛ اسکی خصوصیات ۳
فرعونی سردار: انکا ظلم ۳؛ انکی خصوصیات ۳
مدد طلب کرنا: خدا سے مدد طلب کرنا ۶
موسیٰ (ع): انکی دعوت ۱؛ انکی نصیحتیں ۱

آیت ۸۶

﴿وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾

اور اپنی رحمت کے ذریعہ کافروں کے شر سے محفوظ رکھنا۔

۱۔ قوم موسیٰ (ع) کے مومنین کی خدا تعالیٰ سے، کافروں سے نجات کیلئے دعا۔
ربنا لا تجعلنا فتنة ... و نجنا برحمتك من القوم الكافرين

۲۔ مصر، سرزمین کفر تھی۔ من القوم الكافرين

۳۔ فرعون اور اسکے حواری، کافر تھے۔ علی خوف من فرعون و ملائهم ... و نجنا برحمتك من القوم الكافرين

۳۔ بنی اسرائیل سرزمین کفر اور کافروں کے جوار میں زندگی گزارنے کی طرف مائل نہیں تھے۔
و نجنا برحمتك من القوم الكافرين

۵۔ کافروں کے جوار میں زندگی گزارنا ناپسندیدہ اور شہر کفر سے ہجرت کر جانا پسندیدہ امر ہے۔
و نجنا برحمتك من القوم الكافرين

۶۔ بنی اسرائیل سرزمین مصر سے کسی اور طرف ہجرت کرنا چاہتے تھے۔
و نجنا برحمتك من القوم الكافرين

۷۔ بنی اسرائیل نے دعا کے دوران خدا تعالیٰ سے چاہا کہ انکے مصر سے کسی اور طرف ہجرت کرنے کے

اسباب فراہم کرے۔ و نجنا برحمتك من القوم الكافرين

جملہ "و نجنا برحمتك من القوم الكافرين" کا معنی ہے (ہمیں کفار سے نجات دلا) اور ہو سکتا ہے اس سے مراد کسی اور سرزمین کی طرف ہجرت کی درخواست ہو۔

۸۔ بنی اسرائیل نے اپنی دعائیں خدا کی رحمت والی صفت کو وسیلہ بنایا۔ و نجنا برحمتك من القوم الكافرين

بنی اسرائیل: انکا وسیلہ بنانا ۸؛ انکی تاریخ ۶، ۷، ۸؛ انکی چاہت ۶، ۷؛ انکی دعا ۱، ۷، ۸؛ یہ اور کفار ۳؛ یہ اور کفار سے نجات ۱
خدا تعالیٰ: اسکی رحمت ۶

دعا: اسکے آداب ۸؛ کفار سے نجات کی دعا ۱؛ ہجرت کی دعا ۷

سرزمین: سرزمین مصر سے ہجرت ۶، ۷؛ سرزمین مصر کی تاریخ ۲

شہر کفر: ۲ اس سے ہجرت کرنا ۵

عمل: پسندیدہ عمل ۵

فرعون: اس کا کفر ۳

فرعون کے حواری: انکا کفر ۳

کفار: ۱۳ انکے ہمراہ زندگی گزارنے کا ناپسندیدہ ہونا ۵

آیت ۸۷

﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بَيْوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ﴾

اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کہ اپنی کے لئے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ قرار دو اور نماز قائم کرو اور مومنین کو بشارت دیدو۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے وحی کے ذریعے موسیٰ (ع) اور ہارون (ع) کو حکم دیا کہ وہ شہر مصر (حکومت فرعون کا مرکز) میں اپنی قوم کی رہائش کا انتظام کریں۔ و اوحینا الی موسیٰ و اخیه ان تبوءا القومکما بمصر بیوتا

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبتنی ہے کہ ایک تو مصر سے مراد شہر مصر ہو جیسا کہ مفردات اور لسان العرب میں اسکی وضاحت موجود ہے اور دوسرا یہ کہ جارو مجرور "بمصر" "تبوء" کا متعلق ہونہ "قومکما" کیلئے حال۔

۲۔ موسیٰ و ہارون پر ذمہ داری عائد کی گئی کہ وہ مصر میں رہنے والے بنی اسرائیل کیلئے رہائش کا انتظام کریں۔ و اوحینا الی موسیٰ و اخیه ان تبوءا القومکما بمصر بیوتا

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبتنی ہے کہ "بمصر" مقدر عامل کا متعلق اور قوم کیلئے حال یا صفت ہو یعنی تبوء القومکما کائنین یا الکائنین بمصر

۳۔ حضرت موسیٰ (ع) کے بھائی (ہارون) وحی دریافت کرنے میں انکے شریک اور امر رسالت میں انکے مددگار تھے۔ و اوحینا الی موسیٰ و اخیه ان تبوءا القومکما بمصر بیوتا

۳۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ (ع) اور ہارون (ع) کی ڈیوٹی لگی کہ وہ اپنی قوم کو مختلف علاقوں سے اکٹھے

کر کے شہر مصر میں متمرکز کریں۔ و اوحینا الی موسیٰ و اخیہ ان تبوء القومکما بمصر بیوتا

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "بمصر" "تبوء" کے متعلق ہو۔ اس طرح کہ بنی اسرائیل چونکہ مصر کے مختلف علاقوں میں پراگندہ تھے اور ان حالات میں حضرت موسیٰ (ع) کیلئے انہیں عادی طور پر مصر سے خارج کرنا ممکن نہیں تھا اسلئے خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ انہیں ایک جگہ متمرکز کریں تاکہ مصر سے انہیں نکالنے میں مشکل کا سامنا نہ ہو۔

۵۔ خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل اپنے گھروں کو آمنے سامنے تعمیر کریں۔ و اجعلوا بیوتکم قبلۃ

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ لفظ "قبلۃ" مصدر نوعی اور اسم فاعل کے معنی میں ہو یعنی "اجعلوا بیوتکم متقابله"

۶۔ شہر مصر (فرعون کی حکومت کا مرکز) میں بنی اسرائیل کی ناتوانی اور ذلت اس قدر تھی کہ ایسے خیموں اور جھونپڑیوں سے بھی محروم تھے جو انہیں سردی اور گرمی سے محفوظ رکھیں۔ و اوحینا الی موسیٰ و اخیہ ان تبوء القومکما بمصر بیوت

۷۔ لوگوں کی رہائش کا انتظام کرنا دین کا مورد توجہ مسئلہ ہے۔ ان تبوء القومکما بمصر بیوتا و اجعلوا بیوتکم قبلۃ

۸۔ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو نماز قائم کرنے کا حکم دیا۔ و اقیموا الصلاة

۹۔ ایمان اور نماز قائم کرنا بنی اسرائیل کے لئے فرعون کے تسلط سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ تھے۔

ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمین۔ و نجنا برحمتک ... و اقیموا الصلاة و بشر المؤمنین

۱۰۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ (ع) کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کو فرعون کے چنگل سے آزاد ہونے کی خوشخبری دیں۔ و نجنا برحمتک من القوم الکافرین ... و بشر المؤمنین

۱۱۔ خوشخبری کا، کامیابی کی امید اور حوصلہ پیدا کرنے میں بڑا کردار ہے۔ و نجنا من القوم الکافرین ... و بشر المؤمنین

۱۲۔ ایمان اور نماز قائم کرنے کا ظالموں کے قتنوں سے نجات حاصل کرنے میں بڑا کردار ہے۔

و نجنا برحمتک من القوم الکافرین ... و اقیموا الصلاة و بشر المؤمنین

۱۳۔ امام کاظم (ع) سے روایت کی گئی ہے "لما خافت بنو اسرائیل جبابرتھا اوحی اللہ الی موسیٰ و ہارون ان تبوء القومکما بمصر بیوتا و اجعلوا بیوتکم قبلۃ" امروا ان

یصلوا فی بیوتہم^(۱)

جب بنی اسرائیل کو اپنے ظالم حکمرانوں کا خوف لاحق ہوا تو خدا تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون کی طرف وحی نازل کی کہ مصر میں اپنی قوم کیلئے گھرتیار کرو اور اپنے گھروں کو اپنا قبلہ قرار دو امام (ع) نے فرمایا انہیں حکم دیا گیا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں۔

۱۳۔ عن محمد ابن مسلم عن ابی جعفر (ع) قال قلت کان ہارون اخا موسیٰ لابیہ و امہ؟ قال نعم ... قلت و کان الوحی ینزل علیہما جمیعا؟ قال الوحی ینزل علی موسیٰ و موسیٰ یوحیہ الی ہارون^(۲)

محمد بن مسلم کہتے ہیں میں نے امام باقر (ع) سے عرض کیا ہارون موسیٰ (ع) کا سگا بھائی تھا؟ حضرت نے فرمایا ہاں... میں نے عرض کیا وحی دونوں پر نازل ہوتی تھی؟ آپ نے فرمایا وحی حضرت موسیٰ (ع) پر نازل ہوتی اور حضرت موسیٰ (ع) اسے ہارون تک منتقل کرتے تھے۔

ایمان: اسکے اثرات ۹، ۱۲

بنی اسرائیل: انکا قبلہ ۱۳؛ انکا محروم ہونا ۶؛ انکو بشارت ۱۰؛ انکی تاریخ ۶، ۵، ۲، ۱؛ انکی ذمہ داری ۵؛ انکی شرعی ذمہ داریاں ۸؛ انکی کمزوری ۶؛ انکی نجات ۱۰؛ انکی نجات کا پیش خیمہ ۹؛ مصر میں انکی ذلت ۶؛ مصر میں انکی مشکلات ۶؛ یہ اور گھربنانا ۵؛ یہ اور نماز قائم کرنا ۸؛ یہ مصر میں ۲، ۳

خدا تعالیٰ: اسکی بشارتیں ۱۰؛ اسکے اوامر ۱۰، ۸، ۵، ۱

خوشخبری دینا: اسکے اثرات ۱۱ / دین: دین اور گھر ۴

روایت ۱۳، ۱۲

ظالم لوگ: ان سے نجات کے عوامل ۱۲

فرعون: اسکے ظلم سے نجات کا پیش خیمہ ۹؛ اسکے ظلم سے نجات کی خوشخبری ۱۰

کامیابی: اسکے عوامل ۱۱

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۱۵۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۱۵ ح ۱۱۴۔

(۲) تفسیر قمی ج ۲ ص ۱۳۵، ۱۳۶۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۱۵ ح ۱۱۵۔

گھر: اسکے تیار کرنے کی اہمیت ۷

موسیٰ (ع): انکا مددگار ۳؛ انکی ذمہ داری ۱۳، ۱۰، ۳، ۲، ۱؛ انکی رسالت کا شریک ۳؛ انکی طرف وحی ۱۳، ۳، ۱؛ انکی نماز ۱۳؛ یہ اور بنی اسرائیل کا گھر ۱، ۲

نماز: اسے قائم کرنے کے اثرات ۱۲، ۹

ہارون (ع): انکی ذمہ داری ۱۳، ۳، ۲، ۱؛ انکی طرف وحی ۱۳، ۳، ۱؛ انکی نماز ۱۳؛ یہ اور بنی اسرائیل کی رہائش گاہ ۲، ۱؛ یہ اور موسیٰ (ع) ۳

آیت ۸۸

﴿وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوهُ عَنِ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَيَّ أَمْوَالَهُمْ وَاشْدُدْ عَلَيَّ قُلُوبَهُمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ﴾

اور موسیٰ نے کہا کہ پروردگار تو نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو زندگانی دنیا میں اموال عطا کئے ہیں۔ خدایا یہ تیرے راستے سے بہکائیں گے۔ خدایا ان کے اموال کو برباد کر دے۔ ان کے دلوں پر سختی نازل فرما یہ اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک اپنی آنکھوں سے دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی ربوبیت کو وسیلہ بنا کر خضوع و خشوع اور اپنی ذلت کا اظہار اور پھر اس کا بار بار اعتراف، دعا کے آداب میں سے ہے۔ و قال موسیٰ ... ربنا ... ربنا لیضلوا ... ربنا اطمس

۲۔ فرعون اور اسکے حواری، پر آسائش زندگی، عظیم اقتصادی وسائل اور تعجب خیز زینتوں سے مالا مال تھے۔

انك ء اتيت فرعون و ملائه زينة و اموالا في الحياة الدني

"زینت و اموالاً" کا نکرہ ہونا تفخیم کیلئے ہے اور عظیم ہونے پر دلالت کرتا ہے اور چونکہ ہر شے کی عظمت اسکے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے اسلئے زینت کے عظیم ہونے میں اسکا تعجب خیز ہونا اور اموال کے عظیم ہونے میں انکی کثرت اور فراوانی کو ذکر کیا گیا ہے۔

۳۔ فرعون اور اسکے حواریوں کا مال و دولت اور اموال انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔

ربنا انک ء اتیت فرعون و ملائہ زینۃ و اموالاً فی الحیۃ الدنیا

۳۔ کفر، دنیا میں کافروں کے خدا تعالیٰ کی کثیر نعمتوں تک دسترسی سے مانع نہیں ہے۔

ربنا انک ء اتیت فرعون و ملائہ زینۃ و اموالاً فی الحیۃ الدنیا

۵۔ فرعون اور اسکے حواری دین خدا کا مقابلہ کرنے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے اپنے عظیم مادی وسائل اور مال و دولت

سے استفادہ کرتے تھے۔ انک ء اتیت فرعون و ملائہ زینۃ و اموالاً فی الحیۃ الدنیا لیضلوا عن سبیلک

۶۔ فرعون اور اسکے حواریوں کا خدا تعالیٰ کی دی گئی دولت سے بہرہ مند ہونا اسکی ربوبیت کا تقاضا تھا۔

ربنا انک ء اتیت فرعون و ملائہ زینۃ و اموالاً

۷۔ حضرت موسیٰ (ع) نے فرعون اور اسکے حواریوں کے لوگوں کو گمراہ کرنے اور انہیں فریب دینے کیلئے اپنے کثیر اموال

اور آسائشوں سے استفادہ کرنے کی بارگاہ خداوندی میں شکایت کی۔

و قال موسیٰ ربنا انک ء اتیت فرعون و ملائہ زینۃ و اموالاً فی الحیۃ الدنیا ربنا لیضلوا عن سبیلک

۸۔ طاغوت اور طاغوتیوں کے ہاتھوں میں مال و دولت اور سامان آسائش کی فراوانی لوگوں کی گمراہی کا عامل ہے۔

ربنا انک ء اتیت فرعون و ملائہ زینۃ و اموالاً ... لیضلوا عن سبیلک

۹۔ فقر و تنگدستی انسان کے، ایمان کو چھوڑ کر دائرہ کفر میں داخل ہونے کا سبب ہے۔

ربنا لیضلوا عن سبیلک ربنا اطمس علی اموالہم

۱۰۔ حضرت موسیٰ (ع) اپنی دعائیں فرعون اور اسکے حواریوں کی ثروت و دولت کی مکمل نابودی کے خواہاں تھے۔

ربنا اطمس علی اموالہم

بعض اوقات "طموس" کو ایک چیز کی طرف نسبت دی جاتی ہے اور اس سے مراد خود اس شے کی تباہی اور نابودی ہوتی

ہے جیسے طموس قلب یعنی دل کا تباہ و برباد اور خراب ہو جانا اور "طموس طریق" یعنی راستے کا خراب اور ختم ہو جانا اور

بعض اوقات اس سے مراد شے کے لوازم و آثار کی تباہی ہوتی ہے جیسے طموس نجم یعنی ستارے کے

نور کا ختم ہو جانا طموس چشم یعنی آنکھ کے نور کا ختم ہو جانا مندرجہ بالا مطلب پہلے استعمال کی بنا پر ہے۔

۱۱۔ حضرت موسیٰ (ع) نے اپنی دعا میں خدا تعالیٰ سے درخواست کی کہ لوگوں کو گمراہی سے بچانے کیلئے فرعون اور اسکے حواریوں کے اموال کی (لوگوں کے دل اور آنکھوں میں) کشش ختم کر دے۔

ربنا لیضلوا عن سبیلک ربنا اطمس علی اموالہم

۱۲۔ خدا تعالیٰ سے ایسے وسائل و ثروت کی نابودی کی دعا کرنا جو راہ خدا میں رکاوٹ بنیں ایک پسندیدہ امر ہے۔

لیضلوا عن سبیلک ربنا اطمس علی اموالہم

۱۳۔ موسیٰ (ع) نے اسلئے کہ فرعون اور اسکے حواریوں کو ایمان لانے کی توفیق نہ ہو اپنی دعا میں خدا تعالیٰ سے درخواست

کی کہ انکے دلوں کو سخت کر دے اور ان پر مہر لگا دے۔ ربنا ... و اشد علی قلوبہم فلا یؤمنو

شدت کا معنی ہے صلابت اور سخت ہونا اور یہ نرمی کی ضد ہے اور چونکہ "اشدد" "علی" کے ساتھ استعمال ہوا ہے اسلئے اس میں مہر لگانے کا معنی پوشیدہ کیا گیا ہے۔

۱۴۔ دل، ایمان و کفر کا مرکز ہے۔ و اشد علی قلوبہم فلا یؤمنو

۱۵۔ جن لوگوں کے دلوں پر خدا تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے ان سے ایمان لانے اور پیغمبروں کی طرف مائل ہونے کی توفیق

سلب ہو جاتی ہے۔ و اشد علی قلوبہم فلا یؤمنو

"فلا یؤمنوا" کی فاء سببیہ ہے اور یہ ماقبل کے مابعد کا سبب ہونے پر دلالت کرتی ہے یعنی دل پر مہر لگنا، توفیق ایمان کے سلب ہونے کا سبب بنتا ہے۔

۱۶۔ مہرزہ دل، صرف اس وقت سمجھیں گے اور ایمان لائیں گے جب انہیں خدا تعالیٰ کے دردناک عذاب کا سامنا

ہوگا۔ و اشد علی قلوبہم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم

۱۷۔ خدا تعالیٰ کے دردناک عذاب کو دیکھ کر کافروں کا ایمان لانا بے ثمر ہوگا اور خدا تعالیٰ اسے قبول نہیں کریگا۔

و اشد علی قلوبہم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم

۱۸۔ حضرت موسیٰ (ع) خدا تعالیٰ سے فرعون اور اسکے حواریوں کیلئے مہلک عذاب کے خواہاں تھے۔

واشد علی قلوبہم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "العذاب" کا الف و لام جو عہد ذہنی کا ہے۔ دنیوی عذاب (مہلک) کی طرف اشارہ ہو اس صورت میں لگتا یوں ہے کہ چونکہ حضرت موسیٰ (ع) کو عذاب خدا کے وقوع پذیر ہونے کی کیفیت کا علم تھا اسلئے انہوں نے خدا تعالیٰ سے اسکے وقوع پذیر ہونے کے اسباب، یعنی دلوں کا سخت ہونا اور ان پر مہر لگ جانا، کے فراہم کرنے کی درخواست کی۔

۱۹۔ دلوں کا سخت ہو جانا اور ان پر مہر لگ جانا مہلک عذاب کے وقوع پذیر ہونے کا سامان فراہم کرتا ہے۔
و اشد علی قلوبہم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "العذاب" کا الف و لام جو عہد ذہنی کا ہے دنیاوی عذاب (مہلک) کی طرف اشارہ ہو اس صورت میں واضح ہے کہ فرعون اور اسکے حواریوں کے دلوں کے سخت ہونے اور ان پر مہر لگ جانے کی درخواست در حقیقت مہلک عذاب کے اسباب فراہم ہونے کی درخواست ہے۔

۲۰۔ جہنم کا دردناک عذاب، کافروں کی سزا ہے۔ فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم

ہو سکتا ہے "العذاب" کا الف و لام جو عہد ذہنی کا ہے دنیاوی عذاب (مہلک) کی طرف اشارہ ہو اور ہو سکتا ہے برزخ یا آخرت کے عذاب کی طرف اشارہ ہو۔ مندرجہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بنا پر ہے۔

۲۱۔ کفار، موت کے وقت خدا تعالیٰ کے دردناک عذاب کا مشاہدہ کریں گے۔ فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "العذاب" کا الف و لام جو عہد ذہنی کیلئے ہے عذاب برزخ کی طرف اشارہ ہو۔
اقرار: ربوبیت کا اقرار ۱

ایمان: اس سے محروم لوگ ۱۵؛ اس کا مرکز ۱۳؛ بے فائدہ ایمان ۱۴؛ عذاب کے وقت ایمان ۱۴

توفیق: اسکے سلب ہونے کے عوامل ۱۵

خدا تعالیٰ: اسکی ربوبیت کے اثرات ۶؛ اسکے عطیے ۳

دعا: اسکے آداب ۱؛ اس میں خضوع ۱؛ اس میں وسیلہ بنانا ۱؛ پسندیدہ دعا ۱۲

دل: اس پر مہر کے اثرات ۱۵، ۱۹؛ اس کا کردار اور

اہمیت ۱۳؛ مہرزہ دلوں کا ایمان ۱۶

راہ خدا: اسکے مواعظ ۱۲

طاغوتی لوگ: انکی دولت کے اثرات ۸؛ انکے مادی وسائل ۸

عذاب: اسکے اثرات ۱۶؛ اسکے درجے ۲۱، ۲۰، ۱۴، ۱۶؛ اہل عذاب ۲۰؛ مہلک عذاب کا پیش خیمہ ۱۹

عمل: پسندیدہ عمل ۱۲

فرعون: اس کا سوء استفادہ کرنا ۵؛ اس کا گمراہ کرنا ۵؛ اس کی جنگ اور مقابلہ ۵؛ اسکی خصوصیات ۲؛ اسکی دولت کا سرچشمہ

۳، ۶؛ اسکے دل پر مہر لگنا ۱۳؛ اسکے مادی وسائل ۵، ۲

فرعون کے حواری: انکا سوئے استفادہ کرنا ۵؛ انکا گمراہ کرنا ۵؛ انکی جنگ ۵؛ انکی دولت کا سرچشمہ ۵، ۳؛ انکی زندگی کی خصوصیات

۲؛ انکے دلوں پر مہر لگنا ۱۳؛ انکے مادی وسائل ۵، ۲

فقر: اسکے اثرات ۹

کفار: انکا ایمان ۱۴؛ انکا عذاب ۲۱، ۲۰؛ انکا محروم ہونا ۳؛ انکی سزا ۲۰؛ بیہوشی میں ۲۰؛ یہ اور دنیوی نعمتیں ۳؛ یہ موت کے

وقت ۲۱

کفر: اس کا پیش خیمہ ۹؛ اس کا مرکز ۱۳؛ اسکے اثرات ۳

گمراہی: اسکے عوامل ۸

موسیٰ (ع): انکا شکوہ ۴؛ انکا قصہ ۱۱، ۱۰؛ انکی دعا ۱۸، ۱۳، ۱۱، ۱۰؛ یہ اور فرعون ۱۸، ۱۳؛ یہ اور فرعون کا گمراہ کرنا ۴؛ یہ اور

فرعون کی دولت ۱۱، ۱۰؛ یہ اور فرعون کے حواری ۱۸، ۱۳؛ یہ اور فرعون کے حواریوں کا گمراہ کرنا ۴؛ یہ اور فرعون کے

حواریوں کی دولت ۱۱، ۱۰؛ یہ اور مہلک عذاب کی درخواست ۱۸

وسیلہ بنانا: خدا کی ربوبیت کو وسیلہ بنانا ۱

﴿ قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَانِ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴾

پروردگار نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی تو اب اپنے راستے پر قائم رہنا اور جاہلوں کے راستے کا اتباع نہ کرنا۔

۱_ خدا تعالیٰ نے فرعون اور اسکے حواریوں کے خلاف موسیٰ (ع) اور ہارون (ع) کی دعا کو قبول فرمایا۔

قال قد اجيبت دعوتكما

۲_ فرعون اور اسکے حواریوں کے خلاف دعا کرنے میں ہارون (ع)، حضرت موسیٰ (ع) کے ہمراہ اور شریک تھے۔

دعوتکم

۳_ خدا تعالیٰ نے ہارون اور موسیٰ (ع) کو فرعون اور اسکے حواریوں کے خلاف ان کی دعا کی قبولیت کی اطلاع دی۔

قال قد اجيبت دعوتكما

۳_ حضرت موسیٰ (ع) و ہارون (ع) کی خواہشات کا پورا ہونا (فرعون اور اسکے حواریوں کے دلوں کا سخت ہو جانا، ان پر

مہر لگ جانا اور مہلک عذاب کا وقوع پذیر ہونا) وقت کے گزرنے اور حضرت موسیٰ و ہارون (ع) پر بہت دباؤ اور سختیوں

کے آنے پر منبج ہوا۔ و اشد علی قلوبہم فلا یؤمنوا ... قال قد اجيبت دعوتكما فاستقیم

خدا تعالیٰ کا حضرت موسیٰ (ع) و ہارون (ع) کو دعا کی قبولیت کی اطلاع دینے کے بعد انہیں پائیداری اور استقامت کا حکم

دینا اور استقامت کو فاء سببیہ کے ذریعے دعا کے ساتھ مربوط کرنا، مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۵_ خدا تعالیٰ نے موسیٰ (ع) و ہارون (ع) کو فرعون اور اسکے حواریوں کی جانب سے ان پر آنے والے دباؤ اور سختیوں

کے مقابلے میں پائیداری اور استقامت کی نصیحت کی۔

قال قد اجيبت دعوتكما فاستقیم

۶_ خدا تعالیٰ کی طرف سے حق پرستوں کی دعا اور خواہشات کا قبول ہونا اور انہیں مستکبرین کے خلاف کامیاب

کرنا میدان جنگ میں انکی پائیداری اور استقامت کا تقاضا کرتا ہے۔ قال قد اجيبت دعوتكما فاستقیم

۷۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ (ع) و ہارون (ع) کو فرعون اور اسکے حواریوں کے دباؤ کے مقابلے میں استقامت کو چھوڑ کر کسی اور راستے پر چلنے سے ڈرایا اور خبردار کیا۔ فاستقیما و لا تتبعان سبیل الذین لا یعلمون

۸۔ راہ خدا اور راہ حق کی تلاش میں سستی اور ناپائیداری جاہلانہ کام اور جاہلوں کے راستے کو طے کرنا ہے۔ فاستقیما ولا تتبعان سبیل الذین لا یعلمون

۹۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ (ع) و ہارون (ع) کو نادان لوگوں کی راہ و روش کی پیروی کرنے سے منع فرمایا۔ و لا تتبعان سبیل الذین لا یعلمون

۱۰۔ حضرت موسیٰ (ع) اور انکے بھائی (ہارون (ع)) فرعون اور اسکے حواریوں کے دباؤ میں تھے۔ قال موسیٰ ربنا انک ء اتیت فرعون و ملائہ زینة و اموالاً... لیضلوا عن سبیلک ... فاستقیما و لا تتبعان سبیل الذین لا یعلمون

۱۱۔ ثابت قدم اور ڈٹے رہنا اور نادان لوگوں سے متاثر نہ ہونا اسلامی معاشرے کے راہبر کی ذمہ داری ہے۔ فاستقیما و لا تتبعان سبیل الذین لا یعلمون

۱۲۔ امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے "کان بین قول اللہ عزوجل "قد اجیبت دعوتکما" و بین اخذ فرعون اربعین عاماً"^(۱)

خدا تعالیٰ کے (موسیٰ و ہارون) کو اس فرمان "تمہاری خواہش قبول ہو گئی" اور فرعون کو سرنگوں کرنے کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ تھا۔

۱۳۔ امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ پیغمبر (ص) نے فرمایا "دعا موسیٰ (ع) و امّن ہارون (ع) و امّنت الملئکة فقال اللہ تبارک و تعالیٰ "قد اجیبت دعوتکما فاستقیما ..."^(۲)

حضرت موسیٰ (ع) نے دعا کی اور ہارون (ع) نے آمین کہا اور فرشتوں نے بھی آمین کہا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا بیشک تمہاری دعا قبول کر لی گئی پس ثابت قدم رہو۔

(۱) کافی ج ۱ ص ۸۹ ح ۵۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۱۶ ح ۱۱۷۔

(۲) کافی ج ۲ ص ۱۰ ح ۸۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۱۶ ح ۱۱۸۔

استقامت: فرعون کے حواریوں کے مقابلے میں استقامت ۵، ۷؛ فرعون کے مقابلے میں استقامت ۵، ۷

جاہل لوگ: انکا راستہ ۸؛ انکی پیروی کرنے سے نہی ۹

حق طلب لوگ: انکی دعا کا قبول ہونا ۶؛ یہ اور مستکبرین ۶

حق طلبی: اس میں سستی کی مذمت ۸

خدا تعالیٰ: اسکی نصیحتیں ۵؛ اسکے افعال ۳؛ اس کے نواہی ۹، ۷

دعا: اسکے قبول ہونے کی شرائط ۶؛ اس میں استقامت ۶

دینی راہنما: انکی ذمہ داری ۱۱

راہبری: اس میں استقامت ۱۱؛ یہ اور جہلا ۱۱

روایت: ۱۲، ۱۳

عمل: جاہلانہ عمل ۸

فرعون: اس پر نفرین ۱

فرعون کے حواری: ان پر نفرین ۱

مبارزت: اس میں سستی سے نہی ۷

مستکبرین: انکے خلاف کامیابی کی شرائط ۶

موسیٰ (ع): انکا قصہ ۱۰؛ انکو نصیحت ۵؛ انکی دعا ۲؛ انکی دعا کی قبولیت ۱، ۱۳، ۱۲، ۳؛ انکی دعا کی قبولیت کی خبر دینا ۳؛ انکی دعا

میں شریک ۲؛ انکی ذمہ داری ۹، ۷؛ انکی مشکلات ۱۰، ۳؛ یہ اور جہلا ۹؛ یہ اور فرعون ۱۰؛ یہ اور فرعون کے حواری ۱۰

ہارون (ع): انکا قصہ ۱۰؛ ان کو نصیحت ۵؛ انکی دعا کا قبول ہونا ۱، ۱۲؛ انکی دعا کی قبولیت کے شرائط ۳؛ انکی دعا کے قبول

ہونے کی اطلاع دینا ۳؛ انکی ذمہ داری ۷، ۹؛ انکی مشکلات ۱۰، ۳؛ یہ اور جاہل لوگ ۹؛ یہ اور فرعون پر نفرین ۲؛ یہ اور

فرعون کے حواری ۱۰؛ یہ اور فرعون کے حواریوں پر نفرین ۲؛ یہ اور موسیٰ (ع) ۲

آیت ۹۰

﴿وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدُوًّا حَتَّى إِذَا أَذْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار کرا دیا تو فرعون اور اسکے لشکر نے ازراہ ظلم و تعدی ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب غرقابی نے اسے پکڑ لیا تو اس نے آزدی کہ میں اس خدائے وحدہ لا شریک پر ایمان لے آیا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں اطاعت گزاروں میں ہوں۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اس وقت دریا عبور کروایا جب وہ فرعون اور اس کے سپاہیوں کے حملے کی زد میں تھے۔
و جاوزنا بنی اسرائیل البحر فاتبعهم فرعون و جنوده بغيا و عدوا

۲۔ بنی اسرائیل کے دریا سے خارج ہوتے ہی فرعون اور اسکے سپاہی تکبر و نخوت اور تیزی کے ساتھ اس گزرگاہ کی طرف بڑھے۔ و جاوزنا بنی اسرائیل البحر فاتبعهم فرعون و جنوده بغيا و عدوا

جملہ "فاتبعهم..." کا "جاوڑنا" پر عطف ہے اور فاعل عاطفہ تراخی کے بغیر ترتیب کیلئے ہے اور جس شخص کا چلنا تکبر و نخوت کے ہمراہ ہو عرب اسے کہتے ہیں "بنی فی مشیتہ" اور "عدو" کا معنی ہے دوڑنا۔

۳۔ فرعون اور اسکی فوج ظلم و ستم اور کینے کی وجہ سے بنی اسرائیل کا تعاقب کر رہی تھی۔ فاتبعهم فرعون و جنوده بغيا و عدوا

۳۔ فرعون جب تک موت کے دہانے تک نہیں پہنچا تکبر و نخوت سے دست بردار نہیں ہوا۔
فاتبعهم فرعون و جنوده بغيا و عدوا حتى اذا ادركه الغرق

لفظ "حتى" جو غایت پر دلالت کرتا ہے ہو سکتا ہے "اتبعهم" کی غایت کو بیان کر رہا ہو اور ہو

سکتا ہے "بغی" کی غایت پر دلالت کر رہا ہو۔ مندرجہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بنا پر ہے۔

۵۔ جس لمحے تک دریا آپس میں نہیں ملا اور فرعون غرق ہونے کو نہیں آیا، اس وقت تک تیزی سے بنی اسرائیل کا تعاقب کر رہا تھا۔ فاتبعهم فرعون و جنوده بغياً و عدواً حتی اذا ادركه الغرق

۶۔ فرعون دریا میں غرق ہوتے وقت استکبار سے دستبردار ہو گیا اور اس نے توبہ کے ساتھ ایمان اور سر تسلیم خم کرنے کا اظہار کیا۔ حتی اذا ادركه الغرق قال ء امننت ... و انا من المسلمين

۷۔ فرعون نے غرق ہوتے وقت حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کے دین کی حقانیت اور اپنے مذہب کے بطلان کا اعتراف کر لیا۔ حتی اذا ادركه الغرق قال ء امننت انه لا اله الا الذي ء امننت به بنو اسرائيل

۸۔ فرعون غرق ہونے سے پہلے تک شرک کا عقیدہ رکھتا تھا۔

حتى اذا ادركه الغرق قال ء امننت انه لا اله الا الذي ء امننت به بنو اسرائيل

۹۔ فرعون اور اسکے حواریوں کے شر سے بنی اسرائیل کی نجات انکی استقامت اور پائیداری کا ثمر تھا۔

فاستقيما ... و جاوزنا ببني اسرائيل البحر ... حتى اذا ادركه الغرق

۱۰۔ فرعون نے غرق ہوتے وقت خدا تعالیٰ سے اپنی نجات کی درخواست کی قال ء امننت ... و انا من المسلمين

۱۱۔ ابراہیم بن محمد ہمدانی کہتے ہیں: قلت لابی الحسن علی بن موسیٰ الرضا (ع): لای علة اغرق الله عزوجل فرعون و

قد آمن به و اقر بتوحيده؟ قال: لا نه آمن عند رؤية الباس ، و الايمان عند رؤية الباس غير مقبول و ذلك حكم

الله في السلف و الخلف ... و لعله اخرى اغرق الله عزوجل فرعون و هي انه استغاث بموسى لما ادركه الغرق و لم

يستغث بالله... میں نے امام رضا (ع) کی خدمت میں عرض کیا خدا تعالیٰ نے فرعون کو کیوں غرق کیا جبکہ وہ ایمان لا چکا

تھا اور خدا کی وحدانیت کا اعتراف کر چکا تھا؟ تو حضرت (ع) نے فرمایا کیونکہ وہ اس وقت ایمان لایا جب وہ عذاب کو

دیکھ رہا تھا اور عذاب کو دیکھتے وقت ایمان لانا قابل قبول نہیں ہے اور یہ خدا کا حکم ہے ماضی میں بھی اور مستقبل میں

بھی... اور خدا تعالیٰ کے فرعون کو غرق کرنے کی ایک دوسری وجہ بھی تھی وہ یہ کہ فرعون نے موسیٰ سے مدد طلب کی اور

خدا سے نہیں کی... (۱)

۱۲۔ "عن ابی جعفر (ع) فی قوله: و جاوزنا بنی اسرائیل ... " ... فخرج موسی بنی اسرائیل و ا تبعهم فرعون ... فدعا موسی ربہ فا وحی اللہ الیہ : ا ن اضرب بعصاک البحر فضربه فانفلق البحر فمضى موسی و اصحابه حتی قطعوا البحر ... فلما توسط فرعون و من معه ا مر اللہ البحر فانطبق علیهم فغرقهم ا جمعین ... ; امام باقر (ع) سے خدا تعالیٰ کے اس فرمان کہ ہم نے بنی اسرائیل کو دریا عبور کروادیا ... " کہے بارے میں روایت کی گئی ہے موسی بنی اسرائیل کو لے کر نکلے اور فرعون نے انکا پیچھا کیا ... پس موسی نے اپنے پروردگار سے دعا کی تو خدا تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی کہ اپنے عصا کو دریا پر مارو موسی نے عصا دریا پر مارا تو دریا میں شگاف پڑ گیا اور موسی اور انکے ساتھی دریا سے گزر گئے ... اس وقت فرعون اور اسکے ہمراہی دریا کے درمیان میں پہنچ چکے تھے کہ خدا تعالیٰ نے حکم دیا اور پانی کی موجوں نے انہیں ہڑپ کر لیا (یوں) وہ سب غرق ہو گئے (۱)

ایمان: اس کا بے ثمر ہونا ۱۱

بنی اسرائیل: ان پر ظلم ۳; انکا دریا سے عبور کرنا ۱۲، ۱; انکی استقامت کے اثرات ۹; انکی تاریخ ۵، ۳، ۲، ۱، ۹; انکی نجات ۱; انکی نجات کے عوامل ۹; انکے دشمن ۳

خدا تعالیٰ: خدا تعالیٰ کے افعال ۱

روایت: ۱۲، ۱۱

فرعون: اس کا اقرار ۷; اس کا ایمان ۶; اس کا تکبر ۳، ۲; اس کا خدا سے مدد طلب کرنا ۱۰; اس کا شرک ۸; اس کا ظلم ۳; اس کا عقیدہ ۸; اس کا غرق ہونا ۱۲; اسکی توحیدی فطرت ۱۰; اسکی دشمنی ۳; اسکی دعا ۱۰; اسکی فوج ۳، ۲، ۱; اسکی نجات ۹، ۱; اسکے ایمان کا بے ثمر ہونا ۱۱; اسکے غرق ہونے کا فلسفہ ۱۱; یہ اور بنی اسرائیل کا تعاقب کرنا ۲، ۵، ۳; یہ اور مسیحیت کی حقانیت ۷; یہ غرق ہوتے وقت ۳، ۶، ۷، ۱۰; یہ اور موسی کی حقانیت ۷

فرعون: ان سے نجات ۹، ۱; انکا تکبر ۲; انکا ظلم ۳; انکی دشمنی ۳; یہ اور بنی اسرائیل کا تعاقب ۳، ۲

فطرت: فطرت توحیدی کا بیدار ہونا ۱۰

موسی (ع):

انکا قصہ ۱۲

﴿الآن وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ﴾

تو آواز آئی۔ کہ اب جب کو تو پہلے نافرمانی کر چکا ہے اور تیرا شمار مفسدوں میں ہو چکا ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ فرعون کو اسکی نافرمانیوں اور فساد انگیزیوں کی وجہ سے موت کے لمحظے تک تحت مذمت و سرزنش قرار دیتا رہا۔
حتی اذا ادركه الغرق قال ء امننت انه لا اله الا الذي ... ء الثن

۲۔ موت کے لمحظے میں فرعون کی توبہ کو خدا تعالیٰ نے قبول نہ فرمایا۔ حتی اذا ادركه الغرق قال آمنت ... ء الثن وقد عصيت قبل

۳۔ خدا تعالیٰ نے فرعون کے ایمان کو بے اثر سمجھا اور اسکی سابقہ نافرمانی اور فساد انگیزی کی وجہ سے اسکی نجات کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ قال ء امننت انه لا اله الا الذي ... و انا من المسلمين۔ ء الثن وقد عصيت قبل و كنت من المفسدين

۳۔ فرعون لمحظہ مرگ تک خدا تعالیٰ کے اوامر و احکام کا نافرمان تھا۔ ء الثن ... و قد عصيت قبل

۵۔ فرعون ایسا مفسد تھا جو موت کے لمحظے تک فساد انگیزی سے دستبردار نہ ہوا۔ ء الثن ... و كنت من المفسدين

۶۔ فرعون کی مسلسل نافرمانی اور فساد انگیزی اسکی خدا تعالیٰ کی طرف سے توبہ کے قبول ہونے سے مانع بنی۔
ء الثن و قد عصيت قبل و كنت من المفسدين

۷۔ لمحظہ مرگ تک نافرمانی اور فتنہ انگیزی خدا تعالیٰ کی طرف سے توبہ کے قبول ہونے سے مانع ہوتی ہے۔
ء الثن و قد عصيت قبل و كنت من المفسدين

۸۔ امام صادق (ع) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: "... قال (جبرئیل) یا محمد لما غرق الله فرعون " قال آمنت انه لا اله الا الذي آمنت به بنو اسرائيل وانا من المسلمين" فاخذت حماة فوضعتها في فيه ثم قلت له : " آئن و قد عصيت قبل و كنت من المفسدين " و عملت ذلك من غير امر الله خفت ان تلحقه الرحمة من الله عزوجل و يعذبني الله على ما فعلت فلما كان الآن و امرني الله عزوجل انا اؤدى إليك ما قلته انا لفرعون امنت و علمت ان ذلك كان لله تعالى رضا...؛...جبرائیل نے کہا اے محمد جب خدا نے فرعون کو غرق کیا تو فرعون نے کہا میں ایمان لے آیا ہوں کہ کوئی خدا نہیں ہے سوائے اسکے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں سر تسلیم خم کرنے والوں میں سے ہوں میں نے پانی سے کیچڑ کا ایک ڈھیلا اٹھا کے اس کے منہ میں ٹھونسنا اور کہا اب؟ جبکہ پہلے تو نے نافرمانی کی اور مفسدین میں سے تھا اور میں نے یہ کام خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر انجام دیا تھا اسلئے مجھے خوف ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو خدا کی رحمت اسکے شامل حال ہو جائے اور مجھے خدا تعالیٰ عذاب میں مبتلا کر دے۔ پس جب یہ لحظہ آیا اور مجھے خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ جو کچھ میں نے فرعون سے کہا تھا وہ آپ تک پہنچاؤں تو امن میں ہو گیا اور مجھے پتا چل گیا اس کام سے خدا راضی تھا^(۱)

توبہ: توبہ قبول ہونے کے موانع ۷؛ موت کے وقت توبہ ۷، ۲

خدا تعالیٰ: اسکی طرف سے مذمت ۱

روایت ۸

فرعون: اس کا ایمان ۸؛ اس کا غرق ہونا ۸؛ اس کا فساد پھیلانا ۵، ۱، ۸؛ اس کا قصہ ۸؛ اس کی توبہ قبول ہونے کے موانع ۶؛ اسکی توبہ کا مسترد ہونا ۲؛ اسکی دعا کے مسترد ہونے کے عوامل ۳؛ اسکی مذمت ۱؛ اسکی نافرمانی ۸، ۳، ۱؛ اسکی نافرمانی کے اثرات ۶، ۳؛ اسکی ایمان کا بے ثمر ہونا ۳؛ اسکی فساد پھیلانے کے اثرات ۶، ۳؛ یہ غرق ہوتے وقت ۲

فساد پھیلانا: اسکی اثرات ۷

مفسدین: ۵، ۸

نافرمانی: اسکی اثرات ۷

﴿فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلَقَكَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ﴾

خیر۔ آج ہم تیرے بدن کو بچا لیتے ہیں تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لئے نشانی بن جائے اگرچہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہی رہتے ہیں۔

۱۔ بنی اسرائیل کا دریا سے عبور کرنا اور فرعون اور اسکے لشکر کا غرق ہونا دن کے وقت تھا۔
و جاوزنا بنی اسرائیل ... حتی اذا ادركه الغرق ... فاليوم

۲۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے دریا نے اسی غرق ہونے والے دن فرعون کے بے جان جسم کو باہر پھینک دیا۔
فاليوم ننجيك ببदनك

کلمہ "اليوم" ظرف ہے اور "نجیک" کے متعلق ہے۔

۳۔ خدا تعالیٰ نے فرعون کے جسم کو اسکے جانشین یا جانشینوں کیلئے عبرت بنانے کی خاطر پانی میں تحلیل ہونے سے بچا لیا۔
فاليوم ننجيك ببदनك لتكون لمن خلقك آية

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "من خلقك" سے مراد وہ افراد ہوں جو فرعون کے جانشین اور سرزمین مصر کے حاکم بنیں گے۔

۳۔ انسان روح اور جسم سے تشکیل پاتا ہے۔ ننجیک ببदनك

۵۔ خدا تعالیٰ نے فرعون کے بدن کو بعد میں آنے والوں کیلئے عبرت بنانے کیلئے پانی میں تحلیل ہونے سے بچا لیا۔
فاليوم ننجيك ببदनك لتكون لمن خلقك آية

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "من خلقك" سے مراد فرعون کے بعد دنیا میں آنے والے سب لوگ ہوں۔

۶۔ خدا تعالیٰ نے فرعون کے جسم کو مصر کے لوگوں کیلئے عبرت بنا دیا۔ ننجیک ببدنك لتكون لمن خلفك آية
مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "لمن خلفك" سے مراد فرعون کی حکومت میں زندگی بسر کرنے والے مصر کے لوگ
ہوں۔

۷۔ فرعون کے غرق ہوتے وقت خدا تعالیٰ کا اسکے ساتھ بات کرنا۔ اذا ادركه الغرق قال آمنت ... وء الثن و قد عصيت
... فالیوم ننجیک ببدنك

۸۔ گزشتہ اقوام کی آپ بیتی خدا تعالیٰ کی نشانیوں میں سے اور لوگوں کیلئے عبرت ہے۔
لتكون لمن خلفك آية و ان كثيراً من الناس عن آیاتنا لغافلون

۹۔ لوگ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی بہت ساری آیات اور نشانیوں اور گزشتہ اقوام کی نصیحت آموز آپ بیتی سے غافل ہیں۔
لتكون لمن خلفك آية و ان كثيراً من الناس عن آیاتنا لغافلون

۱۰۔ خدا تعالیٰ نے لوگوں کو گزشتہ اقوام کی عبرت انگیز تاریخ میں تحقیق کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔
لتكون لمن خلفك آية و ان كثيراً من الناس عن آیاتنا لغافلون

۱۱۔ جہان ہستی میں خدا تعالیٰ کی قابل فہم آیات اور نشانیاں ہیں۔ و ان كثيراً من الناس عن آیاتنا لغافلون

۱۲۔ امام رضا (ع) سے روایت کی گئی ہے: "... و قد كان فرعون من قرنه الى قدمه في الحديد قد لبسه على بدنه
فلما اغرق القاه الله تعالى على نجوة من الارض ببدنه ليكون لمن بعده علامة فيرونه مع تثقله بالحديد على مرتفع من
الارض و سبيل الثقیل ان یرسب و لا یرتفع فكان ذلك آية و علامة ...;... فرعون سر سے پاؤں تک آہنی لباس میں
ملبوس تھا پس جب پانی میں غرق ہوا تو خدا تعالیٰ نے اسکے بدن کو ساحل کی بلندی پر لاپھینکا تاکہ اسکے بعد والے لوگوں کیلئے
(عبرت کی) نشانی ہو اور اسے اسکے اس سبب وزنی لموہے سمیت زمین پر دیکھیں جبکہ بھاری جسم کو پانی کے نیچے ہونا
چاہیے نہ اوپر پس یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کی دلیل اور نشانی ہے۔^(۱)

۱۳۔ امام باقر (ع) سے روایت کی گئی ہے: "... و اما فرعون فبنده الله وحده فالقاء بالساحل لينظروا اليه و ليعرفوه ...
و لئلا يشك احد في هلاكه و انهم كانوا اتخذوه ربا فاراهم الله اياه جيفة ملقاة بالساحل ليكون لمن خلفه عبرة و
عظة ...;

(۱) عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۷۸ ح ۷ ب ۳۲۔ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۱۶ ح ۱۱۹۔

... خدا تعالیٰ نے (غرق ہونے والے سب لوگوں میں سے) صرف فرعون کو ساحل پر پھینکا تاکہ لوگ اسے دیکھیں اور پہچانیں... اور کسی کو اسکی ہلاکت میں شک نہ ہو اور اس حالت میں کہ کچھ لوگ اسے اپنا پروردگار سمجھتے تھے خدا تعالیٰ نے اسے ایک گندے مردار کی صورت میں ساحل پر ظاہر کر دیا تاکہ اسکے بعد والے انسانوں کیلئے عبرت بنے...^(۱)

آفاقی آیات ۱۱

آیات خدا: ۸

اقوام: گزشتہ اقوام کی آپ بیتی سے عبرت حاصل کرنا ۸، ۱۰؛ گزشتہ اقوام کی آپ بیتی میں تحقیق ۱۰

انسان: اس کا جسم والا پہلو ۳؛ اس کا روح والا پہلو ۳؛ اس کے وجودی پہلو ۳

بنی اسرائیل: انکی تاریخ ۱؛ انکے دریا سے عبور کرنے کا زمانہ ۱

خدا: اسکی تشویق ۱۰؛ اسکے افعال ۶؛ اسکے اوامر ۲

خلقت: اس کا مطیع ہونا ۲

روایت: ۱۲، ۱۳

عبرت: اسکے عوامل ۱۰، ۸، ۶، ۵، ۳، ۱۲، ۱۳

غفلت: خدا تعالیٰ کی آیات سے غفلت ۹؛ گزشتہ اقوام کی آپ بیتی سے غفلت ۹

فرعون: اس کا جسم ۱۲، ۵، ۳، ۲، ۱۳؛ اس کا قصہ ۱۲، ۱۳؛ اسکے انجام سے عبرت ۳، ۱۲، ۱۳، ۵؛ اسکے ساتھ خدا کا بات

کرنا ۴؛ اسکے غرق ہونے کا زمانہ ۱؛ یہ غرق ہوتے وقت ۴

فرعون کے حواری: انکے غرق ہونے کا زمانہ ۱

لوگ: انکی اکثریت کی غفلت ۹

مصر کے لوگ: مصر کے لوگ اور فرعون کا جسم ۶

(۱) تفسیر فی ج ۱ ص ۳۱۶ - نور الثقلین ج ۲ ص ۳۱۸ ح ۱۲۲ -

آیت ۹۳

﴿وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مَبْوَأَ صَدَقٍ وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّى جَاءَهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ﴾

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بہترین منزل عطا کی ہے اور انھیں پاکیزہ رزق عطا کیا ہے تو ان لوگوں نے آپس میں اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس توریت آگئی تو اب خدا ان کے درمیان روز قیامت ان کے اختلافات کا فیصلہ کر دے گا۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے فرعون کی نابودی کے بعد بنی اسرائیل کو اچھی آب و ہوا والی اور زندگی گزارنے کیلئے مناسب جگہ پر ٹھہرایا۔ و جاوزنا بنی اسرائیل البحر ... و لقد بوا نا بنی اسرائیل مبوآ صدق

۲۔ بنی اسرائیل فرعون کی نابودی کے بعد سرسبز و شاداب سرزمین میں کہ جس میں مختلف قسم کی نعمتیں اور پاکیزہ اور طبیعت کے موافق روزیاں تھیں، خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے۔
و لقد بوا نا بنی اسرائیل مبوآ صدق و رزقناهم من الطيبات

۳۔ فرعون کے دور حکومت میں بنی اسرائیل کی معاشی اور رہائشی حالت نامناسب اور بے سرو سامانی والی تھی۔
و لقد بوا نا بنی اسرائیل مبوآ صدق و رزقناهم من الطيبات

۳۔ مومنین کا مناسب رہائش اور اچھی زندگی سے بہرہ مند ہونا ادیان الہی کی نظر میں پسندیدہ امر اور خدا داد نعمت ہے۔
ولقد بوا نا بنی اسرائیل مبوآ صدق و رزقناهم من الطيبات

۵۔ بنی اسرائیل باوجود مناسب زندگی سے بہرہ مند

ہونے کے، اتحاد اور ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت کرنے کی بجائے جان بوجھ کر آپس میں اختلافات کا شکار ہوتے اور ایک دوسرے کے حقوق پر ڈاکے ڈالتے۔ و لقد بؤا نا بنی اسرائیل مبؤا صدق ... فما اختلفوا حتی جاء هم العلم ۶۔ بنی اسرائیل باوجود اسکے کہ انکے پاس تورات تھی اور مناسب زندگی سے بہرہ مند ہو رہے تھے کفران نعمت کر کے ایک دوسرے کے حقوق پر ڈاکے ڈالنے اور اختلاف کرنے لگے۔

و لقد بؤا نا بنی اسرائیل مبؤا صدق ... فما اختلفوا حتی جاء هم العلم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "العلم" سے مراد آسمانی کتاب تورات ہو۔

۷۔ بنی اسرائیل کیلئے تورات کا نزول فرعون کے غرق ہونے کے بعد ہوا۔

جتی اذا ادركه الغرق ... و لقد بؤا نا بنی اسرائیل مبؤا صدق ... فما اختلفوا حتی جاء هم العلم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "العلم" سے مراد تورات اور آسمانی احکام ہوں۔

۸۔ بنی اسرائیل معارف الہی اور تورات کے احکام کی تفسیر میں جان بوجھ کر اختلاف کرتے تھے۔

و لقد بؤا نا بنی اسرائیل ... فما اختلفوا حتی جاء هم العلم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "اختلفوا" کا محذوف متعلق تورات ہو۔ یعنی "فما اختلفوا فی التورات حتی جاہم العلم

بہ" بنی اسرائیل تورات کے مطالب سے آگاہ ہونے کے باوجود اسکی مختلف تفسیریں کرتے تھے۔

۹۔ فرعون کی حکومت سے رہائی اور مناسب نان و نفقہ اور رہائش سے بہرہ مند ہونے کے بعد بنی اسرائیل کے اختلافات

خدا کی نعمتوں کی ناشکری تھی۔ و لقد بؤا نا بنی اسرائیل ... فما اختلفوا حتی جاء هم العلم

۱۰۔ رفاہ و آسائش سے بہرہ مند ہونے کے باوجود اختلاف کرنا اور معاشرے کی وحدت کو تباہ کرنا خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی

ناشکری ہے۔ و لقد بؤا نا بنی اسرائیل مبؤا صدق ... فما اختلفوا حتی جاء هم العلم

۱۱۔ آسمانی کتابیں انسان کے علم و آگاہی کا سامان فراہم کرتی ہیں۔ حتی جاء هم العلم

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "العلم" سے مراد تورات ہو۔

۱۲۔ خدا تعالیٰ نے ناشکری اور اختلافات کی وجہ سے بنی اسرائیل کی مذمت کی اور انہیں دھمکی دی۔

و لقد بؤا نا بنی اسرائیل مبؤا صدق ... فم

اختلفوا حتى جاء هم العلم ان ربك يقضى بينهم يوم القيامة

۱۳۔ خدا تعالیٰ روز قیامت بنی اسرائیل کے اختلافات کا فیصلہ کریگا۔

و لقد بؤا نا بنی اسرائیل ... ان ربك يقضى بينهم يوم القيامة فيما كانوا فيه يختلفون

۱۳۔ قیامت، خدا تعالیٰ کے فیصلے کا دن ہے۔ ان ربك يقضى بينهم يوم القيامة

۱۵۔ روز قیامت لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کرنا خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا تقاضا ہے۔

ان ربك يقضى بينهم يوم القيامة فيما كانوا فيه يختلفون

۱۶۔ جان بوجھ کر اختلافات پیدا کرنے اور معاشرے کی وحدت کو پاش پاش کرنے کی آخرت میں سزا ہے۔

ان ربك يقضى بينهم يوم القيامة فيما كانوا فيه يختلفون

آسمانی کتابیں: انکا کردار ۱۱

آگاہی: اس کا پیش خیمہ ۱۱

اختلاف: اختلاف ڈالنے کی اخروی سزا ۱۶

بنی اسرائیل: ان کا اختلاف ۹; انکا اختلاف ڈالنا ۵، ۸; انکو دھمکی ۱۲; انکی پاکیزہ روزی ۲; انکی تاریخ ۱، ۳، ۲; انکی رہائش گاہ ۳; انکی زندگی فرعون کے بعد ۲; انکی زندگی فرعون کے زمانے میں ۳; انکی سرزنش ۱۲; انکی مشکلات ۳; انکی ناشکری ۵، ۶، ۹، ۱۲; انکی نعمتیں ۲; ان میں حقوق کا غصب کرنا ۵، ۶; یہ اور تورات ۸; یہ قیامت والے دن ۱۳

تورات: اس کے نزول کی تاریخ ۷

خدا تعالیٰ: اسکی اخروی قضاوت ۱۵، ۱۳، ۱۳; اسکی دھمکیاں ۱۲; اسکی ربوبیت کے اثرات ۱۵; اسکی طرف سے مذمت

۱۲; اسکی نعمتیں ۳; اسکے افعال ۱

زندگی: اسکی نعمت ۳

سرزمین: بنی اسرائیل کی سرزمین کی خصوصیات ۱، ۲

قیامت: اسکی خصوصیات ۱۳

گھر: گھرا دیان میں ۲

معاشرہ: اسکے اتحاد کی اہمیت ۱۰، ۱۶

مومنین: انکی رہائش کی اہمیت ۳

ناشکری: نعمت کی ناشکری کے موارد ۱۰

نعمت: رہائش گاہ والی نعمت ۳

آیت ۹۳

﴿ فَإِنْ كُنْتَ فِي شكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَأُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴾

اب اگر تو کو اس میں شک ہے جو ہم نے نازل کیا ہے تو ان لوگوں سے پوچھو جو اس کے پہلے کتاب توریت و انجیل پڑھتے رہے ہیں یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے حق آچکا ہے تو اب تم شک کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔

۱۔ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ مما انزلنا اليك

۲۔ حضرت نوح (ع)، حضرت موسیٰ (ع) اور انکے درمیان والے زمانے میں مبعوث ہونے والے انبیاء کے قصے، انکا جھٹلایا جانا اور پھر مہلک عذاب کے ذریعے جھٹلانے والوں کا ہلاک ہو جانا، ایسی آیات ہیں جو گزشتہ آسمانی کتابوں میں

بھی آئی ہیں۔ و اتل عليهم نبا نوح ... فان كنت في شك مما انزلنا اليك فاسال الذين يقرءون الكتاب من قبلك
مندرجہ بالا مطلب اس آیت کے ۷۱ سے ۹۳ تک آیات کہ جو سب ایک ہی فصل کو تشکیل دیتی ہیں کے ساتھ ارتباط سے حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ گزشتہ آسمانی کتابیں، قرآن کریم کی آیات کی حقانیت اور انکے الہی ہونے کو ثابت کرنے کیلئے زندہ سند ہیں۔

فان كنت فى شك مما انزلنا اليك فاسال الذين يقرءون الكتاب من قبلك

اس نكلتے كى ياد هادنى ضرورى هے كه سابقه آسمانى كتابوں سے مراد وه كتابیں ہیں جو تحریف كے نتیجے میں دگرگوں نہیں هوئیں۔

۳۔ نزول قرآن كے زمانے میں آسمانى كتابوں كے قاریوں اور علمائے دین كا وجود۔

فان كنت فى شك مما انزلنا اليك فاسال الذين يقرءون الكتاب من قبلك

۵۔ نزول قرآن كے زمانے میں گذشته آسمانى كتابوں كے نسخے محدود تھے اور صرف اديان كے علماء كے پاس تھے۔

فان كنت فى شك مما انزلنا اليك فاسال الذين يقرءون الكتاب من قبلك

۶۔ مسائل دین كے بارے میں، آسمانى كتابوں سے آگاه اور صاحب نظر لوگوں كى بات كا حجت هونا۔

فان كنت فى شك مما انزلنا اليك فاسال الذين يقرءون الكتاب من قبلك

۷۔ نزول قرآن كے زمانے میں سابقه آسمانى كتابوں كے متون سے آگاه هونے كيلئے لوگوں كے پاس علماء دین كى طرف

رجوع كرنے كے علاوه كوئى چاره نہ تھا۔ فان كنت فى شك مما انزلنا اليك فاسال الذين يقرءون الكتاب من قبلك

۸۔ قرآن ايسى كتاب حق هے جو توهمات و تخيلات سے مبرا اور خدا تعالى كى طرف سے نازل هوئى هے۔

لقد جاءك الحق من ربك

۹۔ ربوبيت الهى كا تقاضا هے قرآن كريم كا پيغمبر (ص) پر نازل هونا۔ لقد جاءك الحق من ربك

۱۰۔ قرآن كے حق اور الهى هونے میں شك و تردید ايك ناجائز امر هے اور نفس كو اس سے بچانا ضرورى هے۔

لقد جاءك الحق من ربك فلا تكونن من الممترين

۱۱۔ حق كے ثابت هوجانے كے بعد اسكے سامنے سر تسليم خم كرنا ضرورى هے۔ لقد جاءك الحق ... فلا تكونن من

الممترين

۱۲۔ قرآن كے الهى هونے میں شك و تردید اسى طرح هے جسے گذشته اقوام اپنے پر نازل هونے والى آيات میں شك و

ترديد كرتى تھیں اور اس كا برا انجام هے۔ لقد جاءك الحق من ربك فلا تكونن من الممترين

اس آيت كے پہلى آيات كے ساتھ ارتباط كو ديكھتے هونے كها جاسكتا هے كه "الممترين" سے مراد گذشته انبياء كى اقوام ہیں كه

جو آيات الهى كو قبول نہ كرنے اور ان میں شك كرنے كى وجه

سے برے انجام سے دوچار ہونیں۔

۱۳۔ امام ہادی (ع) سے روایت کی گئی ہے: "... قالت الجہلۃ: کیف لا یبعث الینا نبیاً من الملائکۃ؟ ... فادعی اللہ عزوجل الی نبیہ (ص): فاسئل الذین یقرؤن الکتاب من قبلك ... هل یبعث اللہ رسولاً قبلك الا و هو یا کل الطعام و یمشی فی الاسواق و لك بهم اسوة؛

... جاہلوں نے کہا ہمارے لئے فرشتوں میں سے کیوں پیغمبر (ص) مبعوث نہیں ہوتا...؟ پس خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر (ص) کی طرف وحی نازل کی ان لوگوں سے جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے تھے پوچھ لے کیا ایسا نہیں ہے کہ پہلے بھی خدا تعالیٰ نے کوئی پیغمبر (ص) نہیں بھیجا مگر وہ کھانا کھاتا تھا اور بازاروں میں چلتا تھا؟ اور وہ تیرے لئے اسوہ ہیں۔^(۱)

آسمانی کتابیں: ۱ آیات خدا آسمانی کتابوں میں ۲؛ صدر اسلام میں آسمانی کتابوں کو پڑھنے والے ۳؛ صدر اسلام میں آسمانی کتابوں کے نسخے ۵؛ یہ اور قرآن ۳

آنحضرت (ص): انکی طرف وحی ۹

اقوام: گذشتہ اقوام کا آیات الہی میں شک ۱۲

انبیاء (ع): انبیا آسمانی کتابوں میں ۲؛ انکا بشر ہونا ۱۳؛ انکا قصہ ۲؛ انکو جھٹلانے والے آسمانی کتابوں میں ۲؛ انکی حقانیت ۱۳؛

موسیٰ (ع) کے بعد والے انبیاء ۲؛ نوح (ع) کے بعد والے انبیا ۲

انجام: برے انجام کے عوامل ۱۲

حق: اسے قبول کرنے کی اہمیت ۱۱

خدا تعالیٰ: اسکی ربوبیت کے اثرات ۹

روایت: ۱۳

عذاب: اہل عذاب آسمانی کتابوں میں ۲

علماء: صدر اسلام میں علماء دین ۳؛ علماء دین اور آسمانی کتابیں ۵

عمل:

(۱) علل الشرائع ج ۱ ص ۱۲۹ ح ۱؛ نور الثقلین ج ۲ ص ۳۱۹ ح ۱۲۶۔

پسندیدہ عمل ۱۰

فقہاء: انکے قول کا حجت ہونا ۶

قرآن کریم: اس کا وحی ہونا ۸، ۱؛ اسکو منزہ کرنا ۸؛ اسکی حقانیت ۸؛ اسکی حقانیت کے دلائل ۳؛ اسکی خصوصیات ۱، ۸؛
اسکی فضیلت ۱؛ اسکے نزول کا سرچشمہ ۹؛ اس میں شک کا ناپسند ہونا ۱۰؛ اس میں شک کا ترک کرن
۱۰؛ اس میں شک کے اثرات ۱۲

لوگ: صدر اسلام کے لوگ اور علماء دین ۷

موسیٰ (ع): انکا قصہ ۲؛ یہ آسمانی کتابوں میں ۲

نوح (ع): انکا قصہ ۲؛ یہ آسمانی کتابوں میں ۲

آیت ۹۵

﴿وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونُوا مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

اور ان لوگوں میں نہ ہو جاؤ جنہوں نے آیات الہیہ کی تکذیب کی ہے کہ اس طرح خسارہ والوں میں شمار ہو جاؤ گے۔

۱۔ سابقہ انبیاء کی اقوام نے خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانیوں کو جھٹلایا۔ و لا تكونن من الذين كذبوا بآيات الله
اس آیت کے پہلے والی آیات کے ساتھ ارتباط کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ "الذين كذبوا بآيات الله" سے مراد سابقہ
انبیاء کی اقوام ہیں۔

۲۔ قرآن کریم، خدا تعالیٰ کی آیت اور نشانی ہے۔ فان كنت في شك مما انزلنا اليك ... و لا تكونن من الذين كذبوا
بآيات الله

۳۔ سابقہ انبیاء کی اقوام نے خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانیوں کو جھٹلا کر اپنی سعادت کا سرمایہ کھودیا۔

و لا تكونن من الذين كذبوا بآيات الله فتكون

من الخاسرين

۳۔ آیات الہی میں شک و تردید انکے جھٹلانے کا سامان فراہم کرتا ہے۔
فلا تكونن من الممترين و لا تكونن من الذين كذبوا بآيات الله

۵۔ آیات الہی کو جھٹلانے کا نتیجہ ہے نقصان اور انسان کی سعادت کے سرمائے کا برباد ہو جانا۔
و لا تكونن من الذين كذبوا بآيات الله فتكون من الخاسرين

۶۔ قرآن کریم کو جھٹلانا، نقصان اور سعادت کے سرمائے کے کھو جانے کا سامان فراہم کرتا ہے۔
و لا تكونن من الذين كذبوا بآيات الله فتكون من الخاسرين

۷۔ اپنی تقدیر بنانے میں انسان کا کردار و لا تكونن من الذين كذبوا ... فتكون من الخاسرين

آیات خدا: ان میں شک کے اثرات ۳؛ انہیں جھٹلانے کا پیش خیمہ ۳؛ انہیں جھٹلانے کے اثرات ۵، ۳؛ انہیں جھٹلانے والے ۱

انبیا (ع): انکی اقوام اور خدا کی آیات ۱، ۳

انجام: اس میں مؤثر عوامل ۷

انسان: اس کا کردار ۷

سعادت: اس سے محروم لوگ ۳؛ اس سے محروم ہونے کے عوامل ۳، ۵، ۶

قرآن کریم: اسے جھٹلانے کے اثرات ۶؛ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ۲

نقصان: اسکے عوامل ۵، ۶

﴿إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾

بیشک جن لوگوں پر کلمہ عذاب الہی ثابت ہو چکا ہے ورنہ ہرگز ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانیوں کو جھٹلانا، جھٹلانے والوں کے مہلک عذاب میں گرفتار ہونے کا سامان فراہم کرتا ہے۔
و لا تكونن من الذين كذبوا بآيات الله ... ان الذين حقت عليهم كلمت ربك

اس آیت کے پہلے والی آیت کے ساتھ ارتباط سے استفادہ ہوتا ہے کہ "الذين حقت عليهم" سے مراد آیات الہی کو جھٹلانے والے ہیں اور بعد والی آیت کے ذیل یعنی "حتى يروا العذاب الاليم" اور اس کے بعد والی آیت کے ذیل یعنی جملہ "لما آمنوا كشفنا عنهم عذاب الخزي في الحياة الدنيا" سے استفادہ ہوتا ہے کہ "كلمت ربك" سے مراد دنیا کا مہلک عذاب ہے۔

۲۔ جن جھٹلانے والوں کے بارے میں خدا تعالیٰ مہلک عذاب کا فیصلہ کر چکا ہے وہ پیغمبروں کی دعوت کو قبول کرنے کا موقع کھو چکے ہیں اور ہرگز خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانیوں پر ایمان نہیں لائیں گے۔
ان الذين حقت عليهم كلمت ربك لا يؤمنون

۳۔ آیات الہی کو جھٹلانے والوں کے بارے میں مہلک عذاب کا فیصلہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا تقاضا ہے۔
ان الذين حقت عليهم كلمت ربك

۴۔ نقصان کرنے والے آیات الہی پر ایمان لانے سے محروم ہیں۔
الخاسرين ان الذين حقت عليهم كلمت ربك لا يؤمنون

۵۔ آیات الہی کے جھٹلانے والوں کو ایمان سے محروم کرنا خدا تعالیٰ کی سنت اور اسکی ربوبیت کا تقاضا ہے۔
ان الذين حقت عليهم كلمت ربك لا يؤمنون

۶۔ ایمان سے محروم ہونے والی سنت سے دوچار ہونے

کا سرچشمہ انسان کا اپنا اختیار اور ارادہ ہے۔

ولا تكونن من الذين كذبوا بآيات الله ... الذين حقت عليهم كلمت ربك لا يؤمنون

آیات خدا: انہیں جھٹلانے کے اثرات ۱؛ انہیں جھٹلانے والوں کا عذاب ۳، ۱؛ انہیں جھٹلانے والوں کی محرومیت ۲، ۵

انسان: اس کا اختیار ۶

ایمان: اس سے محروم لوگ ۵، ۳، ۲؛ اس سے محروم ہونے کا سرچشمہ ۶

خدا تعالیٰ: اسکی ربوبیت کی شان ۳؛ اسکی ربوبیت کے اثرات ۵، ۳؛ اسکی سنتیں ۶، ۵

عذاب: اسکے اہل ۱؛ اہل عذاب کا محروم ہونا ۲؛ مہلک عذاب کا پیش خیمہ ۱

گھاٹا پانے والے لوگ: انکا محروم ہونا ۳

آیت ۹۷

﴿وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّى يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ﴾

چاہے ان کے پاس تمام نشانیاں کیوں نہ آجائیں جب تک اپنی آنکھوں سے دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے۔

۱۔ جن لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ مہلک عذاب کا فیصلہ کر چکا ہے اگر ان پر خدا تعالیٰ کے تمام معجزات اور نشانیاں

پیش کردی جائیں تو بھی وہ ہرگز سر تسلیم خم نہیں کریں گے اور ایمان نہیں لائیں گے۔

ان الذين حقت عليهم كلمت ربك لا يؤمنون و لو جاء تهم كل آية

۲۔ جن جھٹلانے والوں کے بارے میں مہلک عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے جب وہ خدا تعالیٰ کے دردناک عذاب کو دیکھیں

گے اور ان کے پاس سر تسلیم خم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہے گا تو جھٹلانے سے دستبردار ہو جائیں گے اور ایمان

کا اظہار کریں گے۔

ان الذين حققت عليهم كلمت ربك لا يؤمنون ... حتى يروا العذاب الاليم

۳_ مہلک عذاب، خدا تعالیٰ کی تبدیل نہ ہونے والی سنت ہے۔ ان الذين حققت عليهم كلمت ربك ... حتى يروا العذاب الاليم

۳_ عذاب الہی کو دیکھتے وقت ایمان کا فائدہ مند اور نجات بخش نہ ہونا۔ لا يؤمنون ... حتى يروا العذاب الاليم
آیات خدا: انہیں جھٹلانے والے عذاب کے وقت ۲

ایمان: اس سے محروم لوگ ۱; ایمان، عذاب کے وقت ۲، ۳; بے فائدہ ایمان ۳
خدا تعالیٰ: اسکی سنتیں ۳

عذاب: اسکے درجے ۲; اہل عذاب ۱; اہل عذاب کا لیچڑپن ۱; دردناک عذاب ۲;
مہلک عذاب کا حتمی ہونا ۳

آیت ۹۸

﴿ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمٌ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴾

پس کوئی بستی ایسی کیوں نہیں ہے جو ایمان لے آئے اور اس کا ایمان اسے فائدہ پہنچائے علاوہ قوم یونس کے کہ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے اس سے زندگانی دنیا میں رسوائی کا عذاب دفع کر دیا اور انہیں الکی مدت تک چین سے رہنے دیا۔
۱_ جھٹلانے والی گذشتہ اقوام کی آپ بیتی اس دعوے کی سچائی کی دلیل ہے کہ مہلک عذاب جن کا مقدر بن چکا ہے وہ عذاب کے واقع ہونے تک ایمان لانے کی توفیق کھو بیٹھتے ہیں۔

ان الذين حقت عليهم كلمت ربك لا يؤمنون ... فلولا كانت قرية ء امننت فنفعها ايمنه

اس آیت کے پہلے والی آیت کے ساتھ ارتباط کو مد نظر رکھتے ہوئے ہو سکتا ہے جملہ "فلولا كانت قرية آمننت" شرط مقدر کا جواب ہو اور اسکی تقدیروں ہوگی "ان کنت فی شک من هذا فلولا كانت..." یعنی اگر اس مطلب (جن لوگوں کے بارے میں مہلک عذاب کا فیصلہ ہو جاتا ہے وہ وقوع عذاب کے آخری لمحے تک ایمان نہیں لائیں گے) کے بارے میں تمہیں شک ہے تو بتاؤ کیوں اور کس وجہ سے جھٹلانے والی گزشتہ اقوام وقوع عذاب کے آخری لمحے تک ایمان نہ لائیں۔

۲۔ سابقہ جھٹلانے والی قوموں میں سے قوم یونس کے علاوہ کوئی قوم مہلک عذاب کے نازل ہونے سے پہلے پیغمبر کو جھٹلانے سے دستبردار ہونے اور ان پر ایمان کے اظہار میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

فلولا كانت قرية ء امننت فنفعها ايمنها الا قوم يونس

۳۔ فائدہ مند اور بارگاہ خداوندی میں قابل قبول ایمان وہ ہے جو مہلک عذاب کے نازل ہونے سے پہلے اور اختیار کے

ساتھ ہو۔ ان الذين حقت عليهم ... لا يؤمنون ... حتى يروا العذاب الاليم فلو لا كانت قرية ء امننت فنفعها ايمانه

۳۔ مجبوری کی حالت میں اور مہلک عذاب کو دیکھ کر ایمان لانا خدا تعالیٰ کو قبول نہیں ہے اور اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ان الذين حقت عليهم ... لا يؤمنون ... حتى يروا العذاب الاليم فلو لا كانت قرية ء امننت فنفعها ايمانه

۵۔ سابقہ اقوام کی بروقت اور ثمر بخش ایمان نہ لانے کی وجہ سے مذمت۔ فلولا كانت قرية ء امننت فنفعها ايمانه

"لولا" "ہا" کے معنی میں ہے کہ جو گزشتہ پر ملامت اور آئندہ کی طرف ترغیب دلانے کیلئے ہے۔ (لسان العرب)

۶۔ قوم یونس نے آغاز میں اپنے پیغمبر (ص) کو جھٹلایا اور اسکی دعوت پر ایمان لانے سے روگردانی کی۔

الا قوم يونس لما آمنوا كشفنا عنهم عذاب

۷۔ قوم یونس کو اپنے پیغمبر (ص) کو جھٹلانے اور اسکی دعوت پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے مہلک عذاب کا خطرہ لاحق

ہو گیا۔ الا قوم يونس لما آمنوا كشفنا عنهم عذاب الخزي في الحياة الدنيا

۸۔ جھٹلانے والی گزشتہ اقوام میں سے صرف قوم یونس تھیں نہ کہ دینے والے عذاب کے آنے سے پہلے جھٹلانے سے

دستبردار ہوئی اور ایمان لائی۔ فلو لا كانت قرية آمننت فنفعها ايمانها الا قوم

یونس لما آمنوا كشفنا عنهم عذاب الخزي

۹۔ کافر اور جھٹلانے والے معاشرے خدا تعالیٰ کے ذلت آمیز عذاب کے خطرہ سے دوچار ہیں۔
فلولا كانت قرية آمنت ... لما آمنوا كشفنا عنهم عذاب الخزي

۱۰۔ خدا تعالیٰ نے قوم یونس کی توبہ اور ایمان کو قبول کر لیا اور ان سے مہلک عذاب کو ٹال دیا۔
الا قوم يونس لما آمنوا كشفنا عنهم عذاب الخزي في الحياة الدنيا

۱۱۔ قوم یونس کا بروقت ایمان موجب بنا کہ وہ ساری عمر دنیاوی نعمتوں سے بہرہ مند رہی۔
الا قوم يونس لما آمنوا كشفنا عنهم عذاب الخزي و متعنهم الى حين

۱۲۔ دنیا میں نازل ہونے والا عذاب تہس نہس کرنے والا اور ذلت آمیز ہے۔ كشفنا عنهم عذاب الخزي
۱۳۔ پیغمبروں کو جھٹلانے والے، مستکبرین اور سرکش لوگ تھے۔ عذاب الخزي

"خزي" کا معنی ہے ذلت و خواری اور عذاب کا خزی کی طرف اضافہ موصوف کا صفت کی طرف اضافہ ہے عذاب کی خزی کے ساتھ توصیف ہو سکتا ہے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالیٰ نے مہلک عذاب کو مستحقین عذاب کے اعمال و کردار کے مقابلے میں قرار دیا ہے اور چونکہ پیغمبروں کو جھٹلانے والے مستکبر اور سرکش لوگ تھے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں ایسے عذاب میں گرفتار کیا جو انہیں پاش پاش کر دے اور ذلت و خواری میں مبتلا کر دے۔
۱۳۔ یونس (ع) کی آپ بیتی سب انسانی معاشروں کیلئے ایک عظیم سبق ہے۔

فلولا كانت قرية آمنت فنفعها إيمانها الا قوم يونس

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ قوم یونس کے قصے کے سلسلے میں اس سورت میں صرف یہ ایک جملہ آیا ہے جو پوری آیت بھی نہیں ہے بلکہ آیت کا ایک حصہ ہے اور اس لحاظ سے یہ قوم موسیٰ و نوح کے ساتھ قابل قیاس نہیں ہے لیکن اس سورہ کو نوح یا موسیٰ کے نام کی بجائے یونس کا نام دیا گیا ہے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

آیات خدا: انہیں جھٹلانے والوں کا ذلت آمیز عذاب ۹

اقوام: گذشتہ اقوام کا قصہ ۱؛ گذشتہ اقوام کی تاریخ ۸، ۲؛ گذشتہ اقوام کی مذمت ۵

انبیا (ع):

انہیں جھٹلانے کے اثرات ۷؛ انہیں جھٹلانے والوں کا استکبار ۱۳؛ انہیں جھٹلانے والوں کا کفر ۲، ۸؛ انہیں جھٹلانے والوں کی نافرمانی ۱۳

ایمان: اس سے محروم لوگ ۱، ۲؛ اسکے اثرات ۱۱؛ اس میں اجبار ۳؛ اس میں اختیار ۳؛ عذاب کے وقت ایمان ۲؛ قابل قدر ایمان ۱۳؛ بے ثمر ایمان ۳، ۵؛ مقبول ایمان ۵
عبرت: اسکے عوامل ۱۳

عذاب: اسکے اہل ۷؛ اسکے درجے ۹، ۱۲؛ اہل عذاب کی محرومیت کے دلائل ۱؛ اہل عذاب کے کفر کے دلائل ۱؛ ذلت آمیز عذاب ۹، ۱۲؛ مہلک عذاب کی سختی ۱۲؛ مہلک عذاب کے اسباب ۷
قوم یونس (ع): اس کا ایمان ۱۱، ۸، ۲؛ اس کا قصہ ۱۰، ۷، ۶؛ اس کا کفر ۶؛ اسکی توبہ کا قبول ہونا ۱۰؛ اسکی حیات کے اسباب ۱۱؛ اسکے انجام سے عبرت ۱۳؛ اس کے ایمان کا قبول ہونا ۱
کفار: انکا ذلت آمیز عذاب ۹
مستکبرین ۱۳

یونس (ع): انہیں جھٹلانے والے ۶

آیت ۹۹

﴿وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾

اور اگر خدا چاہتا تو روئے زمین پر رہنے والے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا آپ لوگوں پر جبر کریں گے کہ سب مؤمن بن جائیں۔

۱۔ اگر مشیت خدا یہ ہوتی کہ انسان ایمان لے آئیں تو بلا استثنا سب کے سب ایمان لے آتے۔

و لو شاء ربك لآمن من في الارض كلهم جميعا

۲۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو آزاد اور خود مختار پیدا کیا ہے۔

و لو شاء ربك لآمن من في الارض كلهم جميعا

"شاء" کا مفعول محذوف ہے اور "افانت تکرہ الناس" جو "لو شاء ربک" پر متفرع ہے کے قرینے سے اسکی تقدیروں ہوگی: "لو شاء ربک ان یکرہ الناس" یعنی اگر خدا چاہتا کہ لوگوں کو ایمان پر مجبور کرے... اس کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہیں چاہا کہ لوگ ایمان لانے پر مجبور ہوں بلکہ اسکی مشیت یہ ہے کہ خود مختار ہوں۔

۳۔ انسان، دین الہی کو قبول کرنے یا قبول نہ کرنے میں خود مختار ہے۔ و لو شاء ربك لآمن من في الارض كلهم جميع

۳۔ مجبور ہو کر دین کو قبول کرنا خدا تعالیٰ کی مشیت کے مطابق اور اسے قابل قبول نہیں ہے۔

ان الذين حقت عليهم كلمت ربك لا يؤمنون ... حتى يروا العذاب الاليم ... و لو شاء ربك لآمن من في الارض كلهم جميعا

یہ جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگ اپنے اختیار سے ایمان کا انتخاب کریں اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو ایمان مجبوری اور ناچاری کی بنیاد پر ہو اسے خدا نے نہیں چاہا اور اس کا لازمہ یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو قابل قبول نہیں ہے۔

۵۔ بہت بڑی تعداد میں لوگوں کا ایمان نہ لانا انکی آزادی اور دین الہی کے قبول کرنے میں انکے خدا کی طرف سے مجبور نہ ہونے کی علامت ہے۔ و لو شاء ربك لآمن من في الارض كلهم جميعا

۶۔ مشیت الہی کا وقوع پذیر ہونا قطعی اور یقینی امر ہے۔ و لو شاء ربك لآمن من في الارض كلهم جميعا

۷۔ کوئی شخص حتیٰ خود پیغمبر اکرم (ص) بھی لوگوں کو ایمان پر مجبور کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

افا نت تکرہ الناس حتی یكونوا مؤمنين

۸۔ انسان کا دین کو قبول نہ کرنے میں خود مختار اور آزاد ہونا خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا تقاضا ہے۔

و لو شاء ربك لآمن من في الارض كلهم جميعا افا نت تکرہ الناس حتی یكونوا مؤمنين

۹۔ پیغمبر اکرم (ص) کی شدید خواہش کہ سب لوگ ایمان لے آئیں۔

و لو شاء ربك لآمن من في الارض كلهم جميعا افا نت تکرہ الناس حتی یكونوا مؤمنين

۱۰۔ قوم یونس کا ایمان اختیاری تھا نہ اکراہ و اجبار کی وجہ سے۔

فلولا كانت قرية آمنت ... الا قوم یونس لما آمنوا ... و لو شاء ربك لآمن من في الارض

آنحضرت (ص):

آپ (ص) اور لوگوں کا ایمان ۹؛ آپ (ص) کی خواہش ۹

انسان: اس کا اختیار ۲، ۳؛ اسکی خصوصیات ۲

ایمان: بے ثمر ایمان ۳

خدا تعالیٰ: اسکی ربوبیت کے اثرات ۸؛ اسکی مشیت کا حتمی

ہونا ۶؛ اسکی مشیت کی اہمیت ۱

دین: اس میں اختیار ۳؛ اس میں اختیار کا سرچشمہ ۸؛ اس میں اختیار کے دلائل ۵؛ اس میں اکراہ کی نفی ۴، ۷

قوم یونس: اس کا ایمان ۱۰

آیت ۱۰۰

﴿وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَجْعَلُ الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾

اور کسی نفس کے امکان میں نہیں ہے کہ بغیر اجازت و توفیق پروردگار کے ایمان لے آئے اور وہ ان لوگوں پر خباثت کو لازم قرار دیتا ہے جو عقل استعمال نہیں کرتے ہیں۔

۱۔ انسان با اختیار ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کام کو انجام دینے یا اسے انتخاب کرنے پر قادر نہیں ہے۔ و لو شاء ربك لآمن من في الارض ... و ما كان لنفس ان تؤمن الا باذن الله

خدا تعالیٰ نے گزشتہ آیت (ولو شاء ربك) میں انسان کے با اختیار ہونے کو بیان فرمایا ہے۔ اور یہ آیت شریفہ تفویض والے وہم کو دور کرنے

کیلئے ہے۔ یعنی اگرچہ انسان ایمان و کفر کو قبول کرنے میں آزاد ہے لیکن اسے توجہ کرنی چاہیے کہ ان میں سے ہر ایک کا انتخاب خدا تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مندرجہ بالا مطلب ایمان سے الغاء خصوصیت کرنے کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ انسان با اختیار ہونے کے باوجود خدا کی اجازت اور

اذن کے بغیر ایمان کے انتخاب کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔

و لو شاء ربك لآمن من في الارض ... و ما كان لنفس ان تؤمن الا باذن الله

۳۔ جو لوگ انبیاء عی الہی کو جھٹلاتے ہیں اور خدا کی آیات اور نشانیوں پر ایمان نہیں لاتے وہ بے خرد اور نادان ہیں۔

و يجعل الرجس على الذين لا يعقلون

"ماکان لنفس ان تؤمن..." کے مقابلے میں آنے کے قرینے سے "الذين لا يعقلون" سے مراد کفار اور تکذیب کرنے والے

ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ "لا يؤمنون" کی بجائے "لا يعقلون" کا ذکر کرنا مندرجہ بالا مطلب کی تائید کرتا ہے۔

۴۔ کفار اور آیات الہی کی تکذیب کرنے والے پلید لوگ ہیں۔ و يجعل الرجس على الذين لا يعقلون

۵۔ خدا تعالیٰ اپنے پیغمبروں کی تکذیب کرنے والوں اور کفار کی پلیدی میں مسلسل اضافہ کرتا ہے۔

و يجعل الرجس على الذين لا يعقلون

۶۔ عقل و خرد سے کام نہ لینا انسان کے پلیدیوں سے آلودہ ہونے کا سبب بنتا ہے۔ و يجعل الرجس على الذين لا

يعقلون

۷۔ اہل ایمان، عقل و خرد سے مالا مال اور سفاہت و نادانی سے مبرا ہیں۔

و ما كان لنفس ان تؤمن ... و يجعل الرجس على الذين لا يعقلون

۸۔ ایمان، مومنین کی طہارت اور ان کے ہر قسم کی نجاست اور پلیدی سے پاکیزہ ہونے کا سامان فراہم کرتا ہے۔

و ما كان لنفس ان تؤمن ... و يجعل الرجس على الذين لا يعقلون

آیات خدا: انہیں جھٹلانے والوں کی بے عقلی ۳؛ انہیں جھٹلانے والوں کی پلیدی ۴؛ انہیں جھٹلانے والوں کی جہالت ۳

انبیاء (ع): انہیں جھٹلانے والوں کی بے عقلی ۳؛ انہیں جھٹلانے والوں کی پلیدی کا زیادہ ہونا ۵؛ انہیں جھٹلانے والوں کی

جہالت ۳

انسان: اس کا اختیار ۱، ۲؛ اس کا عاجز ہونا ۱

ایمان: اس کے اثرات ۸

پلید لوگ: ۴

پلیدی: اسکے عوائل ۶

تفویض: اسے مسترد کرنا ۱، ۲

جاہل لوگ: ۳

خدا تعالیٰ: اسکے افعال ۵

عقل: بے عقل لوگ ۳؛ بے عقلی کے اثرات ۶

کفار: انکی پلیدی ۳؛ انکی پلیدی کا زیادہ ہونا ۵

مؤمنین: انکا مبرا ہونا ۷؛ انکی پاکیزگی کے عوائل ۸؛ انکی صفات ۷؛ یہ اور جہالت ۷؛ یہ اور سفاہت ۷

آیت ۱۰۱

﴿قُلْ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ﴾

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ ذر آسمان وزمین میں غور و فکر کرو۔ اور یاد رکھیے کہ جو ایمان لانے والے نہیں ہیں ان کے حق میں نشانیاں اور ڈور اوے کچھ کام آنے والے نہیں ہیں۔

۱۔ پیغمبر اکرم (ص) کو حکم ہوا کہ لوگوں کو آسمان وزمین کے موجودات میں تفکر و تدبر کرنے کی دعوت دیں۔
قل انظروا ما ذا في السماوات و الارض

۲۔ آسمان وزمین کے مختلف موجودات خدا تعالیٰ کی توحید اور جہان ہستی پر اسکی مطلق ربوبیت کی نشانیاں ہیں۔
قل انظروا ماذا في السماوات و الارض و ما تغني الآيات

۳۔ آسمان وزمین کے موجودات کا مطالعہ اور ان میں دقت، ایمان اور توحید ربوبی کی معرفت کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔
قل انظروا ماذا في السماوات و الارض و م

۳۔ جہان خلقت (آسمان و زمین اور ان کے موجودات) خدا تعالیٰ کی شناخت کیلئے مناسب ذریعہ ہیں۔

قل انظروا ماذا فی السماوات و الارض

۵۔ آسمان و زمین میں توحید ربوبی کی بہت ساری خفیہ نشانیاں ہیں کہ انسان جستجو اور مطالعے کے ذریعے ان تک دسترس حاصل کر سکتا ہے۔ قل انظروا ماذا فی السماوات و الارض و ما تغنی الآیات

جملہ "ماذا فی السماوات و الارض" استفہامیہ ہے۔ یعنی آسمانوں اور زمین میں کیا چیزیں ہیں؟ اور یہ کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس سوال پر غور و فکر کرو۔ اس کا معنی یہ ہے کہ تدبر و تفکر اور مطالعے کے ذریعے اس کا جواب حاصل کرو اور اس کا نتیجہ ہے توحید ربوبی تک رسائی۔

۶۔ جہان ہستی کے موجودات انسان کیلئے قابل شناخت و بیان ہیں۔

قل انظروا ما ذا فی السماوات و الارض و ما تغنی الآیات

۷۔ آسمان و زمین کے موجودات، خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانیوں اور پیغمبروں کی تنبیہ سے صرف وہ لوگ بہرہ مند ہوتے ہیں جنکے لئے ایمان کے اسباب فراہم ہوتے ہیں۔ قل انظروا ماذا فی السماوات و الارض و ما تغنی الآیات و النذر عن قوم لا یؤمنون

۸۔ جہان خلقت میں کئی آسمان ہیں۔ السماوات

۹۔ جو لوگ ایمان کے اسباب سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں وہ آسمان و زمین میں موجود خدا کی نشانیوں اور پیغمبروں کے ڈرانے سے ذرہ بھر فائدہ نہیں اٹھاتے۔ قل انظروا ماذا فی السماوات و الارض و ما تغنی الآیات و النذر عن قوم لا یؤمنون

۱۰۔ جن لوگوں میں ایمان کے اسباب مفقود ہیں اگر انہیں خدا کی سبب نشانیاں اور آیات دکھادی جائیں اور سب انبیا انہیں انذار کریں تب بھی ان پر ذرہ برابر اثر نہیں ہوگا۔ و ما تغنی الآیات و النذر عن قوم لا یؤمنون

۱۱۔ مشرکین مکہ ایسے لوگ تھے جو آیات الہی اور پیغمبروں کے انذار پر ایمان لانے کے اسباب کھو بیٹھے تھے۔

افانت تکرہ الناس حتی یكونوا مؤمنین ... و ما تغنی الآیات و النذر عن قوم لا یؤمنون

۱۲۔ مشرکین ایسے لوگ تھے کہ اگر خدا کی سبب نشانیاں انہیں دکھادی جاتیں اور سب انبیاء (ع) انہیں تنبیہ کرتے ان پر ذرہ برابر اثر نہ ہوتا۔

افا نت تکرہ الناس حتی یكونوا مؤمنین ... و ما تغنی الآیات و النذر عن قوم لا یؤمنون

۱۳۔ لوگوں کو انداز کرنا اور انہیں ڈرانا انبیاء (ع) کی ذمہ داری ہے۔ و ما تغنی الآیات و النذر عن قوم لا یؤمنون
"نذر" "نذیر" کی جمع ہے اور اس سے مراد پیغمبران الہی ہیں۔

۱۳۔ لیچڑپن: حق کی شناخت اور ایمان لانے سے ایک مانع ہے۔ و ما تغنی الآیات والنذر عن قوم لا یؤمنون
آسمان: آسمانوں کے موجودات ۲؛ انکا متعدد ہونا ۸

آنحضرت (ص): آپ (ص) کی ذمہ داری ۱

آیات خدا: ۲

آفاقی آیات ۵، ۳؛ ان سے استفادہ کرنا ۷؛ ان سے محروم لوگ ۱۲، ۱۱، ۹

انبیاء (ع): انکی تعلیمات سے استفادہ کرنا ۱۰؛ انکی تعلیمات سے محروم افراد ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹؛ انکی رسالت ۱۳

ایمان: اس سے محروم لوگ ۱۰، ۹؛ اسکے اسباب ۳؛ اسکے موانع ۱۳

توحید: توحید ربوبی کی نشانیاں ۵؛ توحید ربوبی کے اسباب ۳؛ توحید ربوبی کے دلائل ۲

حق: حق شناسی کے موانع ۱۳

خدا تعالیٰ: اسکی ربوبیت کے دلائل ۲؛ خدا شناسی کے راستے ۳

خلقت: اسکے مطالعے کی اہمیت ۱؛ اسکے مطالعے کے اثرات ۵، ۳؛ اسکے موجودات کی شناخت ۶

زمین: اسکے موجودات ۲

لوگ: انہیں ڈرانے کی اہمیت ۱۳

لیچڑپن: اسکے اثرات ۱۳

مشرکین: ان پر آیات خدا کا اثر نہ کرنا ۱۲؛ ان پر انبیاء کی تنبیہ کا اثر نہ کرنا ۱۲

مشرکین مکہ: انکا محروم ہونا ۱۱؛ یہ اور آیات خدا ۱۱؛ یہ اور انبیاء کی تنبیہ ۱۱
مومنین: انکے فضائل ۷؛ یہ اور آیات خدا ۷؛ یہ اور انبیاء کی تنبیہ ۷

آیت ۱۰۲

﴿فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ قُلْ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ﴾

اب کیا یہ لوگ انھیں برے دنوں کا انتظار کر رہے ہیں جو ان سے پہلے والوں پر گزر چکے ہیں تو کہہ دیجئے کہ پھر انتظار کرو میں بھی تمہارے انتظار کرنے والوں میں ہوں۔

۱۔ جو لوگ ایمان لانے کے اسباب سے ہاتھ دھو بیٹھیں اور آیات الہی اور انبیاء کی تنبیہ سے متاثر نہ ہوں وہ تہس نہس نہس کرنے والے عذاب کے مستحق ہیں۔ و ما تغنی الآيات و النذر عن قوم لا يؤمنون فهل ينتظرون الا مثل ایام الذین خلوا من قبلهم

۲۔ مشرکین مکہ آیات الہی اور پیغمبر اکرم (ص) کی تنبیہ پر ایمان لانے کے اسباب کھودینے کی وجہ سے تہس نہس نہس کر دینے والے عذاب کے مستحق تھے۔ و ما تغنی الآيات و النذر عن قوم لا يؤمنون فهل ينتظرون الا مثل ایام الذین خلوا من قبلهم

گذشتہ آیت میں "قوم لا یؤمنون" کا ایک مصداق مشرکین مکہ ہیں اس سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ مہلک عذاب ایسی سنت الہی ہے کہ جس کا ایمان کے اسباب کھودینے والے لوگوں پر نازل ہونے کا ہر وقت اور ہر جگہ امکان ہے۔ و ما تغنی الآيات و النذر عن قوم لا يؤمنون فهل ينتظرون الا مثل ایام الذین خلوا من قبلهم

۳۔ بہت ساری گزشتہ اقوام ایمان کے امکان کے مفقود ہو جانے، آیات الہی کی تکذیب کرنے اور

انبیاء کی تنبیہ پر کان نہ دھرنے کی وجہ سے مہلک عذاب کے ذریعے نابود ہو گئیں۔

و ما تغنی الآيات و النذر عن قوم لا يؤمنون فهل ينتظرون الا مثل ایام الذین خلوا من قبلهم

۵۔ خدا تعالیٰ نے مشرکین کو ایمان کے اسباب سے محروم ہو جانے کی وجہ سے مہلک عذاب کی دھمکی دی ہے۔
قل فانتظروا انی معکم من المنتظرین

۶۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر (ص) کو حکم ہوا کہ مشرکین کو مہلک عذاب کی دھمکی دیں اور اعلان کر دیں کہ اسکے وقوع پذیر ہونے کے منتظر رہیں۔

و ما تغنی الآيات و النذر عن قوم لا يؤمنون فهل ينتظرون الا مثل ایام الذین خلوا من قبلهم قل فانتظرو

۷۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو حکم ہوا کہ مشرکین کو بتادیں کہ میں تمہارے ہدایت حاصل کرنے سے مایوس ہو چکا ہوں اور تم پر عذاب کے نازل ہونے کا منتظر ہوں۔ فهل ينتظرون ... قل فانتظروا انی معکم من المنتظرین

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور مشرکین ۶، ۷؛ آپ (ص) کی ذمہ داری ۶، ۷

آیات خدا: ان سے محروم لوگ ۱؛ انہیں جھٹلانے کی سزا ۳

انبیاء (ع): انکی تعلیمات سے محروم لوگ ۱؛ انکی تنبیہ سے بے اعتنائی کی سزا ۳

ایمان: اس سے محروم لوگ ۱؛ اس سے محروم لوگوں کا عذاب ۳، ۴؛ اس سے محروم ہونے کے اثرات ۵؛ بے ایمانی کی سزا ۳

خدا تعالیٰ: اسکی دھمکیاں ۵؛ اسکی سنتیں ۳

خدا کی سنتیں: اسکی مہلک عذاب والی سنت ۳

عذاب: عذاب کے مستحقین ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶؛ مہلک عذاب کی دھمکی ۵، ۶

گذشتہ اقوام: انکی تاریخ ۳

مشرکین: انکا عذاب ۷؛ انکو دھمکی ۵؛ انکی ہدایت سے مایوسی ۷

مشرکین مکہ: انکا مہلک عذاب ۲

آیت ۱۰۳

﴿ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنَجِّ الْمُؤْمِنِينَ﴾

اس کے بعد ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں اور یہ ہمارے اوپر ایک حق ہے کہ ہم صاحبان ایمان کو نجات دلائیں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کافروں پر مہلک عذاب نازل کرتے وقت اپنے رسولوں اور مومنین کو ہلاکت سے دور رکھتا ہے اور انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچنے دیتا۔ فہل ينتظرون الامثل ایام الذین خلوا من قبلہم ... ثم ننجی رسلنا و الذین آمنو

۲۔ مومنین کی نجات اور انکا مہلک عذاب سے آسیب پذیر نہ ہونا خدا تعالیٰ کی ناقابل تغیر سنت ہے۔
ثم ننجی رسلنا و الذین آمنوا کذلک حقاً علینا ننج المؤمنین

۳۔ ایمان، مہلک عذاب سے نجات کا ذریعہ ہے۔ ثم ننجی رسلنا و الذین آمنوا کذلک حقاً علینا ان ننج المؤمنین
۳۔ مومنین کا خدا تعالیٰ پر حق ہے کہ انہیں دنیاوی عذاب سے نجات دے۔ کذلک حقاً علینا ان ننج المؤمنین
۵۔ بارگاہ الہی میں مومنین کا خاص مقام ہے اور وہ اسکے خاص الطاف سے بہرہ مند ہیں۔

ثم ننجی رسلنا و الذین آمنوا کذلک حقاً علینا ننج المؤمنین

۶۔ ڈرانا، خطرے کا اعلان کرنا اور خوشخبری اور نوید سننا قرآن کی ہدایت اور تربیت کرنے کی روشیں ہیں۔
فہل ينتظرون الامثل ایام الذین خلوا من قبلہم ... ثم ننجی رسلنا ... کذلک حقاً علینا ننج المؤمنین

مندرجہ بالا مطلب سابقہ آیت: کہ جس میں لیچڑ کفار کو عذاب کی دھمکی دی گئی تھی اور اس آیت کہ جس میں حق طلب مومنین کو نجات و نصرت کی خوشخبری اور نوید سنائی گئی ہے: کے ارتباط سے حاصل ہوتا۔

انبیاء (ع): انکی نجات ۱

ایمان: اسکے اثرات ۳

تربیت: اسکی روش ۶; اس میں بشارت دینا ۶; اس میں ڈرانا ۶

خدا تعالیٰ: اس کا نجات بخشنا ۱; اسکی سنتوں کا حتمی ہونا ۲; اسکے

افعال ۱; اس کے عطیات ۵

خدا کی سنتیں: اسکی نجات بخشے والی سنت ۲

عذاب: اس سے نجات ۲، ۱; دنیاوی عذاب سے نجات ۳; مہلک عذاب سے نجات کے عوامل ۳

قرآن کریم: اس کا ہدایت کرنا ۶

کفار: انکا مہلک عذاب ۱

مومنین: انکا مقام ۵; انکی نجات ۳، ۲، ۱; ان کے حقوق ۳

ہدایت: اسکی روش ۶

آیت ۱۰۳

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِّن دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَكِن أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم لوگوں کو میرے دین میں شک ہے تو میں انکی پرستش نہیں کر سکتا جنھیں تم لوگ خدا کو چھوڑ کر پوج رہے ہو۔ میں تو صرف اس خدا کی عبادت کرتا ہوں جو تم سب کو موت دینے والا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں صاحبان ایمان میں شامل رہوں۔

۱۔ پیغمبر اکرم (ص) کو حکم تھا کہ اپنے دین کے اصول اور مبانی کو مشرکین کے سامنے کھول کر اور بالکل واضح طور پر بیان کر دیں اور کسی قسم کا ابہام اور شک و تردید نہ چھوڑیں۔

قل يا ايها الناس ان كنتم في شك من ديني فلا اعبد الذين تعبدون من دون الله

۲۔ پیغمبر اکرم (ص) کو حکم ہوا کہ شرک کو مسترد کرنے اور توحید کی دعوت دینے میں اپنی مستقل مزاجی اور ناقابل لچک ہونے کا مشرکین کے سامنے واضح طور پر اعلان کر دیں۔

قل يا ايها الناس ان كنتم في شك من ديني فلا اعبد الذين تعبدون من دون الله

۳۔ مشرکین کو، شرک مسترد کرنے اور توحید کی دعوت دینے میں پیغمبر اکرم (ع) کی پائیداری اور بے لچک رویے کے بارے میں شک تھا۔ قل يا ايها الناس ان كنتم في شك من ديني

چونکہ اس آیت میں بات ان مشرکین سے ہو رہی ہے جو توحید کی طرف مائل ہونے سے انکاری تھے لہذا حتمی طور پر انکا یہ انکار یا تو اسلئے تھا کہ ابھی تک ان کیلئے توحید کی حقیقت روشن نہیں ہوئی تھی اور یا اسلئے تھا کہ انہیں ابھی تک پیغمبر کے اپنی اس روش

سے دستبردار ہو کر انکے حلقے میں داخل ہونے کی امید تھی مندرجہ بالا مطلب اس دوسرے احتمال کی بنا پر ہے۔

۳۔ صدر اسلام کے مشرکین متعدد معبودوں کی پرستش کرتے ہیں۔ فلا اعبد الذین تعبدون من دون الله

۵۔ صدر اسلام کے مشرکین کو پیغمبر اکرم (ص) کے دین توحید کی حقیقت کے بارے میں شک تھا۔

قل يا ايها الناس ان كنتم في شك من ديني

۶۔ مشرکین جن بتوں کی پرستش کرتے تھے انہیں باشعور سمجھتے تھے۔ فلا اعبد الذین تعبدون من دون الله

"الذین" اسم موصول ہے جو صاحبان عقل و شعور کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

۷۔ شرک کی بنیاد خداؤں کی عبادت اور اللہ کی عبادت کی نفی پر رکھی گئی تھی۔ الذین تعبدون من دون الله

۸۔ عبادت کے لائق صرف وہ خدا ہے جسکے قبضہ قدرت میں انسان کی موت ہے اور موت کے بعد بھی انسان کی جان

اسکے اختیار میں ہوگی۔ ولكن اعبد الله الذى يتوفىكم

۹۔ انسان کی موت صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ الله الذى يتوفىكم

۱۰۔ عبادت میں توحید اور موت کے بعد انسان کے باقی رہنے کا عقیدہ، دین الہی کی دو بنیادیں اور پائے ہیں۔

ولكن اعبد الله الذى يتوفىكم

۱۱۔ موت کو یاد کرنا؛ خدا کی طرف توجہ اور عبادت میں توحید کا سبب ہے۔ ولكن اعبد الله الذى يتوفىكم

عبادت میں توحید کا ذکر کرنے کے بعد "یتوفیکم" کو بیان کرنا اس نکتہ کا بیان بھی ہو سکتا ہے کہ موت کو یاد کرنا توحید عبادتی تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔

۱۲۔ موت، انسان کی حقیقت کی اسکے بدن سے جدائی اور خدا کی طرف لوٹنے کا نام ہے نہ مکمل طور پر معدوم ہو جانے کا۔

ولكن اعبد الله الذى يتوفىكم

"توفی" اور "استیفای" مادہ وفاء سے، کسی چیز کو کامل اور بغیر کسی کمی کے حاصل کرنے کے معنی میں ہے جیسے "توفیت المال" میں نے پورا مال حاصل کیا پس موت کا معنی ہے انسان کو مکمل طور پر حاصل کرنا اور چونکہ انسان کا بدن حاصل نہیں کیا جاسکتا لہذا اس سے مراد انسان کی حقیقت جو کہ روح ہے کا حصول ہوگا اور خدا تعالیٰ کے یہاں ہمیشہ کیلئے رہے گی۔

۱۳۔ پیغمبر اکرم (ص) نے مشرکین کے ساتھ صلح نہ کرنے اور

مؤمنین سے جدا نہ ہونے کو نہ صرف اپنی خواہش بتایا بلکہ اسے خدا تعالیٰ کا واضح دستور قرار دیا۔
قل یا ایہا الناس ان کنتم فی شک من دینی فلا اعبدا للذین تعبدون ... و امرت ان اکون من المؤمنین

۱۳۔ بارگاہ خداوندی میں مؤمنین کا بڑا مقام ہے۔ امرت ان اکون من المؤمنین

پیغمبر اکرم (ص) کا اپنے آپ کو مؤمنین کے ایک فرد کے طور پر متعارف کرانے سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۔ دینی راہنماؤں کا اپنے نظریاتی موقف کو بیان کرنے میں واضح لہجہ اپنانا اور سر تسلیم خم نہ کرنا ایک لازمی اور ضروری امر ہے۔

قل... فلا اعبدا للذین تعبدون من دون الله ولكن اعبدا لله الذی یتوفی کم و امرت ان اکون من المؤمنین

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور مشرکین ۱، ۲، ۱۳؛ آپ (ص) اور مسومنین ۱۳؛ آپ (ص) کا ناقابل لچک ہونا ۲، ۳؛

آپ (ص) کی تبلیغ ۱، ۲؛ آپ (ص) کی دشمنی ۱۳؛ آپ (ص) کی دوستی ۱۳؛ آپ (ص) کی ذمہ داری ۱، ۲

تبلیغ: اس میں صراحت ۱، ۲؛ اس میں صراحت کی اہمیت ۱۵

توحید: توحید افعالی ۹؛ توحید عبادی ۸، ۱۰؛ توحید عبادی تک پہنچنے کا پیش خیمہ ۱۱

خدا تعالیٰ: اسکی خصوصیات ۸، ۹؛ خدا کی طرف بازگشت ۱۲

دین: اسکے اصول ۱۰

دینی راہنما: انکی ذمہ داری ۱۵

شرک: اسکی حقیقت ۷

عقیدہ: بتوں کے باشعور ہونے کا عقیدہ ۶؛ موت کے بعد حیات کا عقیدہ ۱۰

موت: اس کا سرچشمہ ۸، ۹؛ اسکی حقیقت ۱۲

مشرکین: انکا شک ۳، ۵؛ انکا عقیدہ ۶؛ صدر اسلام کے مشرکین کا شرک عبادی ۳؛ مشرکین صدر اسلام کے معبود ۳؛ یہ اور

اسلام ۵؛ یہ اور بت ۶؛ یہ اور

حضرت محمد (ص) ۳

مؤمنین: انکا مقام ۱۳

یاد کرنا: خدا کو یاد کرنے کی روش ۱۱; موت کو یاد کرنے کے اثرات ۱۱

آیت ۱۰۵

﴿وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾

اور آپ اپنا رخ بالکل دین کی طرف رکھیں۔ باطل سے الگ رہیں اور ہرگز مشرکین کی جماعت میں شمار نہ ہوں۔

۱۔ دیگر ادیان کی طرف ذرہ برابر انحراف اور رجحان کے بغیر دین یکتا پرستی کی طرف مکمل توجہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر

اکرم (ص) کو تاکید نصیحت۔ و ان اقم وجهك للدين حنيف

مندرجہ بالا مطلب دو نکتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے حاصل ہوتا ہے۔

(۱) "الدين" کا الف و لام عہد ذکری کا ہے اور جملہ "ان کنتم فی شک من دینی..." کے قرینے سے دین توحید اور یکتا پرستی کی

طرف اشارہ ہے۔

(۲) حنیف کا معنی ہے سیدھا کہ جس کا لازمہ ہے اعتدال اور دائیں بائیں منحرف نہ ہونا۔

۲۔ پیغمبر اکرم (ص) کو حکم تھا کہ مشرکین کو بتادیں کہ شرک کے مقابلہ میں کسی قسم کی لچک کا مظاہرہ نہ کرنا خدا تعالیٰ کا واضح

فرمان ہے۔ قل یا ایہا الناس ... و امرت ان اکون من المؤمنین و ان اقم وجهك للدين حنيفا ولا تكونن من المشرکین

۳۔ عبادت میں توحید اور یکتا پرستی، دین حنیف اور صراط مستقیم ہے۔

وان اقم وجهك للدين حنيفا ولا تكونن من المشرکین

۳۔ اسلام دین حنیف ہے اور صرف یہی انسان کیلئے سیدھا اور کجی کے بغیر راستہ ہے۔ اقم وجهك للدين حنيف

۵۔ خدا تعالیٰ نے پیغمبر اکرم (ص) کو شرک کے مقابلے میں کسی قسم کی لچک کا مظاہرہ کرنے سے تاکیداً منع

فرمایا۔ و ان اقم وجهك للدين حنيفا ولا تكونن من المشركين

۶۔ شرک، دین حنیف اور سیدھے راستے سے انحراف ہے۔ وان اقم وجهك للدين حنيفا ولا تكونن من المشركين

۷۔ غیر خدا کی عبادت شرک ہے۔ فلا اعبد الذین تعبدون من دون الله ... و لا تكونن من المشركين

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور مشرکین ۲; آپ (ص) کا لچکنا پذیر ہونا ۵، ۲; آپ (ص) کو نصیحت ۱; آپ (ص) کو نہی

۵; آپ (ص) کی ذمہ داری ۲; آپ (ص) کی شرعی ذمہ داری ۵

اسلام: اس کا حنیف ہونا ۳; اسکی خصوصیات ۳

اظہار برائت: شرک سے اظہار برائت ۲

توحید: توحید عبادی ۳; توحید عبادی کی اہمیت ۱

خدا تعالیٰ: اسکی نصیحت ۱; اس کے نواہی ۵

دین: دین حنیف ۳، ۲; دین حنیف سے انحراف ۶

ذکر: ذکر توحید کی اہمیت ۱

شرک: اس سے نہی ۵; اس کی حقیقت ۶; شرک عبادی ۷

صراط مستقیم: ۳، ۳; اس سے انحراف ۶

عبادت: غیر خدا کی عبادت ۷

آیت ۱۰۶

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَاً مِنَ الظَّالِمِينَ﴾

اور خدا کے علاوہ کسی ایسے کو آوار نہ دیں جو نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان ورنہ ایسا کریں گے تو آپ کا شمار بھی ظالمین میں ہو جائیگا۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے پیغمبر اکرم (ص) کو اپنے سوا کسی اور چیز کے سامنے دست بدعا ہونے سے منع فرمایا ہے۔
ولا تدع من دون الله مالا ينفعك ولا يضرك

۲۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود انسان کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ و لا تدع من دون الله مالا ينفعك ولا يضرك

۳۔ نفع حاصل کرنا اور نقصان سے بچنا عبادت اور پرستش کے محرکات میں سے ہیں۔
ولا تدع من دون الله مالا ينفعك ولا يضرك

۳۔ انسان کا نفع اور نقصان صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ ولا تدع من دون الله مالا ينفعك ولا يضرك

۵۔ عبادت، اس معبود کے ساتھ مخصوص ہے کہ جسکے ہاتھ میں انسان کا نفع اور نقصان ہو۔
ولا تدع من دون الله مالا ينفعك ولا يضرك

۶۔ غیر خدا کی عبادت اور اس سے دعا مانگنا شرک ہے۔ ولا تدع من دون الله ... فان فعلت فانك اذاً من الظالمين

۷۔ جو لوگ غیر خدا کے سامنے دست بدعا ہوتے ہیں اور غیر خدا کی عبادت کرتے ہیں وہ ظالم ہیں۔
ولا تدع من دون الله ... فانك اذاً من الظالمين

آنحضرت (ص): آپ (ص) کو نہی ۱؛ آپ (ص) کی شرعی ذمہ داری ۱

اظہار برائت: شرک سے اظہار برائت ۱

توحید: توحید افعالی ۲، ۳

خدا تعالیٰ: اسکی خصوصیات ۲، ۳؛ اس کے نواہی ۱

شرک: شرک عبادی ۶؛ ظلم عبادی ۶، ۷

ظالم لوگ: ۷

عبادت: اس کا محرک ۳؛ غیر خدا کی عبادت ۶، ۷

محرک: اسکے عوامل ۳

معبود ہونا: اسکا معیار ۵

نفع: اس کا حاصل کرنا ۳؛ اس کا سرچشمہ ۲، ۳

نقصان: اس کا روکنا ۳؛ اس کا سرچشمہ ۲، ۳

آیت ۱۰۷

﴿وَإِنْ يَسْأَلْكَ اللَّهُ بَضْرًا فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾

اور اگر خدا نقصان پہنچانا چاہے تو اس کے علاوہ کوئی بچانے والا نہیں ہے اور اگر وہ بھلائی کا ارادہ کر لے تو اس کے فضل کا کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں بھلائی عطا کرتا ہے وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔
۱۔ مشرکین کے معبود نہ تو انہیں نفع اور نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع اور نقصان کو ان سے روک سکتے ہیں۔

ولا تدع من دون الله مالا ينفعك ولا يضرك ... وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے؛ کہ گذشتہ آیت میں ان معبودوں کے انسان کو نفع اور نقصان پہنچانے کی توانائی نہ رکھنے کو بیان کیا گیا تھا اور اس آیت میں فرما رہا ہے اگر خدا کسی کو رنج و مصیبت میں گرفتار کرے یا کسی کو نعمت دے تو اسے کوئی روکنے کی توانائی نہیں رکھتا؛ مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ کوئی موجود خدا تعالیٰ کے کام کو غیر موثر کرنے کی توانائی نہیں رکھتا۔

وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو و ان يردك بخير فلا راد لفضله

۳۔ جہان ہستی کی سب قدرتیں، خدا تعالیٰ کی قدرت کے سامنے مغلوب اور مجبور ہیں۔

وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو ... يصيب به من يشاء

۳۔ خدا تعالیٰ اگر کسی کو رنج و مصیبت میں گرفتار کر دے تو کسی شے میں اسے نجات دینے کی توانائی نہیں ہے۔

وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو

۵۔ اگر خدا تعالیٰ کسی کو خیر پہنچانا چاہے تو کوئی موجود اس سے خیر کو سلب نہیں کر سکتا۔ وان يردك بخير فلا راد لفضله

۶۔ خدا تعالیٰ کی خیرات اور نعمتیں اس کا فضل ہیں نہ انسان کا حق اور اسکی لیاقت کی وجہ سے۔

و ان يردك بخير فلا راد لفضله

۷۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ اس کا عین فعل ہے۔ وان يردك بخير فلا راد لفضله

جملہ "فلا راد لفضله" کہ جو جواب شرط ہے؛ سے استفادہ ہوتا ہے کہ محض خدا تعالیٰ کے ارادے کے ساتھ ہی اس کا فضل

خارج میں وقوع پذیر ہو جاتا ہے؛ اسی لئے فرمایا ہے کہ کوئی اسے روکنے کی توانائی نہیں رکھتا۔

۸۔ خدا تعالیٰ کا فضل توحید پرست لوگوں کے شامل حال ہوتا ہے۔ يصيب به من يشاء من عباده

۹۔ خدا تعالیٰ کا اپنے موحد بندوں پر فضل کرنا اسکے غفار اور رحیم ہونے کا جلوہ ہے۔

فلا راد لفضله يصيب به من يشاء من عباده و هو الغفور الرحيم

۱۰۔ خدا تعالیٰ مشرکین کو اپنے فضل سے بہرہ مند نہیں کرے گا۔ فلا راد لفضله يصيب به من يشاء من عباده

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مشرکین یکتا پرستی اور عبادت خدا سے روگردان ہیں ہو سکتا ہے "من عباده" کا ذکر کرنا مندرجہ بالا مطلب کو بیان کرنے کیلئے ہو۔

۱۱۔ مشرکین اگر شرک کو چھوڑ کر توحید اور یکتا پرستی کی طرف پلٹ آئیں تو خدا کی رحمت اور بخشش ان کے شامل حال ہو جائیگی۔ لا تدع من دون الله مالا ينفعك و لا يضرک ... فلا راد لفضله يصيب به من يشاء من عباده وهو الغفور الرحيم

فضل خدا کے توحید پرستوں کے ساتھ مخصوص ہونے کو بیان کرنے کے بعد "غفران و رحمت" کا ذکر کرنا مشرکین کو شرک چھوڑ کر موحدین کے حلقے میں داخل ہونے کی ترغیب کا بیان ہے۔

۱۲۔ خدا تعالیٰ غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے و هو الغفور الرحيم

اسما و صفات: رحیم ۱۲؛ غفور ۱۲

ایمان: توحید پر ایمان کے اثرات ۱۱

توحید: توحید افعالی ۲، ۳

توحید پرست لوگ: ان پر فضل کرنا ۸، ۹

خدا تعالیٰ: اس کا ارادہ تکوینی ۷؛ اس کا فضل ۹، ۶؛ اس کی رحمت کی نشانیاں ۹؛ اس کی قدرت ۵، ۳؛ اس کی قدرت کی حکمرانی ۲، ۳

اس کے افعال ۷؛ اس کے غفور ہونے کی نشانیاں ۹

خیر: اس کے مستحق ہونے کا معیار ۶

رحمت: یہ جنکے شامل حال ہے ۱۱

فضل خدا: اس سے محروم لوگ ۱۰؛ یہ جنکے شامل حال ہے ۸

مشرکین: انکا محروم ہونا ۱۰؛ انکے معبودوں کا عاجز ہونا ۱؛ انہیں بخشنے کی شرائط ۱۱

موجودات: انکا عاجز ہونا ۵، ۳، ۲

نعمت: اس کا مستحق ہونے کا معیار ۶

آیت ۱۰۸

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّٰ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ﴾

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے حق آچا ہے اب جو ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے فائدہ کے لئے کرے گا اور جو گمراہ ہو جائے گا اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو حکم کہ لوگوں کو قرآن کے الہی اور حق ہونے کی طرف متوجہ کریں اور انہیں اس کے معارف کو قبول کرنے کی دعوت دیں۔ قل یا ایہا الناس قد جاءکم الحق من ربکم فمن اهتدی فانما یہتدی لنفسه

۲۔ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو حق اور ہر قسم کے باطل توہمات و تخیلات سے پاکیزہ ہے۔ قد جاءکم الحق من ربکم حق، باطل کے مقابلے میں ہے اور اس کا معنی ہے واقعیت دار شے یعنی قرآن کے معارف ایسے حقائق ہیں جو واقعیت کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں اور ہر قسم کے یہودہ تخیلات سے پاک ہیں۔

۳۔ حق کو پیش کرنا اور اسے پہنچانا قرآن کے نزول کا فلسفہ ہے۔ قد جاءکم الحق من ربکم مندرجہ بالا مطلب قرآن کو "حق" کے نام کے ساتھ موسوم کرنے کی وجہ تسمیہ سے حاصل ہوتا ہے

۳۔ حق، قرآن کا ایک نام ہے۔ قد جاءکم الحق

۵۔ ربوبیت کا تقاضا ہے لوگوں کی طرف کتاب بھیجنا اور اسکے ذریعے سے انکی راہنمائی کرنا۔
قد جاء کم الحق من ربکم فمن اهدى فاما يهتدى لنفسه

۶۔ ہدایت کا فائدہ صرف ہدایت یافتہ لوگوں کو ہوگا۔ فمن اهدى فاما يهتدى لنفسه
۷۔ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے نازل ہوئی ہے۔
قد جاء کم الحق من ربکم فمن اهدى فاما يهتدى لنفسه

۸۔ قرآن کریم کو قبول کرنے اور قبول نہ کرنے میں لوگ باختیار اور آزاد ہیں۔
قد جاء کم الحق من ربکم فمن اهدى فاما يهتدى لنفسه ومن ضل فاما يضل عليها وما انا عليكم بوكيل
۹۔ گمراہی کا نقصان صرف گمراہ لوگوں کو ہوگا۔ ومن ضل فاما يضل عليه

۱۰۔ انسان، آزاد اور باختیار ہے۔ فمن اهدى فاما يهتدى لنفسه و من ضل فاما يضل عليها وما انا عليكم بوكيل
۱۱۔ قرآن کو قبول کر کے اسکی راہنمائی کے مطابق عمل کرنا ہدایت اور اس کا انکار کرنا اور اسے مسترد کرنا ضلالت اور
گمراہی ہے۔ قد جاء کم الحق من ربکم فمن اهدى فاما يهتدى لنفسه و من ضل فاما يضل عليه

۱۲۔ پیغمبر اکرم (ص) لوگوں کو کتاب الہی کے قبول کرنے کی دعوت اپنے فائدے یا اپنے آپ کو نقصان سے بچانے کیلئے
نہیں دیتے تھے۔ فمن اهدى فاما يهتدى لنفسه و من ضل فاما يضل عليه

۱۳۔ خدا تعالیٰ نے پیغمبر اکرم (ص) کو لوگوں کے ایمان و کفر کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔
فمن اهدى فاما يهتدى لنفسه و من ضل فاما يضل عليها و ما انا عليكم بوكيل
وکیل کا معنی ہے کفیل اور ذمہ دار (لسان العرب)

۱۴۔ پیغمبر اکرم (ص) کی ذمہ داری لوگوں تک صرف خدا کا پیغام پہنچانا ہے نہ انہیں اسکے قبول کرنے پر مجبور کرنا۔
يا ايها الناس قد جاء کم الحق من ربکم ... و ما انا عليكم بوكيل

۱۵۔ کسی کو حتیٰ کہ پیغمبر اکرم (ص) کو بھی اپنے دین اور عقیدے کو اگرچہ وہ حق ہو، دوسروں پر تھوپنے کا حق نہیں ہے۔
قد جاء کم الحق ... فمن اهدى فاما يهتدى لنفسه ... و ما انا عليكم بوكيل

آسمانی کتابیں: انکے نزول کے عوامل ۵

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور قرآن ۱; آپ (ص) اور لوگوں کا ایمان ۱۳; آپ (ص) اور لوگوں کا کفر ۱۳; آپ (ص) کا نقش و کمردار ۱۳، ۱۳; آپ (ص) کی دعوت ۱۲، ۱; آپ (ص) کی ذمہ داری ۱; آپ (ص) کی ذمہ داری کا دائرہ کار ۱۵، ۱۳; آپ (ص) کے اہداف ۱۲

انسان: اسکا اختیار ۸، ۱۰; اسکی خصوصیات ۱۰; انسان اور قرآن ۸

ایمان: قرآن پر ایمان ۱۱

حق: حق شناسی کی اہمیت ۳

خدا تعالیٰ: اسکی ربوبیت کے اثرات ۵

دعوت: اس کا فلسفہ ۱۲

دین: اس میں اختیار ۱۵; اس میں مجبور کرنے کی نفی ۸، ۱۳، ۱۵

عقیدہ: اس میں آزادی ۱۵

قرآن کریم: اس پر عمل کرنا ۱۱; اس کا ہدایت کرنا ۴; اسکی تکذیب ۱۱; اسکی تنزیہ ۲; اسکی حقانیت ۲; اسکی حقانیت کا بیان کرنا ۱; اسکی خصوصیات ۴، ۲; اسکی طرف دعوت ۱۲; اسکے نام ۳ اسکے نزول کا فلسفہ ۳

گمراہ لوگ: انکا نقصان ۹

گمراہی: اس کا نقصان ۹; اسکے موارد ۱۱

لوگ: انکا ذمہ دار ۱۳

ہدایت: اس کا وسیلہ ۴، ۵; اسکی منفعت ۶; اسکے اثرات ۶; اسکے موارد ۱۱

ہدایت یافتہ لوگ: انکی ہدایت ۶

آیت ۱۰۹

﴿وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَخْضَمَ اللَّهُ لَهُ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ﴾

اور آپ صرف اس بات کا اتباع کریں جس کی آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے اور صرف کرتے رہیں یہاں تک کہ خدا کوئی فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم (ص) کو حکم تھا کہ جو کچھ انکی طرف وحی آتی ہے اسکی پیروی کریں۔ واتبع ما یوحی الیک

۲۔ وحی، پیغمبر اکرم (ص) کی راہنما اور آپ (ص) کی ذمہ داری کے حدود کو معین کرنے والی تھی۔

واتبع ما یوحی الیک

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) پر وحی (قرآن) تدریجاً نازل ہوئی۔ واتبع ما یوحی الیک

"یوحی" فصل مضارع تجدد اور استمرار پر دلالت کرتا ہے کہ جس کا لازمہ تدریجی ہونا ہے۔

۴۔ پیغمبر اکرم (ص) کو رسالت کی مشکلات کے مقابلے میں

صبر اور حوصلے سے کام لینے کا حکم تھا یہاں تک کہ خدا کا فیصلہ آن پہنچے۔ واتبع ما یوحی الیک و اصبر حتی یحکم اللہ

۵۔ وحی الہی کی خالص پیروی اور راہ حق میں قدم اٹھانے کے ہمراہ قطعاً سختیاں اور مشکلات ہیں۔

قد جاء کم الحق من ربکم ... و اتبع ما یوحی الیک و اصبر حتی یحکم اللہ

۶۔ حق اور وحی الہی کی خالص پیروی اور اسکی مشکلات پر صبر کرنا الہی راہبر کی شرائط میں سے ہے۔

قد جاء کم الحق من ربکم ... و اتبع ما یوحی الیک و اصبر حتی یحکم اللہ

۷۔ راہ حق میں صبر کرنا خدا کی حمایت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ واتبع ما یوحی الیک و اصبر حتی یحکم اللہ

۸۔ خدا تعالیٰ پیغمبر اکرم (ص) اور کافروں کے درمیان اختلافات اور جھگڑوں کا فیصلہ کرنے والا ہے۔

واصبر حتی یحکم اللہ

۹۔ رسالت کی مشکلات کے مقابلے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی دینا اور انہیں کامیابی کا وعدہ دینا۔

واصبر حتی یحکم اللہ و ہو خیر الحاکمین

۱۰۔ خدا تعالیٰ بہترین حاکم اور منصف ہے۔ وہو خیر الحاکمین

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور کفار ۸؛ آپ (ص) اور مشکلات ۳؛ آپ (ص) کا صبر ۳؛ آپ (ص) کا وحی کی پیروی کرنا ۱؛

آپ (ص) کو وعدہ ۹؛ آپ (ص) کی دلجوئی ۹؛ آپ (ص) کی ذمہ داری کا دائرہ کار ۲؛ آپ (ص) کی شرعی ذمہ داری ۱؛

آپ (ص) کی طرف وحی ۲، ۳؛ آپ (ص) کی کامیابی ۹

اسما و صفات: خیر الحاکمین ۱۰

حق: اس پر صبر کرنے کے اثرات ۷؛ اس کی پیروی کرنے کی مشکلات ۵؛ اس کی مشکلات پر صبر کرنا ۶

خدا تعالیٰ: اس کی حکمرانی ۱۰، ۸؛ اس کی حمایت کا پیش خیمہ ۷؛ اس کی خصوصیات ۱۰؛ اس کی طرف سے دلجوئی ۹؛ اس کی

قضاوت ۱۰، ۸؛ اس کے وعدے ۹

رہبری: اس کی شرائط ۶

قاضی: بہترین قاضی ۱۰

قرآن کریم: اس کا تدریجی نزول ۳

کامیابی: اس کا وعدہ ۹

وحی: اس کا کردار ۲؛ اس کی پیروی کرنا ۶؛ اس کی پیروی کرنے کی مشکلات ۵؛ اس کی مشکلات پر صبر کرنا ۶

اشاریوں سے استفادہ کی روش

اشاریوں سے استفادہ کا یہ نظام حروف تہجی کی ترتیب سے منظم کیا گیا ہے یعنی اصلی الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب اور موٹے خط کے ساتھ تحریر کرنے کے بعد اسکے ذیل میں فرعی عناوین کو بھی حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ لکھا گیا ہے لہذا مطلوبہ موضوعات تک آسانی سے پہنچنے کے لیے مندرجہ ذیل نکات پر توجہ فرمائیے

(۱) فرعی عناوین، اصلی عناوین کے ذیل میں قرار دیئے گئے ہیں لہذا ان تک پہنچنے کے لیے اصلی عناوین کی طرف رجوع کیا جائے مثلاً نماز کے اثرات، ارکان، احکام اور شرائط کو لفظ نماز میں تلاش کیا جائے۔

(۲) مترادف الفاظ میں سے ایسے لفظ کو اصلی عنوان قرار دیا گیا ہے جو مناسب قرعے اور دیگر عنوان یا عناوین کے سلسلے میں (ر۔ک) (رجوع کیجئے) کی علامت کے ذریعے اسی عنوان کی طرف رجوع کرنے کیلئے کہا گیا ہے مثلاً:

آگ: ر۔ک آتش

(۳) بعض اصلی عناوین کے فرعی عناوین نہیں ہیں تاہم خود کسی اور عنوان کے تحت آئے ہیں لہذا اس عنوان کے لیے اس اصلی عنوان کی طرف رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے مثلاً:

آرزو: ر۔ک انبیاء، انسان و...

(۴) وہ الفاظ و موضوعات جو ایک دوسرے کے نزدیک ہیں اور ایک موضوع کے بارے میں تحقیق کرنے کے لیے مفید اور مؤثر ہیں ان میں بھی فرعی عناوین کو ذکر کرنے کے بعد نیز ر۔ک (نیز رجوع کیجئے) کی علامت سے رہنمائی کی گئی ہے مثلاً آخرت: نیز ر، ک ایمان، دنیا، قیامت، معاد یاد رہے کہ جہاں رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے وہاں کبھی مطلوبہ عناوین دونوں عناوین میں صراحت کے ساتھ لائے گئے ہیں اور کبھی فقط دونوں عناوین میں علمی رابطے کو ظاہر کیا گیا ہے

(۵) وہ اشاریے جنہیں "اور" کے ذریعے مرکب کیا گیا ہے ان میں ایک خاص رابطہ پایا جاتا ہے لہذا ان مرکب اشاریوں میں اگر دو مفہیم ہیں تو پہلے اس کو ذکر کیا گیا ہے جو دوسرے میں مؤثر ہے جیسے "ایمان اور عمل"

(چونکہ ایمان عمل میں مؤثر ہے لہذا ایمان کو پہلے لکھا گیا ہے) اور اگر مفہیم کی بجائے دو افراد یا گروہ ہوں تو پہلے واسطہ رکھنے والے کو ذکر کیا گیا ہے اور جس کے ساتھ واسطہ رکھا گیا اسے بعد میں ذکر کیا گیا ہے جیسے "آنحضرت (ص) اور اہل کتاب" اور "کفار اور قرآن کریم" کہ جنہیں "ایمان"، "آنحضرت" اور "کفار" کے عناوین میں ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے عناوین (عمل، اہل کتاب، قرآن) میں انہیں پہلے عناوین کی طرف رجوع کرنے کا کہا گیا ہے۔

۶) بسا اوقات ایک عنوان کو اسکے مفہیم کی وسعت اور اس کے بعض فرعی عناوین کے مستقل موضوع ہونے کی بنا پر کئی اصلی موضوعات کی طرف تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ مطلوبہ معلومات آسانی سے دستیاب ہو سکیں مثلاً "آیات خدا، اسماء و صفات، توحید اور خدا" اس کے باوجود موضوع کی وحدت کو حفظ کرنے کیلئے ایک موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف رجوع کرنے کیلئے بھی کہا گیا ہے۔

۷) اصلی عنوان کے تکرار سے بچنے کے لیے ذیلی اور فرعی عناوین میں یہ علامت "" مناسبت کے ساتھ، پہلے یا بعد میں لگا دی گئی ہے لہذا ہر کلمہ اس علامت کے ساتھ مل کر مرکب (اصلی و فرعی عنوان سے) کو تشکیل دیتا ہے جیسے اشار: کا اجر، کی قدر و قیمت، کے اثرات یا آنحضرت کے پیروکاروں کا اعراض یہ ہو جائے گا آنحضرت (ص) کے پیروکاروں کا اعراض وغیرہ۔

ملاحظات:

۱) اشاریوں میں ذکر شدہ نمبران آیات سے مربوط ہیں جن سے موضوعات کو اخذ کیا گیا ہے البتہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اشاریوں کے یہی الفاظ آیات میں موجود ہیں بلکہ انہیں آیات سے استخراج کئے گئے نکات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔

۲) کتاب کے آخر میں مذکور اشاریوں کے علاوہ ہر آیت کے ذیل میں بھی اس کے اشاریے ذکر کر دیئے گئے ہیں تاکہ قارئین محترم کیلئے مطلوبہ عناوین کی طرف رجوع کرنا آسان ہو جائے اور انہیں ہر آیت کے عناوین کا خلاصہ بھی دستیاب ہو جائے۔

آباد کرنا: رک مسجد

آبرو: جھوٹا آبرو دار ہونا ۶۳/۹

آخرت: آخرت برپا ہونا ۳۳/۱۰؛ آخرت مقام پاداش ۲۴، ۲۳/۱۰؛ آخرت مقام سزا ۲۴، ۲۳/۱۰؛ اس کا خالق ۳۳/۱۰؛ اس کا دائمی ہونا ۲۲/۹، ۳۳/۱۰؛ اس کا دنیا جیسا ہونا ۳۳/۱۰؛ اسکی خصوصیات ۲۲/۹، ۲۶/۱۰، ۳۳/۱۰؛ اسکی دنیا پر ترجیح ۳۸/۹؛ اسکے عالم ۱۰/۱۰ نیز رک ایمان، بت، خود سر لوگ، دنیا، ظالم لوگ، عمل، قیامت، کفر اور معاد

آدم کشی: رک قتل

آرزو: بلا کی آرزو؛ (محمد ص) پر بلا کی آرزو ۹۸/۹؛ مسلمانوں پر بلا کی آرزو ۹۸/۹؛ جہاد کی آرزو: (اسکی قدر و قیمت ۹۲/۹)

آزادی: رک عقیدہ؛ مشرکین

آزر: آزر دشمنان خدا میں سے ۱۱۳/۹؛ آزر کا شرک: اسکے آثار ۱۱۳/۹؛ آزر کا ہدایت کو قبول نہ کرنا ۱۱۳/۹؛ آزر کی دشمنی ۱۱۳/۹؛ آزر مشرکین میں سے ۱۱۳/۹ نیز رک ابراہیم (ع) اور اظہار براءت

آزمائش: رک امتحان اور مبتلا ہون

آسائش طلبی: اس کا سبب ۹۳/۹

آسمان: آسمانوں کی تدبیر ۳/۱۰؛ انکا حادث ہونا ۳۶/۹؛ انکا حاکم ۱۱۶/۹، ۳/۱۰؛ انکا خالق ۳/۱۰؛ انکا مالک ۱۱۶/۹؛ انکا متعدد ہونا ۳۶/۹، ۱۱۶ _ ۳/۱۰، ۶، ۱۸، ۵۵، ۶۶، ۶۸، ۱۰۱؛ انکی خلقت: (انکی خلقت کی مدت ۳/۱۰؛ انکی خلقت کے مراحل ۳/۱۰؛ انکے باشعور موجودات ۶۶/۱۰؛ انکے فائدے ۳۱/۱۰؛ انکے موجودات ۱۰۱/۱۰)

آسمانی کتب: ۹۳/۱۰

آسمانی کتب اور قرآن ۹۳/۱۰؛ آسمانی کتب کا نزول: اسکے عوالم ۱۰۸/۱۰؛ آسمانی کتب کا نقش و کردار ۹۳/۱۰؛ آسمانی کتب کی ہم آہنگی ۱۱۱/۹، ۳۴/۱۰؛ آسمانی کتب میں آیات خدا ۹۳/۱۰؛ صدر اسلام میں آسمانی کتب کے قاری ۹۳/۱۰؛ صدر اسلام میں آسمانی کتب کے نسخے ۹۳/۱۰؛ نیز رک انبیاء، علما، قرآن، موسیٰ (ع) اور نوح (ع)

ابوبکر:

انکو تسلی دینا ۳۰/۹؛ انکی پریشانی ۳۰/۹؛ یہ غار ثور میں ۳۰/۹ نیز رک، محمد (ص)

اپنے سے محبت: اسکی اہمیت ۵۳/۱۰ نیز رک، انسان

اتحاد: اسکے آثار ۱۰۴/۹ نیز رک، معاشرہ

اتمام حجت: ۴۰/۹ اسکی اہمیت ۶/۹؛ غیر مسلموں پر اتمام حجت کرنا ۵/۹ نیز رک: انبیاء، خدا، سزا، قوم نوح، گمراہ لوگ،

مواخذہ اور نوح (ع)

اجتماع: رک معاشرہ

اجتماعی طبقات: یہ صدر اسلام میں ۲/۱۰

اجتماعی کنٹرول: اس کا ذمہ دار ۹۳/۹؛ اسکی روش ۱۱۸/۹؛ اسکے عوادل ۹۳/۹

اجتماعی مشکلات: اسکے آثار ۱۱۸/۹

اجر: رک پاداش

اجرت: رک اسلامی معاشرہ، کام، کام کرنے والے اور نوح (ع)

اجار: رک یہودی علماء

احتضار: رک منافقین

احساس برتری: رک تکبر

احسان: اسکے موارد ۱۲۰/۹ نیز رک معاشرہ

احکام: ۱/۹، ۲، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۲۳، ۲۸، ۲۹، ۳۳، ۳۶، ۳۱، ۶۰، ۶۵، ۷۱، ۷۳، ۸۳، ۹۱، ۹۵، ۱۰۳،

۱۰۵، ۱۰۸، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۳، ۱۲۲، ۱۸/۱۰، ۳۶، ۵۳، ۵۹

احکام اور علم خدا: ۹۴/۹؛ احکام سے جاہل ہونا: ۹۴/۹ (اسکا سبب ۹۴/۹)؛ احکام کا اجرا کرنا: (اسکی روش ۹، ۱۰۳)؛

احکام کا فلسفہ: ۵/۹، ۶، ۸، ۱۱، ۱۲، ۲۸، ۲۹، ۳۱ احکام کا معیار ۳۳/۹؛ احکام کو تبدیل کرنا: (اسکے آثار ۳۴/۹)؛ احکام کو

درک کرنا: (اس کا سبب ۹۴/۹)؛ احکام کی تشریح، ۵۹/۱۰؛ اسکا معیار ۵۹/۹؛ (اسکا سرچشمہ ۲۸/۹، ۱۱۵)؛ اسکی شرائط

۲۹/۹؛ احکام کی خصوصیات ۹۴/۹؛ احکام کی غلط تشریح: (اسکے عوادل

۹/۹۸): (مخصوص موارد اپنے اپنے موضوع میں تلاش کیجئے)

اختلاف: اختلاف ڈالنا: (اسکی اغروی سزا ۱۰/۹۳)، اسکے آثار ۱۰/۳۴، ۱۹

اختلاف ڈالنے والے ۹/۱۰۹ نیز رک: اختلاف ڈالنے والے، بنی اسرائیل پہلے انسان اور منافقین

اخلاص: اخلاص کی اہمیت ۹/۱۰۹؛ اخلاص کے آثار ۹/۹۱، ۱۰/۱۲، ۲۳ نیز رک: انفاق، بادیہ نشین لوگ، عمل اور منافقین

اخلاق: پست اخلاقی ۹/۴۵، ۶/۴۶ نیز رک قابل قدر صفات

ادارے: اداروں کا قیام: (اس میں تقوا ۹/۱۰۹؛ اس میں خدا کی رضا ۹/۱۰۹؛ دینی ادارے: (انکی اہمیت ۹/۱۲۲)

اولے کا بدلہ: اس میں تقوا ۹/۳۶؛ یہ حرمت والے مہینوں میں ۹/۳۶؛ یہ مشرکین کے ساتھ ۹/۳۶

ادیان: انکا فلسفہ ۱۰/۳۴؛ انکا کمردار ۱۰/۳۴؛ انکا مستقبل ۹/۳۳؛ انکی اختلاف دشمنی ۱۰/۳۴؛ انکی اہمیت ۱۰/۲۱؛ انکی

تاریخ ۱۰/۳۴؛ انکی خصوصیات ۹/۴۰؛ انکی مشترکہ چیزیں ۹/۳۱؛ انکی ہم آہنگی ۹/۱۱۱، ۱۰/۱۹؛ ان میں اصول دین

۹/۱۱۱؛ ان میں اقدار ۹/۱۱۱؛ ان میں بہان ۹/۴۰ نیز رک اسلام، جہاد، حرمت والے مہینے، رہائش گاہ اور عیسائیت

اذکار: ذکر الحمد للہ رب العالمین ۱۰/۱۰؛ ذکر سبحانک اللہم ۱۰/۱۰ نیز رک بہشتی لوگ اور مؤمنین

ارمان: رک مؤمنین

اسارت: جائز اسارت ۹/۵ نیز رک اسیر، کفار اور مشرکین

استبداد: اس کا سبب ۱۰/۲۳؛ اسکے آثار ۱۰/۸۳، ۲۳ نیز رک: انسان، فرعون اور استبدادی لوگ

استدلال کرنا: اسکی روش ۱۰/۳۸ نیز رک موسیٰ

استغفار: استغفار کا اثر: (اس اثر کے موانع ۹/۱۱۳، ۱۱۳)؛

اسکے احکام ۱۱۳/۹؛ اس میں امیدوار رہنا ۱۱۳/۹؛ جائز استغفار ۱۱۳/۹؛ ممنوع استغفار ۱۱۳/۹، ۱۱۳، ۸۳

نیز رک ابراہیم، جہنمی لوگ، محمد (ص)، مردے، مسلمان، مشرکین، منافقین اور مؤمنین

استقامت: اسکے عوائل ۴۱/۱۰؛ فرعون کے حواریوں کے مقابلے میں استقامت ۸۹/۱۰؛ فرعون کے مقابلے میں

استقامت ۸۹/۱۰ نیز رک تبلیغ، دعا، راہبری، سختی، مشرکین، مؤمنین اور نوح (ع)

استکبار: اس کا سبب ۴۵/۱۰؛ اس کے آثار ۴۵/۱۰ نیز رک فرعون اور فرعون کے حواری

اسراف: اسکے آثار ۱۲/۱۰، ۸۳ نیز رک فرعون

اسراف: رک اسراف

اسلام: اس کا مذاق اڑانے والے ۶۳/۹، ۶۶؛ اسلام اور اقتصاد ۶۷/۹؛ اسلام اور پشیمان گناہگار لوگ ۱۰۲/۹؛ اسلام

اور تمدن ۹۷/۹؛ اسلام اور ثقافتی بنیادیں ۱۲۲/۹؛ اسلام کا آسان ہونا ۹۱/۹؛ اسلام کا پھیلنا ۳۲/۹؛ (اسکی اہمیت ۵/۹،

۶، ۱۲۳)؛ اسلام کا توبہ قبول کرنا ۱۰۲/۹؛ اسلام کا حنیف ہونا ۱۰۵/۱۰؛ اسلام کا خیر ہونا ۳/۹؛ اسلام کا دائمی ہونا

۳۲/۹؛ اسلام کا کمردار ۳/۹؛ اسلام کا لچکدار رویہ ۹۱/۹؛ اسلام کا موقف: (اس کا اعلان کرنا ۳/۹) اسلام کو کمزور کرنے

والے: (انکو قتل کرنا ۱۲/۹)؛ اسلام کی اہانت: (اس کا بدلہ ۱۲/۹؛ اسکی سزا ۱۲/۹؛ اسکے آثار ۱۲/۹)؛ اسلام کی

اہمیت ۱۱/۹، ۲، ۳؛ اسلام کی بدخواہی ۹۸/۹؛ (اسکے آثار ۹۸/۹)؛ اسلام کی برکتیں ۴۳/۹؛ (اسلام کا اجتماعی پہلو ۴۱/۹؛

اسلام کا اقتصادی پہلو ۴۱/۹، ۶۰؛ اسلام کا عبادی پہلو ۴۱/۹)؛ اسلام کی پاسداری: (اسکی اہمیت ۱۲/۹، ۳۸)؛ اسلام کی

پیشرفت: (اسکے عوائل ۱۲۲/۹)؛ اسلام کی تبلیغ: (اسکی اہمیت ۱۲۲/۹)؛ اسلام کی تشویق ۳/۹؛ اسلام کی تعلیم: (اسکی

اہمیت ۶/۹)؛ اسلام کی جامعیت ۴۱/۹؛ اسلام کی جذائیت ۱۰۲/۹؛ اسلام کی حاکمیت ۳۳/۹؛ (اسکے آثار

۴۳/۹)؛ اسلام کی حقانیت ۲۹/۹، ۳۳؛ اسلام کی خصوصیات ۲۹/۹، ۳۳، ۶۰، ۶۷، ۷۱، ۹۱، ۱۰۵/۱۰، اسلام کی شناخت:

(اسکی اہمیت ۱۲۲/۹؛ اسکے لئے ہجرت ۱۲۲/۹)؛ اسلام کی کامیابی ۳۲/۹، ۳۳، ۳۰؛ اسلام کے خلاف پروپیگنڈا

۳۲/۹؛ اسلام کے خلاف سازش کرنا ۴۳/۹؛ اسلام کے دشمن ۸/۹، ۳۲، ۳۶، ۳۸، ۵۷، ۷۳؛ (انکو دعوت ۱۵/۹؛ انکی امداد

۳/۹)؛ اسلام کے ساتھ خیانت کرنے والے ۴۳/۹؛ اسلام کے ساتھ مخالفت ۳۲/۹؛ اسلام کے ساتھ مقابلہ ۲۳/۹؛ (اس

کا جرم ۶/۹؛ اسکی شکست ۳۲/۹؛ اسکے عوائل ۹/۹)؛ اسلام کے مخالفین ۳۳/۹؛ سپاہ اسلام ۲۶/۹؛ صدر اسلام کی

۱۰، ۱۱، ۱۲/۲۱ نیز رک اسیر، اقرار، تمایلات، جنگ، عیسائی، کفار، مشرکین اور منافقین

اسلام شناس : رک معاشرہ

اسلامی معاشرہ: اسلامی معاشرہ اور منافقین ۱۱۰/۹؛ اسلامی معاشرے کا ختم ہونا: (اس کے عوامل ۳۹/۹)؛ اسلامی معاشرے کی ذمہ داری ۱۰۱/۹، ۱۲۳؛ اسلامی معاشرے کی نشانیاں ۴۱/۹؛ اسلامی معاشرے کی ہوشیاری ۱۲۳/۹ (اسکی اہمیت ۱۰۱/۹)؛ اسلامی معاشرے کے خد متگزار: (ان کی اجرت ۶۰/۹) نیز رک منافقین

اسما وصفات: تواب ۹/۱۰۳، ۱۱۸؛ حکیم ۹/۱۵، ۲۸، ۳۰، ۶۰، ۷۱، ۹۷، ۱۰۶، ۱۱۰؛ خیر الحاکمین ۱۰/۱۰۹؛ رحیم ۹/۵، ۲۷، ۹۱، ۹۹، ۱۰۲، ۱۱۷، ۱۰۳، ۱۱۸، ۱۰۷/۱۰۴؛ رؤوف ۹/۱۱۷؛ سمیع ۹/۹۸، ۱۰۳، ۱۰/۶۵؛ صفات جلال ۱۰/۱۰، ۱۸، ۳۳، ۵۳، ۶۸؛ صفات جمال ۱۰/۱۰؛ عزیز ۹/۳۰، ۷۱؛ علام الغیوب ۹/۷۸؛ علیم ۹/۱۵، ۲۸، ۳۳، ۷۱، ۹۷، ۹۸، ۱۰۳، ۱۰۶، ۱۱۰، ۱۱۵، ۱۰/۶۵؛ غفور ۹/۵، ۲۷، ۹۱، ۱۰۲، ۱۰۷/۱۰۴؛ غنی ۱۰/۶۸؛ قدیر ۹/۳۹؛ مولیٰ ۹/۵۱، ۱۰/۳.

اسیر: اسیر کا اسلام ۵/۹؛ اسیر کا مسلمان ہونا ۵/۹؛ اسیر کی آزادی ۵، ۹؛ (اس کی آزادی کی شرائط ۵/۹) اسیر کی توبہ ۵/۹؛
اسیر کے احکام ۵/۹ نیز رک مشرکین

اصحاب مدین: رک اہل مدین

اصل اباحت ۵۹/۱۰

اصلاح: اسکی روش ۱۱۸/۹_ اس کے عوامل ۷۱/۹ نیز رک معاشرہ

اصل حلیت ۵۹/۱۰

اضطراب: اسکے عوامل ۳۵/۹ نیز رک محشر اور منافقین

اطاعت: امام علی (ع) کی اطاعت: (اسکی اہمیت ۵۸/۱۰); انبیاء کی اطاعت: (اسکی اہمیت ۳۷/۱۰); حضرت محمد (ص) کی اطاعت ۹/۱۲۰، ۴۱ (اس کا دائمی ہونا ۹/۷۱; اس کا سبب ۹/۱۲۸; اس کا فلسفہ ۹/۸۱; اسکی اہمیت ۹/۱۱۷، ۴۱; اسکی یادداشت

۹/۴۲؛ اسکی مشکلات ۹/۱۲۰؛ اسکے آثار ۹/۱۲۰، ۴۱؛ اسکے عوادل ۹/۲۳؛ خدا کی اطاعت ۹/۴۱، ۱۰/۳۵؛ (اس کا دائمی ہونا ۹/۴۱؛ اسکی پاداش ۹/۴۲؛ اسکی تشویق ۹/۱۱۱؛ اسکے آثار ۹/۴۱) ۱۰۹؛ اسکے عوادل ۹/۲۳؛ اس میں تزلزل ۹/۱۱۴؛ دینی راہنماؤں کی اطاعت: (اس کا دائرہ کار ۹/۳۱)؛ سختی کی حالت میں اطاعت: (اس کا سبب ۹/۱۱۴)۔ ۹/۱۲۰؛ صادقین کی اطاعت ۹/۱۱۹؛ عیسائی علماء کی اطاعت ۹/۳۱، ۳۲؛ غیر خدا کی اطاعت ۹/۳۱؛ ممنوع اطاعت ۹/۳۱؛ ہدایت کرنے والوں کی اطاعت ۱۰/۳۵؛ یہودی علماء کی اطاعت ۹/۳۱، ۳۲

اطمینان: رک اولیاء خدا، شہدا، مجاہدین، محمد (ص)، موسیٰ (ع) اور مومنین
اطمینان و سکون: اس سے محروم لوگ ۹/۲۶؛ اس کا نزول ۹/۲۶؛ اسکے آثار ۹/۲۶
نیز رک: بہشت، جنگ، زکات، سختی، شب، غزوہ حنین، محمد (ص)، مومنین اور نعمت اعتراف: رک اقرار
افشاء: آخرت میں افشاء ہونا: (اس کا سخت ہونا ۹/۹۳)۔ اس کا ناخوش آئند ہونا ۹/۹۳
افشاء کرنا جو حرام ہے ۹/۱۶ نیز رک خدا اور محمد (ص)

افک: رک بہتان باندھنا

اقتصاد: اقتصاد اور فکر و نظر ۹/۶۰؛ اقتصادی ترقی: (اس کا پیش خیمہ ۹/۱۰۳)؛ اقتصادی سیاست: (اس کا ذمہ دار ۹/۵۸، ۵۹،
اس کا فلسفہ ۹/۱۰۳)؛ اقتصادی مدد: (اسکے آثار ۹/۶۰)؛ اقتصادی نظام: (اسکی اہمیت ۹/۲۸) نیز رک اسلام اور حج
اقدار: ۹/۲۰، ۱۲۸، ۱۱۹، ۱۱۴، ۱۰۸، ۱۰۰، ۸۳

اعلیٰ اقدار ۹/۱۱۱؛ اقدار سے جاہل ہونا: (اسکے آثار ۹/۹۸)؛ اقدار سے سوء استفادہ کرنا: (۹/۶۲، ۴۳، ۱۰۴، ۹۵)؛ اقدار کا
معیار: ۹/۱۹، ۲۰، ۲۳، ۳۳، ۳۸، ۳۱، ۵۳، ۵۲، ۵۳، ۴۹، ۸۱، ۹۳، ۱۰۰، ۱۰۴، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۲۰؛ اقدار کو حاصل
کرنا: (اس کا سبب ۹/۳۱؛ اسکی اہمیت ۹/۹۹؛ ہمیشہ رہنے والی اقدار کے حاصل کرنے کا آلہ ۹/۱۱۱)؛ اقدار کی حمایت
کرنے کی قیمت ۹/۱۰۰؛ اقدار کی شناخت ۹/۱۱۲؛ اقدار کے خلاف منفی رویہ اپنانا ۹/۱۲۳؛ اقدار میں سبقت کرنا
۹/۱۱۰؛ اقدار میں موثر عوادل: ۹/۹۹؛ (ان کا مذاق اڑانا ۹/۶۹؛ انکی ترویج ۹/۱۱۲)؛ انکی حفاظت کرنے والے
۹/۱۱۲؛ منفی اقدار: (ان کا مقابلہ ۹/۱۱۲) نیز رک، تمایلات، جاہلیت، مومنین اور منافقین
اقرار: اسلام کا اقرار: (اسکی اہمیت ۹/۵؛ اسکے آثار ۹/۱۱، ۵)؛ حضرت محمد (ص) کی حقانیت کا اقرار ۹/۳۳؛

خدا تعالیٰ کی امداد کا اقرار ۱۲/۱۰؛ ربوبیت کا اقرار ۸۸/۱۰؛ عجز کا اقرار ۱۲/۱۰؛ قدرت خدا کا اقرار ۱۲/۱۰؛ کفر کا اقرار ۴۳/۹؛ گناہ کا اقرار ۱۰۲/۹ (اسکے آثار ۱۰۲، ۱۰۳)؛ ناپسندیدہ عمل کا اقرار ۱۰۲/۹

نیز رک انسان، بت، خود، غزوہ تبوک، فرعون، گناہ گار لوگ اور منافقین اقوام:

اقوام کا انجام: (اس سے عبرت حاصل کرنا ۴۰/۹)؛ کافر اقوام: (ان کا حق کو قبول نہ کرنا ۴۰/۹) انکا ظلم ۴۰/۹۔ انکا عذاب ۴۰/۹۔ انکی ہلاکت ۴۰/۹۔ انکی ہلاکت کے عوامل ۴۰/۹) // الحمد للہ رب العالمین: رک اذکار الوہیت: رک عقیدہ، عیسیٰ (ع) اور مشرکین

امام علی (ع): آپ (ع) کا ایمان ۱۰۰/۹؛ آپ (ع) کا برگزیدہ ہونا ۳۲/۹

امام علی (ع) کا اظہار براءت: (اس کا اعلان ۲/۹)؛ امام علی (ع) کی صداقت ۱۱۹/۹؛ امام علی (ع) کی ولایت ۲۳/۹؛ امام علی (ع) کے فضائل ۱۹/۹ نیز رک آئمہ اور اطاعت

امام مہدی (ع): آپ (ع) کا قیام ۳۳/۹؛ امام مہدی (ع) اور ثروت اندوز لوگ ۳۳/۹ نیز رک آئمہ

امتحان: اس کا ذریعہ ۸۵/۱۰؛ اسکے موارد ۱۶/۹؛ امتحان کا فلسفہ ۱۶، ۱۲۶/۹؛ جنگ کے ذریعے امتحان ۱۶/۹؛ جہاد کے ذریعے امتحان ۱۱۴/۹؛ سال میں امتحان کی تعداد ۱۲۶/۹ نیز رک خدا کی سنتیں، ظالم، لوگ، منافقین اور مؤمنین

امتیں: امتوں کا ایک دوسری کا جانشین بننا ۳۹/۹ (اس کا سبب ۳۹/۹)؛ امتوں کا دین ۳۴/۱۰؛ امتوں کا عاجز ہونا ۳۹/۱۰؛ (اسکی تقدیر ۳۹/۱۰؛ اسکے عوامل ۱۳/۱۰) امتوں کا عذاب ۱۳/۱۰؛ امتوں کا ختم ہو جانا: ۳۹/۱۰؛ امتوں کی بقا: (اسکے عوامل ۱۳/۱۰)؛ امتوں کی حتمی اجل ۳۹/۱۰؛ امتوں کی حیات ۳۹/۱۰؛ (اسکی تقدیر ۳۹/۱۰)؛ امتوں کی ذمہ داری ۳۴/۱۰؛ امتوں کی موت ۳۹/۱۰؛ امتوں کی ہلاکت ۱۳/۱۰؛ امتیں جو ختم ہو گئیں (انکے جانشین ۶۹/۹) ایک امت ۱۹/۱۰؛ گذشتہ امتیں (انکے کافر ۶۹/۹؛ انکے منافق ۶۹/۹)

امر بالمعروف: اس کا عام ہونا ۴۱/۹؛ اسکی اہمیت ۱۱۲/۹، ۴۱؛ اسکی پاداش ۴۲/۹؛ اسکے آثار ۴۱/۹ نیز رک حقوق، مجاہدین، مؤمنین اور نیکی

امن: رک بہشت، حرمت والے مہینے، دشمن، کفار // اموات: رک مردے

امور: تعجب آور امور ۶۳/۹، ۲/۱۰؛ ناپسندیدہ امور ۴۱/۱۰ نیز رک ذکر

امید رکھنا: خدا کی ملاقات کی امید رکھنا: (اسکے آثار ۷۰/۱)

خدا کے عطیات کی امید رکھنا ۵۹/۹؛ خدا کے فضل کی امید رکھنا ۵۹/۹؛ زکات کے قبول ہونے کی امید رکھنا ۱۰۴/۹؛ محمد (ص) کے فضل کی امید رکھنا ۵۹/۹؛ ہدایت کی امید رکھنا: (اسکی اہمیت ۱۸/۹) نیز رک ابراہیم (ع)، استغفار، تربیت، تزکیہ، خوف، گناہ گار لوگ اور مؤمنین
امیدیں: رک آرزو

انبیاء (ع): انبیاء آسمانی کتابوں میں ۹۳/۱۰؛ انبیاء اور سازشی لوگ ۲۱/۱۰؛ انبیاء پر تہمت لگانا ۷۳/۱۰؛ انبیاء کا اتمام حجت کرنا ۱۳/۱۰؛ انبیاء کا بشر ہونا ۹۳/۱۰؛ انبیاء کا حامی ۲۱/۱۰؛ انبیاء کا علم: (اس کا محدود ہونا ۱۱۳/۹)؛ انبیاء کا قصہ ۹۳/۱۰؛ انبیاء کا کردار و نقش ۲۱/۱۰، ۷۶، ۷۵؛ انبیاء کا مطیع ہونا ۷۲/۱۰؛ انبیاء کا معجزہ ۷۳/۱۰، ۷۶؛ انبیاء کا مقام ۷۲/۱۰؛ انبیاء کا ہدایت کرنا ۷۳/۱۰؛ انبیاء کو جھٹلانا ۷۳/۱۰؛ (اس کا سبب ۳۹/۱۰؛ اس کا ظلم ہونا ۷۰/۹؛ اسکی سزا ۳۹/۱۰؛ اسکے آثار ۷۰/۹، ۹۸/۱۰) انبیاء کو جھٹلانے والے ۷۳/۱۰، ۳۹؛ (انکا استکبار ۹۸/۱۰؛ انکا تجاوز کرنا ۷۳/۱۰؛ انکا عاجز ہونا ۷۳/۱۰؛ انکا کفر ۹۸/۱۰؛ انکا لیچڑپن ۷۳/۱۰؛ انکی بے عقلی ۱۰۰/۱۰؛ انکی پلیدی کا زیادہ ہونا ۱۰۰/۱۰؛ انکی جہالت ۱۰۰/۱۰؛ انکی حق دشمنی ۷۳/۱۰؛ انکی نافرمانی ۹۸/۱۰؛ انکے دل پر مہر لگانا ۷۳/۱۰؛ یہ آسمانی کتابوں میں ۹۳/۱۰؛ انبیاء کی اطاعت نہ کرنا: (اسکے آثار ۱۳/۱۰)؛ انبیاء کی اقوام: (انکی تہمتیں ۷۳/۱۰؛ یہ اور آیات خدا ۹۵/۱۰)؛ انبیاء کی بعثت ۱۳/۱۰، ۳۷؛ (اس کا فلسفہ ۱۳/۱۰، ۳۹ _ اسکے عوامل ۷۳/۱۰)؛ انبیاء کی تاریخ ۱۳/۱۰، ۳۷، ۷۳، ۷۵؛ انبیاء کی تعلیمات: (اسکی خصوصیات ۷۰/۹؛ ان سے استفادہ کرنا ۱۰۱/۱۰؛ ان سے محروم لوگ ۱۰۱، ۱۰۲/۱۰)؛ انبیاء کی تنبیہ: (اس سے بے اعتنائی کرنے کی سزا، ۱۰۲/۱۰)؛ انبیاء کی حقانیت ۹۳/۱۰ (اسکے دلائل ۱۳، ۷۳/۱۰)؛ انبیاء کی ذمہ داری: (اس کا دائرہ کار ۷۳/۱۰)؛ انبیاء کی رسالت ۳۹/۱۰، ۱۰۱؛ انبیاء کی ظلم دشمنی ۱۳/۱۰، ۳۹؛ انبیاء کی نجات ۱۰۳/۱۰؛ انبیاء کی ہم آہنگی ۳۹/۱۰؛ انبیاء کے مخالفین: (انکا انجام ۳۹/۱۰؛ انکا عذاب ۳۹/۱۰، ۳۷؛ انکا فساد پھیلانا ۸۲/۱۰؛ انکا مجرم ہونا ۸۲/۱۰؛ یہ تاریخ میں ۳۹/۱۰)؛ انبیاء کے مقابلے میں آنا: (اس کا سبب ۸۳/۱۰؛ اس کا فساد ہونا ۸۱/۱۰)؛ انبیاء کے واضح دلائل ۷۰/۹ _ ۱۳/۱۰؛ (انکو جھٹلانا ۷۰/۹)؛ موسیٰ (ع) سے پہلے کے انبیاء ۷۳/۱۰، ۹۳؛ نوح (ع) کے بعد کے انبیاء ۷۳/۱۰، ۷۵، ۹۳

نیز رک دشمنی، ظالم لوگ، مشرکین مکہ اور انبیاء میں سے ہر ایک // انتظار: اسکی اہمیت ۲۰/۱۰

انتقام لینا: رک منافقین // انجام : اچھا انجام : (اسکی اہمیت ۵۵/۹، ۸۵)

بر انجام ۲۶/۹، ۴۳ (اسکے عوائل ۹۳/۱۰)

(خاص موارد اپنے اپنے موضوع میں تلاش کئے جائیں)

انجام پر نظر رکھنا: اسکے عوائل ۸۲/۹

انجیل: اس کا کردار ۱۱۱/۹؛ انجیل میں خدا کے وعدے ۱۱۱/۹ نیز رک قرآن

انحراف: اس کا سبب ۲۳/۹؛ اسکے عوائل ۳۳/۹؛ اسکے موارد ۳۰/۹، ۲۳؛ اسکے موانع ۹۳/۹

نیز رک دین، شہر نشین، صراط مستقیم، عیسائی علما، گمراہی، معاہدہ، منافقین اور یہودی علم اندھے: رک تشبیہات

انسان: انسان اور قرآن ۱۰۸/۱۰؛ انسان اور مفید چارپائے ۲۲/۱۰؛ انسان خطرہ ٹلنے کے بعد ۲۳/۹؛ انسان سختی میں

۱۲/۹؛ انسان کا اختیار ۴۰/۱۰، ۹۹، ۳/۱۰، ۳۳، ۹۶، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۸؛ انسان کا استبداد ۲۳/۱۰؛ انسان کا استقرار:

(اسکے زمین میں استقرار کا فلسفہ ۱۳/۱۰)؛ انسان کا اقرار ۱۲/۱۰؛ انسان کا امتحان: (اسکی جگہ ۱۳/۱۰)؛ انسان کا انجام و

عاقبت ۳۹/۹، ۴۰، ۸۳-۲۴؛ انسان کا انجام ۱۰۵/۹، ۹۳، ۳۰، ۳/۱۰، ۵۶؛ انسان کا باطن: (اسکے ظاہر ہونے

کے عوائل ۳۲/۹)؛ انسان کا تجاوز کرنا ۲۳/۱۰؛ انسان کا ختم ہونا: (اسکے عوائل ۱۱/۱۰؛ اسکے موانع ۱۹/۱۰)؛ انسان کا

خدا کے ساتھ عہد ۲۲/۱۰؛ انسان کا عاجز ہونا ۳۸/۱۰، ۳۹، ۵۰، ۵۳، ۱۰۰؛ انسان کا عمل ۱۶/۹، ۱۰۵؛ انسان کا غریزہ:

(انسان کا سب سے طاقتور غریزہ ۵۳/۱۰)؛ انسان کا کردار ۹۵/۱۰، ۳۳؛ انسان کا مال: (اسکی قدر و قیمت ۱۱۱/۹)؛

انسان کا مالک ۳۰/۱۰؛ انسان کا محسوس ہونا ۲۸/۱۰؛ انسان کا مددگار ۱۱۶/۹؛ انسان کا مربی ۲/۱۰، ۳، ۱۵، ۱۹، ۳۲، ۵۴،

۶۷؛ انسان کا مولیٰ ۵۱/۹، ۳۰/۱۰؛ انسان کا ولی ۱۱۶/۹؛ انسان کو تنبیہ ۹۳/۹، ۱۰۵؛ انسان کی اپنے سے محبت ۵۳/۱۰؛

انسان کی اجتماعی زندگی ۱۹/۱۰؛ انسان کی اضروی تفتیش ۹۳/۹؛ انسان کی اضروی زندگی ۴۲/۹؛ انسان کی بے صبری

۱۱/۱۰؛ انسان کی تاریخ ۱۹/۱۰؛ انسان کی تقدیر ۵۱/۹؛ انسان کی جان: (اسکی قدر و قیمت ۱۱۱/۹)؛ انسان کی جہالت

۳۱، ۱۰۵/۹؛ انسان کی خصوصیات ۹، ۳۳/۱۰، ۹۹، ۱۰۸؛ انسان کی خلقت: (اس کا مبدا ۳/۱۰)؛ انسان کی دعا

۱۲/۱۰؛ انسان کی ذمہ داری ۳۱/۹، ۹۳؛ ۶۱/۱۰ (اس کا مختلف ہونا ۱۲۰/۹)؛ انسان کی روزی ۳۱/۱۰، ۵۹؛ انسان کی

شرعی ذمہ داریاں ۱۱۱/۹؛ انسان کی صفات ۱۱/۱۰، ۲۱، ۲۳؛ انسان کی عجلت ۱۱/۱۰؛ انسان کی عہد شکنی ۲۳/۱۰؛

انسان کی غذا ۱۰/۲۳؛ انسان کی غفلت ۹/۱۰۵؛ انسان کی کافرانہ روش ۱۰/۱۲، ۲۱، ۲۳؛ انسان کی نیست ۸/۹،
 ۴۸؛ انسان کی ہدایت؛ (انکی اہمیت ۹/۴۳؛ اسکے عوائل ۱۰/۲۵)؛ انسان کی ہدایت ۱۰/۲۵؛ انسان کے تمایلات ۹/۵۹؛
 ۱۰/۵۳؛ انسان کے تمایلات ۹/۴۲، ۱۱۶؛ (ان سے استفادہ کرنا ۹/۸۹)؛ انسان کے حقوق ۹/۳۳؛ انسان کے حواس؛
 انکا مالک ۱۰/۳۱؛ انکی اہمیت ۱۰/۳۱؛ ان میں سے سب سے اہم ۱۰/۳۱)؛ انسان کے راز ۹/۴۸؛ انسان کے فضائل
 ۱۰/۶۴؛ انسان کے مصالح؛ (انکی اہمیت ۹/۳۱، ۴۳)؛ انسان کے وجودی پہلو ۱۰/۹۲ (اس کا جسمانی پہلو ۱۰/۹۲؛ اسکا
 روحی پہلو ۱۰/۹۲)؛ انسان محشر میں (اس میں اسکی آگاہی ۱۰/۳۰)؛ انسان ممتاز ۹/۲۰؛ ناشکرے انسان خطرے کے
 وقت ۱۰/۲۲

انصار: انصار پر خدا کی رحمت ۹/۱۱۴، انصار سے راضی ہونا ۹/۱۰۰؛ انصار کا ایمان، (اسکے مرتبے ۹/۱۱۴)؛ انصار کا
 راضی ہونا ۹/۱۰۰؛ انصار کا عمل؛ (انکے عمل کی قدر و قیمت ۹/۱۰۰)؛ انصار کو بشارت ۹/۱۰۰؛ انصار کی پیروی؛ (اسکی
 قدر و قیمت ۹/۱۰۰)؛ انصار کے فضائل ۹/۱۱۴؛ انکا مقام ۹/۱۰۰؛ انکے درجے ۹/۱۰۰
 نیز رک تابین، غزوہ تبوک اور مہاجرین

انفاق: اسکے آثار ۹/۹۹، ۱۰۳؛ اسکے احکام ۹/۳۳؛ انفاق اپنی رغبت کے ساتھ ۹/۴۹؛ انفاق بے نیازی کی حالت میں
 ۹/۴۹؛ انفاق راہ جہاد میں ۹/۳۳؛ انفاق فقر کی حالت میں ۹/۴۹؛ انفاق کا ترک کرنا؛ (اسکے آثار ۹/۶۴، اسکی حرمت
 ۹/۳۳، اسکی سزا ۹/۳۳)؛ انفاق کا قبول ہونا؛ (اسکے شرائط ۹/۵۳)؛ انفاق کی اہمیت ۹/۶۴؛ انفاق کی پاداش ۹/۱۲۱؛
 انفاق کی قدر و قیمت ۹/۳۳، ۴۹ (اس کا معیار ۹/۴۹، ۹۹)؛ انفاق کے مراتب ۹/۴۹؛ انفاق میں اخلاص؛ (اسکے عوائل
 ۹/۹۹)؛ انفاق میں بے رغبتی؛ ۹/۵۳ (اسکی سرزنش ۹/۵۳)؛ اسکے آثار ۹/۵۳، انفاق نہ کرنے والے؛ (ان کا عذاب
 ۹/۳۳، انکی کمزوری ۹/۹۸) بے قدر و قیمت انفاق ۹/۵۳؛ واجب انفاق ۹/۳۳

نیز رک انفاق کرنے والے، بادیہ نشین لوگ، توبہ کرنے والے، منافقین اور مؤمنین
 انفاق کرنے والے؛ انکا شکریہ ادا کرنا ۹/۹۹؛ انکا مذاق اڑانا ۹/۴۹؛ انکو طعنہ مارنا ۹/۴۹؛ انکی پاداش ۹/۱۲۱؛ انکی حمایت
 ۹/۴۹؛ انکے ساتھ وعدہ ۹/۹۹، انکے لئے دعا ۹/۹۹ / / اوآہ: اس سے مراد ۹/۱۱۳
 اولاد: اسکی جذائیت ۹/۵۵؛ اولاد کی تاثیر ۹/۵۵، ۸۵

اولاد کی کثرت: (اسکے آثار ۵۵/۹، ۸۵) نیز رک تمایلات، خدا، عذاب، کفار، محبت اور منافقین

اولیاء خدا: انکا اطمینان ۶۲/۱۰؛ انکا ایمان ۶۳/۱۰؛ انکا تکامل ۶۳/۱۰؛ انکی صفات ۶۳/۱۰؛ انکی موت ۶۳/۱۰؛ انکے فضائل ۶۲/۱۰، ۶۳؛ اولیاء خدا سے مراد ۶۲/۱۰؛ اولیاء خدا کا تقوا ۶۳/۱۰؛ اولیاء خدا کا مقام: (اس مقام تک پہنچنے کی اہمیت ۶۳/۱۰؛ اس مقام کا پیش خیمہ ۶۳/۱۰؛ اس مقام کی اہمیت ۶۳/۱۰)؛ اولیاء خدا کو بشارت ۶۳/۱۰؛ (انکو اخروی بشارت ۶۳/۱۰؛ انکو دنیوی بشارت ۶۳/۱۰)؛ اولیاء خدا کی شخصیت ۶۲/۱۰

اولیاء خدا کی کامیابی: (اسکے عوامل ۶۳/۱۰)؛ یہ اور خوف ۶۲/۱۰، یہ اور سختیاں ۶۲/۱۰؛ یہ اور غم و اندوہ ۶۲/۱۰
ائمہ (ع): انکی شفاعت ۹۱/۹؛ انکے اختیارات ۱۰۳/۹ نیز رک امام علی (ع)، امام مہدی (ع) اور اہل بیت (ع)

اہانت: رک اسلام اور دین

اہل بیت (ع): انکے دشمن ۳۰/۱۰ نیز رک آئمہ (ع)

اہل عذاب: رک عذاب

اہل قبور: اہل قبور کی زیارت: (اس کا جائز ہونا ۸۳/۹؛ یہ صدر اسلام میں ۸۳/۹) نیز رک محمد (ص)

اہل کتاب: ان سے جزیہ لینا ۲۹/۹؛ انکا کفر ۲۹/۹؛ انکی نافرمانی ۲۹/۹؛ اہل کتاب کا ایمان: (اس کا بے قدر و قیمت ہونا ۲۹/۹)؛ اہل کتاب کی شرعی ذمہ داریاں ۲۹/۹؛ یہ حکومت اسلامی میں ۲۹/۹ نیز رک جہاد، عیسائی، مجوسی اور یہودی
اہل مدین: انکا انجام ۴۰/۹؛ انکی آبادی؛ انکی آبادی کی کثرت ۴۰/۹؛ انکے مادی وسائل ۴۰/۹؛ اہل مدین سے عبرت حاصل کرنا ۴۰/۹

اہل مصر: یہ اور فرعون کا جسم ۹۲/۱۰

اہل مکہ: رک محمد (ص)

ایشار: اس کا دعویٰ ۸۳/۹؛ ایشار غیر راہ خدا میں: (اس کا نقصان ۱۱۱/۹)؛ ایشار کا قبول ہونا: (اسکی شرائط ۱۱۱/۹)؛ جان کا ایشار: (اس کا ناخوش آئند ہونا ۸۱/۹؛ اسکی پاداش ۱۱۱/۹؛ اسکے آثار ۱۱۱/۹؛ اسکے عوامل ۱۱۱/۹)؛ مال کا ایشار: (اس کا خوش آئند نہ ہونا ۸۱/۹؛ اسکی پاداش ۱۱۱/۹؛ اسکے آثار ۱۱۱/۹؛ اسکے عوامل ۱۱۱/۹) نیز رک مؤمنین

ایثار کرنے والے: انکا مذاق اڑانا ۹/۷۹؛ انکی دلجوئی کرنا ۹/۷۹؛ ایک امت: رک امتیں

ایمان: آخرت پر ایمان ۹/۳۳: (اسکی اہمیت ۹/۱۸، ۱۹؛ اسکے آثار ۹/۳۳)

اسکے آثار: ۹/۱۶، ۲۱، ۲۰، ۶۲، ۷۱، ۷۲، ۸۸، ۱۱۱، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۳، ۹/۱۰، ۶۳، ۶۳، ۸۳، ۸۴، ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۳؛ (اسکے

اجتماعی آثار ۹/۷۱؛ اسکے اخروی آثار ۱۰/۲؛ اسکے انفرادی آثار ۹/۷۱)؛ ایمان اور عمل ۹/۲۰، ۸۸، ۹/۱۰؛ ایمان اور

فقر کا قلع قمع کرنا ۹/۷۱؛ ایمان اور نیک عمل ۹/۷۲؛ ایمان پر صبر کرنا: (اسکی پاداش ۹/۱۱۷؛ اسکے قدر و قیمت ۹/۱۱۷؛

اسکے آثار ۹/۱۱۷)؛ ایمان سختی کسی حالت میں ۹/۱۱۷؛ ایمان سے محروم لوگ: ۱۰/۳۳، ۸۸، ۹۶، ۹۷، ۹۸،

۱۰۱، ۱۰۲؛ (انکا عذاب ۱۰/۱۰۲)؛ ایمان سے محروم ہونا: (اس کا سرچشمہ ۱۰/۹۶؛ اس کے آثار ۱۰/۱۰۲)؛ ایمان

عذاب کے وقت ۱۰/۵۱، ۸۸، ۹۷، ۹۸؛ ایمان کا پیش خیمہ ۱۰/۳۲؛ ایمان کا ظاہر کرنا: (اسکے عوامل ۹/۵۶)؛ ایمان کا

زیادہ ہونا: (اسکی نشانیاں ۹/۱۲۳؛ اسکے عوامل ۱۰/۶۳)؛ ایمان کا ظاہر ہونا: (اس کا سبب ۹/۳۵)؛ ایمان کا کمزور ہونا:

(اسکی نشانیاں ۹/۱۶)؛ ایمان کا مرکز: ۱۰/۷۳، ۸۸؛ ایمان کی اہمیت ۹/۵۵، ۹/۱۰؛ ایمان کی پاداش: ۹/۲۱؛ ایمان کی

حفاظت کرنا: (اسکی اہمیت ۹/۸۵)؛ ایمان کی حقیقت ۹/۲۳؛ ایمان کی دعوت ۱۰/۵۱، ۷۵؛ ایمان کی شرائط ۹/۱۳؛

ایمان کی قدر و قیمت ۹/۲۰، ۱۰/۸۳؛ ایمان کی نشانیاں ۹/۱۶، ۱۸، ۳۳، ۹۰، ۹۳، ۱۰/۸۳؛ ایمان کے اسباب

۱۰/۱۰۱؛ ایمان کے مراتب: ۹/۱۱۹، ۱۲۳، ۱۰/۶۳؛ ایمان کے موانع ۱۰/۱۰۱؛ ایمان میں اختیار ۱۰/۹۸؛ ایمان میں

پیش قدم لوگ: (انکی اخروی پاداش ۹/۱۰۰؛ انکے فضائل ۹/۱۰۰؛ انکے مادی وسائل ۹/۱۰۰؛ انکے معنوی وسائل

۹/۱۰۰)؛ ایمان میں سبقت کرنا: (اسکی اہمیت ۹/۱۰۰؛ اسکے قدر و قیمت ۹/۱۰۰)؛ ایمان میں مجبور کرنا ۱۰/۹۸؛ بے

ایمان لوگ: (انکے رنج کا سبب ۹/۸۵)؛ بے ایمانی: (اسکی سزا ۱۰/۱۰۲؛ اسکے نشانیاں ۹/۳۵، ۵۳، ۶۲؛ اسکے آثار

۹/۳۵، ۳۶؛ اسکے ظاہر ہونے کا سبب ۹/۳۵)؛ بے فائدہ ایمان: ۱۰/۵۱، ۸۸، ۹۰، ۹۷، ۹۸، ۹۹؛ تقدیر پر ایمان: (اسکے

آثار ۹/۵۱)؛ توحید پر ایمان ۹/۲، ۳؛ (توحید پر ایمان کے آثار ۱۰/۱۰۷)؛ جھوٹا ایمان: (اسکی علامتیں ۹/۹۰)؛ خدا پر

ایمان ۹/۳۳، ۱۱۹؛ (اسکی اہمیت ۹/۱۸، ۱۹، ۹۹؛ اسکے آثار ۹/۱۸، ۳۳، ۵۱، ۵۳، ۸۶، ۹۹)؛ خدا کی پاداش پر ایمان

۹/۱۲۰؛ قابل قبول ایمان ۱۰/۹۸؛ قابل قدر ایمان ۱۰/۹۸؛ قرآن پر ایمان ۱۰/۱۰۸؛ قیامت پر ایمان: (اسکی اہمیت

۹/۹۹؛ اسکے آثار ۹/۱۸، ۹۹، ۷۱)؛ محمد (ص) پر ایمان: ۹/۱۱۹؛ (اسکی اہمیت ۱۰/۵۸؛ اسکے آثار ۹/۵۳)؛ معاد پر

ایمان: ۱۰/۳۵؛ (اسکے آثار ۹/۵۱)؛ ولایت خدا پر

ایمان ۵۱/۹ خاص موارد اپنے اپنے موضوع میں تلاش کیجئے

"ب"

باپ: رک دوستی اور محبت

باد: رک ہو//بادبانی کشتی:

اس کا آسیب پذیر ہونا ۲۲/۱۰؛ اسکی حرکت کا سرچشمہ ۲۲/۱۰؛ اسکے ذریعہ سفر ۲۲/۱۰؛ یہ صدر اسلام میں ۲۲/۱۰
بادیہ نشین لوگ: انکا اجازت طلب کرنا ۹۰/۹؛ انکا اخلاص ۹۹/۹؛ انکا انفاق ۹۸/۹، ۹۹؛ انکا تقرب ۹۹/۹؛ انکا غضب
۹۸/۹؛ انکا کفر ۹۴/۹؛ انکی آرزو ۹۸/۹؛ انکی خصوصیات ۹۴/۹؛ انکی ذمہ داری ۹۴/۹؛ انکی سوچ ۹۸/۹؛ انکی کمزوری
۹۸/۹؛ انکی منافقت ۹۴، ۱۰۱/۹؛ انکی ناخشنودی ۹۸/۹؛ بادیہ نشینوں کا بہانہ بنانا ۹۰/۹؛ بادیہ نشینوں کی بدخواہی: (اس کا
وقوع پذیر ہونا ۹۸/۹؛ اسکے آثار ۹۸/۹)؛ یہ اور انفاق ۹۸/۹؛ یہ اور جہاد ۹۰/۹؛ یہ اور زکات ۹۸/۹؛ یہ اور صدقات
۹۸/۹؛ یہ اور مالیات ۹۸/۹؛ یہ اور محمد (ص) ۹۸/۹؛ یہ اور محمد (ص) کی دعا ۹۹/۹ نیز رک تشبیہات، جزیرۃ العرب اور مو
منین

بادیہ نشینی: اسکے آثار ۹۴/۹ نیز رک بادیہ نشین لوگ اور جزیرۃ العرب

بارش: اس کا برسنا ۲۳/۱۰؛ اس کا سرچشمہ ۲۳/۱۰؛ اسکی اہمیت ۲۳/۱۰

باطل: باطل کا کردار ۳۲/۱۰؛ باطل کو واضح کرنا (اسکی اہمیت ۴۰/۹)؛ باطل کے خلاف موقف اپنانا، ۱۰۸/۹؛ باطل
کے موارد ۳۳/۱۰ نیز رک اظہار براءت اور حق

باطل معبود: انکا حشر ۲۸/۱۰؛ یہ قیامت میں ۲۸/۱۰ نیز رک: مشرکین اور نوح (ع)

بت: انکا آخرت میں اقرار ۲۹/۱۰؛ بتوں کا بات کرنا: (انکا قیامت میں بات کرنا ۲۸/۱۰، ۲۹؛ انکا مشرکین کے ساتھ بات
کرنا ۲۸/۱۰)؛ بتوں کا شعور: (انکا قیامت میں شعور ۲۸/۱۰، ۲۹)؛ بتوں کی شفاعت ۱۰، ۱۸؛ بتوں کے گواہ ۲۹/۱۰؛ یہ اور

توحید کا اقرار ۲۹/۱۰؛ یہ اور علم خدا کا اقرار ۲۹/۱۰؛ یہ قیامت میں ۲۸/۱۰، ۲۹

نیز رک بت پرست لوگ، بت پرستی، عقیدہ اور مشرکین

بت پرست لوگ: ۳/۱۰، ۲۹، ۳۳، ۳۵، ۴۱

بت پرستی: اس کا باطل ہونا ۳۳/۱۰؛ اس کا سرچشمہ ۳/۱۰؛ اس کا غیر منطقی ہونا ۳۳/۱۰؛ اسکی گراہی ۳۲/۱۰؛ اسکی

مذمت ۳۲/۱۰ نیز رک بت پرست لوگ، جاہلیت، قوم نوح، مشرکین اور نوح (ع)

بخشش: اس سے محروم لوگ ۸۰/۹؛ اس کا سبب ۹۹/۹، ۱۰۲؛ یہ جنکے شامل حال ہے ۱۱۸/۹

(خاصموارد اپنے موضوع میں تلاش کئے جائیں)

بخشش: رک عفو

بخل: اس کا گناہ ۴۴/۹؛ اسکی سزا ۴۴/۹؛ اسکے آثار ۴۴/۹ نیز رک: بخیل لوگ، ثعلبہ بن حاطب، صدقات اور منافقین

بخیل لوگ: ۴۹، ۶۴/۹

بدخواہی: رک اسلام، بادیہ نشین لوگ، منافقین اور مؤمنین

بدعت: اس کا حرام ہونا ۵۹/۱۰؛ اس کا ناشکری ہونا ۶۰/۱۰؛ اسکے آثار ۶۹/۱۰؛ اسکے موارد ۵۹/۱۰، ۷۰

نیز رک: بدعت گھڑنے والے لوگ، عیسائی علما اور یہودی علم

بدعت گھڑنے والے لوگ: انکا گناہ ۲۴/۱۰؛ انکا محروم ہونا ۶۹/۱۰؛ انکو دھمکی ۶۰/۱۰

برابر کا بدلہ: رک ادا لے کا بدلہ

برائت: رک اظہار براءت اور تبر

برائی: برائی کا حکم دینا: (اس کا جرم ۶۴/۹؛ اس کا فسق ہونا ۶۴/۹؛ اس کے آثار ۶۴/۹)

بردباری: رک صبر

برگزیدہ ہونا: رک چناؤ

برہان نظم ۵/۱۰

بڑے لوگ: بڑے لوگوں کی سازش ۲۱/۱۰؛ صدر اسلام کے بڑے لوگ: (یہ اور حضرت محمد (ص) ۲۱/۱۰؛ یہ اور قرآن

(۲۱/۱۰)

بزدل لوگ: انکی نشانیاں ۸۷/۹

بسج: رک جہاد، غزوہ تبوک

بشارت: اخروی بشارت ۶۳/۱۰ (اس کا سبب ۶۳/۱۰؛ اسکے مستحقین ۶۳/۱۰)؛ اسکے آثار ۸۴/۱۰

دنیوی بشارت ۶۳/۱۰: (اس کا سبب ۶۳/۱۰؛ اسکے مستحقین ۶۳/۱۰)

(خاص موارد اپنے موضوع میں تلاش کیجئے)

بشر: رک انسان // بصیرت: بصیرت سے محروم لوگ ۳۳/۱۰؛ (انکی گمراہی ۳۳/۱۰)

بعثت: رک انبیاء، محمد (ص) (ص)، موسیٰ (ع) اور ہارون (ع)

بغاوت: رک تجاوز کرن // بلا: اسکے اسباب ۹۸/۹ نیز رک آرزو

بندگی: رک عبودیت

بنی اسرائیل: ان پر ظلم ۹۰/۱۰؛ انکا اختلاف ڈالنا ۹۳/۱۰؛ انکا توسل ۸۶/۱۰؛ انکا توکل ۸۵/۱۰؛ انکو بشارت ۸۴/۱۰؛

انکو دھمکی ۹۳/۱۰؛ انکو نصیحت ۸۵/۱۰؛ انکی پاکیزہ روزی ۹۳/۱۰؛ انکی تاریخ ۸۳/۱۰، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۹۰، ۹۲، ۹۳؛ انکی

توحید ۸۵/۱۰؛ انکی خواہش ۸۶/۱۰؛ انکی دعا ۸۵/۱۰، ۸۶؛ انکی ذلت ۸۵/۱۰؛ انکی ذمہ داری ۸۴/۱۰؛ انکی رہائش گاہ

۹۳/۱۰؛ انکی شرعی ذمہ داری ۸۴/۱۰؛ انکی کمزوری ۸۴/۱۰؛ انکی ناشکری ۹۳/۱۰؛ انکے دشمن ۹۰/۱۰؛ انکے مومن جوان

۸۳/۱۰؛ ان میں اختلاف ۹۳/۱۰؛ ان میں حقوق پر ڈاکہ ڈالنا ۹۳/۱۰؛ بنی اسرائیل اور نماز برپا کرنا ۸۴/۱۰؛ بنی اسرائیل

کا ایمان ۸۳/۱۰؛ بنی اسرائیل کا دریا سے عبور کرنا ۹۰/۱۰ (عبور کرنے کا وقت ۹۲/۱۰)؛ بنی اسرائیل کا قبلہ ۸۴/۱۰؛ بنی

اسرائیل کی استقامت: (اسکے آثار ۹۰/۱۰)؛ بنی اسرائیل کی زندگی: (انکی زندگی فرعون کے بعد ۹۳/۱۰؛ انکی زندگی فرعون

کے زمانے میں ۹۳/۱۰)؛ بنی اسرائیل کی سرزنش ۹۳/۱۰؛ بنی اسرائیل کی محرومیت ۸۴/۱۰؛ بنی اسرائیل کی مشکلات

۸۵/۱۰، ۹۳؛ بنی اسرائیل کی نجات ۸۴، ۹۰/۱۰؛ (اس کا سبب ۸۴/۱۰؛ اسکے عوامل ۹۰/۱۰)؛ بنی اسرائیل کی نعمتیں

۹۳/۱۰؛ بنی اسرائیل کے جڑے لوگ: (انکی اذیتیں ۸۳/۱۰؛ انکی دشمنی ۸۳/۱۰؛ یہ اور بنی اسرائیل ۸۵/۱۰)؛ بنی

اسرائیل کے مؤمنین ۸۳/۱۰ (انکا خوف ۸۳/۱۰؛ انکا شکنجہ ۸۳/۱۰؛ انکی اذیت کے عوامل ۸۳/۹)؛ بنی اسرائیل مصر میں

۸۴/۱۰ (وہاں پر انکی ذلت ۸۴/۱۰؛ وہاں پر انکی مشکلات ۸۴/۱۰)؛ یہ اور تورات ۹۳/۱۰؛ یہ اور فرعون ۸۵/۱۰؛ یہ اور

فرعون کے شکنجے ۸۵/۱۰؛ یہ اور کفار ۸۶/۱۰؛ یہ اور کفار سے نجات ۸۶/۱۰؛ یہ اور گھر تعمیر کرنا ۸۴/۱۰؛ یہ قیامت میں

۹۳/۱۰ نیز رک موسیٰ اور ہارون

بنی ہاشم: انکو صدقہ دینا ۶۰/۹

بوڑھے لوگ: یہ اور جہاد ۸۳/۹

بہانے بنانا: رک بادیہ نشین لوگ، جہاد، شرعی ذمہ داری، کفار، مشرکین اور منافقین

بھائی: رک دوستی اور محبت

بھائی چارہ: رک مسلمان

بہتان باندھنا: اس کا ظلم ہونا ۱۴/۱۰؛ اسکی اضروی سزا ۶۰/۱۰؛ اسکے آثار ۶۹/۱۰، ۷۰، ۷۹؛ اسکے موارد ۵۹/۱۰، ۶۰، ۶۹؛

خدا پر بہتان باندھنا ۳۰/۹، ۱۴/۱۰، ۶۸، ۳۰؛ نیز رک عیسائی، قرآن، محمد (ص) (ص)، مشرکین، یہود اور مؤمنین

بہرا: رک تشبیہات

بہشت: اس کا خیر ہونا ۸۹/۹؛ اس کا ہمیشہ رہنا ۴۲/۹، ۱۰۰؛ اسکی حوریں ۸۸/۹؛ اسکی دعوت ۲۵/۱۰؛ اسکے چشمے

۹/۱۰؛ اسکے درخت ۴۲، ۱۰۰/۹؛ اسکے گھر ۴۲/۹؛ اس میں آرام ۲۵/۱۰؛ اس میں امن ۲۵/۱۰؛ اس میں سلامتی

۲۵/۱۰؛ اس میں ہمیشہ رہنا ۸۹، ۱۰۰/۹؛ اس میں ہمیشہ رہنے کا سبب ۱۰۰/۹، اس میں ہمیشہ رہنے والے ۲۶، ۹/۱۰؛

بہشت جاوید ۲۱/۹؛ بہشت عدن: ۴۲/۹ (اس سے مراد ۴۲/۹؛ اسکی فضیلت ۴۲/۹)؛ بہشت کا وعدہ ۴۲، ۱۱۱/۹؛

بہشت کی بشارت ۱۱۱، ۱۰۰/۹؛ بہشت کی پاداش ۱۱۱/۹؛ بہشت کی خصوصیات ۲۵/۱۰؛ بہشت کی نعمتیں ۸۸، ۲۱/۹،

۸۹، ۱۰۰، ۹/۱۰ (اسکی مادی نعمتیں ۴۲/۹؛ اسکی معنوی نعمتیں ۴۲/۹؛ اسکی نعمتوں کی خصوصیات ۲۱، ۴۲/۹؛ انکے

مرتبے ۴۲/۹؛ ان نعمتوں کا دائمی ہونا ۲۱، ۱۰۰/۹)؛ بہشت کی نہریں ۸۹، ۱۰۰ (انکا متعدد ہونا ۱۰۰/۹)؛ بہشت کے

باغات: ۸۹، ۴۲، ۲۱/۹، ۹/۱۰ (ان کا متعدد ہونا ۱۰۰/۹، ۹/۱۰؛ ان کی خصوصیات ۲۱/۹؛ ان کی قدر و قیمت ۲۱/۹)؛

بہشت کے موجبات ۸۹، ۴۲، ۲۱/۹، ۱۱۱، ۱۰۰؛ جنت کی لذتیں: (بہترین لذت ۱۰/۱۰؛ مادی لذتیں ۴۲/۹؛ معنوی

لذتیں ۴۲/۹)؛ (انکا متعدد ہونا ۱۱۰/۹، ۹/۱۰؛ انکی خصوصیات ۲۱/۹؛ انکی قدر و قیمت ۲۱/۹)؛ نیز رک بہشتی لوگ اور

مؤمنین بہشتی لوگ ۸۹، ۲۲/۹، ۱۰۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۹/۱۰، ۲۶؛ انکا سلام ۱۰/۱۰؛ انکی حمد ۱۰/۱۰؛ انکی خواہشیں

۱۰/۱۰؛ انکی سلامتی ۱۰/۱۰؛ انکے اذکار ۱۰/۱۰؛ انکے لیے خدا کے عطیے ۱۰/۱۰؛ بہشتی لوگوں سے راضی ہونا ۴۲/۹؛

بہشتی لوگوں کی دعا ۱۰/۱۰ (اس کا آغاز ۱۰/۱۰؛ اس کا اختتام ۱۰/۱۰)؛ بہشتی لوگوں کی لذتیں: (انکی بہترین لذتیں

۴۲/۹)؛ بہشتی

لوگوں کی نعمتیں (انکی بہترین نعمتیں ۷۲/۹)؛ یہ اور تسبیح خدا ۱۰/۱۰
بیت المال: اسکی تقسیم ۵۹/۹ نیز رک محمد (ص) اور منافقین

بیزاری: رک اظہار براءت

بیگانہ لوگ: انکے ساتھ رابطہ ۱۶/۹؛ انکے ساتھ رابطے کا حرام ہونا ۱۶/۹؛ انکے سامنے راز فاش کرنا ۱۶/۹

بیمار لوگ: انکا معذور ہونا ۹۱/۹

بینائی: اسکی اہمیت ۳۱/۱۰

بے نیازی: اس کا سرچشمہ ۷۳/۹؛ اسکے آثار ۷۳/۹ نیز رک خدا اور مؤمنین

"پ"

پاداش: اسکے مراتب ۶۹/۹؛ پاداش اخروی: (اسکا سبب ۸/۱۰، ۳؛ اسکی قدر و قیمت ۶۹/۹؛ اسکے مراتب ۶۹/۹؛ اسکے

مراتب ۷۲/۹، ۲۶/۱۰، اس میں عدل و انصاف ۳/۱۰) پاداش کا زیادہ ہونا: پاداش اخروی: پاداش کا زیادہ ہونا؛ پاداش

کے مراتب...؛ پاداش میں سرعت ۱۱/۱۰؛ پاداش میں مساوات ۷۲/۹، ۷۱؛ دو گنی پاداش: عظیم پاداش ۲۲/۹؛ (اسکے

عوامل ۱۱۴/۹، ۱۲۱)؛ پاداش میں مساوات ۷۱/۹، ۷۲؛ دو گنی پاداش ۲۶/۱۰؛ (اس سے مراد ۲۶/۱۰؛ اسکی قدر و قیمت

۲۶/۱۰)؛ عظیم پاداش ۲۲/۹؛ پاداش کے مراتب ۱۲۱/۹، ۱۱۴، ۲۲؛ پاداش میں سرعت ۱۱/۱۰

(خاص موارد اپنے اپنے موضوع میں تلاش کیجئے)

پارسا لوگ: رک متقین // پارسائی: رک تقو

پاک و پاکیزہ لوگ: انکی ہم نشینی؛ (انکی ہم نشینی کی قدر و قیمت ۱۰۸/۹)؛ انکے فضائل ۱۰۸/۹

پاکیزگی: اس کا سبب ۱۰۳/۹، ۱۰۸؛ اسکی اہمیت ۱۰۸/۹؛ اسکے آثار ۱۰۳/۹، ۱۲۵؛ نیز رک پاک و پاکیزہ لوگ

پانی: اس کا اثر ۲۳/۱۰

نیز رک تمایلات

پانی پلانا: رک حاجی اور قیاس

پانداری: رک استقامت

پردہ چاک کرنا: رک افشا کرن

پرستش: رک عبادت

پست حوصلہ: اسکی علامتیں ۸۷/۹

پشیمانی: بے ثمر پشیمانی ۵۱/۱۰؛ پشیمانی کو چھپانا ۵۳/۱۰؛ عذاب کے وقت پشیمانی ۵۱/۱۰، ۵۳؛ نیز رک ظالم لوگ، گناہ اور مشرکین

پلید لوگ: ۱۰۰/۱۰؛ ۱۷، ۲۸/۹

انکا انجام ۹۵/۹؛ یہ جہنم میں ۹۵/۹

پلیدی: اس سے اجتناب ۹۵/۹؛ اس کا مقابلہ ۹۵/۹؛ اسکی نشانیاں ۹۵/۹، ۱۲۵؛ اسکی آثار ۱۲۵/۹؛ اسکی عوامل ۲۸/۹،

۱۰۳، ۱۰۰/۱۰؛ نیز رک پلید لوگ، کفار، مشرکین اور منافقین

پناہ لینا: اسکی احکام ۶/۹؛ نیز رک پناہ لینے والے اور کفار

پناہ لینے والے: انکا امن میں ہونا؛ (انکے امن کی حفاظت ۶/۹)

پناہ مانگنا: خدا کی پناہ مانگنا ۱۱۸/۹؛ خدا کی پناہ مانگنے کا سبب ۱۱۸/۹؛ خدا کی پناہ مانگنے کے آثار ۱۱۸/۹؛ نیز رک غزوہ تبوک

پند: رک عبرت

پودے: انکا اگنا: (اسکی اہمیت ۲۳/۱۰، اسکی عوامل ۲۳/۱۰)؛ انکا مختلف قسم کا ہونا ۲۳/۱۰؛ انکی اہمیت ۲۳/۱۰؛

انکے فوائد ۲۳/۱۰؛ ان میں مرکب چیزیں ۲۳/۱۰/۲۳؛ انکا پہچان: رک شناخت

پہلے پہلے انسان: انکا دین ۱۹/۱۰؛ انکا دینی اختلاف ۱۹/۱۰؛ انکی اجتماعی زندگی ۱۹/۱۰؛ انکے مشرکین ۱۹/۱۰؛ انکے

موحدین ۱۹/۱۰؛ ان میں خدا شناسی ۱۹/۱۰

پیغمبر اسلام (ص): رک محمد (ص)

پیکار: رک جنگ اور جہاد/پیمان: رک عہد

"ت"

تابع: غیر خدا کا تابع ہونا ۳۵/۱۰ (اسکی مذمت ۵۳/۱۰)

تابعین: ان سے راضی ہونا ۱۰۰/۹؛ انکو بشارت ۱۰۰/۹؛ انکی اضروی پاداش ۱۰۰/۹؛ انکے فضائل ۱۰۰/۹ نیز رک انصار اور مہاجرین (نقل کی جانے والی تاریخ کے موارد اپنے اپنے موضوع میں تلاش کئے جائیں)

تاریخ: تاریخ سے عبرت حاصل کرنا ۴۰/۹، ۶۹ (اسکی اہمیت ۴۰/۹)؛ تاریخ کا کردار ۱۳/۱۰؛ تاریخ کا نقل کرنا: (اسکے فائدے ۴۰/۹)؛ تاریخ کی تبدیلیاں: (انکا سرچشمہ ۱۳/۱۰)؛ تاریخ کی شناخت: (اسکے آثار ۴۳/۱۰)

۹ ہجری کے واقعات ۲۸/۹

تالیف قلب: اس کا سبب ۶۰/۹؛ اسکی اہمیت ۶۰/۹

تبر: آزر سے تبر ۱۱۳/۹؛ اسکی اہمیت ۱۱۳، ۱۱۶/۹؛ باطل سے تبر ۳۱/۱۰؛ جہنمی لوگوں سے تبر ۱۱۳/۹؛ خدا کے دشمنوں سے تبر ۱۱۳، ۱۱۶/۹؛ شرک سے تبر ۱۰۵، ۱۰۶/۱۰؛ محمد (ص) کے دشمنوں سے تبر ۱۶/۹؛ مشرکین سے تبر ۳/۹، ۱۱۳، ۱۱۳، ۱۱۳/۱۰ (ان سے تبر کے اعلان کا وقت ۳/۹؛ مؤمنین کے دشمنوں سے تبر ۱۶/۹)

نیز رک ابراہیم (ع)، امام علی (ع)، حج، خدا، محمد (ص) اور مشرکین

تبلیغ: اسکی روش ۱۶، ۸۳/۱۰؛ اسکی شرائط ۱۰/۹، ۱۲۲/۳۲؛ اس میں آگاہی ۱۲۲/۹؛ اس میں استقامت ۴۲/۱۰؛ اس میں مہربانی ۸۳/۱۰؛ بے فائدہ تبلیغ ۳۲/۱۰؛ تبلیغ کا فلسفہ ۱۲۲/۹؛ تبلیغ میں صراحت: ۱۰۳/۱۰ (اسکی اہمیت ۱۰۳/۱۰)

نیز رک اسلام، دین، عیسائی، قرآن، محمد (ص)، مشرکین، نوح (ع) اور یہودی

تبوک: رک غزوہ تبوک اور مدینہ

تمثیل: رک عیسائیت

تجاوز کرنا: اسکے آثار ۱۰/۹ - ۴۳/۱۰؛ تجاوز کا نقصان: (اسکے آثار ۲۳/۱۰)؛ تجاوز کرنے کا سبب ۲۳/۱۰

نیز رک انبیاء، انسان، بنی اسرائیل، رشتہ دار، مشرکین اور معاہدہ تجاوز کرنے والے ۱۰/۹، ۴۳/۱۰

انکا ہدایت کو قبول نہ کرنا ۴۳/۱۰ نیز رک رشتہ دار

تحریر: رک دین اور قرآن

تحریک: اسکے عوائل ۱۰۶/۲۳، ۲۴، ۴۳، ۱۰۵، ۱۰/۹

تحقیر: رک منافقین

تربیت: اسکی جگہ ۱۰۸/۹؛ اسکی روش ۱۱۱، ۴۰/۹ _ ۱۱۱، ۲/۱۰؛ اس میں امیدوار رہنا ۱۰۲/۹؛ اس میں بشارت

۲، ۱۰۳، ۲/۱۰؛ اس میں پاداش ۱۱۱/۹؛ اس میں تشویق ۱۱۱/۹؛ اس میں ڈرانا ۱۰۳/۱۰، ۲

ترقی: اسکے موانع ۴۸/۱۰

تزکیہ: اس کا سبب ۱۰۳، ۱۱۲؛ اسکی اہمیت ۱۰۳، ۱۰۵؛ اسکی جگہ ۱۰۸/۹؛ اسکے عوائل ۸۲/۹، ۱۰۸، ۱۰۳؛ اس

میں امیدوار ہونا ۱۰۲/۹ نیز رک محبت

تسبیح: رک بہشتی لوگ

تسلط چاہنا: اسکے آثار ۸۳/۱۰ نیز رک فرعون

تشبیہات: اندھوں کے ساتھ تشبیہ ۳۳/۱۰؛ بادیہ نشینوں کے ساتھ تشبیہ ۹۴/۹؛ بہروں کے ساتھ تشبیہ ۳۲/۱۰؛ بے عقلوں

کے ساتھ تشبیہ ۳۲/۱۰؛ تاریک شب کے ساتھ تشبیہ ۲۴/۱۰

تصرفات: حرام تصرفات ۳۳/۹

تعدی کرنا: رک تجاوز کرنا اور ظلم کرن

تعصب: جاہلیت کی رسوم پر تعصب (اسکے آثار ۴۸/۱۰) ناپسندیدہ تعصب ۴۸/۱۰

تعلیم: رک محمد (ص)

تعلیم: رک اسلام اور دین

تغذیہ: رک غذا/تفتیش: رک انسان، محشر اور مشرکین

تفرقہ: رک اختلاف/تفسیر: رک احکام

تفقہ: رک دین

تفکر: تفکر کی نشانیاں ۲۳، ۳۵/۱۰؛ تفکر کا سرچشمہ ۲۳/۱۰

عدم تفکر: (اسکی نشانیاں ۲۳/۱۰) نیز رک مؤمنین

تقویٰ: اسے مسترد کرنا ۱۰۰/۱۰

تقدیر: رک انسان، ایمان، خدا، عقیدہ اور مؤمنین

تقرب: اس کا سبب ۹۹/۹؛ اسکی اہمیت ۹۹/۹؛ اسکے عوادل ۱۰/۹، ۲/۹۹ نیز رک بادیہ نشین لوگ، مؤمنین اور مشرکین

تقویٰ: اسکی اہمیت ۳/۹، ۱۲۳، ۱۰۹، ۱۰/۶۳، ۶۳؛ اسکے آثار ۳/۹، ۴۳، ۳۶، ۴۳، ۱۰/۶۳، ۶۳؛ بے تقویٰ لوگ: (انکی سزا ۱۱۵/۹، انکی گمراہی ۱۱۵/۹)؛ بے تقویٰ ہونا: (اسکی نشانیاں ۱۰/۳۱؛ اسکے آثار ۱۱۹/۹)؛ تقویٰ کا تسلسل: (اسکے آثار ۱۰/۶۳)؛ تقوا کا سبب ۱۰/۳۱؛ تقویٰ کی دعوت: ۱۱۹/۹؛ تقوا کی نشانیاں ۹/۴، ۳، ۳۳، ۱۲۳؛ تقویٰ کے عوادل ۱۱۹/۹ نیز رک: ادارے، اولیاء خدا، برابر کا جواب دینا، عمل، قدر و قیمت کا اندازہ لگانا، مسجد، مسجد قبا اور مقابلہ

تکامل: اس کا سبب ۹/۱۰۸، ۱۰۳؛ اسکی نشانیاں ۹/۱۲۳؛ اسکے موانع ۹/۱۰۳ نیز رک اولیاء خدا، مؤمنین اور جہان خلقت

تکبر: اس کا سبب ۱۰/۴۵؛ اسکے آثار ۱۰/۵ نیز رک فرعون اور فرعون کی لوگ

تمايلات: اسلام کی طرف تمايل: (اسکی اہمیت ۵/۹)؛ ان میں مؤثر عوادل ۹/۹۹؛ اولاد کی طرف تمايل ۹/۸۵؛ برتر قوت کی طرف تمايل ۹/۱۱۶؛ پانی کی طرف تمايل ۹/۴۲؛ خوبصورتی کی طرف تمايل ۹/۸۹؛ دنیاوی تمايلات: (انکا سبب ۹/۸۵)؛ دوام کی طرف تمايل ۹/۴۲، ۸۹؛ شرک کی طرف تمايل: (اسکی مذمت ۱۰/۳۲)؛ طبیعت کی طرف تمايل ۹/۴۲؛ مادی وسائل کی طرف تمايل ۹/۴۲؛ مال کی طرف تمايل ۹/۸۵؛ معنوی اقدار کی طرف تمايل: (اس کا سبب ۹/۴۲) نیز رک انسان اور مؤمنین

تمثیل: رک مثالیں // تمدن: اسکی اہمیت ۹/۹۴ نیز رک: اسلام

تمسخر اڑانا: رک مزاق اڑان

توبہ: اس کا سبب ۹/۱۰۲؛ اسکی اہمیت ۹/۱۲۶، ۲۴؛ اسکے آثار ۹/۵، ۱۱۲، ۱۱۸؛ اسکے ارکان ۹/۱۰۲؛ بے فائدہ توبہ ۱۰/۵۱؛ توبہ توڑنے کے موانع

۱۰۵/۹: توبہ عذاب کے وقت ۵۱/۱۰: توبہ کا ترک کرنا: (اسکی سزا ۴۳/۹): توبہ کا فلسفہ ۴۳/۹: توبہ کا قبول ہونا ۱۰۲/۹: (اسکا سبب ۱۰۲/۹، ۱۰۳/۹: اس کا وعدہ ۱۰۳/۹: اسکی شرائط ۱۵، ۲۴، ۱۰۳، ۱۰۵: اس کے عوادل ۱۱۴/۹: اس کے موانع ۱۰/۹، ۶۶/۹): توبہ کی تشویق ۳/۹، ۲۴، ۱۰۳: توبہ کی دعوت ۴۳/۹، ۲۴، ۱۵: توبہ کے عوادل: ۱۱۸/۹: توبہ کے موارد ۱۰۲/۹: توبہ موت کے وقت ۹۱/۱۰: توبہ میں صداقت: (اس کے آثار ۱۰۵/۹، ۱۰۳): حقیقی توبہ کی نشانیاں ۱۰۳/۹: یہ اور رحمت خدا ۱۱۸/۹ نیز رک: اسیر، جنگ، دین، فرعون، قوم یونس، کفار، گناہگار لوگ، مجاہدین، مرتد، مشرکین، منافقین اور مؤمنین

توبہ کرنے والے: اسکی قبولیت ۱۰۳/۹: ان سے مراد ۱۱۲/۹: انکا انجام ۱۰۶/۹: انکا انفاق: (اسکا قبول ہونا ۱۰۳/۹) انکا عذاب ۱۰۶/۹: انکو نصیحت ۱۰۵/۹: انکی بخشش ۱۰۶/۹: انکی زکات: (اسکا قبول ہونا ۱۰۳/۹): ان کے صدقات: (ان کے صدقات کی قبولیت ۱۰۳/۹)، انکی معنوی ضروریات ۱۰۵/۹، ۱۰۶

توحید: توحید افعالی ۵۱/۹، ۵۲، ۴۳ _ ۵/۱۰، ۶، ۱۸، ۱۰۳، ۱۰۶، ۱۰۴: (اس کے آثار ۵۹/۹) توحید ذاتی ۶۲/۹، ۳۱: توحید ربوبی ۱۲۹/۹، ۳۱/۱۰، ۳۱/۱۰: (اس کا سبب ۳۲/۱۰: اس کا فطری ہونا ۱۲/۱۰، ۲۲: اسکی حقانیت ۳۲/۱۰: اسکی حقانیت کے دلائل ۱۲/۱۰: اسکی شناخت کا سبب ۶/۱۰: اسکی نشانیاں ۵/۱۰، ۱۰۱، ۶۴: اس کے آثار ۱۲۹/۹: اس کے دلائل ۱۰/۱۰، ۶۶، ۱۰۱: اس کے موجبات ۱۰/۱۰: اسے جھٹلانے والے ۱۸/۱۰: اسے درک کرنے والے ۶/۱۰: یہ جہان خلقت میں ۶/۱۰: توحید عبادی: (۳۱/۹، ۳/۱۰، ۳۲، ۳۳، ۳۵، ۱۰۳، ۱۰۵: اس سے روگردانی کرنے کی مذمت ۳۲/۱۰: اس کا سبب ۱۰۳/۱۰: اسکی اہمیت ۳/۱۰، ۱۰۵: اس کے دلائل ۶۶/۱۰: یہ تاریخ میں ۱۹/۱۰: توحید کا بلند ہونا: (اس کے عوادل ۳۰/۹: توحید کی اہمیت ۱۱/۹، ۳۱: توحید کی دعوت: ۱۰/۱۰: توحید کی کامیابی: (اس کا وعدہ ۶۵/۱۰: نصرہ توحید ۳۰/۹: نیز رک: ایمان، بت، بنی اسرائیل، حق، خدا، دشمنی، دن، ذکر، رات، عقیدہ، غفلت، متقین، مؤمنین اور نوح (ع) توحید پرست لوگ: ان پر فضل کرنا ۱۰۴/۱۰: یہ قیامت میں ۱۹/۱۰: نیز رک پہلے پہلے انسان

تورات: تورات کا کردار ۱۱۱/۹: تورات میں خدا کے وعدے ۱۱۱/۹: نزول تورات: (اسکی تاریخ ۹۳/۱۰)

نیز رک بنی اسرائیل اور قرآن

توسل: خدا کی ربوبیت کے ساتھ توسل ۸۸/۱۰

نیز رک بنی اسرائیل اور دوع

توفیق: توفیق سے محروم ہونا ۳۶/۹؛ سلب توفیق: (اسکے عوائل ۸۸/۱۰)

توکل: توکل کی دعوت ۸۳/۱۰؛ خدا پر توکل: ۵۱/۹، ۱۲۹، ۸۳/۱۰؛ (اس کا سبب ۵۱/۹، ۱۲۹؛ اسکی اہمیت ۵۹/۹، ۱۲۹، ۸۳/۱۰؛ اسکے آثار ۵۹/۹، ۴۱/۱۰، ۸۳؛ اسکے عوائل ۱۲۹/۹، ۸۳/۱۰) نیز رک بنی اسرائیل، جہاد، مؤمنین اور نوح (ع)

توکل کرنے والے لوگ: ان پر فضل ۵۹/۹؛ انکے ساتھ وعدہ ۵۹/۹؛ خدا پر توکل کرنے والے ۸۳/۱۰
تہمت: رک، انبیاء، فرعون، قرآن، قوم نوح، کفار مکہ، محمد (ص)، مشرکین، موسیٰ، نوح (ع) اور ہارون (ع)

"ث"

ثروت: ثروت پر اعتماد کرنا ۶۹/۹؛ ثروت کا نقش و کردار ۸۵/۹؛ ثروت کے آثار ۹۳/۹، ۸۶، ۸۵، ۵۵؛ ثروت کے احکام ۳۳/۹ (ثروت اندوزی کی حرمت ۳۳/۹، ثروت اندوزی کی سزا ۳۳/۹)

نیز رک ثروت اندوزی کرنے والے، ثروت مند لوگ، طاغوتی لوگ، عذاب، فرعون اور منافقین

ثروت اندوزی: اسکا بے قیمت ہونا ۵۸/۱۰ نیز رک امام مہدی (ع)

ثروتمند لوگ: ان کی ذمہ داری ۹۳/۹؛ ذمہ داری سے منہ موڑنے والے ثروتمند لوگ ۹۳/۹؛ (ان کو تہدید کرنا ۹۳/۹؛ انکی تحقیر ۹۳/۹؛ ان کی ذلت ۹۳/۹؛ ان کی رسوائی ۹۳/۹؛ ان کی مذمت ۹۳/۹، ان کی معذرت خواہی ۹۳/۹)؛ یہ اور غزوہ تبوک ۹۳/۹

ثعلبہ ابن حاطب: اسکا بخل ۴۶/۹؛ اسکی عہد شکنی ۴۶/۹

ثواب: رک پادشاہ

"ج"

جادو: اس کا باطل ہونا ۴۶/۱۰؛ اسکی تاریخ ۴۹/۱۰؛ اسکے آثار ۸۱/۱۰؛ یہ فرعون کے زمانے میں ۴۹/۱۰

نیز رک: جادو گر لوگ، قرآن، محمد (ص) اور موسیٰ (ع)

جادوگر لوگ: انکا عاجز ہونا ۷۷/۱۰؛ انکا فساد پھیلانا ۸۱/۱۰؛ انکی محرومیت ۷۷/۱۰ نیز رک فرعون جاسوس: رک غزوہ تبوک

جاسوسی: رک منافقین جاہل لوگ: ۶/۹، ۱۰۰/۱۰

انکی اتباع کرنا: (اس سے نہی ۸۹/۱۰)؛ جاہل قاصر: (اس کا گناہ ۱۱۵/۹)؛ جاہلوں کا راستہ ۸۹/۱۰

نیز رک راہبری، موسیٰ (ع) اور ہارن (ع)

جذبات: انکو مہار کرنا ۱۱۳/۹؛ انکی اہمیت ۱۰۳/۹

خاندانی جذبات: ۲۳/۹، ۱۱۳؛ (انکے آثار ۲۳/۹)

جرائم: ۱۱۲/۹ انکے آثار ۶۶/۹، ۸۲/۱۰؛ جرائم کا تسلسل: (اسکے آثار ۶۶/۹، ۷۵/۱۰)؛ جرائم کا سد باب: (اسکے عوامل ۸۱/۹)؛ جرائم کے ارتکاب کے موانع ۳۶/۹؛ جرائم کے مرتبے ۸۲/۹؛ جرائم کے معاونین: (ان کی بخشش ۶۷/۹)؛ جرائم کے موارد ۶۷/۹؛ غیر قابل بخشش جرائم ۶۶/۹، ۶۷/۹ نیز رک: ارتداد، اسلام، بدلہ، جنگ، جہاد، دین، عیسائی علماء، فساد، منافقت، منافقین، نیکی، یہودی علماء // جزا: رک پاداش، کیفر اور بدلہ

جزیرۃ العرب: اسکی تاریخ ۹۳/۹؛ اسکے لوگ ۱۳/۱۰؛ اس میں مہلک عذاب ۱۳/۱۰؛ جزیرۃ العرب کے بادیہ نشین لوگ: (انکا حق کو قبول نہ کرنا ۹۷/۹؛ انکا کفر ۹۷/۹؛ انکا نفاق ۹۷/۹؛ انکی پست ثقافت ۹۷/۹؛ انکی جہالت ۹۷/۹؛ انکی خصوصیات ۹۷/۹؛ یہ اور احکام ۹۷/۹)؛ جزیرۃ العرب میں بادیہ نشینی ۹۷/۹؛ جزیرۃ العرب میں دین: (اسکی حکمرانی ۹۳/۹)؛ جزیرۃ العرب میں شہر نشینی ۹۷/۹

جزیرہ: اسکی مقدار ۲۹/۹؛ اسکے آثار ۲۹/۹؛ اسکے احکام ۲۹/۹؛ اسکے موارد ۲۹/۹؛ جزیرہ کا ادا کرنا: (اسکی شرائط ۲۹/۹)؛ جزیرہ کا فلسفہ ۲۹/۹ نیز رک اہل کتاب اور مجوس / جعفر بن ابی طالب: انکے فضائل ۱۹/۹

جمرات: رک جمرات کو کنکریاں مارنا جن پر نفرین ہے ۳۰/۹

جنگ: اس سے روگردانی کرنا ۱۳/۹؛ اسکی اجازت ۸۳، ۸۶/۹؛ اسکی اہمیت ۱۲۲/۹؛ اسکے آثار ۳۲/۹؛ اسلام کے ساتھ جنگ ۲/۹، ۳؛ اس میں آرام ۲۶/۹؛ اس میں خدا کی امداد ۱۳/۹؛ جنگ چاہنے والوں کے ساتھ جنگ: (اسکی اہمیت

جنگ سے فرار: ۲۵/۹ (اس سے توبہ ۲۴/۹؛ اس کا جرم ۲۴/۹؛ اس کا گناہ ۲۴/۹)؛ جنگ سے معذور لوگ: (انکی تشخیص ۳۳/۹)؛ جنگ کا آغاز کرنے والا: (اسکو سرکوب کرنے کی اہمیت ۱۳/۹)؛ جنگ کا ترک کرنا: ۸۳/۹ (اسکی اجازت ۸۶/۹)؛ جنگ کا فلسفہ ۱۶/۹ (اس کا بیان کرنا ۱۳/۹)؛ جنگ کی اعلیٰ قوتیں ۳۴/۹؛ جنگ کی دعوت ۱۲۸/۹؛ جنگ کی سختی: (اسکے آثار ۳۲/۹)؛ جنگ کی شرائط ۲، ۳۴/۹؛ جنگ کی کمان: ۳۹/۹ (اسکی خطاؤں کا معاف ہونا ۳۳/۹)؛ جنگ کے احکام ۲/۹، ۵، ۱۱، ۸۳، ۸۶؛ جنگ میں سستی: (اسکے عوامل ۸/۹)؛ جنگ میں فوجیوں کی کثرت: (اس کا کردار ۲۵/۹)؛ جنگ میں لغزش: (اسکے آثار ۲۶/۹)؛ صرام جنگ ۵/۹، ۱۱؛ حرمت والے مہینوں میں جنگ: ۵/۹، ۳۶ (اسکی حرمت ۳۶/۹)؛ خدا کے ساتھ جنگ ۲/۹، ۳؛ دشمنان دین کے ساتھ جنگ ۱۳/۹؛ دشمنوں کے ساتھ جنگ ۱۳/۹، ۱۵، ۱۲۸ (اسکی اہمیت ۱۳/۹)؛ دفاعی جنگ ۱۰/۹، ۳۶؛ دین کو کمزور کرنے والوں کے ساتھ جنگ ۱۲/۹؛ رہبر کے دشمنوں کے ساتھ جنگ ۱۳/۹؛ عہد توڑنے والوں کے ساتھ جنگ ۱۳/۹، ۱۵؛ کافر رہبروں کے ساتھ جنگ ۱۳/۹؛ کفار کے ساتھ جنگ: ۱۱/۹، ۱۲، ۱۲۳ (اس کا فلسفہ ۶/۹)؛ محاربین کے ساتھ جنگ ۱۱/۹؛ محمد (ص) کے دشمنوں کے ساتھ جنگ ۱۳/۹؛ مسلمانوں کے ساتھ جنگ ۲/۹، ۱۳؛ مشرک رہبروں کے ساتھ جنگ ۱۲/۹؛ مشرکین کے ساتھ جنگ: ۱۰/۹، ۱۱، ۱۳ (اس کا فلسفہ ۶/۹)؛ معاہدہ کرنے والے کفار کے ساتھ جنگ ۱۲/۹؛ منافقین کے ساتھ جنگ ۵۲/۹؛ نیزرک امتحان، خوف، علما، محمد (ص)، مسلمان، مشرکین، منافقین اور مؤمنین جنگی تیاری: جنگی تیاری کا دعوا ۸۳/۹؛ جنگی تیاری کی پاداش ۱۲۱/۹

جہاد: اس کا فلسفہ ۵/۹، ۶، ۱۱، ۱۲، ۳۹، ۴۱، ۱۱۱، ۱۲۳ اس کا وجوب ۱۲۲/۹ (وجوب جہاد کا معیار ۳۸/۹)؛ اسکے آثار ۱۳/۹، ۲۰، ۲۱، ۳۸، ۳۹، ۳۲، ۳۳، ۳۵، ۸۸، ۹۰، ۱۲۰، ۱۲۲؛ اس میں افواج کو جمع کرنا ۳۱/۹ (سکی اہمیت ۳۸/۹)؛ اس میں توکل ۵۱/۹؛ اس میں حوصلہ بڑھانا ۳۳/۹، ۳۴؛ اہل کتاب کے ساتھ جہاد: ۲۹/۹ (اس کا ترک کرنا ۲۹/۹)؛ اسکے دلائل ۲۹/۹؛ جہاد ادیان میں ۱۱۱/۹؛ جہاد سب کیلئے ۳۱/۹؛ جہاد سے محروم رہنا: ۹۲/۹؛ (اسکے عوامل ۳۶/۹)؛ جہاد سے محروم لوگ ۸۳/۹؛ جہاد سے معذور لوگ: ۸۳/۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۱۲۲ (انکا محفوظ رہنا ۹۱/۹)؛ انکی بخشش ۹۱/۹؛ انکی حسن نیت ۹۱/۹؛ انکی خیر خواہی ۹۱/۹؛ انکی دلجوئی ۹۲/۹؛ انکی ذمہ داری ۹۱/۹؛ انکی ہمنشین ۹۳/۹؛ جہاد سے معذور ہونا: (اسکے عوامل ۹۱/۹)؛ جہاد صدر اسلام میں ۹۲/۹؛ جہاد کا تدارک کرنا: (اس کا ذمہ دار ۹۲/۹)؛ جہاد کا ترک کرنا: (اس سے راضی ہونا ۸۴/۹)؛ اس کا نقصان ۳۹/۹، ۳۹؛ اسکی اجازت ۳۳/۹، ۳۳، ۳۵، ۳۹، ۸۳، ۸۶؛ اسکی سرزنش ۲۳/۹، ۳۹؛

جہاد کا سبب: ۸۸، ۸۶/۹؛ جہاد کو ترک کرنے والے: (یہ اور زکات ۱۰۳/۹)؛ جہاد کو دوست رکھنے والے: (انکی دلجوئی ۹۳/۹)؛ جہاد کی اجازت ۸۶، ۸۳/۹؛ جہاد کی اہمیت ۸۶، ۲۳، ۲۰/۹؛ جہاد کی پاداش ۱۲۲، ۵۳، ۳۳، ۳۱، ۲۳، ۲۰/۹؛ جہاد کی تشویق ۱۲۱، ۱۲۰/۹؛ جہاد کی سختی: (اسکے آثار ۱۱۴/۹)؛ جہاد کی قدر و قیمت ۳۱، ۳۸، ۲۳، ۲۰، ۱۹/۹؛ جہاد کے احکام ۱۱۱، ۸۸، ۸۷، ۸۱، ۳۶/۹؛ جہاد میں بہانے بنانے والے: (انکو تنبیہ ۸۱/۹)؛ جہاد میں ترجیحات: ۱۲۳/۹؛ جہاد میں تیاری: (اسکی پاداش ۱۲۱/۹)؛ جہاد میں رخنے اندازی کرنا: (اس کا جرم ۸۲/۹)؛ جہاد میں سست ایمان والے ۳۷/۹؛ جہاد میں سستی: (اسکے آثار ۳۹/۹)؛ اسکے عوادل ۳۱، ۳۸/۹؛ جہاد میں شجاعت: ۱۱۱/۹؛ جہاد میں شرکت: (اسکے عوادل ۱۲۳/۹)؛ جہاد میں شرکت نہ کرنا: ۹۵، ۸۷، ۸۶، ۳۱، ۳۸، ۱۶/۹؛ (اس کا جرم ۸۲/۹)؛ اس کا سبب ۸۶، ۹۳، ۲۳/۹؛ اس کا گناہ ۹۳/۹؛ اسکی کیفر ۳۲، ۹۳/۹؛ اسکی سزا ۹۱/۹؛ اسکے آثار ۳۹، ۳۲، ۹۰، ۹۳/۹؛ اسکے عوادل ۸۶، ۸۳، ۸۱، ۳۲/۹؛ اسکے موانع ۳۳/۹؛ جہاد میں شرکت نہ کرنے والے ۸۱، ۵۰/۹؛ ان سے روگردانی کرنے کا ضروری ہونا ۹۵/۹؛ (ان سے روگردانی کرنے کا فلسفہ ۹۵/۹)؛ ان سے روگردانی کرنے کی اہمیت ۹۵/۹؛ ان سے متاثر ہونا ۹۵/۹؛ انکا انجام ۹۵/۹؛ انکا بہانے بنانا ۵۰، ۳۹/۹؛ انکا جھوٹ بولنا ۳۲/۹؛ انکا حق کو قبول نہ کرنا ۹۳/۹؛ انکا راز افشا کرنا ۹۳/۹؛ انکا عذر پیش کرنا ۹۳/۹؛ انکا عمل ۵۳/۹؛ انکا فسق ۵۳/۹؛ انکا گناہ ۳۹/۹؛ انکو تنبیہ ۸۱/۹؛ انکو دھمکی ۲۳، ۳۹، ۸۱، ۹۳/۹؛ انکو نظر انداز کرنا ۹۵، ۸۳/۹؛ انکی آرزو ۵۰/۹؛ انکی اضروی رسوائی ۹۳/۹؛ انکی پلیدی ۹۵/۹؛ انکی تحقیر ۸۳، ۹۳/۹؛ انکی توبہ کی قبولیت ۹۳/۹؛ انکی ذلت ۹۳/۹؛ انکی رسوائی ۹۳/۹؛ انکی سرزنش ۸۷، ۳۸/۹؛ انکی سزا ۵۲/۹؛ انکی سزا کا نزدیک ہونا ۹۰/۹؛ انکی قسم کی پروانہ کرنا ۹۵/۹؛ انکی محرومیت ۹۶/۹؛ انکی ہلاکت ۳۲/۹؛ انکے جھوٹ کی پروانہ کرنا ۹۵/۹؛ ان کے دل پر مہر کا لگنا ۹۳، ۸۷/۹؛ انکے ساتھ سلوک ۳۳/۹؛ انکے عذر کو رد کرنا ۳۳، ۹۳/۹؛ انکے غم و اندوہ کے عوادل ۵۰/۹؛ یہ اور اسلام ۵۰/۹؛ یہ اور سرور ۸۲/۹؛ یہ اور غم و اندوہ ۸۲/۹؛ یہ جہنم میں ۹۵/۹؛ جہاد میں شک ۳۵/۹؛ جہاد میں شکست: (اسکے عوادل ۳۷/۹)؛ دشمن کے ساتھ جہاد: ۱۱۱، ۳۸/۹؛ کافر راہنماؤں کے ساتھ جہاد ۱۲/۹؛ کفار کے ساتھ جہاد ۳۷، ۱۲۳/۹؛ جہاد: ۳۳، ۳۱/۹ (اس سے معذور لوگ ۹۱/۹)؛ اس کا سبب ۸۸/۹؛ اسکی اہمیت ۲۰، ۳۱، ۸۸، ۱۱۱/۹؛ اسکی پاداش ۸۹، ۱۲۱، ۱۱۱/۹؛ اسکی قدر و قیمت ۲۰، ۳۱، ۱۱۱/۹؛ اسکے آثار ۲۰/۹؛ محاربین کے ساتھ جہاد ۳۶/۹؛ مشرکین کے ساتھ جہاد ۳۶/۹؛ منافقین کے ساتھ جہاد ۷۳/۹

نیز رک: آرزو، امتحان، اتفاق، بادیہ نشین لوگ، بوڑھے، عورت، کفار، محبت، محمد(ص)، مسلمان، معذور لوگ اور منافق لوگ اور مؤمنین

جہالت: اسکی مذمت ۹۷/۹؛ اسکی نشانیاں ۹۷/۹، ۹۸؛ اسکے آثار ۹۳/۹، ۹۷، ۹۸/۱۰، ۳۹؛ نیز رک آیات خدا، احکام، اقدار، انبیاء، انسان، جاہلیت، جزیرۃ العرب، دنیا، دین، عمل، مشرکین، مصلح، منافقین اور مؤمنین

جہان: رک جہان خلقت // جہان بینی: رک کائنات کا مطالعہ

جہان خلقت: اس کا باہدف ہونا ۳/۱۰، ۵؛ اس کا تحت قانون ہونا ۳/۱۰؛ اس کا حاکم ۲/۹، ۳/۱۰؛ اس کا خالق ۶/۱۰، ۳۳؛ اس کا رب ۱۰/۱۰، ۳۷؛ اس کا فلسفہ ۱۱/۱۰؛ اس کا مالک ۵۵/۱۰، ۶۶؛ اس کا مبدا ۳/۱۰؛ اس کا مرکز ۳/۱۰؛ اس کا مطالعہ: (اسکے مطالعہ کی اہمیت ۱۰/۱۰؛ اسکے مطالعہ کے آثار ۱۰۱/۱۰)؛ اس کا مطیع ہونا ۹۲/۱۰؛ اس کا منظم ہونا ۵/۱۰؛ اس کا نظام: اسکے نظام میں تکامل ۱۲۹/۹؛ اسکی اہمیت ۲۳/۱۰؛ اسکی تدبیر ۳۱، ۳۲/۱۰؛ (اس کا دائمی ہونا ۳/۱۰؛ اس کا مرکز ۳/۱۰؛ اس کا وسیلہ ۳/۱۰) خصوصیات ۳۳/۱۰؛ اسکی خلقت ۳۳/۱۰؛ (اسکی اہمیت ۲۳/۱۰) اسکی وابستگی ۳۱/۱۰؛ اسکے عالم ۳۷/۱۰؛ اسکے موجودات: (انکی شناخت ۱۰۱/۱۰)؛ اس کا نظام: اسکے نظام میں تکامل ۱۲۹/۹؛ اس میں تدبیر: اسکی اہمیت ۶/۱۰؛ اس میں ربوبیت ۶۶/۱۰؛ اس میں مالکیت ۶۶/۱۰؛ یہ آیات خدا میں سے ۵/۱۰

نیز: رک توحید اور خد

جہنم: اس کا بھی موجود ہونا ۳۹/۹

اس کا ہمیشہ رہنا ۶۸/۹؛ جہنم کا عذاب ۳۵/۹ (اسکی خصوصیات ۶۸/۹)؛ جہنم کی آگ: (اس کا محیط ہونا ۳۹/۹؛ اسکی تمازت ۸۱/۹)؛ جہنم کی دھمکی ۸۱/۹؛ جہنم کے موجبات ۴۳/۹، ۸۲، ۱۰۹-۸/۱۰، ۳؛ جہنم میں ذلت ۶۳/۹؛ جہنم میں ہمیشہ رہنا ۶۸/۹، ۶۳ (اسکے موجبات ۶۳/۹)؛ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ۱۷/۹، ۶۳، ۶۸، ۸/۱۰، ۲۷؛ نیز رک پلید لوگ، ثروت اندوز لوگ، جہاد، ذکر، قیامت، کفار، گناہگار لوگ، مشرکین اور منافقین

جہنمی لوگ: ۳۳، ۶۳، ۳۹، ۷۳، ۶۸، ۱۰۹، ۹۵، ۱۱۳، ۸/۱۰، ۲۷ ان کا انجام ۱۱۳/۹؛ ان کا دائمی ہونا ۶۳/۹، ۶۸؛ ان کا شکنجہ ۳۵/۹؛ ان کا عذاب ۶۸/۹؛ ان کے لئے استغفار ۱۱۳/۹ (اس استغفار کا ممنوع ہونا ۱۳/۹) نیز رک اظہار برائت جھوٹ: اس کا گناہ ۷۷/۹؛ اسکی سزا ۷۷/۹؛ اسکے آثار

۷۷/۹: اسکے موارد ۷۷/۹ نیز رک: جھوٹ بولنا جھوٹ بولنے والے اور قسم
جھوٹ بولنا: (اسکی نشانیاں ۱۱۹/۹) نیز رک جہاد، جھوٹ بولنے والے، غزوہ تبوک اور منافقین
جھوٹ بولنے والے: (انکی تشخیص ۳۳/۹)

"چ"

چاند: چاند کو نورانی کرنے والا ۵/۱۰: چاند کی خلقت ۵/۱۰: چاند کی گردش ۵/۱۰: چاند کی نورانیت ۵/۱۰
چشمہ: رک بہشت

چناؤ: رک امام علی (ع) اور صادقین
چوپائے: انکی غذا کے منابع ۲۳/۱۰ نیز رک انسان

"ح"

حاجی: (حجاج) حاجیوں کو پانی پلانا: (اسکی فضیلت ۱۹/۹: یہ جاہلیت میں ۱۹/۹) نیز رک قیاس
حب: رک محبت

حج: اسکے اقتصادی آثار ۲۸/۹ حج اکبر: (اس سے مراد ۳/۹ حج اکبر کے دن سے مراد ۳/۹) حج کے اعمال: (سب سے عظیم
عمل ۳/۹) حج کے دن: (انکی خصوصیات ۳/۹) حج میں اظہار برائت: (اس کا اعلان ۳/۹)

حدود: انکے احکام ۱۲/۹ نیز رک غلام
حدود خدا: انکے پاسدار ۱۱۲/۹: حدود خدا کی خصوصیات ۹۷/۹: حدود سے جہالت: ۹۷/۹ (اس کا سبب ۹۷/۹)
نیز رک ذکر اور مؤمنین

حرام خوری: رک عیسائی علما، یہودی علم

حرمت والے مہینے ۵، ۳۶/۹:

انکا فلسفہ ۳۶/۹؛ انکا قدیم ہونا ۳۶/۹؛ انکی حرمت: (اسکی تحلیل ۳۴/۹؛ اسکی حفاظت ۳۶/۹؛ اسکی ہتک حرمت ۳۶/۹)
انکے احکام ۵، ۳۶/۹؛ ان میں انیت ۲/۹؛ ان میں تبدیلی ۳۴/۹ (اسکے آثار ۳۴/۹) یہ ادیان میں ۳۶/۹؛ یہ جاہلیت میں
۳۴/۹ نیز رک جنگ، کافر لوگ، مشرکین اور مقابلہ بہ مثل
حروف مقطعه: (ان سے مراد ۱/۱۰؛ انکی اہمیت ۱/۱۰)

حزن: رک غم و اندوہ // حساب: شرعی حساب: (اس کا معیار ۵/۱۰)

حسد: رک منافقین // حسرت: رک منافقین

حسن نیت: اسکے آثار ۹۱/۹ نیز رک جہاد

حشر: اسکی خصوصیات ۳۵/۱۰ نیز رک انسان، باطل معبود، قیامت اور مشرکین

حق: ۱۰۸/۱۰ حق پر صبر: (اسکی پاداش ۱۱۴/۹؛ اسکی قدر و قیمت ۱۱۴/۹؛ اسکے آثار ۱۰۹/۱۰)؛ حق دشمن لوگ
۴۳/۱۰ (انکا ایمان ۵۱/۱۰؛ انکا فساد پھیلانا ۸۲/۱۰؛ انکا مجرم ہونا ۸۲/۱۰؛ انکی شکست ۸۲/۱۰؛ انکی شکست کا حتمی ہونا
۸۱/۱۰؛ یہ مہلک عذاب کے وقت ۵۱/۱۰)؛ حق دشمنی: (اس کا سبب ۴۳/۹، ۸۲/۱۰؛ اسکے آثار ۴۳/۱۰؛ اسکے عوامل
۳۳/۱۰)؛ حق سے روگردانی: (اس کا گناہ ۴۴/۹؛ اسکی سزا ۴۴/۹؛ اسکے آثار ۴۳/۹)؛ حق شناسی: (اسکی اہمیت
۱۰۸/۱۰؛ اسکے موانع ۱۰۱/۱۰)؛ حق شنوائی: (اس سے محروم لوگ ۳۲/۱۰)؛ حق کا استمرار: ۸۲/۱۰ (اسکے اسباب
۸۲/۱۰)؛ حق کا نقش و کردار ۳۲/۱۰؛ حق کو بیان کرنا: (اسکی اہمیت ۴۰/۹)؛ حق کو قبول کرنا: (اسکی اہمیت ۶۴/۱۰،
۹۳؛ اسکے موانع ۴۵/۱۰)؛ حق کو قبول کرنے والے اور توحید ۶۴/۱۰؛ حق کو قبول نہ کرنا: (اس کا سبب ۴۵/۱۰؛ اسکے آثار
۸/۹، ۴۰؛ اسکے عوامل ۴۵/۱۰)؛ حق کو قبول نہ کرنے والے: ۸/۹ (انکی ہدایت ۳۲/۱۰)؛ حق کی اتباع: ۱۰۹/۱۰ (اسکی
مشکلات ۱۰۹/۱۰)؛ حق کی اہمیت: ۳۳/۹، ۳۲/۱۰؛ حق کی دعوت: (اسکی پاداش ۴۲/۱۰)؛ حق کی کامیابی ۳۸/۹ (اس کا
حتمی ہونا ۸۲/۱۰؛ اسکے عوامل ۸۲/۱۰)؛ حق کی مشکلات: (ان پر صبر ۱۰۹/۱۰)؛ حق و باطل ۸۱/۱۰

نیز رک: امتیں، انبیاء، جہاد، حق طلب لوگ، حق طلبی، عیش و عشرت میں رہنے والے لوگ، فرعون، کفار، مبلغین،
محمد (ص)؛ مسرفین اور منافقین // حقانیت:

حقائق: حقائق سے محروم ہونا ۸۴/۹؛ حقائق کا ظاہر ہونا: (اسکے عوائل ۳۲/۹)؛ حقائق کو برعکس پیش کرنا ۳۸/۹؛ حقائق کو ثابت کرنا: (اسکے لئے قسم ۵۳/۱۰)؛ حقائق کو درک کرنا: (اضروی حقائق کو درک کرنے سے محروم لوگ ۸۱/۹؛ اضروی حقائق کو درک کرنے کی اہمیت ۸۱/۹) نیز رک قیامت، منافقین اور موت
حق طلب لوگ: حق طلب لوگوں کی دعا (اس کا قبول ہونا ۸۹/۱۰)؛ حق طلب لوگوں کی ذمہ داری ۳۱/۱۰
یہ اور مستکبرین ۸۹/۱۰

حق طلبی: حق طلبی میں سستی: (اسکی مذمت ۸۹/۱۰) نیز رک حق طلب لوگ
حقوق: امر بالمعروف والا حق ۴۱/۹؛ حقوق میں مساوات ۱۱/۹؛ حق ولایت ۴۱/۹؛ نہی عن المنکر والا حق ۴۱/۹
نیز رک انسان، بنی اسرائیل، رشتہ دار، رشتہ داری، مسلمان اور مؤمنین
حکومت: آئیڈیل حکومت ۱۲۳/۹؛ عالمی دینی حکومت ۱۲۳/۹
حکومت اسلامی: اسکی ذمہ داری ۶۰/۹ نیز رک اہل کتاب
حلال: اسکو حرام کرنا ۳۱/۹، ۵۹/۱۰، ۶۰
حماقت: رک مؤمنین

حمد: حمد خدا: ۱۱۲/۹، ۱۰/۱۰ نیز رک بہشتی لوگ، مجاہدین اور مؤمنین
حمد کرنے والے: ان سے مراد ۱۱۲/۹ // حمزہ: انکے فضائل ۱۹/۹ // حوصلہ بڑھانا: رک جہاد، متقین اور مجاہدین
حوصلے کا کمزور ہونا: اسکی نشانیاں ۸۴/۹

حیات: اسکے اسباب ۸۹/۹؛ حیات اضروی: (اس کا دائمی ہونا ۲۲/۹، ۶۳، ۶۸، ۷۲؛ اس کا سبب ۱۰۰/۹؛ اسکی اہمیت ۱۰۰/۹؛ اسکی برتری ۳۸/۹)؛ دائمی حیات: ۸۹/۹؛ یہ جنکے شامل حال ہے ۲۲/۹
حیات جسمانی: (یہ آخرت میں ۸۲/۹)؛ حیات دنیوی: (اسکی قدر و قیمت ۳۸/۹)؛ حیات کا خیر ہونا ۸۹/۹؛ حیات کا دوام: (اسکے عوائل ۶۴/۱۰)؛ حیات کا سرچشمہ ۱۱۶/۹، ۵۶/۱۰؛ حیات معنوی: (یہ آخرت میں ۷۲/۹) نیز رک عقیدہ
خاندان: خاندان کی ضرورت پوری کرنا (اس سے عاجز ہونا ۹۱/۹) خانہ سازی: رک بنی اسرائیل

"خ"

خبر واحد: اسکی حیثیت ۱۲۲/۹ خدا: خدا اور اولاد ۱۰/۴۸، ۶۹، ۶۸؛ خدا اور جہالت ۱۰/۱۸؛ خدا اور زکات لینا ۹/۱۳۰؛
 خدا اور ظلم ۹/۴۰، ۳۳/۱۰، ۵۳؛ خدا اور عاجز ہونا ۹/۴۱؛ خدا اور عزت ۱۰/۶۵؛ خدا اور مسجد ضرار بنانے والے
 ۹/۱۱۰؛ خدا اور نقص ۱۰/۱۰، ۱۸، ۶۸؛ خدا سے مختص امور ۹/۲، ۳، ۱۳، ۳۱، ۶۲، ۴۳، ۱۰۳، ۱۱۱، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۲۹؛
 ۱۰/۳، ۳/۵، ۱۰، ۱۸، ۲۰، ۳۰، ۳۱، ۳۳، ۳۵، ۳۸، ۴۰، ۴۹، ۵۵، ۵۶، ۵۹، ۶۵، ۶۸، ۱۰۶، ۱۰۳، ۱۰۹) (اسکی نشانیاں
 ۱۰/۶۶)؛ خدا شناسی: (اس کا سبب ۱۰/۶؛ اسکے دلائل ۱۰/۱۴؛ اسکے راستے ۱۰/۱۰۱؛ ناقص خدا شناسی کے آثار
 ۹/۴۸؛ یہ تاریخ میں ۱۰/۱۹؛ یہ سختی میں ۱۰/۲۲؛ یہ غرق ہونے کے وقت ۱۰/۲۲؛ یہ مجبوری کے وقت ۱۰/۲۲)؛ خدا کا
 اتمام حجت کرنا ۱۰/۴۴؛ خدا کا احسان ۹/۲۵، ۱۲۸؛ خدا کا اذن ۹/۱۰۳، ۱۰/۳؛ خدا کا ارادہ ۹/۳۲، ۳۳، ۵۲، ۵۵،
 ۱۱۱) (اس کا حتمی ہونا ۹/۴۳؛ اس کا دائرہ کار ۱۰/۳۹؛ اس کا وقوع پذیر ہونا ۹/۳۰، ۸۵؛ اسکی تاثیر ۹/۱۱۶؛ اسکی حکمرانی
 ۹/۶۳؛ اسکے وقوع پذیر ہونے کا سبب ۹/۳۳، ۵۲؛ اسکے وقوع پذیر ہونے کا مقام ۹/۱۳، ۳۰؛ اسکے وقوع پذیر ہونے کی
 نشانیاں ۹/۳۸)؛ خدا کا ارادہ تکوینی ۱۰/۱۰۴؛ خدا کا ازلی ہونا ۹/۱۱۶؛ خدا کا اظہار براءت ۹/۳؛ خدا کا افشا کرنا: ۹/۸،
 ۳۲، ۵۶، ۶۳، ۶۵؛ خدا کا بے نظیر ہونا ۹/۳۱، ۶۲؛ ۱۰/۱۰؛ خدا کا توبہ کو قبول کرنا ۹/۱۰۳، ۱۱۸؛ خدا کا حکم ۹/۸۳؛ خدا کا
 درگزر ۹/۳۳؛ خدا کا ڈرانا ۱۰/۴۳؛ خدا کا رازق ہونا: ۱۰/۳۱، ۳۲، ۵۹؛ خدا کا راضی ہونا: ۹/۲۱، ۲۲، ۵۹، ۶۲، ۱۰۰،
 ۱۱۵) (اس کا سبب ۹/۱۰۰، اسکی اہمیت ۹/۶۲، ۶۲، ۹۶، ۱۰۰، ۱۰۹؛ اسکی برتری ۹/۶۲، ۶۲؛ اسکی طرف توجہ نہ کرنے
 کے آثار ۹/۶۳؛ اسکے آثار ۹/۴۲، ۱۰۰؛ اسکے عوامل ۹/۲۱، ۶۲، ۹۶، ۱۰۹؛ اسکے موانع ۹/۹۶)؛ خدا کا عدل و انصاف
 ۱۰/۲۴، ۳، ۴۴، ۵۳؛ خدا کا عذاب ۹/۳۹، ۵۲، ۵۵، ۶۶، ۷۰، ۷۹، ۸۰، ۸۵، ۱۰/۲۱) (اس کا حتمی ہونا ۹/۶۹؛ اسکی
 خصوصیات ۱۰/۴۱)؛ خدا کا علم ۹/۱۵، ۲۸، ۳۲، ۳۳، ۹۳، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۱۰، ۱۱۶، ۱۰/۲۳، ۳۶) (اسکی خصوصیات
 ۹/۶۰، ۷۸، ۹۳، ۱۱۵؛ اسکی نشانیاں ۹/۶۰؛ اسکے آثار ۹/۱۱۵، ۱۰۶؛ خدا کا علم عالم خلقت کے بارے میں ۱۰/۱۸)؛
 خدا کا علم غیب: ۹/۸، ۱۶، ۳۳، ۴۴، ۴۸، ۹۳، ۹۸، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰/۲۰) (اسکے آثار ۹/۱۰۵)؛ خدا کا علمی احاطہ:
 ۹/۱۰۱، ۱۰۵، ۱۰/۱۸، ۶۱؛ خدا کا عہد ۹/۱۱۱) (اسکی وفا کی شرائط ۹/۱۱۲)؛ خدا کا غضب: ۹/۴۳، ۱۱۵) (اس سے
 نجات کی روش ۹/۱۱۸)؛ خدا کا غفار ہونا: (اسکی نشانیاں ۱۰/۱۰۴)؛ خدا کا فضل: ۹/۲۸، ۴۳، ۱۰۲، ۱۱۵،

۱۰۴/۱۰: (اس کا دوام ۶۰/۱۰؛ اس کا سبب ۵۹/۹، ۴۵؛ اس کا عام ہونا ۶۰/۱۰؛ اسکی اہمیت ۵۸/۱۰؛ اسکی خصوصیات ۶۰/۱۰؛ اسکی نشانیاں ۲۸/۹، ۲۱، ۵۸/۱۰، ۶۰؛ اسکے موارد ۴۵/۹، ۴۶؛ خدا کا فضل و تفضل ۴۳/۹، ۲۸، ۱۰۲، ۱۱۵، ۱۰۴/۱۰؛ (اس کا اضروی فضل ۲۴/۱۰؛ خدا کا فیض: (اس سے محروم رہنے کے عوامل ۱۱۵/۹؛ اس کا واسطہ ۴۳/۹؛ خدا کا کافی ہونا ۵۹/۹، ۱۲۹؛ خدا کا کمال: ۱۰/۱۰، ۱۸؛ خدا کا گمراہ کرنا ۱۱۵/۹؛ خدا کا لطف و کرم: (اس سے محروم ہونے کے عوامل ۶۴/۹؛ اس کا سبب ۶۴/۹؛ اسکے آثار ۱۲/۱۰؛ خدا کا خاص لطف ۳۳/۹؛ خدا کی طرف سے مذاق اڑایا جانا ۶۸/۹، ۴۹؛ خدا کا مکرم: ۲۱/۱۰ (اسکی خصوصیات ۲۱/۱۰؛ اس کے آثار ۲۱/۱۰؛ خدا کا نجات دینا ۱۰۳/۱۰؛ خدا کا نقش و کردار ۱۰/۱۰؛ خدا کا نور: ۳۲/۹ (اس کا دائمی ہونا ۳۲/۹؛ اسے خاموش کرنا ۳۲/۹؛ اسے مکمل کرنے کا سبب ۳۳/۹؛ خدا کو نقصان پہنچانا ۳۹/۹؛ خدا کی امداد ۲۵، ۲۶، ۳۰، ۱۲۳؛ ۴۳/۱۰ (اس سے محروم ہونے کے عوامل ۲۶/۹؛ اسکے آثار ۲۵/۹، ۲۶؛ خدا کی بخشش: ۶۶/۹، ۹۱ (اسکی خصوصیات ۵/۹، ۱۰۶؛ اسکی نشانیاں ۵/۹، ۲۴، ۹۱، ۱۰۲؛ اسکے آثار ۹۹/۹؛ خدا کی بشارتیں ۲/۹، ۱۳، ۲۱، ۱۰۰، ۱۱۱، ۱۱۲؛ ۶۳/۱۰، ۸۴ (ان کا سبب ۶۳/۱۰؛ انکی اہمیت ۶۳/۱۰؛ انکے آثار ۶۳/۱۰؛ انکے وقوع پذیر ہونے کے عوامل ۴۱/۹؛ خدا کی بے نیازی ۳۱/۹، ۳۵/۱۰، ۶۸ (اسکی نشانیاں ۳۹/۹، ۳۰؛ اسکے دلائل ۶۸/۱۰؛ خدا کی پاداش ۲۲/۹، ۴۱، ۴۲، ۱۲۰، ۱۲۱ (خدا کی اضروی پاداش ۱۰۵/۹؛ خدا کی پاداش میں فضل ۲۴/۱۰؛ خدا کی پاداش کی ضمانت کے عوامل ۱۰۵/۹؛ خدا کی پیشین گوئی: (اس کا سرچشمہ ۱۱۰/۹؛ خدا کی تعلیمات ۳۳/۱۰، ۳۵، ۳۸؛ خدا کی تنزیہ ۳۱/۹، ۴۰؛ ۱۰/۱۰، ۱۸، ۴۳، ۶۸؛ خدا کی حکمت: ۱۵/۹، ۲۸، ۶۰، ۴۱، ۱۱۰ (اسکی نشانیاں ۳۰/۹، ۶۰؛ ۵/۱۰؛ اسکے آثار ۱۰۶/۹؛ خدا کی حکمرانی: ۲/۹، ۱۱۶، ۱۲۹؛ ۳/۱۰، ۳۲، ۱۰۹ (اس کا سبب ۱۱۶/۹؛ اسکی نشانیاں ۱۱۶/۹؛ خدا کی خاص رحمت: ۲۱/۹، ۴۱ (اس کے عوامل ۴۱/۹؛ خدا کی خالقیت: ۳/۱۰، ۳، ۴، ۶، ۳۱، ۳۲؛ خدا کی چاہت ۸۳/۹، ۱۰۲، ۱۱۸، ۱۲۶؛ خدا کی طرف سے دعوت: ۱۵/۹، ۴۳، ۱۱۹، ۱۰۵/۹، ۲۵، ۵۱ (اس کی خصوصیات ۱۵/۹؛ خدا کی دوستی: (اس کے آثار ۶۲/۱۰؛ خدا کی دھمکیاں: ۲/۹، ۱۶، ۳، ۲۳، ۳۹، ۴۳، ۸۱، ۹۳، ۱۰۱؛ ۱۰/۱۰، ۲۰، ۲۱، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۳، ۹۳، ۱۰۲؛ خدا کی دھمکیاں ۶۶/۹، ۶۸؛ خدا کی رافت: (اس کے آثار ۱۴/۹؛ اس کا سبب ۱۱۴/۹؛ خدا کی ربوبیت: ۲/۱۰، ۳، ۱۵، ۱۹، ۳۲، ۳۷، ۵۷، ۶۴؛ (اسکو جھٹلانا ۳۱/۱۰؛ اسکی اہمیت ۳/۱۰، ۳۱، ۸۵؛ اسکی شوو ۹۶/۱۰؛ اسکی نشانیاں ۵/۱۰، ۶، ۲۲، ۲۳، ۳۱، ۳۲؛ اسکے آثار ۲/۱۰، ۳، ۹، ۱۹، ۳۳، ۳۷، ۵۳، ۵۷، ۶۱، ۸۸، ۹۳، ۹۴، ۹۶، ۹۹، ۱۰۸؛ اسکے دلائل ۶/۱۰، ۱۰۱؛ اسے جھٹلانے کے عوامل ۴/۱۰؛ خدا کی

اضروی ربوبیت (۳۰/۱۰): خدا کی رحمت: ۵/۹، ۲۱، ۱۱۸، ۸۶/۱۰ (اس کا اضروی تقدم ۴۱/۹؛ اس کا سبب ۹۹/۹،
 ۱۰۲، ۱۱۴؛ اس کا مقدم ہونا ۴۳/۹؛ اس کی اہمیت ۵۸/۱۰؛ اس کی خصوصیات ۲۱/۱۰؛ اس کی نشانیاں ۵/۹، ۶۹، ۹۱،
 ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۱۸، ۲۱/۱۰، ۵۸، ۱۰۴؛ اس کی وسعت ۲۱/۱۰؛ اسکے آثار ۱۱۴/۹، ۱۲/۱۰؛ اسکے موارد ۱۱۸/۹؛ خدا کی
 طرف سے سزا: ۶۴/۹، ۶۸، ۷۷، ۷۹، ۸۲، ۱۱۵، ۱۱۸، ۱۲۷؛ (اس کی طرف سے اضروی سزا ۱۰۵/۹؛ اس کی خصوصیات
 ۷۰/۹، ۱۰۶، ۱۱۵، ۵۳/۱۰؛ اس کی نشانیاں ۷۰/۹؛ اسکے عوامل ۱۰۵/۹؛ خدا کی سنتیں: ۱۶/۹، ۳۹، ۳۰، ۶۹، ۷۰، ۱۱۵،
 ۱۲۱، ۱۲۶، ۱۱/۱۰، ۱۹، ۳۷، ۷۳، ۸۱، ۸۲، ۹۶، ۹۷، ۱۰۲) (اٹکا حتمی ہونا ۶۳/۱۰، ۱۰۳؛ انکی حکمرانی ۲/۹؛ انکے آثار
 ۸۱/۱۰؛ خدا کی شان: ۱۱۵/۹؛ خدا کی صفات: ۲۸/۹؛ (اس کی صفات ذات ۱۱۶/۹؛ خدا کی ضمانت ۱۱۱/۹؛ خدا کی
 طرف بیٹے کو نسبت دینا: ۳۰/۹ (اس کی تاریخ ۳۰/۹)؛ خدا کی طرف جاہلانہ نسبت دینا ۶۹/۱۰ (اس کی مذمت ۶۸/۱۰؛ خدا
 کی طرف سے امتحان: ۱۶/۹، ۱۲۶؛ ۱۳/۱۰ (اس کا عام ہونا ۱۶/۹؛ اسکے آثار ۱۲۶/۹؛ اس کا امتحان ہونا ۲۵، ۱۲۸/۹)؛
 خدا کی طرف سے تسلی ۷۳، ۶۵/۱۰؛ خدا کی طرف سے تشویق ۱۰۳/۹؛ ۹۲/۱۰؛ خدا کی طرف سے تقدیر: ۵۱/۹،
 ۳۹/۱۰ (اس کا حتمی ہونا ۳۹/۱۰)؛ خدا کی طرف سے تنبیہ: ۱۶/۹، ۳۳، ۳۷، ۶۲، ۶۳، ۷۸، ۹۶، ۹۷، ۱۰۱، ۱۰۵، ۱۱۰/
 ۵۱، ۷۳؛ خدا کی طرف سے توفیق: ۳۶/۹ (اس کی اہمیت ۱۱۸/۹)؛ خدا کی طرف سے حمایت: ۱۲۹/۹؛ ۲۱/۱۰؛ (اس کا
 سبب ۱۰۹، ۹/۱۰؛ خدا کی طرف سے دلجوئی ۹۲، ۹۳، ۱۲۹، ۱۰۹/۱۰؛ خدا کی طرف سے عذاب کا وعدہ ۶۶/۹،
 ۶۸؛ خدا کی طرف سے لعنت ۶۸/۹؛ خدا کی طرف سے مذمت: ۱۳/۹، ۱۹، ۲۳، ۳۰، ۳۱، ۳۵، ۳۸، ۳۳، ۵۳، ۶۲، ۶۹، ۷۰،
 ۷۸، ۸۱، ۸۳، ۸۷، ۹۰، ۹۳، ۱۲۶، ۱۱۰، ۱۶/۱۰، ۲۱، ۳۲، ۵۱، ۵۹، ۶۸، ۹۱، ۹۳؛ خدا کی طرف نسبت دینا: (اس کی شرائط
 ۶۸/۱۰)؛ خدا کی عزت: ۷۱/۹؛ ۶۵/۱۰ (اس کی نشانیاں ۳۰/۹؛ ۶۶/۱۰)؛ خدا کی غیبی امداد: ۲/۹، ۲۵، ۲۶ (اسکے آثار
 ۲۵/۹)؛ خدا کو فراموش کرنا: (اس سے مراد ۶۷/۹، اس کی سزا ۶۷/۹؛ اس کی نشانیاں ۶۷/۹؛ اسکے آثار ۶۷/۹)؛ خدا کی قدرت
 : ۳/۹، ۳۹، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۲۹، ۱۰۴، ۳۵، ۳۳، ۳/۱۰ (اس کا سرچشمہ ۵۶/۱۰؛ اس کی حکمرانی ۱۰۷/۱۰؛ اس کی خصوصیات
 ۳۹/۹؛ اس کی نشانیاں ۳۰/۹، ۷۰، ۵۵، ۵۶)؛ خدا کی قضاوت ۲۸/۱۰، ۱۰۹ (اس کی اضروی قضاوت ۹۳/۱۰؛ اس کی
 خصوصیات ۵۳/۱۰)؛ خدا کی کتاب ۱۶/۱۰، ۱۷؛ خدا کا کلام: ۶/۹، ۱۵/۱۰ (اس میں عسی ۱۰۲/۹)؛ خدا کی گواہی:
 ۲۶/۹، ۱۰۷، ۳۲/۱۰ (خدا کی اضروی گواہی ۲۹/۱۰؛ گواہی کی خصوصیات ۲۹/۱۰)؛ خدا کیلئے علت کی نفی ۱۱۶/۹؛ خدا
 کی مالکیت: ۱۷/۹، ۱۸، ۱۲۹، ۳۰، ۳۱، ۵۵، ۶۶، ۶۸ (اس کی اضروی مالکیت

۱۰/۳۰، اسکے آثار ۱۰/۵۶، ۶۶؛ خدا کی مالکیت اور توحید ۱۰/۶۶؛ خدا کی محبت: (اس کا سبب ۹/۳، اسکے عوادل ۹/۴)؛ خدا کی مشیت: ۹/۱۵، ۲۴، ۲۸، ۵۱، ۵۲، ۱۰۶، ۱۰/۳۹ (اس کا حتمی ہونا ۱۰/۹۹؛ اس کا دائرہ کار ۱۰/۳۹؛ اس کا سرچشمہ ۹/۲۸؛ اس کی اہمیت ۱۰/۲۵، ۳۹، ۹۹؛ اس کی تاثیر ۹/۱۱۶؛ اس کی خصوصیات ۹/۱۰۶؛ اسکے آثار ۱۰/۱۲، ۱۹)؛ خدا کی مہربانی: ۹/۵ (اس کی نشانیاں ۹/۲۴؛ اسکے آثار ۹/۹۹)؛ خدا کی طرف سے مہلت: (اس کا سرچشمہ ۱۰/۱۹)؛ خدا کی ناپسندی ۹/۳۶، ۳۷؛ خدا کی نسبت بے رغبتی: (اس کی نشانیاں ۹/۵۹)؛ خدا کی نصرت: ۹/۳۰، ۲۶ (اس کی اہمیت ۹/۲۵)؛ اس کی خاص نصرت ۹/۳۰؛ اسکے آثار ۹/۲۵، ۳۰)؛ خدا کی نصیحت ۹/۲، ۳، ۴، ۵۳، ۵۵، ۹۵، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۲۹؛ ۱۰/۱۳، ۲۸، ۸۹، ۱۰۵؛ خدا کی نظارت: ۹/۹۳؛ ۱۰/۱۳، ۶۱ (اس کے عوادل ۱۰/۶۱)؛ خدا کی نعمتیں ۹/۲۱، ۳۰، ۱۱۵؛ ۱۰/۶۳، ۶۴؛ خدا کی نفرین: ۹/۳۰، ۱۲۷؛ خدا کی نواہی ۹/۳۶، ۵۵، ۸۳، ۸۵، ۹۳، ۱۰۸، ۱۰/۲۵، ۵۱، ۸۹، ۱۰۵، ۱۰۶؛ خدا کی ولایت: ۹/۵۱، ۱۱۶، ۱۰/۳۰ (اضروی ولایت ۱۰/۳۰)؛ خدا کی ہدایت: ۹/۲۳، ۸۰، ۱۰/۲۵، ۳۵ (اس سے روگردانی کرنا ۱۰/۳۵)؛ اس سے محروم رہنے کے عوادل ۹/۱۱۵؛ اس کا سبب ۱۰/۹؛ اسکے آثار ۱۰/۹۳، ۹۴)؛ خدا کے افعال: ۹/۲۴، ۳۰، ۳۶، ۵۱، ۱۱۸؛ ۱۰/۲۰، ۲۳، ۳۰، ۳۲، ۴۳، ۴۵، ۴۶، ۸۱، ۸۲، ۸۹، ۹۰، ۹۲، ۹۳، ۱۰۰، ۱۰۳، ۱۰۷)؛ (انکھا مقام ۱۰/۲۲)؛ ان میں حکمت ۹/۶۶)؛ خدا کے اوامر ۹/۱، ۲، ۳، ۵، ۶، ۱۲، ۲۹، ۳۶، ۴۱، ۴۳، ۸۳، ۱۰۳، ۱۲۳؛ ۱۰/۸۷، ۹۲) (انکا سرچشمہ ۹/۱۰۳)؛ انکی خصوصیات ۹/۱۵؛ انکی مخالفت کے آثار ۹/۱۱۵)؛ خدا کے ساتھ عہد: ۹/۴۵، ۴۶ (اس کا سبب ۹/۴۵)؛ خدا کے عطیے ۹/۲۶، ۵۵، ۴۶؛ ۱۰/۸۸، ۱۰۳) (انکا سبب ۹/۵۹)؛ ان سے راضی ہونا ۹/۵۹)؛ ان سے ناخوش ہونا ۹/۵۹)؛ خدا کے کلمات: ۱۰/۸۲) (انکا حتمی ہونا ۱۰/۶۳)؛ خدا کے وعدے: ۹/۲۸، ۵۹، ۴۱، ۴۲، ۹۹؛ ۱۰/۳، ۲۰، ۶۵، ۱۰۹) (انکا حتمی ہونا ۹/۱۰۳، ۱۱۱، ۱۰/۳، ۵۵، ۶۳)؛ انکا حق ہونا ۱۰/۳، ۵۵)؛ انکا سرچشمہ ۹/۴۱)؛ انکی سند ۹/۱۱۱)؛ انکے وقوع پذیر ہونے کی نشانیاں ۱۰/۵۵)؛ انکے وقوع پذیر ہونے کے عوادل ۹/۴۱، ۵۳) (۵۳/۱۰)

نیز رک: اطاعت، اقرار، امیدواری، ایمان، بہتان باندھنا، پناہ طلب کرنا، توکل، حمد، خدا پر بہتان باندھنے والے؛ خدا کا فضل؛ خدا کا لطف، خدا کی ادا، خدا کی رافت، خدا کے عطیے، خدا کے کارندے، خدا کے محبوب، خدا کے مغضوب، خوف، دشمن، دشمنی، دوستی، ذکر، ربوبیت، رضاء خدا، سر تسلیم خم کرنا، شکر، ضروریات، عبادت، عقیدہ، غفلت، کفر، محبت، محمد (ص)، مدد طلب کرنا، نافرمانی، وسیلہ بنان

خدا پر بہتان باندھنے والے: (انکا انجام ۱۰/۱۷)؛ انکو دھمکی ۱۰/۶۰؛ انکی فطرت ۱۰/۱۷)

خدا کا فضل: اس سے محروم لوگ ۱۰۴/۱۰؛ یہ جنکے شامل حال ہے ۵۹/۹، ۱۰۴/۱۰

خدا کی رضا: اس سے محروم لوگ ۹۶/۹؛ یہ جنکے شامل حال ہے ۴۲/۹، ۱۰۰

خدا کی سنتیں: امتحان کی سنت ۱۶، ۱۲۶/۹؛ تدریج والی سنت ۵۵/۹؛ مہلت والی سنت ۱۱، ۱۹/۱۰؛ مہلت عذاب والی

سنت ۳۴، ۱۰۲/۱۰؛ نجات دینے والی سنت ۱۰۳/۱۰؛ ہدایت والی سنت ۱۱۵/۹

خدا کی طرف بازگشت: ۱۰۳، ۴۰، ۵۶، ۳۰، ۳/۱۰

(اس کا حتمی ہونا ۹۳/۹، ۱۰۵، ۴۰/۱۰؛ اس کا وعدہ ۳/۱۰) نیز رک ذکر

خدا کی عطائیں: یہ جن کے شامل حال ہے ۵۹/۹

خدا کی ملاقات: خدا کی ملاقات کا وقت ۴۴/۹، ۴/۱۰، ۱۵؛

خدا کی ملاقات کو جھٹلانا: (اسکے آثار ۸/۱۰) نیز رک امید رکھنا اور قیامت

خدا کی مہربانی: اس سے محروم لوگ ۶۴/۹؛ یہ جنکے شامل حال ہے ۳۳/۹

خدا کے پیغمبر (ص): ۳۳/۹، ۶۱، ۱۶/۱۰، ۳۴

خدا کے کارندے ۱۳/۹، ۵۲، ۳/۱۰

خدا کے محبوب لوگ: ۱۰، ۱۰۸، ۸۵، ۴۳، ۴/۳، ۶۲

خدا کے مغضوب لوگ: ۲۴/۱۰

خرفات: رک جاہلیت

خرد: رک عقل

خزانہ: اس سے مراد ۳۳/۹؛ اسکی کیفر ۳۳/۹ (اسکی اخروی کیفر ۳۵/۹)؛ اسکی مقدار ۳۳/۹

خسارہ: رک نقصان

خشوع: رک ابراہیم

خصومت: رک دشمنی

خضوع: اسکی اہمیت ۱۴/۹، ۱۸ نیز رک دعا

خطا:

ناقابل بخشش خطا ۳۳/۹ نیز رک جنگ، خطاکار لوگ اور رہبری
خطاکار لوگ: ان کے ساتھ سلوک (اسکی روش ۱۱۸/۹) ان کے ساتھ رابطہ (اسے ترک کرنا ۱۱۸/۹)
خلقت: رک خاص موارد

خواری: رک ذلت

خواہش پرستی: اس سے اجتناب کرنا: (اسکی اہمیت ۱۵/۱۰)

خوبصورتی: رک تمایلات

خود: اپنے پر ظلم ۳۶/۹، ۴۰، ۲۳/۱۰؛ اپنے خلاف اقرار ۴۵/۹؛ (اسکے آثار ۳۳/۱۰)

خود پسندی: رک عجب

خود سر لوگ: انکا سرور ۲۳/۱۰؛ یہ آخرت میں ۲۳/۱۰

خود فراموشی: اس کا سبب ۶۴/۹

خوشبختی: رک سعادت

خوشخبری: رک بشارت

خوش فہمی: رک مسلمان اور مؤمنین

خوشی: رک سرور

خوف: اسکے آثار ۵۶/۹؛ بنی اسرائیل کے بڑے لوگوں کے شکنجوں کا خوف ۸۳/۱۰؛ خوف اور امید ۱۰۲/۹؛ خوف جنگ

۳/۹؛ خوف خدا: (اسکی اہمیت ۱۳، ۱۸/۹)؛ خوف دور کرنے کے عوامل ۶۲، ۶۳، ۸۳، ۶۳؛ دشمن کا خوف ۱۳/۹؛

عذاب اضروی کا خوف: (اسکے آثار ۱۵/۱۰)؛ غیر خدا کا خوف: ۱۳، ۱۸/۹؛ فرعون کے شکنجوں کا خوف ۸۳/۱۰؛ فقر کا

خوف: (اسکے آثار ۲۸/۹)؛ نیز رک اولیاء خدا، بنی اسرائیل، ظالم لوگ، محمد (ص)، مسلمان اور منافق لوگ

خوف و وحشت: رک سرزمین اور فرعون

خیانت: رک منافقین خیانت کرنے والے: رک اسلام اور محمد (ص)

خیر: اس سے محروم لوگ ۶۴، ۸۸؛ اس کا سبب ۸۸/۹؛ اسکے عوامل ۱۰۵/۹؛ اسکے موارد ۳، ۸۹؛ خیر کا استحقاق:

(اس کا معیار ۱۰۴/۱۰)؛ خیر کا حاصل کرنا ۸۸/۹ نیز رک خیر خواہ لوگ اور خیر خواہی

خیر خواہ لوگ: خدا کے خیر خواہ لوگ ۹۱/۹ نیز رک محمد (ص)
 خیر خواہی: اسکے آثار ۹۱/۹؛ خدا کیلئے خیر خواہی ۹۱/۹ نیز رک جہاد، خیر خواہ لوگ، دین، دینی راہنما اور محمد (ص)

"د"

دار السلام: (اس سے مراد ۲۵/۱۰)

دار الکفر: ۸۶/۱۰

اس سے ہجرت ۸۶/۱۰ نیز رک قبلی لوگ

درجہ بدرجہ والی روش: رک خدا کی سنہیں

دریا: دریا کا طوفان: (اسکے عوالم ۲۲/۱۰): دریائی موجیں: (انکے عوالم ۲۲/۱۰) نیز رک بنی اسرائیل، دریا نوردی کرنے والے اور دعا

دریا نوردی کرنے والے: انکی خوشنودی؛ انکی خوشنودی کے عوالم ۲۲/۱۰

دشمن: خدا کے دشمن: ۱۰۴، ۱۱۳ (انکی شکست ۱۱۱/۹): دشمن پر سختی کرنا ۱۲۳/۹؛ دشمن پر غضب ۱۲۳/۹؛ دشمن کا امن ۲/۹ (اس سے امن چھین لینا ۵/۹): دشمن کا تسلط: (اسکے آثار ۸/۹): دشمن کا محاصرہ: (اس کے اٹھانے کی شرائط ۵/۹): دشمن کا مقابلہ: (اسکے آثار ۲۸/۹): دشمن کو مہلت ۲/۹؛ دشمن کی امداد: (اسکے آثار ۱۰۹/۹، ۳): دشمن کی دوستی: (اس کا ناقابل اعتبار ہونا ۸/۹): دشمن کی ذلت: (اس کا سبب ۱۳/۹؛ اسکی شرائط ۱۳/۹؛ اسکے عوالم ۱۳/۹): دشمن کی سرکوبی: (اسکی اہمیت ۱۳/۹): دشمن کی موت: (اس کا سبب ۱۳/۹): دشمن کی نابودی: (اسکی شرائط ۱۳/۹): دشمن کی ہلاکت: (اسکے عوالم ۱۳/۹): دشمن کے ساتھ رابطہ ۱۶/۹؛ دشمن کے ساتھ معاہدہ ۳/۹؛ عہد شکنی کرنے والے دشمن ۱۳/۹، ۲ نیز رک آزر، اسلام، اظہار براءت، جنگ، جہاد، دوستی، دین، قرآن، محمد (ص)، مسلمان، منافقین، موسیٰ (ع) اور مؤمنین

دشمنی: اسلام سے دشمنی: (اس کا سرچشمہ ۹۸/۹): انبیاء سے دشمنی: (اسکی سزا ۳۹/۱۰): توحید سے دشمنی ۱۳/۹؛ خدا سے دشمنی ۶۳/۹ (اسکے آثار ۶۳/۹): دشمنی کا سرچشمہ ۳۹/۱۰؛ محمد (ص) سے دشمنی ۱۳/۹؛ ۶۳ (اس کا سرچشمہ ۹۸/۹؛ اسکے آثار ۶۳/۹) نیز رک آزر، دشمن، عیسائی، عیسائی علما، فرعون،

فرعونی لوگ، قوم نوح، محمد (ص)، مشرکین، منافقین، یہودی اور یہودی علم

دعا: اسکی اہمیت ۱۰/۹، ۱۲/۹۹؛ اسکے آداب ۸۸، ۸۶/۱۰؛ اس میں توسل ۸۸/۱۰؛ اس میں خضوع ۸۸/۱۰؛ ب-ے چارگی کے وقت دعا ۲۲/۱۰؛ پسندیدہ دعا ۸۸/۱۰؛ خالصانہ دعا: (اس کا قبول ہونا ۲۳/۱۰؛ اسکے آثار ۱۲/۱۰)؛ دریا کے طوفان کے وقت دعا ۲۲/۱۰؛ دعا کا قبول ہونا: (اسکی شرائط ۸۹/۱۰)؛ دعا کے عوامل ۱۲/۱۰؛ دعا میں استقامت ۸۹/۱۰؛ سختی میں دعا ۱۲/۱۰؛ ظالموں سے نجات کی دعا ۸۵/۱۰؛ کفار سے نجات کی دعا ۸۶/۱۰؛ ہجرت کی دعا ۸۶/۱۰؛ نیز رک ابراہیم، انسان، انفاق کرنے والے، بنی اسرائیل، بہشتی لوگ، حق طلب لوگ، دینی خدمت گزار لوگ، دینی راہنما، زکات، قبطنی لوگ، گناہ گار لوگ، محمد (ص)، مردے، مشرکین، منافقین، موسیٰ (ع)، مؤمنین اور ہارون دعوت: اس کا فلسفہ ۱۰۸/۱۰

دفاع: اسکی اہمیت ۳۶/۹؛ دفاع حرمت والے مہینوں میں ۳۶/۹؛ نیز رک جنگ

دل: دل پر مہر لگنا: (اس کا سبب ۸۴/۹، ۹۳؛ اسکے آثار ۹۳/۹؛ ۸۸/۱۰؛ ۴۳؛ اسکے عوامل ۴۳/۱۰)

دل کا کردار و تاثیر ۸۸، ۴۳/۱۰؛ دل کی بیماری: (اسکی نشانیاں ۱۲۵/۹؛ اسکے آثار ۱۲۵/۹)؛ وہ جن کے دلوں پر مہر ہے (انکا ایمان ۸۸/۱۰)؛ نیز رک مؤمنین اور منافقین

دلجوئی: رک جہاد، خدا، گناہ گار لوگ، مجاہدین اور محمد (ص) (ص)

دن: اس میں کوشش ۶۴/۱۰؛ دن اور توحید ربوبی: ۶۴/۱۰؛ دن کا روشن ہونا ۶۴/۱۰؛ دن کی خلقت: (اس کا فلسفہ ۶۴/۱۰)؛ دن کی گردش ۶/۱۰؛ نیز رک شب اور نعمت

دنیا: اس کا بے امن ہونا ۲۳/۱۰؛ اس کا فریب دینا ۲۳/۱۰؛ اس کا کردار ۱۳/۱۰؛ دنیا سے ناپسندیدہ استفادہ ۲۳/۱۰؛ دنیا کا آنا: (اسکے آثار ۲۲/۱۰)

دنیا کا پشت کرنا (اسکے آثار ۲۲/۱۰)؛ دنیا کا ختم ہو جانا ۳۳/۱۰؛ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا ۳۸/۹؛ دنیا کے بارے میں جہالت: (اسکے آثار ۲۳/۱۰)؛ دنیا مقام عمل ۲۳/۱۰، ۲۴، ۳۰؛ نیز رک آخرت، دنیا طلب لوگ، دنیا طلبی

دنیا طلب لوگ: ۹/۹؛ ۴/۱۰

انکو دھمکی ۲۳/۹؛ انکی خواہش ۳۸/۹؛ نیز رک مثالیں

دنیا طلبی: اس سے اجتناب ۲۳/۱۰؛ اس سے نہی ۲۵/۱۰؛ اس کا سبب ۴/۱۰؛ اس کا فسق ہونا ۲۳/۹؛ اس کا ناپسندیدہ ہونا ۴/۱۰؛ اسکی مذمت ۲۳/۹، ۳۸، ۶۹، ۴/۱۰، ۲۳؛ اسکی نشانیاں ۳۸/۹؛ اسکے آثار ۲۳/۹، ۳۸، ۹۸؛ ۸/۱۰، ۲۳؛ اسکے عوادل ۳۱/۹، ۲۳/۱۰ نیز رک دنیا طلب لوگ؛ عیسائی علما؛ کفار؛ مشرکین، منافقین اور یہودی علم دور اندیشی: اسکی نشانیاں ۲۳/۱۰

دوزخ: رک جہنم دوزخی لوگ: رک جہنمی لوگ

دوستی: اسلام کے دشمنوں کے ساتھ دوستی ۲۳/۹؛ صرام دوستی ۲۳/۹؛ خدا کے ساتھ دوستی ۱۶/۹؛ دشمن کے ساتھ دوستی ۱۶/۹؛ دین کے دشمنوں کے ساتھ دوستی ۲۳/۹؛ (اس کا صرام ہونا ۲۳/۹) کافر باپ کے ساتھ دوستی ۲۳/۹؛ کافر بھائی کے ساتھ دوستی ۲۳/۹؛ کافر رشتہ داروں کے ساتھ دوستی ۲۳/۹؛ کفار کے ساتھ دوستی ۲۳/۹ (اس کا صرام ہونا ۲۳/۹؛ اسکے آثار ۲۳/۹؛ اسکے احکام ۲۳/۹)؛ محمد (ص) سے دوستی ۱۶/۹؛ مؤمنین کے ساتھ دوستی ۱۶/۹

نیز رک خدا، دشمن، کفار، محمد (ص)، مشرکین اور مؤمنین

دولت: رک حکومت // دو نیکیوں میں سے ایک: اس سے مراد ۵۲/۹

دین: دشمنان دین ۱۰۴/۹؛ (انکا انجام ۲۶/۹؛ انکو مہلت ۳۶/۱۰؛ انکی امداد کے آثار ۱۰۹/۹؛ انکی ذلت ۱۳/۹؛ انکی سازش ۱۲۳/۹؛ ان کی سزا ۲۶/۹؛ انکی شکست ۱۳/۹، ۲۶؛ یہ اور قرآن کے معارف ۱۲۳/۹)؛ دین اور رہائش گاہ ۸۴/۱۰؛ دین اور سیاست ۴۸/۱۰؛ دین جاوید ۳۲/۹؛ دین حق ۲۹، ۳۳/۹ (اس سے مراد ۳۳/۹؛ اسکی کامیابی ۳۳/۹)؛ دین حنیف ۱۰۵/۱۰ (اس سے انحراف ۱۰۵/۱۰)؛ دین سے جاہل ہونا: (اسکے آثار ۹۸/۹)؛ دین سے سوء استفادہ کرنا ۴۳/۹؛ دین شناسی: (اس کا پیش خیمہ ۱۲۲/۹؛ اسکی اہمیت ۱۲۲/۹) دین فروشی: (اس کا ناپسندیدہ ہونا ۹/۹)

دین کا ادراک کرنا: (اس سے محروم ہونا ۸۴/۹؛ اس کا سبب ۹۴/۹)؛ دین کا سیکھنا ۱۲۲/۹ (اس کا فلسفہ ۱۲۲/۹؛ اسکی اہمیت ۶/۹)؛ دین کا قبول کرنا ۱۰۰/۹؛ دین کا محکم و ثابت ہونا: (اس میں موثر عوامل ۱۱۱/۹)؛ دین کا مذاق اڑانا ۶۳/۹؛ دین کا مقابلہ: (اس کا سبب ۹/۹)؛ دین کو جھٹلانا: (اس کا سبب ۳۹/۱۰)؛ دین کو سمجھنا ۱۲۲/۹ (اس کا فلسفہ ۱۲۲/۹)؛ اس کا وجوب ۱۲۲/۹؛ اسکی اہمیت ۱۲۲/۹؛ اسکے احکام ۱۲۲/۹)؛ دین کی اجتماعی ذمہ داری ۸۴/۱۰؛ دین کی امداد: (اسکے آثار ۱۰۰/۹)؛ دین کی اہانت: (اس کا جرم ۶۵/۹)؛

دین کی اہانت کرنے والے: (انکی توبہ ۴۳/۹); دین کی اہمیت ۲۸/۹; دین کی تبلیغ: (اس کا وجوب ۱۲۲/۹; اسکی اہمیت ۱۰/۹، ۱۵/۱۲۲، اسکی پاداش ۴۲/۱۰; اسکے احکام ۱۲۲/۹); دین کی تحریف (اس کا گناہ ۱۵/۱۰، اس کا ممنوع ہونا ۱۵/۱۰، اسکے آثار ۱۵/۱۰); دین کی حفاظت کرنے والے ۹۰/۹; دین کی حمایت: (اسکی قدر و قیمت ۱۰۰، ۱۰۱/۹); دین کی قدر و قیمت ۹/۹، ۳۱، ۱۱۱; دین کی کامیابی ۲/۹; دین کی مخالفت: (اس سے خوش ہونا ۸۱/۹); دین کی وحدت ۳۴/۱۰; دین کے ارکان ۱۸/۹; دین کے اصول ۱۰۳/۱۰; دین کے اہداف: (انکا وقوع پذیر ہونا ۱۳/۹); دین کے ساتھ کھیلنا ۶۵/۹ (اس کا صرام ہونا ۶۵/۹); دین کیلئے خیر خواہ ہونا ۹۱/۹; دین میں اجبار: (اسکی نفی ۱۰۸/۱۰، ۹۹); دین میں اختیار ۹۹/۱۰، ۱۰۸ (اس کا سرچشمہ ۹۹/۱۰; اسکے دلائل ۹۹/۱۰); ضروریات دین ۱۱/۹

نیز رک ادیان، امتیں، پہلے پہلے انسان، جزیرۃ العرب، جنگ، دوستی، دینداری، علما، کفار اور منافقین
دینداری: اسکے درجے ۱۱۹/۹; اس میں منافقت ۶۳/۹; یہ تاریخ میں ۱۹/۱۰; یہ سختیوں میں ۱۰۰/۹
دینی روابط: انکی اہمیت ۱۱۳/۹

دینی رہنما: انکا مقام ۱۲۰/۹; انکی اطاعت نہ کرنا ۱۲۰/۹; انکی تاثیر ۸۳/۹، ۱۰۳; انکی ذمہ داری ۶۰/۹، ۶۱، ۷۳، ۸۳، ۹۳، ۹۹، ۱۰۳، ۱۰۸، ۱۱۵/۱۰، ۱۶، ۳۱، ۸۹، ۱۰۳، انکی صفات ۶۱/۹; انکے اختیارات: ۳۹/۹، ۵۸، ۵۹، ۶۶، ۸۳ (انکا دائرہ اختیار ۹/۹، ۷، ۸۶); ان کیلئے خیر خواہی ۹۱/۹; دینی راہنما اور زکات لینا ۱۰۳/۹; دینی راہنماؤں کا پیش قدم ہونا ۱۰۸/۹ (اسکی اہمیت ۸۸/۹); دینی راہنماؤں کا شکریہ ادا کرنا: (اسکی اہمیت ۹۹/۹); دینی راہنماؤں کی اتباع کرنا ۱۲۰/۹; دینی راہنماؤں کی دعا: (اسکے آثار ۱۰۳/۹); دینی راہنماؤں کی شرعی ذمہ داری ۱۰۳/۹; دینی راہنماؤں کی ہمراہی: (اسکے موانع ۸۳/۹); دینی راہنماؤں کے ہمراہ جنگ کرنا: (اسکی قدر و قیمت ۸۳/۹); یہ اور اطاعت نہ کرنے والے ۹۳/۹; یہ اور صدقات لینا ۱۰۳/۹، ۱۰۳; یہ اور لوگ ۱۶/۱۰; یہ اور لوگوں کی باتوں پر کان دھرنا ۶۱/۹; یہ اور منافقین ۸۳، ۶۶/۹ / نیز رک اطاعت، مسلمان اور منافقین

"ذ"

ڈ: رک خوف

ڈرانا: رک تربیت، خدا، قرآن، قوم نوح، گمراہ لوگ، لوگ، معاشرہ اور ہدایت

ذکر: آتش جہنم کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۸۲/۹); اخروی سزاؤں کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۸۱/۹); اقتصادی مشکلات کا ذکر کرنا: (اسکی اہمیت ۲۸/۹); امور کے انجام کا ذکر کرنا ۸۵/۹; تاریخ کا ذکر کرنا ۲۵/۹; توحید کا ذکر کرنا: (اسکی اہمیت ۱۰۵/۱۰); اسکے آثار ۱۲۹/۹); جنگ میں شرکت نہ کرنے والوں کے عمل کا ذکر کرنا: (اسکی اہمیت ۹۳/۹); حدود خدا کا ذکر کرنا: (اسکی اہمیت ۱۲۳/۹); حیات اخروی کا ذکر کرنا: (اسکی اہمیت ۳۸/۹); خدا کا ذکر کرنا: (اس کا سبب ۴۵/۹); اسکے اہمیت ۱۲/۱۰; اسکے روش ۱۰۳/۱۰; اسکے آثار ۶۷/۹، ۱۰۸; اسکے عوامل ۲۲/۱۰; یہ آسائش کی حالت میں ۱۲/۱۰; یہ سختی میں ۱۲/۱۰); خدا کی امداد کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۱۲۳/۹); خدا کی حکمرانی کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۳/۱۰); خدا کی حمایت کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۱۲۳/۹); خدا کی خالقیت کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۳/۱۰); خدا کی خصوصیات کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۱۰۶۵/۱۰); خدا کی ربوبیت کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۱۰۵/۱۰); خدا کی رحمت کا ذکر کرنا ۱۰۳/۹; خدا کی طرف بازگشت کا ذکر کرنا ۹۳/۹; خدا کی عزت کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۱۰۶۵/۱۰); خدا کی نظارت کا ذکر کرنا ۱۰۵/۹; خدا کے توبہ قبول کرنے کا ذکر کرنا ۱۰۳/۹; خدا کے سننے کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۱۰۶۵/۱۰); خدا کے علم کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۱۰۶۵/۱۰); خدا کے علم غیب کا ذکر کرنا ۱۰۵/۹; ذکر کے آثار ۱۰۵/۹; عمل پر نظر رکھنے والوں کا ذکر کرنا ۱۰۵/۹ (اسکے آثار ۹۳/۹); غزوہ حنین کا ذکر کرنا ۲۵/۹; قیامت کا ذکر کرنا: (اسکی اہمیت ۲۸، ۳۵/۱۰); محمد (ص) کی نظارت کا ذکر کرنا ۱۰۵/۹; محمد (ص) کے فضائل کا ذکر کرنا ۱۲۸/۹; منافقین کی خیانت کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۹۳/۹); منافقین کی سازش کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۹۳/۹); منافقین کے عمل کا ذکر کرنا: (اسکی اہمیت ۹۳/۹); موت کا ذکر کرنا: (اسکے آثار ۱۰۳/۱۰); مؤمنین کی نظارت کا ذکر کرنا ۱۰۵/۹; ناپسندیدہ عمل کا ذکر کرنا: (اسکے عوامل ۲۲/۱۰)

ذکر کرنے والے: سختی میں خدا کا ذکر کرنے والے ۱۲/۱۰

ذلت: اخروی ذلت: (اسکے عوامل ۶۳/۹; اسکے مرتبے ۲۷/۱۰); ذلت کا سبب ۹۳/۹; ذلت کے عوامل ۶۳/۹، ۸۶
نیز رک بنی اسرائیل، ثروتمند لوگ، جہاد، جہنم دشمن، دین، غزوہ تبوک، کفار، گناہ گار لوگ، مشرکین اور منافقین
ذمہ داری: اجتماعی ذمہ داریاں ۷۱/۹; دینی ذمہ داریاں: (انکی حفاظت کرنا ۱۲۲/۹); ذمہ داری سے فرار ۳۹/۹، ۷۶; ذمہ داری کے عوامل ۱۲۰/۹; ذمہ داری کا سرچشمہ ۷۰/۹; ذمہ داری کی تقسیم ۱۲۲/۹ (اسکی حفاظت ۱۲۲/۹)

رات: اس میں آرام ۶۴/۱۰؛ اس میں تاریکی ۶۴/۱۰؛ رات اور توحید ربوبی ۶۴/۱۰؛ رات اور دن کا فرق ۶/۱۰؛ رات کی خلقت: (اس کا فلسفہ ۶۴/۱۰)؛ رات کی گردش ۶/۱۰؛ رات میں سونا ۶۴/۱۰ نیز رک تشبیہات اور نعمت

رازداری: رک منافقین

راضی ہونا: اچھے عمل پر راضی ہونا: (اسکے آثار ۳۱/۱۰)؛ خدا سے راضی ہونا ۱۰۰/۹ (اسکے آثار ۱۰۰/۹)؛ ناپسندیدہ عمل پر راضی ہونا: (اسکے آثار ۳۱/۱۰)

راہب: رک عیسائی علم

راہ خدا: اسکی اہمیت ۱۱۱/۹، ۱۱۲؛ اسکی قدر و قیمت ۱۹/۹، ۲۰، ۲۳، ۳۳، ۳۸، ۴۱، ۸۱، ۱۲۰؛ راہ خدا سے ممانعت: ۹/۹، ۱۳۳ (اس کا سبب ۹/۹)؛ راہ خدا کی تقویت: (اسکی اہمیت ۶۰/۹)؛ راہ خدا کی سختی ۱۲۰/۹؛ راہ خدا کے موانع ۸۸/۱۰

ربوبیت: خدا کی ربوبیت کو جھٹلانے والے ۳/۱۰، ۳۱، ۱۸؛ غیر خدا کی ربوبیت: (اس کا باطل ہونا ۳۰/۱۰) رحمت: اس سے محروم لوگ ۶۸/۹؛ اس سے محروم ہونا (اسکے آثار ۶۸/۹) اس کا سبب ۱۱۸/۹؛ اسکے عوامل ۱۲/۱۰؛ رحمت جنکے شامل حال ہے ۲۱/۹، ۲۲، ۴۱، ۹۹، ۱۱۴، ۱۱۸، ۱۰۴/۱۰؛ رحمت کا سرچشمہ ۴۳/۹؛ رحمت کا وعدہ ۹۹/۹ نیز رک مؤمنین

رخنہ اندازی: اسکے آثار ۳۷/۹ نیز رک مجاہدین اور منافقین

رزق: رک روزی

رشتہ دار: رشتہ داروں کے حقوق: (انکی اہمیت ۸/۹، ۱۰؛ ان کے سلسلے میں تجاوز کرنے کے عوامل ۱۰/۹)؛ رشتہ داروں کے سلسلے میں تجاوز کرنے والے ۱۰/۹

کافر رشتہ دار: (انکے ساتھ رابطہ ۲۳/۹) نیز رک دوستی، محبت

رشتہ داری: (اسکی قدر و قیمت ۱۱۳/۹)؛ رشتہ داری کے حقوق: (اسے ضائع کرنا ۸/۹؛ ان سے بے اعتنائی ۸/۹، ۱۰) نیز رک رشتہ دار، جذبات، محبت، محمد (ص) اور مشرکین

رفاہ و آسائش: اسکی اہمیت ۲۱/۱۰، اسکے آثار ۴۳/۹، ۱۲/۱۰، ۲۱ نیز رک ذکر، شکر، کفار، مسلمان، مشرکین اور منافقین

رفاہ و آسائش طلبی: رک منافقین

رمی جمرات ۳/۹

رنج: طویل رنج: (اسکے اسباب ۸۲/۹)

روایت: ۹/، ۱، ۲، ۳، ۵، ۸، ۱۹، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۵، ۴۸، ۵۰، ۵۵، ۵۸، ۶۰، ۶۱، ۶۶، ۶۷، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۶، ۷۷، ۷۹، ۸۳، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۲، ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۰/، ۱، ۲، ۳، ۹، ۱۰، ۲۰، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۹، ۳۰، ۳۳، ۵۰، ۵۳، ۵۷، ۵۸، ۶۲، ۶۳، ۷۳، ۷۴، ۸۳، ۸۵، ۸۷، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳

روح: اس کا باقی رہنا ۵۵/۹، ۸۵؛ اس کا جدا ہونا ۸۵/۹

روزی: اس سے استفادہ کرنا ۵۹/۱۰؛ اس کا صرام کرنا ۵۹/۱۰؛ اس کا سرچشمہ ۳۱/۱۰، ۵۹؛ اس کا فراہم کرنا ۳۱/۱۰؛ اس کا فلسفہ ۵۹/۱۰؛ اس کا نازل ہونا ۶۰/۱۰، ۵۹؛ اسکے منابع ۳۱/۱۰ نیز رک انسان اور بنی اسرائیل

ربائش گاہ: ربائش گاہ ادیان میں ۹۳/۱۰؛ ربائش گاہ تیار کرنا: (اسکی اہمیت ۸۷/۱۰) نیز رک بنی اسرائیل اور مؤمنین
 رہبر: اسکی استقامت ۸۹/۱۰؛ اسکی اہمیت ۱۳/۹؛ اسکی ذمہ داری ۱۲۸، ۳۸/۹؛ اسکی سعادت خواہی ۱۲۸/۹؛ اسکی
 شان ۸۶/۹؛ اسکی شرائط ۱۰۹/۱۰؛ اسکی صفات ۱۲۸/۹؛ اسکی مہربانی ۱۲۸/۹؛ اسکی اختیارات ۲۹/۹، ۳۳، ۱۰۳؛ رہبر
 کی خطا: (اس سے درگزر کرنا ۳۳/۹)؛ رہبر کی رافت اور نرمی ۱۲۸/۹؛ رہبر کی ہوشیاری: (اسکی اہمیت ۳۸/۹)؛ رہبر کے
 قریبی لوگ: (انکی ذمہ داری ۱۲۰/۹)؛ یہ اور جاہل لوگ ۸۹/۱۰؛ یہ اور لوگوں کی سعادت ۱۲۸/۹ نیز رک موسیٰ (ع)

رہنمائی کرنا: رک تبلیغ

ریا: رک منافقین

زبوں حالی: رک ذلت

زکات: اس پر مجبور کرنا ۱۰۳/۹؛ اسکی اہمیت ۵/۹، ۱۸، ۱۱، ۴۱، ۱۰۳، ۱۰۳؛ اسکی پاداش ۴۲/۹؛ اسکے آثار ۵/۹، ۱۸، ۴۱، ۱۰۳، ۱۰۳؛ اسکے احکام ۶۰/۹، ۱۰۳

زکات ادا کرنا: (اس کا دوام ۴۱/۹)؛ زکات دینے والا: (اسکے سکون کے عوامل ۱۰۳/۹؛ اسکے لئے دعا ۱۰۳/۹)؛ زکات سے مانعین: (انکا عذاب ۳۵/۹)؛ زکات سے ممانعت: (اس کا گناہ ۳۵/۹)؛ زکات کا جن چیزوں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے ۱۰۳/۹؛ زکات کا فلسفہ ۱۰۳/۹؛ زکات کی تاریخ ۹۸/۹؛ زکات کی تشویق ۱۰۳/۹؛ زکات کے مصارف ۶۰/۹؛ زکات لینے والا: (اسکو نصیحت ۱۰۳/۹؛ حقیقی زکات لینے والا ۱۰۳/۹)؛ زکات نہ دینا: (اسکے آثار ۱۰۳/۹)؛ زکات نہ دینے والے: (انکی نالائقی ۱۸/۹)؛ یہ صدر اسلام میں ۹۸/۹ نیز رک امیدواری، بادیہ نشین لوگ، توبہ کرنے والے، جہاد، دینی رہنما، گناہ گار لوگ، محمد (ص)، منافقین اور نیک لوگ

زمین: اس کا حادث ہونا ۳۶/۹؛ اس کا حاکم ۱۱۶/۹، ۳/۱۰؛ اس کا خالق ۳/۱۰؛ اس کا مالک ۱۱۶/۹؛ اسکی تدبیر ۳/۱۰؛ اسکے فوائد ۳۱/۱۰؛ اسکے موجودات ۱۰۱/۱۰؛ زمین کی خلقت: (اسکی تاریخ ۳/۱۰؛ اسکی مدت ۳/۱۰؛ اسکے مراحل ۳/۱۰)

زمین کی زینت ۲۳/۱۰ نیز رک انسان

زنا: رک غلام

زندگی: اجتماعی زندگی: (اسکی تاثیر ۱۶/۱۰؛ اسکی تاریخ ۱۹/۱۰)؛ برزخی زندگی: (اس کا وقت ۳۵/۱۰)؛ دنیوی زندگی: (اس کا وقت ۳۵/۱۰)؛ فردی زندگی: (اسکی تاثیر ۱۶/۱۰)؛ زندگی کی نعمت ۹۳/۱۰ نیز رک انسان، بنی اسرائیل، کفار اور مثالیں زندہ: اسے مردے سے نکالنا ۳۱/۱۰ نیز رک مردہ زندہ: اس کا سبب ۴/۱۰؛ اسکی اہمیت ۵۵/۹

زیارت: رک اہل قبور

زیرکی: رک منافقین

"س"

ساجدین: ان سے مراد ۱۱۲/۹

ساحر: رک جادوگر // سازش کرنے والے: انکا عذاب ۲۱/۱۰; انکو دھمکی ۲۱/۱۰ نیز رک انبیاء

سال اور مہینہ: بارہ مہینوں کا بہت پہلے سے ہونا ۳۶/۹; سال کا کردار ۵/۱۰; سال کے موسموں کا تبدیل ہونا ۶/۱۰; سال کے مہینوں کی تعداد ۳۶/۹ نیز رک امتحان، ذی الحج، ذیقعدہ، رجب، صفر، محرم سال کا حساب: اسکے وسائل ۵/۱۰
سالکین: انکی خصوصیات ۸۳/۱۰

سائین: ان سے مراد ۱۱۲/۹

سپاہ: رک فوج

ستائش: رک حمد

ستم: رک ظلم

ستم گر لوگ: رک ظالم لوگ

سجدہ: اسکی اہمیت ۱۱۲/۹

نیز رک مجاہدین، مؤمنین، اور نماز

سچائی: رک صداقت

سچے لوگ: رک صادقین

سحر: رک جادو سختی: اسکے آثار ۳۲/۹، ۱۲/۱۰، ۲۲; اس میں اطمینان ۳۰/۹; راہ خدا میں سختی برداشت کرنا:

۱۲۰/۹ (اسکی پاداش ۱۲۰/۹) اسکی قدر و قیمت ۱۲۰/۹; سختی سے نجات: (اسکے عوامل ۱۲/۱۰); سختی کا سبب

۱۲۰/۹; سختی میں استقامت: (اسکے عوامل ۸۳/۱۰) نیز رک: اطاعت، افشاء کرنا، انسان، ایمان، جنگ، جہاد، خدا کا

ذکر کرنے والے، دعا، دینداری، عذاب، عمل، غزوہ تبوک، غزوہ حنین، محسنین، مشرکین، منافقین اور مؤمنین

سر تسلیم خم کرنا: اسکا مقام (اسکی قدر و قیمت ۸۳/۱۰); خدا کی مشیت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۵۱/۹; خدا کے

سامنے سر تسلیم خم کرنا ۸۳/۱۰ (اسکی اہمیت ۸۳/۱۰، اسکے آثار ۸۳/۱۰)

سرزمین: اسلامی سرزمین (اسکے دفاع کی اہمیت ۳۸/۹); بنی اسرائیل کی سرزمین: (اسکی خصوصیات ۹۳/۱۰); سرزمین مصر: (اس سے ہجرت ۸۶/۱۰; اسکی تاریخ ۴۸/۱۰، ۸۶; اسکے حکمران ۴۸/۱۰; اس میں جادوگر ۴۹/۱۰; اس میں وحشت کے عوالم ۸۳/۱۰); قوم نوح کی سرزمین: (اسکے وارث ۴۳/۱۰)

سرکشی: رک عصیان

سرکشی: اس کا سبب ۴۳/۹، ۱۱/۱۰; اسکے آثار ۱۱/۱۰ نیز رک سرکشی کرنے والے

سرکشی کرنے والے: انکی سرگردانی ۱۱/۱۰; انکی محرومیت ۱۱/۱۰

سرگردانی اور پریشانی: اسکے عوالم ۳۵/۹ نیز رک سرکشی کرنے والے، غزوہ تبوک اور منافقین

سرور: دنیوی سرور: (اس کا کم ہونا ۸۲/۹; اسے اعتدال پر لانے کے عوالم ۸۲/۹; دنیوی سرور کے عوالم ۱۱۱/۹)

نیز رک جہاد، خود سر لوگ، دین، ظالم لوگ، غزوہ تبوک، قرآن، گناہ گار لوگ، محمد (ص)، منافقین، مؤمنین اور نیکی کرنے والے

سزا و کیفر: اخروی سزا: (اسکے اسباب ۶۳/۹، ۴۳، ۸۲; اسکے عوالم ۵۲/۱۰; اسکے مرتبے ۶۰/۱۰; اسکے مستحقین ۶۸/۹;

اس میں عدالت ۲۴/۱۰) اس کا گناہ کمے ساتھ متناسب ہونا ۶۴/۹، ۶۸، ۴۹، ۵۲/۱۰، ۲۴; اس کا نظام ۶۳/۹، ۶۴،

۶۸، ۴۰، ۴۹، ۱۵/۱۰، ۲۴، ۵۲; اسکے درجے ۶۸/۹، ۴۳، ۲۰/۱۰; اسکے مستحقین ۶۶/۹، ۳۰; اس میں عدل و انصاف

۵۳/۱۰; اس میں مساوات ۶۴/۹، ۶۸، ۱۵/۱۰; اس میں مہلت ۱۱/۱۰; دنیاوی سزا: (اسکے اسباب ۴۳/۹; اسکے

مستحقین ۶۶/۹); سزا اور اتمام حجت ۱۱۵/۹; سزا بغیر بیان کئے: ۳۴/۱۰ (اس کا ظلم ہونا ۴۰/۹); سزا کمے اسباب

۴۳/۹; سزا میں مہلت ۱۱/۱۰; موت کے ساتھ سزا ۳۰/۹ نیز رک آخرت اور منافقین

سزا: سزا کا اجر کرنا: (اس میں مصلحت ۶۶/۹); سزا کا جرم کے ساتھ متناسب ہونا ۴۹/۹; سزا کو شدید کرنا: (اسکے عوالم

۴۳/۹); سزا معاف کر دینا: (اسکے موارد ۹۱/۹) نیز رک اسلام، جہاد، فساد، قیامت، کفار اور مشرکین

سزا و جزا کا نظام: ۵۳/۱۰، ۴۲، ۴۱، ۶۶/۹

سعادت: اسکی نشانیاں ۸۵/۹؛ سعادت اضروی: (اسکے عوادل ۳۸/۹، ۹/۱۰)؛ سعادت چاہنا: (اسکی قدر و قیمت

۱۲۸/۹)؛ سعادت سے محروم لوگ ۹۵/۱۰

سعادت سے محرومیت: (اسکے عوادل ۹۵/۱۰)؛ سعادت کے عوادل ۳/۹، ۲۰، ۵۵، ۴۲، ۹/۱۰؛ سعادت کے موارد

۱۰۰/۹ نیز رک راہبری، مؤمنین اور مجاہدین

سفر: خوفناک سفر ۲۲/۱۰ نیز رک کشتی

سقائی کرنا: رک پانی پلان

سکینہ: اس سے مراد ۲۶/۹

سلام: بہشتی لوگ

سماعت: اسکی اہمیت ۳۱/۱۰

سنتیں: اچھی سنتیں ۸۳/۹؛ صدر اسلام کی سنتیں ۸۳/۹ نیز رک معاشرہ، خدا کی سنتیں، خدا کی سنتیں نیز رک معاشرہ

۹ ہجری: رک تاریخ

سوال: رک قیامت اور مشرکین

سوچ: رک اقتصاد

سورج: اسکو نورانی کرنے والا ۵/۱۰؛ اسکی خلقت ۵/۱۰؛ سورج کا نور (اس کا تنوع ۵/۱۰)؛ سورج کی نورانیت ۵/۱۰

سورہ: اسکی اصطلاح ۶۳/۹، ۸۶؛ سورہ صدر اسلام میں ۶۳/۹، ۸۶؛ سورہ کے عنوان کا انتخاب ۸۶/۹

سورہ توبہ: اس میں بسم اللہ ۱/۹

سونا: اس کا وقت ۶۴/۱۰

سونا جمع کرنا: اسکی سزا ۳۳/۹

سیاحت: اس سے ممانعت ۵/۹؛ ممنوع سیاحت ۵/۹ نیز رک مؤمنین

سیاست: رک دین

"ش"

شجاعت: رک جہاد // شخصیت: اسکی شناخت: (شخصیت کی شناخت کا ذریعہ ۱۶/۱۰) نیز رک اولیاء خدا، منافقین اور مؤمنین // شرح صدر: اسکی اہمیت ۶۱/۹ نیز رک محمد (ص)

شرک: اس کا سرچشمہ ۳/۱۰، اس کا گناہ ۱۴/۹، ۱۹/۱۰، اسکی بخشش ۱۴/۹، اس کے موارد ۳۱/۹، شرک پر اصرار: (اس کے آثار ۱۱۳/۹، ۵۳/۱۰، ۴۰)؛ شرک ربوبی: (اسکی نفی ۶۴/۱۰؛ شرک ربوبی کا غیر منطقی ہونا ۶۶/۱۰)؛ شرک سے نجات: (اسکی اہمیت ۱۱/۹)؛ شرک سے نہی ۱۰۵/۱۰؛ شرک عبادی ۱۰۵/۱۰، ۱۰۶؛ شرک کا بطلان: ۳۰/۱۰، ۳۲، ۳۳ (اس کے دلائل ۳۱/۱۰)؛ شرک کا ترک کرنا: ۲/۹، ۳، ۳۱ (اسکی دعوت ۱۵/۹؛ اس کے آثار ۵/۹)

شرک کا تعجب آور ہونا: ۳۲/۱۰؛ شرک کا ظلم ہونا ۱۰۶/۱۰؛ شرک کا غیر منطقی ہونا: ۱۸/۱۰، ۳۳، ۳۶، ۶۶، ۶۸ (اس کے دلائل ۱۲/۱۰)؛ شرک کی تاریخ ۳۰/۹، ۳۹/۱۰؛ شرک کی حقیقت ۱۰۳/۱۰، ۱۰۵؛ شرک کی شکست: (اس کا وعدہ ۶۵/۱۰)؛ شرک کی مذمت ۳۱/۱۰؛ شرک کے آثار ۲/۹، ۲۸، ۱۱۳؛ شرک کے عوامل ۴/۱۰

نیز رک آزر، اظہار براءت، تمایلات، جاہلیت، جنگ، عقیدہ، عیسائی، فرعون، قوم نوح، مشرکین، منافقین اور یہودی شرعی ذمہ داری: اس میں قدرت ۹۱/۹؛ صرح پر مبنی شرعی ذمہ داری:

(اس کا اٹھایا جانا ۹۱/۹)؛ شرعی ذمہ داری پر عمل کرنا: (اسکی اہمیت ۶۲/۱۰؛ اس میں بہانے بنانا ۴۵/۹؛ اس میں سستی ۱۲۰/۹؛ اس میں شک ۳۵/۹)؛ شرعی ذمہ داری سب کیلئے ۹۱/۹؛ شرعی ذمہ داری کا اٹھایا جانا: (اس کے عوامل ۹۱/۹)؛ شرعی ذمہ داری کا ترک کرنا: (اس کے عوامل ۸۶/۹)؛ شرعی ذمہ داری کی شرائط ۹۱/۹، ۴۰؛ شرعی ذمہ داری میں مساوات ۶۸/۹؛ شرعی ذمہ داریوں کا نظام ۶۸/۹

شریعت: رک دین

شعور: رک آسمان اور بت

شفاعت: اضروی شفاعت: اضروی شفاعت سے محروم لوگ ۲۴/۱۰؛ شفاعت کی شرائط ۹۱/۹ نیز رک آئمہ، بت، شفاعت کرنے والے، محمد (ص) مشرکین اور مؤمنین شفاعت کرنے والے:

یہ قیامت میں ۲/۱۰ نیز رک مشرکین

شقاوت (بدبختی): اسکے عوادل ۳۳/۱۰

شک: رک آیات خدا اور قرآن

شکر: اسکی اہمیت ۶۰/۱۰؛ خدا کا شکر: (اسکی اہمیت ۱۲/۱۰)؛ شکر آسائش کی حالت میں ۱۲/۱۰؛ شکر ادا کرنا: (اس کا وعدہ ۲۲/۱۰)؛ نعمت کا شکر: (اسکی اہمیت ۱۲/۱۰، ۲۱)

شکر کرنے والے: انکی اقلیت ۶۰/۱۰

شکست: اسکا سرچشمہ ۵۱/۹؛ اسکے عوادل ۲۵/۹

نیز رک ادیان، جہاد، حق، دشمن، دین، غزوہ حنین، کفار، کفر، محاربین، مشرکین، مفسدین، منافقین اور نفاق

شناخت: اسکے عوادل ۷۹/۹، اسکے موانع ۳۹/۹، اسکے وسائل ۹۳/۹، ۱۶/۱۰

نیز رک اسلام، اقدار، تاریخ، توحید، جہان خلقت، حق، دین، شخصیت، محشر اور مؤمنین

شنوائی: رک سماعت

شہادت (راہ خدا میں قتل): اسکی اہمیت ۵۲/۹؛ اسکی پاداش ۱۱۱/۹؛ اسکی قدر و قیمت ۱۱۱/۹ نیز رک مؤمنین

شہر: انکی ویرانی ۷۰/۹ نیز رک شہر نشینی

شہر نشینی: اسکے آثار ۱۰۱/۹؛ شہر نشینی میں انحراف: (اس کا خطرہ ۱۰۱/۹)؛ شہر نشینی میں منافقت: (اس کا خطرہ

۱۰۱/۹) نیز رک جزيرة العرب

شہود: ان سے مراد ۹۳/۹

شہدا: شہدا کا اطمینان: (اسکے عوادل ۱۱۱/۹)؛ شہدا کی بہشت: (اس کا ضامن ۱۱۱/۹)؛ شہدا کی پاداش ۱۱۱/۹: (اس

کا وعدہ ۱۱۱/۹)

شیبہ: اسکے فضائل ۱۹/۹

صادقین: ۱۱۹/۹

انکا انتخاب کرنا ۱۱۹/۹؛ انکا مقام ۱۱۹/۹؛ انکی عصمت ۱۱۹/۹ نیز رک اطاعت اور مؤمنین
 صالحین: انکا عمل ۴۵/۹؛ انکا مذاق اڑانا ۴۹/۹؛ انکی اخروی پاداش ۴۲/۹؛ انکی نشانیاں ۴۵/۹؛ انکی ہدایت ۹/۱۰؛ انکی
 ہم نشینی: (اسکی قدر و قیمت ۱۰۸/۹)؛ انکے حامی ۹/۱۰؛ انکے فضائل ۹/۱۰؛ یہ اور زکات ۴۵/۹؛ یہ اور صدقہ ۴۵/۹
 نیز رک منافقین

صبر: اسکی اہمیت ۲۰/۱۰ نیز رک ابراہیم، ایمان اور حق

صحابہ: انکی ذمہ داری ۱۲۰/۹

صداقت: اسکی دعوت ۱۱۹/۹؛ اسکی قدر و قیمت ۱۱۹/۹ نیز رک امام علی (ع)، توبہ غزوہ تبوک اور محمد (ص)،
 صدقات: انکے آثار ۱۰۳/۹، ۱۰۳/۹؛ انکے احکام ۶۰/۹، ۱۰۳/۹؛ انکے مصارف ۶۰/۹؛ ان میں فقر کا حصہ ۶۰/۹؛ ان میں
 مساکین کا حصہ ۶۰/۹؛ صدقات جس شے سے متعلق ہوتے ہیں ۶۰/۹، ۱۰۳/۹؛ صدقات کا فلسفہ ۶۰/۹، ۱۰۳/۹؛ صدقات کی
 اہمیت ۱۰۳/۹؛ صدقات کی تشویق: ۱۰۳/۹؛ صدقات کی تقسیم: ۵۸/۹ (اس کا ذمہ دار ۶۰/۹)؛ صدقات کی تملیک
 ۶۰/۹؛ صدقات کے عاملین: (کارندے) ۶۰/۹؛ (انکا حصہ ۶۰/۹؛ یہ صدر اسلام میں ۶۰/۹)؛ صدقات لینا: (اس سے مراد
 ۱۰۳/۹)؛ صدقہ لینے والے ۱۰۳/۹؛ صدقات میں بخل: (اسکی مذمت ۴۶/۹)؛ صدقات نہ دینا: (اسکے آثار ۴۴/۹، ۱۰۳/۹)؛
 یہ راہ خدا میں ۶۰/۹

نیز رک ابن سبیل، بادیہ نشین لوگ، بنی ہاشم، توبہ کمرنے والے، دینی راہنما، فقرا، قرض دار، گناہ گار، محمد (ص)،
 مساکین اور منافقین، مؤلفہ قلوب، نیک لوگ
 صراط مستقیم: ۱۰۵/۱۰

اس سے انحراف ۱۰۵/۱۰؛ اس سے مراد ۲۵/۱۰؛ اسکی ہدایت ۲۵/۱۰

صلح: غیر مسلموں کے ساتھ صلح ۱۲/۹

صلوات: اسکے احکام ۱۰۳/۹ نیز رک مؤمنین

"ض"

ضرورت مند لوگ: انکی ضرورت کو پورا کرنا ۶۰/۹، ۷۹

ضرورت مندی: اسکے آثار ۷۵/۹ نیز رک موجودات

ضروریات: اقتصادی ضروریات: (انہیں پورا کرنا ۶۰/۹، ۶۷); بخشش کی ضرورت ۹۱/۹، ۱۰۶; خدا کی ہدایت کی ضرورت

۱۰/۳۵; رحمت کی ضرورت ۹۱/۹; ضروریات پوری کرنا: (اسکا سرچشمہ ۵۹/۹) نیز رک ضرورت مند لوگ اور ضرورت

مندی ضعیف اور کمزور لوگ: انکا معذور ہونا ۹۱/۹

"ط"

طاغوتی لوگ: انکے مادی وسائل ۱۰/۸۸; طاغوتی لوگوں کی ثروت: (اسکے آثار ۱۰/۸۸)

طبیعت: رک تمایلات

طبیعی عوامل: انکا دائرہ ۱۰/۳; انکا کردار اور تاثیر ۳۰/۹ نیز رک خد

طعن: رک منافقین اور مؤمنین

طمع: اس سے اجتناب ۵۹/۹ نیز رک کفار اور منافقین

طوفان: رک دری

"ظ"

ظالم لوگ: ۱۹/۹، ۲۳، ۳۷، ۱۰۹، ۱۰/۵۲، ۸۵، ۱۰۶

انکا امتحان ۱۰/۸۵; انکا خوف ۱۰/۵۳; انکا عذاب ۱۰/۵۳; ان کا مہلک عذاب ۱۰/۱۳، ۵۲; انکی پشیمانی ۱۰/۵۳; انکی

سزا ۱۰/۵۳; انکی عاقبت (اسکا مطالعہ ۱۰/۳۹); انکی محرومیت ۱۹/۹، ۱۰۹; ظالموں کا اضروی عذاب ۱۰/۵۲، ۵۳;

ظالموں کا انجام: (اس کا مطالعہ ۱۰/۳۹); ظالموں کا انجام: (اس سے عبرت ۱۰/۳۹); ظالموں کا سرور ۱۰/۲۳; ظالموں

کا ظلم: (اس کا سبب ۱۰/۸۵); ظالموں کی نجات ۱۰/۸۵; (اسکے عوامل ۱۰/۸۷); ظالموں کے بارے میں فیصلہ ۱۰/۵۳

; یہ آخرت میں ۱۰/۲۳; یہ اور انبیاء ۱۰/۳۹; یہ تاریخ میں ۱۰/۳۹

ظاہر کو دیکھنا: اسکے آثار ۳۱/۹

ظلم: اس کا سرچشمہ ۳۳/۱۰؛ اسکی نشانیاں ۲۳/۹، ۳۴؛ اسکے آثار ۱۳/۱۰، ۳۹، ۵۲؛ اسکے موارد ۳۶/۹، ۱۰۹، ۱۰، ۵۲/۱۰، ۵۳؛ ظلم پر اصرار؛ (اسکے آثار ۴۰/۹)؛ ظلم کے درجے ۱۰/۱۰ نیز رک اقوام، انبیاء، بنی اسرائیل، خدا، خود، سزا، شرک، ظالم، لوگ، غزوہ تبوک، فرعون، فرعونی لوگ، قرآن، کفار، کفر، محمد(ص)، مسجد ضار، مشرکین اور معاشرہ ظن و گمان: اس کا غیر معتبر ہونا ۳۶/۱۰؛ اسکے احکام ۳۶/۱۰
ظن کی پیروی کرنا: (اس کا ممنوع ہونا ۶۶/۱۰؛ اسکی مذمت ۳۶/۱۰، ۶۶) نیز رک عقیدہ

"ع"

عابدین: ان سے مراد ۱۱۲/۹

عافیت طلبی: اس کا سبب ۸۶/۹ نیز رک منافقین

عاقبت: اس میں مؤثر عوامل ۳۹/۹، ۴۰، ۸۳، ۸/۱۰، ۲۴، ۳۰، ۴۳، ۹۵

عاقبت اندیشی: (اسکی اہمیت ۵۵/۹)

عالم حضرات: رک علم

عالم ذر: رک کفر

عبادت: خدا کی عبادت ۳۱/۹، ۳/۱۰؛ سب سے اہم عبادت ۵۳/۹؛ عبادت کا سبب ۱۱۲/۹، ۳/۱۰؛ عبادت کا محرک ۱۰۶/۱۰؛ عبادت کی نشانیاں ۱۱۲/۹؛ عبادت کے موارد ۳۱/۹؛ غیر خدا کی عبادت، ۱۰۵/۱۰، ۱۰۶؛ (اسکی حرمت

۱۸/۱۰) نیز رک مجاہدین، مسجد قبا اور مؤمنین

عباس بن عبدالمطلب: انکے فضائل ۱۹/۹

عبد: رک غلام

عبرت: اسکے عوامل ۶۹/۹، ۴۰، ۱۰، ۳۹/۱۲۶، ۴۱، ۴۳، ۹۲، ۹۸ نیز رک اقوام، اہل مدین، تاریخ، ظالم لوگ، فرعون، قوم ابراہیم، قوم ثمود، قوم عاد، قوم نوح، قوم یونس، کفار اور منافقین

عبودیت: اس کا سبب ۱۱۲/۹، اسکی اہمیت ۳/۱۰؛ اس میں اختیار ۳/۱۰ نیز رک مجاہدین، مؤمنین
عُجَب: (خود پسندی) اس سے اجتناب ۱۸/۹؛ اسکے آثار ۲۵/۹؛ اسکے عوائل ۲۵/۹ نیز رک مسرفین، مسلمان اور منافقین
عدالت: عدالت اجتماعی: (اسکی اہمیت ۳۷/۱۰) نیز رک پاداش، خدا، سزا، عذاب اور قضاوت
عداوت: رک دشمنی

عدو: بارہ کا عدد ۳۶/۹؛ تین کا عدد ۱۱۸/۹؛ چار کا عدد ۲/۹، ۳۶؛ چھ کا عدد ۳/۱۰؛ ستر کا عدد ۸۰/۹

عذاب: اخروی عذاب: ۳۵/۹ (اس سے نجات ۴۰/۱۰؛ اسکی شدت کے عوامل ۳۶/۱۰؛ اسکے اسباب ۱۵/۱۰، ۵۲، ۴۰؛ اسکے مرتبے ۴۰/۱۰؛ اس میں ہمیشہ رہنے والے ۵۲/۹؛ اسے جھٹلانے والے ۵۳/۱۰)؛ اس سے نجات ۱۰۳/۱۰؛ اس کا ذریعہ ۳۵/۹؛ اسکے آثار ۸۸/۱۰؛ اسکے اہل ۳۳/۹، ۶۱، ۱۱/۱۰، ۲۴، ۵۰، ۵۳، ۴۰، ۴۳، ۸۸، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۱۰۲؛ (انکی محرومیت کے دلائل ۹۸/۱۰؛ انکے کفر کے دلائل ۹۸/۱۰؛ ان کیلئے آیات خدا کا مفید نہ ہونا ۹۷/۱۰؛ اہل عذاب آسمانی کتابوں میں ۹۳/۱۰؛ اہل عذاب کی ضد ۹۷/۱۰؛ اہل عذاب کی محرومیت ۹۶/۱۰)؛ اولاد کے ساتھ عذاب ۸۵/۹؛ دردناک عذاب ۳/۹، ۳۳، ۳۵، ۳۹، ۶۱، ۷۹، ۹۰، ۹۷، ۳/۱۰؛ دنیاوی عذاب ۵۷/۹ (اس سے نجات ۱۰۳/۱۰؛ اس کا ذریعہ ۵۵/۹؛ اسکے اسباب ۷۰/۹)؛ دولت کے ساتھ عذاب ۸۵/۹؛ ذلت آمیز عذاب ۹۸/۱۰؛ شکست کے ساتھ عذاب ۳/۹؛ عذاب کا دور کرنا: (اسکے عوامل ۷۳/۹)؛ عذاب کی دھمکی ۳۹/۹، ۱۰، ۲۱/۱۰؛ عذاب کے اسباب ۳۳/۹، ۶۶، ۷۹، ۴/۱۰، ۵۳؛ عذاب کے مرتبے ۳/۹، ۳۳، ۳۵، ۳۹، ۶۱، ۶۸، ۷۹، ۹۰، ۱۰۱، ۳/۱۰، ۴۰، ۸۸، ۹۷، ۹۸؛ عذاب میں عدالت ۵۳/۱۰؛ عذاب میں ہمیشہ رہنے کے عوامل ۶۸/۱۰؛ گرم چاندی کے ساتھ عذاب ۳۳/۹، ۳۵؛ مہلک عذاب: ۱۳/۱۰، ۳۹، ۵۲، ۵۳ (اس سے نجات ۵۳/۱۰؛ اس سے نجات کے عوامل ۱۰۳/۱۰؛ اس کا حتمی ہونا ۵۳/۱۰، ۹۷؛ اس کا سبب ۸۸/۱۰، ۹۶؛ اس کا مذاق اڑانا ۳۸/۱۰؛ اس کا ممکن ہونا ۶۳؛ اس کا غرول ۳۷/۱۰؛ اس کا وقت ۳۹/۱۰؛ اسکی خصوصیات ۵۳/۱۰، ۵۰؛ اسکی خوفناکی ۵۳/۱۰؛ اسکی دھمکی ۳۹/۱۰، ۴۷، ۳۸، ۵۳، ۴۳، ۱۰۲؛ اسکی سختی ۹۸/۱۰؛ اسکے اسباب ۱۳/۱۰، ۹۸؛ اسے جھٹلانے والے ۵۳/۱۰؛ عذاب محمد (ص) کے بعد ۳۶/۱۰)

نعمت کے ساتھ عذاب ۸۵/۹

عذر: خدا سے عذر خواہی: (اسکے عوائل ۲۲/۱۰); عذر کا قبول ہونا: (اسکے موانع ۶۶/۹); عذر گناہ بدتر از گناہ ۶۶/۹
عرش: اس کا حاکم ۱۲۹/۹; اس کا مالک ۱۲۹/۹; اسکی تاثیر ۳/۱۰; اسکی صفات ۱۲۹/۹; جیومیٹری والی ایک مشکل
(شکل ہندسی) ۳/۱۰

عرفات: عرفات میں وقوف ۳/۹

عزت: اس سے محروم لوگ ۶۵/۱۰; اس کا سرچشمہ ۶۵/۱۰

عزیت: رک آبروز // عزیز (ع): رک یہودی

عصمت: رک صادقین اور محمد (ص)

عصیان: رک نافرمانی

عقاب: رک سزا و کیفر

عقل: بے عقل لوگ ۱۰۰/۱۰; بے عقلی: (اسکی نشانیاں ۲/۱۰، ۱۶، ۳۵; اسکے آثار ۹۳/۹، ۱۰۰/۱۰); عقل کا کردار
۱۶/۱۰; عقل کی نصحتیں ۳۵/۱۰ نیز رک تشبیہات

عقیدہ: اس میں آزادی ۱۰۸/۱۰; باطل عقیدہ: ۳۰/۹، ۳۱، ۳۰/۱۰، ۶۸; (اسکی سزا ۳۰/۹); بتوں کے باشعور ہونے کا
عقیدہ ۱۰۳/۱۰; تقدیر کا عقیدہ ۵۱/۹; توحید کا عقیدہ: ۱۸/۱۰ (توحید ربوبی کا عقیدہ ۳۲/۱۰); خدا کی الوہیت کا عقیدہ
۶۸/۱۰; خدا کی حکمرانی کا عقیدہ: (اسکے آثار ۳۱/۱۰); خدا کے خالق ہونے کا عقیدہ: ۳۱/۱۰ (اسکے آثار ۳۱/۱۰); خدا کے
رازق ہونے کا عقیدہ: (اسکے آثار ۳۱/۱۰); خدا کے رب ہونے کا عقیدہ: (اسکے آثار ۱۵/۱۰، ۳۱); شرک کا عقیدہ
۳۲/۱۰; عقیدہ سے آگاہی: (اسکی اہمیت ۶۸/۱۰); عقیدہ میں برہان: (اسکی اہمیت ۶۸/۱۰); عقیدہ میں ظن و گمان
۶۶/۱۰; عقیدہ میں موثر عوامل ۹۹/۹; غیر خدا کی ولایت کا عقیدہ ۳۰/۱۰; غیر خدا کے رب ہونے کا عقیدہ ۳۰/۱۰; موت
کے بعد زندگی کا عقیدہ ۱۰۳/۱۰ نیز رک عیسائی، فرعون، مشرکین، منافقین، مؤمنین اور یہودی

عیسائی علما: انکا انحراف ۳۳/۹; انکا خطرہ ۳۳/۹; انکا غصب کرنا ۳۳/۹; انکا مالی فساد ۳۳/۹; انکی اکثریت ۳۳/۹; انکی
بدعت ۳۱/۹; انکی حرام خوری ۳۳/۹; انکی دشمنی ۳۲/۹; انکی دنیا پرستی ۳۳/۹; انکے جرائم ۳۳/۹; عیسائی علما کا احترام
(اسکی مذمت)

۹/۳۱: عیسائی علما کا گمراہ کرنا ۹/۳۳ نیز رک اطاعت، عیسائی اور مسلمان

علت و معلول: ۱۰/۶۸

علم: اس کا کردار ۹/۱۲۰: اسکی اہمیت ۹/۹۴: اسکی قدر و قیمت ۹/۹۳: اسکے آثار ۹/۱۱، ۳۱، ۳۳، ۴۰، ۹۴

نیز رک انبیاء اور خدا: علما: انکی تشویق ۹/۱۱: انکی ذمہ داری ۹/۱۲۲: دنیا پرست علما: (انکا ناقابل اعتبار ہونا ۹/۳۳)
علماء دین: (یہ اور آسمانی کتابیں ۱۰/۹۳: یہ صدر اسلام میں ۱۰/۹۳): علما کے فضائل ۱۰/۵: یہ اور جنگ ۹/۱۲۲: یہ اور
قرآنی آیات ۱۰/۵: یہ اور مجاہدین ۹/۱۲۲

عمل: اسکے آثار ۹/۳۹، ۶۳، ۶۴، ۷۰، ۸۲، ۸۳، ۹۰، ۹۳، ۱۱۵، ۱۰۳/۱۰، ۱۳، ۳۰، ۳۱: (اسکے اضروی آثار ۹/۱۰۵،
۸/۱۰، ۲۴، ۳۰: اسکے دنیوی آثار ۱۰/۵۲: اسکے نفسیاتی آثار ۹/۷۷): پسندیدہ عمل: ۹/۱۳، ۹۹، ۱۰/۲۱، ۲۶، ۸۳، ۸۶،
۸۸: (اس کا معیار ۹/۹۱: اسکے دوام کے آثار ۹/۱۲۱): پوشیدہ عمل ۹/۷۸: جاہلانہ عمل ۱۰/۸۹: عمل سے آگاہی: (یہ
آخرت میں ۱۰/۲۳): عمل سے جہالت ۹/۱۰۵: عمل کا اضروی انجام ۱۰/۶۰: عمل کا مثبت ہونا: ۹/۱۲۰، ۱۰/۲۱ (اس
کا فلسفہ ۹/۱۲۱): عمل کا ضائع ہو جانا: ۹/۵۳ (اسکے عوامل ۹/۷۷، ۵۳، ۵۳): عمل کا قبول ہونا: (اسکے معیار ۹/۵۳،
۵۳): عمل کا مجسم ہونا ۹/۳۵: عمل کی پاداش ۹/۲۲، ۱۰/۳: عمل کی تشویق ۹/۱۱۱: عمل کی سزا: ۹/۶۳ (اسکی اضروی سزا
۱۰/۲۴): عمل کی فرصت ۱۰/۲۳، ۲۴، ۳۰: علم کی قدر و قیمت: ۹/۲۰، ۵۳: (اس کا معیار ۹/۹۹، ۱۰۴، ۱۰۹): عمل کی
نگرانی: ۹/۱۰۵، ۱۰۳/۱۰، ۶۱ (اسکی اہمیت ۹/۱۰۵): عمل کی نگرانی کرنے والے ۹/۱۰۵، ۱۰۳/۱۰، ۶۱: عمل کے گواہ
۹/۱۰۵، ۱۰۳/۱۰، ۶۱: عمل میں اخلاص: ۹/۱۰۹ (اسکے عوامل ۹/۹۹): عمل میں تقوا ۹/۱۰۹: عمل میں خدا کی رضا:
۹/۱۰۹: ناپسندیدہ عمل ۹/۹، ۱۹، ۳۷، ۳۸، ۲۷، ۳۲، ۶۸، ۹۳: (اس کا ترک کرنا ۱۰/۱۳: اس کا سبب ۱۰/۸: اس کا
معیار ۹/۹۱: اسکو مزین کرنا ۹/۳۷: اسکی اضروی سزا ۱۰/۵۲: اسکے آثار ۹/۸۲، ۸۷، ۸/۱۰: اسکے عوامل ۹/۷۸: اسے
مزین کرنے کے عوامل ۱۰/۱۲): نیک عمل کا سخت ہونا ۹/۱۱۷: نیک عمل کی نصیحت ۹/۱۰۵

عمل صالح: اسکی پاداش ۹/۱۲۰ (اسکا حتمی ہونا ۹/۱۲۰): اسکی قدر و قیمت ۹/۱۹: اسکے آثار ۹/۷۲، ۱۰۲، ۱۰/۳، ۹:
اسکے موارد ۹/۱۲۰: اس میں پیش قدم ہونے والے ۹/۱۰۰: برترین عمل صالح ۹/۱۹: عمل صالح اور ناپسندیدہ عمل کو
مخلوط کرنا ۹/۱۰۲ نیز رک ایمان

عملی روش: اسکی بنیادیں ۲۳/۹، ۸۲، ۸۳/۱۰

عورت: اس کا مرد کے برابر ہونا ۶۷/۹، ۷۱، ۷۲؛ اسکی اخروی پاداش ۷۲/۹؛ اسکی شرعی ذمہ داریاں ۶۸/۹؛ عورت اور جہاد ۸۳/۹؛ عورتوں کی ذمہ داری ۷۱/۹؛ منافق عورتیں: (انکا موقف ۶۷/۹؛ انکی سزا ۶۷/۹؛ یہ جہنم میں ۶۸/۹؛ یہ صدر اسلام میں ۶۷/۹، ۶۸)؛ مومن عورتیں: (انکا انجام ۷۲/۹؛ انکے عمل کی پاداش ۷۱/۹؛ انکے عمل کی قدر و قیمت ۷۱/۹) عہد: اسکے احکام ۱۱۳/۹؛ عہد کی وفا (اس کا واجب ہونا ۱۱۳/۹) نیز رک انسان؛ خدا؛ عہد شکنی اور منافقین عہد جدید: رک انجیل

عہد شکنی: اسکے آثار ۷۶/۹؛ ۷۷، خدا کے ساتھ عہد شکنی ۷۷/۹؛ عہد شکنی کا گناہ ۷۷/۹؛ عہد شکنی کی سزا ۷۷/۹ نیز رک انسان؛ ثعلبہ بن خطاب اور منافقین

عہد قدیم: رک تورات

عیب جوئی: اس کا گناہ ۷۹/۹؛ اس کی سزا ۷۹/۹ نیز رک محمد (ص)، منافقین اور مؤمنین

عید قربان: ۳/۹؛ ۵

عیسیٰ (ع): انکی الوہیت ۳۱/۹ نیز رک نافرمانی اور عیسائی

عیسائی: ان پر نفرین ۳۰/۹؛ انکا عیسائی علما کی اتباع کرنا ۳۱/۹، ۳۲؛ انکی افترا پردازیاں ۳۰/۹؛ انکی تبلیغ ۳۲/۹؛ انکی دشمنی ۳۲/۹؛ انکی مخالفت ۳۳/۹؛ انکی مذمت ۳۰/۹، ۳۱؛ انکی ناخوشنودی ۳۲/۹، ۳۳؛ عیسائیوں کا شرک ۳۱/۹، ۳۳ (اسکی سزا ۳۰/۹)؛ عیسائیوں کا عجز ۳۲/۹؛ عیسائیوں کا عقیدہ: ۳۰/۹، ۳۱؛ (اس کا سرچشمہ ۳۰/۹)؛ عیسائیوں کا کفر ۳۰/۹، ۳۲؛ یہ اور اسلام ۳۲/۹؛ یہ اور اسلام کا پھیلنا ۳۲/۹، ۳۳؛ یہ اور عیسیٰ (ع) ۳۰/۹؛ یہ اور عیسیٰ کا رب ہونا ۳۱/۹

عیسائیت: اس میں تثلیث ۳۱/۹ نیز رک عیسائی، عیسائی علما اور فرعون

عیش و عشرت میں رہنے والے لوگ: انکا حق کو قبول نہ کرنا ۱۲/۱۰؛ صدر اسلام کے عیش و عشرت میں رہنے والے لوگ: (انکی سازش ۲۱/۱۰؛ یہ اور قرآن ۲۱/۱۰؛ یہ اور محمد (ص) ۲۱/۱۰)؛ عیش و عشرت میں رہنے والے غافل لوگ

"غ"

غار ثور: رک ابو بکر اور محمد (ص) // غذا: اسکے ذرائع ۱۰/۲۳ // غرق: رک فرعون // غرور: رک تکبر اور عجب
 غزوہ تبوک: اسکے آثار ۸۸/۹، اس میں انصار ۱۱۴/۹؛ اس میں شرکت کیلئے سب کو جمع کرنا ۹۰/۹؛ جنگی انتظامات (انکا
 محدود ہونا ۹۲/۹)؛ اس میں محمد (ص) کی پیروی کرنے والے ۱۱۹/۹؛ غزوہ تبوک سے پہلے منافقین (انکے احکام ۸۳/۹)؛
 غزوہ تبوک سے محروم رہنا ۹۲/۹؛ غزوہ تبوک سے معذور لوگ (انکا غم ۹۲/۹، انکا گریہ ۹۲/۹؛ انکی محبت ۹۲/۹)؛ غزوہ
 تبوک کی سختی ۱۱۴، ۳۲/۹ (اس کے آثار ۱۱۴، ۳۲/۹)؛ غزوہ تبوک کی موسمی موقعیت ۸۱/۹؛ غزوہ تبوک کے بعد
 منافقین ۵۴/۹، ۸۳ (انکے احکام ۸۳/۹)؛ غزوہ تبوک کے توبہ کرنے والے (انکی صداقت ۱۰۳/۹)؛ غزوہ تبوک کے
 مجاہدین ۱۱۴/۹ (انکی ناخشندوی ۹۶/۹)؛ غزوہ تبوک گرمیوں میں ۸۱/۹؛ غزوہ تبوک میں شرکت ۱۲۰/۹؛ غزوہ تبوک میں
 شرکت سے گریز (اسکے آثار ۱۱۸/۹؛ اسکے عوامل ۳۲/۹)؛ غزوہ تبوک میں شرکت سے گریز کرنے والے ۳۵؛ ۳۳؛ ۳۳/۹
 ۱۱۸؛ ۸۳؛ ۸۱؛ ۳۸؛ ۳۴؛ ۳۶ (ان پر سختی کے آثار ۱۱۸/۹؛ ان سے درگزر کرنا ۹۵/۹؛ انکا اقرار ۱۰۲/۹، ۱۱۸؛ انکا انجام
 ۱۰۶/۹؛ انکا انفاق ۵۳/۹؛ انکا پناہ طلب کرنا ۱۱۸/۹؛ انکا پہلا تخلف ۸۳/۹؛ انکا جنگ تبوک سے گریز ۱۱۸/۹؛ انکا
 جھوٹ ۳۲، ۳۶، ۹۶؛ انکا سرور ۸۱/۹، انکا ظلم ۳۴/۹؛ انکا فساد پھیلانا ۳۴/۹؛ انکا کردار و تاثیر ۳۴/۹؛ انکا کفر ۵۳/۹،
 ۸۳؛ انکا معذرت کرنا ۹۳/۹؛ انکا نفاق ۵۳/۹؛ انکی آسائش طلبی ۳۲/۹؛ انکی معاشرتی حیثیت ۱۱۸/۹؛ انکی بخشش ۱۱۸/۹؛
 انکی تاویل ۳۲/۹؛ انکی توبہ ۱۰۳/۹؛ انکی توبہ کا قبول ہونا ۱۱۸/۹؛ انکی دنیا پرستی ۳۲/۹؛ انکی ذلت ۹۵/۹؛ انکی سرگردانی
 ۳۵/۹؛ انکی سزا ۹۰/۹؛ انکی قسم ۹۵، ۹۶/۹؛ انکی کوشش ۸۳/۹؛ انکی مذمت ۹۵، ۹۰/۹؛ انکی معاشرتی تنہائی ۱۱۸/۹؛
 انکی ہلاکت ۳۲/۹؛ انکے ساتھ نمٹنا ۹۵/۹؛ انکے ضمیر کا عذاب ۱۱۸/۹؛ انکے عذر کا رد ہونا ۹۳/۹؛ انکے گریز کا دوام ۹۳/۹؛
 یہ اور محمد (ص) ۹۳/۹؛ یہ اور مؤمنین ۹۵، ۹۶/۹)؛ غزوہ تبوک میں کامیابی ۹۴/۹ (اسکی ضمانت ۳۰/۹؛ اسکے آثار ۹۳/۹؛
 ۹۵)؛ غزوہ تبوک میں محمد (ص) ۸۳/۹؛ غزوہ تبوک میں مسلمان (انکی کامیابی ۳۲/۹)؛ غزوہ تبوک میں منافقین کے
 جاسوس ۳۴/۹؛ غزوہ تبوک میں مؤمنین ۱۲۰/۹؛ غزوہ تبوک میں مہاجرین ۱۱۴/۹ قصہ غزوہ تبوک ۳۸/۹؛ ۳۲؛ ۳۳؛ ۳۶؛
 ۸۱؛ ۸۳؛ ۸۸؛ ۹۰؛ ۹۲؛ ۱۱۴؛ ۱۱۸؛ ۱۱۹؛ ۱۲۰؛ منافقین کا غزوہ تبوک میں شرکت سے گریز ۳۳/۹؛ ۸۱

نیز رک شروتمند لوگ؛ مجاہدین؛ محمد(ص)؛ مسلمان اور منافقین؛ مؤمنین

غزوہ حنین: اس سے فرار ۲۵/۹، ۲۶ اس سے فرار کرنے والے (انکو دعوت ۲۴/۹)

اسکی شکست ۲۶/۹؛ اس میں خدا کی غیبی امداد ۲۵/۹، ۲۶؛ اس میں منافقین ۲۶/۹؛ غزوہ حنین کا قصہ ۲۵/۹، ۲۶

غزوہ حنین کی جیت: (اسکے عوادل ۲۶/۹)؛ غزوہ حنین کی سختی ۲۵/۹؛ غزوہ حنین کے کفار ۲۴/۹ (انکا اس میں عذاب

۲۶/۹، انکی اس میں شکست ۲۶/۹)؛ غزوہ حنین میں خدا کی امداد ۲۵/۹، ۲۶؛ غزوہ حنین میں سکون (اس کا نازل ہونا

۲۶/۹)؛ غزوہ حنین میں مجاہدین: (انکی کثرت ۲۵/۹)؛ غزوہ حنین میں محمد(ص): (آپ(ص) کی پریشانی ۲۶/۹)؛ غزوہ حنین

میں مسلمان ۲۵/۹، ۲۶؛ غزوہ حنین میں مؤمنین (انکا سکون ۲۶/۹) نیز رک ذکر

غصب: رک عیسائی علماء اور یہودی علم

غفران: رک بخشش

غفلت: آیات خدا سے غفلت ۹۲/۱۰ (اس کا ناپسندیدہ ہونا ۴/۱۰؛ اسکے آثار ۸/۱۰)؛ اسکے آثار ۳/۱۰، ۴، ۲۳؛ امداد خدا

سے غفلت: (اسکے آثار ۲۵/۹)؛ توحید ربوبی سے غفلت ۳/۱۰؛ خدا سے غفلت: (اس کا سبب ۱۲/۱۰، ۲۲)؛ اسکی مذمت

۲۳/۹؛ اسکے آثار ۱۰/۹، ۱۲/۶۴)؛ خدا کے علم غیب سے غفلت ۴۸/۹؛ گذشتہ اقوام کے انجام سے غفلت ۹۲/۱۰؛

محمد(ص) سے غفلت: (اسکی مذمت ۲۳/۹) نیز رک انسان؛ کفار؛ لوگ اور منافقین

غلام: اسکو رجم کرنا ۶۰/۹؛ اسکی آزادی: (اسکی اہمیت ۶۰/۹)؛ اسکے احکام ۶۰/۹؛ اسکے زنا کی حد ۶۰/۹

غلط پروپیگنڈا: رک محمد(ص) اور منافقین

غم و اندوہ: غم و اندوہ کا دور کرنا: اسکے عوادل ۶۳/۱۰، ۶۲، ۶۳، ۶۵ نیز رک اولیاء خدا اور منافقین

غنیمت: نزدیک والی غنیمت ۳۲/۹

غیب: اس سے مراد ۹۳/۹؛ اسکے موارد ۲۰/۱۰

"ف"

فاسقین: ۸/۹؛ ۵۳؛ ۶۴؛ ۸۰؛ ۸۳؛ ۹۶؛ ۳۳/۱۰ انکا عذاب ۵۰/۱۰؛ فاسقین کی محرومیت ۸۰/۹؛ ۳۳/۱۰ (اس کا حتمی ہونا

۳۳/۱۰)؛ اسکے عوادل ۳۳/۱۰

فائدہ: اس کا حاصل کرنا ۱۰۶/۱۰؛ اس کا سرچشمہ ۱۸/۱۰، ۱۰۶

فجور: رک فسق

فراموشی: رک خد

فرج: اسکے انتظار کی اہمیت ۲۰/۱۰

فرد: فرد اور معاشرہ ۳۹/۱۰

فرزند: رک اولاد

فرشتہ: رک ملائکہ

فرعون: اس سے نجات ۹۰/۱۰؛ اس کا اثر و رسوخ ۴۵/۱۰؛ اس کا استکبار ۴۵/۱۰؛ اس کا تکبر ۸۳/۱۰، ۹۰؛ اس کا حق کو قبول نہ کرنا ۴۵/۱۰؛ اس کا شرک ۸۰/۱۰؛ اس کا قصہ ۴۹/۱۰، ۸۰، ۹۲، ۹۱؛ اس کا کفر ۴۸، ۸۶/۱۰؛ اس کا لیچڑپن ۴۸، ۴۵/۱۰؛ اسکی توحیدی فطرت ۹۰/۱۰؛ اسکی جنگ ۸۸/۱۰؛ اسکی خصوصیات ۸۵/۱۰، ۸۳، ۸۸؛ اسکی دشمنی ۹۰/۱۰؛ اسکی قدرت ۴۸/۱۰؛ اسکی مذمت ۴۴/۱۰، ۹۱؛ اسکی اوامر ۴۹/۱۰؛ اسکی دل پر مہر لگنا ۸۸/۱۰؛ اسکی شکنجے ۸۳/۱۰؛ اسکی کارندوں کی دشمنی ۸۳/۱۰؛ اسکی کارندے ۸۰/۱۰؛ اسکی مادی وسائل ۸۸/۱۰؛ خدا کا اسکی ساتھ بات کرنا ۹۲/۱۰؛ فرعون اور جادو گروں کو اکٹھا کرنا ۴۹/۱۰، ۸۰؛ فرعون پر نفرین ۸۹/۱۰؛ فرعون کا استبداد ۸۳/۱۰ (اسکی آثار ۸۳/۱۰)؛ فرعون کا اسراف ۸۳/۱۰ (اسکی آثار ۸۳/۱۰)؛ فرعون کا اقرار ۹۰/۱۰؛ فرعون کا انجام: (اس سے عبرت حاصل کرنا ۹۲/۱۰)؛ فرعون کا ایمان ۹۰/۱۰، ۹۱ (اس کا بے فائدہ ہونا ۹۱/۱۰، ۹۰)؛ فرعون کا تسلط چاہنا: (اسکی آثار ۸۳/۱۰)؛ فرعون کا جسم ۹۲/۱۰؛ فرعون کا سوء استفادہ کرنا ۸۸/۱۰؛ فرعون کا ظلم: ۸۵/۱۰، ۹۰ (اس سے نجات کا سبب ۸۴/۱۰)؛ اس سے نجات کی بشارت ۸۴/۱۰؛ اس کی کثرت ۸۳/۱۰؛ فرعون کا عقیدہ ۹۰/۱۰؛ فرعون کا غرق ہونا ۹۰/۱۰، ۹۱ (اس کا زمانہ ۹۲/۱۰؛ اس کا فلسفہ ۹۰/۱۰)؛ فرعون کا فساد پھیلانا ۸۱/۱۰، ۴۵، ۹۱، ۸۲ (اسکی آثار ۴۶/۱۰)؛ فرعون کا گمراہ کرنا ۸۸/۱۰؛ فرعون کا مجرم ہونا ۴۵/۱۰، ۸۲؛ فرعون کا مدد طلب کرنا: (اس کا جادو سے مدد طلب کرنا ۴۹/۱۰؛ اس کا خدا سے مدد طلب کرنا ۹۰/۱۰)؛ فرعون کا مقابلہ ۴۹/۱۰ (اسکی روش ۴۹/۱۰)؛ فرعون کو دھمکی ۴۴/۱۰؛ فرعون کی اذیتیں ۸۳/۱۰؛ فرعون کی توبہ ۹۰/۱۰ (اس کا رد ہونا ۹۱/۱۰)؛ اسکی قبولیت کے موانع ۹۱/۱۰؛ فرعون کی تہمتیں ۴۶/۱۰، ۴۸ (ان کا سرچشمہ ۴۶/۱۰)؛

فرعون کی دعا ۹۰/۱۰ (اسکے روہونے کے عوادل ۹۱/۱۰); فرعون کی دولت: (اس کا سرچشمہ ۸۸/۱۰); فرعون کی سوچ ۴۸/۱۰; فرعون کی فوج ۹۰/۱۰; فرعون کی نافرمانی ۹۱/۱۰ (اسکے آثار ۴۶/۱۰، ۹۱); فرعون کے زمانے کا معاشرہ: (اسکی خصوصیات ۴۸/۱۰); فرعون کے زمانے میں وحشت (اسکے عوادل ۸۳/۱۰); فرعون کے مقابلے میں استقامت ۸۹/۱۰; یہ اور بنی اسرائیل کا پیچھا کرنا ۹۰/۱۰; یہ اور عیسائیت کی حقانیت ۹۰/۱۰; یہ اور گزشتہ لوگوں کی رسوم ۴۸/۱۰; یہ اور لوگوں کا عقیدہ ۴۵/۱۰; یہ اور مصر کی سرزمین ۴۸/۱۰; یہ اور موسیٰ ۴۶/۱۰، ۴۹، ۸۳; یہ اور موسیٰ کا معجزہ ۴۹/۱۰; یہ اور موسیٰ کی حقانیت ۹۰/۱۰; یہ اور موسیٰ کی دعوت ۴۸/۱۰; یہ اور ہارون (ع) ۴۹/۱۰; یہ اور ہارون کی دعوت ۴۸/۱۰; یہ غرق ہوتے وقت ۹۰/۱۰، ۹۱، ۹۲ نیز رک بنی اسرائیل، خوف، فرعون کے جادوگر: فرعونی لوگ; موسیٰ اور ہارون

فرعون کے جادوگر: انکا جادو ۸۱/۱۰ (اسکا باطل ہونا ۸۱/۱۰); انکا فساد پھیلانا ۸۱/۱۰; انکی شکست ۸۳/۱۰ نیز رک موسیٰ (ع)

فرعون کے حواری: انکا حق کو قبول نہ کرنا ۴۵/۱۰; انکا سوء استفادہ کرنا ۸۸/۱۰; انکا ظلم ۸۵/۱۰; انکا فساد پھیلانا ۴۵/۱۰، ۸۲; (اسکے آثار ۴۶/۱۰); انکا کردار ۴۵/۱۰; انکا کفر ۴۸/۱۰، ۸۶; انکا گمراہ کرنا ۸۸/۱۰; انکا لیچڑپن ۴۵/۱۰ _ انکا مجرم ہونا ۴۵، ۸۲/۱۰; انکو دھمکی: ۴۴/۱۰; انکی تہمتیں ۴۶/۱۰، ۴۸ (ان تہمتوں کا سرچشمہ ۴۶/۱۰); انکی ثروت: (اس ثروت کا سرچشمہ ۸۸/۱۰); انکی جنگ ۸۸/۱۰; انکی خصوصیات ۸۵/۱۰; انکی زندگی: (انکی زندگی کی خصوصیات ۸۸/۱۰); انکی سرزنش ۴۴/۱۰; انکی سوچ ۴۸/۱۰; انکی قدرت ۴۸/۱۰; انکی نافرمانی: (اس نافرمانی کے آثار ۴۶/۱۰); انکے دل کی مہر ۸۸/۱۰; انکے مادی وسائل ۸۸/۱۰; فرعون کے حواری اور سرزمین مصر ۴۸/۱۰; فرعون کے حواری اور گزشتگان کی رسوم ۴۸/۱۰; فرعون کے حواری اور لوگوں کا عقیدہ ۴۵/۱۰; فرعون کے حواری اور موسیٰ ۴۶/۱۰; فرعون کے حواری اور موسیٰ کی دعوت ۴۸/۱۰; فرعون کے حواری اور ہارون (ع) کی دعوت ۴۸/۱۰; فرعون کے حواریوں پر نفرین ۸۹/۱۰; فرعون کے حواریوں کا استکبار ۴۵/۱۰ نیز رک موسیٰ (ع) اور ہارون (ع)

فرعونی لوگ: ان سے نجات ۹۰/۱۰; انکا تکبر ۹۰/۱۰; انکا ظلم ۹۰/۱۰; انکا فساد پھیلانا ۸۱/۱۰; انکی دشمنی ۹۰/۱۰; فرعونی لوگ اور بنی اسرائیل کا پیچھا کرنا ۹۰/۱۰; فرعونیوں کا غرق ہونا: (اس کا زمانہ ۹۲/۱۰) نیز رک موسیٰ (ع)

فساد: فساد پھیلانا (اس کا جرم ۶۴/۹; اس کی سزا ۶۴/۹); فساد کے موانع ۴۱/۹

نیز رک عیسائی علماء؛ فساد پھیلانا؛ یہودی علم

فساد پھیلانا: اس کا استمرار: (اسکے آثار ۷۵/۱۰)؛ اسکے آثار ۸۲/۱۰، ۹۱؛ اسکے عوادل ۸۱/۱۰؛ اسکے موارد ۳۸/۹؛ ۸۱/۱۰؛ اسکے موانع ۸۱/۱۰ نیز رک جادوگر، حق، فرعون، فرعون کے جادوگر، فرعون کے حواری، فساد، مشرکین اور منافقین فسق: اسکے آثار ۸/۹، ۲۳، ۵۳، ۹۶، ۸۳، ۸۰؛ فسق و ایمان کا تضاد ۳۳/۱۰؛ فسق کے موارد ۸۰/۹، ۶۴، ۲۳ نیز رک دنیا پرستی: کفار؛ کفر؛ مشرکین؛ منافقین؛ موت نفاق اور نیکی

فضاسازی: رک محمد (ص) اور منافقین

فطرت: توحیدی فطرت (اس کا بیدار ہونا ۹۰/۱۰؛ اسکی تجلی کے عوادل ۱۲/۱۰؛ اسکی نشانیاں ۲۲/۱۰) نیز رک فرعون فقر: اسکے آثار ۹/۹، ۹۱، ۸۸؛ اسکے اسباب ۵۸/۱۰ نیز رک انفاق، خوف، فقر اور مسلمان فقر: ان سے مراد ۶۰/۹؛ انکا مالک ہونا ۶۰/۹؛ انکا معذور ہونا ۹۱/۹؛ انکی ضروریات پوری کرنا ۶۰/۹، ۷۹؛ انکی عیب جوئی کرنا ۷۹/۹؛ انہیں صدقہ دینا ۶۰/۹ نیز رک صدقات

فقہاء: انکا معاشرتی کردار ۹/۱۲۲؛ فقہا کا قول: (اسکی حجیت ۹۳/۱۰)؛ فقہا کی ذمہ داری ۹/۱۲۲ فکر: رک سوچ

فلاح: رک کامیابی

فوج: غیبی فوج ۲۶/۹، ۳۰

فوجی تیاری: اس کا دعویٰ ۹/۸۳؛ اسکی پاداش ۹/۱۲۱

فیض: اس کا سرچشمہ ۹/۷۳

"ق"

قابل قدر صفات: ۹/۱۲۸

قاضی: بہترین قاضی ۱۰/۱۰۹

قانون: اسلامی قانون: (اس کا فلسفہ ۶۰/۹؛ اس کے بنانے کا سرچشمہ ۱۱۵/۹)؛ الہی قانون: (اس کے آثار ۳۱/۹)؛ بین الاقوامی قوانین ۱/۹؛ قانون کا اجر کرنا (اسکی روش ۱۰۳/۹)

قانون شکنی: (اس کے موانع ۳۶-/۹)

قانون شکنی: رک قانون

قبطی لوگ: انکا کفر ۸۳/۱۰؛ انکا لیچڑپن ۸۳/۱۰؛ یہ اور موسیٰ (ع) ۸۳/۱۰

قتل: اس کے احکام ۵/۹؛ جائز قتل ۵/۹؛ نیز رک کفار اور مشرکین

قدرت: اس پر بھروسہ کرنا ۶۹/۹؛ غیر خدا کی قدرت: (اس کا کمزور ہونا ۱۱۶/۹، ۱۱۸)؛ قابل بھروسہ قدرت ۱۱۶/۹

نیز رک: تمایلات؛ خدا؛ شرعی ذمہ داری؛ فرعون؛ کفار؛ محمد (ع)؛ مسلمان؛ مشرکین؛ منافقین اور مؤمنین

قدم صدق: اس سے مراد ۲/۱۰

قرآن: آیت براءت کا نازل ہونا ۱/۹؛ اس پر ایمان لانے والے ۳۰/۱۰؛ اس پر عمل ۱۰۸/۱۰؛ اس سے بہرہ مند ہونے

والے ۲۳/۱۰؛ اس کا بے نظیر ہونا ۳۴، ۳۸/۱۰؛ اس کا پوری کائنات کیلئے ہونا ۵۴/۱۰؛ اس کا تازہ ہونا ۱۶/۱۰؛ اس کا

دائمی ہونا ۳۲/۹، ۱/۱۰؛ اس کا نصیحت کرنا ۵۴/۱۰؛ اس کا نور ہونا ۳۲/۹؛ اسکی آیات: ۱۵/۱۰، ۱) انکا مذاق

اڑانا ۱۲۳/۹)؛ اسکی اہمیت ۵۸/۱۰؛ اسکی پیشین گوئیاں ۳۲/۹، ۳۳، ۶۵، ۷۳، ۸۳، ۹۳، ۹۸، ۱۰۱/۱۰؛ اسکی تاریخ

۱۲۳/۹؛ اسکی تحریف ۱۵/۱۰؛ اسکی حفاظت کرنے والے ۲۱/۱۰؛ اسکی حمایت ۲۱/۱۰؛ اسکی رحمت ۵۴/۱۰؛ اسکی

ساخت ۱/۱۰، ۱۵، ۱۷، ۲۱، ۲۳، ۳۸؛ اسکی سورتیں صدر اسلام میں ۶۳/۹؛ اسکی طرف دعوت ۱۰۸/۱۰؛ اسکی عظمت

۶۱/۱۰؛ اسکی فضیلت ۳۲/۹، ۱/۱۰، ۵۸، ۹۳؛ اسکی قدر و قیمت ۹/۹؛ اسکی مثالیں ۲۳/۱۰؛ اسکی مخالفت ۳۲/۹؛ اس کے

دشمن ۳۲/۹؛ اس کے ساتھ کفر کرنے والے ۳۰/۱۰؛ اس کے مخالفین ۱۵/۱۰؛ اس کے نام ۱۰۸/۱۰؛ اس سے درک کرنے والے

۵/۱۰؛ قرآن آسمانی کتابوں میں سے ۳۴/۱۰؛ قرآن پر بہتان باندھنا: ۱۵/۱۰، ۱۷، ۳۴، ۳۸، ۱۷/۱۰؛ اس کا ظلم ۱۷/۱۰؛ قرآن پر

جادو کی تہمت لگانا ۲/۱۰؛ قرآن سے اثر قبول کرنا (اس کا سبب ۱۲۵/۹)؛ قرآن سے استفادہ کرنا ۱۱/۹، ۲۳/۱۰ (اس کا

سبب ۱۲۵/۹)؛ قرآن سے روگردانی کرنا: (اس کے عوائل ۱۲۷/۹)؛ قرآن فہمی (اس سے محروم لوگ ۱۲۷/۹)؛ اس کا آسان

ہونا ۱۵/۱۰؛ اس کا سبب ۱۱/۹)؛ قرآن کا ڈرانا ۲/۱۰؛ قرآن کا شفا بخش ہونا ۵۴/۹؛ قرآن ک

محکم ہونا ۱۰/۱: قرآن کا مذاق اڑانے والے (انکا انجام ۹/۱۲۵: قرآن کا مقابلہ: ۹/۳۲ (اسکے عوادل ۹/۹): قرآن کا نازل ہونا: ۱۰/۳ (اس کا تدریجی نزول ۱۰/۱۰۹: اس کا سرچشمہ ۱۰/۹۳: اس کا دفعی نزول ۹/۱۲۳، ۱۲۴: اس کا فلسفہ ۱۰/۱۰۸: اسکی اقسام ۹/۱۲۳، ۱۲۴: اسکے آثار ۹/۱۲۳، ۱۲۵: اسکے تدریجی نزول کا فلسفہ ۹/۶۳: اسکے عوادل ۱۰/۳۷، ۵۷ یہ مدینہ میں ۹/۱۲۴): قرآن کا واضح ہونا ۹/۱۱، ۱۰/۵، ۱۵، ۲۳، ۳۷: قرآن کا وحی ہونا: ۹/۶، ۱۰/۱۵، ۳۷، ۵۷، ۶۱، ۹۳ (اسکے دلائل ۱۰/۱۶: اسکی نشانیاں ۱۰/۳۸): قرآن کا ہدایت کرنا ۹/۳۳، ۱۰/۳۷، ۵۷، ۱۰۳، ۱۰۸: قرآن کو تبدیل کرنا: (اسکی درخواست ۱۰/۱۵): قرآن کو جھٹلانا: ۱۰/۱۶، ۱۴، ۱۰۸ (اس کا ظلم ہونا ۱۰/۱۴، ۵۲: اسکی سزا ۱۰/۵۲: اسکے آثار ۱۰/۵۳، ۹۵: اسکے عوادل ۱۰/۳۹): قرآن کو جھٹلانے والے: ۱۰/۱۵، ۳۹، ۳۰، ۳۲ (انکا انجام ۱۰/۱۷: انکا حق کو نہ سننا ۱۰/۳۲: انکا ظلم ۱۰/۵۲: انکا عذاب ۱۰/۵۰: انکا فساد پھیلانا ۱۰/۳۰: انکی سرشت ۱۰/۱۷: انکی محرومیت ۱۰/۳۲: انکی مذمت ۱۰/۱۶): قرآن کو غور سے سننا: (اس سے خوش ہونا ۹/۱۲۳: اس سے خوش نہ ہونا ۹/۱۲۴): قرآن کو منزه کرنا ۱۰/۹۳، ۱۰۸: قرآن کو واضح طور پر بیان کرنا ۹/۱۱: قرآن کی بشارتیں ۱۰/۲: قرآن کی تاثیر ۹/۳۳، ۶۳، ۱۱۱، ۱۰/۲، ۳۷، ۳۸، ۵۷: قرآن کی تشبیہات ۱۰/۲۷: قرآن کی تعلیمات: ۱۰/۵۷ (انکا پھیلنا ۹/۳۲): قرآن کی تلاوت: (اسکی فضیلت ۱۰/۶۱): قرآن کی حقانیت: ۱۰/۹۳، ۱۰۸ (اسکے دلائل ۱۰/۹۳ سے بیان کرنا ۱۰/۱۰۸): قرآن کی خصوصیات: ۹/۶، ۱۱، ۳۲، ۱/۵، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۲۱، ۲۳، ۳۷، ۳۸، ۵۷، ۵۸، ۶۱، ۹۳، ۱۰۸: قرآن کسی نعمت: ۱۰/۵۸ (اسکی اہمیت ۱۰/۵۸): قرآن کے خلاف پروپیگنڈہ ۹/۳۲: قرآن کے خلاف سازش کرنا: ۱۰/۲۱ (اس کا بے اثر ہونا ۱۰/۲۱): قرآن کے خلاف منفی موقف اپنانا ۹/۱۲۳: قرآن کے تشابہات ۱۰/۱: قرآن کے مقابلے میں رویہ اپنانا (اسکی روش ۹/۱۲۴): قرآن میں تدبر کرنا (اسکی اہمیت ۹/۱۱، ۱۲۴): قرآن میں حکمت ۱۰/۱: قرآن میں شک: (اس کا ترک کرنا ۱۰/۹۳: اس کا ناپسندیدہ ہونا ۱۰/۹۳: اسکے آثار ۱۰/۹۳): یہ اور آسمانی کتابیں ۱۰/۳۷: یہ اور آیات خدا ۱۰/۵: یہ اور ابہام ۱۰/۱۵: یہ اور انجیل ۱۰/۳۷: یہ اور بہتان باندھا ۱۰/۳۷: یہ اور بیمار دل ۹/۱۲۵: یہ اور تورات ۱۰/۳۷: یہ اور گمراہ لوگ ۱۰/۲: یہ اور ہدایت یافتہ لوگ ۱۰/۲: یہ آیات خدا میں سے ۹/۱۱، ۱۰/۱۷، ۹۵ نیز رک آسمانی کتابیں، انسان، ایمان، بڑے لوگ، دین، علماء، فرشتے، لوگ، متفکرین محمد (ص)، مشرکین، منافقین اور مؤمنین

قسم: اسکے احکام ۱۰/۵۳: جائز قسم ۱۰/۵۳: جھوٹی قسم ۹/۳۲، ۹۵، ۹۶: (جھوٹی قسم کے آثار ۹/۳۲، ۶۳): خدا کی قسم ۹/۱۰، ۵۶، ۵۳ نیز رک جہاد، غزوہ تبوک، مشرکین اور منافقین

قضاوت: اسکی شرائط ۳۷/۱۰؛ قضاوت میں عدالت: (اسکی اہمیت ۳۷/۱۰) نیز رک خدا، ظالم لوگ، قیامت اور منافقی // ظقواعد فقیہہ: ۵۹/۱۰

قاعدہ احسان ۹۱/۹؛ قاعدہ قبح عقاب بلا بیان ۶/۹؛ قاعدہ نفی عسر و حرج ۹۱/۹

قوم ابراہیم: اس کا انجام ۷۰/۹؛ اسکے مادی وسائل ۷۰/۹؛ قوم ابراہیم سے عبرت حاصل کرنا ۷۰/۹؛ قوم ابراہیم کی آبادی: (اسکی کثرت ۷۰/۹)

قوم ثمود: اس کا انجام ۷۰/۹؛ اسکے مادی وسائل ۷۰/۹؛ قوم ثمود سے عبرت حاصل کرنا ۷۰/۹؛ قوم ثمود کی آبادی: (اسکی کثرت ۷۰/۹)

قوم صالح: رک قوم ثمود // قوم عاد: اسکے مادی وسائل ۷۰/۹؛ قوم عاد سے عبرت حاصل کرنا ۷۰/۹؛ قوم عاد کا انجام ۷۰/۹

قوم عاد کی آبادی: (اسکی کثرت ۷۰/۹)

قوم لوط: اس سے عبرت حاصل کرنا ۷۰/۹؛ اس کا انجام ۷۰/۹

قوم نوح: اس پر حجت تمام کرنا ۷۲/۱۰، ۷۳؛ اس پر مہلک عذاب ۷۳/۱۰؛ اس سے عبرت حاصل کرنا ۷۰/۹، ۷۱/۱۰، ۷۳؛ اس کا انجام ۷۰/۹؛ اس کا شرک ۷۱/۱۰؛ اس کا عاجز ہونا ۷۱/۱۰؛ اس کا غرق ہونا ۷۳/۱۰؛ اس کا لیچڑپن ۷۳/۱۰؛ اسکو ڈرانا ۷۳/۹؛ اسکی بت پرستی ۷۱/۱۰؛ اسکی سزا ۷۳/۱۰؛ اسکی نافرمانی ۷۲/۱۰؛ اسکے جانشین ۷۳/۱۰؛ اسکے مادی وسائل ۷۰/۹؛ قوم نوح کی آبادی: (اسکی کثرت ۷۰/۹)؛ قوم نوح کی تاریخ: (اس کا بیان کرنا ۷۱/۱۰)؛ قوم نوح کی تہمتیں ۷۳/۱۰؛ قوم نوح (ع) کی دشمنی ۷۱/۱۰؛ یہ اور نوح (ع) کی طرف وحی ۷۱/۱۰؛ یہ اور نوح کی نبوت ۷۱/۱۰ نیز رک نوح (ع)

قوم ہود: رک قوم عاد // قوم یونس (ع): اس کا کفر ۹۸/۱۰؛ قوم یونس کا انجام: (اس سے عبرت حاصل کرنا ۹۸/۱۰)؛ قوم یونس کا ایمان: ۹۹، ۹۸۰/۱۰ (اس کا قبول ہونا ۹۸/۱۰)؛ قوم یونس کا قصہ ۹۸/۱۰؛ قوم یونس کی توبہ: (اس کا قبول ہونا ۹۸/۱۰)؛ قوم یونس کی حیات: (اسکے اسباب ۹۸/۱۰)

قیاس: حاجیوں کے پانی پلانے کو جہاد کے ساتھ قیاس

کرنا ۱۹/۹؛ مسجد کی تولیت کو جہاد کے ساتھ قیاس کرنا ۱۹/۹؛ مشرک کو مومن کے ساتھ قیاس کرنا ۱۹/۹؛ مومن کو کافر کے ساتھ قیاس کرنا ۱۹/۹؛ ناپسندیدہ قیاس ۱۹/۹

قیامت: اس پر ایمان لانے والے ۹۹/۹؛ اسکی اہمیت ۳۹/۱۰؛ اس میں پرستش ۹۳/۹؛ اس میں حساب و کتاب ۱۰۵/۹؛ اس میں حشر ۲۸/۱۰؛ اس میں حقائق کا ظاہر ہونا ۹۳/۹، ۱۰۵، ۳۰/۱۰؛ اس میں خدا کی ملاقات ۴/۱۰، ۱۱، ۱۵، ۳۵؛ اس میں سیاہ چہرے والے ۲۴/۱۰؛ قیامت کو بھول جانا: (اسکی سزا ۶۴/۹)؛ قیامت کو جھٹلانا: (اس کا سبب ۳۹/۱۰؛ اسکے آثار ۱۱/۱۰، ۴/۱۰)؛ قیامت کو جھٹلانے والے ۱۰، ۱۵، ۳۹ (انکا انجام ۱۱/۱۰؛ انکو مہلت ۱۱/۱۰؛ انکی سزا ۸/۱۰، ۱۱؛ یہ جہنم میں ۸/۱۰)؛ قیامت خصوصیات: ۴۴/۹، ۹۳، ۱۰۵، ۴/۱۰، ۱۱، ۱۵، ۱۹، ۲۴، ۲۸، ۳۰، ۳۵، ۶۰، ۹۳؛ قیامت کی ہولناکی ۱۵/۱۰؛ قیامت کے نام ۴۴/۹؛ قیامت میں قضاوت ۱۹/۱۰، ۲۸

نیز رک آخرت، ایمان، بت، بنی اسرائیل، توحید پرست لوگ؛ ثروت اندوزی کرنے والے، جاہلیت، حشر، خدا، ذکر، شفاعت کرنے والے، کفر، گناہ گار لوگ، معاد اور نقصان اٹھانے والے

قیمت کا اندازہ لگانا: اسکا معیار ۳۸/۹ نیز رک مبارزت

قیمت لگانا: غلط قیمت لگانا: (اسکے عوامل ۹۳/۹)؛ قیمت لگانے کا معیار: ۱۱۴/۹، ۹۱، ۸۵، ۵۵، ۵۲؛ قیمت لگانے میں تقوا: (اس کا کردار ۱۰۸/۹)؛ قیمت لگانے میں نیت: (اس کا کردار ۱۰۸/۹)

"ک"

کام: اسکی اجرت ۶۰/۹؛ اسکی قدر و قیمت ۶۰/۹؛ کام کی تقسیم: (اسکی اہمیت ۱۲۲/۹) نیز رک کام کرنے وال

کام کرنے والے: انکی اجرت ۶۰/۹

کامیابی و فتح: اس کا سبب ۱۳/۹؛ اس کا سرچشمہ ۵۱/۹؛ اس کا وعدہ ۱۰۹/۱۰؛ اسکی اہمیت ۵۲/۹؛ اسکی بشارت ۱۳/۹؛ اسکی شرائط ۱۳/۹؛ اسکے عوامل ۱۳/۹، ۲۵، ۲۶، ۳۰، ۸۴/۱۰؛ راہ خدا میں کامیابی کی پاداش ۱۲۰/۹

نیز رک: اسلام، توحید، حق، دین، غزوہ تبوک، غزوہ حنین، مجاہدین، محمد (ص)، مستکبرین، مسلمان، مشرکین اور مؤمنین

کامیابی: اغروی کامیابی: (اس کا سبب ۶۳/۱۰)؛ اس سے

محروم لوگ ۱۰/۹، ۸۸/۸۸، ۶۹/۶۹؛ اسکی نشانیاں ۲۱/۹؛ اس کے عوامل ۹/۶۲، ۱۰۰، ۱۱۱؛ اسکے مرتبے ۹/۱۰۰، ۱۰/۶۳؛ اسکے موارد ۹/۸۹، ۱۰۰، ۱۰/۶۳، ۴۰؛ اسکے موانع ۱۰/۶۹؛ دنیاوی کامیابی: (اس کا سبب ۱۰/۶۳) عظیم کامیابی ۹/۸۹؛ کامیابی کا سبب ۹/۸۸ نیز رک: اولیاء خدا، کامیاب لوگ، مادی وسائل، مجاہدین، محمد (ص) اور مؤمنین کامیابی و کامرانی: اسکے عوامل ۳۰/۹

کائنات کا مطالعہ: کائنات کا توحیدی مطالعہ ۹/۳۲، ۵۱، ۱۰/۳، ۵، ۱۰، ۳۰، ۳۱، ۳۵؛ کائنات کا مطالعہ اور آئیڈیالوجی ۹/۳۳، ۵۱، ۴۸، ۸۱، ۱۰/۳، ۳

کتاب مبین: اس میں موجودات کا ثبت ہونا ۱۰/۶۱
کذب: رک جھوٹ

کشتی: اسکی حرکت ۱۰/۲۲، اسکے ذریعے سفر ۱۰/۲۲

بادبانی کشتی: (اس کا آسیب پذیر ہونا ۱۰/۲۲، اسکے ذریعے سفر ۱۰/۲۲، انکی حرکت کا سرچشمہ ۱۰/۲۲؛ یہ صدر اسلام میں ۱۰/۲۲) نیز رک کشتیرانی // کشتیرانی: اسکی تاریخ ۱۰/۲۲؛ یہ صدر اسلام میں ۱۰/۲۲

کعب بن اشرف: اس کا غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنا ۹/۱۱۸
کعبہ: اسکی فضیلت ۹/۳۶

کفار: ۹/۳۰، ۳۲، ۳۹، ۵۳، ۸۰، ۱۰/۱۸، ۸۶ انکا فسق ۹/۸۰؛ انکا مواخذہ ۹/۶؛ انکا ہدایت کو قبول نہ کرنا ۱۰/۳۳؛ انکی اسلام دشمنی ۹/۱۰۴؛ انکی دنیا طلبی ۹/۶۹، ۱۰/۴؛ انکی دنیوی سزا ۹/۴۰؛ انکی سوچ ۹/۳۴؛ انکے احکام ۹/۶؛ انکے مادی وسائل ۹/۶۹، ۱۰/۴۰؛ بادیہ نشین کفار ۹/۹۹؛ پناہ لینے والے کفار: (انکا امن ۹/۶)؛ صدر اسلام کے کفار: ۹/۶۹؛ (انکا بہانے بنانا ۱۰/۲۰؛ انکا عذاب ۹/۳؛ انکی خواہشیں ۱۰/۲۰؛ انکو دھمکی ۹/۳)؛ عہد شکنی کرنے والے کفار ۹/۸؛ کفار پر سختی کرنا: ۹/۴۳، ۴۴، ۱۲۳ (اسکی اہمیت ۹/۱۲۳)؛ کفار پر غضب: ۹/۱۲۳؛ کفار پر لعنت کرنا ۹/۶۸؛ کفار کا اسلام: (اس کا قبول ہونا ۹/۱۵؛ اسکی قبولیت کی شرائط ۹/۵، ۱۱)؛ کفار کا اسیر ہونا: (اس کا فلسفہ ۹/۸)؛ کفار کا امن: (اس کے چھیننے کا حرام ہونا ۹/۶)؛ کفار کا انجام: ۹/۲۶، ۶۹، ۴۰، ۴۳، ۱۰۹ (اس سے عبرت حاصل کرنا ۹/۶۹)؛ کفار کا انحطاط: (اسکے عوامل ۹/۱۰۹)؛ کفار کا ایمان ۱۰/۸۸؛ کفار کا بدلہ ۱۰/۱۱؛ کفار کا تسلط: (اس سے ممانعت ۹/۸)؛ اسکے آثار ۹/۸؛ یہ مکہ پر ۹/۳۰؛ کفار کا حق دشمن ہونا ۹/۸؛ کفار کا رنج: (اسکے عوامل ۹/۶۸)؛ کفار کا سازش کرنا:

۳۰/۹ (اس کا بے اثر ہونا ۶۹/۹); کفار کا ظلم: ۱۹/۹ (اسکے آثار ۳۳/۱۰); کفار کا عبرت کو قبول نہ کرنا ۱۲۶/۹; کفار کا عذاب: ۸۸، ۱۳/۱۰; (اس کا حتمی ہونا ۶۹/۹; اس کا ذریعہ ۵۵/۹; اسے مؤخر کرنے کے آثار ۳۶/۱۰; انکا اخروی عذاب ۱۰/۳۶، ۴۰; انکا ذلت آمیز عذاب ۹۸/۱۰; انکا مہلک عذاب ۱۰۳/۱۰); کفار کا عمل: (اس کا ضائع ہونا ۱۴/۹، ۶۹; اسکو مزین کرنا ۳۴/۹); کفار کا غضب: (اس کا سبب ۱۲۰/۹; اسکے اسباب ۱۲۰/۹); کفار کا قتل: (اس کا فلسفہ ۸/۹); کفار کا کفر: (اس پر اصرار ۵۱/۱۰); کفار کا محاصرہ: (اس کا فلسفہ ۸/۹); کفار کا مذاق اڑانا ۶۹/۹;

کفار کا معاہدہ: (اس کا ناقابل اعتبار ہونا ۸/۹); کفار کا مقابلہ: (اس کا فلسفہ ۵/۹; اسکے عوامل ۱۲۳/۹); کفار کا نقصان اٹھانا ۶۹/۹; کفار کو دعوت ۱۵/۹; کفار کو مہلت ۱۱/۳۶; کفار کی آسائش ۱۰/۴۰; کفار کی اخروی سزا ۶۸/۴۰، ۱۰/۳; کفار کی اولاد ۶۹/۹; کفار کی پلیدی: ۱۰/۱۰۰ (اس کا زیادہ ہونا ۱۰/۱۰۰); کفار کی تشخیص: (اس کا سبب ۹۰/۹); کفار کی تشویق ۲۴/۹; کفار کی تقویت: (اس کا حرام ہونا ۱۰۸/۹); کفار کی توبہ: ۲۴/۹ (اس کا قبول ہونا ۱۵/۹); کفار کی حق دشمنی ۳۳/۱۰; کفار کی حق دشمنی ۸/۹; کفار کی دوستی: (اس کا ناقابل اعتبار ہونا ۸/۹); کفار کی ذلت ۲/۹; کفار کی رشتہ داری: (اس کا ناقابل اعتبار ہونا ۸/۹); کفار کی سزا: ۶۸، ۲۶/۹، ۳/۱۰، ۱۱، ۸۸ (اس کا قریب ہونا ۹۰/۹; اسکے آثار ۱۱/۱۰); کفار کی سیرت ۶۹/۹; کفار کی شکست: ۲۶، ۲/۹ (اس کا سبب ۳۰/۹، اسکے عوامل ۳۰/۹); کفار کی صفات: ۶۹/۱۲۶، ۴/۱۰; کفار کی طمع: (اس کو روکنا ۱۲۳/۹); کفار کی غفلت ۴/۱۰; کفار کی قدرت: ۶۹/۹; کفار کی گمراہی: (اسکے عوامل ۳۴/۹); کفار کی محرومیت ۳۴/۹، ۶۸، ۸۰، ۸۸; کفار کی مذمت: (اس کا فلسفہ ۵۱/۱۰); کفار کی موت: (اس کا حتمی ہونا ۴۰/۱۰); کفار کی نالائقی ۱۸/۹; کفار کے امن کے مقامات ۶/۹; کفار کے اموال ۶۹/۹; کفار کے اہداف ۱۰۴/۹; کفار کے ساتھ رابطہ: (اس کا منقطع کرنا ۲۳، ۲۳/۹); کفار کے ساتھ نمٹنا: ۴۳/۹ (اسکی اہمیت ۱۲۳/۹); کفار کیلئے کمین لگانا: (اس کا فلسفہ ۸/۹); کفار کے نیک عمل: (اس کا بے قدر و قیمت ہونا ۱۹/۹); کفار کے ہمراہ زندگی: (اس کا ناپسندیدہ ہونا ۸۶/۱۰); کفار محارب: (انہیں پناہ دینا ۶/۹; یہ پناہ لینے والے ۶/۹); یہ اور حرمت والے مہینے ۳۴/۹; یہ اور دیناوی نعمتیں ۸۸/۱۰; یہ اور معجزے کی درخواست ۲۰/۱۰; یہ جہاد میں ۳۴/۹; یہ جہنم میں ۳۹/۶۸، ۴۳، ۸۸/۱۰; یہ موت کے وقت ۸۸/۱۰; یہ مہلک عذاب کے وقت ۵۱/۱۰; نیز رک امتیں، بنی اسرائیل، جنگ، جہاد، دوستی، غزوہ حنین، قرآن، محمد (ص) اور مؤمنین // کفار مکہ: ۲/۱۰; کفار مکہ کی سازش ۳۰/۹، ۲/۱۰ (اس سے نجات ۳۰/۹); یہ اور محمد (ص) ۳۰/۹

کفر: آخرت کے بارے میں کفر ۲۹/۹ آیات الہی کے بارے میں کفر: (اسکے آثار ۹/۹۷); اس کا گناہ ہونا ۹/۶۸; اس کا مرکز ۱۰/۷۳، ۸۸; اسکی تبلیغ کرنے والے ۹/۱۰۹; اسکی نشانیاں ۹/۳۷، ۱۱/۱۰; اسکے آثار ۹/۲۳، ۲۶، ۷۰، ۷۳، ۸۳، ۱۲۵، ۱۰/۸۸; اسکے اسباب ۹/۳۰، ۷۳، ۸۳; اسکے عوائل ۹/۸۵، ۹۷، ۱۰/۷۳; اسکے مرتبے ۹/۳۷، ۹۹، ۱۲۵; اسکے موارد ۹/۳۲، ۱۰/۳۳، ۷۰; خدا کے بارے میں کفر: ۹/۲۹، ۵۳، ۸۰، ۸۳ (اسکے آثار ۹/۱۷، ۸۰); زبانی کفر: ۹/۷۳ (اس کا ممنوع ہونا ۹/۷۳); قیامت کے بارے میں کفر ۹/۸۱، ۱۱/۱۰; کفر پر اصرار: (اس سے نہی ۱۰/۵۱; اسکی اضروی سزا ۹/۷۳; اسکی دنیوی سزا ۹/۷۳; اسکے آثار ۹/۷۳، ۱۰/۳۷، ۷۰); کفر عالم ذریں ۱۰/۷۳; کفر کا زیادہ ہونا: (اسکے عوائل ۹/۳۷); کفر کا سبب ۹/۵۵، ۱۰/۸۸; کفر کا ظلم ہونا ۹/۷۰; کفر کا نعرہ ۹/۳۰; کفر کی تاریخ ۹/۶۹; کفر کی تائید: (اس کا حرام ہونا ۹/۱۰۸); کفر کی شکست: ۹/۱۰۹ (اس کا سبب ۹/۳۰); کفر اور نفاق ۹/۸۳; کفر کے راہنما: (انکی نابودی کا سبب ۹/۱۲); محمد (ص) کے بارے میں کفر ۹/۵۳، ۸۰، ۸۳ (اسکے آثار ۹/۸۰) کفر و فسق ۹/۸۳

کفران: اسکے آثار ۱۰/۵۸; کفران دین ۱۰/۲۱; کفران کرنے والے: (انکی مذمت ۱۰/۲۱); کفران نعمت: (اس کا سبب ۱۰/۲۱); موارد کفران ۱۰/۲۳، ۶۰، ۹۳

نیز رک انسان، بدعت، بنی اسرائیل اور لوگ

کلمۃ اللہ: اس کا بلند ہونا ۹/۳۰; اسکے بلند ہونے کا سبب ۹/۳۰; اسکے بلند ہونے کے عوائل ۹/۳۰

کمی: اس سے سوء استفادہ کرنا ۹/۳۷

کنز: رک خزانہ

کوشش: رک تلاش کرنا // کوشش: اسکے آثار ۹/۶۹ نیز رک: دن منافقین، اور مؤمنین

"گ"

گرمی: رک غزوہ تبوک اور منافقین

گریہ: پسندیدہ گریہ: (اسکے عوائل ۹/۸۲)

نیز رک غزوہ تبوک اور منافقین

گذشتہ اقوام:

انکی تاریخ ۱۰/۹۸، ۱۰۲؛ گزشتہ اقوام کا انجام ۹/۴۰؛ (اس سے عبرت حاصل کرنا ۱۰/۴۳)؛ گزشتہ اقوام کی تقدیر ۱۰/۹۸؛ (اس سے عبرت حاصل کرنا ۱۰/۹۲؛ اس کا ظلم ہونا ۱۰/۱۳۔ اس کا عذاب ۹/۴۰؛ اس میں تحقیق کرنا ۱۰/۹۲)؛ گزشتہ اقوام کی مذمت ۱۰/۹۸؛ گزشتہ اقوام کے کفار ۹/۴۰؛ (انکا آیات خدا میں شک ۱۰/۹۳؛ انکی ہلاکت ۹/۴۰) گزشتہ لوگ : رک گزشتہ اقوام

گمراہ کرنا: رک خدا، عیسائی علماء، یہودی علماء، فرعون، موسیٰ اور ہدایت یافتہ لوگ // گمراہ لوگ: ۹/۱۱۵
ان پر اتمام حجت کرنا ۹/۱۲۹؛ انکا نقصان اٹھانا ۱۰/۱۰۸؛ انکو ڈرانا ۱۰/۲۱۰ نیز رک قرآن اور مبلغین
گمراہی: ۱۰/۳۲ اس کا سبب ۹/۱۱۵؛ اس کا نقصان ۱۰/۱۰۸؛ اسکے عوامل ۱۰/۸۸؛ اسکے معیار ۱۰/۳۲؛ اسکے موارد ۱۰/۲۵، ۱۰/۸۰ نیز رک انحراف، کفار اور گمراہ لوگ

گناہ: اسکے آثار ۹/۹۳؛ گناہان کبیرہ ۹/۳۵، ۹/۴۹؛ گناہ پر اصرار: (اسکے آثار ۹/۶۶، ۹/۴۰، ۹/۸۲)؛ گناہ سے پشیمانی: (اسکے آثار ۹/۱۰۲؛ اسکے عوامل ۹/۲۲)؛ گناہ کا ترک کرنا: (اسکے آثار ۹/۱۰۳)؛ ناقابل بخشش گناہ ۱۰/۱۵، ۱۰/۱۹؛ گناہ کے موانع ۹/۳۶، ۸۱، ۱۰۵

گناہ گار لوگ: ۱۰/۲۸ انکا اضروی رنج ۹/۸۲؛ انکی اضروی بے چارگی ۱۰/۲۴؛ انکی اضروی ذلت ۱۰/۲۴؛ انکی اضروی محرومیت ۱۰/۲۴؛ انکی نشانیاں ۱۰/۱۴؛ انکے مصالح ۹/۱۰۶؛ پشیمان گناہ گار: (اسلام اور پشیمان گناہ گار لوگ ۹/۱۰۲، ان کی دلجوئی ۹/۱۰۳؛ انکی زکات ۹/۱۰۳؛ انکی معنوی ضروریات ۹/۱۰۲؛ ان کیلئے دعا ۹/۱۰۳؛ ۹/۱۰۲)؛ خوش ہونے والے گناہ گار: (انکی مذمت ۹/۸۱)؛ قیامت والے دن گناہ گاروں کا منظر ۱۰/۲۴؛ گناہ گار جہنم میں ۱۰/۲۴؛ گناہ گاروں کا اقرار ۹/۱۰۲؛ گناہ گاروں کا انجام: (انکا اضروی انجام ۹/۱۰۶؛ انکے انجام کا مبہم ہونا ۹/۱۰۶)؛ گناہ گاروں کا سرور: (اسکی کمی ۹/۸۲)؛ گناہ گاروں کی امیدواری: (اسکی اہمیت ۹/۱۰۲)؛ گناہ گاروں کی بخشش: (اس کا سرچشمہ ۹/۱۰۶)؛ گناہ گاروں کی پاداش ۹/۱۰۶؛ گناہ گاروں کی توبہ: (اس کا قبول ہونا ۹/۲۴، ۱۰/۱۰۲)؛ گناہ گاروں کی سزا: ۹/۱۰۶ (اس کا سرچشمہ ۹/۱۰۶)؛ انکی اضروی سزا ۱۰/۲۴؛ گناہ گاروں کے صدقات: (انکا قبول ہونا ۹/۱۰۳) یہ قیامت میں ۱۰/۲۴

گواہی: رک خدا // گھر تعمیر کرنا: رک بنی اسرائیل
گیاہ: پودے

"ل"

لالچ: رک طمع

لذتیں: دنیاوی لذتیں: (انکا بے قدر و قیمت ۶۹/۹) نیز رک اہل بہشت، بہشت اور مؤمنین

لشکر: رک فوج

لعنت: جائز لعنت ۶۸/۹؛ یہ جنکے شامل حال ہے ۳۰/۹، ۶۸، ۹۸ نیز رک خدا، کفار، محمد (ص)، منافقین اور مؤمنین

لغزش: رک جنگ اور مؤمنین

لوگ: صدر اسلام کے لوگ: (انکی آگاہی ۴۰/۹؛ یہ اور علماء دین ۹۳/۱۰؛ یہ اور قرآن ۱۶/۱۰)؛ لوگ اور قرآن

۳۰/۱۰؛ لوگوں کو ڈرانا: ۲/۱۰ (اسکی اہمیت ۱۰۱/۱۰)؛ لوگوں کی اکثریت: ۵۸/۹ (اس کا کفران ۶۰/۱۰؛ اسکی غفلت

۹۲/۱۰)؛ لوگوں کی رضامندی: (اس کا حاصل کرنا ۱۵/۱۰؛ اسکی ترجیح ۶۲/۹؛ اسکی ترجیح کی مذمت ۶۲/۹؛ اسکی قدر و

قیمت ۹۶/۹)؛ لوگوں کی کفالت کرنے والا: ۱۰۸/۱۰ نیز رک دینی راہنما، فرعون، مبلغین، محمد (ص) اور مؤمنین

لیچڑپن: اسکے آثار ۱۰۱/۱۰ نیز رک انبیاء، عذاب، فرعون، قبطی لوگ، قوم نوح، مشرکین اور منافقین

"م"

ماحول: اجتماعی ماحول: (اس کا مجبور کرنا ۹۹/۹؛ اسکے آثار ۹۹، ۹۴/۹)؛ ثقافتی ماحول: (اسکے آثار ۹۴/۹)

مادہ پرستی: رک منافقین

مادی وسائل ۷۵/۹

ان سے استفادہ کرنا ۶۰، ۶۹، ۹۹؛ انکا بے قیمت ہونا ۹، ۶۹/۹؛ انکا پائدار نہ ہونا ۳۲/۹، ۴۰/۱۰؛ انکا کمردار ۲۳/۹،

۵۳/۱۰؛ انکی جذابیت ۵۵، ۸۵/۹؛ انکی قدر و قیمت ۵۸/۳۸، ۱۰/۹؛ انکی محدودیت ۴۰/۱۰؛ یہ اور کامیابی ۴۰/۱۰

نیز رک اہل دین، ایمان، تمایلات، طاغوتی لوگ، فرعون، قوم ابراہیم، قوم ثمود، قوم عاد، قوم نوح، کفار، مسلمان، منافقین اور مؤمنین

مال: اس کا فضل ہونا ۴۵/۹؛ اسکی اہمیت ۴۶/۹؛ اسکی جذابت ۵۵/۹؛ مال کی کثرت: (اسکے آثار ۵۵/۹)

نیز رک انسان، ایثار، تمایلات، جہاد، منافقین اور مؤمنین

مال دوستی: اسکی مذمت ۲۳/۹؛ اسکے آثار ۲۳/۹، ۱۰۳؛ نیز رک منافقین

مالکیت: اسکے احکام ۳۳/۹؛ شخصی مالکیت ۳۳/۹؛ غیر خدا کی مالکیت: (اسکی نفی ۶۶/۱۰) نیز رک جہان خلقت، خدا، فقرا، مساکین اور مشرکین

مالیات: انکی تاریخ ۹۸/۹؛ یہ صدر اسلام میں ۹۸/۹؛

ماہ جمادی الاول: ۳۶/۹ / ماہ جمادی الثانی: ۳۶/۹

ماہ ذیحجہ: ۳۶/۹، ۱۲؛ اسکی حرمت ۵/۹

ماہ ذیحجہ کی دسویں: اسکی خصوصیات ۳/۹

ماہ ذیقعدہ: ۲/۹، ۳۶؛ اسکی حرمت ۵/۹

نویں ہجری کی ماہ ذیحجہ کی دسویں ۳/۹

ماہ ربیع الاول: ۲/۹، ۳۶

ماہ ربیع الآخر: ۳۶/۹، ۱۲؛ اسکی حرمت ۵/۹

ماہ رجب: ۲/۹، ۳۶؛ اسکی حرمت ۵/۹

ماہ رمضان: ۳۶/۹ / ماہ شعبان: ۳۶/۹

ماہ شوال: ۳۶/۹ / ماہ صفر: ۲/۹، ۳۶

(ماہ صفر سال دہم؛ اسکی پہلی تاریخ ۵/۹)

ماہ محرم: ۲/۹، ۳۶؛ اسکی حرمت ۵/۹

مایوسی: غیر خدا سے مایوسی: (اسکے عوامل ۲۲/۱۰)

مبارزت: غیر مسلم کے ساتھ مبارزت: اسکی روش ۵/۹؛ مبارزت کے اصول ۱۰/۱؛ مبارزت میں اندازہ لگانا: اسکی اہمیت ۱۰/۱؛ مبارزت میں افواج کو آمادہ کرنا ۱۰/۱؛ مبارزت میں تقوا ۱۲۳/۹؛ مبارزت میں سستی: اس سے نہی ۱۰/۸۹؛ مبارزت میں فیصلہ کرنا: اسکی اہمیت ۱۰/۱؛ منفی مبارزت ۱۱۸/۹ (خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں)

بتلا ہونا: عذاب دنیوی میں بتلا ہونا ۹/۷۰ نیز رک منافقین

مبلغین: انکا معاشرتی کردار ۹/۱۲۲؛ انکی ذمہ داری ۹/۱۲۹، ۱۰/۱۵، ۱۶؛ یہ اور گمراہوں کا حق کو قبول نہ کرنا ۹/۱۲۹؛ یہ اور لوگ ۱۰/۱۶ نیز رک کفر

متفکرین: انکی خصوصیات ۱۰/۲۳؛ یہ اور قرآن ۱۰/۲۳

متقین: انکو بشارت ۱۰/۶۳؛ انکی امداد ۹/۳۶، ۱۲۳؛ انکی خصوصیات ۱۰/۶؛ انکی محبوبیت ۹/۴، ۷؛ متقین کا حوصلہ: (اس سے آگاہی ۹/۳۳؛ اسکی تقویت ۹/۳۶)؛ متقین کے فضائل ۹/۷، ۳۶؛ یہ اور توحید ربوبی ۱۰/۶

متمدن لوگ: انکا کفر ۹/۹۷؛ انکی ذمہ داری ۹/۹۷؛ انکی منافقت ۹/۹۷؛ غیر متمدن لوگ ۹/۹۷
مثالیں: دنیا پرستوں کی مثال ۱۰/۲۳؛ دنیاوی زندگی کی مثال ۱۰/۲۳؛ سرسبز کھیتی کے ساتھ تمثیل ۱۰/۲۳؛ غافل کسان کے ساتھ تمثیل ۱۰/۲۳// مجاہدین: ۹/۸۸

ان پر سکون کا نازل ہونا ۹/۲۶؛ انکا امر بالمعروف کرنا ۹/۱۱۲؛ انکا رکوع ۹/۱۱۲؛ انکا سجدہ ۹/۱۱۲؛ انکا کردار ۹/۱۳؛ انکا معاملہ ۹/۱۱۱؛ انکا مقام ۹/۲۰، ۲۱؛ انکا نہی از منکر کرنا ۹/۱۱۲؛ انکو بشارت ۹/۱۱۱؛ انکی اضروی خیر ۹/۸۸؛ انکی توبہ ۹/۱۱۲؛ انکی حمد ۹/۱۱۲؛ انکی دنیوی خیر ۹/۸۸؛ انکی سعادت ۹/۲۰؛ انکی صفات ۹/۱۱۲؛ انکی عبودیت ۹/۱۱۲؛ انکے ساتھ وعدہ ۹/۱۱۱؛ انکے فضائل ۹/۱۹، ۲، ۲۱؛ صدر اسلام کے مجاہدین: ۹/۲۰ (انکے فضائل ۹/۲۰)؛ فقیر مجاہدین: (انکی دلجوئی ۹/۹۲؛ یہ اور غزوہ تبوک ۹/۹۲)؛ مجاہدین اور حدود الہی کی پاسداری ۹/۱۱۲؛ مجاہدین بہشت میں ۹/۸۹؛ مجاہدین کا اطمینان: (اسکے عوامل ۹/۱۱۱)؛ مجاہدین کا حوصلہ: (اسکی تقویت کی اہمیت ۹/۱۳)؛ مجاہدین کا مال: (اس کا خریدار ۹/۱۱۱)؛ مجاہدین کی امداد ۹/۳۰؛ مجاہدین کی پاداش ۹/۲۲، ۱۱۱، ۱۲۱؛ (انکی اضروی پاداش ۹/۸۸)؛ مجاہدین کی جان: (اس کا خریدار ۹/۱۱۱)؛ مجاہدین کی حمایت ۹/۹۱؛ مجاہدین کی ذمہ داری ۹/۹۲؛ مجاہدین کی

صفیں: (ان میں نفوذ کرنا ۳۷/۹); مجاہدین کی عبادت ۱۱۲/۹; مجاہدین کی کامیابی ۱۳/۹; مجاہدین کی کامیابی ۲۰/۹، ۸۸; مجاہدین میں رخنہ اندازی کرنا ۳۷/۹ نیز رک علماء، غزوہ تبوک، غزوہ حنین

مجرین: ۵۰/۱۰، ۷۵، ۸۲

انکا انجام ۱۷/۱۰; انکی سزا ۶۶/۹; انکی ناخشنودی ۸۲/۱۰

مجبوسی: ان سے جزیہ وصول کرنا ۲۹/۹; اہل کتاب سے جزیہ وصول کرنا ۲۹/۹

محاربہ: رک فرعون/محاربین: خدا کے ساتھ محاربہ کرنے والے: (انکی شکست ۱۰۹/۹); محاربین کی تقویت: اس کا حرام ہونا ۱۰۸/۹//محاکمہ: رک مشرکین

محبت: ممنوع محبت ۱۱۳/۹//محبوبیت: اس کی نشانیاں ۸۵/۹

محرک: اس کے آثار ۹۱/۹، ۹۹، ۱۰۷

محرقات: ۳/۹، ۵، ۶، ۱۱، ۱۶، ۱۷، ۲۳، ۳۳، ۶۵، ۸۳، ۱۰۸، ۱۱۳، ۱۱۸/۱۰، ۵۹

انکو حلال کرنا ۳۱/۹، ۳۷، ۶۰/۱۰

محسنین: ۹۱/۹ انکا رایشار ۱۲۰/۹; انکا اضروی سرور ۲۶/۱۰; انکا سر سختی کو تحمل کرنا ۱۲۰/۹; انکی اضروی عزت ۲۶/۱۰; انکی بخشش ۹۱/۹; انکی پاداش ۲۶/۱۰ (انکی اضروی پاداش ۲۶/۱۰); انکے فضائل ۲۶/۱۰ (محسنین بہشت میں ۲۶/۱۰; محسنین سے مراد ۲۶/۱۰)

محشر: اسکی خصوصیات ۳۰/۱۰; اس میں اضطراب ۳۰/۱۰; اس میں ایک دوسرے کو پہچاننا ۳۵/۱۰; اس میں تفتیش ۳۰/۱۰ نیز رک انسان

محمد (ص): آپ (ص) اور ابو بکر ۳۰/۹; آپ (ص) اور انسانوں کے منافع ۶۱/۹; آپ (ص) اور اہل قبور کی زیارت ۸۳/۹; آپ (ص) اور بادیہ نشین منافقین ۱۰۱/۹; آپ (ص) اور بیت المال ۵۹/۹; آپ (ص) اور بیہودہ باتیں ۶۱/۹; آپ (ص) اور جن چیزوں کے ساتھ صدقات کا تعلق ہوتا ہے ۱۰۳/۹; آپ (ص) اور جہاد سے گریز کرنے والے ۹۳/۹، ۱۰۳; آپ (ص) اور جہاد سے معذور لوگ ۳۳/۹; آپ (ص) اور زکات وصول کرنا ۱۰۳، ۱۰۳; آپ (ص) اور صدر اسلام کے مشرکین ۱۷/۱۰

۲۰، ۳۱؛ آپ (ص) اور صدقات کی تقسیم ۵۹/۹؛ آپ (ص) اور صدقات وصول کرنا ۱۰۳/۹؛ آپ (ص) اور غزوہ تبوک ۹۲/۹؛ آپ (ص) اور غزوہ تبوک کے منافقین ۳۳/۹؛ آپ (ص) اور قرآن ۱۰۸، ۱۶/۱۰؛ آپ (ص) اور کفار ۴۳/۹، ۱۰۹/۱۰؛ آپ (ص) اور گریز کرنے والے ۹۳/۹؛ آپ (ص) اور لوگ ۱۶/۱۰؛ آپ (ص) اور لوگوں کا ایمان ۹۹/۱۰، ۱۰۸؛ آپ (ص) اور لوگوں کا کفر ۱۰۸/۱۰؛ آپ (ص) اور لوگوں کو ڈرانا ۲/۱۰؛ آپ (ص) اور لوگوں کی بات سننا ۶۱/۹؛ آپ (ص) اور مادی وسائل ۵۵/۹؛ آپ (ص) اور مدینہ کے منافقین ۱۰۱/۹؛ آپ (ص) اور مسجد ضرار بنانے والے ۱۰۴/۹؛ آپ (ص) اور مسلمان ۱۲۸/۹؛ آپ (ص) اور مسلمانوں کی مشکلات ۱۲۸/۹؛ آپ (ص) اور مشرکین ۶، ۳/۹، ۱۰، ۳۳/۱۰، ۳۵، ۳۸، ۳۱، ۳۶، ۵۳، ۶۵، ۷۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۵؛ آپ (ص) اور مشرکین کیلئے استغفار کرنا ۱۱۳/۹؛ آپ (ص) اور مشکلات ۱۰۹/۱۰؛ آپ (ص) اور معاشرے کے مفادات ۶۱/۹؛ آپ (ص) اور منافقین ۳۳/۹، ۶۳، ۶۶، ۷۳، ۸۰، ۸۳، ۸۵؛ آپ (ص) اور منافقین پر نماز پڑھنا ۸۳/۹؛ آپ (ص) اور منافقین کا حق کو قبول نہ کرنا ۱۲۹/۹؛ آپ (ص) اور منافقین کو افشا کرنا ۸۳/۹؛ آپ (ص) اور منافقین کی حق دشمنی ۱۲۹/۹؛ آپ (ص) اور منافقین کیلئے استغفار کرنا ۸۳/۹؛ آپ (ص) اور منافقین کیلئے بددعا ۸۳/۹؛ آپ (ص) اور مؤمنین ۶۱/۹، ۷۱، ۸۶، ۱۰۳، ۱۲۸، ۱۰۴/۱۰؛ آپ اور مؤمنین کے مفادات ۶۱/۹؛ آپ (ص) اور نہ پہچانے ہوئے منافقین ۱۰۱/۹؛ آپ (ص) اور وحی کا نازل ہونا ۲۰/۱۰؛ آپ (ص) اہل مکہ میں سے ۲/۱۰؛ آپ (ص) بعثت سے پہلے ۱۶/۱۰؛ آپ (ص) بہشت میں ۸۹/۹؛ آپ (ص) پر بہتان لگانا ۳۸، ۱۷، ۱۵/۱۰؛ آپ (ص) پر تہمت ۱۵/۱۰؛ آپ (ص) پر جادو کی تہمت ۲/۱۰؛ آپ (ص) پر جلدی یقین کر لینے کی تہمت ۶۱/۹؛ آپ (ص) پر خدا کی رحمت ۱۱۷/۹؛ آپ (ص) پر خدا کی نظارت ۶۱/۱۰؛ آپ (ص) سے درگزر کرنا ۳۳/۹؛ آپ (ص) سے روگردانی کرنے والے ۱۲۸/۹؛ آپ (ص) غار ثور میں ۳۰/۹؛ آپ (ص) کا استغفار: ۸۰/۹، ۸۳ (اسکے آثار ۸۰/۹، ۱۱۳)؛ آپ (ص) کا اطمینان ۳۰/۹؛

آپ (ص) کا اظہار برآءت ۳/۹، ۳۱/۱۰؛ آپ (ص) کا افشا کرنا ۱۰۴/۹؛ آپ (ص) کا ایمان ۶۱/۹ (اس سے مراد ۶۱/۹)؛ آپ (ص) کا بشر ہونا ۱۲۸/۹؛ آپ (ص) کا تعجب ۵۵/۹، ۸۵؛ آپ (ص) کا جہاد: ۸۶/۹، ۸۸؛ آپ (ص) کا جہاد میں حاضر ہونا ۸۶/۹؛ آپ (ص) کا مالی جہاد ۸۸/۹؛ آپ (ص) کے جہاد کا سرچشمہ ۸۸/۹؛ آپ (ص) کا خوف: (آپ (ص) کا اضروی عذاب سے خوف ۱۶/۱۰؛ اسکے آثار ۱۵/۱۰)؛ آپ (ص) کا ڈرانا ۲/۱۰؛ آپ (ص) کا رنج: (اسکے عوامل ۱۲۸/۹، ۶۵/۱۰)؛ آپ (ص) کا سیکھنا ۳۳/۱۰، ۳۵، ۳۸؛ آپ (ص) کا شرح صدر: ۶۱/۹ (اسکے آثار ۶۱/۹)؛ آپ (ص) کا شرعی ذمہ داری پر عمل کرنا ۵۳/۱۰؛ آپ (ص) کا صبر ۱۰۹/۱۰؛ آپ (ص) کا عربی ہونا ۲/۱۰؛ آپ (ص) کا علم: (اس کا دائرہ ۱۰۱/۹، ۱۶/۱۰)؛ آپ (ص) کا علم غیب ۹۳/۹؛ آپ (ص) کا غم و اندوہ: (اسکے عوامل ۶۵/۱۰)؛ آپ (ص) کا غیر قابل لچک ہونا ۱۰۳/۱۰، ۱۰۵؛ آپ (ص) کا فضل ۴۳/۹؛ آپ (ص) کا قرآن کا اہتمام کرنا ۶۱/۱۰؛ آپ (ص) کا قوی حوصلہ ۸۸/۹؛ آپ (ص) کا کردار اور نقش ۴۳/۹، ۱۰۸/۱۰؛ آپ (ص) کا لوگوں کے ساتھ رابطہ ۱۵/۱۰؛ آپ (ص) کا مذاق اڑانے والے ۶۳/۹، ۶۶، ۶۸؛ آپ کا مشتاق ہونا ۹۹/۱۰؛ آپ (ص) کا معجزہ

۳۴/۱۰: (اس کا دائمی ہونا ۳۸/۱۰)؛ آپ (ص) کا مقام ۳۳/۹، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۷۱، ۷۳، ۷۴، ۱۲۰، ۱۵/۱۰، ۱۶؛ آپ (ص) کا نمٹنا: (اسکی روش ۶۱/۹)؛ آپ (ص) کا وحی کی پیروی کرنا ۱۰۹/۱۰، ۱۵؛ آپ (ص) کا ہدایت کرنا: ۳۳/۹، ۸۰، ۱۲۸ (اس کا سرچشمہ ۱۲۹/۹)؛ آپ (ص) کو اجازت ۱۰۳/۹؛ آپ (ص) کو اذیت ۶۱/۹، ۶۳؛ آپ (ص) کو اذیت دینے والے: (انکا عذاب ۶۱/۹)؛ آپ (ص) کو تسلی دینا ۶۵/۱۰، ۷۳؛ آپ (ص) کو جھٹلانے والے: ۵۳/۹، ۱۵/۱۰، ۳۳ (انکا ظلم ۵۲/۱۰؛ انکا عذاب ۵۰/۱۰؛ انکی دھمکی ۳۸، ۳۴/۱۰؛ انکی سزا ۳۹/۱۰؛ انکی محرومیت ۳۳/۱۰؛ انکی مذمت ۱۶/۱۰؛ انکے دلوں کا اندھا ہونا ۳۳/۱۰)؛ آپ (ص) کو صدقہ دینا ۶۰/۹؛ آپ (ص) کو نصیحت ۱۰۳/۹، ۱۲۹، ۱۰۵/۱۰؛ آپ (ص) کو نہی ۱۰۸/۹، ۱۰۵/۱۰، ۱۰۶؛ آپ (ص) کی آگاہی ۱۰۱/۹؛ آپ (ص) کی امداد: ۳۰/۹، ۱۰۴ (اسکی نشانیاں ۳۰/۹)؛ آپ (ص) کی بشارتیں ۱۱۲/۹، ۲/۱۰؛ آپ (ص) کی پاسداری ۱۲۰/۹؛ آپ (ص) کی پریشانی ۳۶/۱۰؛

آپ (ص) کی پیروی کرنا ۱۲۰/۹؛ آپ (ص) کی پیروی کرنے والے: (انکی صداقت ۱۱۹/۹؛ انکے فضائل ۱۱۹/۹)؛
 آپ (ص) کی پیش قدمی ۱۰۸، ۸۸، ۸۶/۹؛ آپ (ص) کی تاریخ ۳۰/۹، ۶۱؛ آپ (ص) کی تائید ۳۰/۹؛ آپ (ص) کی تبلیغ
 ۱۲۳/۹، ۱۵/۱۰، ۱۶، ۱۰۳؛ آپ (ص) کی تکذیب ۱۶/۱۰: (اسکے آثار ۵۳/۹)؛ آپ (ص) کی تلاوت قرآن
 ۶۱/۱۰؛ آپ (ص) کی حمایت ۵۹/۹، ۲۱/۱۰؛ آپ (ص) کی خیر خواہی ۶۱/۹؛ آپ (ص) کی دشمنی ۱۰۳/۱۰؛ آپ (ص)
 کی دعا ۸۳/۹، ۹۹؛ آپ (ص) کی دعائیں لینا ۹۹/۹؛ اس کا سبب ۹۹/۹؛ اسکی اجابت ۱۰۳/۹؛ اسکی قدر و قیمت ۹۹/۹؛
 اسکے آثار ۹۹/۹، ۱۰۳؛ اسکے عوامل ۹۹/۹؛ آپ (ص) کی دعوتیں ۱۲۸/۹، ۱۰، ۳۸/۱۰، ۱۰۸؛ آپ (ص) کی دلجوئی ۱۲۹/۹،
 ۱۰۹/۱۰؛ آپ (ص) کی دوستی ۱۰۳/۱۰؛ آپ (ص) کی دھمکیاں ۶۳/۹؛ آپ (ص) کی ذمہ داری ۱/۹، ۶، ۵۳، ۳۳، ۵۵،
 ۶۳، ۷۳، ۸۳، ۸۴، ۹۲، ۹۳، ۱۰۳، ۱۰۸، ۱۰، ۳۱/۱۰، ۷۱، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۰۹؛ آپ (ص) کی ذمہ داری
 کا دائرہ کار ۱۵/۱۰، ۳۹، ۱۰۸، ۱۰۹؛ آپ (ص) کی رافت اور نرمی ۱۲۸/۹؛ آپ (ص) کی رسالت ۳۳/۹، ۶۱، ۷۱،
 ۱۰، ۱۵، ۱۶ (اس کا عالمی ہونا ۲/۱۰؛ اسکے آثار ۳۳/۹، ۸۱)؛ آپ (ص) کی رضامندی ۶۲/۹ (اسکی اہمیت ۶۲/۹)؛
 آپ (ص) کی سرزنش ۳۳/۹؛ آپ (ص) کی سوچ ۸۸/۹؛ آپ (ص) کی سیرت ۸۳، ۸۰/۹، ۳۱/۱۰؛ آپ (ص) کی شان
 ۸۶/۹؛ آپ (ص) کی شرعی ذمہ داری ۸۳/۹، ۱۰۳، ۱۱۳، ۱۰۸، ۱۰۵/۱۰، ۱۰۶، ۱۰۹؛ آپ (ص) کی شفاعت ۲/۱۰؛
 آپ (ص) کی صداقت ۱۱۹/۹؛ آپ (ص) کی صفات ۶۱/۹، ۸۰، ۱۲۸؛ آپ (ص) کی طرف سے مذمت ۸۳/۹؛
 آپ (ص) کی طرف وحی ۱۵/۱۰، ۶۱، ۹۳، ۱۰۹؛ آپ (ص) کی عصمت ۱۵/۱۰؛ آپ (ص) کی عیب جوئی کرنا ۵۸/۹،
 ۶۳؛ آپ (ص) کی غیبی امداد ۳۰/۹؛ آپ (ص) کی قاطعیت ۳۱/۱۰؛ آپ (ص) کی قدرت: (اس کا دائرہ کار ۲۰/۱۰، ۳۹)؛
 آپ (ص) کی کامیابی: ۱۰۹، ۱۴/۱۰ (اسکے آثار ۵۰/۹)؛ آپ (ص) کی کامیابی ۸۸/۹؛ آپ (ص) کی کتاب ۳۷/۱۰؛
 آپ (ص) کی کمان ۳۹/۹، ۹۲؛ آپ (ص) کی محبوبیت ۳۳/۹؛ آپ (ص) کی مدح ۶۱/۹؛ آپ (ص) کی مہربانی: ۸۰/۹،
 ۱۲۸ (سے سوء استفادہ کرنا ۶۱/۹؛ اسکے آثار ۱۲۹/۹)؛ آپ (ص) کی ناخوشنودی: ۳۱/۱۰؛ آپ (ص) کی نافرمانی: (اسکے
 موانع ۱۵/۱۰)؛ آپ (ص) کی

نبوت: ۲، ۳/۱۰ (اسکے دلائل ۱۶، ۳۷/۱۰؛ اسکے گواہ ۳۸/۱۰) آپ (ص) کی نجات ۳۰/۹؛ آپ (ص) کی نسل ۲/۱۰؛ آپ (ص) کی نشات گاہ ۱۲۸/۹؛ آپ (ص) کی نظارت ۹۳/۹؛ آپ (ص) کی ولایت ۱۲۰/۹ (اس کا سرچشمہ ۷۱/۹)؛ آپ (ص) کی ہجرت ۳۰/۹ (اسکے آثار ۳۰/۹؛ اسکے عوامل ۳۰/۹)؛ آپ (ص) کی ہجرت کمرے میں کامیابی ۳۰/۹؛ آپ (ص) کی ہدایت ۹۳/۹؛ آپ (ص) کے اوامر ۹۰/۹؛ آپ (ص) کے اہداف ۱۰۸/۱۰؛ آپ (ص) کے بدخواہ: (ان پر لعنت ۹۸/۹)؛ آپ (ص) کے حکومتی احکام ۷۱/۹؛ آپ (ص) کے خلاف پروپیگنڈا کرنا: (اسکے آثار ۶۵/۱۰)؛ آپ (ص) کے خلاف سازش ۷۳/۹، ۲۱/۱۰؛ آپ (ص) کے خلاف ماحول بنانا ۶۱/۹؛ آپ (ص) کے خیر خواہ ۹۱/۹؛ آپ (ص) کے دشمن ۷۳/۹، ۱۰۷، ۳۰/۱۰؛ آپ (ص) کے دل میں قحط ۱۲۸/۹؛ آپ (ص) کے ساتھ خیانت کمرے والے ۷۳/۹؛ آپ (ص) کے ساتھ رشتہ داری: (اسکے آثار ۱۱۳/۹)؛ آپ (ص) کے ساتھ مخالفت کرنا: (اس سے خوش ہونا ۸۱/۹؛ اسکے موانع ۸۱/۹)؛ آپ کے ساتھ وعدہ ۱۰۷، ۱۰۹؛ آپ (ص) کے عطیات پر راضی ہونا ۵۹/۹؛ آپ (ص) کے غزوے ۵۰/۹؛ آپ (ص) کے فضائل ۳۳/۹، ۶۱، ۱۱۷، ۱۲۸، ۲/۱۰؛ آپ (ص) کیلئے خیر خواہی ۹۱/۹؛ آپ (ص) کے معلم ۳۳/۱۰، ۳۵، ۳۸؛ آپ (ص) کے ہمراہ جنگ کرنا: (اسکی قدر و قیمت ۸۳/۹)؛ آپ (ص) ہجرت سے پہلے ۳۰/۹؛ آرام: (آپ (ص) پر آرام کا نازل ہونا ۲۶/۹؛ غار ثور میں آپ (ص) کا آرام ۳۰/۹)؛ محمد (ص) کو نکالنا: (آپ کو مکہ سے نکالنا ۱۳/۹)؛ محمد (ص) کے اختیارات ۳۹/۹، ۵۸، ۵۹، ۶۶، ۸۳ (ان کا دائرہ کار ۸۶، ۱۱۳)؛ ہجرت میں آپ (ص) کا ہمسفر ۳۰/۹؛ نیز رک آرزو، اطاعت، اقرار، امیدواری، ایمان، بادیہ نشین لوگ، بڑے لوگ، جنگ دشمنی، دوستی، ذکر، عذاب، غزوہ تبوک، غفلت، کفار مکہ، کفر، محبت، مشرکین، منافقین، مؤمنین، نافرمانی اور ہجرت؛ مدینہ کے بادیہ نشین لوگ / مدد طلب کرنا: خدا سے مدد طلب کرنا ۸۵/۱۰؛ نیز رک فرعون

مدینہ: اہل مدینہ: (انکی ذمہ داری ۱۰۱/۹؛ یہ اور محمد (ص) ۱۲۰/۹)؛ مدینہ سے تبوک تک کی مسافت ۳۲/۹، ۹۲؛ مدینہ میں منافقت: (اس کا دو گنا عذاب ۱۰۱/۹)؛ نیز رک قرآن؛ مدینہ کے بادیہ نشین لوگ؛ مدینہ کے منافقین، منافقین اور مؤمنین مدینہ کے بادیہ نشین لوگ: یہ اور محمد (ص) ۱۲۰/۹

مدینہ کے منافقین: ۵۷/۹، ۱۰۱؛ انکو دھمکی ۱۰۱/۹؛ انکی منافقت: ۱۰۱/۹ (اسکی شدت ۱۰۱/۹)؛ نیز رک مؤمنین مذاق اڑانا: اس کا گناہ ۷۹/۹؛ اسکی سزا ۷۹/۹

نیز رک اقدار، انفاق کمرنے والے، خدا، دین، صالحین، عذاب، قرآن، کفار، محمد(ص)، مشرکین، اور منافقین،
مؤمنین

مذاق اڑانے والے: خدا کا مذاق اڑانے والے ۶۸/۹؛ (انکی سزا ۹۱/۹) نیز رک آیات خدا اور اسلام

مذہب: رک دین

مرارة بن ربيع: اس کا گریز کرنا ۱۱۸/۹

مرتد: اسکی توبہ (اسکا قبول ہونا ۴۳/۹، اسکے آثار ۴۳/۹)

اسکے احکام ۴۳/۹؛ اسکے ساتھ سختی کرنا ۴۳/۹ نیز رک منافقین

مرتد ہونا: اس کا جرم ۴۳/۹؛ اسکے آثار ۴۳/۹ نیز رک منافقین

مرد: اسکی اخروی پاداش ۴۳/۹ نیز رک عورت

مردے: انکا اخروی اجیا ۳۱/۱۰؛ انکا زندوں سے نکالا جانا ۳۱/۱۰؛ ان کیلئے استغفار ۸۳/۹؛ ان کیلئے دعا ۸۳/۹

مروارید کا بنا ہوا کمرہ: ۲۶/۱۰

مریض: رک بیمار

مسافر: اسکو صدقہ دینا ۶۰/۹؛ اسکی ضرورت پوری کرنا، اسکی ضرورت پوری کرنے کی اہمیت ۶۰/۹

مستضعفین: ان سے مراد ۱۰۶/۹

مساکین: ان سے مراد ۶۰/۹، انکو صدقہ دینا ۶۰/۹، انکی ضرورت پوری کرنا ۶۰/۹، انکی مالکیت ۶۰/۹ نیز رک صدقات

مستقبل پر نظر رکھنا: رک دور اندیشی آئین رک دین

مستکبرین: ۹۸/۱۰

ان پر فتح و کامیابی: اسکی شرائط ۸۹/۱۰ نیز رک حق طلبہ لوگ

مسکراہٹ: رک منافقین

مستضعفین: ان سے مراد ۱۰۶/۹

مستکبرین: ۹۸/۱۰

ان پر فتح و کامیابی: اس کی شرائط ۸۹/۱۰ نیز رک حق طلب لوگ

مسجد: مسجد کا احترام ۱۰۴/۹; مسجد کا تقدس ۱۴، ۱۸/۹; مسجد کا مالک ۱۴، ۱۸/۹; مسجد کا نقش و کمرار ۱۰۴، ۱۰۸/۹; مسجد کو آباد کرنا ۱۸/۹; مسجد کی بنا: (اسکا فلسفہ ۱۴، ۱۸/۹; اسکی اہمیت ۱۰۴/۹; اس میں تقوا ۱۰۸/۹; اس میں نیست ۱۰۸، ۱۰۴/۹) مسجد کی تعمیر ۱۴، ۱۸/۹ (اسکی اہمیت ۱۸/۹); مسجد کی تقویت: (اسکی اہمیت ۱۰۸/۹) مسجد کی تولیت ۱۴، ۱۸/۹; (اس کی اہمیت ۱۸/۹); مسجد کی فضیلت: (اسکا سرچشمہ ۱۰۴، ۱۰۸/۹; مسجد کی قدر و قیمت: (اسکا معیار ۱۰۸/۹) و مسجد میں نماز برپا کرنا ۱۰۸/۹ نیز رک مسجد الحرام، مسجد ضرار اور مسجد قب

مسجد الحرام: اسکا تقدس ۲۸/۹; اس کی اہمیت ۱۲۸/۹ (صدر اسلام میں اسکی اہمیت ۴/۹); اس کی تاریخ ۱۴/۹; اسکی تولیت ۲۸/۹; (یہ صدر اسلام میں ۱۸/۹; یہ جاہلیت میں ۱۹/۹); اسکی طہارت ۲۸/۹; اسکے احکام ۲۸/۹; اس میں مشرکین کا وارد ہونا: (اسکی ممنوعیت ۲۸/۹) نیز رک مشرکین

مسجد ضرار ۱۰۹/۹: اسکا نقش و کمردار ۱۱۰/۹; اسکی بنا رکھنا: (اسکا محرک ۱۰۴/۹; اسکی حرمت ۱۰۴/۹); اسکے آثار ۱۱۰/۹; اسکے احکام ۱۰۸/۹; اسکے بانی: (اسکے بانی جہنم میں ۱۰۹/۹; ان کا ظلم ۱۰۹/۹; انکا ہدایت کو قبول نہ کرنا ۱۱۰/۹); اس میں نماز پڑھنا: (اسکا ممنوع ہونا ۱۰۸/۹) نیز رک خدا، محمد اور منافقین

مسجد قبا: اسکی بنا رکھنا: (اسکے اہداف ۱۰۹/۹، اس میں تقوا ۱۰۸/۹) اس کی فضیلت ۱۰۸/۹; اسکے بانی: (انکا تقوا ۱۰۹/۹; انکے فضائل ۱۰۹/۹; یہ اور خدا کی رضا ۱۰۹/۹) اس میں عبادت: (اسکی فضیلت ۱۰۸/۹)

مسر فین ۱۲، ۸۳/۱۰ ان کا حق کو قبول نہ کرنا ۱۲/۱۰; انکا عجب ۱۲/۱۰; انکی صفات ۱۲/۱۰

مسلمان: انکا ایمان ۱۱۴/۹; انکا حسن ظن ۸/۹; انکا خوف ۱۳/۹; انکا عجب ۲۵/۹; پہلے مسلمان ۱۰۰/۹; صدر اسلام کے مسلمان: ۳۰/۹; انکو بشارت ۲/۹; انکو تہدید ۳۹/۹; انکی آسائش ۴۳/۹; مسلمانوں کا رنج: (اسکے آثار ۱۲۸/۹) انکی جنگ ۱۱/۹; مسلمان کو جانی نقصان پہچانا ۳/۹; مسلمان کو مالی نقصان پہچانا ۳/۹; مسلمانوں کی تشویق ۱۳/۹، ۳۰; انکی عدم رضایت ۴، ۸/۹; انکی فکر و نظر ۳۲/۹، ۱۲۲; مسلمانوں کی مذمت ۱۹/۹; انکی مذمت ۱۳/۹; انکے ایمان کے مراتب ۱۱۴/۹; مسلمان کیلئے استغفار ۸۰/۹; (انکے

مادی وسائل (۷۳/۹); انکے معاہدے ۳/۹; انکے معاہدے کا مقام ۷/۹; ان میں نفاق ۶۶/۹; یہ اور معاہدہ مشرکین ۱۲/۹; یہ اور جہاد ۱۲۲/۹; یہ اور مسیحی علما ۳۳/۹; یہ اور مشرکین ۸، ۱۲/۹; یہ اور یہودی علما ۳۳/۹

مشرکین: ۱۰/۹; ۱۱۳، ۳۳، ۳۱، ۲۹، ۱۸، ۳، ۳۳، ۳۵، ۷۱// آیات خدا کا ان پر بے اثر ہونا ۱۰/۱۰; اسیر ہونے مشرکین ۵/۹; ان پر انبیاء کے خبردار کرنے کا بے اثر ہونا ۱۰/۱۰; ان پر تجاوز; (اسکا ممنوع ہونا ۲/۹) اسے قبول کرنا ۱۵/۹; انکا اضروی عذاب ۷۰/۱۰; انکا انجام ۱۱۳/۹; انکا ایمان ۵/۹; ۵۱/۱۰; انکا بے لیاقت ہونا ۱۷، ۱۸/۹; انکا بے منطق ہونا ۶۸/۱۰; انکا تبرا ۳۱/۱۰; انکا تسلط: (اس سے ممانعت ۸/۹); انکا حشر ۲۸/۱۰; انکا شرک عبادی ۱۸، ۶۶/۱۰; انکا شک ۱۰۳/۱۰; انکا عاجز ہونا ۳/۹; ۳۹، ۵۳/۱۰; انکا عذاب ۳/۹، ۱۰۶، ۲۶/۱۰; ۱۰۲ (اسکا حتمی ہونا ۱۳/۹; انکا اضروی عذاب ۷۰/۱۰; انکا رسوا کرنے والا عذاب ۳۶/۱۰; انکو عذاب کا وعدہ ۵۵/۱۰; انکے عذاب کے موانع ۱۱۳/۹); انکا عقیدہ ۶۸/۱۰; انکا عمل: (اسکا جبط ہونا ۱۷/۹; انکا پسندیدہ عمل ۱۷/۹; انکا ناپسندیدہ عمل ۲۸/۱۰; انکے عمل صالح کا بے قدر قیمت ہونا ۱۹/۹) انکا فساد پھیلانا ۵۰/۱۰; انکا فسق ۳۳/۱۰; انکا قتل ۵/۹; (اسکا فلسفہ ۸/۹); انکا کفر ۱۷/۹; (اس پر اصرار ۱۵/۱۰); انکا مجرم ہونا ۵۰/۱۰; انکا محاصرہ: (اسکا فلسفہ ۸/۹); انکا مشترکہ موقف اپنانا ۳۹/۱۰; انکا معاہدہ ۱۳/۹; (اسکا بے اعتبار ہونا ۸/۹); انکا ملاقات کی درخواست کرنا: (اسے قبول کرنا ۶/۹); انکو تہدید ۳/۹، ۳۶/۱۰، ۱۰۲، ۷۳، ۵۳; انکو خبردار کرنا ۱۰/۹، ۵۱/۲، ۱۰/۹; انکو دعوت ۱۵/۹; ۵۱/۱۰; انکو مہلت دینا ۳، ۶/۹، ۱۹، ۳۶/۱۰; ان کو نصیحت ۳/۹; انکی آزادی ۲، ۵/۹; (اسکے عوائل ۵/۹); انکی آسائش ۷۰/۱۰; انکی اضروی باز پرس ۲۸/۱۰; انکی اضروی محکومیت ۲۸/۱۰; انکی اسارت: (اسکا فلسفہ ۸/۹) انکی استقامت ۲، ۳/۹; انکی انیت: (اسکا تحفظ کرنا ۶/۹); انکی بت پرستی ۶۶/۱۰; (اسکا فلسفہ ۱۸/۱۰); انکی بہانہ بازی ۳۸/۱۰; انکی بے جا خواہشات ۵۰/۱۰; انکی پشیمانی ۵۳، ۱۰; انکی پلیدی ۱۷، ۲۸/۹; انکی توبہ ۵، ۱۵/۹; (اسکا قبول ہونا ۱۵/۹; اسکے قبول ہونے کا سرچشمہ ۵/۹; انکی جہالت ۳۹، ۵۵/۱۰; اسکے آثار ۱۱۳/۹); انکی دعا ۱۰، ۲۳/۱۰; انکی دوستی (اسکا بے اعتبار ہونا ۸/۹); انکی خصوصیات ۲۸/۱۰; انکی دشمنی ۳۶، ۱۱۳/۹; ۳۰/۱۰ (اسکے آثار ۱۱۳/۹); انکی ذلت ۶۵/۱۰ (اسکے آثار ۱۳، ۱۵/۹); انکی رشتہ داری: (اسکا بے اعتبار ہونا ۸/۹) انکی سرکشی ۱۵/۱۰، انکی سزا و کیفر ۸/۱۰، ۱۱; انکی سزا ۱۱/۱۰; انکی صفات ۱۵/۱۰; انکی طرف سے مذاق اڑایا جانا ۳۸/۱۰; (اسکے عوائل ۳۸/۱۰); انکی عدم رضایت ۳۱/۳۳، ۱۰/۹; انکی مبارزت: (اسکی روش

(۳۸/۱۰); انکی محرومیت ۱۰/۱۰، ۶۵; انکی مذمت ۱۰/۱۰، ۳; انکی موت: (اسکا حتمی ہونا ۱۰/۱۰، ۴۰; اسکی آثار ۹/۱۵);
 انکی ہدایت: (اس سے مایوسی ۱۰/۱۰۲); انکی اقتصادی فوائد: (مکہ میں انکی اقتصادی فوائد ۹/۲۸); انکی امن کے
 مقامات ۹/۶; انکی ہمراہ ہونے کا حقدار ہونا ۱۰/۳۲; انکی پروپیگنڈے: (انکی ناکامی ۱۰/۶۵); انکی ساتھ رابطہ: (اسکی
 تحریم ۹/۳; اسے منقطع کرنا ۹/۳، ۲۸; اسے منقطع کرنے کے آثار ۹/۲۸); انکی ساتھ مبارزت: (اسکا فلسفہ ۹/۵) انکی
 ساتھ معاہدہ ۹/۱، ۳، ۴، ۱۲، ۱۳ (اسے فسخ کرنا ۹/۳; اسے فسخ کرنے کا اعلان ۹/۱; اسے فسخ کرنے کے آثار ۹/۵;
 اسے فسخ کرنے کے عوامل ۹/۱); ان کیلئے استغفار ۹/۱۱۳، ۱۱۳; (اسکا ممنوع ہونا ۹/۱۱۳، اسکی حرمت ۹/۱۱۳); اسکی
 ممنوع ہونے کا فلسفہ ۹/۱۱۳); ان کیلئے کمین لگانا (اسکا فلسفہ ۹/۸); ان کیلئے محدودیت پیدا کرنا ۹/۵; انکی مادی وسائل
 ۱۰/۴۰; انکی معبود: (انکی معبودوں کا عاجز ہونا ۱۰/۱۰۴); بدعت گزار مشرکین: (انکی مذمت ۱۰/۵۹); صدر اسلام
 کے مشرکین ۹/۴، ۵، ۱۰، ۱۲) ان پر سختی ۹/۵; انکا اسلام ۹/۱۰۶; انکا افشا ۹/۸; انکا تجاوز کرنا ۹/۱۰; انکا تظاہر ۹/۸;
 انکا جنگ کو بھڑکانا ۹/۱۳، ۱۰; انکا سوال پوچھنا ۱۰/۲۰; انکا شرک ۱۰/۱۸; انکا شرک ربوبی ۱۰/۱۸; انکا شرک عبادی
 ۱۰/۱۰۳; انکا عقیدہ ۱۰/۱۸، ۳۱; انکا قتل ۹/۵; انکا کفر ۱۰/۳۱، ۴، ۳; انکا کینہ ۹/۸; انکا لیچرپن ۱۰/۳۳، ۳۲، ۴۰، ۱۵; انکا
 محاصرہ ۹/۵; انکا مکہ ۹/۸; انکا موقف اختیار کرنا ۱۰/۳۲; انکو تہدید ۹/۱۰، ۳، ۳۹، ۲۰; انکو خبردار کرنا ۹/۳; انکو
 مہلت ۹/۲; انکی آزادی ۹/۲; انکی اضروی سزا ۱۰/۶۰; انکی اذیتیں ۹/۱۳; انکی اسارت ۹/۵; انکی افترا چردازی
 ۱۰/۳۸، ۱۴، ۳۴; انکی اکثریت ۶/۸، ۴، ۱; انکی اکثریت کا فسق ۹/۸; انکی بہانہ تراشی ۱۰/۲۰; انکی تہمتیں ۱۰/۱۵; انکی
 جہالت ۹/۶; انکی خواہشات ۱۰/۱۵، ۵۱، ۵۰، ۳۸; انکی دشمنی ۹/۱۳، ۱۰، ۸; انکی دنیا طلبی ۹/۹; انکی ذلت ۲/۹; انکی
 رسومات ۹/۲۸; انکی سازش ۹/۱۳; انکی شفاعت کرنے والے ۱۰/۱۸; انکی فکر و نظر ۱۰/۱۸; انکی فوجی طاقت ۹/۱۳;
 انکی قسم ۹/۱۳، ۱۲; انکی محرومیت ۱۰/۳۲; انکی منفعت طلبی ۹/۹; انکی نافرمانی ۱۰/۳۳; انکی برتاؤ کی روش
 ۹/۸، ۲۰، ۳۳; انکی ساتھ رشتہ داری ۹/۸; انکی ساتھ مبارزت ۹/۵; انکی ساتھ معاہدہ ۹/۳; انکی محرکات
 ۱۰/۸; انکی معبود ۱۰/۱۰۳; یہ اور باطل معبود ۱۰/۱۸; یہ اور ربوبیت خدا ۱۰/۳، ۳۱; یہ اور قرآن ۱۰/۱۵، ۱۶، ۱۴;
 ۱۰/۲۰، ۳۴، ۳۸; یہ اور قیامت ۱۰/۱۵; یہ اور محمد (ص) ۱۰/۱۴، ۱۶، ۱۵، ۳۳، ۳۲، ۳۸; یہ اور مسلمان ۹/۱۰; یہ اور معجزہ
 ۱۰/۲۰; یہ اور مؤمنین ۹/۱۰; عہد کسی وفا کرنے والے مشرکین ۹/۴; معاہدہ کئے جانے والے مشرکین
 ۹/۲۸، ۱۳، ۱۲، ۳) انکو تہدید ۹/۳; انکی امداد کے آثار ۹/۳; صدر اسلام کے معاہدہ کئے جانے والے مشرکین ۹/۳; معاہدہ

کو توڑنے والے مشرکین ۳/۹، ۲، ۱، ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶؛ نیکوکار مشرکین ۹/۱۹؛ مشرکین اور اسلام ۱۰/۱۰۳؛ یہ اور اخروی عذاب ۱۰/۵۳؛ یہ اور باطل معبود ۱۰/۲۸؛ یہ اور بت ۱۰/۶۶، ۱۰۳؛ یہ اور بتوں کی شفاعت ۱۰/۱۸؛ یہ اور تقرب خدا ۱۰/۱۸؛ یہ اور حلال کو حرام کرنا ۱۰/۵۹؛ یہ اور خدا کی الوہیت ۱۰/۶۸؛ یہ اور خدا کی مالکیت ۱۰/۵۵؛ یہ اور خدا کے وعدے ۱۰/۵۵؛ یہ اور رسوا کرنے والا عذاب ۱۰/۵۳، ۵۰، ۳۸؛ یہ رسوا کئے جانے والے عذاب کے وقت ۱۰/۵۳، ۵۱؛ یہ اور صدر اسلام کے مسلمان ۹/۸؛ یہ اور عذاب ۱۰/۵۱؛ یہ اور قرآن ۱۰/۳۳، ۳۰، ۳۹؛ یہ اور قیامت ۱۰/۳۹؛ یہ اور محمد (ص) ۱۰/۱۵، ۳۱، ۳۸، ۶۵، ۱۰۳؛ یہ اور مسجد الحرام ۹/۲۸؛ یہ اور مسلمان ۹/۸؛ یہ اور معاد ۱۰/۳۵؛ یہ اور مؤمن رشتہ دار ۹/۱۰؛ یہ اور مؤمنین ۹/۱۰؛ ۳۸/۱۰ نیز رک آزر، ابراہیم (ع) پہلے انسان، بت، تبرا، تذکر، جاہلیت، جنگ، جہاد، قیاس، محمد (ص)، مسجد الحرام، مسلمان، مؤمنین، ادلے کا بدلہ

مشرکین مکہ: انکا مہلک عذاب ۱۰/۱۰۲؛ انکو تنبیہ ۱۰/۴۱؛ انکو مہلت: (اسکی مدت ۹/۲؛ اسکے مہینے ۹/۲)؛ مشرکین مکہ کا محروم ہونا ۱۰/۱۰۱؛ یہ اور آیات الہی ۱۰/۱۰۱؛ یہ اور انبیاء کی تنبیہ ۱۰/۱۰۱

مشعر الحرام: اس میں وقوف ۳/۹

مصلح: ان سے جہالت ۹/۳۱

مصیبت: اس سے مراد ۹/۵۰

مظلوم لوگ: مظلوموں کی نجات (اسکی اہمیت ۱۰/۱۳، ۳۹)

معاد: اس پر قدرت ۱۰/۳۳؛ اس کا حتمی ہونا ۱۰/۳؛ اس کا فلسفہ ۱۰/۳؛ اسکی اقسام ۱۰/۳؛ اسکے دلائل ۱۰/۳؛ اس سے

جھٹلانا ۱۰/۳۵؛ معاد جسمانی ۱۰/۳، ۳۳؛ معاد کا وعدہ ۱۰/۳؛ معاد کو جھٹلانے والے ۱۰/۳۵ (انکا اخروی نقصان ۱۰/۳۵)

نیز رک آخرت، ایمان، قیامت اور مشرکین

معاش: اسکے حاصل کرنے کا وقت ۱۰/۶۷

معاشرہ: اجتماعی نظام: (اسکی حفاظت کی اہمیت ۹/۲۸، ۱۲۲)؛ پہلا معاشرہ ۱۰/۱۹؛ اسکی اصالت ۱۰/۳۹؛ اس میں

اسلام شناس لوگ ۹/۱۲۲؛ معاشرہ پر ظلم ۹/۳۶؛ معاشرہ کا اتحاد: (اسکی اہمیت ۱۰/۹۳)؛ معاشروں کا ختم ہو جانا: (اسکے

عوامل کی شناخت ۱۰/۷۳)؛ معاشرے کا ختم ہونا: (اس کا سبب ۹/۳۹)؛ معاشرے کو ڈرانا ۹/۱۲۲ (اس کا سبب

۱۲۲/۹؛ اس کا فلسفہ ۱۲۲/۹؛ معاشرہ کی اجتماعی سیاست: (اس کا فلسفہ ۱۰۳/۹)؛ معاشرے کی اصلاح: (اسکی اہمیت ۴۱/۹؛ اسکے عوائل ۴۱/۹؛ معاشرے کی پاکیزگی: (اسکی اہمیت ۱۰۳/۹؛ اس کا سبب ۱۰۳/۹)؛ معاشروں کی ترقی (اسکے عوائل کی شناخت ۴۳/۱۰)؛ معاشرہ کی تعمیر ۱۲۰/۹؛ معاشرہ کی ثقافت: (اسکی اہمیت ۱۲۲/۹)؛ معاشرہ کی ذمہ داری ۱۲۲/۹؛ معاشرہ کی ضروریات ۱۲۲/۹ (اسکی ضروریات پوری کرنے کی اہمیت ۴۱/۹، ۱۲۲)؛ معاشرہ کی ہدایت: (اس کا ذمہ دار ۱۲۲/۹؛ اس کا سبب ۱۲۲/۹)؛ معاشروں کی ہدایت: (اسکے عوائل ۴۳/۱۰)؛ معاشرے کے رسوم و رواج ۱۱۵/۹؛ معاشرے کے ساتھ نیکی کرنا ۱۲۰/۹؛ معاشرے کے مصلح: (انکی اہمیت ۳۶/۹) نیز رک فرد، محمد اور مؤمنین

معاملہ: خدا کے ساتھ معاملہ ۱۱۱/۹ (اسکے ارکان ۱۱۱/۹)

معاہدہ: اسکے احکام ۱/۹، ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۲؛ ایک دوسرے کے درپے نہ ہونے کا معاہدہ ۳/۹، ۴، ۵، ۸، ۱۲، ۱۳؛ (اسکا توڑ دینا ۴/۹؛ اسکا ختم کر دینا ۱/۹، ۲، ۴؛ اسکے آثار ۲/۹) جائز معاہدہ ۱/۹، ۳، ۴؛ صلح کا معاہدہ ۴/۹ (اس کا توڑنا ۱/۹؛ اس کا ختم کر دینا ۱/۹؛ یہ صدر اسلام میں ۱۳، ۴/۹)؛ غیر مسلموں کے ساتھ معاہدہ: ۱/۹، ۳، ۴، ۱۲ (اس کا جائز ہونا ۱۲/۹)؛ معاہدہ ختم کر دینا (اس کا اعلان کرنا ۱/۹، ۳؛ اسکی شرائط ۴/۹، ۱۲؛ اسکے آثار ۸/۹؛ اسکے جائز ہونے کے موارد ۳/۹، ۴؛ اسکے عوائل ۱/۹، ۳، ۴، ۱۲)؛ معاہدہ کو توڑنا: (اس کا سرچشمہ ۸/۹؛ اسکے آثار ۱/۹، ۳، ۴، ۱۲)؛ اسکے عوائل ۱۰/۹؛ اسکے موارد ۳/۹، اسکے موانع ۳/۹، ۴)؛ معاہدہ کو توڑنے والے: (انکا انحراف ۸/۹؛ انکا تجاوز کرنا ۱۰/۹؛ انکا فاسق ہونا ۸/۹)؛ معاہدہ کی پابندی نہ کرنا: (اسکے آثار ۳/۹)؛ معاہدہ کی وفاء کرنا ۳/۹ (اس کا وجوب ۸/۹، ۱۰؛ اسکی اہمیت ۳/۹، ۴، ۱۲)؛ اسکی شرائط ۳/۹، ۴، ۱۲؛ اسکے آثار ۴/۹، ۱۲) نیز رک: جنگ، دشمن، کفار، مسلمان، مشرکین اور یاد دہانی کران معاہدہ: رک عہد

معبود ہونا: اس کا معیار ۱۰/۳۳، ۳۵، ۱۰۶

معجزہ: اس کا سرچشمہ ۱۰/۲۰، ۴۵، ۴۶؛ اسکی حقیقت ۱۰/۴۶، ۴۷، ۸۲

معذور لوگ: یہ اور جہاد ۸۳/۹ / معروف: اسکا جرم ۶۴/۹؛ اسکا فسق ۶۴/۹؛ اسکے آثار ۶۴/۹

معصیت: رک گناہ / مغفرت: رک بخشش / مفاد پرستی: رک منافقین

مفسدین: ۳۰/۱۰، ۸۱، ۸۲، ۹۱ انکا انجام ۸۱/۱۰؛ انکی ناخوشنودی ۸۲/۱۰؛ انکی ناکامی ۸۱/۱۰؛ مفسدین کی شکست (اس کا حتمی ہونا ۸۱/۱۰) مفسدین کے بارے میں خدا تعالیٰ کا علم ۳۰/۱۰ مقابلہ بہ مثل: رک اولے کا بدلہ
مقام رضوان: ۲۱/۹، ۲۲ (اسکی قدر و قیمت ۲۱/۹)

مقاومت: رک استقامت / مقدر: رک تقدیر

مقدسات: ان سے سوء استفادہ کرنا ۱۰۷/۹

مقدس مقامات: ۱۰۸، ۲۸، ۱۸، ۱۷/۹

انکی تقویت کی اہمیت ۱۰۸/۹

مقروض لوگ: انکی ضروریات پوری کرنا؛ (انکی ضروریات پوری کرنے کی اہمیت ۶۰/۹)؛ مقروض لوگوں کا قرض (اس کا ادا کرنا ۶۰/۹)؛ مقروض لوگوں کو صدقہ دینا ۶۰/۹؛ مکر: رک خدا، مشرکین اور منافقین
مکلف: مکلف کا عذر: (اسکے قبول ہونے کی شرائط ۹۱/۹)

مکہ: اہل مکہ اور محمد (ص) کی دعوت ۲/۱۰ مکہ کے مؤمنین: ۲/۱۰

ملائکہ: ادا کرنے والے ملائکہ ۳۰/۹؛ عمل کے لکھنے والے ملائکہ: انکا نقش و کردار ۲۱/۱۰؛ قرآن کی پاسداری کرنے والے ملائکہ ۲۱/۱۰ مناجات: رک دع

منافقت: اس کا جرم ہونا ۶۷/۹؛ اس کا دوام: (اسکے عوامل ۷۷/۹)؛ اس کا سبب ۷۷/۹؛ اس کا گناہ ۶۸/۹؛ اسکی تاریخ ۶۹/۹؛ اسکی تائید: (اس کا حرام ہونا ۱۰۸/۹)؛ اسکی شکست ۱۰۹/۹؛ اسکی نشانیاں ۳۵/۹، ۵۳، ۶۲، ۶۵، ۷۶، ۸۱، ۸۶، ۹۵، ۱۲۳، ۱۲۷؛ اسکے آثار ۷۳/۹، ۸۱، ۸۳، ۸۳، ۹۷، ۱۲۵؛ اسکے خلاف موقف اپنانا ۱۰۸/۹؛ اسکے راہبر: (انکی سزا ۶۶/۹)؛ اسکے عوامل ۹۷/۹؛ اسکے مرتبے ۷۷/۹، ۹۷، ۹۹، ۱۲۵؛ یہ اور فسق ۸۳/۹ نیز رک بادیہ نشین لوگ، جزیرۃ العرب، شہر کی رہائش، کفر، مدینہ، مدینہ کے منافقین اور مسلمان

منافقین: انکی نشانیاں ۷۷/۹؛ ان پر اعتماد نہ ہونا: (اسکے عوامل ۹۳/۹)؛ ان پر سختی کرنا ۷۳/۹؛ ان پر فضل کرنا ۷۳/۹؛ ان پر لعنت ۶۸/۹؛ ان پر نفرین ۱۲۷/۹؛ ان پر نماز میست پڑھنا: ۸۳/۹ (اس سے نہی ۸۳/۹) ان سے روگردانی کرنا: (اس کا فلسفہ ۹۵/۹؛ اس کا وجوب ۹۵/۹؛ اس کی اہمیت ۹۵/۹) ان سے اثر قبول کرنا ۹۵/۹، ۹۶؛

انکا اثر قبول کرنا ۶۷/۹؛ انکا اجتماعی موقف ۶۷/۹، ۷۱؛ انکا اسلامی معاشرہ سے فرار ۵۷/۹؛ انکا انجام ۵۲/۹، ۵۵، ۶۳، ۶۹، ۷۰، ۷۳، ۸۵، ۹۵، ۱۰۹، ۱۲۵ (اس سے عبرت ۶۹/۹؛ انکا برا انجام ۸۳/۹)؛ انکا انحراف ۸۳/۹؛ انکا اتفاق: (اس کا بے قدر و قیمت ہونا ۵۳/۹، ۵۳)؛ انکا بخل ۶۷/۹، ۷۶، ۷۷، ۷۹؛ انکا بہانے بنانا ۳۹/۹؛ ان کا بھروسہ ۷۳/۹؛ انکا بے پناہ ہونا ۷۳/۹؛ انکا بے گانہ ہونا ۵۶/۹؛ انکا پناہ تلاش کرنا ۵۷/۹؛ انکا تظاہر ۳۹/۹، ۱۰۱؛ انکا جھوٹ بولنا ۷۷/۹، ۷۷، ۱۰۷ (اس کا فلسفہ ۷۳/۹؛ اسکے گواہ ۱۰۷/۹)؛ ان کا حسد ۷۳/۹؛ انکا حق کو قبول نہ کرنا ۸۷/۹، ۱۲۷؛ انکا حوصلہ ۷۵/۹، ۷۶؛ انکا خوف ۵۶/۹؛ انکا دین کے ساتھ کھیلنا ۶۵/۹؛ انکا راز: (اسے افشا کرنا ۶۳/۹، ۶۵، ۶۶، ۷۸، ۹۳)؛ انکا رنج: (اسکے عوالم ۶۸/۹؛ انکا طویل رنج ۸۲/۹)؛ انکا سرور: ۵۰/۹، ۸۷ (اسکی کمی ۸۲/۹)؛ انکا سلوک: (اسکی روش ۳۷/۹، ۳۹، ۵۸، ۶۱، ۶۵، ۶۷، ۷۹، ۹۶، ۱۰۱، ۱۰۷، ۱۲۷)؛ انکا سوء استفادہ ۳۷/۹، ۶۱، ۶۲، ۷۳، ۹۵، ۱۰۷؛ انکا شرک ۶۲/۹؛ انکا شک: ۱۱۰/۹ (اسکے آثار ۱۱۰/۹؛ اس کے عوالم ۱۱۰/۹)؛ ان کا طعن ۷۹/۹؛ انکا عبرت کو قبول نہ کرنا ۱۲۶/۹؛ انکا عجب: ۵۸/۹؛ انکا عجز ۳۸/۹، ۸۷، ۱۰۱ (اس کا اظہار کرنا ۳۳/۹)؛ انکا عذاب ۵۵/۹، ۵۲، ۷۰ (اس کا حتمی ہونا ۶۶/۹، ۶۹، ۸۰)؛ اس کا سبب ۵۲/۹؛ اس کا متعدد ہونا ۱۰۱/۹؛ انکا اضروی عذاب ۷۳/۹، ۱۰۱؛ انکا برزخی عذاب ۱۰۱/۹؛ انکا دنیاوی عذاب ۵۵/۹، ۵۷، ۷۳، ۸۵، ۱۰۱؛ انکے اضروی عذاب کا حتمی ہونا ۱۰۱/۹؛ دو گنا عذاب ۱۰۱/۹)؛ انکا عذر: (اسکے قبول ہونے کے موانع ۶۶/۹)؛ انکا عقیدہ: (اسکے آثار ۸۳/۹)؛ انکا عمل: ۷۱/۹ (اس کا ضائع ہونا ۶۹/۹؛ اسکے آثار ۸۳/۹)؛ اسکے ضائع ہونے کے عوالم ۵۳/۹؛ انکا ناپسندیدہ عمل ۶۵/۹، ۶۶، ۸۷؛ انکے ناپسندیدہ عمل کے آثار ۹۵/۹)؛ انکا غم و اندوہ: (اسکے عوالم ۵۰/۹)؛ انکا غلط اطلاع پہنچانا ۳۸/۹؛ انکا فرصت کی تلاش میں ہونا ۵۰/۹؛ انکا فساد پھیلانا ۳۷/۹؛ انکا فسق ۶۷/۹، ۷۳، ۸۰، ۸۳، ۹۶؛ انکا کفر: ۳۹/۹، ۵۳، ۵۵، ۵۶، ۶۶، ۷۳، ۸۱، ۸۵، ۱۰۷ (اسکے آثار ۵۳/۹، ۸۰)؛ انکا گریز کرنا ۸۳/۹ (اسکے آثار ۸۳/۹)؛ انکا جہاد سے گریز کرنا ۳۵/۹، ۳۷، ۵۰، ۸۱، ۸۸)؛ انکا گریہ: (انکا آخرت میں گریہ ۸۲/۹)؛ انکا طویل گریہ ۸۲/۹)؛ انکا ماحول بنانا ۶۱/۹؛ انکا محمد (ص) سے اجازت طلب کرنا ۳۹/۹، ۸۳، ۸۶؛ انکا مذاق اڑانا ۶۹/۹؛ انکا مذاق اڑایا جانا ۶۸/۹، ۷۹؛ انکا مکرم ۵۶/۹، ۶۵؛ انکا مواخذہ ۶۵/۹؛ انکا موقف ۷۷/۹؛ انکا نفوذ: (اسکے موانع ۱۰۷/۹)؛ انکا نقصان پہنچانا ۱۰۹/۹؛ انکا نقصان اٹھانا ۶۹/۹؛ انکا ہدایت کو قبول نہ کرنا ۱۱۰/۹، ۱۲۳؛ انکو افشاء کرنا ۶۶/۹، ۶۶، ۸۳، ۱۲۷ (اس کا سبب ۶۶/۹)؛ انکو تنبیہ ۳۷/۹، ۶۳، ۶۹، ۷۰، ۷۸؛ انکو وعادینا: (اس سے نہس ۸۳/۹)؛ انکو مال عطا کرنا ۷۶/۹؛ انکو معاف کرنا: ۶۶/۹؛ انکو نظر انداز کرنا ۸۳/۹، ۸۳، ۹۵ (اسکے عوالم ۸۳/۹)؛ انکی

آسائش: (اس سے تعجب ۵۵/۹، ۸۵)؛ انکی آسائش طلبی ۸۱/۹؛ انکی آگاہی ۶۳، ۶۳/۹؛ انکی اذیتیں ۶۱/۹؛ انکی اسلام دشمنی ۱۰۴/۹؛ انکی اولاد ۵۵/۹ اس کا بے قدر و قیمت ہونا ۵۵/۹؛ اسکی کثرت ۵۵/۹، ۶۹، ۸۵)؛ انکی بدخواہی ۹۸/۹؛ انکی بری نیت ۱۰۴/۹؛ انکی بے ادبی ۳۹/۹، ۵۸؛ انکی بے انصافی ۵۸/۹؛ انکی بے ایمانی: (اسکے دلائل ۵۴/۹)؛ انکی بے حیائی ۶۵/۹؛ انکی پریشانی اور اضطرابی ۳۵/۹، ۵۶، ۵۷؛ انکی پریشانی اور سرگردان ۳۵/۹؛ انکی پریشانی ۶۲/۹، ۱۲۷؛ انکی پلیدی: ۵۵/۹، ۵۶، ۹۵، ۱۲۵، ۱۲۷) (اس کا زیادہ ہونا ۱۲۵/۹؛ اسکی نشانیاں ۱۲۸/۹؛ اسکے عوامل ۹۵/۹)؛ انکی تاویلیں ۶۵/۹؛ انکی تشخیص: (اسکی اہمیت ۵۶/۹)؛ انکی تقویت کرنا: (اس کا حرام ہونا ۱۰۸/۹)؛ انکی توبہ ۴۳/۹؛ انکی ثروت: ۶۸/۹، ۵۵، ۶۹) (اسکے آثار ۸۵/۹)؛ انکی جاسوسی ۳۷/۹؛ انکی جہالت: ۸۱/۹) (اسکے آثار ۸۱/۹)؛ انکی جھوٹی قسم ۳۲/۹، ۵۷، ۶۸، ۷۲، ۷۳، ۹۶؛ انکی حسرت ۵۵/۹، ۸۵؛ انکی خصوصیات ۳۵/۹، ۳۸، ۶۷، ۱۱۰؛ انکی خلاف ورزی ۳۸/۹؛ انکی خیانت ۷۳/۹؛ انکی دشمنی ۵۷/۹، ۶۳، ۱۰۴؛ انکی دعا: (اس کا قبول ہونا ۷۶/۹)؛ انکی دنیا پرستی ۳۳/۹، ۶۹، ۷۵، ۷۶؛ انکی دھمکی ۶۳/۹، ۸۱، ۹۳، ۱۰۱؛ انکی ذلت ۸۳/۹، ۸۶، ۸۷، ۸۸؛ انکی رازداری ۶۳/۹؛ انکی رخنہ اندازی ۳۸/۹؛ انکی رسوائی: ۸۳/۹) (اسکے عوامل ۱۰۱/۹؛ انکی اخروی رسوائی ۹۳/۹)؛ انکی رضامندی ۵۸/۹، ۸۷؛ انکی روح قبض کرنا ۵۵/۹؛ انکی ریا کاری ۹۶/۹؛ انکی سازش ۳۷/۹، ۳۸، ۶۶، ۷۳، ۷۴، ۸۸، ۱۰۴، ۱۲۳) (اس کا بے اثر ہونا ۶۹/۹؛ اسکی شکست ۷۳/۹)؛ انکی سزا: ۶۶/۹، ۷۶، ۷۸، ۱۰۱، ۱۲۷) (انکی اضروی سزا ۶۸/۹، ۷۰؛ انکی دنیاوی سزا ۶۶/۹، ۷۰، ۸۲)؛ انکی سستی ۸۸/۹؛ انکی سوچ ۳۹/۹، ۵۰، ۵۲، ۷۸) (اس کا تجزیہ و تحلیل ۵۸/۹)؛ انکی سیرت ۶۹/۹؛ انکی شخصیت ۱۰۹/۹، ۱۱۰؛ انکی صفات: ۵۰/۹، ۶۲، ۶۵، ۶۷، ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۷۵، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۷، ۱۰۴، ۱۲۶؛ انکی عافیت طلبی ۸۶/۹؛ انکی عذرخواہی ۶۶/۹؛ انکی عہد شکنی ۷۶/۹، ۷۷؛ انکی عیب جوئی: ۵۸/۹، ۷۹) (اسکے عوامل ۵۸/۹)؛ انکی غفلت: (اسکے آثار ۷۸/۹)؛ انکی فطرت ۷۶/۹، ۷۷؛ انکی قبور کی زیارت ۸۳/۹؛ انکی قدرت ۶۹/۹؛ انکی قضاوت: ۵۰/۹) (اسکے معیار ۵۸/۹)؛ انکی کوشش ۷۵/۹، ۸۳، ۱۲۳، ۱۲۷؛ انکی گھٹیا صفات ۵۸/۹، ۷۶، ۷۷؛ انکی مادہ پرستی ۷۵/۹؛ انکی مال دوستی ۵۸/۹؛ انکی محبت ۳۸/۹، ۵۸؛ انکی محرومیت: ۶۸/۹، ۷۸، ۸۱، ۸۲، ۸۷، ۸۸، ۹۶، ۱۲۷) (اسکے عوامل ۸۳/۹)؛ انکی مذمت ۶۲/۹، ۷۵، ۷۶، ۸۱، ۸۷؛ انکی منافقت: ۶۵/۹، ۷۹) (اس کا دوام ۷۷/۹)؛ انکی منفعت طلبی ۵۸/۹؛ انکی موت ۵۵/۹، ۸۳، ۸۵؛ انکی ناپسندیدہ باتیں ۶۵/۹؛ انکی ناخوشنودی ۵۸/۹، ۵۹، ۸۱، ۱۲۷؛ انکی نافرمانی: (اسکے عوامل ۷۸/۹)؛ انکی نالائقی: (اس کا اعلان ۸۳/۹)؛ انکی نشانیاں ۷۷/۹؛ انکی ہلاکت: ۵۲/۹) (اس کا

سبب ۵۲/۹؛ انکی ہنسی ۸۲/۹؛ ان کے اموال (ان کا بے قدر و قیمت ہونا ۵۵/۹)؛ ان کے اہداف ۱۰۴/۹؛ (انکا جہاد سے ہدف ۳۲/۹)؛ ان کے جرائم ۳۸/۹، ۶۱، ۶۲، ۸۱؛ ان کے حامی ۴۳/۹؛ ان کے دعوے ۵۵/۹، ۸۳، ۸۵؛ ان کے دل کا بیمار ہونا ۱۱۰/۹، ۱۲۵؛ (اسکی نشانیاں ۱۲۸/۹) ان کے دلوں پر مہر لگنا ۸۲/۹، ۱۲۴؛ ان کے ذاتی مفادات ۵۸/۹؛ ان کے روابط ۶۴/۹؛ ان کے رہبر ۶۴/۹؛ (انکا کردار ۶۴/۹؛ انکی سزا ۶۴/۹)؛ ان کے ساتھ رابطہ: (اس کا ترک کرنا ۱۱۹/۹)؛ ان کے ساتھ نمٹنا: (اسکی روش ۵۶/۹، ۴۳، ۸۳)؛ ان کے شرعی حیلے ۳۹/۹؛ ان کے گروہ ۶۶/۹، ۶۷؛ ان کے محرکات ۵۸/۹؛ ان کے مذاق ۶۳/۹، ۶۸، ۷۹، ۱۲۳؛ بخیل منافقین: (انکی سزا ۷۷/۹)؛ پیروکار منافقین: ۶۴/۹؛ (انکی بخشش ۶۴/۹)؛ ثروتمند منافقین ۸۶/۹؛ جہاد سے گریز کرنے والے منافقین: (انکی تحقیر ۸۳/۹؛ انکی خوشنودی کے آثار ۸۳/۹؛ انکی سزا ۵۲/۹؛ جہاد سے گریز کرنے والے منافقین ۸۲/۹؛ یہ اور جنگ ۸۳/۹)؛ خیانت کرنے والے منافقین: (انہیں افشاء کرنا ۱۰۴/۹)؛ سازشی منافقین: (انکی سزا ۶۶/۹)؛ سازشی منافقین کو دعوت ۴۳/۹؛ صدر اسلام کے منافقین: ۶۴/۹، ۶۹، ۷۳، ۸۶؛ (انکا ارتداد ۶۶/۹؛ انکا اسلام ۶۶/۹؛ انکا افشاء ۵۶/۹؛ انکا اقرار ۷۵/۹؛ انکا انجام ۴۳/۹؛ انکا بہانہ بنانا ۳۳/۹، ۸۱؛ انکا پناہ تلاش کرنا ۵۷/۹؛ انکا عہد ۷۵/۹؛ انکا کفر ۵۶/۹، ۷۳، ۸۳؛ انکا لیچرپن ۱۲۶/۹؛ انکی آسائش ۸۵/۹، ۷۳؛ انکی اجتماعی حیثیت ۸۵/۹؛ انکی اسلام دشمنی ۶۴/۹؛ انکی اولاد ۸۵/۹؛ انکی پریشانی ۶۳/۹؛ انکی تشخیص کا سبب ۸۸/۹؛ انکی تعداد ۷۰/۹؛ انکی خوشی ۸۱/۹؛ انکی دولت ۸۵/۹؛ انکی دھمکی ۷۳/۹؛ انکی رخنہ اندازی ۸۱/۹؛ انکی رسوائی ۷۳/۹؛ انکی ریاکاری ۸۳/۹؛ انکی سازش ۳۸/۹؛ انکی سوچ ۸۶/۹؛ انکی عذر خواہی ۶۶/۹؛ انکی عہد شکنی ۷۶/۹؛ انکی عیب جوئی ۷۹/۹؛ انکی قسم ۵۶/۹، ۹۵، ۱۰۴؛ انکی کمزوری ۶۵/۹؛ انکی کوشش ۷۸/۹؛ انکی لالچ ۶۰/۹؛ انکی مذمت ۷۳/۹، ۱۲۶؛ انکی معاشرتی تنہائی ۷۳/۹؛ انکی منافقت ۵۷/۹؛ انکی نشانیاں ۵۶/۹)؛ عہد شکن منافقین: (انکی سزا ۷۷/۹؛ انکی محرومیت ۸۰/۹؛ انکی مذمت ۷۸/۹)؛ مجرم منافقین ۶۶/۹؛ مرتد منافقین (انکا دعوت دینا ۷۳/۹)؛ مذاق اڑانے والے منافقین: (انکا محروم ہونا ۸۰/۹؛ انکی سزا ۷۹/۹؛ ان کے عذر کا رو کرنا ۶۶/۹)؛ منافقین اور اخلاص ۷۵/۹؛ منافقین کا اختلاف ڈالنا ۱۰۴/۹، ۱۰۹؛ منافقین کا امتحان ۱۲۶/۹؛ منافقین کا انتقام لینا ۷۳/۹؛ منافقین کا انحطاط (اس کے عوامل ۱۰۹/۹، ۱۱۰)؛ منافقین کا قدر و قیمت کا اندازہ لگانا: (اس کے معیار ۵۲/۹)؛ منافقین کا نیک لوگوں سے روگردانی کرنا ۷۶/۹؛ منافقین کی آزمائش ۷۷/۹؛ منافقین کی بخشش ۶۶/۹ (اس کے موانع ۸۰/۹)؛ منافقین کی جان کنی کا وقت ۵۵/۹ (اسکی سختی ۵۵/۹، ۸۵)؛ منافقین کے اوپر نماز میت)

ان پر نماز میت پڑھنے سے نہیں (۸۳/۹) منافقین کے جہنم میں جانے کے اسباب ۱۱۰/۹؛ منافقین کیلئے استغفار ۸۰/۹؛ منافقین کے مادی وسائل: ۵۴/۹، ۶۹، ۸۵ (اس کا فلسفہ ۵۵/۹؛ اسکے آثار ۸۵/۹)؛ منافقین مدینہ میں ۵۶/۹؛ یہ اور اسلام ۳۸/۹، ۶۳، ۶۶؛ یہ اور اسلامی معاشرہ ۵۴، ۱۰۹/۹؛ یہ اور اقدار کا مذاق اڑانا ۶۵/۹؛ یہ اور انفاق ۶۴/۹؛ یہ اور ایمان ۸۵/۹؛ یہ اور برائی کا حکم دینا ۶۴/۹؛ یہ اور بھلائی ۶۶/۹؛ یہ اور بیت المال ۵۹/۹؛ یہ اور توبہ ۶۶/۹؛ یہ اور ثروت مند مؤمنین ۴۹/۹؛ یہ اور جہاد ۳۹/۹، ۸۱، ۸۶، ۸۷؛ یہ اور حقائق کا درک کرنا ۸۷/۹؛ یہ اور خدا تعالیٰ کا علم غیب ۶۳/۹؛ یہ اور خدا کو فراموش کرنا ۶۴/۹؛ یہ اور دشمنان خدا ۱۰۷/۹؛ یہ اور دشمنان دین کے ساتھ مقابلہ ۸۳/۹؛ یہ اور دشمنان محمد (ص) ۱۰۷/۹؛ یہ اور ذمہ داری ۶۶/۹؛ یہ اور دینی راہنما ۵۸/۹؛ یہ اور زکات ۷۵/۹؛ یہ اور زیر کی ۵۰/۹؛ یہ اور صدقات ۷۵/۹، ۷۶؛ یہ اور صدقات کی تقسیم ۶۰/۹؛ یہ اور عقیدے کو چھپانا ۶۳/۹؛ یہ اور غزوہ تبوک ۳۲/۹، ۳۳، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۸۱؛ یہ اور فقیر مؤمنین ۴۹/۹؛ یہ اور قرآن ۱۲۳/۹، ۱۲۴؛ یہ اور گرم موسم ۸۱/۹؛ یہ اور مالی جہاد ۸۱/۹؛ یہ اور محمد (ص) ۳۳/۹، ۳۸، ۳۹، ۵۸، ۶۰، ۶۱، ۶۳، ۶۶، ۸۶، ۱۲۸؛ یہ اور محمد (ص) کی حقانیت ۶۳/۹؛ یہ اور محمد (ص) کی عدالت ۵۸/۹؛ یہ اور محمد (ص) کی طرف وحی ۶۳/۹؛ یہ اور محمد (ص) کی ہمراہی میں جنگ کرنا ۸۳/۹؛ یہ اور مسجد ضرار ۱۰۷/۹؛ یہ اور مسلمان ۵۶/۹، ۵۷، ۷۳؛ یہ اور مسلمانوں کی شکست ۵۰/۹؛ یہ اور مسلمانوں کی کامیابی ۳۸/۹، ۵۰؛ یہ اور مشکلات ۵۰/۹؛ یہ اور معنوی اقدار ۹۵/۹؛ یہ اور موت کا وقت ۸۵/۹؛ یہ اور مؤمنین ۵۶/۹، ۵۷، ۶۲، ۷۹، ۹۸، ۱۰۷، ۱۰۹؛ یہ اور مؤمنین کی رضامندی ۶۲/۹، ۹۶؛ یہ اور ناپسندیدہ عمل کو چھپانا ۹۵/۹؛ یہ اور نزول قرآن ۱۲۵/۹، ۱۲۷؛ یہ اور نیک لوگ ۷۵/۹؛ یہ اور نیکی سے منع کرنا ۶۴/۹)؛ یہ جہنم میں ۳۹/۹، ۶۳، ۶۸، ۷۳، ۸۲، ۹۵، ۱۰۹؛ نیز رک اسلامی معاشرہ، امتیں، جنگ، جہاد، دینی راہنما، ذکر، غزوہ تبوک، محمد (ص) اور مؤمنین // مواخذہ: اتمام حجت سے پہلے مواخذہ ۶/۹؛ نیز رک اور منافقین منخرین: ۸/۹، ۳۰، ۸۳ // منفعت طلبی: رک مشرکین // موت: فسق کے ساتھ موت ۸۳/۹؛ کفر کے ساتھ موت ۵۵/۹، ۸۵، ۱۲۵ (اس کا سبب ۵۵/۹، ۸۵، ۱۲۵)؛ موت کا حتمی ہونا ۳۳/۱۰؛ موت کا خطرہ: (اس کا احساس ۲۲/۱۰)؛ موت کا سرچشمہ ۱۱۶/۹؛ موت کا قانون کے مطابق ہونا ۱۱/۱۰؛ موت کا نقش و کردار ۱۱۰/۹؛ موت کی حقیقت ۵۵/۹، ۸۵، ۱۰، ۳۶، ۵۶، ۱۰۳؛ موت کے آثار ۷۷/۹؛ موت کے بعد حقائق کا ظہور ۷۷/۹؛ موت کے بعد کا عالم ۱۰/۱۰؛ نیز رک امتیں، اولیاء اللہ، توبہ، دشمن، ذکر، سزا و کیفر، عقیدہ، کفار، مشرکین اور منافقین // موجودات: ان کا انجام ۳/۱۰؛ ان کا عجز ۱۰/۳۵، ۳۷، ۳۸،

۱۰۷؛ انکا مالک ۶۸/۱۰؛ انکی خلقت ۳۱/۱۰؛ انکی ضروریات ۳۵/۱۰؛ انکی نیازمندی ۶۸/۱۰

نیز رک آسمان، جہان خلقت، زمین اور کتاب مبین

موسیٰ (ع): ان پر ایمان لانے والے ۸۳/۱۰؛ ان پر تہمت لگانا: (ان پر جادو کی تہمت ۴۶/۱۰، ۸۱؛ ان پر طاقت ہاتھ میں لینے کی تہمت ۴۸/۱۰)؛ انکا اطمینان ۸۱/۱۰؛ انکا ایمان ۸۰/۱۰؛ انکا تعجب ۴۴/۱۰؛ انکا شکوہ ۸۸/۱۰؛ انکا علم غیب ۸۱/۱۰؛ انکا قصہ ۴۴/۱۰، ۸۰، ۸۱، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۳؛ انکا کردار اور تاثیر ۸۱/۱۰؛ انکا مددگار ۸۴/۱۰؛ انکا معجزہ: (اس کا متعدد ہونا ۴۵/۱۰؛ اس کا واضح ہونا ۴۴/۱۰؛ اسکی حقانیت ۴۶/۱۰؛ اسکے آثار ۸۳/۱۰)؛ انکا مقابلہ ۴۵/۱۰؛ انکا مناظرہ: (یہ فرعون کے حواریوں کے ساتھ ۴۶/۱۰؛ یہ فرعون کے ساتھ ۴۶/۱۰)؛ انکا ہدایت کرنا ۸۳/۱۰؛ انکو جھٹلانے والے ۴۵/۱۰؛ انکو نصیحت ۸۹/۱۰؛ انکی بعثت: (اسکی تاریخ ۴۵/۱۰)؛ انکی پیشین گوئی ۴۴/۱۰؛ انکی تعلیمات ۸۳/۱۰؛ انکی دعا: ۸۹، ۸۸/۱۰؛ (اس کا شریک ۸۹/۱۰؛ اس کا قبول ہونا ۸۹/۱۰؛ اسکی قبولیت کا اعلان ۸۹/۱۰)؛ انکی دعوت ۴۵/۱۰، ۸۳، ۸۵؛ انکی دھمکیاں ۴۴/۱۰؛ انکی ذمہ داری ۸۹، ۸۴/۱۰؛ انکی رسالت: ۴۵/۱۰؛ (اس کا شریک ۴۵/۱۰، ۸۴)؛ انکی رہبری: (اسکی خصوصیات ۸۳/۱۰)؛ انکی طرف سے مذمت ۴۴/۱۰؛ انکی طرف وحی ۸۴/۱۰؛ انکی مشکلات ۸۹/۱۰؛ انکی مہربانی ۸۳/۱۰؛ انکی نبوت: (اسکے دلائل ۴۵/۱۰)؛ انکی نصیحتیں ۸۵/۱۰؛ انکی نماز ۸۴/۱۰؛ انکے دشمن ۸۳/۱۰؛ انکے ساتھ مقابلہ: (اسکے عوامل ۸۳/۱۰)؛ انکے مطالبے ۸۰/۱۰؛ یہ آسمانی کتابوں میں ۹۳/۱۰؛ یہ اور بنی اسرائیل ۸۳/۱۰؛ یہ اور بنی اسرائیل کی رہائش گاہ ۸۴/۱۰؛ یہ اور جادوگری ۴۴/۱۰؛ یہ اور جاہل لوگ ۸۹/۱۰؛ یہ اور حکومت کا تختہ الٹنا ۴۸/۱۰؛ یہ اور دشمنوں کا عاجز ہونا ۸۰/۱۰؛ یہ اور سرزمین مصر ۴۸/۱۰؛ یہ اور فرعون ۸۹، ۴۵، ۴۴، ۸۸/۱۰؛ یہ اور فرعون کا گمراہ کرنا ۸۸/۱۰؛ یہ اور فرعون کی دولت ۸۸/۱۰؛ یہ اور فرعون کی شکست ۴۴/۱۰، ۸۱؛ یہ اور فرعون کے جادوگر ۸۰، ۸۱/۱۰؛ یہ اور فرعون کے جادوگروں کی شکست ۸۱/۱۰؛ یہ اور فرعون کے حواری ۸۹، ۸۸، ۴۴، ۴۵/۱۰؛ یہ اور فرعون کے حواریوں کا گمراہ کرنا ۸۸/۱۰؛ یہ اور فرعون کے حواریوں کی دولت ۸۸/۱۰؛ یہ اور فرعون کی شکست ۴۴/۱۰؛ یہ اور فرعون کی شکست ۸۱/۱۰؛ یہ اور مہلک عذاب کی درخواست ۸۸/۱۰؛ نیز رک انبیاء، فرعون، قطبی لوگ اور ہارون موقعہ کی تلاش میں رہنا: رک منافقین / موقعہ کی تلاش میں رہنے والے لوگ ۵۰/۹ / موقف اپنانا: اس کا سبب ۶۰/۹؛ اس میں مؤثر عوامل ۹۴/۹؛ اسکے آثار ۸۳/۹؛ نیز رک منافقین

مؤلفۃ القلوب: ان سے مراد ۶۰/۹؛ انکو صدقہ دینا ۶۰/۹

مؤمنین: ان پر احسان ۲۵/۹، ۲۸؛ ان پر بہتان باندھنا ۳۸/۱۰؛ ان کا توکل ۵۱/۹، ۸۳/۱۰؛ ان پر صلوات ۱۰۳/۹؛ ان
 پر طعن کرنا ۴۹/۹؛ ان پر فضل کرنا ۲۸/۹؛ ان پر ولایت ۴۱/۹؛ انکا احکام کو اہمیت دینا ۱۱۲/۹؛ انکا امتحان ۱۶/۹؛ انکا
 بلند حوصلہ ۸۸/۹؛ انکا بہشت میں تکامل ۱۰/۱۰؛ انکا تزکیہ کو اہمیت دینا ۱۱۲/۹؛ انکا حامی ۴۹/۹، ۹/۱۰؛ انکا عقیدہ
 ۵۱/۹، ۵۲، ۵۵؛ انکا مذاق اڑانا ۴۹/۹؛ انکا مقام ۲۰/۹، ۲۱، ۴۹، ۲/۱۰، ۱۰۳، ۱۰۳؛ (انکا اضروی مقام ۴/۹)؛ انکا نہی
 از منکر کرنا ۱۱۲/۹؛ انکو بشارت ۴۱/۹، ۱۱۲، ۲/۱۰، ۶۳؛ انکو تسلی ۳۴/۹، ۴۳/۱۰؛ انکو نصیحت ۹۵/۹، ۲۸/۱۰؛ انکی
 اجتماعی ذمہ داری ۴۱/۹؛ انکی اقدار ۹۲/۹؛ انکی امداد ۱۳/۹، ۲۶، ۳۰، ۱۲۳؛ انکی امیدواری ۵۹/۹؛ انکی انفرادی ذمہ داری
 ۴۱/۹؛ انکی بات کی تصدیق ۶۱/۹؛ انکی بے نیازی ۲۸/۹؛ انکی پریشانی ۱۱۲/۹؛ انکی توبہ ۱۰۲/۹؛ انکی توبہ والی فطرت
 ۱۱۲/۹؛ انکی توحید ۵۹/۹؛ انکی حمد والی فطرت ۱۱۲/۹؛ انکی خدا شناسی ۱۰/۱۰؛ انکی خصوصیات ۴۱/۹، ۹۰، ۱۱۲،
 ۸۳/۱۰؛ انکی دلجوئی ۴۹/۹؛ انکی سوچ ۸۸/۹؛ انکی شخصیت ۱۰۹/۹؛ انکی شرعی ذمہ داری ۳۱/۹، ۲۸، ۹۵، ۱۱۳، ۱۲۰؛ انکی
 صفات ۴۱/۹، ۴۹، ۸۱، ۱۰۰، ۱۱۲، ۱۱۹، ۱۰۰/۱۰؛ ان کی طرف سے نیکی کا حکم دینا ۱۱۲/۹؛ انکی عبادت والی فطرت
 ۱۱۲/۹؛ انکی عبودیت ۱۱۲/۹؛ انکی محبت ۵۹/۹؛ انکی منافقین سے ناخشنودی ۶۲/۹؛ انکی نجات ۱۰۳/۱۰؛ انکی نشانیاں
 ۴۱/۹، ۲۳/۹؛ انکے اہداف ۶۲/۹؛ انکے حقوق ۱۰۳/۱۰؛ انکے ساتھ خدا کا معاملہ ۱۱۲/۹؛ انکے ساتھ وعدہ ۲۸/۹، ۴۱،
 ۹۹، ۴۲؛ ان کیلئے استغفار ۸۳/۹؛ انکے لئے شفاعت ۲/۱۰؛ انکے مادی وسائل ۶۹/۹؛ بادیہ نشین مؤمنین ۹۹/۹؛ خدا پر
 ایمان لانے والے مؤمنین ۹۹/۹؛ سچے مؤمنین ۱۱۹/۹؛ صالح مؤمنین: (انکی ذمہ داری ۱۸/۹)؛ یہ بہشت میں
 ۴۲/۹؛ صدر اسلام کے مؤمنین: (انکا اثر قبول کرنا ۳۴/۹؛ انکا اطمینان ۵۲/۹؛ انکا انجام ۵۲/۹؛ انکا رنج ۱۳/۹؛ انکا
 غضب ۱۵/۹؛ انکو بشارت ۱۳/۹؛ انکو تنبیہ ۹۴/۹؛ انکی اجتماعی حیثیت ۸۵/۹؛ انکی توقعات ۵۲/۹؛ انکی پریشانی ۱۱۵/۹؛
 انکی تشخیص کا سبب ۸۸/۹؛ انکی خوشی کے عوامل ۱۲۳/۹؛ انکی ذمہ داری ۹۳/۹، ۱۲۳؛ انکی مالی کمزوری ۸۵/۹؛ انکے
 ساتھ وعدہ ۲۸/۹؛ انکے مادی وسائل ۵۵/۹؛ یہ اور بادیہ نشین کافر ۹۴/۹؛ یہ اور جنگ سے گریز کرنے والے ثروتمند لوگ
 ۹۳/۹؛ فقیر مؤمنین (یہ اور جہاد ۹۲/۹؛ یہ اور محمد (ص) ۹۲/۹) گناہ گار مؤمنین ۱۰۲/۹؛ متقی مؤمنین ۱۱۹/۹؛ مؤمنین
 اور آیات خدا ۱۰۱/۱۰؛ مؤمنین پر رحمت: (اسکے عوامل ۶۱/۹)؛ مؤمنین پر سکون: (اس کا خزل ۲۶/۹)؛ مؤمنین کا
 اجتماعی موقف ۴۱/۹؛ مؤمنین کا احترام ۴۹/۹؛ مؤمنین کا استغفار: ۱۱۲/۹ (اسکے آثار ۱۱۳/۹)؛ مؤمنین کا انفاق:
 ۴۹/۹ (اسکے آثار ۹۹/۹)؛ مؤمنین کا

ایثار: (اسکے آثار ۱۱۱/۹، ۱۲۱)؛ مؤمنین کا پسندیدہ عمل: ۱۲۱/۹ (اسکی قدر و قیمت ۱۲۱/۹)؛ مؤمنین کا ایمان ۱۱۴/۹: (اس کے زیادہ ہونے کے عوادل ۱۲۳/۹)؛ مؤمنین کا بہشت میں ہمیشہ رہنا ۴۲/۹، ۱۰۰، ۹/۱۰؛ مؤمنین کا عمل: ۴۱/۹ (اسکی قدر و قیمت ۴۱/۹)؛ مؤمنین کا جہاد: ۵۱/۹، ۸۸، ۱۲۱ (اس کا سرچشمہ ۸۸/۹) اسکے آثار ۱۱۱/۹؛ انکا مالی جہاد ۸۸/۹، ۱۲۱؛ مؤمنین کا حسین ماضی ۲/۱۰؛ مؤمنین کا رکوع ۱۱۲/۹؛ مؤمنین کا سجدہ ۱۱۲/۹؛ مؤمنین کا سرور: (اسکے عوادل ۱۵/۹، ۵۸۸/۱۰)؛ مؤمنین کا سکون: (انکا اضروی سکون ۱۰۰/۹)؛ مؤمنین کا عذر: (اس کا قبول ہونا ۹۱/۹)؛ مؤمنین کا غضب: (اسے ٹھنڈا کرنے کے عوادل ۱۵/۹)؛ مؤمنین کا مال: (اسکی تاثیر اور کردار ۱۱۱/۹)؛ اسکی قدر و قیمت ۱۱۱/۹)؛ مؤمنین کا مطیع ہونا ۵۱/۹، ۴۱، ۸۱، ۸۳/۱۰؛ مؤمنین کا نقصان کرنا: (اس کا حرام ہونا ۱۰۸/۹)؛ مؤمنین کو بہشت کی بشارت ۱۱۲/۹؛ مؤمنین کو تنبیہ ۳۳/۹، ۶۲، ۹۶، ۱۰۱؛ مؤمنین کو دعوت ۱۱۹/۹؛ مؤمنین کو منزه کرنا ۱۰/۳۰، ۱۰۰؛ مؤمنین کی آگاہی ۱۰۱/۹؛ مؤمنین کی استقامت ۱۱۲/۹؛ مؤمنین کی پاداش ۲۲/۹، ۴۱، ۴۲، ۱۱۱، ۱۲۱، ۱۰/۳ (اس کا حتمی ہونا ۱۲۰/۹)؛ انکی اضروی پاداش ۴۲/۹، ۸۸، ۳/۱۰؛ مؤمنین کی پاسداری ۱۱۲/۹؛ مؤمنین کی پاکیزگی: (اسکے عوادل ۱۰۰/۱۰)؛ مؤمنین کی تشخیص: ۱۶/۹، ۳۳ (اس کا سبب ۳۲/۹، ۹۰)؛ اس کا معیار ۱۱۴/۹)؛ مؤمنین کی تشویق ۲۴/۹؛ مؤمنین کی جان: (اسکی قدر و قیمت ۱۱۱/۹)؛ اسکی تاثیر ۱۱۱/۹)؛ مؤمنین کی حیات: (انکی اضروی حیات ۱۰۰/۹)؛ انکی دائمی زندگی ۱۰۰/۹)؛ مؤمنین کی خوش بینی: (اسکی اہمیت ۶۱/۹)؛ مؤمنین کی خیر: (انکی اضروی خیر ۸۸/۹)؛ انکی دنیاوی خیر ۸۸/۹)؛ مؤمنین کی دعا: ۱۰/۱۰ (اس سے محرومیت کے عوادل ۸۳/۹)؛ مؤمنین کی ذمہ داری ۱۳/۹، ۱۸، ۲۸، ۳۸، ۳۱، ۵۱، ۴۱، ۹۱، ۹۳، ۱۲۰، ۱۰/۶۵، ۸۳؛ مؤمنین کی رضامندی: ۹۶/۹ (اسکی اہمیت ۹۶/۹)؛ مؤمنین کی رہائش گاہ: (اسکی اہمیت ۹۳/۱۰)؛ مؤمنین کی سعادت: ۲۰/۹ (اضروی سعادت ۳۸/۹، ۱۰۰)؛ مؤمنین کی سیاحت ۱۱۲/۹؛ مؤمنین کی شہادت ۱۱۱/۹؛ مؤمنین کی عزت ۲/۹، ۱۳؛ مؤمنین کی عیب جوئی کرنا ۴۹/۹؛ مؤمنین کی قدرت: ۵۲/۹ (یہ مدینے میں ۵۶/۹)؛ مؤمنین کی کامیابی اور فتح ۱۳/۹؛ مؤمنین کی کامیابی اور فلاح: ۲۰/۹، ۸۸ (انکی اضروی کامیابی ۱۰۰/۹)؛ مؤمنین کی کوشش: ۹۹/۹ (اسکے آثار ۱۲۱/۹)؛ مؤمنین کی لذتیں (بہترین لذت ۴۲/۹)؛ مؤمنین کی لغزش: (اسکے آثار ۲۶/۹)؛ مؤمنین کی ہدایت: ۹/۱۰ (اسکے عوادل ۹/۱۰)؛ انکی اضروی ہدایت ۹/۱۰)؛ مؤمنین کے آسمان: ۱۱۹/۹؛ مؤمنین کے بدخواہ: (ان پر لعنت ۹۸/۹)؛ مؤمنین کے تمایلات ۵۵/۹، ۸۵؛ مؤمنین کے درمیان اختلاف ڈالنا: (اس کا حرام ہونا ۱۰۸/۹)؛ مؤمنین کے درمیان دوستی: ۴۱/۹ (اس کا سرچشمہ ۴۱/۹)؛ مؤمنین کے

دشمن ۱۰/۹؛ مؤمنین کے دلوں کی شفاء: ۱۳/۹ (اسکے عوامل ۱۳/۹)؛ مؤمنین کے ذکر ۱۰/۱۰؛ مؤمنین کے ساتھ رابطہ ۱۱۹/۹؛ مؤمنین کے فضائل ۱۸/۹، ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۴۱، ۴۲، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۰، ۲/۱۰، ۹، ۱۰۱؛ مؤمنین کیلئے بدخواہی: ۹۸/۹ (اسکے آثار ۹۸/۹)؛ مؤمنین کیلئے دعا ۸۳/۹؛ مؤمنین کے مادی نقصانات: (انکا تدارک کرنا ۲۸/۹)؛ مؤمنین کے مصلح ۳۴/۹، ۵۱؛ مؤمنین کے مفادات (انکی اہمیت ۳۹/۹)؛ مؤمنین میں محبت: (اسکے آثار ۴۱/۹)؛ یہ اور آیات خدا کی شناخت ۱۱۲/۹؛ یہ اور آیات خدا میں تفکر ۱۱۲/۹؛ یہ اور انبیاء کی تنبیہ ۱۰۱/۱۰؛ یہ اور بادیہ نشین منافقین ۱۰۱/۹؛ یہ اور تقوا ۱۰۹/۹؛ یہ اور توبہ ۱۱۴/۹؛ یہ اور جہاد ۳۳/۹؛ یہ اور جہاد سے گریز کرنے والے ۹۳/۹، ۹۵؛ یہ اور جہالت ۱۰۰/۱۰؛ یہ اور حدود الہی کی پاسداری ۱۱۲/۹؛ یہ اور خدا کا ارادہ ۵۲/۹؛ یہ اور خدا کا تقرب ۹۹/۹؛ یہ اور خدا کی تقدیر ۵۱/۹؛ یہ اور خدا کی حمد ۱۰/۱۰؛ یہ اور خدا کی رضا ۶۲/۹، ۴۲، ۱۰۹؛ یہ اور خدا کی مشیت ۵۲/۹؛ یہ اور دشمنوں کی نفسیاتی جنگ ۶۵/۱۰؛ یہ اور سختی ۵۱/۹؛ یہ اور سختی برداشت کرنا ۱۲۰/۹؛ یہ اور سفاہت ۱۰۰/۱۰؛ یہ اور شرعی ذمہ داری پر عمل ۵۱/۹؛ یہ اور شہادت ۵۲/۹؛ یہ اور صادقین کا مقام ۱۱۹/۹؛ یہ اور صدر اسلام کے منافقین ۵۲/۹، ۹۵؛ یہ اور غزوہ تبوک سے گریز کرنے والے ۹۵/۹، ۹۶؛ یہ اور غیر خدا سے ڈرنا ۸۳/۱۰؛ یہ اور قرآن ۵۴/۱۰، ۵۸؛ یہ اور قرآن کا خزل ۱۲۳/۹؛ یہ اور کامیابی ۵۲/۹؛ یہ اور لوگوں کا راضی ہونا ۶۲/۹؛ یہ اور کفار ۱۲۳/۹؛ یہ اور محمد (ص) کی رضا مندی ۶۲/۹؛ یہ اور محمد (ص) ۱۲۰/۹؛ یہ اور محمد (ص) کی دعا ۹۹/۹؛ یہ اور محمد (ص) کی رضا ۶۲/۹؛ یہ اور مدینہ کے منافقین ۱۰۱/۹؛ یہ اور مشرکین ۱۱۵/۹؛ یہ اور مشرکین کیلئے استغفار ۱۱۳/۹، ۱۱۵؛ یہ اور معاشرہ کی اصلاح ۴۱/۹، ۱۱۲؛ یہ اور معاشرہ کی ضروریات کو پورا کرنا ۴۱/۹؛ یہ اور مقام تسلیم ۸۳/۱۰؛ یہ اور منافقین ۵۲/۹، ۴۱؛ یہ اور نہ پہچانے ہوئے منافقین ۱۰۱/۹؛ یہ بہشت میں ۴۲/۹، ۸۹، ۱۰/۱۰، ۹؛ یہ سختی میں ۱۱۴/۹ نیز رک بنی اسرائیل، دوستی، عورت، غزوہ تبوک، غزوہ حنین، محمد (ص)، مشرکین اور منافقین

مہاجرین: ان پر خدا کی رحمت ۱۱۴/۹؛ ان سے راضی ہونا ۱۰۰/۹؛ انکا ایمان: (اسکے مرتبے ۱۱۴/۹)؛ انکا راضی ہونا ۱۰۰/۹؛ انکا عمل: (اسکی قدر و قیمت ۱۰۰/۹)؛ انکا مقام ۲۰/۹، ۲۱، ۱۰۰؛ انکو بشارت ۱۰۰/۹؛ انکی امداد کرنا ۳۰/۹؛ انکی پاداش ۲۲/۹؛ انکی پیروی: (اسکی قدر و قیمت ۱۰۰/۹)؛ انکی کامیابی ۲۰/۹، انکی نیک بختی ۲۰/۹؛ انکے درجے ۱۰۰/۹؛ انکے فضائل ۲۱/۹، ۲۲، ۱۱۴؛ صدر اسلام کے مہاجرین ۱۱۴ (انکے فضائل ۲۰/۹) نیز رک انصار، تابعین اور غزوہ تبوک / مہربانی: اسکی قدر و قیمت ۱۲۸/۹ نیز رک، ابراہیم (ع)، تبلیغ، خدا، راہبری، موسیٰ (ع) اور نوح (ع)

یثاق: رک عہد/ میلان: اولاد کی طرف میلان ۲۳/۹ (اسکے آثار ۲۳/۹) باپ کی طرف میلان ۲۳/۹ (اسکے آثار ۲۳/۹);
 بھائی کی طرف میلان ۲۳/۹ (اسکے آثار ۲۳/۹); تجارت کی طرف میلان: (اسکی مذمت ۲۳/۹); تزکیہ کی طرف میلان
 (اسکی قدر و قیمت ۱۰۸/۹); جہاد کی طرف میلان: (اسکی قدر و قیمت ۹۲/۹) خدا کی طرف میلان: (اسکی اہمیت ۲۳/۹);
 اسکے آثار ۲۳/۹، ۵۹) رشتہ داروں کی طرف میلان ۲۳/۹; رشتہ داری کا میلان ۲۳/۹; شریک حیات کی طرف میلان
 ۲۳/۹; کام کاج کی طرف میلان ۲۳/۹ (اسکے آثار ۲۳/۹); محمد (ص) کی طرف میلان (اسکی اہمیت ۲۳/۹، اسکے آثار
 ۲۳/۹) مکان کی طرف میلان ۲۳/۹; اسکی مذمت ۲۳/۹; اسکے آثار ۲۳/۹)

"ن"

ناامیدی: رک مایوسی: نادان لوگ: رک جاہل لوگ: نادانی: رک جہالت: ناشکری: رک کفران
 نادان لوگ: رک جاہل لوگ
 نادانی: رک جہالت
 ناشکری: رک کفران

نافرمانی: اسکے آثار ۹۱/۱۰، اسکے موانع ۹۳/۹; خدا کی نافرمانی: (اسکے آثار ۹۶/۹، ۸۰، ۸۴، ۱۵/۱۰; اسکا سبب ۲۳، ۲۸/۹;
 اسکے موانع ۱۵/۱۰); عیسیٰ (ع) کی نافرمانی ۳۱/۶; غیر خدا کی نافرمانی ۱۸/۱۰; محمد (ص) کی نافرمانی ۱۲۰/۹، ۳۳/۱۰ (اسکا
 جرم ۸۲/۹; اس کا سبب ۲۳/۹; اس کا سبب ۳۲/۹; اسکے آثار ۸۳/۹; نوح (ع) کی نافرمانی ۴۲/۱۰
 نیر رک انبیاء (ع) اہل کتاب، فرعون، قوم نوح (ع)، مشرکین، منافقین اور نافرمانی کرنے والے
 نافرمانی کرنے والے: انکا اخروی عذاب: (اسکا حتمی ہونا ۱۵/۱۰)

نبوت: بشر کی نبوت: (اسکی تکذیب ۲/۱۰); نبوت کی اہمیت ۲/۱۰ نیز رک محمد (ص); موسیٰ (ع); نوح (ع) اور ہارون
 (ع)

ندامت: رک پشیمانی / نسیء (حرمت والے مہینوں کو جاہ جاکر کے بدلنا) اس سے مراد ۳۴/۹; اس کا ناپسندیدہ ہونا
 ۳۴/۹; اس کے آثار ۳۴/۹

نعمت: اخروی نعمتیں ۱۰۰/۹; (انکی قدر و قیمت ۳۸/۹; انکی جاویدانی ۲۲/۹); اطمینان کی نعمت ۳۰/۹; انبیاء (ع) کی
 نعمت ۲۱/۱۰; تدریجی طور پر کثرت کے ساتھ نعمتیں ۸۵/۹; دن کی نعمت ۶۴/۱۰; رات کی نعمت ۶۴/۱۰; قرآن کی

نعمت ۵۸/۱۰؛ (اسکی اہمیت ۵۸/۱۰)؛ مکان کی نعمت ۹۳/۱۰؛ نعمت کا استحقاق: (اس کا معیار ۱۰۴/۱۰)؛ نعمت کی تحصیل ۸۸/۹؛ نعمت کے مراتب ۶۷/۱۰؛ یہ جن کے شامل حال ہے ۲۲/۹

نیز رک انبیاء (ع)، بہشت، بہشتی لوگ، زندگی، شکر، عذاب، قرآن، کافر لوگ، کفران، مکان نقصان: اسکا دفع کرنا ۱۰۶/۱۰؛ اسکا سرچشمہ ۱۸/۱۰، ۱۰۶، اس کے عوامل ۹۵/۱۰؛ اس کے موارد ۱۱۱/۹؛ نیز رک تجاوز، جہاد، کفار، گمراہ لوگ، گمراہی، معاد، منافقین، مؤمنین اور نقصان اٹھانے والے نقصان اٹھانے والے: ان کی محرومیت ۹۶/۱۰؛ یہ قیامت میں ۳۵/۱۰

نماز: نماز سے محرومیت: (اس کے عوامل ۸۳/۹؛ نماز کو برپا کرنا: (اسکا دوام ۴۱/۹، اسکی اہمیت ۴۱/۹، ۱۸، ۱۱، ۵؛ اسکی پاداش ۴۲/۹، اس کے آثار ۴۱/۹، ۱۸، ۵، ۸۷/۱۰)؛ نماز کو ترک کرنے والے: (ان کا بے لیاقت ہونا ۱۸/۹)؛ نماز کی اہمیت ۵۳/۹؛ نماز کے آثار ۱۰۸/۹، ۵۳؛ نماز کے ارکان ۱۱۲/۹؛ نماز میت: (صدر اسلام میں نماز ۸۳/۹؛ نماز میت کے احکام ۸۳/۹) نماز میں رکوع ۱۱۲/۹؛ نماز میت سجدہ ۱۱۲/۹؛ نماز میں سستی ۵۳/۹؛ (اسکی مذمت ۵۳/۹) نیز رک بنی اسرائیل، محمد (ص)، مسجد ضرار، منافقین، موسیٰ (ع) اور ہارون (ع)

نوح (ع): نوح (ع) اور باطل معبود ۴۱/۱۰؛ نوح (ع) اور بت پرستی ۴۱/۱۰؛ نوح (ع) اور قوم نوح ۴۱/۱۰؛ نوح (ع) اور قوم نوح (ع) کی عدم رضایت ۴۲/۱۰؛ نوح (ع) پر ایمان لانے والے: (انکا انجام ۴۳/۱۰)؛ نوح (ع) پر تہمت لگانا: (اس کے آثار ۴۳/۱۰؛ نوح (ع) پر جھوٹ کی تہمت لگانا ۴۳/۱۰)؛ نوح (ع) کا اتمام حجت ۴۲/۲۰؛ نوح (ع) کا ایمان ۴۱/۱۰؛ نوح (ع) کا پکارنا ۴۱/۱۰؛ نوح (ع) کا توکل ۴۱/۱۰؛ نوح (ع) کا سلوک: (اس کی روش ۴۱/۱۰)؛ نوح (ع) کا قصہ ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۹۳/۱۰؛ نوح (ع) کتب آسمانی میں ۹۳/۱۰؛ نوح (ع) کو جھٹلانا: (اس کے آثار ۴۳/۱۰)؛ نوح (ع) کو جھٹلانے والے ۴۳/۱۰ (انکا انجام ۴۳/۱۰)؛ نوح (ع) کی استقامت ۴۱، ۴۲؛ نوح (ع) کی اطاعت ۴۲/۱۰؛ نوح (ع) کی تبلیغ: (اسکی روش ۴۱/۱۰)؛ نوح (ع) کی توحید ۴۱/۱۰؛ نوح (ع) کی دعوت ۴۱/۱۰؛ نوح (ع) کی رسالت: (اسکی اجبرت ۴۲/۱۰)؛ نوح (ع) کی شرک دشمنی ۴۱/۱۰؛ نوح (ع) کی مبارزت ۴۱/۱۰؛ نوح (ع) کی مشکلات ۴۱/۱۰؛ نوح (ع) کی مہربانی ۴۱/۱۰؛ نوح (ع) کی نافرمانی ۴۲/۱۰؛ نوح (ع) کی نبوت ۴۲/۱۰ (اسکی حقانیت کے دلائل ۴۱/۱۰)؛ نوح (ع) کی نجات ۴۳/۱۰؛ نوح (ع) کے ہم سفر (انکی نجات ۴۳/۱۰) نیز رک قوم نوح

نوید: رک بشارت / نہی از منکر: اسکا عام ہونا ۹/۴۱؛ اسکی اہمیت ۹/۴۱؛ اسکی اہمیت ۹/۱۱۲، ۴۱؛ اسکی پاداش ۹/۴۲؛
اسکے آثار ۹/۴۱ نیز رک حقوق، مجاہدین، مؤمنین / نیازمند لوگ: رک ضرورت مند لوگ
نیاش: رک دع

نیت: اسکے آثار ۹/۱۰۸، ۱۰۷، ۹۹، ۹۱

نیکی: نیکی کا سرچشمہ ۱۰/۱۰؛ نیکی کی تشویق: (اسکے عوامل ۹/۱۰۵)
نیکی کرنے والے: رک محسنین

"و"

واجبات: ۹/۶۰، ۳۱، ۳۳، ۲۸، ۱۰، ۸، ۷، ۵، ۴۱، ۹۵، ۱۱۳

واجبات کی اقسام ۹/۱۲۲، واجبات کفائی ۹/۱۲۲ // وحدت: رک اتحاد
وحی: بشر کی طرف وحی: (اسکی تکذیب ۱۰/۲)؛ وحی کا امین ۱۰/۱۵؛ وحی کا تابع ہونا ۱۰/۱۰۹؛ (اسکی مشکلات ۱۰/۱۰۹)
وحی کا نقش و کردار ۹۳، ۶۳، ۱۰۱، ۱۰۷، ۱۰۹؛ وحی کی تعلیمات: (اسکا غور سے سننا ۹/۶)؛ وحی کی مشکلات:
اس پر صبر ۱۰/۱۰۹ نیز رک قوم نوح (ع)، محمد (ص)، منافقین، موسیٰ (ع) اور ہارون (ع)
ورع: رک تقو // وقوف: رک عرفات اور مشعر الحرام
ولایت: اسکی اہمیت ۹/۳۳؛ غیر خدا کی ولایت (اسکا باطل ہونا ۱۰/۳۰)
نیز رک امام علی (ع)، خدا، محمد (ص) اور مؤمنین

"ھ"

ہارون (ع): ہارون اور بنی اسرائیل کے مکان ۱۰/۸۷؛ ہارون اور جاہل لوگ ۱۰/۸۹؛ ہارون اور فرعون ۱۰/۷۵؛ ہارون
اور فرعون کی حکومت کو ہٹانا ۱۰/۸۷؛ ہارون اور فرعون کے حواری ۱۰/۷۵، ۸۹؛ ہارون اور فرعون کے حواریوں پر
نفیرین ۱۰/۸۹؛ ہارون اور موسیٰ (ع) ۱۰/۸۹، ۷۸؛ ہارون اور نفیرین بر فرعون ۱۰/۸۹؛ ہارون پر تہمت (ہارون پر قدرت
طلبی کی تہمت ۱۰/۷۸)؛ ہارون کا قصہ ۱۰/۸۹؛ ہارون کو جھٹلانے والے ۱۰/۷۵؛ ہارون کو نصیحت ۱۰/۸۹؛ ہارون کی
بعثت: (اس کی تاریخ ۱۰/۷۵)؛ ہارون کی دعا: (اسکی اجابت ۱۰/۸۹)؛

اسکی اجابت کا اعلان ۸۹/۱۰، اسکی اجابت کی شرائط ۸۹/۱۰؛ ہارون کی دعوت ۴۵/۱۰، ہارون کی ذمہ داری ۸۴/۱۰، ۸۹ ہارون کی رسالت ۴۵/۱۰؛ ہارون کی طرف وحی ۸۴/۱۰؛ ہارون کی مبارزت ۴۵/۱۰؛ ہارون کا معجزہ (اس کا متعدد ہونا ۴۵/۱۰؛ اسکی حقانیت ۴۶/۱۰)؛ ہارون کی نبوت: (اسکے دلائل ۴۵/۱۰)؛ ہارون کی نماز ۸۴/۱۰ نیز رک فرعون ہجرت: محمد (ص) کی طرف ہجرت ۱۲۲/۹؛ ہجرت کی پاداش ۲۱/۹؛ ہجرت کی قدر و قیمت ۲۰/۹؛ ہجرت کے آثار ۱۰۰/۹، ۲۱، ۲۰ نیز رک اسلام، دار الکفر اور دوع

ہدایت: ہدایت جن کا شامل حال ہے ۹/۱۰؛ ہدایت سے محروم لوگ ۱۹/۹؛ ہدایت کا پیش خیمہ ۶۳/۹؛ ہدایت کا قبول نہ کرنا (اس کا سبب ۱۱۵/۹، اسکے عوامل ۲۳، ۴۳/۱۰) ہدایت کی اہمیت ۱۲۶/۹، ۳۵/۱۰؛ ہدایت کی روش ۴۰/۹، ۸۹، ۲/۱۰، ۱۰۳؛ ہدایت کی شرائط ۳۳/۱۰؛ ہدایت کے آثار ۱۰۸/۱۰؛ ہدایت کے عوامل ۱۸/۹، ۴۰، ۹/۱۰، ۳۲؛ ہدایت کی منفعت ۱۰۸/۱۰؛ ہدایت کے معیار ۳۲/۱۰؛ ہدایت کے موارد ۱۰۸، ۳۵/۱۰؛ ہدایت کے موانع ۸۰/۹؛ ہدایت کے وسائل ۱۰۸/۱۰؛ ہدایت میں بشارت ۲/۱۰؛ ہدایت میں ڈرانا ۲/۱۰

نیز رک امید رکھنا، انسان، حق، خدا، خدا کی سنتیں، صراط مستقیم، محمد، معاشرہ، مومنین، مشرکین، نیاز و ضرورت، ہدایت یافتہ لوگ/ ہدایت کرنے والے: رک اطاعت/ ہدایت کو قبول نہ کرنے والے: ۱۱۰/۹؛ ہدایت یافتہ لوگ: ۱۸/۹

انکو بشارت ۲/۱۰؛ انکو گمراہ کرنا ۱۱۵/۹؛ انکی ہدایت ۱۰/۹، ۱۱۵/۱۰۸ نیز رک قرآن ہلاکت: اس کے عوامل ۳۲/۹ نیز رک اقوام، امتیں، جہاد، دشمن، غزوہ تبوک اور منافقین ہلال ابن امیہ: اس کے خلاف ورزی ۱۱۸/۹ ہم آہنگی: رک اتحاد

ہوا: تند و تیز ہوائیں؛ انکا نقش و تاثیر ۲۲/۱۰؛ ملائم ہوائیں؛ انکا نقش و تاثیر ۲۲/۱۰

ہوا پرستی: اس سے اجتناب: (اس کی اہمیت ۱۵/۱۰)

ہوشیاری: اسکی اہمیت ۸/۹ نیز رک اسلامی معاشرہ اور راہبری

"ی"

یکتا پرستی: رک توجید

یونس (ع): ان کو جھٹلانے والے ۹۸/۱۰

یہودی: ان پر نفرین ۳۰/۹; انکا شرک ۳۱، ۳۳/۹; (اسکی سزا و کیفر ۳۰/۹); انکا عاجز ہونا ۳۲/۹; انکا عقیدہ ۳۰/۹; انکا علماء
یہود کے تابع ہونا ۳۱/۹; ۳۲/۹; انکا کفر ۳۰، ۳۲/۹; انکا ناراضی ہونا ۳۳، ۳۲/۹; انکی تبلیغ ۳۲/۹; انکی تہمتیں ۳۱، ۳۲/۹; انکی
دشمنی ۳۲/۹; انکی مذمت ۳۱، ۳۰/۹; یہ اور اسلام ۳۲/۹; یہ اور عزیز (ع) ۳۰/۹; یہ اور قرآن ۳۲/۹; یہ اور اسلام کا

پھیلاؤ ۳۳، ۳۲/۹

یہودی علماء: انکا احترام: (اسکی مذمت ۳۱/۹) انکا انحراف ۳۳/۹; انکا خطرہ ۳۳/۹; انکا غضب کرنا ۳۳/۹; انکا گمراہ کرنا
۳۳/۹; انکا مالی فساد ۳۳/۹; انکی اکثریت ۳۳/۹; انکی بدعت ۳۱/۹; انکی حرام خوری ۳۳/۹; انکی دشمنی ۳۲/۹; انکی دنیا طلبی
۳۳/۹; انکے جرائم ۳۳/۹; نیز رک اطاعت اور مسلمان

فهرست

۳	 ۹-سوره برآنت
۳	 آیت ۱
۶	 آیت ۲
۴	 آیت ۳
۱۱	 آیت ۴
۱۳	 آیت ۵
۱۹	 آیت ۶
۲۲	 آیت ۷
۲۳	 آیت ۸
۲۹	 آیت ۹
۳۱	 آیت ۱۰
۳۳	 آیت ۱۱
۳۶	 آیت ۱۲
۳۸	 آیت ۱۳
۳۱	 آیت ۱۴
۳۳	 آیت ۱۵
۳۵	 آیت ۱۶
۳۷	 آیت ۱۷
۳۹	 آیت ۱۸

آیت ۱۹	۵۲
آیت ۲۰	۵۵
آیت ۲۱	۵۷
آیت ۲۲	۵۹
آیت ۲۳	۶۰
آیت ۲۳	۶۲
آیت ۲۵	۶۵
آیت ۲۶	۶۷
آیت ۲۷	۷۰
آیت ۲۸	۷۲
آیت ۲۹	۷۶
آیت ۳۰	۷۹
آیت ۳۱	۸۱
آیت ۳۲	۸۳
آیت ۳۳	۸۷
آیت ۳۳	۸۹
آیت ۳۵	۹۳
آیت ۳۶	۹۵
آیت ۳۷	۹۹
آیت ۳۸	۱۰۲

آیت ۳۹	۱۰۳
آیت ۴۰	۱۰۴
آیت ۴۱	۱۱۱
آیت ۴۲	۱۱۳
آیت ۴۳	۱۱۶
آیت ۴۴	۱۱۹
آیت ۴۵	۱۲۰
آیت ۴۶	۱۲۲
آیت ۴۷	۱۲۳
آیت ۴۸	۱۲۶
آیت ۴۹	۱۲۷
آیت ۵۰	۱۳۰
آیت ۵۱	۱۳۲
آیت ۵۲	۱۳۳
آیت ۵۳	۱۳۶
آیت ۵۴	۱۳۸
آیت ۵۵	۱۴۰
آیت ۵۶	۱۴۳
آیت ۵۷	۱۴۵
آیت ۵۸	۱۴۷

آیت ۵۹	۱۳۹
آیت ۶۰	۱۵۲
آیت ۶۱	۱۵۹
آیت ۶۲	۱۶۲
آیت ۶۳	۱۶۵
آیت ۶۴	۱۶۷
آیت ۶۵	۱۶۹
آیت ۶۶	۱۷۱
آیت ۶۷	۱۷۵
آیت ۶۸	۱۸۰
آیت ۶۹	۱۸۳
آیت ۷۰	۱۸۷
آیت ۷۱	۱۹۲
آیت ۷۲	۱۹۷
آیت ۷۳	۲۰۲
آیت ۷۴	۲۰۴
آیت ۷۵	۲۰۹
آیت ۷۶	۲۱۱
آیت ۷۷	۲۱۳
آیت ۷۸	۲۱۶

٢١٨	آیت ٤٩
٢٢١	آیت ٨٠
٢٢٣	آیت ٨١
٢٢٤	آیت ٨٢
٢٣٠	آیت ٨٣
٢٣٣	آیت ٨٣
٢٣٤	آیت ٨٥
٢٣٠	آیت ٨٦
٢٣٣	آیت ٨٤
٢٣٥	آیت ٨٨
٢٣٤	آیت ٨٩
٢٣٩	آیت ٩٠
٢٥١	آیت ٩١
٢٥٦	آیت ٩٢
٢٥٩	آیت ٩٣
٢٦٢	آیت ٩٣
٢٦٤	آیت ٩٥
٢٤٠	آیت ٩٦
٢٤٢	آیت ٩٤
٢٤٦	آیت ٩٨

آیت ۹۹	۲۷۹
آیت ۱۰۰	۲۸۳
آیت ۱۰۱	۲۸۸
آیت ۱۰۲	۲۹۰
آیت ۱۰۳	۲۹۳
آیت ۱۰۴	۳۰۰
آیت ۱۰۵	۳۰۳
آیت ۱۰۶	۳۰۶
آیت ۱۰۷	۳۰۹
آیت ۱۰۸	۳۱۳
آیت ۱۰۹	۳۱۷
آیت ۱۱۰	۳۲۱
آیت ۱۱۱	۳۲۲
آیت ۱۱۲	۳۲۸
آیت ۱۱۳	۳۳۳
آیت ۱۱۴	۳۳۵
آیت ۱۱۵	۳۳۹
آیت ۱۱۶	۳۴۲
آیت ۱۱۷	۳۴۳
آیت ۱۱۸	۳۴۷

آیت ۱۱۹	۳۵۱
آیت ۱۲۰	۳۵۳
آیت ۱۲۱	۳۵۹
آیت ۱۲۲	۳۶۲
آیت ۱۲۳	۳۶۴
آیت ۱۲۴	۳۶۹
آیت ۱۲۵	۳۷۲
آیت ۱۲۶	۳۷۴
آیت ۱۲۷	۳۷۶
آیت ۱۲۸	۳۷۸
آیت ۱۲۹	۳۸۱
۱۰-سوره یونس آیت ۱	۳۸۳
آیت ۲	۳۸۵
آیت ۳	۳۸۹
آیت ۴	۳۹۳
آیت ۵	۳۹۶
آیت ۶	۳۹۸
آیت ۷	۴۰۰
آیت ۸	۴۰۲
آیت ۹	۴۰۳

آیت ۱۰	۳۰۵
آیت ۱۱	۳۰۸
آیت ۱۲	۳۱۱
آیت ۱۳	۳۱۳
آیت ۱۴	۳۱۶
آیت ۱۵	۳۱۸
آیت ۱۶	۳۲۳
آیت ۱۷	۳۲۵
آیت ۱۸	۳۲۷
آیت ۱۹	۳۳۱
آیت ۲۰	۳۳۳
آیت ۲۱	۳۳۶
آیت ۲۲	۳۴۰
آیت ۲۳	۳۴۳
آیت ۲۴	۳۴۷
آیت ۲۵	۳۵۰
آیت ۲۶	۳۵۲
آیت ۲۷	۳۵۳
آیت ۲۸	۳۵۷
آیت ۲۹	۳۵۹

آیت ۳۰	۳۶۰
آیت ۳۱	۳۶۳
آیت ۳۲	۳۶۶
آیت ۳۳	۳۶۸
آیت ۳۴	۳۷۰
آیت ۳۵	۳۷۲
آیت ۳۶	۳۷۳
آیت ۳۷	۳۷۵
آیت ۳۸	۳۷۸
آیت ۳۹	۳۷۹
آیت ۴۰	۳۸۳
آیت ۴۱	۳۸۵
آیت ۴۲	۳۸۷
آیت ۴۳	۳۸۹
آیت ۴۴	۳۹۰
آیت ۴۵	۳۹۲
آیت ۴۶	۳۹۳
آیت ۴۷	۳۹۶
آیت ۴۸	۳۹۸
آیت ۴۹	۵۰۰

آیت ۵۰	۵۰۲
آیت ۵۱	۵۰۳
آیت ۵۲	۵۰۵
آیت ۵۳	۵۰۷
آیت ۵۴	۵۰۸
آیت ۵۵	۵۱۱
آیت ۵۶	۵۱۲
آیت ۵۷	۵۱۳
آیت ۵۸	۵۱۵
آیت ۵۹	۵۱۷
آیت ۶۰	۵۱۹
آیت ۶۱	۵۲۱
آیت ۶۲	۵۲۳
آیت ۶۳	۵۲۵
آیت ۶۴	۵۲۷
آیت ۶۵	۵۳۰
آیت ۶۶	۵۳۲
آیت ۶۷	۵۳۳
آیت ۶۸	۵۳۶
آیت ۶۹	۵۳۸

آیت ۴۰	۵۳۰
آیت ۴۱	۵۳۲
آیت ۴۲	۵۳۵
آیت ۴۳	۵۳۷
آیت ۴۴	۵۳۹
آیت ۴۵	۵۵۲
آیت ۴۶	۵۵۵
آیت ۴۷	۵۵۶
آیت ۴۸	۵۵۸
آیت ۴۹	۵۶۰
آیت ۸۰	۵۶۱
آیت ۸۱	۵۶۲
آیت ۸۲	۵۶۳
آیت ۸۳	۵۶۶
آیت ۸۴	۵۶۹
آیت ۸۵	۵۷۱
آیت ۸۶	۵۷۳
آیت ۸۷	۵۷۵
آیت ۸۸	۵۷۸
آیت ۸۹	۵۸۳

آیت ۹۰	۵۸۶
آیت ۹۱	۵۸۹
آیت ۹۲	۵۹۱
آیت ۹۳	۵۹۳
آیت ۹۴	۵۹۴
آیت ۹۵	۶۰۰
آیت ۹۶	۶۰۲
آیت ۹۷	۶۰۳
آیت ۹۸	۶۰۴
آیت ۹۹	۶۰۷
آیت ۱۰۰	۶۱۰
آیت ۱۰۱	۶۱۲
آیت ۱۰۲	۶۱۵
آیت ۱۰۳	۶۱۷
آیت ۱۰۴	۶۱۹
آیت ۱۰۵	۶۲۲
آیت ۱۰۶	۶۲۳
آیت ۱۰۷	۶۲۵
آیت ۱۰۸	۶۲۸
آیت ۱۰۹	۶۳۱

اشاریوں سے استفادہ کی روش

۶۳۳

۶۳۳

۶۳۵

۶۳۶

۶۳۸

۶۵۲

۶۵۳

۶۵۸

۶۵۸

۶۶۳

۶۶۳

۶۶۶

۶۷۲

۶۷۵

۶۷۶

۶۷۷

۶۷۹

۶۸۰

۶۸۳

۶۸۵

"آ"

"ا"

"ب"

"پ"

"ت"

"ث"

"ج"

"چ"

"ح"

"خ"

"د"

"ڈ"

"ذ"

"ر"

"ز"

"س"

"ش"

"ص"

٦٨٦ "ض"

٦٨٦ "ط"

٦٨٦ "ظ"

٦٨٤ "ع"

٦٩٢ "غ"

٦٩٣ "ف"

٦٩٦ "ق"

٤٠٠ "ك"

٤٠٣ "گ"

٤٠٥ "ل"

٤٠٥ "م"

٤٢٨ "ن"

٤٣٠ "و"

٤٣٠ "ه"

٤٣٢ "ي"